

كتاب السنة

تالیف

الحافظ أبي بكر احمد ابن عمرو بن أبي عاصم

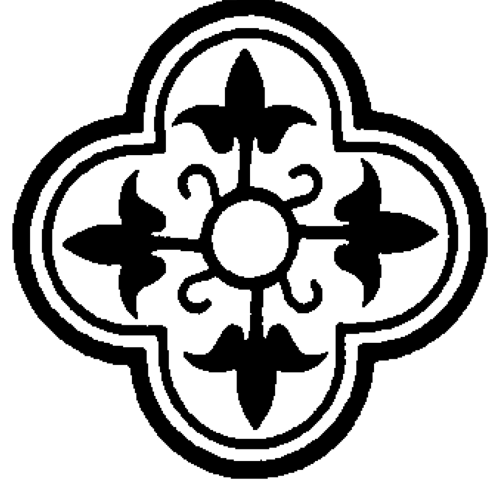




ترجمہ وشرح
مولانا عبد الرشید ضیاء

نظر ثانی
محسن مجید بٹ

تقریظ
فضیلۃ الشیخ عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



جملہ حقوق بحق
انصار السنة پبلیکیشنز (رجسٹرڈ)
محفوظ ہیں

كتاب السُّنَّة

تالیف

للحافظ أبي بكر احمد ابن عمرو بن أبي عاصم

ترجمہ وشرح
مولانا عبدالرشید ضیاء حفظہ اللہ

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

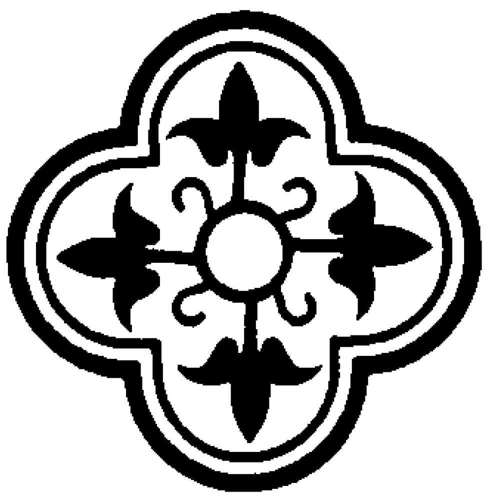
ایڈیشن اوّل.......................... دسمبر 2025ء

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 MOB: 347-915-9211
E-Mail: darussalamny@gmail.com
Web Site: www.darussalamny.com



فہرست مضامین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ، أمَّا بَعد!

اللہ عزوجل نے لوگوں کی رشد و ہدایت کے لیے انبیاء و رسل علیہم السلام دینِ حق کے مبلغ اور داعی بنا کر بھیجے۔ ان کے مخالفین راہ حق سے برگشتہ کرنے کے لیے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتے رہے۔ گمراہی وضلالت سے بچنے اور راہ ہدایت پر مستقیم رہنے کا ہر دور میں ایک ہی اصول اور ضابطہ رہا کہ اللہ تعالیٰ کے فرامین کی تعمیل اور اُس وقت کے پیغمبر کا اتباع کیا جائے۔ اللہ کے ہر پیغمبر علیہ السلام کی اس دعوت کو قرآن نے بیان کیا ہے: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ﴾ (آل عمران: 50) ''اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔'' خاتم النّبیین جناب محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے بھی وحی کے اتباع کو راہ حق پر قائم رہنے اور گمراہی سے تحفظ کا ضامن قرار دیا۔

((تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهِ .))

(مؤطا مالك: 321/2)

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے گمراہ نہیں ہوگے: ایک اللہ کی کتاب، اور دوسرے اس کے رسول کی سنت۔''

اہل اسلام کو اس پر عمل کی دعوت دی گئی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے آپ کو قولاً وفعلاً قرآن وحدیث کے سانچے میں ڈھال دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت وشرف سے نوازا اور ان کے ایمان کو نمونہ قرار دیا۔

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ (البقرة: 137)

''پس اگر وہ اس چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے۔''

دین و دنیا کے تمام امور کو کتاب وسنت کے تناظر میں دیکھنا ضروری ہے۔ ہماری زندگی کے تمام معاملات کا حل اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔ امت مسلمہ کے افتراق و انتشار کا سبب کتاب و سنت سے دوری ہے۔ نتیجتاً یہ خلیج بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ حالانکہ فی زمانہ ہر زبان میں قرآن کے تراجم وتفاسیر اور کتب احادیث کے مختلف زبانوں میں ترجموں نے ایک عام انسان کے لیے کتاب وسنت تک رسائی کو آسان ترین بنا دیا ہے۔ اہل علم نے ہر دور کے تقاضوں کے مطابق عوام الناس کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ محدث الامام الحافظ ابوبکر احمد بن عمرو بن ابوعاصم (متوفی: 287ھ) کی عظیم الشان تصنیف ''السنة'' بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ کتاب چونکہ عربی زبان میں تھی تو اس کا اردو ترجمہ اور احادیث کی علمی تخریج اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم سے ''ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز''

نے خوبصورت انداز میں شائع کی ہے تا کہ اُردو خواں طبقہ اس سے استفادہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے مولانا عبدالرشید ضیاء ﷾ کو جنہوں نے اس عظیم کتاب کا سلیس اردو ترجمہ کیا اور ساتھ ساتھ احادیث سے مستنبد فوائد و مسائل تحریر کیے۔ جناب نصیر احمد کاشف ﷾ نے اس کی علمی و تحقیقی تخریج کا کام سرانجام دیا ہے، جبکہ نظر ثانی کا محسن مجید بٹ صاحب نے کیا ہے۔ ہم ان تمام اہل علم کے شکر گزار ہیں جن کی محنتِ شاقہ سے یہ کام منظر عام پر آیا۔ پس جذبۂ خدمت حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پیش نظر اس کی طباعت کا اہتمام کیا گیا ہے۔

آخر میں ہم اپنے محسن اور مربی فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی ﷾ کے انتہائی شکر گزار ہیں جو اپنی مصروفیات کے باوجود ادارہ کی سرپرستی کر رہے ہیں، ان کی ترغیب، تشجیع اور اشراف کا ہی نتیجہ ہے کہ کتب حدیث زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آ رہی ہیں۔ كثر الله أمثاله فی العالم.

میں اپنے سینئر ایڈوائزر ڈاکٹر حافظ حامد محمود الخضری کے لیے بھی دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت اور ایمان کی زندگی بخشے کیونکہ وہ روزِ اوّل سے ادارہ میں اخلاص کے ساتھ ہمارے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

یہاں پر ہم ممبران ادارہ جناب ابو یحییٰ محمد طارق جاوید، منصور سلیم، میاں سجاد، محمد ناظر سدھو، ظفر اقبال، محمد نادر، فیصل جاوید، فیصل خان، اسجد محمود منج، محمد عرفان، اختر علی، شوکت حیات، انتصار، عبدالوحید، ابرار احمد، فیصل احمد، محمد عرفان گجر، محمد اشرف، محمد اکبر، محمد ندیم، محمد مشتاق، محمد نوید، عبد الستار، ماسٹر الطاف، عندلیب اور ادارہ کی مجلس شوریٰ جناب محمد شاہد انصاری، حاجی نوید آصف، شمشیر اشرف، محمد اکرم سلفی، مرزا ذاکر احمد اور ابوطلحہ صدیقی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ جن کے تعاون سے کتب حدیث کا مبارک کام جاری و ساری ہے۔

جناب انکل ابو مؤمن منصور احمد، محمد رمضان محمدی اور محمد سلیم جلالی حفظہم اللہ (اسلامی اکادمی) کی تمام کوششیں اللہ عزوجل اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، کیونکہ ان کے تعاون سے ان کتابوں کی اشاعت ہو رہی ہے۔ جناب ابوحفص محمد حسن خان صاحب نے دیدہ زیب و جاذب نظر کمپیوٹر ڈیزائننگ کی، اللہ تعالیٰ اُن کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ کے حضور سربسجود ہو کر دعا گو ہیں کہ وہ اس کتاب کو ہم گنہگاروں کی نجات کا ذریعہ بنائے کہ اس کی رحمت بے کنار ہے۔ اللہ عزوجل اس عظیم کام خدمتِ حدیث کو ہمارے، ہمارے والدین، دوست احباب، معاونین و مساہمین اور ہمارے اساتذہ کرام کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ.

وکتبہ

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

رئیس: ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين ، وعلى آله وصحبه ، ومن اقتدى بهديه ، ونهج بنهجه ، واستن بسنته الى يوم الدين . اما بعد:

ہر دور میں حق و باطل کی باہمی کشمکش موجود اور قائم رہی ہے، اللہ رب العزت اس بات پر قادر ہے کہ باطل کا نام ونشان مٹا کر ہمیشہ کے لیے ہر مقام پر حق کی بالا دستی قائم فرمادے ﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (البقرة: 20) ''بے شک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے''، مگر وہ اپنی بہت سی حکمتوں کی وجہ سے حق کے وجود کے ساتھ ساتھ باطل کو بھی پنپنے دیتا ہے۔ جہاں حق ہوگا، وہاں باطل بھی ضرور ہوگا، جس کی ایک انتہائی واضح مثال یہ ہے کہ ہر نبی کی دعوت حقہ کے مقابلے میں کفار ومشرکین کی جاہلیت موجود رہی اور ہر نبی کو وقت کے طاغوت کا مقابلہ کرنا پڑا۔ یہ محاذ آرائی مسلسل قائم رہی اور آج بھی موجود ہے، جس کی ایک حکمت تو یہ ہے کہ باطل کے وجود سے حق میں مزید نکھار پیدا ہو جائے، جیسا کہ ایک عربی مثل ہے:

وبضدها تتبين الاشياء . ''یعنی اشیاء اپنی اضداد کی وجہ سے زیادہ واضح اور روشن ہو جاتی ہیں۔''

مثال کے طور پر رات کے اندھیرے کے وجود سے دن کا اجالا مزید روشن محسوس ہوتا ہے۔ چنانچہ ضلالتوں اور گمراہیوں کی موجودگی، حق و ہدایت کی تعیین وتوضیح کا سبب بنتی ہے۔ ملحدین کے فرسودہ اقوال کی موجودگی میں قرآن حکیم کی آیات بینات اور احادیث مبارکہ کی روشن تعلیمات انتہائی نکھری ہوئی اور روشن اور بین وظاہر ہوتی ہیں۔ باطل کے ہر دور میں اور ہر مقام پر موجود ہونے میں ایک حکمت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اہل حق کا امتحان مقصود ہو کہ وہ باطل اور الحاد کے رد کے لیے کس طرح اپنی جہود ومساعی صرف کرتے ہیں اور کس طرح اپنے انفاس ونفائس کی قربانی پیش کرتے ہیں۔ باطل کا مقابلہ کرنے والوں اور حق کو آشکارا کرنے والوں کا مقام ومرتبہ یقیناً انتہائی نمایاں ہوتا ہے اور وہ جہادِ کبیر کا فریضہ مسلسل ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت ورضا کے خزانے سمیٹتے رہتے ہیں، اور احقاق حق اور ابطال باطل کے تعلق سے عائد اللہ تعالیٰ کی آزمائشوں میں سرخرو ہو کر اجر کثیر اور ثواب جزیل کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

کفر والحاد موقع بموقع اسلام پر حملہ آور ہونے کی کوشش وسازش کرتا رہتا ہے۔ جب بھی ان کی طرف سے یہ مذموم کوشش ظاہر ہوتی ہے، فوراً اہل حق کا امتحان شروع ہو جاتا ہے کہ وہ کس طرح اس الحاد کا مقابلہ کر کے حق کو باطل کی آمیزش سے بچانے اور اسے ہمیشہ خالص بنائے رکھنے کی سعی جمیل کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ

فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْیَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ کَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ ؕ۬ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ ؕ کَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ﴾

(الرعد : 17)

''اس نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اپنی اپنی وسعت کے مطابق نالے بہہ نکلے، پھر پانی کے ریلے نے اوپر چڑھی جھاگ کو اٹھا لیا اور اس چیز میں بھی جس کو آگ میں ڈال کر پکاتے ہیں زیور یا ساز و سامان کے لیے اسی طرح کی جھاگ ہیں، اس طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے۔ اب جھاگ تو نکارا ہو کر چلی جاتی ہے، لیکن جو لوگوں کو نفع دینے والی چیز ہے، وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔ اللہ اس طرح مثالیں بیان فرماتا ہے۔''

اس آیت کریمہ کے مطابق ملحدین کا الحاد جھاگ کی مانند ہوتا ہے، جو مختصر وقت کے لیے پانی کی سطح پر ابھرتا دکھائی دیتا ہے اور پھر خشک ہو کر ہمیشہ کے لیے معدوم ہو جاتا ہے، اور وہ پانی جس میں لوگوں کی منفعت کے اسباب موجود ہوتے ہیں، ہمیشہ ثابت و قائم رہتا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَ لَكُمُ الْوَیْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴾

(الانبیاء: 18)

بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں، پس سچ، جھوٹ کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے۔ تم جو باتیں بناتے ہو، وہ تمہارے لیے باعث خرابی ہیں۔

الامام محدث ابن ابی عاصم رحمہ اللہ کی یہ تصنیف لطیف، تمام گمراہ کن فرق کے دجل و فریب پر ایک ضرب کاری ثابت ہو گی، ان شاء اللہ۔ جب حق کا سیل رواں اپنی قوت کے ساتھ رواں دواں ہوتا ہے، تو باطل والحاد، خس و خاشاک کی طرح بہہ کر بکھر جاتا ہے اور اپنا وجود کھو دیتا ہے۔

کتاب ہذا قارئین کے لیے جہاں اللہ تعالیٰ کی معرفت کا نور بکھیرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کی توحید کے تعلق سے نہایت نفیس اور عمدہ مباحث پر بھی مشتمل ہے۔ چنانچہ توحید کی تینوں اقسام توحید ربوبیت، توحید الوہیت اور توحید اسماء و صفات) کے حوالے سے نصوص کتاب و سنت کی روشنی میں بڑا گرانقدر علمی مواد جمع کر دیا گیا ہے۔ توحید کی یہ تینوں اقسام، اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت کا خزانہ ہیں۔ جو بندہ ان اقسام کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کی سعی جمیل کرتا ہے، اس کا سینہ یقیناً نور توحید سے اور رب تعالیٰ کی معرفت سے منور ہو جائے گا۔ یہی کتاب و سنت کی دعوت ہے اور یہی سلف صالحین کا تعامل ہے۔

سورۃ الفاتحہ کو ''اعظم سورۃ'' ہونے کا شرف کیوں حاصل ہے؟ کیونکہ یہ توحید کی تینوں اقسام کی روشنی میں رب

تعالیٰ کی معرفت کے جواہر پیش کر رہی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ابوسعید بن المعلی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: "لَأُ عَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْآنِ" میں تمہیں ایک ایسی سورت کی تعلیم دیتا ہوں، جو قرآن کی سب سے بڑی سورت ہے۔ پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: وہ سورت ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ ہے جو "السَّبْعُ الْمَثَانِي" ہے۔ (یعنی بار بار دہرائی جانے والی سات آیات ہیں) اور یہی صورت قرآنِ عظیم ہے۔ (صحيح بخاري: 4474)

اسی طرح آیۃ الکرسی کو "أَعْظَمُ أَيَةٍ فِي الْقُرْآن" یعنی قرآن کی سب سے بڑی آیت ہونے کا شرف حاصل ہے، کیونکہ آیۃ الکرسی رب تعالیٰ کے تقریباً سترہ اسماء وصفات پر مشتمل ہے۔ یہ آیت مبارکہ رب تعالیٰ کی معرفت کا عظیم خزانہ ہے۔ سورۃ اخلاص ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ بھی معرفت الٰہی کا ایک عظیم خزانہ ہے، جس کی بنیاء پر اس کے زبردست فضائل وارد ہیں، چند احادیث ملاحظہ ہوں:

سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" يُرَدِّدُهَا ، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ ، وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ .)) (صحيح بخاري: 5013)

"ایک شخص (یعنی خود ابوسعید خدری) نے دوسرے شخص (یعنی قتادہ بن نعمان) کو تہجد کی نماز میں بار بار ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو وہ یعنی ابوسعید خدری) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس (یعنی قتادہ بن نعمان) کی شکایت پیش کی۔ وہ اس کے عمل کو ہلکا لے رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔"

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَخْتِمُ بِـ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِي فَقَالَ : سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ؟ فَسَأَلُوهُ ، فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَبِهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ، اخْبِرُوهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ .)) (صحيح بخاري: 7375)

"نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے روانہ کیا۔ وہ دورانِ سفر نماز کی امامت کرتا تھا اور ہر رکعت میں قرآت کا اختتام ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ پر کرتا تھا۔ جب لشکر کے لوگ واپس مدینہ لوٹے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے اس عمل کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے پوچھو، یہ ایسا کیوں

کرتا تھا؟ لوگوں نے پوچھا، تو اس نے جواب دیا: کیونکہ یہ سورت رحمٰن کی صفات پر مشتمل ہے اور مجھے اس کا پڑھنا انتہائی محبوب ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے بتاؤ کہ بے شک اللہ (تعالیٰ) اس سے محبت کرنے لگا ہے۔''

اس قسم کا قصہ ایک دوسرے شخص کے بارے میں بھی وارد ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ وہ ہر رکعت میں قرآت کا اختتام سورہ اخلاص پر کیوں کرتا ہے؟ تو اس نے وہی جواب دیا، جو پچھلی حدیث میں گزرا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ حُبَّكَ إِيَّاهَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ .)) (سنن الترمذی: 2901)

''بے شک اس (سورت) کی محبت نے تمہیں جنت میں پہنچا دیا ہے۔''

گزشتہ سطور میں ہم نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا سب سے قوی اور اہم خزانہ، توحید اسماء و صفات ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اسماء صفات اور افعال مبارکہ کی معرفت سے اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کی معرفت حاصل ہوگی، لیکن توحید اسماء وصفات جس قدر عظمت و تقدس اور ضرورت واہمیت کی حامل و متقاضی ہے، اس قدر ہماری غفلت اور بے توجہی کا شکار ہے...... کہیں تو اس موضوع پر سرے سے اہتمام ہی مفقود و متروک ہو چلا ہے اور کہیں اہتمام موجود ہے، تو وہ متکلمین اور فلاسفہ کی بیکار سوچ کا عکاس و آئینہ دار ہے۔ وہ منہج تقریب ناپید ہوتا جا رہا ہے، جس پر خاتم النّبیین محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت فرمائی تھی اور جس پر آج تک ان کے اتباع اور ان کے پیروکار قائم و مستمر ہیں۔

میں اس عجالہ میں توحید اسماء وصفات کے حوالے سے نہایت اختصار کے ساتھ چند بنیادی قواعد بیان کرنے کی کوشش کروں گا، اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ اور ان کے اصحاب اور ان کے تابعین باحسان کے منہج پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں توحید کی صحیح معرفت عطا فرمائے اور اسی توحید پر ہمارا خاتمہ فرمائے، کیونکہ معرفت توحید پر خاتمہ ہی مدار نجات ہے۔

امیر المؤمنین سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) (صحیح مسلم : 36)

''جس شخص کی موت اس طرح آئے کہ اسے ''لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ'' کا (دل کی گہرائیوں سے صحیح علم ہو، تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔''

پہلا قاعدہ:

پہلا قاعدہ یہ ہے کہ یہ ایمان رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات ثابت ہیں اور وہ سب کے سب بابرکت، اچھے اور پیارے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

1: ﴿ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ﴾ (الاعراف: 180)

''اور اللہ (تعالیٰ) کے اچھے نام ہیں، تو اس کو انہی ناموں سے پکارو۔''

2: ﴿ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴾ (بنی اسرائیل: 110)

''(اے پیغمبر! کہہ دیجئے کہ تم (اللہ تعالیٰ کو) اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جس نام سے بھی پکارو، اس کے تو سب نام اچھے ہیں۔''

3: ﴿ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝٨ ﴾ (طٰہٰ: 8)

''اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔''

ان آیات سے اللہ تعالیٰ کے ناموں کے موجود اور ثابت ہونے کا پتہ چلتا ہے، چنانچہ اس پر ایمان لے آیئے۔

دوسرا قاعدہ:

دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام صرف وہی ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرما دیے یا اس کے رسول محمد ﷺ نے واضح فرما دیے۔ اس پر اضافہ کی نہ تو گنجائش ہے، نہ ہم اس بارے میں سوچ سکتے ہیں، اور نہ ہی ہمارے پاس کوئی علم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ ﴾ (البقرة: 140)

''کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟''

جہاں تک اللہ کے رسول ﷺ کے بیان کا تعلق ہے، تو ان کی تو شان یہی ہے کہ وہ شرعی امور میں وحی الٰہی کے بغیر گفتگو ہی نہیں فرماتے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝٣ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝٤ ﴾ (النجم: 3، 4)

''اور وہ اپنے دل کی خواہش سے کوئی بات نہیں کرتے۔ ان کی تو ہر بات وحی ہے، جو ان کی طرف اتاری جاتی ہے۔''

اس قاعدہ کو یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء وصفات توقیفی ہیں۔ توقیفی امور وہ ہوتے ہیں، جو بندے کی عقل سے ماوراء ہوں اور جن کا اثبات اللہ تعالیٰ کی وحی یعنی قرآن وحدیث کے بغیر ممکن ہی نہ ہو۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے کسی نام کا اثبات قرآن وحدیث کی دلیل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

1: ﴿ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝٣٦ ﴾

(الاسراء: 36)

''جس بات کی آپ کو خبر ہی نہ ہو، اس کے پیچھے مت لگیں، کیونکہ کان اور آنکھ اور دل میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔''

2: ﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (الاعراف: 33)

''آپ فرمایئے کہ البتہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ، جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ کے ذمے ایسی بات لگا دو، جس کو تم جانتے نہیں۔''

لہٰذا ناموں کے تعلق سے بھی بلاعلم، اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی نام منسوب نہ کیا جائے، اور نہ ہی کسی ثابت شدہ نام کا انکار کیا جائے، اور نہ یہ، بمطابق نص قرآنی، ظلم قرار پائے گا۔

تیسرا قاعدہ:

ایک حدیث کی رُو سے اللہ تعالیٰ کے ''99'' ناموں کا مجموعہ وارد ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اِسْمًا مَائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ...... وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ.))

(صحیح بخاری: 2736، 6410، صحیح مسلم: 2677)

''بے شک اللہ (تعالیٰ) کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو، جو انہیں کما حقہ پڑھے گا، وہ جنت میں داخل ہو گا۔ بے شک وہ ''وتر'' (یعنی ایک) ہے اور ''وتر'' (یعنی طاق عدد) کو پسند کرتا ہے۔''

چوتھا قاعدہ:

چوتھا قاعدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات محض ننانوے (99) کے عدد پر محصور نہیں۔ ان ننانوے ناموں کے علاوہ بھی اس کے نام ہیں، جو ہمیں بتائے نہیں گئے۔ اس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے:

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((......أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ......)) (مسند احمد: 391/1، رقم: 3712، المستدرك للحاكم: 513/1- 514، ح: 1939، موارد الظمآن: 2372)

''(اے اللہ!) میں تجھ سے تیرے ہر نام کے واسطے سے دعا کرتا ہوں، وہ نام جو تو نے اپنی ذات کے رکھے، یا وہ نام جو تو نے اپنی کتاب میں اتارے، یا وہ نام جو تو نے اپنی مخلوقات میں سے کسی کو سکھا دیے یا وہ نام جو تو نے اب تک اپنے خزانہ غیب میں محفوظ فرما رکھے ہیں۔''

علماء کرام نے کتاب وسنت میں وارد، اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ جمع فرمائے ہیں، جو''100'' سے متجاوز ہیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ اسماء حسنیٰ''99'' کے عدد میں محصور نہیں ہیں، ان کے علاوہ بھی نام موجود ہیں، البتہ حدیث میں ''99'' کے عدد کا حصر اپنے اطلاق پر نہیں ہے، بلکہ اس بات کے ساتھ مقید ہے، کہ جو ان''99'' ناموں کا احصاء کرتا رہے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ گویا نام اور بھی ہیں، لیکن جنت کی بشارت ان میں سے''99'' ناموں کے احصاء سے حاصل ہوسکتی ہے۔ الغرض ہمیں کتاب وسنت سے ثابت شدہ حقیقت سے تجاوز اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ چنانچہ قرآن و حدیث میں جو کچھ وارد ہے، اسے قبول کرلیا جائے اور زیادہ بحث وتعمق سے گریز کیا جائے۔

شیخ محمد الامین شنقیطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" اعلم ان كثرة الخوض والتعمق في البحث في آيات الصفات وكثرة الاسئلة في ذلك الموضوع من البدع التي يكرهها السلف."

(منهج در اسات آيات الاسماء والصفات، ص: 90)

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت طیبہ کا ایک روشن پہلو جس نے انہیں دیگر طبقات سے منفرد وممتاز کر دیا، یہ بھی ہے کہ انہوں نے اس مسئلہ میں کبھی گہرائی میں جانے کی کوشش نہیں کی۔ جس قدر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلا دیا، اسے تسلیم کر لیا اور قیل وقال اور بلا مقصد و بلاضرورت، مناقشہ اور خصومت وجدال سے یکسر گریز کیا۔ اس لیے نہیں کہ وہ جہل یا کوتاہی علم کا شکار تھے، بلکہ اس لیے کہ ان کا تقوی، ورع اور خالص تعلق باللہ، نیز ایمان وایقان اس امر کا متقاضی تھا۔

اسماء وصفات باری تعالیٰ کے سلسلہ میں سب سے اہم قاعدہ یہ''سوال'' ہے کہ ان پر ایمان لانے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

صحیح طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات وصفات کے متعلق اپنی کتاب میں اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جو کچھ بیان کر دیا ہے، اسے قبول وتسلیم کرلیا جائے، اور اسی کو آگے بیان کیا جائے۔

- بلاتحریف
- بلاتعطیل
- بلاتکلیف
- بلاتمثیل

اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کو بلاتحریف قبول کیا جائے۔ تحریف سے مراد نص یا دلیل میں اپنی خواہش کے مطابق تبدیلی کرنا۔ یہ عمل انتہائی مذموم ہے، اور باری تعالیٰ کی صفات میں تحریف جیسا قبیح اور مذموم فعل، قطعی ناجائز ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِيٓ اَسْمَآئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (الاعراف: 180)

''اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو، جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں، ان لوگوں کو ان کے کیسے کی ضرور سزا ملے گی۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کو بلا تعطیل قبول کیا جائے، یعنی اللہ تعالیٰ کے سماء وصفات میں کسی اسم یا صفت کا انکار نہ کیا جائے۔ چنانچہ نہ تو جہمیہ کی روش پر چلا جائے، کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کا انکار کر دیا۔ اور نہ ہی اشاعرہ کی روش پر ا جائے، کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی صرف سات صفات کو بلا تاویل مانا اور بقیہ تمام اسماء وصفات میں من مانی تاویلوں کی روش اختیار کرتے ہوئے، ان کے حقائق کو مسخ کر کے رکھ دیا۔ یہ بھی ایک طرح کا انکار ہے۔ چناچہ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو بلا تکییف مانا جائے، یعنی اس طرح مانا جائے کہ ان کی کیفیت نہ تو ہم جانتے ہیں، نہ بیان کر سکتے ہیں، بلکہ کیفیت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے۔ جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ نے صفت ''استوی علی العرش'' کے بارے میں فرمایا تھا'' والکیف مجھول'' یعنی اللہ تعالیٰ کے استوی کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں، بلکہ کیفیت کا سوال بھی بدعت ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کو بلا تمثیل اور بلا تشبیہ ماننا ضروری ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو کسی کے ساتھ تشبیہ نہ دی جائے۔ مثلاً: یوں نہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کا سننا اور دیکھنا، انسان کے سننے اور دیکھنے جیسا ہے۔ اس کی تمام صفات کمال ہیں، نقص سے پاک ہیں اور بالکل ویسی ہی ہیں، جیسی اس ذات کے لائق ہیں۔

اللہ تعالیٰ عقیدہ کی عظیم کتاب ''السنہ لابن ابی عاصم'' کی طباعت اور نشر کے عمل کو قبول فرماتے ہوئے اسے ہماری اخروی نجات کا ذریعہ بنا دے۔ ہمیں قوی امید ہے کہ یہ عظیم الشان کتاب ہمارے میزان حسنات کا سب سے بھاری اثاثہ ہوگی، کیونکہ اس کا موضوع سب سے بڑی اور بلند و بالا ذات یعنی: اللہ رب العزت کی ذات وصفات ہے۔

اللہ رب العزت اس کتاب کو ہم سب کے لیے صدقہ جاریہ بنا دے اور ہمارے اہل خانہ، نیز تمام مرحومین بالخصوص ہمارے والدین کے لیے بخشش کا سبب بنا دے۔

وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وأهل طاعته أجمعين

وکتبہ/ عبد اللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز



حالاتِ زندگی

امام احمد بن ابی عاصم نبیل رحمہ اللہ

(متوفی ۲۸۷ھ)

نام ونسب:

احمد نام، ابوبکر کنیت اور نسب نامہ یہ ہے، احمد بن عمرو بن ابوعاصم ضحاک بن مخلد۔ ❶

ولادت:

مؤرخین کے بیان کے مطابق وفات کے وقت ان کی عمر 90 سال تھی۔ ❷ اس اعتبار سے وہ 197ھ میں پیدا ہوئے ہوں گے۔

خاندان ووطن:

عراق کے مشہور علمی مرکز بصرہ کو ان کے وطن ہونے کا شرف حاصل ہے لیکن انہوں نے اصبہان میں بود و باش اختیار کرلی تھی، قبیلۂ شیبان سے ان کا نسبی تعلق ہے، ان کے جد امجد ابوعاصم ضحاک کا جو النبیل کے لقب سے مشہور اور نامور محدث وفقیہ تھے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ممتاز اصحاب میں شمار ہوتا ہے، بخاری جیسے امام حدیث ان کے دامن فیض سے وابستہ تھے۔ ابن ابی عاصم کے نانا ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل بھی بلند پایہ محدث تھے اور ان سے ان کو روایت کرنے کا شرف بھی حاصل ہے۔

اساتذہ:

اپنے نانا کے علاوہ امام بخاری، ابوالولید طیالسی، ہدبہ بن خالد اور ہشام بن عمار رحمہم اللہ جیسے نامور علما اور اکابر محدثین سے روایت حدیث کی ہے۔

---

❶ العبر فی خبر من غبر جلد 79، البدایہ والنهایہ، جلد، ص 84.

❷ تذکرۃ الحفاظ : 214/2.

تلامذہ:

مشہور تلامذہ کے نام یہ ہیں: احمد بن بندار، احمد بن معید سمسار، ابو محمد بن حبان، ابواحمد غسال، عبدالرحمٰن بن محمد بن سنان، محمد بن احمد کسائی وغیرہ۔

سفر:

علم کی تلاش و جستجو خصوصاً حدیث کی طلب کے لیے مختلف بلاد کا سفر کیا۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: ولـــه الرحلة الوساعة.

حفظ وثقاہت:

حدیث میں آپ کا پایہ اتنا بلند تھا کہ امام و حافظ حدیث کے لقب سے موسوم کیے جاتے تھے۔ تمام علمائے فن کو ان کے ضبط و حفظ، عدالت وثقاہت کا اعتراف ہے۔ ابن ابی حاتم نے صدوق اور ابن اعرابی نے حدیث و مسائل فقہ کا بڑا حافظ بتایا ہے۔ یادداشت کی قوت کا یہ حال تھا کہ 50 ہزار سے زیادہ حدیثیں وہ زبانی بیان کرتے تھے۔ ❶

فقہ:

فقہ و اجتہاد میں بھی ممتاز درجہ رکھتے تھے۔ علمائے طبقات نے فقہ میں ان کے کمال کا اعتراف کیا ہے۔ ابن اعرابی کا بیان ہے کہ شقیق بلخی کے ایک ہزار مسائل ان کو زبانی یاد تھے۔

منصب قضا:

ان کے فقیہ و مجتہد ہونے کا ثبوت یہ بھی ہے کہ وہ امام احمد کے صاحبزادے صالح کے بعد اصبہان کے قاضی مقرر کیے گئے اور سولہ سال تک اس منصب پر فائز رہے۔ ❷

مذہب ومسلک:

ابونعیم اور بعض دوسرے علمائے طبقات نے ان کو ظاہری المذہب بتایا ہے۔ ❸ لیکن صاحب شذرات نے ان کی ایک کتاب الرد علی داؤد الظاہری کا ذکر کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدا میں ممکن ہے وہ ظاہری رہے ہوں لیکن بعد میں اس مسلک سے رجوع کرلیا ہوگا اور شوافع اور دوسرے اصحاب حدیث کی طرح ظواہر حدیث پر عمل اور ان سے احکام و مسائل کا استنباط کرتے ہوں گے۔

---

❶ تذكرة الحفاظ : 214/2.   ❷ تذكرة الحفاظ : 214/2.

❸ ايضاً.

زہد وورع:

علم کے ساتھ عمل کی دولت سے بھی سرفراز تھے۔ اصحاب طبقات وتراجم نے ان کے زہد وورع اور تدین وتقویٰ کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان کو تصوف اور صوفیا سے بھی تعلق تھا اور بزرگانِ دین کی خدمت میں استفادہ واصلاح کے لیے جاتے تھے۔ ابوتراب نخشبی سے خاص تعلق تھا۔ ان کی بعض کرامتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

اتباعِ سنت واجتنابِ بدعت:

بڑے متبع سنت تھے اور مبتدعین کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ فرماتے تھے "مجھے پسند نہیں کہ میری مجلس میں کوئی مبتدع مفتری، فحش گو، لعن وطعن کرنے والا، امام شافعی اور محدثین کے مسلک سے منحرف وبیزار شخص شریک ہو۔" ❶

اعتراف کمال:

محدثین ان کے کمالات کے معترف تھے۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کو صاحب مناقب اور کبیر القدر لکھا ہے۔ ابن عماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جمع بين العلم والفهم والحفظ والزهد والعبادة والفقه."

"وہ علم وفہم، حفظ واتقان، حدیث، زہد وعبادت اور فقہ واجتہاد کے جامع تھے۔"

وفات:

امام ابن عاصم رحمہ اللہ نے ربیع الآخر 287ھ میں انتقال کیا۔ ❷

تصانیف:

وہ کثیر التصانیف تھے، زنگیوں کی شورش کے زمانہ میں ان کی اکثر کتابیں ضائع ہوگئیں، حسب ذیل تصانیف کے نام کتابوں میں ملتے ہیں:

1: الرد على داؤد الظاهری: نام سے معلوم ہوتا ہے کہ امام داؤد ظاہری کے رد میں ہے۔

2: كتـــاب السـنة: یہ مسئلہ صفات کے متعلق احادیث کا ایک اہم مجموعہ تھا، اس کی تالیف کا انداز علمائے سلف کی کتابوں کے مطابق تھا۔ ❸

---

❶ البداية: 84/11.

❷ تذكرة الحفاظ: 214/2.

❸ البداية: 84/11.

3: مسند: یہ ضخیم اور اہم مسند، پچاس ہزار حدیثوں پر مشتمل ہے۔ ❶ تمام قابل ذکر علماء و مصنّفین نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ حافظ منذری رحمہ اللہ کے قلم کا لکھا ہوا اس کا ایک مکمل نسخہ جرمنی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ ❷

4: کتاب الدیات: دیت وقصاص کے متعلق روایات کا یہ مجموعہ 1323ھ میں مصر سے 84 صفحے میں شائع ہوا ہے۔



❶ کشف الظنون: 43/2.

❷ مقدمه تحفة الاحوذی، ص: 165.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْـحَـمْـدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَبَعْدُ......

ذِكْرُ الْأَهْوَاءِ الْمَذْمُومَةِ نَسْتَعْصِمُ اللّٰهَ تَعَالَى مِنْهَا، وَنَعُوذُ بِهِ مِنْ كُلِّ مَا يُوجِبُ سَخَطَهُ

مذموم خواہشات کا ذکر (ہم ان سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اور ہر اس چیز سے جو اس کی ناراضی کا سبب بنے اس کی پناہ میں آتے ہیں)

سورۃ الجاثیہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ ﴾ (الجاثیہ:۲۳)

"بھلا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور باوجود جاننے کے گمراہ ہو رہا ہے۔"

اس آیت مبارکہ کے تحت مفسر قرآن مولانا محمد عبدہ الفلاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"خواہش کو معبود بنا لینے سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی خواہش کا بندہ بن جائے، جو دل میں آئے کر گزرے، خواہ اللہ کے قانون میں وہ حرام ہو۔ معلوم ہوا کہ ہر شخص کسی نہ کسی معبود کو پوجتا ہے، اگر مالک حقیقی کا بندہ نہیں بنتا تو اپنی خواہش کا بندہ بن کر اس کی پوجا کرتا رہتا ہے۔" (اشرف الحواشی)

[1]...... أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارِ بْنِ نُصَيْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْأَزْهَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَرَازِيِّ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُونُ أَقْوَامٌ تَتَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ، فَلَا يَبْقَى مِنْهُ مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ))

ترجمة الحديث حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کچھ لوگ

---

[1] حسن: اسماعیل بن عیاش کی متابعت ہے۔ سنن أبي داود، کتاب السنة، باب شرح السنة، حديث: 4597، مسند أحمد: 102/4، رقم: 16937، المعجم الكبير للطبراني: 377/19، رقم: 885 مطولاً.

ایسے ہوں گے جن میں خواہشات نفس اس طرح پھیل جائیں گی جیسے کلب (کتے کاٹے) کی بیماری، بیمار میں پھیل جاتی ہے، اور اس کے ہر عضو میں سرایت کر جاتی ہے۔"

شرح کلب کی بیماری: کلب وہ بیماری ہے جو دیوانے کتے کو ہو جاتی ہے، کتا جس کسی کو بھی کاٹ کھائے اس کو بھی یہی بیماری ہو جاتی ہے، پھر وہ جس کو کاٹے اس کو بھی، غرض یہ بیماری پھیلتی چلی جاتی ہے، اس کا زہر سارے بدن میں فوراً سرایت کر جاتا ہے (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے)۔ (لغات الحدیث جلد اول حرف "ج" ص ٤٦)

[2]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْأَزْهَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، أَنَّهُ حَجَّ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَسَمِعَهُ يَقُولُ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَذَكَرَ: ((أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَبْلَكُمْ تَفَرَّقُوا عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً فِي الْأَهْوَاءِ، أَلَا وَإِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً فِي الْأَهْوَاءِ، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ، أَلَا وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِي أُمَّتِي قَوْمٌ يَهْوُونَ هَوًى يَتَجَارَى بِهِمْ ذٰلِكَ الْهَوَى كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ، لَا يَدَعُ مِنْهُ عِرْقًا وَلَا مَفْصِلًا إِلَّا دَخَلَهُ))

ترجمة الحديث حضرت ابو عامر الہوزنی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، اس موقع پر انہوں نے فرمایا، کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب کیا، اور فرمایا: "یقین جانو تم سے پہلے اہل کتاب اپنی خواہشات کی بنا پر بہتر (72) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے، خبردار میری یہ امت تہتر (73) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ تمام فرقے جہنم میں جائیں گے، صرف ایک جماعت جنت میں جائے گی، خبردار میری امت میں ایک ایسی قوم ہوگی، جن میں خواہشات نفس اس طرح سرایت کر جائیں گی، جس طرح کلب کی بیماری، بیمار میں سرایت کر جاتی ہے، اور اس کے ہر جوڑ اور رگ میں داخل ہو جاتی ہے۔"

شرح ناجی جماعت: صحیح مسلم میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ .))

"میری امت کی ایک جماعت قیامت تک حق پر رہے گی اور کسی کی مخالفت ان کو نقصان نہیں دے گی۔"

اس روایت کے تحت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا اس سے مراد اہل علم ہیں، اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ان سے

[2] حسن: بقیہ کے سماع کی صراحت اور متابعت ہے۔ سنن أبي داؤد، كتاب السنة، باب شرح السنة، حديث: 4597، مسند الشاميين للطبراني: 1006.

مراد اہل حدیث نہیں تو مجھے معلوم نہیں، پھر دوسرے کون ہو سکتے ہیں؟ حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اہل حدیث سے مراد وہ لوگ لیے ہیں جو اہل سنت والجماعت ہیں اور اہل حدیث کے مذہب کے مطابق اپنا عقیدہ رکھتے ہیں۔ لیکن امام نووی رحمہ اللہ نے کسی مخصوص گروہ کو ترجیح نہیں دی، بلکہ احتمال ذکر کیا ہے، کہ ان مومنوں کی مختلف انواع کی ایک جماعت مراد ہو، جن میں مجاہدین، محدثین، زہاد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے اور دوسرے نیکی کے کام کرنے والے بھی شامل ہوں، اور یہ بھی لازم نہیں کہ وہ کسی علاقے میں اکٹھے رہتے ہوں، لیکن عین ممکن ہے کہ وہ دنیا کے مختلف علاقوں میں آباد ہوں۔ (شرح نووی علی صحیح مسلم ۲/ ۱۴۳)

[3]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُصَفًّى، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي ابْنُ دِينَارٍ، عَنِ الْخَطِيبِ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ إِلَهٌ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ هَوًى مُتَّبَعٌ))

ترجمة الحديث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آسمان کی چھت کے نیچے خواہشات نفس سے بڑھ کر کوئی دوسرا ایسا معبود نہیں، جس کی اللہ تعالیٰ کے علاوہ عبادت کی جاتی ہو۔“

[4]...... ثنا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا شُعْبَةُ، أَوْ غَيْرُهُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَائِشَةَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ الَّذِينَ فَارَقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا: إِنَّهُمْ أَصْحَابُ الْبِدْعَةِ وَالْأَهْوَاءِ، وَأَصْحَابُ الضَّلَالَةِ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، يَا عَائِشَةُ إِنَّ لِكُلِّ صَاحِبِ ذَنْبٍ تَوْبَةً، غَيْرَ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ لَيْسَ لَهُمْ تَوْبَةٌ، أَنَا مِنْهُمْ بَرِيءٌ، وَهُمْ مِنِّي بُرَآءُ.

ترجمة الحديث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر فرمایا: ”اے عائشہ یقیناً جو لوگ اپنے دین سے جدا ہو گئے اور مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے: ان سے مراد اس امت کے بدعتی اور خواہشات کے پجاری اور گمراہ لوگ ہیں۔ اے عائشہ! خواہشات کے پجاری اور بدعتی لوگوں کے علاوہ ہر آدمی کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ میں ان سے بری اور وہ مجھ سے بری ہیں۔“

---

[3] موضوع: خطیب بن جحدر راوی کذاب ہے۔ المعجم الكبير للطبرانی: 7502، الابانة لإبن بطة: 280، حلية الأولياء لأبی نعيم: 118/6.

[4] ضعیف: مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔ المعجم الصغير للطبرانی: 560، شعب الايمان للبيهقی: 6847، حلية الاولياء لأبی نعيم: 137/4.

[5]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا عَفَّانُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَلا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ . . .﴾ [آل عمران: 7] حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا قَالَ: ((قَدْ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاحْذَرُوهُمْ))

ترجمة الحديث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ﴾ (آل عمران: ۷) (اللہ) (وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی، جس کی بعض آیتیں محکم ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں۔ اور بعض متشابہ ہیں، تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے، وہ متشابہات کا اتباع کرتے ہیں) اور فرمایا: ”جن لوگوں کا اللہ تعالیٰ نے یہاں نام لیا ہے، جب تم انہیں دیکھو تو ان سے بچو“

شرح: امام ابن جریر رحمہ اللہ اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ محکم آیات سے مراد ناسخ، حلال و حرام، حدود و فرائض اور متشابہات سے مراد منسوخ، مقدم و موخر وغیرہ آیات جن پر ہمارا ایمان تو ہے، لیکن عمل نہیں، مراد ہیں۔ اس طرح سعید بن منصور، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ ﴿مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ﴾ (آل عمران: ۷) سے مراد سورۃ انعام کی آخری تین آیات ہیں اور ایک دوسری روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آیات محکمات ﴿قُلْ تَعَالَوْا﴾ (الانعام: ۱۵۱) اور مابعد کی دو آیات نیز ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ﴾ (الاسراء: ۲۳) اور اس کے مابعد تین آیات مراد ہیں۔

لیکن امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، کہ محکم آیات تین، دس یا سو میں محصور کرنے کا چنداں فائدہ نہیں، المختصر محکم آیات بہت ہیں جن میں ناسخ، حلال و حرام، اور حدود و فرائض وغیرہ شامل ہیں۔ (فتح القدير ۱/ ۳۱۸)

صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مذکورہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی اور فرمایا: ”کہ جب ان لوگوں کو دیکھو جو محکم و متشابہ کے متعلق جھگڑتے ہیں ان سے بچو، کیونکہ ان آیات میں ان سے ڈرنے کی تلقین کی گی ہے“ اور صحیح بخاری کے لفظ ہیں ”جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہات کی پیروی کرتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے نام لے کر ان سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے“ اور ابن جریر وغیرہ کے لفظ

---

[5] صحيح البخاری، كتاب التفسير، باب 'منه آيات محكمات'، حديث: 4547، صحيح مسلم، كتاب العلم، باب النهى عن اتباع متشابه القرآن، حديث: 2665، ترقيم دارالسلام: 6775، مسنداحمد: 124/6، رقم: 24929.

ہیں کہ تم ان کی مجلس میں نہ بیٹھا کرو۔ طبرانی اور بیہقی وغیرہ میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی اور اس کے بعد فرمایا کہ ان سے مراد خوارج ہیں۔ (فتح القدیر ۱/ ۳۱۹)

[6]...... ثنا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَحْوَهُ ، لَيْسَ فِيهِ الْقَاسِمُ

ترجمة الحديث: ایک دوسری روایت جس میں ابن ابی ملیکہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں لیکن اس میں قاسم بن محمد کا واسطہ ذکر نہیں کرتے۔

شرح: یہ سند شیخین کی شرطوں کے مطابق ہے اگرچہ عبد اللہ بن عبد اللہ ابن ابی ملیکہ کا سماع حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے تاہم ان کے درمیان قاسم بن محمد کا واسطہ زیادہ صحیح ہے۔

[7]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْبَزَّارِ ، ثنا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ الشَّيْبَانِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْغَفُورِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِلا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالاسْتِغْفَارِ ، فَأَكْثِرُوا مِنْهُمَا فَإِنَّ إِبْلِيسَ قَالَ: أَهْلَكْتُهُمْ بِالذُّنُوبِ وَأَهْلَكُونِي بِالِاسْتِغْفَارِ ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُمْ أَهْلَكْتُهُمْ بِالْأَهْوَاءِ ، فَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ فَلا يَسْتَغْفِرُونَ

ترجمة الحديث: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور استغفار بکثرت کیا کرو، کیونکہ ابلیس نے کہا کہ میں نے انسانوں کو گناہوں کے ساتھ ہلاک کر دیا اور انہوں نے مجھے استغفار کے ساتھ ہلاک کر دیا ہے جب میں نے انہیں ایسے کرتے دیکھا تو انہیں خواہشات کے ساتھ ہلاک کرنا شروع کر دیا جس سے وہ استغفار نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں ہم ہدایت پر ہیں۔"

[8]...... ثنا الْحَوْطِيُّ ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ ، ثنا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مَاعِزٍ التَّمِيمِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ ، وَلَكِنْ بِالتَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ))

---

[6] صحيح : سنن ابن ماجه المقدمة ، باب اجتناب البدع والجدل ، حديث : 47، مسند إسحاق بن راهويه : 1236 ، وأنظر الحديث السابق.

[7] موضوع : عبد الغفور بن عبد العزیز الواسطی راوی کذاب ہے۔ مسند أبي يعلى : 136 ، الدعاء للطبرانی : 1780 ، الحجة فی بیان المحجة للأصبهانی : 104 .

[8] صحيح لغيره: مسند أحمد : 354/2، رقم : 14816 ، مسند أبي يعلى : 2095، وهو فى صحيح مسلم : 2812، 7103 عن طريق آخر .

ترجمة الحديث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نماز پڑھنے والے لوگ اس کی عبادت کریں۔لیکن انہیں ایک دوسرے کے خلاف برانگیختہ کر کے وہ کامیاب ہو گیا ہے۔''

شرح صحیح مسلم میں بھی یہ حدیث آتی ہے جس کے لفظ ہیں:

((عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِی التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ))

''شیطان اس سے مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرۂ عرب میں نمازی اس کی پرستش کریں اب یہی کرے گا کہ ان کو آپس میں ابھارے اور لڑائی وفساد پر برانگیختہ کرے۔'' (مختصر صحیح مسلم للمنذری بتحقیق الالبانی باب فی تحریش بین المصلین حدیث نمبر ۱۸۰۳)

یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں ہے کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی۔جب تک ذی الخلصہ کے گرد عرب کی عورتیں پھر چوتڑ نہ مٹکائیں گی۔یالات وعزی پھر پوجے جائیں گے۔یا میری امت کے چند قبیلے مشرکوں سے نہ مل جائیں گے کیونکہ یہ علامات قرب قیامت کی ہیں۔اور اس حدیث سے وہ زمانہ مراد ہے جو اس وقت تک ختم ہو جائے گا۔(لغات الحدیث:حرف"ح"جلد ۱ص ۵۳)

شیطان کا انسانوں کو برانگیختہ کرنا:

شیطان ازل سے انسانوں کا دشمن ہے اور وہ ہر ممکن کوشش کرتا ہے کہ انسان آپس میں الجھ کر رہ جائیں اس طرح وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائے جس کے لیے ہر طریقہ بروئے کار لاتا ہے۔سورۃ المائدۃ میں شراب اور جوئے کی حرمت کے متعلق ارشاد ہے:

﴿ إِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ أَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ﴾ (المائدہ : ۹۱)

''شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہاری آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوائے۔''

یعنی شیطان کی تو ہمیشہ سے یہی کوشش رہی ہے کہ کسی طرح انسانوں کے درمیان حسد وبغض کی آگ بھڑکا کر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔جس کے لیے وہ شراب، جوا اور دیگر حرام کاموں کو مزین کرتا رہتا ہے تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے دور رہ جائے۔

[١]...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوَاهُ يُضِلُّهُ

نبی ﷺ کے فرمان کا بیان کہ وہ بندہ بہت بُرا ہے جس کی خواہش اسے گمراہ کرتی ہے

[9]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ زِيَادٍ، يُلَقَّبُ فُهَيْرًا، ثنا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوَاهُ يُضِلُّهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ)).

ترجمة الحديث: حضرت نعیم بن ہمار غطفانی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے ”وہ شخص بہت برا ہے جس کو اس کی خواہشات گمراہ کر دیں۔ ایسے ہی وہ آدمی انتہائی برا ہے (جو لالچی ہو اور) اس کا لالچ اس کو ذلیل وخوار کر دے۔“

[10]...... ثنا الْحُلْوَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَا: ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ هَاشِمٍ الْكُوفِيِّ، ثنا زَيْدٌ الْخَثْعَمِيُّ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوَاهُ يُضِلُّهُ))

ترجمة الحديث: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”وہ آدمی جس کو اس کی خواہشات گمراہ کر دیں وہ بہت برا ہے۔“

[٢]...... قَوْلُهُ ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا رَضِيَ هَدْيَ الرَّجُلِ وَعَمَلَهُ فَإِنَّهُ مِثْلُهُ

جو کسی کے عمل اور طریقے کو پسند کرتا ہے وہ اس جیسا ہے

[11]...... ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ، ثنا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا رَضِيَ هَدْيَ الرَّجُلِ وَعَمَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ)).

---

[9] **ضعيف جداً:** طلحہ بن زید القرشی راوی متروک اور متہم بالکذب ہے۔ شعب الإيمان للبيهقي: 7833، الكامل لابن عدي: 176/5، وله شاهد عن أسماء بنت عميس رضی اللہ عنہا في سنن الترمذي: 2448، وسنده ضعيف.

[10] **ضعيف:** ھاشم بن سعید الکوفی راوی ضعیف ہے۔ سنن الترمذي، كتاب صفة القيامة، باب، حديث: 2448، شعب الإيمان للبيهقي: 7832، المعجم الكبير للطبراني: 156/24، رقم: 401.

[11] **ضعيف جداً:** اسماعیل بن عیاش مدلس کے سماع کی صراحت نہیں نیز عبدالوہاب راوی متروک ہے۔ الإبانة لابن بطه: 370، المعجم الكبير للطبراني: 334/7، رقم: 922.

ترجمة الحديث حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً جب کوئی شخص کسی کے طریقے اور عمل کو پسند کرتا ہے وہ اسی کی مثل ہوتا ہے۔''

[12]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، ثنا أَبِي، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا رَضِيَ هَدْيَ الرَّجُلِ وَعَمَلَهُ فَإِنَّهُ مِثْلُهُ)).

ترجمة الحديث حضرت عقبہ عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً جب آدمی کسی کے طریقے اور عمل کو پسند کرتا ہے تو وہ اسی کی مثل ہو جاتا ہے۔''

[۳]...... قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْأَهْوَاءِ

نبی ﷺ کا بری خواہشات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا

[13]...... ثنا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: ((اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ، وَالْأَهْوَاءِ، وَالْأَدْوَاءِ)).

ترجمة الحديث حضرت زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ" ''اے اللہ تعالیٰ مجھے گندے اخلاق، غلط خواہشات اور بری بیماریوں سے محفوظ رکھنا۔''

شرح **برے اخلاق اور مہلک بیماریاں:** حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ)) (المشكاة)

''اے اللہ! میں برے اخلاق، اعمال اور غلط خواہشات سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔''

چونکہ نبی اکرم ﷺ کی زندگی امت کے لیے بہترین نمونہ ہے، اور آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے خود قرآن مجید نے بھی ﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾ (القلم:٤) کہہ کر آپ کے خلق عظیم پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اس کے باوجود

[12] ضعیف: محمد بن اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے۔۔ معرفة الصحابه لأبي نعيم: 5543، وفيه عطيه بن عامر.

[13] صحيح: سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب دعأ أم سلمة رضي الله عنها، حديث: 3591، مصنف ابن أبي شيبة: 77/6، رقم: 29594، صحيح ابن حبان: 960.

آپ ﷺ منکرات الاخلاق سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ یہاں امت کو سمجھانا مقصود ہے کہ تم بھی یہ دعا کیا کرو۔

موذی امراض: مذکورہ حدیث میں مطلقاً بیماریوں کا ذکر ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کی وضاحت یوں ہے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَ مِنْ سَیِّیِ الْاَسْقَامِ)) (المشكاة)

برص، جذام اور جنون کا ذکر آپ نے خود فرما دیا اور روزمرہ کی بیماریاں ٹی بی، کینسر، ایڈز، شوگر وغیرہ سبھی "سیئی الاسقام" میں داخل ہیں۔

[٤]...... قَوْلُهُ ﷺ فِی مُضِلَّاتِ الْأَهْوَاءِ

گمراہ کر دینے والی خواہشات کے متعلق فرمان رسول ﷺ

[14]...... ثنا أَبُو بكْرِ بْنُ أَبِی شَيْبَةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ أَبِی الْأَشْهَبِ، عَنْ أَبِی الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَبِی بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِمَّا أَخْشَى عَلَيْكُمْ بَعْدِی بُطُونَكُمْ وَفُرُوجَكُمْ وَمُضِلَّاتِ الْأَهْوَاءِ))

ترجمة الحديث حضرت ابو برزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اپنے بعد تمہارے متعلق تمہارے پیٹوں، شرم گاہوں اور غلط خواہشات کا خدشہ ہے۔"

شرح **شرمگاہوں کی حفاظت:** اللہ تعالیٰ نے جہاں ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝﴾ (المؤمنون: ٥) فرما کر مومنوں کی صفات بیان فرمائیں وہاں ﴿فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝﴾ (المومنون: ٧) کہہ کر ایسے لوگوں کی مذمت کی ہے جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت نہیں کرتے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ يَضْمَنْ لِیْ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ))

(بخاری، المشكاة ٢/ ٤١١)

"یعنی جو اپنی زبان اور شرم گاہ صرف دو چیزوں کی ضمانت دیتا ہے خود رسول اللہ ﷺ اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتے ہیں۔"

---

[14] **ضعیف:** ابو الحکم بن علی بن الحکم کے سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے سماع میں نظر ہے۔ مسند أحمد: 420/4، رقم: 19773، مسند البزار: 3844، المعجم الصغير للطبرانی: 511.

[٥]...... بَابُ مَا يَجِبُ أَنْ يَكُونَ هَوَى الْمَرْءِ تَبَعًا لِمَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ

خواہشات کا شریعت کے مطابق ہونا ضروری ہے

[15]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي وَارَهِ، ثنا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، ثنا بَعْضُ مَشْيَخَتِنَا، هِشَامٌ أَوْ غَيْرُهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ)).

ترجمة الحديث: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہشات میری شریعت کے مطابق نہ ہوں۔"

[٦]...... بَابٌ

صراط مستقیم کی وضاحت

[16]...... ثنا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَخَطَّ خَطًّا هَكَذَا أَمَامَهُ فَقَالَ: ((هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))، وَخَطَّ خَطًّا عَنْ يَمِينِهِ، وَخَطَّ خَطًّا عَنْ شِمَالِهِ، وَقَالَ: ((هَذِهِ سُبُلُ الشَّيْطَانِ))، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْخَطِّ الْأَوْسَطِ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ [الأنعام: 153].

ترجمة الحديث: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے اپنے سامنے ایک خط کھینچ کر فرمایا "یہ اللہ عزوجل کا راستہ ہے۔" اس کے بعد اس کے دائیں اور بائیں کچھ خط کھینچے اور فرمایا: "یہ شیطان کے راستے ہیں۔" پھر درمیانی خط پر اپنا دست مبارک رکھ کر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (الانعام: ١٥٣) "اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے لہٰذا تم اسی پر چلنا اور دوسرے راستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چل کر) اللہ کے راستے سے الگ ہو جاؤ گے۔ ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تا کہ تم پرہیزگار بنو۔"

---

[15] حسن: ہشام کی ابن سیرین سے روایت سماع پر محمول ہے۔ الأربعون للنسوی: 8، شرح السنة للبغوی: 104، الإبانة لابن بطة: 279.

[16] حسن لغیرہ: مجالد بن سعید راوی کذاب ہے۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اتباع سنة رسول الله ﷺ، حديث: 11، مسند أحمد: 397/3، رقم: 15277، مسند عبد بن حميد: 1144.

شرح صراط مستقیم: مذکورہ آیت مبارکہ کے تحت نواب صدیق الحسن صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس آیت میں جس طرح ادیان باطلہ سے منع فرمایا گیا ہے۔ اسی طرح اسلام میں تفرقہ پسندی سے روک دیا گیا ہے لہٰذا جو راہ کتاب وسنت کے سوا ہو، جس پر تین قرن "مَشْهُود لَهَا بِالْخَيْر" گزرے ہیں وہ سب راستے ممنوع ٹھہرے خواہ تقلید مذاہب اربعہ ہو یا اہل بدعت کے مشارب ہوں۔ پرانی اور نئی ہر قسم کی بدعات گمراہ کن ہیں۔ مسلمان کو حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بن کر رہے۔ خود ائمہ دین اور سارے مجتہدین سلف وخلف نے یہی وصیت کی ہے کہ کوئی ان کی تقلید نہ کرے۔ بلکہ سب کے سب کتاب وسنت کی اتباع کریں۔ یہی طریقہ اہل حدیث جماعت نے اختیار کیا ہے۔ اور اسی کی طرف دعوت دی ہے۔'' (ماخوذ از ترجمان النواب)

[17]...... ثنا أَبُو الرَّبِيعِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث ''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کھینچا اور اس کے بعد مذکورہ روایت ذکر کی۔

شرح تنبیہ: امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ نے مذکورہ روایت اپنے استاد سے سنی نہیں ہے، جس کی وضاحت کے لیے حرف ''لا'' لگا دیا ہے۔ تا کہ کوئی اسے بھی سماع پر محمول نہ کر لے دیکھئے یہ کس قدر محدثین کی امانت اور احتیاط ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ۔

[18]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَابْنُ مُصَفًّى، قَالَا: ثنا بَقِيَّةُ، ثنا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا، عَلَى جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ لَهُمَا سُورَانِ، وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ، وَدَاعِي اللّٰهِ تَعَالَى يَدْعُو عَلَى الصِّرَاطِ مِنْ فَوْقِهِ، ﴿وَاللّٰهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ [يونس: 25]، وَالْأَبْوَابُ الَّتِي عَلَى جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ حُدُودُ اللّٰهِ، لَا يَقَعُ أَحَدٌ فِي حُدُودِ اللّٰهِ حَتَّى يَهْتِكَ سِتْرَ اللّٰهِ، وَالَّذِي يَدْعُو مِنْ فَوْقِهِ وَاعِظُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

---

[17] **حسن**: السنن الكبرىٰ للنسائی: 11109، مسند أحمد: 435/1، رقم: 4142، سنن الدارمی: 208.

[18] **حسن صحيح**: سنن الترمذی، كتاب الأمثال، باب ما جاء فی مثل الله لعبادة، حديث: 2859، السنن الكبرى للنسائی: 1169، مسند أحمد: 183/4، رقم: 17636.

ترجمة الحدیث حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک راستے کے دونوں جانب دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دونوں جانب دیواریں بھی ہیں، دروازوں پر پردے لٹکائے گے ہیں، اللہ تعالیٰ کا داعی راستے کے اوپر سے دعوت دیتا ہے۔ ﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوٓا﴾ (یونس) اور اللہ تعالیٰ دارالسلام کی طرف دعوت دیتے ہیں، اور جسے چاہتے ہیں صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اور راستے کے دونوں جانب جو دروازے ہیں وہ حدود اللہ ہیں اب جو کوئی حدود اللہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو پامال کرے گا اور جو اوپر سے دعوت دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا واعظ ہے۔“

شرح صراط مستقیم اور امام جعفر صادق رحمہ اللہ: امام جعفر رحمہ اللہ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ (الفاتحہ: ٦) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”ہمیں سیدھے راستے پر چلا، جس سے تیری محبت پیدا ہو جو تیرے سچے دین تک پہنچائے۔ اور رائے اور خواہش پر چلنے سے ہم کو باز رکھ۔ (معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے، کسی کی مجرد رائے یا قیاس پر چلنا صریح گمراہی ہے اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے) (لغات الحدیث حرف ”ص“ ۱۴/۴۶)

[19]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو صَالِحٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَّاسِ، قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا، وَعَلَى جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُورٌ فِيهِ أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ مُرْخَاةٌ، وَعَلَى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَدْعُو: يَا أَيُّهَا النَّاسُ ادْخُلُوا إِلَيْهِ جَمِيعًا، وَلَا تَتَعَوَّجُوا، وَالدَّاعِي يَدْعُو مِنْ فَوْقِ الصِّرَاطِ، فَإِذَا فُتِحَ بَابٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ: وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ، وَالصِّرَاطُ: الْإِسْلَامُ، وَالسُّتُورُ: حُدُودُ اللّٰهِ، وَالْأَبْوَابُ الْمُفَتَّحَةُ: مَحَارِمُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمة الحدیث حضرت نواس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صراط مستقیم کی مثال بیان فرمائی کہ یہ ایک ایسا راستہ ہے جس کے دونوں طرف دیواریں ہیں ان میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں۔ اور راستے کے سرے پر ایک پکارنے والا ہے جو کہہ رہا ہے ”اے لوگو! سبھی اس راستے میں داخل ہو جاؤ اور کجی اختیار نہ کرو“ اور ایک پکارنے والا راستے کے اوپر سے بلا رہا ہے۔ اب اگر کوئی شخص دیواروں والے دروازے کھولنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ داعی کہتا ہے: تجھ پر افسوس ہو۔ اسے مت کھول۔ اگر اسے کھولنے کی کوشش کرے گا تو اس میں داخل ہو جائے گا۔ پھر اس حدیث کی تفسیر میں آپ ﷺ نے فرمایا۔ ”صراط“ سے مراد اسلام کا راستہ ہے اور ”پردے“ حدود اللہ ہیں۔ اور ”کھلے دروازے“ اللہ تعالیٰ کے محارم ہیں۔“

---

[19] حسن صحيح: ابوصالح کی متابعت لیث بن سعد نے کی ہے۔ مسند أحمد: 682/4، رقم: 17634، السنة للمروزي: 16، الشريعة للآجري: 14، 15.

شرح صراط مستقیم ایک ہے چار نہیں: صراط مستقیم ''اسلام'' ہے جو "مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِیْ" کا مصداق ہے۔ جسے نبی اکرم ﷺ نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور جو اب قرآن و حدیث کی صورت میں محفوظ ہے۔اب افسوس کا مقام یہ ہے کہ یہ صراط مستقیم تقلید کی بھول بھلیوں میں گم ہو گیا ہے۔

[20]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا أَبُو قُتَيْبَةَ مُسْلِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثنا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا﴾ (فصلت:٣٠)، قَالَ: ((قَدْ قَالَهَا النَّاسُ ثُمَّ كَفَرُوا، فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ)).

ترجمة الحديث: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا﴾ (حم السجده: ٣٠) ''جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے'' فرمایا کہ ''جو شخص اسی پر فوت ہوا وہی شخص استقامت پر رہا۔''

[21]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ، قَالَ: ((قُلْ رَبِّيَ اللهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ)).

ترجمة الحديث: حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! مجھے اسلام کے متعلق ایسی بات فرما دیں کہ جس کے بارے کسی دوسرے سے سوال کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کہہ دے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، پھر اسی پر پکا ہو جا۔''

شرح استقامت فی الدین: بعض نے استقامت کے معنی اخلاص کے کئے ہیں یعنی ایک اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت اور اطاعت کرنا۔ اور اکثر کے نزدیک خلوص عمل اور عقیدہ توحید پر ثبات ہے اور جتنے بھی سخت حالات آ جائیں اسی پر قائم رہے اور اس سے انحراف نہ کرے۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں استقامت سے مراد توحید پر ثبات ہے اور یہ کہ غیر اللہ کی طرف نہ دیکھا جائے۔ صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت کے نزدیک خالص اللہ تعالیٰ کے لیے عمل ہے حضرت قتادہ اور ابن زید کہتے ہیں "ثُمَّ اسْتَقَامُوْا" عَلٰى طَاعَةِ اللهِ (اللہ کی اطاعت پر مستقیم رہے)

مولانا صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۱۵۳ کے تحت لکھتے ہیں:

---

[20] **ضعيف:** سہیل بن ابی حزم راوی ضعیف ہے۔ سنن الترمذی، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة السجدة، حديث: 3250، السنن الكبرى للنسائي: 11406، مسند أبي يعلى: 3495.

[21] **صحيح:** صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب جامع أوصاف الإسلام، حديث: 38 (159)، مسند أحمد: 413/3، رقم: 15416، صحيح ابن حبان: 942.

''صراط مستقیم کو واحد کے صیغے سے بیان فرمایا کیونکہ اللہ کی، یا قرآن کی، یا رسول اللہ ﷺ کی راہ ایک ہی ہے ایک سے زیادہ نہیں۔ اسی لیے پیروی صرف اسی ایک راہ کی کرنی ہے۔ یہی ملت مسلمہ کی وحدت و اجتماع کی بنیاد ہے جس سے ہٹ کر یہ امت مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئی ہے۔ حالانکہ انہیں تاکید کی گئی ہے کہ ''دوسری راہوں پر مت چلو، کہ وہ راہیں تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ﴾ (الشوری: ۱۳) ''دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔ گویا اختلاف اور تفرقہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ لیکن پھر بھی آج کل لوگ کہتے ہیں کہ حق کا راستہ ایک نہیں چار ہیں اور چاروں ہی برحق ہیں۔ ﴿اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ﴾ (ص: ۵) حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ﴾ (یونس: ۳۲) حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کچھ نہیں۔'' (احسن البیان، سورۃ الانعام: آیت ۱۵۳) اور یہی بات مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''افسوس ہے کہ مسلمان وصیت الٰہی اور کتاب وسنت کی صحیح سیدھی راہ چھوڑ کر قیل وقال اور آرائے رجال میں گرفتار ہو گئے اور اپنے اپنے اماموں کے ناموں پر علیحدہ علیحدہ مذہب بنا کر وحدت اسلامی کو ختم کر دیا۔ سچ ہے.........

دین حق را چار مذہب ساختند
رخنہ در دین نبی انداختند

یعنی دین حقہ کو چار ٹکڑوں میں تقسیم کر کے دین نبی میں رخنہ ڈال دیا۔ (تفسیر سورۃ الانعام: ۱۵۳)

((اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِبَّاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَارْزُقْنَا اِجْتِنَابَهٗ))

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''استقامت اللہ تعالیٰ کے اوامر پر ہو گی وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جائے اور اس کی نافرمانی سے اجتناب کیا جائے۔''

حضرت مجاہد اور عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا اور اس پر فوت ہو جانا استقامت ہے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں قول کے مطابق عمل کرنا استقامت ہے۔

حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں ماسوا اللہ سے اعراض کرنا دراصل استقامت ہے۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی رغبت یہ دراصل استقامت ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھئے فتح القدیر ۴/۵۱۵)

اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ استقامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کیا جائے۔

اسی طرح امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا﴾ (فصلت: ۳۰) منبر پر تلاوت کی اور فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر پکے رہے اور لومڑ کی طرح مکر وحیلہ

سے کام نہ لیا۔ (تفسیر ابن کثیر ۹۸/۴) ایسے مستقیم الحال بندوں پر موت کے قریب اور قبر میں پہنچ کر اللہ تعالیٰ کے فرشتے اترتے ہیں جو تسکین وتسلی دیتے ہیں اور جنت کی بشارتیں سناتے ہیں۔ (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ)

[22]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَاعِزٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد مذکورہ روایت ذکر کرتے ہیں۔

[۷]...... بَابٌ فِي لُزُومِ السُّنَّةِ

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر التزام کا بیان

[23]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي عَتِيكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَسْتَحْيِي مِنْ ذِي الشَّيْبَةِ لُزُومًا لِلسُّنَّةِ أَنْ يَسْأَلَهُ شَيْئًا فَلا يُعْطِيهِ)).

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو حیا آتا ہے ایسے شخص سے جو بوڑھا ہو چکا ہو اور سنت کا پابند ہو کہ جب وہ کوئی سوال کرے اور اللہ تعالیٰ اسے عطا نہ فرمائیں۔''

[۸]...... بَابُ ذِكْرِ مَا زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ مُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ وَتَحْذِيرِهِ مِنْهَا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بدعات سے ڈانٹنے اور متنبہ کرنے کا بیان

[24]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: ((مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلا هَادِيَ لَهُ، وَخَيْرُ

---

[22] صحيح: سنن الترمذی، كتاب الزهد، باب ما جاء فی حفظ اللسان، حديث: 2410، سنن ابن ماجه: 3972، مسند أحمد: 413/3، رقم: 15418.

[23] ضعيف: ابو عتیک، ابو عبید راوی اور صالح بن راشد مجہول ہیں۔ المعجم الأوسط للطبرانی: 5286، مسند الشاميين للطبرانی: 1316.

[24] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيفه الصلاة والخطبة، حديث: 867[2007]، سنن النسائی: 1579، مسند أحمد: 371/3، رقم: 14984، وسياتی برقم: 259.

الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا ، وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ)) .

ترجمة الحديث حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی خطبہ ارشاد فرماتے تو حمد وثنا کے بعد یہ ضرور پڑھتے: ''جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہیں اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور جسے وہ گمراہ کرنا چاہیں اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ بہترین بات کتاب اللہ عزوجل ہے۔ اور بہترین راستہ حضرت محمد ﷺ کا ہے۔ اور بدترین کام نئے نئے ہیں اور ہر نیا کام بدعت کہلاتا ہے۔''

شرح بدعت کا مفہوم: ''بدعت'' لغت میں بلا کسی سابقہ مثال کے کسی چیز کے ایجاد کرنے کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ﴾ (اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو بلا کسی مثال کے پیدا کرنے والا ہے) نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیتے ہوئے فرمایا: ﴿قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ﴾ (آپ فرما دیجئے! کہ میں رسولوں میں سے انوکھا رسول نہیں ہوں۔ جس کی کوئی سابقہ مثال نہ ہو) شریعت میں ''بدعت'' اس چیز کو کہتے ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے بعد ایجاد کیا جائے۔ جسے نہ آپ ﷺ نے کیا ہے۔ نہ اس کے کرنے کا حکم دیا ہو۔ نہ اس پر تقریر فرمائی ہو، اور نہ اسے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا ہو۔

(بدعات اوران کا شرعی پوسٹمارٹم ص۳۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)) (صحيح البخاري، باب اذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود) ''جو شخص دین اسلام میں کوئی نیا طریقہ ایجاد کرے گا جو پہلے موجود نہ ہو، وہ مردود ہوگا۔''

[25]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ ، فَإِنَّ شَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا ، وَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ، وَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم (دین میں) نئے نئے کاموں سے بچو۔ کیونکہ نئے کام برے ترین ہیں اور یقیناً ہر نیا کام بدعت کے زمرے میں آتا ہے اور ہر بدعت گمراہی کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔''

---

[25] صحيح لغيره: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اجتناب البدع والجدل، حديث: 46 مطولاً، الإبانة لابن بطة: 18، شرح أصول الإعتقاد واللالكائي: 84.

شرح ہر بدعت گمراہی ہے: کچھ لوگ بدعت کی دوقسمیں کرتے ہیں: (۱) حسنہ (۲) سیہ اور پھر حسنہ کے جواز پر حیلے بہانے سے کام لیتے ہیں۔ حالانکہ کوئی بدعت حسنہ نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ حدیث میں ہر بدعت کو گمراہی کہا گیا ہے۔ اور اس میں حسنہ اور سیہ کی کوئی تقسیم نہیں کی گئی۔ رہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ سے استدلال کرنا۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ انہوں نے لغوی اعتبار سے بدعت کا لفظ بولا۔ شرعی اعتبار سے یہ بدعت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ با جماعت تراویح تو خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ پڑھائی ہے اور بدعت وہ ہوتی ہے جس کا پہلے وجود نہ ہو۔ (فیض الباری)

[26]...... ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْمُطَاعِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِيَّاكُم وَالْمُحْدَثَاتِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ ضَلَالَةٌ)) .

ترجمة الحديث جناب یحییٰ بن ابی المطاع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے آپ کو نئے کاموں سے بچاؤ، کیونکہ ہر نیا کام گمراہی ہے۔“

شرح دنیاوی امور میں ایجادات بدعت نہیں: دنیاوی امور میں ایجادات اور انکشافات ممنوع بدعت کے زمرے میں نہیں آسکتے، بشرطیکہ وہ دین کے بنائے ہوئے اصول سے متصادم نہ ہوں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مباح رکھا ہے کہ دنیاوی معاملات یا صنعت وحرفت میں جو چاہو اختراع کرسکتے ہو۔ لیکن مفاسد کو رفع کرنے اور مصالح کے حاصل کرنے کے اصول کی محافظت ضروری ہے اور مذکورہ حدیث سے یہ قاعدہ کلیہ مستفاد ہوتا ہے کہ دین میں اختراع کرنا فعل مردود اور گمراہی ہے لیکن دنیاوی چیزوں میں اختراع کرنے والے کو ثواب ملے گا۔ (اصول فی البدع والسنن للاستاذ محمد احمد عدوی بحوالہ بدعات اور شرعی پوسٹ مارٹم ص ۴۳)

نیز ﴿وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ کے ضمن میں جدید سائنسی انکشافات وایجادات اور اختراعات بھی آجاتی ہیں۔

[27]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُم وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ))

---

[26] حسن: ولید بن مسلم کے سماع مسلسل کی صراحت ابن ماجہ کے ہاں ہے۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين، حديث: 42، المعجم الكبير للطبرانی: 248/18، رقم: 622، المعجم الأوسط: 66.

[27] صحيح: سنن أبی داؤد، كتاب السنة، باب فی لزوم السنة، حديث: 4607، سنن الترمذی: 2676، المعجم الكبير للطبرانی: 246/18، رقم: 618.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم (دین میں) نئے نئے کام نکالنے سے بچو، کیونکہ یہ گمراہی ہیں۔''

[28]...... ثنا عِيسَى بْنُ خَالِدٍ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنِ الْمُهَاصِرِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ)).

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نئے کام ایجاد کرنے سے احتراز کرو، کیونکہ اس طرح کرنا گمراہی ہے۔''

[29]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنِ الْمُهَاصِرِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مِثْلَهُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی مثل بیان کرتے ہیں۔

شرح اس کی سند صحیح ہے اور اس کے سبھی رجال ثقہ ہیں اور محمد بن عوف کی کنیت ابوجعفر اور الحمصی نسبت ہے۔ جو ثقہ اور حافظ تھے اور ۲۷۲ھ میں فوت ہوئے۔

[30]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنِ الْمُهَاصِرِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مِثْلَهُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ کی مثل بیان کرتے ہیں۔

[31]...... ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّؤَاسِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ" فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)).

---

[28] **صحيح لغيره**: المعجم الكبير للطبرانی: ١٨/248، رقم: 623.

[29] **صحيح لغيره**: انظر الحديث السابق، وانظر: 1043.

[30] **صحيح لغيره**: البدع محمد بن وضاع: 54، وانظر الحديث السابق: 1043.

[31] **صحيح**: السنة للمروزی: 69، الضعفاء لأبی نعيم: (ص: 46) وقال: جيد صحيح.

﴿ترجمة الحدیث﴾ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نئے کام ایجاد کرنے سے تم بچو۔ کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہوتی ہے۔''

[32]...... ثنا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، وَحُجْرِ بْنِ حُجْرٍ الْكَلَاعِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

﴿ترجمة الحدیث﴾ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ کی طرح ہی بیان کرتے ہیں۔

وضاحت: ...... گویا اس سند میں ثور بن یزید کے شاگرد ''عیسیٰ بن یونس'' کی بجائے ''ولید بن مسلم'' ہیں۔ اور پہلی روایت میں خالد بن معدان کا استاذ صرف عبدالرحمٰن بن عمرو تھا۔ اور اس میں عبدالرحمٰن بن عمرو اور حجر بن حجر الکلاعی دو استاذ ہیں۔ اور عبدالرحمٰن بن عمرو ''اوثق'' راوی ہے۔

[33]...... ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

﴿ترجمة الحدیث﴾ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ کی طرح ہی روایت کرتے ہیں۔

[34]...... ثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ شَيْبَةَ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْحِمْصِيِّ، عَنْ شَعْوَذٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَالْبِدَعَ)).

﴿ترجمة الحدیث﴾ حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم بدعات سے بچنے کی انتہائی زیادہ کوشش کرو۔''

[٩]...... بَابٌ
شفاعت سے محروم دو شخص

[35]...... حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا الْأَغْلَبُ بْنُ تَمِيمٍ، ثنا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ،

---

[32] صحيح: سنن أبى داؤد، كتاب السنة، باب فى لزوم السنة، حديث : 4607، وانظر الحديث السابق.

[33] صحيح: المستخرج لأبى نعيم : 2، ذم الكلام للهروى : 27/4.

[34] صحيح: المعجم الكبير للطبرانى : 257/18، رقم : 642، موضع الأوهام للخطيب.

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَا تَنَالُهُمَا شَفَاعَتِي: سُلْطَانٌ غَشُومٌ ظَالِمٌ، وَغَالٍ فِي الدِّينِ يَشْهَدُ عَلَيْهِمْ وَيَبْرَأُ مِنْهُمْ .

ترجمة الحديث حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں دو قسم کے لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی: (۱) ظالم و غاصب بادشاہ (۲) دین میں حد درجے کا غلو کرنے والے جو لوگوں کے خلاف گواہی تو دینے کو تیار ہوں لیکن ان سے بری الذمہ ہو کر رہیں۔

[١٠]...... بَابُ ذِكْرِ الْبِدَعِ وَإِظْهَارِهَا

بدعات کو رواج دینے کی مذمت

[36]...... ثنا الْحَوْطِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْأَمْرُ الْمُفْظِعُ، وَالْحِمْلُ الْمُضْلِعُ، وَالشَّرُّ الَّذِي لَا يَنْقَطِعُ: إِظْهَارُ الْبِدَعِ .

ترجمة الحديث صحابی رسول حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدعات کو ظاہر کرنا انتہائی ہولناک اور قبیح معاملہ ہے اور یہ انتہائی وزنی بوجھ ہے اور یہ ایسا شر ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتا۔''

[١١]...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْبَلُ اللهُ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ

بدعتی کا کوئی عمل قبول نہیں

[37]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُصَفَّى، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ حَجَزَ - أَوْ قَالَ: حَجَبَ - التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ .

---

[35] **ضعيف جداً**: اغلب بن تمیم راوی منکر الحدیث ہے۔ المعجم الكبير للطبرانی: 213/20، رقم: 495، مسند الرويانی: 1303، مسند أبی يعلى كما فی المطالب العالية: 2158، وله شاهد ضعيف فی المعجم الأوسط للطبرانی: 640، وسيأتی برقم: 41، 435.

[36] **ضعيف**: عیسیٰ بن ابراہیم القرشی متروک، موسیٰ بن أبی حبیب ضعیف ہے نیز حکم بن عمیر بھی صحابی نہیں۔ المعجم الكبير للطبرانی: 3194، الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم: 2414، البدع لإبن وضاح: 89.

[37] **صحيح**: المعجم الأوسط للطبرانی: 4202، شعب الايمان للبيهقی: 6846، الأحاديث المختارة للضياء المقدسی: 2055.

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی سے توبہ روک رکھی ہے'' یعنی اسے توبہ نصیب نہیں ہوگی۔''

شرح بدعتی کا عمل کیوں قبول نہیں؟ اس لیے کہ اس نے بدعت نکال کر ''شریعت سازی'' کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور جو مقام و مرتبہ شارع علیہ السلام کو حاصل تھا۔ اس پر خود فائز ہونے کی اس نے مذموم سعی کی ہے ظاہر ہے جو شریعت سازی کرتا ہے وہ شارع حکیم کی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر یہ باور کرانے کی کوشش کرتا ہے کہ مجھے بھی یہ اختیار حاصل ہے کہ میں اپنی طرف سے شریعت سازی کر سکتا ہوں، تو ایسے شخص کا کوئی عمل قابل قبول نہ ہونا چاہیے کیونکہ اس کی جرات و جسارت اور بے باکی اپنی آخری حدوں کو چھوتی ہوئی اس مقام پر لے آئی ہے اور وہ یہ خیال کرتا ہے کہ میں خود ''نبی مرسل'' ہوں۔ ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص مدینے میں بدعت ایجاد کرنے کی کوشش کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے، اس پر فرشتوں کی لعنت، اور اس کا نہ کوئی فرضی عمل قبول ہوگا نہ نفلی۔''

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدعات کو رواج دینا کس قدر قبیح فعل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مَنْ وَقَّرَ أَهْلَ بِدْعَةٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ عَنْ عُنُقِهِ)) (جس نے کسی بدعتی کو عزت دی اس نے اسلام سے بیزاری کا اظہار کیا)

[38]...... ثنا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَوْ غَيْرُهُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: ((إِنَّ لِكُلِّ صَاحِبِ ذَنْبٍ تَوْبَةً، غَيْرَ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ لَيْسَ لَهُمْ تَوْبَةٌ، أَنَا مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَهُمْ مِنِّي بُرَآءُ))

ترجمة الحديث حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ہر گنہگار کو توبہ نصیب ہو سکتی ہے۔ لیکن جو اپنی خواہشات کے پجاری اور بدعتی ہیں انہیں توبہ نصیب نہیں ہوتی میں ان سے بری اور وہ مجھ سے بری ہیں۔''

[39]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ الْحَنَّاطُ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَبَى اللهُ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتَّى يَدَعَ بِدْعَتَهُ)) . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَأَحْسَبُ الْأَشَجَّ حَدَّثَنِي بِهِ

ترجمة الحديث حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک بدعتی اپنی بدعت چھوڑ نہ دے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کے کسی عمل کو قبول نہیں فرماتے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''میرا

[38] ضعيف: مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔ ونقدم مرفوعاً برقم : 4.

[39] ضعيف: ابوزید اور ابوالمغیرۃ راوی ضعیف ہیں۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اجتناب البدع والجدل، رقم : 50، مشيخة يعقوب بن سفيان الغسوى : 140.

خیال ہے کہ یہ حدیث مجھے الاشج نے بیان کی تھی۔“

وضاحت: ......ابوبکر سے مراد خود امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ ہیں جو کہتے ہیں کہ مذکورہ روایت میں نے اگرچہ حسن بن علی کے توسط سے عبداللہ بن سعید الاشج سے روایت کی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ میں نے ان سے خود بھی یہ روایت سنی ہے۔

[40]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْأَحْوَلُ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَيْرُ كَثِيرٌ، وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِ قَلِيلٌ)).

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بھلائی کافی زیادہ ہے لیکن اس پر عمل کرنے والے انتہائی قلیل انسان ہیں۔“

[۱۲]...... بَابٌ

شفاعت سے محروم دو شخص

[41]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْمُرُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنِي مَنِيعٌ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: رَجُلَانِ مَا تَنَالُهُمَا شَفَاعَتِي: إِمَامٌ ظَلُومٌ غَشُومٌ، وَآخَرُ غَالٍ فِي الدِّينِ مَارِقٌ مِنْهُ.

ترجمة الحديث حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو شخصوں کو میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی: ایک بادشاہ جو ظالم اور غاصب ہو دوسرا دین میں غلو کرنے والا اور اس سے نکل جانے والا۔“

[42]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ أَوْزَارِ النَّاسِ)). قَالَ إِسْمَاعِيلُ: مِنْ آثَامِ النَّاسِ.

ترجمة الحديث حضرت کثیر بن عبداللہ اپنے باپ (عبداللہ) سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں

---

[40] **ضعیف**: بهذا اللفظ، مسند البزار: 2405، المعجم الاوسط للطبرانی: 5608 بهذا اللفظ، سنن أبی داؤد: 5065، سنن الترمذی: 3410، بلفظ آخر وسنده حسن.

[41] **ضعیف**: منیع راوی کے حالات نہیں ملے۔ المعجم الكبير للطبرانی: 214/20، رقم: 496.

[42] **ضعیف جداً**: کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف راوی سخت ضعیف ہے۔ سنن الترمذی، كتاب العلم، باب ما جاء فی الأخذ بالسنة، رقم: 2677، مسند البزار: 3385، مسند عبد بن حميد: 289.

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی ایسی بدعت ایجاد کی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو پسند نہ ہو۔ اس پر سبھی لوگوں کا بوجھ ہوگا۔'' اور اسماعیل بن عبداللہ بن ابی اوس کہتے ہیں کہ ''اس پر سبھی لوگوں کا گناہ ہوگا۔''

[۱۳]...... بَابٌ

متفرق احادیث

[43]...... ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَبُو مُوسَى الرَّمْلِيُّ، ثنا ضَمْرَةُ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مَعْدِي كَرِبَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ ثَلاثٌ: رَجُلٌ قَرَأَ كِتَابَ اللّٰهِ حَتَّى إِذَا رُؤِيَتْ عَلَيْهِ بَهْجَتُهُ، وَكَانَ رِدْءًا لِلْإِسْلَامِ أَعَارَهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ، اخْتَرَطَ سَيْفَهُ فَضَرَبَ بِهِ جَارَهُ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ . قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّامِي أَحَقُّ بِهَا، أَمِ الْمَرْمِيُّ؟ قَالَ: ((الرَّامِي)) .

ترجمة الحديث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم پر تین چیزوں سے ڈرتا ہوں ایک شخص جو کتاب اللہ پڑھے حتی کہ جب اس کی تروتازگی کے آثار اس پر دکھائی دیں اور وہ اسلام کا محافظ ہو اللہ تعالیٰ اسے غلبہ دیں وہ اپنی تلوار سونت کر اپنے پڑوسی کو مارے، اور اسے شرک کی تہمت لگائے'' ہم نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! تہمت لگانے والا شرک کے عیب کا زیادہ حق دار ہے یا جس پر تہمت لگائی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تہمت لگانے والا شرک کے عیب کا زیادہ حق دار ہے۔''

[44]...... أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ، عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ، وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ، الْمُسْتَحِلُّ مَحَارِمَ اللّٰهِ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي)) .

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھ آدمیوں کو میں نے لعنت کی ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہوتا ہے ان میں سے ایک محارم اللہ کو حلال کرنے والا اور دوسرا میری سنت کو چھوڑ جانے والا۔''

---

[43] **حسن:** شہر بن حوشب راوی حسن الحدیث ہے۔ المعجم الكبير للطبراني : 88/20، رقم : 169، ومسند الشاميين له : 1921، ذم الكل للهروى : 88.

[44] **حسن:** سنن الترمذى، كتاب القدر، باب، رقم : 2154، صحيح ابن حبان : 5749، المستدرك للحاكم : 525/2، رقم : 3941، وسيأتى برقم : 237.

[45]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنَّا حَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْوَحْيِ، فَتَغَشَّى بِرِدَائِهِ، ثُمَّ مَكَثَ طَوِيلًا حَتَّى سُرِّيَ عَنْهُ، ثُمَّ كُشِفَ عَنْهُ فَإِذَا هُوَ يَعْرَقُ عَرَقًا شَدِيدًا، وَإِذَا هُوَ قَابِضٌ عَلَى شَيْءٍ فِي يَدِهِ فَقَالَ: ((أَيُّكُمْ يَعْرِفُ كُلَّ مَا يَخْرُجُ مِنَ النَّخْلِ؟)) قَالَتِ الْأَنْصَارُ: نَحْنُ يَا رَسُولَ اللهِ، نَعْرِفُ كُلَّ مَا يَخْرُجُ مِنَ النَّخْلِ. قَالَ: ((مَا هَذِهِ؟)) فَفَتَحَ يَدَهُ، قَالُوا: هَذِهِ نَوَاةٌ. فَقَالَ: ((نَوَاةُ أَيِّ شَيْءٍ؟)) قَالُوا: نَوَاةُ سَنَةٍ. قَالَ: صَدَقْتُمْ، جَاءَكُمْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَتَعَهَّدُ دِينَكُمْ: لَتَسْلُكُنَّ سُبُلَ مَنْ قَبْلَكُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، وَلَتَأْخُذُنَّ بِمِثْلِ أَخْذِهِمْ إِنْ شِبْرًا فَشِبْرٌ، فَإِنْ ذِرَاعًا فَذِرَاعٌ، وَإِنْ بَاعًا فَبَاعٌ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيهِ، أَلَا إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقَتْ عَلَى مُوسَى عَلَى سَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهَا ضَلَالَةٌ إِلَّا فِرْقَةٌ وَاحِدَةٌ الْإِسْلَامُ وَجَمَاعَتُهُمْ، وَإِنَّهَا افْتَرَقَتْ عَلَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهَا ضَلَالَةٌ إِلَّا فِرْقَةُ الْإِسْلَامِ وَجَمَاعَتُهُمْ، ثُمَّ إِنَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهَا ضَلَالَةٌ إِلَّا فِرْقَةُ الْإِسْلَامِ وَجَمَاعَتُهُمْ.

ترجمة الحديث حضرت کثیر بن عبد اللہ رحمہ اللہ اپنے باپ اور دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے حضرت جبرائیل وحی لے کر آئے، آپ نے اپنی چادر مبارک اوپر ڈھانپ لی، تھوڑی دیر یہی حالت رہی حتی کہ آپ سے ''سلسلہ وحی'' منقطع ہو گیا، پھر آپ نے کپڑا ہٹایا، تو سارا جسم پسینے سے شرابور تھا، اور آپ نے اپنی مٹھی بند کی ہوئی تھی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تم میں کس کو کھجور سے نکلنے والی ہر چیز معلوم؟'' انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں سبھی کچھ معلوم ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''یہ کیا چیز ہے؟'' اور مٹھی کھول دی۔ سبھی نے بیک زبان کہا: یہ گٹھلی ہے آپ نے پھر پوچھا ''کس کی گٹھلی؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ''سنہ کھجور (مدینے کی خاص کھجور) کی آپ نے فرمایا: ''تم نے صحیح جواب دیا۔ تمہارے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تھے کہ تمہارے دین کی تجدید کریں۔ یقیناً تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے پر چلو گے۔ جس طرح دو جوتے آپس میں برابر ہوتے ہیں۔ اگر ان میں کوئی ایک بالشت یا ایک ہاتھ یا دو ہاتھ آگے گیا تم بھی ویسا ہی کرو گے حتی کہ اگر وہ کسی گوہ

[45] ضعيف جداً: کثیر بن عبد اللہ المزنی راوی متروک ہے۔ اس کے کئی معنوی شواہد ہیں۔ المستدرك للحاكم: 129/1، رقم: 445، السنة للمروزى: 42، المعجم الكبير للطبرانى: 13/17، رقم: 3، وهو فى سنن ابن ماجه: 3992 مختصراً وسنده حسن.

کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی اس میں داخل ہونے کی پوری کوشش کرو گے خبردار! بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں ستر فرقوں میں منقسم ہو گئے تھے۔ اسلام اور مسلمانوں کی جماعت کے علاوہ سبھی فرقے گمراہ ہوئے، اسی طرح بنی اسرائیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں اکہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے، اسلام اور مسلمانوں کی جماعت کے علاوہ سبھی فرقے گمراہ ہو گئے۔ پھر اس کے بعد تم بہتر فرقوں میں بٹ جاؤ گے اور تم میں سے بھی اسلام اور مسلمانوں کی جماعت کے علاوہ سبھی فرقے گمراہ ہو جائیں گے۔''

[46]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ بْنُ النَّحَّاسِ، ثنا ضَمْرَةُ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ: ((لَيْتَ شِعْرِي أَيَّ شَيْءٍ عَلِمَ رَبُّنَا مِنْ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ حِينَ أَوْجَبَ لَهُمُ النَّارَ؟)).

ترجمة الحديث حضرت ابوعمران کہتے ہیں ''کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ کس وجہ سے ہمارے رب نے أَهْلِ الْأَهْوَاءِ کے لیے جہنم کو واجب کر دیا ہے۔''

[١٤]...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ، وَتَحْذِيرِهِ إِيَّاهُمْ أَنْ يَتَغَيَّرُوا عَمَّا يَتْرُكُهُمْ عَلَيْهِ، وَأَمْرِهِ بِسُنَّتِهِ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ بَعْدَهُ

نبی ﷺ کے اس فرمان کا بیان کہ میں نے تمہیں روشن شریعت پر چھوڑا ہے، اور نبی ﷺ کا امت کو اس بات سے ڈرانا کہ وہ نبی ﷺ کے طریقے سے ہٹ نہ جائیں اور نبی ﷺ کا اپنے بعد اپنی اور خلفائے راشدین کی سنت (کو اپنانے) کا حکم دینا

[47]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سَمِيعٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَفْطَسُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((ايْمُ اللَّهِ لَأَتْرُكَنَّكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا سَوَاءٌ)). فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَقَدْ تَرَكَنَا عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ.

ترجمة الحديث حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور

[46] صحيح مقطوع: حلية الأولياء لأبی نعيم: 312/2.

[47] حسن: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اتباع سنة رسول الله ﷺ، رقم: ٥، مسند البزار: 4141 وقال: اسناده حسن.

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تمہیں ایسی شریعت پر چھوڑ کر جاؤں گا جو بالکل سفید ہوگی جس کی رات دن کی مانند روشن ہوگی۔'' حضرت ابو دارء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔''واقعتاً آپ ﷺ ہمیں روشن شریعت دے کر دنیا سے تشریف لے گئے۔''

شرح شریعت بیضاء: شریعت اسلامیہ بالکل روشن ہے دن رات کا ہیر پھیر اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا شریعت کے قوانین ابدی اور فرامین سرمدی آج بھی ہماری راہنمائی کے لیے کافی ہیں اور دنیا وآخرت کی بھلائی انہیں اصول وضوابط میں مضمر ہے اس دور میں اگر ہم امن وسکون سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو ان اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہوں ان شاء اللہ ضرور کامیابی ہمارے قدم چومے گی اور ہمارا معاشرہ حقیقی امن وشانتی کا گہوارہ بن جائے گا۔

یہ الگ بات ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اسلام کا صحیح تصور حیات پیش نہیں کر رہے اور ہمارے علمائے کرام ودانشور اور عظیم سکالر فروعی اختلافات میں اپنی صلاحیتیں ضائع کر رہے ہیں اس وقت ہم پر لازم ہے کہ ہم اسلام کا تعارف اس طریقے سے کرائیں کہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ آج دنیا کے نشریاتی اداروں اور میڈیا پر غیر مسلموں کا قبضہ ہے اور وہ اسلام کا تعارف یہ کرواتے ہیں کہ یہ انتہا پسندی، دہشت گردی اور قدامت پسندی کا مذہب ہے حالانکہ ایسی کوئی بات اسلام کی تعلیمات میں نہیں ہے۔ یہ صرف غیر مسلموں کا اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ ہے اب ہم سب کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے جدید آلات سے صرف نظر کرنے یا انہیں توڑنے کے بجائے انہیں بروئے کار لا کر اسلام کا حقیقی تعارف کرائیں۔ تاکہ دنیا میں جو افراتفری اور بے راہ روی کا دور دورہ ہے، اس کا سدباب ہو سکے۔ اور معاشرہ حقیقی امن وسکون کا گہوارہ بن جائے۔

[48]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، أَنَّ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرٍو، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا، لا يَزِيغُ بَعْدِي عَنْهَا إِلَّا هَالِكٌ)) .

ترجمة الحديث حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں ایسی روشن شریعت پر چھوڑ چلا ہوں جس کی رات دن کی طرح روشن ہے میرے بعد صرف ہلاک ہونے والا ہی اس سے ہٹے گا۔''

---

[48] صحيح: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين، حديث: 43، مسند أحمد: 126/4، رقم: 17142، المعجم الكبير للطبراني: 247/18، رقم: 619.

[49]...... حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْحِمْصِيِّ، عَنْ شَعْوَذِ الْأَزْدِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا، لا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ)) .

ترجمة الحديث حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں ایسی شریعت پر چھوڑا ہے، جس کی رات دن کی طرح سفید ہے اور جس سے صرف ہلاک ہونے والا ہی مونہہ موڑ سکتا ہے۔

[50]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِكِتَابٍ أَصَابَهُ مِنْ بَعْضِ الْكُتُبِ قَالَ: فَغَضِبَ، وَقَالَ: ((أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً)) .

ترجمة الحديث حضرت جابر بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس سابقہ کتابوں کا ایک صحیفہ لے کر آئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ دیکھ کر ناراض ہو گئے۔ اور ارشاد فرمایا: ''اے خطاب کے بیٹے! کیا تم حیرت اور بے پرواہی میں گرفتار ہونا چاہتے ہو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے پاس ایک صاف شفاف شریعت لے کر آیا ہوں۔''

شرح سابقہ کتب سماویہ منسوخ ہو چکی ہیں: یہی روایت مسند احمد میں بایں الفاظ ہے: ((عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ اَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِيْثَ مِنْ يَهُوْدَ تُعْجِبُنَا اَفَتَرٰى نَكْتُبُ بَعْضَهَا فَقَالَ اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً وَلَوْكَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَاوَسِعَهُ اِلَّا اِتِّبَاعِيْ .)) (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْقي فی شعب الایمان، (بحواله المشكاة ١ / ٣٠) اس حدیث میں یہ زائد ہے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔

اور مسند دارمی میں واقعہ کی مکمل تفصیل آتی ہے: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تورات کا ایک نسخہ لے کر آئے۔ اور عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! یہ تورات کا نسخہ ہے آپ ﷺ خاموش رہے انہوں نے

---

[49] **صحيح لغيره**: المعجم الكبير للطبراني : 257/18، رقم : 642.

[50] **ضعيف**: مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔ مسند أحمد : 387/3، رقم : 15156، مصنف ابن أبي شيبة : 312/5، رقم : 26421، شعب الإيمان للبيهقي : 175.

اسے پڑھنا شروع کر دیا ادھر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو رہا تھا یہ دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے گم کرنے والیاں گم پاویں تم نبی اکرم ﷺ کے چہرے کی طرف نہیں دیکھ رہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور عرض کیا "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَ غَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا" کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔"

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ وَلَوْ كَانَ حَیًّا وَاَدْرَكَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ .)) یعنی اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لے آئیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرنی شروع کر دو تو تم گمراہ ہو جاؤ گے اور اگر صاحب تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے اور میری نبوت پا لیتے تو وہ ضرور میری پیروی کرتے۔ (مسند دارمی بحواله المشكاة ۱/ ۳۲)

[۱۵]...... بَابٌ

سنت کے ساتھ تمسک اور بدعت سے نفرت

[51]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ، ثنا ابْنُ فُضَیْلٍ، عَنْ حُصَیْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةٌ، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ، فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهٗ إِلَى سُنَّتِی فَقَدِ اهْتَدَى، وَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهٗ إِلَى غَیْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ)) .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: "ہر عمل کے لیے شروع شروع میں حرص اور تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کے بعد سکون اور اطمینان ہوتا ہے جسے میری سنت کے ساتھ اطمینان نصیب ہو جائے وہی صحیح راستے پر ہے اور جو کسی دوسری چیز میں سکون حاصل کرنا چاہے وہ ہلاک ہو جائے گا۔"

شرح مسند احمد کے بعض صحیح طرق میں اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا جب آپ اسے روزوں اور قیام میں اعتدال کرنے کا فرما رہے تھے اور ان کا قصہ "صحیحین" وغیرہ میں معروف ہے۔ (فَاحْفَظْهُ فَإِنَّهٗ عَزِیْزٌ نَفِیْسٌ)

---

[51] صحيح: محمد بن فضیل کی متابعت شعبہ نے کی ہے۔ مسند أحمد : 188/2، رقم : 6764، صحيح ابن حبان : 11، مسند البزار : 2345.

[52]...... ثنا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ مَرْدُودٌ)).

ترجمة الحديث: حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا ''جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہ ہو، تو وہ مردود ہوگا۔''

[53]...... ثنا أَبُو شُرَحْبِيلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

ترجمة الحديث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مثل بیان کرتی ہیں۔

وضاحت: ...... حدیث نمبر ۵۲ اور ۵۳ میں فرق یہ ہے کہ پہلی روایت میں سعد بن ابراہیم کے شاگرد عبداللہ بن جعفر ہیں اور جب کہ دوسری روایت میں عبدالواحد بن ابی عون ہیں۔

شرح: سنت سے بیزاری کی سزا: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول ﷺ کے پاس اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ کھانا کھایا آپ نے فرمایا ''اپنے دائیں ہاتھ سے کھائیں'' اس نے کہا مجھے دائیں ہاتھ کے ساتھ کھانے کی طاقت نہیں آپ نے ارشاد فرمایا "لا اسْتَطَعْتَ" (تجھے اس کی طاقت نہ رہے) راوی کہتے ہیں تکبر نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا اور واقعتاً اس کا وہ ہاتھ شل ہوگیا اور اس کے بعد اس کے ہاتھ میں طاقت نہ رہی۔ (صحیح مسلم ۲/ ۱۷۲ باب اداب الطعام) اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

(النور: ٦٣)

''جولوگ پیغمبر کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔'' (اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی)

---

[52] **صحيح:** مسلم، كتاب الأقضية، باب نقض الأحكام الباطلة، رقم: 1718 (4393)، مسند أحمد: 146/6، رقم: 25128، صحيح أبي عوانة: 6409، والحديث في صحيح البخاري: 2697.

[53] **صحيح:** سنن الدارقطني: 406/5، رقم: 4536، وعلقه البخاري: 2697.

[١٦]......بَابُ مَا أَمَرَ بِهِ مِنِ اتِّبَاعِ السُّنَّةِ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ

سنت نبوی اور اور خلفائے راشدین کے طریقے کی پیروی کا حکم

[54]...... ثنا أَبُو سُفْيَانَ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، - قَالَ: وَكَانَ مِنَ الْبَكَّائِينَ - قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْغَدَاةِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْأَعْيُنُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَقَالَ: ((اتَّقُوا اللّٰهَ، وَعَلَيْكُمْ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، وَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ مِنْ بَعْدِي الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عُضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)).

ترجمة الحديث: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ جو (لوگ اللہ کے خوف سے) بکثرت رویا کرتے تھے ان میں ایک ہیں کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ایک بڑا فصیح وبلیغ وعظ فرمایا، جس سے آنکھیں پرنم ہو گئیں اور دل ڈر گئے ایک آدمی نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! معلوم ہوتا ہے کہ یہ آخری وعظ ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو، تم پر سننا اور سن کر عمل کرنا لازم ہے، اگرچہ تمہارے اوپر ایک حبشی غلام امیر مقرر کر دیا جائے اور جو تم میں سے میرے بعد زندہ رہا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا تم پر میری اور میرے خلفائے راشدین کی اطاعت لازم اور ضروری ہے جسے مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور نئے نئے کام نکالنے سے اپنے آپ کو بچانا، کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے۔''

شرح **امیر کی اطاعت لازم ہے جب تک معصیت کا حکم نہ دے:** صحیح البخاری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ایک ''سریہ'' بھیجا اور ان پر ایک انصاری آدمی کو امیر بنایا اور انہیں حکم دیا کہ اپنے امیر کی اطاعت کرنا۔ ایک مرتبہ ان کے امیر ناراض ہو گئے اور فرمانے لگے: کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں میری اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا تھا؟ انہوں نے کہا یقیناً آپ ﷺ کا یہی ارشاد ہے امیر صاحب نے کہا ''اچھا تو تم ایندھن اکٹھا کرو'' سب لشکر والوں نے ایندھن اکٹھا کرنا شروع کر دیا جب اکٹھا ہو گیا تو امیر صاحب نے کہا ''اسے اب جلاؤ'' انہوں نے اچھی طرح آگ جلا دی، امیر نے حکم دیا ''سبھی اس میں چھلانگیں لگا دو'' کچھ نے تو چھلانگ لگانے کا ارادہ کر لیا، اور

[54] صحيح: السنة للمروزي: 69، المستخرج لأبي نعيم: 1، والحديث في سنن أبي داؤد: 4607، سنن الترمذي: 676 وانظر رقم: 57.

اکثر رک گئے اور آپس میں کہنے لگے کہ ہم نے اسلام تو اسی لیے قبول کیا تھا، کہ آگ سے بچ جائیں، ابھی اسی شش و پنج میں تھے کہ آگ بجھ گئی، ادھر امیر کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔

جب نبی اکرم ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر وہ اس میں چھلانگ لگا دیتے تو قیامت تک اسی آگ میں رہتے، کیونکہ اطاعت معروف کاموں میں ہے۔'' (صحيح البخاری ۲/ ۶۲۲ باب سرية عبدالله بن حذافه السهمی)

[55]...... حَدَّثَنَا الْحَوْطِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْمُطَاعِ، قَالَ سمِعْتُ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ بَقِيَ بَعْدِي مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا شَدِيدًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ عُضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ)).

ترجمة الحديث: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا تم پر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے، اسے مضبوطی سے پکڑنا۔''

[56]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، ثنا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْعِرْبَاضِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

[57]...... حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو، وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ الْكَلَاعِيُّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

[55] صحيح: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين، رقم: 42، مسند البزار: 4201، المعجم الكبير للطبرانی: 278/18، رقم: 622.

[56] صحيح: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين، رقم: 43، مسند أحمد: 126/4، رقم: 17142.

[57] صحيح: سنن أبی داؤد، كتاب السنة، باب فی لزوم السنة، رقم: 4607، سنن الترمذی: 2676 وقال: حسن صحيح، مسند أحمد: 126/4، رقم: 17145.

[58]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مَسْعُودٍ وَقَالَ: ((وَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ))

ترجمة الحديث: محمد بن عوف، ابو صالح عن معاویہ بن صالح کی سند کے ساتھ ابو مسعود کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں جس کے الفاظ ہیں: ''تم پر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین المھدیین کی سنت لازم ہے، اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو۔

[59]...... ثنا عِيسَى بْنُ خَالِدٍ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنِ الْمُهَاصِرِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عُضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ)).

ترجمة الحديث: حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے اسے مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھنا۔''

شرح: سنت خلفاء بھی لازمی ہے: نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد خلفائے راشدین کا دور ہے، ان کی سنت اور طریقہ بھی ویسے ہی ضروری ہے جس طرح سنت مصطفیٰ ﷺ لازم اور ضروری ہے اسی کے مطابق آج تک امت مسلمہ رمضان المبارک میں تراویح باجماعت کا اہتمام واحترام کرتے ہیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو باقاعدہ رواج دیا تھا کیونکہ آنحضرت کی وفات کے بعد فرضیت کی علت باقی نہیں رہی تھی۔ اسی طرح جمعہ کے دن پہلی اذان بھی اکثر وبیشتر جگہوں پر دی جاتی ہے، یہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور سے شروع ہوئی الغرض اس کی بیسیوں مثالیں مل سکتی ہے۔ البتہ حضرات صحابہ کرام اگر کسی خلیفہ سے خلاف سنت کام صادر ہوتا دیکھتے تو بلا خوف اسے روک اور ٹوک دیا کرتے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حج تمتع کے متعلق فرمان فاروقی کو درخور اعتنا نہ سمجھا تھا۔

[۱۷]...... بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْقَتْلِ لِمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ

مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑنے والے (مرتد) کو قتل کرنے کا حکم

[60]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ

[58] صحيح: سنن ابن ماجه: 43 وانظر ما تقدم برقم: 56.

[59] صحيح: المعجم الكبير للطبراني: 248/18، رقم: 623، ومسند الشاميين له: 697.

[60] صحيح البخاری، كتاب الديات، باب قول الله تعالىٰ (ان النفس بالنفس......)، رقم: 6878، صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب ما يباح به دم المسلم، رقم: 1676 (4375)، سنن أبی داؤد: 4352.

مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کی گواہی دیتا ہو اس کا خون حلال نہیں ہے، ہاں البتہ تین طرح کے اشخاص کا جائز ہے۔ (۱) شادی شدہ زانی (۲) نفس کے بدلے نفس کو قصاص میں قتل کیا جائے (۳) اپنے دین کو چھوڑ جانے والا اور مسلمانوں کی جماعت سے نکل جانے والا، اس کو بھی قتل کیا جائے گا۔

شرح: **اسلام کا نظام قصاص وتعزیرات:** اسلام قیامت تک ابدی مذہب ہے۔ اور اس کے قوانین و احکامات فطرت انسانی کے عین مطابق ہیں، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اسلام کے قوانین قصاص وتعزیرات کو نافذ کر دیا جائے اور دنیا میں فتنہ وفساد باقی رہ جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں: ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ﴾ (البقرہ: ۱۷۹) (اے عقلمندو تمہارے لیے قصاص کے نظام میں حیات ابدی ہے۔) اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کسی ایک شخص کو شرعی سزا دے دی جائے گی تو تمام لوگوں کے لیے وہ سامان عبرت مہیا کرے گی کہ تم بھی ایسا نہ کرنا ورنہ تمہارا انجام بھی نوشتہ دیوار ہے۔

لیکن بدقسمتی سے کسی حکومت کو یہ توفیق نصیب نہ ہوسکی کہ اسلام کے ابدی اور ازلی قوانین کو نافذ کر سکے تاکہ معاشرے کی تمام برائیوں اور فسادات کی بیخ کنی ہو سکے، ورنہ اللہ جانتا ہے جتنا امن وسکون اسلام کے عالمگیر مذہب میں ہے اتنا کسی دوسرے مذہب میں نہیں، کیونکہ مسلمان کی تعریف یہ ہے: ((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ .)) ''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔''

[۱۸]...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

نبی ﷺ کے طریقے کے تارک سے نبی ﷺ بیزار ہیں

[61]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)) .

---

[61] صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه، رقم: 1401 (3703)، سنن النسائی: 3219 مطولاً، تعظيم قدر الصلاة للمروزی: 712 والحديث فی صحيح البخاری: 5063.

ترجمة الحدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں ہے۔''

[62]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، ثنا هُشَيْمٌ، ثنا مُغِيرَةُ، وَحُصَيْنٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)) .

ترجمة الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں ہے۔''

شرح: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والا آپ کی سنت سے بے رغبتی نہیں کر سکتا: محبّ کا کام ہی یہ ہوتا ہے کہ جو حکم محبوب ارشاد فرما دیں اسی پر مر مٹ جانے کے لیے تیار ہو جائے، یہ کاہے کی محبت ہے کہ محبوب کچھ کہیں اور پیروی کسی دوسرے کی کرتا پھرے، معلوم ہوتا ہے کہ ایسا شخص اپنی محبت میں سچا نہیں ہے، کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقاً لَا طَعْتَهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يَحِبُّ مُطِيعٌ

''اگر تو اپنی محبت میں سچا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرور اطاعت و فرمانبرداری کرتا۔ کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کا مطیع و فرمانبردار ہوتا ہے۔''

[۲۰]...... بَابُ فِيمَا أَخْبَرَ بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ أُمَّتَهُ سَتَفْتَرِقُ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَذَمِّهِ الْفِرَقَ كُلَّهَا إِلَّا وَاحِدَةً، وَذِكْرُ قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ قَوْمًا سَيَرْكَبُونَ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خبر کا بیان کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کے سوا سب فرقوں کی مذمت کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا ذکر کہ بلاشبہ ایک قوم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلے گی

[63]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا عَبَّادُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ رَاشِدِ بْنِ

---

[62] صحیح: ھشیم کی سماع کی صراحت طحاوی کے ہاں ہے۔ مسند أحمد: 158/2، رقم: 6477 مطولاً، صحیح ابن خزیمة: 197، شرح مشکل الآثار للطحاوی: 1341.

[63] حسن: سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب افتراق الأمم، رقم: 3992، العمجم الکبیر للبطرانی: 70/18، رقم: 129، ومسند الشامیین له: 988.

سَعْدٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَافْتَرَقَتِ النَّصَارَى عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، فَإِحْدَى وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَفْتَرِقَنَّ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((هُمُ الْجَمَاعَةُ))

ترجمة الحديث حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہودی اکہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے جن میں صرف ایک جنت میں جائے گا اور باقی ستر فرقے جہنم میں جائیں گے اور عیسائی بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے اکہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا، اور اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میری یہ امت تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی جن میں سے صرف ایک جنت میں جائے گا اور باقی بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے۔'' کسی نے سوال کیا اے رسول اللہ ﷺ! وہ کون خوش نصیب ہیں جو جنت میں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ وہ ''جماعت ہوں گے۔''

[64]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، ثنا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ)) .

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری یہ امت بہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی ایک کے علاوہ سبھی جہنم میں جائیں گے اور وہ جنت میں جانے والے ''جماعت'' ہوں گے۔''

[65]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْأَزْهَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ)) .

ترجمة الحديث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری یہ امت اکہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، ایک کے علاوہ سبھی فرقے جہنم میں جائیں گے، اور وہ ''جماعت'' ہو گی۔''

---

[64] **صحيح لغيره**: قتادہ کی متابعت کی گئی ہے۔ سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب افتراق الأمم، رقم: 3993، شرف أصحاب الحديث للخطيب، ص: 24.

[65] **حسن**: المعجم الكبير للطبراني: 377/19، رقم: 885 وتقدم برقم: 2.

شرح ناجی جماعت: ایک روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟" (یعنی وہ جماعت کون سی مراد ہے) آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: "مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ" (یعنی جو میرے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریقے پر چلتے ہوں گے وہی لوگ مراد ہیں) لیکن اس روایت میں کچھ ضعف ہے۔ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس روایت کو "کتاب الایمان" میں حسن کہا ہے۔ اسی لیے علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر اس کے شواہد کو معتبر مانا جائے تو اس حدیث کا صحیح ہونا ممکن ہے۔ (شرح العقيدة الطحاويه حديث نمبر ٥٠٣)

اور حدیث نمبر ۲۶۳ کے تحت فرماتے ہیں: میں نے اسی لیے مذکورہ روایت کو صحیح الجامع (۵۲۱۹) اور الصحیحہ (۱۳۴۸) میں ذکر کیا ہے۔ (تعليق شرح العقيدة الطحاوية حديث نمبر ٢٦٣)

اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا اَهْلَ الْحَدِيْثِ فَلَا اَدْرِيْ مَنْ هُمْ" (نووی ٢/ ١٤٣) "یعنی اگر وہ اہلحدیث نہیں تو پھر میں نہیں جانتا وہ کون ہیں۔"

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اس حدیث میں جس جماعت کا تذکرہ ہے وہ کون سی ہو سکتی ہے تو انہوں نے فرمایا: "مَنْ كَانَ عَلٰى مِثْلِ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ." (غنية الطالبين فارسی ص ٢٠٨)

نیز فرماتے ہیں: "وَاَمَّا الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ فَهِيَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ." یعنی فرقہ ناجیہ اہل السنّت و الجماعت ہے۔

آگے کہتے ہیں: "وَلَا اِسْمَ لَهُمْ اِلَّا اِسْمٌ وَّاحِدٌ، وَهُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ." (غنية الطالبين ص ١٩٨) یعنی اہل سنت اور اھل حدیث ایک ہی نام ہیں۔

[66]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى - أَوِ اثْنَتَيْنِ - وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً))

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہودی اکہتر یا بہتر فرقوں میں منقسم ہو گئے لیکن میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔"

[67]...... ثنا وَهْبَانُ، ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ حَدِيثٌ.

---

[66] حسن: سنن أبي داؤد، كتاب السنة، باب شرح السنة، رقم: 4596، سنن الترمذی: 2640 وقال: حسن صحيح، سنن ابن ماجه: 3991.

[67] حسن: مسند أبي يعلى: 6117 وانظر الحديث السابق.

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

شرح یعنی اس سند میں ''محمد بن بشر'' کی جگہ ''ابن ابی عدی'' ہیں بقیہ سند پہلے والی ہے۔

مختلف فرقے قابل مذمت ہیں: اس دور میں امت مسلمہ کو جتنا نقصان گروہ بندی اور فرقہ پرستی نے دیا ہے اتنا کسی دوسری چیز نے نہیں دیا، آج امت مسلمہ کے اتحاد کی ضرورت ہے، کیونکہ تمام کافر "اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ" کی شکل میں مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے ہیں اور انہیں ایک ایک کر کے نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں، اور ہم اپنی اپنی مصلحتوں میں مگن ہیں۔ ہمیں دوسرے مسلمان بھائی کی کوئی فکر نہیں، حالانکہ مسلمان تو ''جسد واحد'' کی مانند ہیں جنہیں دوسرے مسلمان کے دکھ درد میں شریک ہونا چاہیے تھا۔

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستاں کا ہر پیرو جواں بے تاب ہو جائے

اسی لیے کافروں نے ہماری اس کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں مزید کمزور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور دن رات وہ اسی پروپیگنڈے میں مصروف رہتے ہیں کہ یہ مسلمان آپس میں مل جل کر نہ رہنا شروع کر دیں۔ حالانکہ قرآن مجید نے کہا ہے کہ اس طرح تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی لیکن ہمیں اس کی کوئی فکر نہیں۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو سمجھ عطا فرمائے۔

[68]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا قَطَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو مَرِيٍّ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: افْتَرَقَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، أَوْ قَالَ: اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَتَزِيدُ هَذِهِ الْأُمَّةُ فِرْقَةً وَاحِدَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا أُمَامَةَ مِنْ رَأْيِكَ أَوْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ، بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثَةٍ.

ترجمة الحديث حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''بنی اسرائیل اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے اور یہ امت ایک فرقہ مزید زیادہ ہو گی، سبھی جہنم میں جائیں گے مگر سواد اعظم۔'' ایک آدمی نے پوچھا: اے ابوامامہ! کیا یہ اپنی طرف سے کہہ رہے ہو، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: ''تب تو میں بہت بڑی جرأت کروں گا، اگر اپنی رائے سے بیان کروں گا، میں نے تو یہ کئی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

[69]...... ثنا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ الْأَزْهَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ: يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ، وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ تَقُومُوا بِمَا

---

[68] ضعيف: قطن بن عبداللہ راوی مجہول ہے۔ مصنف ابن أبي شيبة: 554/7، رقم: 37892.

جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ ، لَغَيْرُكُمْ مِنَ النَّاسِ أَحْرَى أَنْ لا يَقُومَ بِهِ ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِينَا يَوْمًا ، فَذَكَرَ ((أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَبْلَكُمُ افْتَرَقُوا عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً فِي الْأَهْوَاءِ ، أَلا وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً فِي الْأَهْوَاءِ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابو عامر الهوزنی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے عرب کے نوجوانو! اگر تم نے نبی اکرم ﷺ کی شریعت کو قائم نہ رکھا تو تمہارے علاوہ باقی لوگ اسے بالا ولیٰ قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ یقیناً ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا، اور اس میں اہل کتاب کا تذکرہ کیا کہ ''وہ اپنی خواہشات کی وجہ سے بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے، خبردار! میری یہ امت انہی خواہشات کی وجہ سے تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔''

[70]...... ثنا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ ، ثنا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ ، ثنا عُقَيْلٌ الْجَعْدِيُّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((افْتَرَقَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً ، نَجَا مِنْهَا ثَلَاثٌ وَهَلَكَ سَائِرُهَا)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلی امتیں بہتر فرقوں میں منقسم ہو گئیں، جن میں سے صرف تین نے نجات پائی اور باقی سبھی ہلاک ہو گئیں۔''

[71]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، أَخْبَرَنِي بُكَيْرُ بْنُ مَعْرُوفٍ ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقَتْ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً ، لَمْ يَنْجُ مِنْهَا إِلَّا ثَلَاثٌ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔ جن میں سے صرف تین فرقوں نے نجات پائی تھی۔''

[72]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَتَتَّبِعُونَ سُنَنَ مَنْ كَانَ

---

[69] حسن: سنن أبی داؤد، کتاب السنة، باب شرح السنة، رقم: 4597، وتقدم برقم: 65.

[70] ضعيف جداً: عقیل بن یحییٰ الجعدی راوی منکر الحدیث ہے۔ السنة للمروزی: 54، المعجم الكبير للطبرانی: 10531، المستدرك للحاكم: 480/2، رقم: 3790 .

[71] ضعيف: ولید بن مسلم کے سماع مسلسل کی صراحت نہیں ہے۔ المعجم الكبير للطبرانی: 10357، شرح مذاهب اهل السنة: 38.

قَبْلَكُمْ بَاعًا بِبَاعٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، وَشِبْرًا بِشِبْرٍ، حَتَّىٰ لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيهِ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: ((فَمَنْ إِذًا؟))

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی ضرور کرو گے دو دو ہاتھ، ایک ایک ہاتھ، اور ایک بالشت کے برابر، اور اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی داخل ہو گے۔'' صحابہ نے دریافت کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہودیوں اور عیسائیوں کی ہم پیروی کریں گے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر یہودی اور عیسائی نہیں تو اور کون ہو سکتے ہیں۔''

[73]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلَ أَحَدُهُمْ جُحْرَ ضَبٍّ لَاتَّبَعْتُمُوهُ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ، الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: ((فَمَنْ إِذًا؟))

ترجمة الحديث حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے سے پہلے لوگوں کی بالشت برابر اور ہاتھ برابر پیروی کرو گے حتی کہ ان میں سے اگر کوئی گوہ کے سوارخ میں داخل ہو گیا تو تم بھی اس کے پیچھے جاؤ گے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہودیوں اور عیسائیوں کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور پھر کن کی؟''

[74]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: ((فَمَنْ إِذًا؟))

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے سے پہلے لوگوں کی بالشت اور ہاتھ کے برابر پیروی کرو گے (یعنی جس طرح کسی کی دونوں بالشوں میں فرق نہیں ہوتا اسی

---

[72] **صحيح**: سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب افتراق الأمم، رقم: 3994، مسند أحمد: 450/2، رقم: 9818، والحديث في صحيح البخاري: 7319.

[73] **حسن**: یعقوب کی متابعت ہے۔ السنة للمروزي: 48، بحر الفوائد للكلابازي، ص 147.

[74] صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني اسرائيل، رقم: 3456، صحيح مسلم، كتاب العلم، باب اتباع سنن اليهود والنصارى، رقم: 2669 (6781).

طرح تم اور یہود ونصاریٰ کی عادات میں فرق نہیں ہوگا) حتیٰ کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوارخ میں داخل ہوئے تو تم بھی اس میں گھسنے کی کوشش کرو گے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا یہود ونصاریٰ کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر دوسرے کون ہو سکتے ہیں؟''

[75]...... حَدَّثَنَا سَلَمَةُ ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل بیان کرتے ہیں۔

شرح: یہود ونصاریٰ کی مخالفت کرنی چاہیے نہ کہ پیروی: یہود ونصاریٰ اسلام اور مسلمانوں کے ازلی اور ابدی دشمن ہیں اسی لیے اسلام نے ان کی مخالفت کرنے کا حکم دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ اَحْفُو الشَّارِبَ وَاَوْفُوا اللُّحىٰ)) (صحیح مسلم ١/ ١٢٩) یعنی داڑھی بڑھانا اور مونچھیں منڈوانا یہ مشرکین کی مخالفت ہے۔ اور اگر ہم داڑھی منڈواتے ہیں تو یہ ان کی پیروی ہوگی مخالفت نہیں ہوگی، اسی طرح ٹیڑھی مانگ نکالنا، انگریزی بال بنانے، پیالہ کٹ بال بنانے یہ ہم کس شوق سے کرتے ہیں؟، حالانکہ ان کے ساتھ کفار کی مشابہت ہے۔ اس کے علاوہ زندگی کے تمام معاملات، لینے دینے، اکل وشرب، شادی وغمی، عید کارڈ، کرسمس ڈے، فحاشی وعریانی، الغرض تمام معاملات میں ہمارا اسوہ اور نمونہ غیر مسلم ہیں۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

حتیٰ کہ ہماری عدالتوں میں فیصلے بھی انگریز کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق ہوتے ہیں، اور ہماری مساجد جس میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہونا چاہیے تھا اس میں بھی غیر مسلم اس قدر کامیاب ہیں کہ گھڑیال میں اس قسم کے آلات نصب کر دیے ہیں کہ جب نیا گھنٹہ شروع ہو سپیکر کھل جاتے ہیں اور مسجد کے سپیکر سے ٹن ٹن کی آواز آنی شروع ہو جاتی ہے، اور ہمیں معلوم نہیں کہ یہ دراصل عیسائیوں نے اپنے گرجوں کے ساتھ مشابہت دینے کے لیے اس کو ایجاد کیا ہے، اور ہم دھڑا دھڑ ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

آج دیکھیں صراط مستقیم پر چلنے والے بہت تھوڑے افراد ہیں اور اکثریت اپنے باپ دادا کی پیروی کرتے ہوئے اپنے عقائد ونظریات کو چھوڑنے کو تیار نہیں۔ گروہ بندی، فرقہ پرستی، لسانی فسادات، وقتی مصلحتیں ہمارے پیش نظر ہیں اور ہمیں امت کی کوئی فکر نہیں (اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا فرمائے آمین)

---

[75] صحيح لغيره: مصنف عبد الرزاق : 20764، مسند أحمد : 94/3، رقم : 11897 وانظر الحديث السابق .

[76]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى حُنَيْنٍ، وَنَحْنُ حَدِيثُو عَهْدٍ بِكُفْرٍ، وَكَانُوا أَسْلَمُوا يَوْمَ الْفَتْحِ، قَالَ: فَمَرَرْنَا بِشَجَرَةٍ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ، وَكَانَ لِلْكُفَّارِ سِدْرَةٌ يَعْكِفُونَ حَوْلَهَا، وَيُعَلِّقُونَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ يَدْعُونَهَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ، فَلَمَّا قُلْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ وَقُلْتُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى: ﴿اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ، قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ﴾ [الأعراف: 138]، لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَمَالِكٌ أَيْضًا.

ترجمة الحديث حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی طرف نکلے اور ہم نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔ (کیونکہ وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے تھے) ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے۔ ہم نے کہا: اے رسول اللہ! جس طرح مشرکوں کا ذاتِ انواط درخت ہے ویسا ایک درخت ہمارے لیے بھی مقرر کر دیجئے اور کفار کے لیے ایک بیری تھی جس کے گرد بیٹھا کرتے اور اپنا اسلحہ لٹکاتے جس کو وہ ''ذاتِ انواط'' کہا کرتے تھے۔ جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا، آپ نے فرمایا: ''اللہ اکبر'' تم یہ کہتے ہو: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ ایسے ہی ہے جیسے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا تھا: ﴿اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ﴾ (الاعراف: ۱۳۸) (ان کی طرح ہمارا بھی ایک معبود بنا دے) انہوں نے فرمایا تھا: ''تم جاہل لوگ ہو۔ اللہ کی قسم! تم پہلے لوگوں کی ضرور پیروی کرو گے۔ اس روایت کو ابن عیینہ اور امام مالک رحمہ اللہ نے بھی روایت کیا ہے۔

شرح آیت مبارکہ کی تفسیر: حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو جب بحر قلزم سے نکال کر آگے گزرے تو ایک قوم کو دیکھا کہ وہ ایک بت کی پوجا کرتے ہیں، بنی اسرائیل نے بھی مطالبہ کر دیا کہ ہمارے لیے بھی اس طرح کا معبود ہونا چاہیے جس کی ہم پوجا کر سکیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم بھی عجیب انسان ہو، یہ کس طرح کا مطالبہ کرتے ہو۔ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ وہ قوم کنعانیین تھے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ وہ ''بنولخم'' تھے۔ جو بت کی پوجا کرتے تھے۔ (تفسیر ابن کثیر ۲/ ۲٤۸) اسی طرح کا مطالبہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کر دیا جو ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی کے ساتھ اس کی تردید کر دی کہ دین اسلام میں اس طرح کی توہم پرستی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شاید یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے مشرک اب تک پیپل کے درخت کی تعظیم کرتے ہیں۔ (لغات الحدیث ''ن'' ٦/ ١٦١)

---

[76] **صحيح**: زہری کے سماع کی صراحت ابن حبان کے ہاں ہے۔ سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء لتركبن سنن من كان قبلكم، رقم: 2180، السنن الکبریٰ للنسائی: 11121، صحيح ابن حبان: 6702.

[77]...... ثنا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ، وَهُوَ صَنَمٌ بِتَبَالَةَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دوس قبیلے کی عورتیں ذی الخلصہ پر اپنے چوتڑ نہ مٹکائیں گی۔ جو تبالہ میں ایک بت تھا۔''

شرح: ذی الخلصہ: یہ یمن میں ایک بت خانہ تھا کرمانی رحمہ اللہ کہتے ہیں خلصہ فارس میں ایک بت خانہ تھا۔ جسے لوگ کعبہ یمانی کہتے تھے نہایہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھیج کر اس بت خانہ کو گرا دیا تھا۔ (لغات الحدیث "خ" ۲/ ۱۰۰)

[78]...... حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثنا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ طَاغِيَةِ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی، جب تک دوس قبیلے کی عورتیں ذی الخلصہ کے گرد اپنے چوتڑ نہ مٹکائیں گی۔''
الخلصہ ''قبیلہ دوس کا طاغوت تھا جس کی وہ زمانۂ جاہلیت میں پوجا کرتے تھے۔''

شرح: دو حدیثوں کے درمیان تطبیق: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرب قیامت لوگ پھر مشرک ہو جائیں گے، یہ حدیث اس حدیث کے مخالف نہیں ہے جس میں ہے کہ ''شیطان اس سے مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرۂ عرب میں اس کی پرستش کی جائے۔ لیکن اب انہیں آپس میں بھڑکائے گا۔'' کیونکہ یہ علامت قرب قیامت کی ہے اور اس حدیث میں وہ زمانہ مراد ہے جو اس وقت تک ختم ہو جائے گا۔'' (لغات الحدیث "ح" ۱/ ۵۳)

[79]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ

---

[77] صحيح البخاري، كتاب الفتن، باب تغيير الزمان حتى تعبد الأوثان، رقم: 7116، صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة حتى تعبد دوس، رقم: 2906 (7298).

[78] صحيح: انظر الحديث السابق.

[79] ضعيف: محمد بن عبید بن أبی صالح المکی راوی ضعیف ہے۔ مسند أحمد: 330/1، رقم: 3055، القدر للفريابي: 415، الشريعة للآجري: 540.

مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ الْمَكِّيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((كَأَنِّي بِنِسَاءِ فَهْمٍ يَطُفْنَ بِالْحَرَوَّجِ تَضْطَرِبُ أَلْيَاتُهُنَّ مُشْرِكَاتٍ، وَهُوَ أَوَّلُ شِرْكٍ فِي الْإِسْلَامِ)) . قَالَ بَقِيَّةُ: وَلَقِيتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَجَّاجِ، فَحَدَّثَنِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

توجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے سنا: ''گویا میں بنوفہم کی عورتوں کے پاس سے گزر رہا ہوں، جو حَرَوَّج جگہ پر اپنے چوتڑوں کو مٹکاتی ہیں، اور یہ اسلام میں پہلا شرک ہے۔ بقیہ راوی کہتے ہیں: میں خود العلاء بن الحجاج سے ملا تو انہوں نے درمیان میں حضرت مجاہد کے واسطے سے یہی روایت بیان کی۔

شرح سند کی وضاحت: پہلی سند میں بقیہ راوی ابوعمرو الاوزاعی کے توسط سے العلاء بن الحجاج سے روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں محمد بن عبید المکی بلاواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں۔ لیکن دوسری سند میں ہے کہ جب بقیہ کی ملاقات اپنے دادا استاد العلاء ابن الحجاج سے ہوتی ہے تو وہ محمد بن عبید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا واسطہ ذکر کرتے ہیں۔

حَرَوَّج: علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ''حَرَوَّج'' کے متعلق مجھے معلوم نہیں یہ کیا ہے۔ بظاہر یہ ایک جگہ کا نام معلوم ہوتا ہے، اور مصنف کی کتاب ''الاوائل'' کی رقم الحدیث ۵۹ میں ''خزرج'' ہے۔ اور اسے بھی میں نہیں جانتا، اور شرح العقیدہ الطحاویہ بروایۃ لالکائی (الطبعۃ الثالثہ) میں ''الخزرج'' ہے، معلوم یوں ہوتا ہے کہ اس میں تصحیف ہوگئی ہے۔

مترجم کہتا ہے۔ میرے پاس شرح العقیدۃ الطحاویۃ المکتب الاسلامی کا جو نسخہ ہے اس میں ''يَطُفْنَ بِالْخَزْرَجِ'' ہے۔ (دیکھیے: شرح العقیدہ الطحاویہ ص ۲۵۰ جمعیت احیاء التراث الاسلامی)

جو کام شرع کے مخالف نہ ہوں ان میں بنی اسرائیل کی پیروی ہوسکتی ہے: یہود ونصاری کی مخالفت کا یہ مطلب نہیں کہ ہر کام میں ان کی مخالفت کی جائے اگرچہ اچھا عمل ہو، اسلام نے اچھے اعمال میں ان کی مخالفت کا حکم نہیں دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو یہودی یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے، ان سے پوچھا گیا کہ تم اس دن کا روزہ کیوں رکھتے ہو، انہوں نے کہا: اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعونیوں پر غلبہ عطا فرمایا تھا اس لیے ہم شکر کے لیے اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تم سے زیادہ تعلق ہے۔ لہٰذا آپ نے بھی ''یوم عاشوراء'' کا روزہ رکھنے کا حکم دے دیا۔ (صحیح مسلم، باب: صوم یوم عاشوراء ۱/ ۳۵۹)

یہودیوں کی مخالفت میں آ کر اپنی شریعت کا خلاف نہیں کرنا چاہیے: یہاں یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ یہودیوں کی مخالفت میں اپنی شریعت کی مخالفت کرنا بھی جائز نہیں، بلکہ شریعت کے اندر رہ کر ان کی مخالفت کی جائے، مخالفت برائے مخالفت نہ ہو، جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی حائضہ عورت کے ساتھ کھاتے پیتے نہ تھے اور نہ ہی انہیں اپنے گھروں میں ٹھہراتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ﴾ (البقرہ: ۲۲۲) نازل فرمادی جس کے مطابق آپ نے فرمایا ازدواجی تعلقات کے علاوہ سبھی کچھ جائز ہے'' جب یہودیوں کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا: یہ آدمی ہر کام میں ہماری مخالفت کرتا ہے۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور یہودیوں کی بات پہنچائی اور کہنے لگے: کیا ہم اچھی طرح ان کی مخالفت نہ کریں۔ اور اپنی بیویوں کے ساتھ ازدواجی تعلقات بھی قائم کرلیں۔ یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا۔ (الحدیث) (صحيح مسلم: باب جواز غسل الحائض رأس زوجها (۱/ ۱۴۳)

[۲۱]...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَمْرِهِ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ، وَإِخْبَارِهِ أَنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جماعت سے وابستہ رہنے کا حکم دینا اور یہ بتانا کہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے

[80]...... ثنا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ سُفْيَانَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ الْمَدَنِيِّ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَجْمَعَ هَذِهِ الْأُمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ أَبَدًا، وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ هَكَذَا، فَعَلَيْكُمْ بِسَوَادِ الْأَعْظَمِ، فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ)).

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی بھی گمراہی پر اکٹھا نہیں کریں گے، اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے، تم پر سواد اعظم لازم ہے، جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوگیا وہ اکیلا رہ کر دوزخ میں جائے گا۔''

شرح: سواد اعظم: سواد اعظم سے وہ جماعت مراد ہے، جو حق پر ہو اگرچہ ان کی تعداد قلیل ہو۔

(لغات الحديث ۳/ ۳۸)

---

[80] ضعیف: سلیمان بن سفیان راوی ضعیف ہے۔ سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء في لزوم الجماعة، رقم: 2167، المعجم الكبير للطبراني: 13624، المستدرك للحاكم: 115/1، رقم: 392.

[81]...... ثنا الحُلْوَانِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ أَبِي الْمُسَاوِرِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ)) .

ترجمة الحديث: حضرت اسامہ بن شریک نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔''

شرح: جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے: اسلام اجتماعیت اور اکٹھ کا مذہب ہے عبادات میں نماز، حج وغیرہ مسلمانوں کے اجتماع کا بین ثبوت ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ)) ''جماعت کو مت چھوڑو کیونکہ اکیلی بکری کو بھیڑیا کھا جاتا ہے۔'' (سنن أبی داوٗد مع عون ۱/ ۳۱٤)

[82]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنَا سَعِيدُ بْنُ زَرْبِيٍّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ أَجَارَ أُمَّتِي مِنْ أَنْ تَجْتَمِعَ عَلَى ضَلَالَةٍ)) .

ترجمة الحديث: حضرت کعب بن عاصم اشعری نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت کو اس بات سے پناہ دے رکھی ہے کہ وہ گمراہی پر اکٹھے ہوں۔''

[83]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، ثنا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَجَارَ أُمَّتِي أَنْ تَجْتَمِعَ عَلَى ضَلَالَةٍ)) .

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت کو گمراہی پر اکٹھا ہونے سے پناہ دے دی ہے۔''

شرح: گمراہی پر اکٹھا ہونا: اس کا مطلب یہ ہے کہ ساری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ کچھ نہ کچھ اس طرح کے لوگ ضرور رہیں گے جو انہیں گمراہی سے روکیں گے اور خود گمراہ نہیں ہوں گے۔

[84]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى، ثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِي خَلَفٍ الْأَعْمَى، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ، فَإِذَا

---

[81] صحيح لغيره: المعجم الكبير للطبراني: 489، معرفة الصحابة لأبي نعيم: 775، شرح أصول الاعتقاد للالكائي: 144، وله شاهد عن ابن عباس رضي الله عنه في سنن الترمذي: 2166، وسنده صحيح.

[82] صحيح لغيره: تفرد به المصنف وله شاهد عن ابن عباس رضي الله عنه في المستدرك للحاكم: 116/1.

[83] صحيح لغيره: الأحاديث المختارة للضياء: 2559.

رَأَيْتُمُ الاخْتِلَافَ فَعَلَيْكُمْ بِسَوَادِ الْأَعْظَمِ: الْحَقِّ وَأَهْلِهِ .

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ''میری یہ امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوسکتی جب تم اختلاف دیکھوتو سواد اعظم حق اور اہل حق کی پیروی کولازم پکڑو۔''

[85]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: ((عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَى ضَلَالَةٍ)) .

ترجمة الحديث: حضرت یسیر بن عمرو رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے سنا: ''تم جماعت کولازم پکڑو، کیونکہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کوگمراہی پر اکٹھا نہیں کریں گے۔''

[86]...... ثنا الْحِزَامِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، ثنا أَبِي، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: وَقَفَ عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَعَلَيْهِ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ مقام پر کھڑے ہوکر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: ''جوکوئی جنت کے وسط کو چاہتا ہے، وہ جماعت کولازم پکڑے، کیونکہ اکیلے آدمی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔''

[87]...... ثنا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ))

ترجمة الحديث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو وسط جنت میں رہنا چاہتا ہے وہ جماعت کولازم رکھے۔''

---

[84] ضعيف جداً: ابوخلف الاعمیٰ راوی متروک ہے۔ سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب السواد الأعظم، رقم: 3950، مسند عبد بن حميد: 1220، شرح اصول الاعتقاد للالكائی: 153 .

[85] صحيح موقوف: اعمش کی متابعت کی گئی ہے۔ الصبر والثواب عليه لابن أبی الدنيا: 10، مسند أسحاق كما في المطالب العاليه: 3023، الفقيه والمتفقه للخطيب: 423/1 .

[86] صحيح لغيره: المستدرك للحاكم: 114/1، رقم: 390، الحجة فی بيان المحجة لقوام السنة: 166 .

[87] صحيح: المعجم الأوسط للطبرانی: 6483، الشريعة للأجری: 2 .

[88]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، ثنا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو الْمُغِيرَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ، وَمَنْ أَرَادَ بُحْبُحَةَ الْجَنَّةِ فَعَلَيْهِ بِالْجَمَاعَةِ)) .

ترجمة الحديث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جماعت کا ساتھ نہ چھوڑنا، اور تفرقہ بازی سے بچنا، کیونکہ اکیلے کے ساتھ شیطان ہوتا ہے، دو سے ذرا دور رہتا ہے۔ اور جو کوئی وسط جنت جانے کا ارادہ کرتا ہے، وہ جماعت کا ساتھ نہ چھوڑے۔''

شرح جماعت کا ساتھ دینا: کسی بھی قوم کی ترقی کا راز ان کی اجتماعیت میں ہے، جس کے تحت وہ اکٹھے رہ کر ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں، اسلام مدنیت پسند مذہب ہے جو اپنے ماننے والوں سے یہی تقاضا کرتا ہے کہ باہمی اختلافات کو چھوڑ کر آپس کے مفادات کو بالائے طاق رکھ کر جماعت کا ساتھ دیا جائے، آج کل ہر کوئی ''جماعت'' کا شیرازہ منتشر کرنے کی سعی کر رہا ہے اگر کسی سے کوئی اختلاف ہو جائے تو علیحدہ اپنی جماعت اور ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا لیتا ہے، یہ اچھا فعل نہیں ہے۔ اسی چیز نے مسلمانوں کا ایسا نقصان کیا ہے جس کی تلافی ناممکن ہے اب بھی وقت ہے اجتماعیت کو اپنا لیں اور مسلمانوں کے مجموعی مفادات کا خیال رکھیں جس میں امت مسلمہ کی بھلائی ہو۔ (وفقنا الله لمایحب ویرضیٰ)

[89]...... ثنا دُحَيْمٌ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، ثنا أَبُو هَانِئٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلْ عَنْهُمْ: رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ .

ترجمة الحديث حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمیوں کے بارے میں سوال نہ کرو، ایک وہ جو جماعت سے علیحدہ ہو جائے۔''

[90]...... ثنا هُدْبَةُ، ثنا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ خَرَجَ عَنِ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)) .

---

[88] صحيح: نضر بن اسماعیل کی متابعت ابن المبارک نے کی ہے۔ سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی لزوم الجماعة، رقم: 2165، مسند أحمد: 18/1، رقم: 114، مسند البزار: 166.

[89] صحيح: مسند أحمد: 19/6، رقم: 23943، مسند البزار: 3749، الأدب المفرد للبخاری: 590.

[90] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين، رقم: 1848 (4788)، سنن النسائی: 4119، مسند أحمد: 296/2، رقم: 7944، وسيأتی برقم: 901، 1064.

ترجمة الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جماعت سے نکل گیا، اور جماعت کو چھوڑ گیا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

شرح: زمانہ جاہلیت کی موت: زمانہ جاہلیت میں چونکہ کوئی قانون نہیں تھا اور نہ ہی کوئی نظام اور ڈسپلن، جس کے تحت لوگ زندگی گزار سکیں، اسی طرح جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے نکل جاتا ہے گویا اس نے مسلمانوں کے نظام اور قانون کو خیر باد کہہ کر بے راہ روی اور مطلق العنانی کو دعوت دی ہے، جو زمانہ جاہلیت کا شیوہ تھا۔

(نووی مسلم ٢/ ١٢٧)

[91]...... ثنا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّهُ يَمُوتُ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)) .

ترجمة الحدیث: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو جماعت کو چھوڑ دے، وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

[92]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَجَارَ لِي عَلَى أُمَّتِي مِنْ ثَلاثٍ: لا يَجُوعُوا، وَلا يَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلالَةٍ، وَلا يُسْتَبَاحُ بَيْضَةُ الْمُسْلِمِينَ .

ترجمة الحدیث: حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت کو تین چیزوں سے پناہ دی ہے (١) کبھی بھوک سے نہیں رہیں گے (٢) کبھی گمراہی پر اکٹھے نہیں ہونگے (٣) اور نہ ہی ان کا انڈہ پھوڑا جائے گا یعنی ان کا صدر مقام (جہاں سے اسلام نکلا ہے) اس کو تباہ و برباد کر دیا جائے۔

شرح: مسلمانوں کا صدر مقام محفوظ رہے گا: اسلام کی ابتداء مکہ اور مدینہ سے ہوئی وہی مسلمانوں کا صدر مقام تھا کافر بہت مرتبہ مسلمانوں پر غالب ہوئے حجاز کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا، وہ آج تک مسلمانوں کے قبضہ میں

---

[91] صحيح: مسند أحمد : 93/2، رقم : 5676، صحيح ابن حبان : 4578، والحديث فی صحيح مسلم : 1851 (4793) .

[92] ضعيف : محمد بن اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے۔ سنن الدارقطنی : 440/5، رقم : 4607، من طريق آخر وسنده ضعيف جداً.

ہے، تارتاریوں نے گو بغداد تباہ کیا مگر بغداد مسلمانوں کا اصل مرکز نہ تھا، البتہ اس وقت کا دارالحکومت تھا، اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب جنہوں نے حجاز کو فتح کیا اور کئی سال تک قابض رہے، وہ مسلمان تھے۔ اسی طرح مشرکوں نے حجاز پر اس وقت حکومت کی، جب وہ مسلمان ہو چکے تھے۔ نیز جنگ عظیم اول ۱۹۱۴ء اور جنگ عظیم دوم ۱۹۴۵ء میں بھی اللہ تعالیٰ نے حجاز کو محفوظ رکھا۔ (لغات الحديث بتصرف ١/ ١٢٦)

[٢١]......بَابٌ

جماعت رحمت ہے اور تفرقہ عذاب ہے

[93]...... ثنا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي وَكِيعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ، وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ)).

ترجمة الحديث حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جماعت رحمت ہے اور تفرقہ عذاب ہے۔''

شرح جماعت رحمت کا باعث: جس معاشرے میں بھی انسان دوسرے کے ساتھ مل کر زندگی بسر کرے گا اور دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہوگا، ظاہر ہے دوسرے انسان بھی اس کا پورا خیال کریں گے اور اس کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ معاشرہ امن و آشتی کا گہوارہ بن جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوگا۔ لیکن اس کے برعکس انسان جب اکیلا رہے گا اور کسی دوسرے کا احساس نہ کرے گا لوگ بھی اس کا خیال نہیں رکھیں گے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص بہترین ہے جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے۔ بنسبت اس شخص کے جو لوگوں سے نہ ملتا ہے اور نہ ہی صبر کرتا ہے۔

اقبال نے کیا خوب کہا ہے ؏

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

[94]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ فَقِيلَ

---

[93] حسن: مسند أحمد زوائد عبد الله: 278/4، رقم: 18449، مسند البزار: 3282، شعب الايمان للبيهقي: 4105.

لَهُ: مَا بعثَ إِلَيْكَ إِلَّا لِيَسْأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ، فَقَالَ: سَأَلَنِي عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْتُهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنَّصِيحَةُ لِوُلَاةِ الْأَمْرِ، وَلُزُومُ الْجَمَاعَةِ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ.

ترجمة الحديث: حضرت ابان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان بن حکم رحمہ اللہ کے پاس سے نکلے کہ ان سے پوچھا گیا مروان نے آپ سے کچھ پوچھنے کے لیے بلایا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: مجھ سے اس نے چند احادیث رسول اللہ ﷺ کے متعلق سوال کیا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہمیشہ تروتازہ رکھے جس نے ہم سے احادیث کو سن کر یاد کیا اور غیر تک پہنچایا۔ کیونکہ کافی لوگ جو فقہ اٹھائے پھرتے ہیں، وہ خود فقیہ نہیں ہوتے ہیں اور بسا اوقات آدمی دوسرے ایسے شخص کے پاس فقہ لے کر جاتا ہے جو اس سے بڑا فقیہ ہوتا ہے۔ تین خصلتوں کے متعلق کسی مسلمان کا دل خیانت نہیں کرسکتا: (۱) اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل۔ (۲) حکمرانوں کے لیے خیر وخواہی اور نصیحت (۳) جماعت کو لازم پکڑنا۔ کیونکہ ان کی دعا باقی لوگوں کو بھی گھیر لیتی ہے۔

نوٹ: ......اسی کے متعلق حضرت جبیر بن مطعم، حضرت ابن مسعود، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایات آتی ہیں، علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت جبیر، ابن مسعود اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کی روایات کی تخریج ''الترغیب'' میں ہے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث مجمع الزوائد (۱/۱۳۸) میں آتی ہے۔

شرح: بعض اوقات جس نے حدیث دوسرے کو پہنچائی، وہ شخص پہنچانے والے سے افقہ ہوتا ہے۔ ''ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔'' اور یہ قسمت اور مقدر کی بات ہے ﴿وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ﴾

[۲۲]...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا

نبی ﷺ کا فرمان کہ معتدل سیرت اپناؤ

[95]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَأَبُو دَاوُدَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ

[94] صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الهم بالدنيا، رقم: 4105، مسند أحمد: 183/5، رقم: 21590، سنن الدارمي: 235، صحيح ابن حبان: 67، والحديث في سنن أبي داؤد: 3660، وسنن الترمذي: 2656 مختصراً.

الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا، فَإِنَّهُ مَنْ يُغَالِبْ هَذَا الدِّينَ يَغْلِبْهُ))

ترجمة الحديث: حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر اعتدال کا راستہ لازم ہے، یقیناً جو شخص اس دین پر غالب آنے کی کوشش کرے گا یہ دین اس پر غالب آ جائے گا۔''

شرح میانہ روی کی اہمیت: ہر امر میں میانہ روی اختیار کرنا اور افراط و تفریط سے بچنا یہی درجہ کمال ہے۔ جو انسان کو اپنے مقاصد تک پہنچا دیتا ہے، بہت دوڑ کر چلنے والا بالآخر تھک کر گر پڑتا ہے کھانے پینے، حرکت و سکون، سونے جاگنے، کلام کرنے اور خاموش رہنے، اسی طرح محنت و ریاضت کرنے، سبھی کاموں میں اعتدال کی ضرورت ہے، اور افراط و تفریط دونوں مضر ہیں۔

[96]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بُرَيْدَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: یہ روایت ابن بریدہ سے ہے جو امام صاحب کے استاد ابو موسیٰ دوسری سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

[97]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ، ثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا، فَإِنَّهُ مَنْ يُشَادَّ هَذَا الدِّينَ يَغْلِبْهُ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر اعتدال کا راستہ لازم ہے۔ جو کوئی اس دین میں سختی پسند کرے گا، یہ دین اس پر غالب آ جائے گا۔''

دین میں تشدد اور سختی: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ چند صحابہ نے ازواج مطہرات سے نبی اکرم ﷺ کے معمولات کے متعلق دریافت کیا، جب انہیں بتایا گیا کہ آپ رات کو قیام بھی فرماتے ہیں اور آرام بھی کرتے ہیں، نفلی روزے رکھتے بھی ہیں، اور کبھی چھوڑ بھی دیتے ہیں نیز ازدواجی حقوق بھی ادا کرتے ہیں گویا انہوں نے ان معمولات کو قلیل جانا، ایک نے کہا میں روزے رکھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں شادی نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا میں بستر پر

---

[95] **صحيح**: مسند أحمد: 350/5، رقم: 22963، صحيح ابن خزيمة: 1179، مسند الطيالسي: 847.

[96] **صحيح**: مسند الروياني: 48 وانظر الحديث السابق.

[97] **صحيح**: مسند أحمد: 422/4، رقم: 19786.

آرام نہیں کروں گا بلکہ عبادت کروں گا۔ جب آپ ﷺ کو ان کے متعلق معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں یہ بھی کام کرتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ میں نے شادیاں بھی کیں ہیں۔ یاد رکھنا! فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي (جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں ہے) (صحیح البخاری کتاب النکاح)

[98]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ))

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین میں غلو کرنے سے بچو، تم سے پہلے لوگ دین میں غلو کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔''

شرح دین میں غلو منع ہے: دین اسلام افراط اور تفریط کے درمیان ہے، جس نے انسانی مصالح کا لحاظ رکھتے ہوئے، عبادات کا حکم دیا ہے۔ اگر کوئی شخص دنیا سے کٹ جائے، اور صرف عبادت کرنے میں مشغول ہو جائے، اسلام نے یہ کام ناپسند کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تو اہل کتاب کو دین میں غلو کرنے سے منع فرما دیا ہے۔

﴿قُلْ يَاأَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ﴾ (المائدہ: ۷۷)

''کہو کہ اے اہل کتاب اپنے دین (کی بات) میں ناحق مبالغہ نہ کرو۔ اور ایسے لوگوں کی خواہش کے پیچھے نہ چلو جو (خود بھی) پہلے گمراہ ہوئے، اور دوسرے اکثر لوگوں کو بھی گمراہ کر گئے۔ اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔''

[99]...... ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا: لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ ذَلِكَ وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ، أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا. قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: ((وَلَا أُدْخِلُكَ النَّارَ فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ بِي)).

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والے جہنمی سے فرمائیں گے: ''اگر تیرے پاس دنیا و مافیہا ہوتا، کیا تو اپنی جان بچانے کے لیے اسے قربان کر سکتا تھا؟'' وہ کہے گا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اے انسان! جب تو آدم علیہ السلام کی صلب میں تھا

[98] صحيح: سنن النسائي، كتاب مناسك الحج، باب التقاط الحصى، رقم: 3059، سنن ابن ماجه: 3029، مسند أحمد: 215/1، رقم: 1851، عن طريق عوف عن زياد بن الحصين عن أبي العاليه به.

[99] صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، رقم: 6557، صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب طلب الكافر الغداء بمل الأرض، رقم: 2805 (7083).

تو تجھ سے اس سے انتہائی معمولی چیز کا سوال کیا تھا کہ تو میرے ساتھ شرک نہ کرنا۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے خیال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ''اگر تو نے شرک نہ کیا ہوتا تو تجھے کبھی بھی جہنم میں داخل نہ کرتا لیکن تو نے تو شرک کرنے پر ہی اصرار کیا۔''

شرح کافر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں چھوٹ سکتا: قیامت کے دن کافر اور مشرک آدمی بڑا پریشان ہوگا اور آرزو کرے گا کہ کاش میرے پاس دنیا و مافیہا کا مال ہو اور وہ سبھی کچھ دے کر بھی میری جان جہنم کے عذاب سے بچ سکے تو ایسا کرنے کے لیے تیار ہو جائے گا لیکن پھر بھی وہ عذاب سے بچ نہیں سکے گا۔ سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ افْتَدٰى بِهٖ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ﴾ (آل عمران: ۹۱)

''جو لوگ کافر ہوئے، اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے وہ لوگ (نجات حاصل کرنی چاہیں اور) بدلے میں زمین بھر سونا دیں تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور ان کے لیے دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔ اور ان کی کوئی مدد نہیں کرے گا۔''

[100]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَجِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي مِنَ الدَّجَّالِ: أَئِمَّةٌ مُضِلِّينَ .

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''میں اپنے بعد تم پر دجال کے فتنے سے بھی بڑھ کر جس چیز کا خوف کرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے امام ہیں۔''

شرح گمراہ اماموں کا فتنہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ قربِ قیامت اس طرح کے امام ہوں گے جو بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اور وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔'' درحقیقت گمراہ امام بہت بڑا فتنہ ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِجْعَلُوْا اَئِمَّتَكُمْ خِيَارٌ (یعنی تمہارے امام بہترین شخص ہونے چاہئیں) لیکن جو خود گمراہ ہو وہ دوسرے کی کیا خاک راہنمائی کرے گا؟ بلکہ اس پر ''نیم ملاں خطرہ ایمان'' کی تمثیل صادق آئے گی۔ اللہ تعالیٰ امت کو اس طرح کے گمراہ اماموں کے فتنہ سے محفوظ فرمائے جو نت نئے انداز میں دین میں رخنہ اندازی کرتے ہیں اور عوام الناس کو دین سے دور کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

---

[100] **صحيح لغيره**: مصنف ابن أبي شيبة : 493/7، رقم : 37486، مسند أبي يعلى : 466، والحديث في مسند أحمد : 98/1، رقم : 765 وله شاهد صحيح في سنن أبي داؤد : 4252.

[۲۳]......بَابٌ

ہدایت کے باوجود گمراہ ہونے والی قوم جھگڑے میں مبتلا کر دی جاتی ہے

[101]...... ثنا أَبُو بكرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيرٍ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: ثنا حَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجِدَالَ))، ثُمَّ قَرَأَ ﴿مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا.﴾ [الزخرف: 58]

ترجمة الحديث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''کوئی قوم ہدایت یافتہ ہونے کے بعد گمراہ نہیں ہوتی مگر جھگڑا دی جاتی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا﴾ (الزخرف: ۵۸) ''انہوں نے صرف آپ سے جھگڑے کی مثال بیان کی ہے''

شرح: جھگڑا کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکات کو زائل کر دیتا ہے: اسلام اعلیٰ اخلاق اور نیک اوصاف کے ساتھ متصف رہنے کا درس دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کو وہ شخص انتہائی مبغوض ہے، جو سخت جھگڑالو ہو۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے درمیانی عشرے کا اعتکاف فرمایا، تو معلوم ہوا کہ لیلۃ القدر اس عشرے میں نہیں ہے، بعد میں آپ ﷺ نے آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا اسی دوران ایک رات آپ ﷺ کو لیلۃ القدر دکھائی گئی اور آپ لوگوں کو بتانے کے لیے نکلے لیکن راستے میں دو شخص جھگڑ رہے تھے جس کی وجہ سے آپ بھول گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''لیلۃ القدر آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔'' اس حدیث کے تحت امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جھگڑنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں اٹھ جایا کرتی ہیں'' (المسلم ۱/ ۳۹۰ باب فضل ليلة القدر)

[۲٤]......بَابُ ذِكْرِ الْقَلَمِ أَنَّهُ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى، وَمَا جَرَى بِهِ الْقَلَمُ

قلم اللہ کی سب سے اوّل مخلوق ہے اور قلم نے کیا لکھا ہے اس کا بیان

[102]...... ثنا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ نِمْرَانَ الذِّمَارِيُّ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأُرْدُنِّيُّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ

[101] **حسن:** سنن الترمذی، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الزخرف، رقم: 3253، سنن ابن ماجه: 48، مسند أحمد: 256/5، رقم: 22204.

[102] **صحيح لغيره:** سنن أبی داؤد، كتاب السنة، باب فی القدر، رقم: 4700، مسند الشاميين للطبرانی: 59، القضاء والقدر للبيهقی: 11، وله عدة طرق.

الـصَّامِتِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَـقُـولُ: أَوَّلُ مَا خَلَقَ تَعَالَى الْقَلَمُ، فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ، قَالَ: يَا رَبِّ، وَمَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ .

ترجمة الحديث: حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا پھر اسے کہا لکھ۔ اس نے کہا اے رب تعالیٰ! کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ہر چیز کی تقدیر لکھ دے۔''

شرح: قلم پہلے یا عرش؟ حافظ ابو العلاء الھمد انی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ کے بارے اختلاف ہے کہ سب سے پہلے قلم پیدا کی گئی یا عرش؟

علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ قلم سے پہلے عرش پیدا کیا گیا، کیونکہ صحیح حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ .)) (مسند احمد ٢/ ١٦٩) یعنی آسمان اور زمین کے پیدا فرمانے سے پچاس ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تقدیر تحریر فرمائی اور اس کا عرش پانی پر تھا۔

اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عرش پیدا فرمانے کے بعد تقدیر لکھی گئی، اور اس کا آغاز قلم سے ہوا۔ اس لحاظ سے قلم کے بارے میں کہا کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے پہلے پیدا فرمایا۔ (شرح العقیدہ الطحاویہ ص ٢٦٥)

لیکن محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ کے نزدیک راجح یہ ہے کہ قلم عرش سے پہلے پیدا کی گئی ہے، چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا حدیث سے یہ استدلال نہیں لیا جا سکتا کہ عرش قلم سے پہلے مخلوق تھی حتی کہ دوسری روایت پر اس کی ارجحیت ثابت ہو جائے، لہٰذا کسی ایک کا راجح ہونا ضروری ہے، اس لحاظ سے دوسری زیادہ راجح ہے۔ کیونکہ اکثر راوی اسی پر اتفاق کرتے ہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس کی شاہد ہے جس میں ہے۔ اِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْقَلَمُ ثُمَّ النُّوْنُ وَهِيَ الدَّوَاةُ۔ ثُمَّ قَالَ اُكْتُبْ...... سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم پیدا فرمائی پھر دواۃ......الخ۔ لہٰذا حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت عبادۃ بن صامت کی دونوں روایات کے درمیان تعارض نہیں ہے کیونکہ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث میں عرش کی تخلیق کے بعد کتابت کی صراحت ہے۔ اور حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت میں صراحت ہے کہ قلم سب سے اول مخلوق ہے۔ پھر اسے حکم دیا گیا کہ ہر چیز لکھ دے اور ان میں عرش بھی ہے۔ لہٰذا میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ عرش سے پہلے قلم پیدا کی گئی تھی۔

(التعلیق علی شرح العقیدہ الطحاویہ حدیث نمبر ١٣٧)

[103]...... حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى الْقَلَمُ، فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ. قَالَ: وَمَا أَكْتُبُ يَا رَبِّ؟ قَالَ: اكْتُبِ الْقَدَرَ. قَالَ: وَكَتَبَ مَا هُوَ كَائِنٌ.))

ترجمة الحديث: حضرت ولید بن عبادة اپنے باپ حضرت عبادة بن صامت سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لکھ۔ اس نے کہا: میرے رب! کیا لکھوں؟ فرمایا: تقدیر لکھ دے اور اس نے جو کچھ ہونا تھا سبھی کچھ لکھ دیا۔''

شرح: قلم کی چار قسمیں: علامہ ابن ابی العز رحمہ اللہ قلم کی چار قسمیں بتاتے ہیں: (اول) جو تمام مخلوقات کو شامل ہے۔ (دوم) جس نے آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبر دی۔ (سوم) بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو فرشتہ اس میں پھونکتا ہے تو بچے کا رزق، اجل، عمل، نیک بخت، اور بد بخت ہونا لکھا جاتا ہے۔ (چوتھا) وہ قلم ہے جو انسان کی بلوغت کے وقت اس پر رکھا ہوتا ہے وہ قلم کراماً کاتبین کے ہاتھ میں ہوتا ہے، جس سے وہ ان تمام کاموں کو لکھتے ہیں جو انسان کرتا ہے۔ (اسلامی عقائد: صادق خلیل ص ۳۴۳)

[104]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: سَأَلْتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ: كَيْفَ كَانَتْ وَصِيَّةُ أَبِيكَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ؟ قَالَ: أَيْ بُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى الْقَلَمُ. فَقَالَ: اكْتُبْ. قَالَ: وَمَا أَكْتُبُ يَا رَبِّ؟ قَالَ: اكْتُبِ الْقَدَرَ. قَالَ: فَجَرَى الْقَلَمُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ.

ترجمة الحديث: جناب عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ولید بن عبادہ سے پوچھا آپ کے باپ نے وفات کے وقت کیا وصیت کی تھی انہوں نے کہا میرے باپ نے کہا تھا، اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا: ''سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا، اسے کہا: لکھ! اس نے عرض کیا، میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تقدیر لکھ دے اسی وقت قلم نے جو کچھ ہوا تھا یا جو کچھ قیامت تک ہونا تھا، سبھی کچھ لکھ دیا۔''

---

[103] صحيح لغيره: مسند أحمد: 317/5، رقم: 22707، الأوائل لابن أبی عاصم: 1.

[104] صحيح: الأوائل لابن أبی عاصم: 2، القدر للفريابی: 425، الشريعه للأجری: 439.

[105]...... ثنا عمرو بن علي، ثنا أبو داود، ثنا عبد الواحد بن سليم، عن عطاء بن أبي رباح، حدثني الوليد بن عبادة بن الصامت، قال: دعاني أبي فقال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: أول ما خلق الله تعالى القلم، فقال: اكتب. فكتب ما كان وما هو كائن إلى الأبد.

ترجمة الحديث حضرت ولید بن عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھے بلایا، اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور اسے کہا لکھ دے، اس نے سبھی کچھ لکھ دیا۔''

[106]...... ثنا ابن مصفى، ثنا بقية، حدثني أرطاة بن المنذر، عن مجاهد بن جبير، عن ابن عمر، قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: أول ما خلق الله تعالى القلم، فأخذه بيمينه وكلتا يديه يمين. قال: فكتب الدنيا وما يكون فيها من عمل معمول بر أو فجور، رطب أو يابس، فأحصاه عنده في الذكر. فقال: اقرأوا إن شئتم ﴿هٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (الجاثية: ٢٩)، فهل تكون النسخة إلا من شيء قد فرغ منه.

ترجمة الحديث حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدا فرمائی، پھر اسے اپنے داہنے ہاتھ میں لیا، اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، قلم نے دنیا ومافیہا میں جو کچھ رطب ویابس نیک یا برا کام ہونا تھا، سبھی کچھ لکھ دیا اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے پاس ذکر میں لکھ لیا، آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہتے ہو، تو یہ فرمان الٰہی پڑھو: ﴿هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴾ (الجاثیہ: ۲۹) ''یہ ہماری کتاب تمہارے بارے میں سچ سچ بیان کر دے گی، جو کچھ تم کیا کرتے تھے ہم لکھواتے جاتے تھے۔'' ظاہر ہے، جو چیز پہلے موجود ہوگی، اسے ہی نسخ (نقل) کیا جاسکتا ہے۔''

شرح اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں: اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں یہ نہیں کہ مخلوقات کی طرح بایاں ہاتھ کمزور ہو، بلکہ اس کے دونوں ہاتھ یکساں زور اور قوت والے ہیں، تو گویا دونوں ہاتھ داہنے ہوئے، اس کے برعکس اگر مخلوق میں سے کسی کا دایاں ہاتھ کام کرتا ہے، تو بایاں اس قدر کام نہیں کرتا اور اگر کوئی بائیں ہاتھ کے ساتھ کام کرتا ہے، تو وہ دائیں ہاتھ کے ساتھ اس طرح کام نہیں کر سکتا، لیکن اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

---

[105] **صحيح**: سنن الترمذی، کتاب القدر، باب، رقم: 2155، مسند الطیالسی: 578، مسند ابن الجعد: 3444.

[106] **ضعیف**: مجاہد نے یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی لہٰذا سند منقطع ہے۔ واللہ اعلم! الشریعة للآجری: 340 (416)، مسند الشامیین للطبرانی: 673، الإبانه لابن بطة: 1365، القدر للفریابی: 416.

[107]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، ثنا أَيُّوبُ أَبُو زَيْدٍ الْحِمْصِيُّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: أَوَّلُ شَيْءٍ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى الْقَلَمُ ، وَقَالَ: اجْرِ ، فَجَرَى تِلْكَ السَّاعَةِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ .

ترجمة الحديث: حضرت عبادہ بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا، اسے کہا ''جاری ہو جا'' وہ اسی وقت جاری ہوگئی اور اس نے جو کچھ ہونا تھا، سبھی کچھ لکھ دیا۔''

[108]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، ثنا يَعْمُرُ بْنُ بِشْرٍ ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَوَّلُ شَيْءٍ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى الْقَلَمُ ، فَأَمَرَهُ فَكَتَبَ كُلَّ شَيْءٍ يَكُونُ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا۔ اسے حکم دیا، تو اس نے ہر چیز لکھ دی جو ہونے والی تھی۔''

[109]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ زَيْدٍ ، ثنا مُرَاجِمُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ ، بِمَا أَنْتَ لَاقٍ؟)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو تو ملنے والا ہے، اس سے قلم خشک ہو چکی ہے۔''

[110]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ؟))

---

[107] صحيح: مسند البزار : 2687 ، مسند الشاميين للطبراني : 1949 .

[108] صحيح: مسند أبي يعلى : 2329 ، المعجم الكبير للطبراني : 12500 ، القدر للفريابي : 65 .

[109] صحيح: فوائد تمام : 1474 ، صفات رب العالمين لابن المحب : 102 ، والحديث في صحيح البخاري : 5076 .

[110] صحيح البخاري ، كتاب النكاح ، باب ما يكره من التبتل والخصاء ، رقم : 5076 ، سنن النسائي : 3217 ، صحيح أبي عوانة : 4007 .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ہریرہ! جن کاموں کو تو انجام دے گا، ان کے لکھنے سے قلم خشک ہو چکی ہے۔''

شرح تقدیر کا مطلب یہ نہیں کہ عمل کرنا چھوڑ دیا جائے: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم کسی جنازہ میں شرکت کے لیے بقیع غرقد کے مقام پر موجود تھے، ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ آ کر بیٹھ گئے ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، جس کے ساتھ زمین کریدنے لگے، پھر فرمایا ''ہر نفس کا ٹھکانا اللہ تعالیٰ نے جنت یا جہنم میں لکھ دیا، حتیٰ کہ نیک بخت یا بد بخت بھی لکھ دیا گیا ہے'' ایک آدمی نے دریافت کیا: اے رسول اللہ! ﷺ کیا ہم تقدیر پر بھروسہ نہ کریں اور عمل کرنا چھوڑ دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''جو کوئی سعادت مند ہوگا، وہ نیک بختوں والے عمل کرے گا، اور جو کوئی اہل شقاوت میں سے ہوگا، وہ بد بختوں والے عمل کرے گا۔'' پھر فرمایا ''تم عمل کرو، ہر کوئی جس چیز کے لیے پیدا کیا گیا ہے، اس کے لیے اسے توفیق دی جائے گی، اگر کوئی اہل سعادت سے ہے، تو نیک بختی کے لیے توفیق دیا جائے گا، اور اگر کوئی اہل شقاوت سے ہے، تو بد بختی کے اعمال اس کے لیے آسان کر دیے جائیں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝﴾ (الليل: ٥، ١٠) (بخاری و مسلم)

جس شخص نے اللہ کی راہ میں دیا اور پرہیز گاری اختیار کی اور نیکی کی تصدیق کی تو ہم اسے آسانی کے لیے آسانی دیں گے۔ لیکن جس نے بخل سے کام لیا اور بے نیازی اختیار کی اور نیکی کو جھٹلایا تو ہم اسے تنگی کے لیے آسانی دے دیں گے۔''

[111]...... ثنا دُحَيْمٌ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاتِكَةِ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ لَمَّا احْتُضِرَ سَأَلَهُ ابْنُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَالَ: يَا أَبَهْ، أَوْصِنِي قَالَ: أَجْلِسُونِي يَا بَنِيَّ فَأَجْلَسُوهُ. قَالَ: يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللَّهَ، وَلَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ تَعَالَى حَتَّى تُؤْمِنَ بِاللَّهِ تَعَالَى، وَلَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ يُخْطِئُكَ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْقَدَرُ عَلَى هَذَا، مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا أَدْخَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى النَّارَ)) .

[111] صحيح لغيره: المعجم الأوسط للطبراني: 6318، ومسند الشاميين له: 1608، القدر للفريابي: 75.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ولید بن عبادۃ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت آیا، تو ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے ان سے کہا، ابا جان! کوئی وصیت کیجئے؟ انہوں نے کہا مجھے بٹھا دو۔ انہیں اٹھا کر بٹھایا گیا، انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے ڈر جا، اور اس وقت تک تو اللہ تعالیٰ سے ڈر نہیں سکتا، جب تک تو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آئے اور تو اس وقت تک اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لا سکتا، جب تک کہ اچھی اور بری تقدیر پر یقین نہ کرلے۔ اور یہ اچھی طرح جان لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچنے والی ہے وہ کبھی بھی تجھ سے خطا نہیں ہوسکتی، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ: ”تقدیر کا معاملہ اسی طرح ہے جو اس کے علاوہ کسی دوسرے عقیدے پر فوت ہوگیا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل فرمائیں گے۔“

[۲۵] ...... بَابُ ثَوَابِ مَنْ يَدْعُو إِلَى خَيْرٍ ، وَعِقَابُ مَنْ يَدْعُو إِلَى شَرٍّ

خیر کے داعی کے لیے ثواب اور شر کے داعی کے لیے گناہ کا بیان

[112]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُو إِلَى شَيْءٍ إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کوئی کسی چیز کی طرف دعوت دیتا ہے، قیامت کے دن اسی کے لیے کھڑا ہوگا۔“

[113]...... ثنا ابْنُ حُمَيْدٍ ، ثنا جَرِيرُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أَجْرِ مَنِ اتَّبَعَهُ ، لَمْ يَنْتَقِصْ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنِ اتَّبَعَهُ ، لَا يَنْقُصُ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا)) .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے ہدایت کی طرف بلایا، اسے بھی پیروی کرنے والے جتنا اجر ملے گا، کسی کے اجر وثواب میں کمی نہیں ہوگی، اور جس نے کسی گمراہی کی طرف بلایا، اسے بھی پیروی کرنے والوں کے برابر جتنا گناہ ملے گا، کسی کے گناہ میں کمی نہیں ہوگی۔“

---

[112] ضعيف : لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجه ، المقدمة ، باب من من سنة حسنة ، رقم : 208.

[113] صحيح مسلم ، كتاب العلم ، باب من سن سنة حسنة ، رقم : 2674 (6804) ، سنن أبي داؤد : 4609 ، سنن الترمذي : 2674 من طريق آخر .

شرح اچھے کام اور برے کام کی جزا وسزا: شریعت اسلامیہ نے ایسے شخص کی ستائش کی ہے، جو لوگوں کو اچھے کاموں کی طرف دعوت دیتا ہے کہ اسے پورا پورا اجر وثواب ملے گا۔ اَلـدَّالُّ عَلٰی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهِ (کسی نیکی پر راہنمائی کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کرنے والے کو ملے گا۔) اسی طرح جو لوگوں کو برائی کی دعوت دیتا ہے، اسے بھی اتنا ہی گناہ ملے گا، جتنا گناہ برائی کرنے والے کو ملے گا، جیسے قیامت تک جتنے قتل ہوتے رہیں گے ان تمام کا گناہ قابیل کو بھی ملے گا، کیونکہ اس نے قتل کو ایجاد کیا تھا۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ۔

[٢٦]...... بَابُ مَا يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهِ

مومن کن خصلتوں پر پیدا ہوتا ہے

[114]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ)).

ترجمة الحديث حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب خصلتوں پر مومن کی پیدائش ہوسکتی ہے، مگر جھوٹ اور خیانت پر نہیں۔''

[115]...... ثنا خَالِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَخْلَدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا قُرَّةُ بْنُ عِيسَى، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ)).

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''سبھی خصلتوں پر مومن کی پیدائش ہوسکتی ہے، مگر خیانت اور جھوٹ پر نہیں''

[116، 117]...... قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَبَعٍ)).

---

[114] ضعيف : سند منقطع ہے اور درمیانی واسطہ مجہول ہے۔ مسند أحمد : 252/5، رقم : 22170، مصنف ابن أبی شيبة : 236/5، رقم : 25608، وله شاهد عن سعد رضی اللہ عنہ فی مسند البزار : 1139، وسنده ضعيف وفی الزهد لابن المبارك : 828 موقوفاً على سعد رضی اللہ عنہ وسنده صحيح.

[115] ضعيف : عبيداللہ بن الوليد الوصافی راوی ضعیف ہے۔ شعب الإيمان للبيهقی : 4471، المعجم الكبير للطبرانی : 13815، مسند الشهاب : 90.

[116] حديث معاذ رضی اللہ عنہ، مسند أحمد : 232/5، رقم : 22021 وسنده ضعيف.

[117] حديث عوف رضی اللہ عنہ، المعجم الكبير للطبرانی : 69/18، رقم : 127 وفی اسناده مقال.

ترجمة الحديث: حضرت معاذ بن جبل اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، اس طمع اور حرص سے جو عیب اور برائی کی طرف لے جائے۔“

شرح: طبع سے مراد: امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رَین طبع سے کم ہے، اور طبع اقفال سے کم ہے۔ (بیضاوی) نہایہ میں ہے کہ طبع (بہ سکون با) مہر کرنا اور طبع (بفتح باء) میل کچیل اور زنگ کے معنی میں ہے۔

[118]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثنا مُرَاجِمُ بْنُ الْعَوَّامِ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالْخَيْلُ تَنْزِعُ بِنَا فِي آثَارِ الْقَوْمِ، كَأَنَّ مَسِيرَنَا هَذَا فِي الْكِتَابِ السَّابِقِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا، اے رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم بعض مرتبہ ہمیں گھوڑے کسی قوم کے پیچھے دوڑا لے جاتے ہیں، کیا ہمارا یہ چلنا سابقہ کتاب میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہاں، ایسا ہی ہے۔“

[۲۷]......بَابٌ

انسان تمام عمر جنتیوں والے اعمال کرتا رہتا ہے......الخ

[119]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَبْلَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعُرْسَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: ((إِنَّ الْمَرْءَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُرْهَةَ مِنْ دَهْرِهِ، ثُمَّ تَعْرِضُ لَهُ الْجَادَّةُ مِنْ جَوَادِّ النَّارِ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِهَا حَتَّى يَمُوتَ عَلَيْهَا، وَذَلِكَ مَا كُتِبَ لَهُ، وَإِنَّ الْمَرْءَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ الْبُرْهَةَ مِنْ دَهْرِهِ، ثُمَّ تَعْرِضُ لَهُ الْجَادَّةُ مِنْ جَوَادِّ الْجَنَّةِ، فَيَعْمَلُ بِهَا حَتَّى يَمُوتَ عَلَيْهَا، وَذَلِكَ مَا كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالَى)) ، أَحْسَبُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .

ترجمة الحديث: جناب عدی بن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرس سے سنا، وہ فرماتے تھے: ”ایک شخص زمانہ بھر جنتیوں والے کام کرتا رہتا ہے، پھر بعد میں اس کے سامنے جہنم کا بڑا راستہ آ جاتا ہے،

---

[118] ضعیف : زہری مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ فوائد تمام : 1475، مسند البزار : 7762، جزء أبي العبّاس العصمي : 50 .

[119] صحيح: ابن وھب کے سماع کی صراحت مسند الشامیین میں ہے۔ المعجم الكبير للبطرانی : 137/17، رقم: 370، ومسند الشاميين له : 29، القضاء والقدر للبيهقي : 118 .

وہ جہنمیوں والے کام کرتے کرتے فوت ہو جاتا ہے، کیونکہ یہی چیز اس کے لیے لکھی ہوتی ہے، اور اسی طرح ایک آدمی ایک زمانہ بھر جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے، پھر جنت کے راستے پر چلنا شروع کر دیتا ہے، اور جنتیوں والے کام کرتا رہتا ہے، اور اس کی موت ان اعمال پر ہی ہو جاتی ہے کیونکہ یہی چیز اس کے لیے لکھی ہوتی ہے۔'' جناب عدی رحمہ اللہ کہتے ہیں میرے خیال میں انہوں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرمائی تھی۔

شرح: اعمال کا دارو مدار خاتمے پر ہے: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہوتا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری حدیث میں اس کی یوں وضاحت فرمائی: ''إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ'' اسی طرح حدیث میں ہے کہ ایک شخص نیک اعمال کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے، تو اس پر کتاب سبقت لے جاتی ہے، اور وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔ اور اسی طرح ایک شخص زندگی بھر برائیاں کرتا رہتا ہے، اور جب خاتمہ ہوتا ہے تو نیک عمل کر لیتا ہے، اور اسے جنت کا داخلہ مل جاتا ہے۔ اس لیے ہمیں دعا کرنی چاہیے اے اللہ تعالیٰ! ہمارا خاتمہ ایمان پر فرما، اور آخری وقت اسلام پر موت آئے۔ (آمین)

[۲۸]......بَابُ ذِكْرِ الرِّضَا بِالْقَدَرِ وَالرِّضَا بِهِ

تقدیر کا ذکر اور اس پر راضی رہنے کا بیان

[120]...... ثنا ابْنُ حِسَابٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي عُمَرُ، قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ هَيْئَتُهُ هَيْئَةُ مُسَافِرٍ، وَثِيَابُهُ ثِيَابُ مُقِيمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَدْنُو مِنْكَ، فَدَنَا حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَبِالْمَوْتِ، وَبِالْبَعْثِ، وَالْجَنَّةِ، وَالنَّارِ، وَالْقَدَرِ كُلِّهِ. فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ آمَنْتَ)) . قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيَّ بِالرَّجُلِ)) . قَالَ: فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَالَ: ((هٰذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے۔ اچانک ایک شخص آیا، جس کے کپڑے دیکھو تو مقیم معلوم ہوتا تھا، ویسے ہیئت کذائی مسافروں جیسی تھی اس نے کہا! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے قریب آ جاؤں پھر وہ انتہائی قریب ہو کر بیٹھ گیا، پھر اس نے اپنا ہاتھ آپ کے گھٹنے

---

[120] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان والإسلام، رقم: 8 (94)، سنن أبي داؤد: 4695، سنن الترمذي: 2610.

پر رکھتے ہوئے کہا: اے رسول اللہ ﷺ ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، بعث بعد الموت، جنت اور جہنم اور ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لائے، اس نے کہا کہ جب میں یہ کرلوں گا تو میں ایمان دار ہو جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تو اس شخص نے کہا ''تو نے سچ کہا'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب وہ واپس گیا تو نبی اکرم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا ''اس شخص کو لے کر آؤ'' سبھی نے بہتیرا ڈھونڈا، لیکن وہ انہیں کہیں نہ ملا، آپ نے فرمایا یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تھے، تاکہ تمہیں تمہارا دین سکھائیں۔''

شرح حدیث کی وضاحت: ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عجیب وغریب سوالات پوچھنے شروع کر دیے، حتیٰ کہ ایک آدمی نے کہہ دیا میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا ''تیرا باپ فلاں ہے'' اس کے بعد سوالات کرنے پر پابندی لگا دی ان دنوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ خواہش ہوا کرتی تھی، کہ کوئی اجنبی آدمی آئے اور دین کے متعلق کوئی مسئلہ وغیرہ دریافت کرے، تاکہ ہمیں بھی اس کے متعلق راہنمائی ہو سکے، چنانچہ ان دنوں حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور باقی روایات میں یہ وضاحت ہے کہ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام انسانی شکل میں آتے تو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آتے تھے، بہرحال وہ تشریف لائے اور انہوں نے ایمان، اسلام اور احسان کے متعلق سوالات کیے، جن کا آپ نے جواب دے دیا، پھر انہوں نے قیامت کے متعلق سوال کیا، آپ نے فرمایا ''اس کے متعلق تو مجھے آپ سے زیادہ علم نہیں ہے، چنانچہ انہوں نے قیامت کی نشانیوں کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے قیامت کی علامات بیان فرما دیں، اس کے بعد وہ چلے گئے ڈھونڈنے پر بھی نہ ملے، تو آپ نے فرمایا: ''یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے، جو تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لیے تشریف لائے تھے، کیونکہ تم نے پوچھنا بند کر دیا تھا۔'' اس واقعہ میں صحابہ کرام کو تعجب دراصل اس بات کا تھا کہ اجنبی آدمی ہے، اور کپڑے بالکل سفید ہیں جیسے اس نے سفر نہ کیا ہو، اور مدینے کا رہنے والا بھی نہیں تھا۔ اور دوسری تعجب کی بات یہ تھی کہ وہ پہلے سوال کرتا بعد میں جواب سن کر اس کی تصدیق بھی کر دیتا، اس لیے صحابہ کرام شش وپنج میں پڑ گئے آخر یہ کون شخص ہو سکتا ہے۔ بہرحال اس حدیث میں ایمان کی تعریف میں یہ کہا گیا ہے کہ ہر طرح کی تقدیر پر ایمان لانا، یہ ایمان کی نشانی ہے۔

[121]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، وَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

[121] صحيح لغيره: السنن الكبرىٰ للنسائی: 5852، تعظيم قدر الصلاة للمروزی: 370.

﴿ترجمة الحديث﴾ یہی حدیث اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند سے مروی ہے۔

[122]...... ثنا ابْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، ثنا أَبُو الْجَوَّابِ، ثنا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَيَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فَذَكَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ ابن بریدہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں اور یحیٰ بن یعمر گئے.......... الخ پھر انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث روایت کی۔

[123]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، ثنا مُعَاذُ بْنِ مُعَاذٍ ح. وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، ثنا أَبِي، ثنا كَهْمَسٌ، ثنا ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی طرح بیان کرتے ہیں۔

[124]...... ثنا أَبُو كَامِلٍ الْفُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ، ثنا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَاءُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ غِيَاثٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَيَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عُمَرُ، أَوْ أَخْبَرَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور مذکورہ روایت ذکر کی۔

[125]...... ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ، ثنا شَرِيكٌ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ الْكِنْدِيُّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَجَجْتُ أَنَا وَيَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فَمَرَرْنَا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

---

[122] **صحيح لغيره**: الشريعة للأجرى: 208، فوائد الحنانى: 194.

[123] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان والإسلام، رقم: 8 (93)، سنن أبى داؤد: 4695.

[124] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان والإسلام، رقم: 8 (94)، الإيمان لإبن منده: 9.

[125] **ضعيف**: حسین بن حسن الکندی راوی مجہول ہے۔ تاريخ واسط لبحشل: 1/123-124، أخبار القضاة لوكيع: 9/3، وسيأتى برقم: 172.

﴿ترجمة الحديث﴾ حمید بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں میں اور یحییٰ بن یعمر نے حج کیا تو ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس گئے۔ آگے وہی روایت ذکر کی۔

[126]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ قَالَ: حَجَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: فَلَقِينَا ابْنَ عُمَرَ كَفَّةً عَنْ كَفَّةٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ یحییٰ بن یعمر ذکر کرتے ہیں کہ میں نے اور حمید بن عبدالرحمٰن رحمہما اللہ نے حج کیا، اور ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آمنے سامنے ہوگئی تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذکورہ روایت ذکر کی۔

[127]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا مُؤَمَّلٌ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ: ((وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے یہی روایت کرتے ہیں جس میں یہ بھی ہے کہ "تو ہر طرح کی تقدیر پر ایمان رکھے۔"

[128]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَدَرِ)).

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اے اللہ تعالیٰ! میں تقدیر کے ساتھ راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔"

شرح تقدیر پر راضی رہنا: مومن آدمی ہر وقت تقدیر پر راضی رہتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ جو مصیبت اور پریشانی پہنچنی ہے، وہ لامحالہ پہنچ کر رہے گی، ساری دنیا مل کر بھی اسے ٹال نہیں سکتی۔ اس طرح جو نعمت انسان کے مقدر میں ہے وہ مل کر رہے گی خواہ ساری کائنات نہ چاہے لہٰذا تقدیر پر راضی رہنے میں ہی بھلائی ہے، اگر ہم تقدیر پر ناخوش ہوں گے تو اس کے ساتھ کوئی فرق نہیں پڑ سکتا اور ایسے کرنے سے مصیبت ٹل تو نہیں سکتی، الٹا ہم گناہ گار ہوں گے۔

[126] **صحيح**: صحيح أبي عوانة : 4، صحيح ابن حبان : 173.

[127] **صحيح**: مسند أحمد : 107/2، رقم : 5857، تعظيم قدر الصلاة للمروزي : 372.

[128] **حسن لغيره**: سنن النسائي، كتاب السهو، باب نوع آخر، رقم : 1307، مسند أحمد : 264/4، رقم : 18325، مصنف ابن أبي شيبة : 44/6، رقم : 29346.

[129]...... ثنا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: ((وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَدَرِ)) .

ترجمة الحديث حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ تعالیٰ! میں آپ سے تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔''

[130]...... ثنا زَكَرِيَّا بْنُ صَبِيحٍ ، ثنا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، ح . وَثنا أَبُو مُوسَى ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: بِشَهَادَةِ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ ، وَحَتَّى يُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَحَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ .

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا، جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لے آئے، (۱) اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔(۲) میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور مجھے اللہ تعالیٰ نے حق دے کر بھیجا ہے (اس پر ایمان لائے)(۳) قیامت کے دن اٹھنے کے ساتھ ایمان لائے (۴) ہر طرح کی تقدیر کے ساتھ ایمان لائے۔''

شرح اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایمان کے لیے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔(۱) لا الٰـہ الّا اللّٰـہ کی گواہی (۲) محمد رسول اللہ کی گواہی اور اس بات کا اقرار کرنا کہ آپ حق دے کر بھیجے گئے ہیں۔(۳) بعث بعد الموت کے ساتھ ایمان لانا، اور اگلے جہان کے لیے تیاری کرنا۔(۴) ہر طرح کی تقدیر پر ایمان لانا، خواہ اچھی ہو یا بری۔

[131]...... ثنا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، قَالا: ثنا حَمَّادُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ ، مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ مِنْ أَهْلِ حَرَسْتَا ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ الْعَنْسِيُّ ، ثنا أَبِي ، قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبِي ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ جَاءَ

[129] حسن: سنن النسائي ، كتاب السهو ، باب نوع آخر ، رقم : 1306 ، مسند البزار : 1393 ، صفات رب العالمين لابن المحب : 29 .

[130] حسن: سنن الترمزي ، كتاب القدر ، باب ماجاء في الإيمان بالقدر خيره وشره ، رقم : 2145 ، سنن ابن ماجه : 81 ، مسند أحمد : 97/1 ، رقم : 758 .

[131] ضعيف : اسماعیل بن عبدالرحمٰن اور اس کا والد مجہول ہیں۔ شرح أصول الاعتقاد للالكائي : 1109 ، فوائد تمام : 965 ، تاريخ دمشق لابن عساكر : 14/9 .

بِثَلاثٍ وَلَمْ يَأْتِ بِالرَّابِعَةِ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَشَهِدَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَأَنَّهُ مَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

ترجمة الحديث: جناب مصعب بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تین کام کرے اور چوتھا نہ کرے، وہ مومن نہیں ہے: (۱) لا إلہ إلا اللہ کی گواہی دینا۔ (۲) حضرت محمد ﷺ کے رسول اللہ ہونے کی گواہی دینا۔ (۳) مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا۔ (۴) اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانا۔

[132]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو مَالِكٍ حَمَّادُ بْنُ مَالِكٍ، مِنْ أَهْلِ حَرَسْتَا، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادٍ الْعَبْسِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ، وَابْنِ نُفَيْعٍ، ذَكَرَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: سعد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مذکورہ سند سے بھی مروی ہے۔

[133]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: ((إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، وَلَنْ يُؤْمِنَ أَحَدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ)).

ترجمة الحديث: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: ''تم سے پہلے لوگ صرف اسی لیے ہلاک ہوگئے کہ وہ اپنے انبیاء علیہم السلام پر اختلاف کرتے تھے، اور کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لے آئے۔''

شرح: انبیاء علیہم السلام پر اختلاف: طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس اختلاف سے مراد وہ اختلاف ہے جو انسان کو کفر اور بدعت تک پہنچا دے۔ (مجمع لغات الحدیث ۲/ ۱۱۵)

اختلاف کے وقت جب اللہ اور رسول کا حکم آ جائے تو سر تسلیم خم کرنا ہوگا۔ ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ (الاحزاب: ۳۶) ''اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔''

---

[132] ضعيف: راوی مجهول ہیں۔ الكنى والأسماء للدولابي: 1711، تاريخ دمشق لابن عساكر: 147/15.

[133] حسن: مسند أبي يعلى: 7340.

[134]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وَأَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: ((لا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ شَرِّهِ وَخَيْرِهِ)) .

ترجمة الحديث: جناب عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ اپنے دادے سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لے آئے۔''

[135]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ، ثنا عَمْرُو الْعَنْقَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أَتَيْنَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ لِأُسْلِمَ فَقَالَ: ((يَا عَدِيُّ بْنَ حَاتِمٍ أَسْلِمْ تَسْلَمْ))، قُلْتُ: وَمَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: ((تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَتُؤْمِنُ بِالْأَقْدَارِ كُلِّهَا خَيْرِهَا وَشَرِّهَا، وَحُلْوِهَا وَمُرِّهَا)) .

ترجمة الحديث: جناب شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، ہم نے خواہش کی کہ آپ ہمیں کوئی حدیث بتائیں جو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا: ''میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں اسلام لانے کی غرض سے حاضر ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا ''اے عدی! مسلمان ہو جا تو محفوظ رہے گا'' میں نے عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، نیز یہ گواہی دے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، اور اسی طرح ہر قسم کی تقدیر خواہ اچھی ہو یا بری، میٹھی ہو یا کڑوی کے ساتھ تو ایمان لائے۔''

[136]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ يَلْبَثُ مُؤْمِنًا أَحْقَابًا وَأَحْقَابًا، ثُمَّ يَمُوتُ وَاللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ سَاخِطٌ، وَإِنَّ الْعَبْدَ يَلْبَثُ كَافِرًا أَحْقَابًا وَأَحْقَابًا، ثُمَّ يَمُوتُ وَاللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَاضٍ)) .

---

[134] حسن: الإبانة لابن بطة: 1453، مسند أحمد: 181/2، رقم: 6703، القدر للفريابی: 203، 204.

[135] ضعيف جداً: عبد الاعلیٰ بن أبی المساور راوی متروک ہے۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فی القدر، رقم: 87، المعجم الكبير للطبرانی: 81/17، رقم: 182، سيرة ابن اسحاق، ص: 287.

[136] ضعيف: عبدالملک کے حالات نہیں ملے نیز عیسیٰ بن ہلال الصدفی راوی مجہول ہے۔ المعجم الكبير للطبرانی: 65/12، رقم: 160، والمعجم الأوسط له: 8801، شعب الإيمان للبيهقی: 6319.

ترجمة الحدیث حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقینا ایک لمبا عرصہ مومن رہتا ہے، لیکن جب اس کو موت آتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوسرا شخص ایک لمبا عرصہ کفر کی حالت میں زندگی گزارتا ہے، لیکن جب اسے موت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔''

[۲۹]...... بَابُ ذِكْرِ احْتِجَاجِ مُوسَى وَآدَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مناظرہ

[137]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مُوسَى النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا رَبِّ، أَرِنَا أَبَانَا الَّذِي أَخْرَجَنَا وَنَفْسَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، فَأَرَاهُ اللَّهُ تَعَالَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: نَعَمْ. قَالَ: أَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللَّهُ تَعَالَى فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، وَأَمَرَ مَلَائِكَتَهُ فَسَجَدُوا لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوسَى. قَالَ: أَنْتَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَنْتَ الَّذِي كَلَّمَكَ رَبُّكَ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا وَجَدْتَ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، أَنَّ ذَلِكَ كَائِنٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ أُخْلَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَفِيمَ تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ سُبِقَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْقَضَاءِ قَبْلِي؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ))

ترجمة الحدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! ہمیں ہمارے باپ آدم دکھائیں، جنہوں نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکال دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں آدم علیہ السلام دکھا دیئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمایا: ''آپ وہ آدم علیہ السلام ہیں جس نے ہمیں اور اپنے کو جنت سے نکال دیا تھا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: ''جی ہاں'' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ ہی وہ شخصیت ہیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی روح پھونکی، اور تمام چیزوں کے نام بتا دیئے، اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے لیے سجدہ کیا؟'' حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر کہا! تو آپ نے ہمیں اور اپنے آپ کو کیوں جنت سے نکال باہر کیا؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: میں موسیٰ (علیہ السلام) ہوں۔ حضرت

---

[137] **حسن**: سنن أبی داؤد، کتاب السنة، باب فی القدر، رقم: 4702، مسند أبی یعلی: 243، القدر للفریابی: 117، وسیاتی برقم: 601.

آدم علیہ السلام نے فرمایا آپ وہ ہیں جو بنی اسرائیل کے نبی ہوئے؟ اور آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے پردے کے پیچھے سے کلام فرمایا۔ اور درمیان میں کوئی قاصد نہ بنایا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: جی ہاں! حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا: کیا آپ نے کتاب اللہ میں یہ لکھا ہوا نہیں پایا تھا کہ یہ میرے پیدا ہونے سے پہلے ہی لکھا ہوا تھا کہ ایسا ضرور ہوگا۔'' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں! تو حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا: ''پھر آپ مجھے اس چیز پر کیوں ملامت کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میرے پیدا کرنے سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دی تھی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخر حضرت آدم علیہ السلام بحث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔'' (ان کو کوئی جواب نہ آیا)

شرح: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مناظرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ہوا تھا۔ ابو الحسن القابسی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ بحث عالم ارواح میں ہوئی تھی اور قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں ممکن ہے اسے ظاہر پر محمول کیا جائے، کہ انہوں نے جسموں سمیت بحث کی ہو، کیونکہ حدیث اسراء میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو آسمانوں میں اور بیت المقدس میں اکٹھا کیا تھا اور بیت المقدس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء علیہ السلام کو نماز بھی پڑھائی تھی۔ نیز فرماتے ہیں: یہ بھی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کر دیا ہو جیسے شہداء عالم برزخ میں زندہ ہوتے ہیں، نیز یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ بحث موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ہوئی ہو کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہو کہ حضرت آدم علیہ السلام سے میری ملاقات کروا دیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں موقع فراہم کر دیا۔ (نووی مع مسلم ۲/ ۳۳۵)

یہ آخری قول راجح معلوم ہوتا ہے، کیونکہ مصنف پہلی حدیث جولا رہے ہیں اس کے الفاظ ہیں کہ ''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! ہمارے باپ سے میری ملاقات کرا دیں، جنھوں نے ہمیں اور اپنے نفس کو جنت سے باہر کیا تھا۔'' لیکن صحیح مسلم کے الفاظ ہیں۔ ''اِحْتَجَّ آدَمُ مُوْسٰی عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا کہ حضرت موسیٰ اور آدم علیہما السلام نے یہ مقابلہ اپنے رب کے پاس کیا تھا'' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بحث اللہ تعالیٰ کے پاس ہوئی تھی۔ اس لیے مولانا مبارکپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''یہ مناظرہ کس وقت ہوا تھا، اس بارے کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ بحث حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں ہوئی تھی وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زندہ کر دیا، یہ ان کا معجزہ تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کلام کیا، یا حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کھول دی گئی پھر دونوں نے باتیں کیں، یا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی روح دکھا دی، جس طرح اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات انبیاء علیہ السلام کی ارواح دکھا دی تھیں، یا ممکن ہے کہ انہیں خواب میں دکھا دیئے گئے ہوں، اور انبیاء علیہ السلام کا خواب بھی وحی الٰہی ہوتا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ یہ مناظرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ہوا تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فوت ہوئے، تو

ان کی روحیں عالم برزخ میں آسمانوں پر ملیں اور یہ بحث ہوئی۔ اس قول کو ابن عبدالبر اور قابسی نے راجح کہا ہے۔

(مرعاة المفاتيح ٢/ ٩٦)

[138]...... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ طُرُقٌ. وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، وَجُنْدَبٍ، وَأَبِي مُوسَى، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ طُرُقٌ.

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے یہی روایت بیان کرتے ہیں جو کئی طرق کے ساتھ مروی ہے۔ اسی طرح حضرت ابوسعید الخدری، حضرت جندب، حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے یہی حدیث متعدد طرق کے ساتھ مروی ہے۔

وضاحت: ......مصنف نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کو معلق بیان فرمایا ہے۔ اور اس کے متعدد طرق کی طرف اشارہ کیا ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے تو مجھے ابن عمر کی حدیث نہ ملی، بعد میں الا حادیث المختارہ رقم الحدیث ٢٠٥ میں مل گئی۔ اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور خصوصاً حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہما کی حدیث کے مختلف طرق آئندہ صفحات میں ذکر کریں گے۔

[139]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَقِيَ آدَمُ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَالَ: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَشْقَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْكَ أَنَّهُ سَيُخْرِجُنِي مِنْهَا قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَنِيهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَخَصَمَ آدَمُ مُوسَى.

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ’’حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ نے لوگوں کو بدبختی میں ڈالا اور انہیں جنت سے نکال دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: آپ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام اور رسالت کے ساتھ منتخب فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جی ہاں! حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے تورات میں لکھا ہوا نہیں پایا، کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نکال دیں گے؟ اور یہ میرے داخل ہونے سے قبل لکھا جا چکا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں! بات تو ایسے ہی ہے۔ چنانچہ اس طرح حضرت آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔‘‘

---

[138] **حسن:** مسند البزار: 171، مسند أبي يعلى: 244، من طريق ابن عمر عن عمر رضی اللہ عنہ.

[139] **صحيح:** السنن الكبرىٰ للنسائي: 11122، التوحيد لابن خزيمة: 335/1، ؟، القضاء والقدر للبيهقي: 24 والحديث في صحيح البخاري: 3409 وصحيح مسلم: 2652 (6742) من طريق آخر.

شرح شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر کی وجہ سے کسی انسان کو معذور نہیں جانا۔ اور اگر کوئی اس وجہ سے معذور ہوتا، تو اولیاء اور انبیاء اس کے زیادہ حق دار تھے۔ (مرعاة المفاتيح: ۱/ ۹۸)

[140]...... ثنا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا أَبِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، يَعْنِي الْأَعْمَشَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، أَغْوَيْتَ النَّاسَ، وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ؟ . قَالَ: فَقَالَ آدَمُ: وَأَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ تَلُومُنِي عَلَى عَمَلٍ عَمِلْتُهُ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ . قَالَ: ((فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)).

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم اور موسیٰ علیہ السلام کا مناظرہ ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ''اے آدم علیہ السلام تجھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ مبارک سے پیدا فرمایا، اور تجھ میں اپنی روح پھونک دی، اور آپ نے تو لوگوں کو گمراہ کر دیا، اور انہیں جنت سے نکال دیا؟'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا: تجھے تو اللہ تعالیٰ نے تیری قوم سے چن لیا، تھا تو بھی مجھے اس کام پر ملامت کر رہے ہو، جو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پہلے مجھ پر لکھ دیا تھا؟ رسول اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔''

شرح تقدیر میں کس وقت لکھا تھا؟ صحیح مسلم کی روایت میں ہے۔ ''قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً'' یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ میری پیدائش سے چالیس سال پہلے لکھا ہوا تھا۔ اس کے متعلق ایک قول یہ ہے کہ یہ چالیس سال ''اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً'' سے نفخ روح کے درمیان کا عرصہ ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ مدت حضرت آدم علیہ السلام کے مٹی بھگونے سے نفخ روح کے درمیان کا عرصہ ہے۔

علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں زیادہ بہتر یہ ہے کہ ان چالیس سالوں کی ابتدائی مدت تختیوں میں کتابت کے وقت سے حضرت آدم کی تخلیق کے آغاز تک ہے۔ (مرعاة ۱/ ۹۸)

[141]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ مِنْ طُرُقِ أَبِي هُرَيْرَةَ: حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأَبُو سَلَمَةَ، وَالْأَعْرَجُ، وَعُمَرُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ. وَرَوَاهُ أَيْضًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

---

[140] **صحيح لغيره:** سنن الترمذي، كتاب القدر، باب ما جاء في حجاج آدم و موسىٰ عليهما السلام، رقم: 2134، السنن الكبرىٰ للنسائي: 11379، صحيح ابن حبان: 6179.

[141] **صحيح:** التوحيد لابن خزيمة: 338/1، الرد على من يقول القرآن مخلوق: 26.

ابْنُ سِيرِينَ، وَالْأَعْرَجُ، وَيَزِيدُ بْنُ هُرْمُزَ، وَطَاوُوسٌ، وَهَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ وَلِأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وُجُوهٌ. وَكَذَلِكَ لِأَبِي صَالِحٍ، وَالْأَعْرَجِ أَيْضًا وُجُوهٌ. وَفِي كُلِّ خَبَرٍ مِنْهَا لَفْظٌ لَيْسَ فِي الْآخَرِ.

ترجمة الحديث یہی روایت امام صاحب کے استاد ابو موسیٰ، حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہا سے بھی ذکر کرتے تھے۔ اسی طرح امام زہری رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا سے یہی روایت کئی طرق کے ساتھ ذکر کی ہے، جن میں سے بعض حمید بن عبدالرحمٰن اور ابوسلمہ اور اعرج اور عمر بن الحکم بن ثوبان سے بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح ابن سیرین اور اعرج اور یزید بن ھرمز اور طاؤس اور ہمام بن منبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں جن کی تفصیل آئندہ روایات میں آ رہی ہے، نیز حضرت ابوسلمہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا سے چند طرق سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں، ان میں ہر ایک میں جدا جدا الفاظ ہیں جو دوسرے کی سند میں نہیں ہیں۔

[142]...... ثنا أَبُو مُوسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْقُوفٌ.

ترجمة الحديث امام صاحب کے استاد ابو موسیٰ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر بھی یہ حدیث حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بیان کرتے ہیں۔

[143]...... ثنا هُدْبَةُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبٍ أَوْ غَيْرِهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، فَعَلْتَ الَّذِي فَعَلْتَ فَأَخْرَجْتَ ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ، وَبِكَلَامِهِ، وَآتَاكَ التَّوْرَاةَ؟ قَالَ: فَأَنَا أَقْدَمُ أَمِ الذِّكْرُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)).

ترجمة الحديث حضرت جندب رضی اللہ عنہ یا کسی اور سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مناظرہ ہوا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! آپ آدم (علیہ السلام) ہیں جنھیں خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا، اور اپنی جنت میں ٹھہرایا، اور فرشتوں سے سجدہ کروایا، لیکن آپ نے اپنی اولاد کو جنت سے نکال دیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: ''تو وہ موسیٰ علیہ السلام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور قوم کے لیے منتخب

---

[142] صحيح لغيره: التوحيد لابن خزيمة: 253/1، مسند أبي يعلى: 1204.

[143] صحيح لغيره: السنن الكبرىٰ للنسائي: 11256، مسند أبي يعلى: 1521، مسند ابن الجعد: 1062، 1063.

فرمایا، اور توراۃ دی۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: میں پہلے تھا یا لوح محفوظ؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔''

شرح: **حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ:** بعض کہتے ہیں یہ سجدہ تعظیمی تھا، جو حضرت آدم علیہ السلام کے احترام اور اکرام کا سجدہ تھا، اور یہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں تھا لہٰذا جائز تھا اور گزشتہ امتوں میں مشروع تھا، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے سجدہ کیا تھا، لیکن ہماری شریعت میں منسوخ ہو چکا ہے۔ اس قول کو امام رازی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں ترجیح دی ہے، اور باقی ائمہ نے ضعیف کہا ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ درحقیقت مسجود لہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات تھی، اور حضرت آدم علیہ السلام محض قبلہ تھے، اور اس میں ان کی تفخیم شان تھی۔ اور اس وقت ''اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ'' میں لام بمعنی الیٰ ہوگی اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد سجدہ حقیقی نہیں بلکہ لغوی معنی مراد ہے اور وہ ہے تواضع اور تذلل کا سجدہ جس میں چہرہ زمین پر رکھنا نہیں ہوتا امام بغوی رحمہ اللہ اس قول کو راجح قرار دیتے ہیں۔

علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں شرعی معنی مراد ہے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صحیح مسلم اور مسند احمد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث آتی ہے کہ جب ابن آدم سجدۂ قرآنی پڑھتا ہے اور پھر سجدۂ تلاوت کرتا ہے تو شیطان جدا ہو کر روتا اور واویلا کرتا ہے اور کہتا ہے: ہائے افسوس! ابن آدم کو سجدے کا حکم ہوا، اس نے سجدہ کیا تو اسے جنت ملی اور مجھے سجدے کا حکم ملا، میں نے انکار کیا تو مجھے جہنم ملی۔ (مرعاة المفاتیح ١/ ٩٦)

[144]...... ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثنا أَبُو الْحُبَابِ خَالِدُ بْنُ الْحُبَابِ الْبَصْرِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى)).

ترجمة الحديث: حضرت ابوموسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا آپس میں مناظرہ ہوا، جس میں حضرت آدم علیہ السلام غالب رہے۔''

شرح: **حضرت آدم علیہ السلام کا غالب آنا:** حضرت آدم علیہ السلام کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ اے موسیٰ علیہ السلام! آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ نے میرے پیدا کرنے سے پہلے لکھ دی تھی اور اس کا واقع ہونا میرے مقدر میں تھا۔ اگرچہ میں نہ چاہتا، یا ساری کائنات ہی نہ چاہتی تو پھر بھی یہ کام ہو کر ہی رہنا تھا۔ اور پوری کائنات مل کر بھی تقدیر کا لکھا ایک رائی کے دانے یا ذرے کے برابر بھی اسے رد نہیں کر سکتی۔ پھر آپ مجھے اس بات پر کیوں ملامت کرتے ہیں کیونکہ گناہ پر مذمت کرنا شرعی نہیں بلکہ عقلی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے کسی پر توجہ کر دی ہو اور اس کو معاف کر

---

[144] صحیح لغیره الغیلانیات لأبی بکر الشافعی: 161، الکنی والأسماء للدولابی: 798، تاریخ بغداد خطیب: 309/5.

دیا ہوتو اس پر ملامت کرنا جائز نہیں۔ جب تک شریعت اس کی اجازت نہ دے۔

(شرح النووی علی صحیح مسلم : ۲/ ۳۳۵)

[145]...... ثنا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَنْتَ أَبُونَا الَّذِي أَخْرَجْتَنَا وَأَحْرَمْتَنَا؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ، وَكَتَبَ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ؟ فَلِمَ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ عَامًا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى. فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى))، يَعْنِي أَنَّ آدَمَ حَجَّ مُوسَى.

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا مناظرہ ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ہمارے باپ ہیں اور آپ نے ہمیں جنت سے نکال دیا اور جنت سے محروم کر دیا۔ آدم علیہ السلام نے کہا ''آپ وہ موسیٰ علیہ السلام ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے چن لیا اور آپ کے لیے توراۃ کو اپنے ہاتھ کے ساتھ لکھ کر دیا، تو پھر آپ مجھ پر ایسی چیز کی کیوں ملامت کرتے ہیں جو چیز اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے چالیس سال قبل لکھ دی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔''

[146]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى)).

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جھگڑا کیا۔''

[147]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ أَبِي الْأَخْضَرِ، يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى)).

---

[145] صحيح البخاري، كتاب القدر، باب تجاج آدم و موسىٰ عند الله، رقم: 6614، صحيح مسلم، كتاب القدر، باب حجاج آدم و موسىٰ عليهما السلام، رقم: 2652 (6742).

[146] صحيح البخاري، كتاب احاديث الأنبياء، باب وفاة موسىٰ عليه السلام، رقم: 3409، صحيح مسلم، كتاب القدر، باب حجاج آدم و موسىٰ عليهما السلام، رقم: 2652/15 (6745).

[147] صحيح لغيره: الرد على من يقول القرآن مخلوق: 38.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے جھگڑا کیا۔''

[148]...... حَدَّثَنَا سَلَمَةُ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ سند سے بھی مروی ہے۔

[149]...... ثنا وَهْبَانُ، ثنا خَالِدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[150]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

﴿ترجمة الحديث﴾ مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[151]...... وَحَدَّثَنَا دُحَيْمٌ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

﴿ترجمة الحديث﴾ مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[152]...... وَثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثنا أَبِي، ثنا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

﴿ترجمة الحديث﴾ مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

---

[148] **صحيح لغيره**: مسند أحمد : 268/2، رقم : 7635، مصنف عبد الرزاق : 20067.

[149] **صحيح**: القدر للفريابي : 113، الشريعة للآجرى : 685.

[150] **صحيح**: التوحيد لابن خزيمة : 122/1، الابانة لابن بطة : 473.

[151] صحيح البخارى، كتاب التفسير، باب قوله (فلا يخرجكما من الجنة)، رقم : 4738، صحيح مسلم، كتاب القدر، باب حجاج آدم و موسىٰ عليهما السلام، رقم : 2652/15 (6746)، التمهيد لابن عبد البر : 12/18.

[152] **صحيح**: مسند أبى أميه الطوسى : 46، التوحيد لابن منده : 246، مسند البزار : 9373.

[153]...... ثنا أَبُو مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ، ثنا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ)).

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا آپس میں مناظرہ ہوا۔''

[154]...... حَدَّثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمة الحديث مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[155]...... وَثنا رِزْقُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، ثنا شَبَابَةُ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمة الحديث مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[156]...... وَثنا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، وَابْنُ فُلَيْحٍ، قَالَا: ثنا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمة الحديث مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[157]...... وَثنا ابْنُ مِسْكِينٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمة الحديث مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

---

[153] **صحيح**: مسند البزار: 8832.

[154] **صحيح**: تفسير سعيد بن منصور: 1440، القدر للفريابي: 112.

[155] صحيح البخاري، كتاب القدر، باب تحاج آدم و موسىٰ عند الله، رقم: 6614، صحيح مسلم، كتاب القدر، باب حجاج آدم و موسىٰ عليهما السلام، رقم: 2652 (6743).

[156] صحيح مسلم، كتاب القدر، باب حجاج آدم و موسىٰ عليهما السلام، رقم: 2652/15 (6744)، صحيح ابن عوانة.

[157] **صحيح لغيره**: مسند البزار: 8944، السنن الكبرىٰ للنسائي: 10919.

[158]...... وَثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا أَبِي، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بحث ہوئی۔''

[159]...... ثنا سَلَمَةُ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مناظرہ ہوا۔''

[160]...... وَثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آپس میں بحث ہوئی۔''

[٣٠]...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا تَعْمَلُونَ فِي أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ

نبی ﷺ کے فرمان کا ذکر کہ جو عمل تم کرتے ہو ان کو لکھا جا چکا ہے

[161]...... ثنا الْحَوْطِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ عَمَلَنَا هَذَا عَلَى أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ أَمْ عَلَى أَمْرٍ نَسْتَقْبِلُهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَلْ عَلَى أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ)) . قَالَ عُمَرُ: فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَلَّا، لا يُنَالُ إِلَّا بِعَمَلٍ)) . فَقَالَ عُمَرُ: إِذًا نَجْتَهِدُ .

---

[158] صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب (واصطفعتك لنفسي)، رقم: 4736، صحيح مسلم، كتاب القدر، باب حجاج آدم و موسىٰ عليهما السلام، رقم: 2652/15 (6747).

[159] صحيح مسلم، كتاب القدر، باب حجاج آدم و موسىٰ عليهما السلام، رقم: 2652/15 (7646)، مصنف عبد الرزاق: 20068، صحيفة همام بن منبه: 45.

[160] صحيح: القدر للفريابي: 4، التوحيد لابن منده: 654.

[161] صحيح لغيره: مصنف عبد الرزاق: 20063، القدر للفريابي: 29، القدر لابن وهب: 20.

ترجمة الحديث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اعمال کے متعلق فرمایئے، کیا ان سے فراغت ہو چکی ہے، یا ہم ایسے عمل کرتے ہیں جن کا پہلے وجود نہیں ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ان کاموں کے لکھنے سے فراغت ہو چکی ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! پھر ہم عمل کیوں کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہرگز نہیں، عمل کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں پا سکتے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو ہم محنت کریں گے۔

شرح: ہمیں اعمال بجا لانے کا حکم ہے: انسان جو کام کرتا ہے وہ پہلے سے لکھے جا چکے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں، بلکہ عمل کرتے رہیں اب جو شخص اہل سعادت سے ہوگا تو اس کے لیے سعادت مندی کے کام آسان ہوں گے اور جو اہل شقاوت سے ہوگا اس کے لیے بدبختی کا کام آسان کر دیا جائے گا۔ (مسلم ۲/ ۳۳۳)

کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

﴿ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى ۙ﴿۵﴾ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۶﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ؕ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى ۙ﴿۸﴾ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ﴿۱۰﴾ ﴾ (الليل: ۵، ۱۰)

تو جس نے (اللہ کے راستے میں مال) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور نیک بات کو سچ جانا اس کو ہم آسان طریقے کی توفیق دیں گے اور جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا رہا اور نیک بات کو جھوٹ سمجھا اسے سختی میں پہنچائیں گے۔''

[162]...... ثنا الْحَوْطِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، ثنا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ.

ترجمة الحديث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل بیان کرتے ہیں۔

[163]...... ثنا أَبُو مُوسَى، وَبُنْدَارٌ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَرَأَيْتَ مَا يُعْمَلُ فِيهِ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ أَوْ فِي أَمْرٍ مُبْتَدَأٍ؟ قَالَ: ((فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ)) . فَقَالَ عُمَرُ: أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ فَقَالَ: ((اعْمَلْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ، أَمَا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ،

---

[162] صحيح لغيره: مسند مسدد كما في اتحاف الخيرة للبوصيري: 189، والحديث في صحيح ابن حبان: 108، من هذا الطريق عن ابن المسيب عن أبي هريرة عن عمر رضي الله عنه.

[163] صحيح لغيره: سنن الترمذي، كتاب القدر، باب ما جاء في الشقاء والسعادة، رقم: 2135، مسند أحمد: 29/1، رقم: 196، مسند أبي يعلى: 5571.

وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ))

توجمة الحديث حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا ہم جو عمل کرتے ہیں یہ پہلے سے لکھے جا چکے ہیں یا ان کا وجود بعد میں ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ پہلے لکھا ہوتا ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کر لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عمر رضی اللہ عنہ! آپ عمل کریں۔ ہر ایک کے لیے کام آسان کر دیا جائے گا۔ جو اہل سعادت سے ہوگا اس کے لیے سعادت مندی کا کام آسان کر دیا جائے گا۔ اور جو کوئی اہل شقاوت سے ہوگا، اس کے لیے اہل شقاوت کا کام آسان کر دیا جائے گا۔''

شرح تقدیر کے لکھنے سے قلمیں خشک ہو چکی ہیں: اگر تمام مخلوق مل کر کسی کام کو کرنا چاہیں جسے اللہ تعالیٰ نے نہ لکھا ہو، یا عوام مل کر کسی کام کو روکنا چاہیں جسے اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا ہو تو سبھی مل کر بھی ایسا نہیں کر سکتے، کیونکہ تقدیر کے لکھنے کے بعد قلمیں خشک ہو چکی ہیں۔ اور قیامت تک اس میں کوئی ردو بدل نہیں ہو سکتا۔ (شرح العقیدہ الطحاویہ ص۲٦٦ مسلم۲/ ۳۳٤)

[164]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا حُدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

توجمة الحديث مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[165]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَعْمَلُ فِي أَمْرٍ نَأْتَنِفُهُ، أَمْ فِي أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟ قَالَ: ((بَلْ فِي أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ)). فَقَالَ: فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ فَقَالَ: ((يَا عُمَرُ، كَلَّا لا يُدْرَكُ إِلَّا بِعَمَلٍ)). قَالَ: فَالْآنَ نَجْتَهِدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ.

توجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم بھلا ہم جو عمل کرتے ہیں وہ بعد میں وقوع پذیر ہوتا ہے، یا پہلے لکھا جا چکا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''یہ پہلے سے لکھا ہوتا ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! پھر ہم عمل کیوں کریں؟ آپ نے فرمایا: ''اے عمر! ہرگز نہیں، عمل کے بغیر آپ کسی چیز کو نہیں پا سکتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تب تو ہم خوب محنت سے کام کریں گے۔

---

[164] صحيح لغيره: انظر الحديث السابق.

[165] صحيح لغيره: صحيح ابن حبان: 108، الشريعة للأجرى: 325.

[166]...... رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ أَبِی الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ.

ترجمة الحدیث: مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[167]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَعْمَلُ لِأَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، أَمْ نَسْتَأْنِفُ الْعَمَلَ؟ قَالَ: ((نَعْمَلُ لِشَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ: ((كُلٌّ مُيَسَّرٌ لَهُ عَمَلُهُ)). قَالَ: فَالْآنَ نَجِدُّ، الْآنَ نَجِدُّ، الْآنَ نَجِدُّ.

ترجمة الحدیث: حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ ہم جو اعمال کرتے ہیں یہ پہلے سے لکھے ہوتے ہیں یا ان کا پہلے وجود نہیں ہوتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اعمال پہلے سے لکھے جا چکے ہیں'' میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ہم پھر عمل کیوں کریں؟ آپ نے فرمایا ''ہر ایک کے لیے اس کا عمل آسان کیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''تب تو ہم محنت کریں گے۔ خوب عمل کریں گے اور زیادہ کوشش سے کام کریں گے۔

[168]...... ثنا الْحَوْطِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ، ح، وَثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَابْنُ مُصَفًّى، قَالَا: ثنا بَقِيَّةُ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَتَادَةَ النَّصْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَبْتَدِئُ الْأَعْمَالَ، أَمْ قَدْ قُضِيَ الْقَضَاءُ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَخَذَ ذُرِّيَّةَ آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ، وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ أَفَاضَ بِهِمْ فِي كَفَّيْهِ، فَقَالَ: هَؤُلَاءِ فِي الْجَنَّةِ، وَهَؤُلَاءِ فِي النَّارِ، فَأَهْلُ الْجَنَّةِ مُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَهْلُ النَّارِ مُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ.

ترجمة الحدیث: حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا ''اے رسول اللہ! ﷺ ہمارے اعمال جنہیں ہم کرتے ہیں ابھی ہوتے ہیں یا پہلے تقدیر میں لکھے جا چکے

---

[166] صحیح لغیرہ: مسند البزار: 7760 تعلیقاً، تالی تلخیص المتشابه: 195 موصولاً.

[167] صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر للطبرانی: 6593، معرفة الصحابه لأبی نعیم: 3597 والحدیث فی سنن ابن ماجه: 91 وله شاهد فی صحیح مسلم: 2648 (6735).

[168] حسن: المعجم الکبیر للطبرانی: 169/22، رقم: 435، ومسند الشامیین له: 1855، القدر للفریابی: 22.

ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے ان کی پشتوں میں وعدہ لیا، اور انہیں ان کے نفسوں پر گواہ بنایا، پھر انہیں اپنی ہتھیلی میں گھمایا، اور فرمایا: ''میں نے یہ جنت کے لیے پیدا کیے اور یہ دوسرے جہنم کے لیے پیدا کیے۔ لہٰذا جنتیوں کے لیے اہل جنت والے کام آسان کیے جائیں گے۔ اور جہنمیوں کے لیے اہل جہنم والے کام آسان کیے جائیں گے۔''

[169]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُمْ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ، حَدَّثَهُ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنَبْتَدِءُ الْأَعْمَالَ أَمْ قَدْ قُضِيَ الْقَضَاءُ؟ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

ترجمة الحديث حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: ''کیا ہم عمل نئے سرے سے کرتے ہیں یا پہلے تقدیر میں لکھے جا چکے ہیں؟ اور اس کے بعد مذکورہ روایت ذکر کی۔''

[170]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ﴾ [هود: 105]، سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: أَنَعْمَلُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، أَمْ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يُفْرَغْ مِنْهُ؟ قَالَ: ((بَلْ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ يَا عُمَرُ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ))

ترجمة الحديث حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔ (پھر ان میں سے کچھ بد بخت اور کچھ نیک بخت ہوں گے) تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہمارے عمل پہلے سے لکھے جا چکے ہیں یا پہلے سے لکھے ہوئے نہیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بلکہ یہ پہلے سے لکھے ہوتے ہیں اور اس کے متعلق قلمیں جاری ہو چکی ہیں۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! ہر آدمی کے لیے وہ کام آسان کر دیا جائے گا جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔''

---

[169] **صحيح لغيره**: القضاء والقدر للبيهقي: 285، مسند الشاميين للطبراني: 854.

[170] **ضعيف**: سلیمان بن سفیان راوی ضعیف ہے۔ تاہم اس کے معنوی شواہد ہیں۔ سنن الترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة هود، رقم: 3111، وقال: حسن غريب، مسند البزار: 168، تفسير ابن أبي حاتم: 2084/6.

[۳۱]......بَابٌ

ہر جان کے متعلق اللہ کو معلوم ہے کہ اس کا ٹھکانہ جنت ہے یا جہنم؟

[171]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ ، قَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ ، فَأَخَذَ عُودًا فَنكَتَ بِهِ فِي الْأَرْضِ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا قَدْ عَلِمَ اللَّهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، شَقِيَّةً أَمْ سَعِيدَةً)) . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَدَعُ الْعَمَلَ ، فَنَتَّكِلَ عَلَى كِتَابِنَا ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ صَارَ إِلَى السَّعَادَةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ يَعْنِي صَارَ إِلَى الشَّقَاوَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ، مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ يُسِّرَ لِعَمَلِهَا ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ يُسِّرَ لِعَمَلِهَا))

ترجمة الحديث: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے کے لیے نکلے۔ جب ہم بقیع الغرقد پہنچے تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گے اور ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گے۔ آپ نے ایک لکڑی ہاتھ میں پکڑی اور اس سے زمین میں کریدنے لگے پھر سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: ”تم میں سے ہر ذی روح کے مکان کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ جنت میں یا جہنم میں ہے۔ اور یہ بھی کہ سعادت مند ہے یا بد بخت ہے“ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم کام کرنا چھوڑ نہ دیں اور لکھے ہوئے پر توکل کر لیں۔ کیونکہ جو سعادت مند ہوگا وہ نیک بختوں والے کام کرے گا، اور جو اہل شقاوت ہوگا، وہ بدبختوں والے کام کرے گا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم عمل کرو، ہر ایک کے لیے اس کا کام آسان کر دیا جائے گا۔ لہٰذا جو سعادت مند ہوا، اس کے لیے سعادت کا عمل آسان کیا جائے گا۔ اور جو اہل شقاوت سے ہوا اس کے لیے اس کا عمل آسان کر دیا جائے گا۔“

[172]...... ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى ، ثنا شَرِيكٌ ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ الْكِنْدِيُّ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، فَمَرَرْنَا بِابْنِ عُمَرَ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَقَالَ لَهُ: مَا الْإِيمَانُ؟ فَقَالَ: ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ ،

---

[171] صحيح البخاری ، كتاب الجنائز ، باب موعظة المحدث عند القبر ، رقم: 1362 ، صحيح مسلم ، كتاب القدر ، باب كيفية خلق الآدمی ، رقم: 2647 (6731) وسيأتی برقم: 9 .

[172] ضعيف : حسین بن حسن الکندری راوی مجہول ہے۔ تاريخ واسط لبحشل : 123/1 ، 124 وتقدم برقم: 125 .

وَمَلَائِكَتِهِ ، وَكُتُبِهِ ، وَرُسُلِهِ ، وَلِقَائِهِ ، وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ)) . أَرَاهُ قَالَ: ((وَحُلْوِهِ وَمُرِّهِ)) .
قَالَ: صَدَقْتَ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، جَاءَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ))

ترجمة الحديث حضرت ابن بریدۃ فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن یعمر کے ساتھ حج کیا۔ اور ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے۔ ہم نے ان سے سوال کیا جس پر انہوں نے فرمایا ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ ایک آدمی جو اچھی شکل وصورت والا اچھی خوشبو والا تھا، اس نے آپ سے دریافت کیا ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اس کی ملاقات اور تقدیر کے اچھے برے پر ایمان لے آئے'' میرے خیال میں آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: ''کڑوی اور میٹھی تقدیر پر۔'' اس شخص نے کہا: آپ نے درست فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔''

[173]...... ثنا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ الْعُصْفُرِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ، ثنا أَبُو حَنِيفَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى مَدْخَلَهَا وَمَخْرَجَهَا ، وَمَا هِيَ لَاقِيَةٌ)) . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يُسِّرَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يُسِّرَ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ)) . فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: الْآنَ حَقَّ الْعَمَلُ .

ترجمة الحديث حضرت مصعب بن سعد اپنے باپ سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نفس کا مدخل اور مخرج اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے۔ اور جسے وہ ملے گا وہ بھی لکھ دیا ہے۔ ایک انصاری نے کہا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر ہم عمل کیوں کریں؟ آپ نے فرمایا: ''جو جنتی ہوا، اس کے لیے اہل جنت کے عمل اور جو کوئی جہنمی ہوا، اس کے لیے اہل جہنم کے عمل آسان کر دیے جائیں گے۔'' انصاری نے کہا اب تو یقیناً عمل ہی کرنا چاہیے۔

[174]...... ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ ، ثنا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ ، ثنا يَحْيَى بْنُ عُقَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ ، قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ ، أَلَيْسَ قَدْ قَضَى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَمَضَى مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ ، أَوْ فِيمَا يَسْتَقْبِلُونَ

---

[173] ضعيف : ابوحنیفہ جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ القضاء والقدر للبيهقي : 54 ، مسند الشهاب : 674 .

[174] صحيح مسلم ، كتاب القدر ، باب كيفية خلق الآدمي...... ، رقم : 2650 (6739) ، مسند أحمد : 438/4 ، رقم : 19936 ، صحيح أبي عوانة : 11596 .

مَـا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ ﷺ وَاتُّـخِـذَتْ عَـلَيْهِمْ بِهِ الْحُجَّةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ هُوَ شَيْءٌ قَدْ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ . قَالَ: فَهَلْ يَكُونُ ذَلِكَ ظُلْمًا؟ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ إِلَّا هُوَ خَـلْـقُ الـلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِلْكٌ لِلَّهِ ﴿لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ﴾ [الأنبياء: 23] قَالَ: ثَبَّتَكَ الـلّٰهُ، إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَحْزِرَ عَقْلَكَ . جَاءَ رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ ، أَوْ جُهَيْنَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فِيهِ وَيَكْدَحُونَ؟ أَلَيْسَ قَدْ قُضِيَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ مَضَى ، أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاتُّخِذَتْ عَلَيْهِمْ بِهِ الْحُجَّةُ؟ قَالَ: ((بَلْ شَيْءٌ قُـضِـيَ عَـلَيْهِمْ)) قَالَ: فَفِيمَ نَعْمَلُ أَوْ فِيمَا نَعْمَلُ؟ قَالَ: مَنْ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالَى لِإِحْدَى الْمَنْزِلَتَيْنِ أَلْهَمَهُ لَهَا ، وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا﴾ [الشمس: 8]

ترجمة الحديث حضرت ابو الاسود الدیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ یہ بتائیں کہ لوگ جو عمل کرتے ہیں اور محنت و مشقت برداشت کرتے ہیں کیا یہ تقدیر میں پہلے سے لکھا ہوتا ہے یا مستقبل میں اس کا وجود ہوگا تاکہ ان کے خلاف اتمام حجت ہو سکے؟ وہ کہتے ہیں میں نے جواب دیا یہ تو پہلے ہی لکھا ہوتا ہے۔انہوں نے کہا: کیا یہ ظلم نہیں؟ میں نے جواب دیا: ''ہر چیز کا خالق اور مالک اللہ تعالیٰ ہے وہ جو چاہے کرے اسے کوئی نہیں پوچھ سکتا ہاں لوگوں سے پوچھا جائے گا۔انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھے ثابت قدم رکھے۔ میں تو تیری عقل کا اندازہ لگا رہا تھا۔ پھر فرمایا کہ مزینہ یا جہینہ کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ ہم جو عمل کرتے ہیں کیا یہ پہلے سے تقدیر میں لکھے ہوتے ہیں یا ان پر اتمام حجت کے لیے مستقبل میں ان کا وجود ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ پہلے سے لکھا ہوتا ہے۔'' اس نے عرض کیا: پھر ہم عمل کیوں کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بندے کو جس جگہ کے لیے پیدا فرمایا ہے، اسے اس کام کا الہام کر دیتے ہیں۔ اور کتاب اللہ بھی اس کی تصدیق کرتی ہے۔ ﴿ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴾ (الشمس: ۸) ''پھر اسے بدکاری سے بچنے اور پرہیزگاری کرنے کی سمجھ دی۔''

شرح آیہ مبارکہ کی تفسیر: ﴿ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴾ کے متعلق حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انسان کو فجور، تقوی، اطاعت اور معصیت کا طریقہ معلوم کرا دیا گیا ہے۔ اور فراء کہتے ہیں الہام کا مطلب یہ ہے: خیر و شر کا طریقہ معلوم کرا دیا۔ جیسے ﴿ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴾ (البلد: ۱۰) (اور اسے خیر و شر کے دونوں راستے بھی دکھا دیئے) نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انسان کو اطاعت اور معصیت کی تعلیم دے دی اور اسے خیر و شر الہام کر دیا اور اسے تقوی اور فجور لازم کر دیا گیا۔ (فتح البیان ۷/ ۴٦۹)

[۳۲]...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَالطَّبْعِ وَالْجَبْلِ وَالْخَيْرِ

بدبخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں بدبخت ہو نیز طبع و جبلت اور خیر کا بیان

[175]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، ثنا الْأَعْمَشُ، ثنا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: رِزْقِهِ، وَأَجَلِهِ، وَعَمَلِهِ، وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ، فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان فرمائی جو خود صادق المصدوق ہیں آپ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کی چالیس دن ماں کے پیٹ میں (نطفے کی صورت میں) تخلیق ہوتی ہے۔ پھر منجمد خون چالیس دن پھر چالیس دن گوشت کا لوتھڑا پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتہ بھیجتے ہیں جو اس میں روح پھونکتا ہے۔ اور اسے چار چیزوں کا حکم دیا جاتا ہے: (۱) اس کا رزق (۲) اس کی عمر (۳) اس کا عمل (۴) شقی ہوگا یا سعید ہوگا، لکھ دیا جاتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ایک شخص زندگی بھر اہل جنت والے عمل کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ذراع کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس پر اس کی کتاب سبقت لے جاتی ہے تو وہ جہنمیوں والے عمل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور ایک دوسرا شخص جو زندگی بھر جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ذراع کا فاصلہ رہ جاتا ہے، تو اس پر اس کی (تقدیر کی) کتاب سبقت لے جاتی ہے تو وہ جنتیوں والے عمل کرنے لگتا ہے۔ تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔''

شرح نیک بخت یا بدبخت: شقی یا سعید لکھے جانے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں میں سے ایک چیز لکھی جاتی ہے۔ مثلاً فرشتہ یہ لکھ دیتا ہے کہ اس بچے کی عمر اتنی ہوگی اور اس کا اتنا رزق ہوگا اس طرح کے عمل کرے گا۔ نیز خاتمے

---

[175] صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب خلق آدم صلوات الله عليه، رقم: 3332، صحيح مسلم، كتاب القدر، باب كيفية خلق الآدمي، رقم: 2643 (6724).

کے لحاظ سے یہ نیک بخت ہوگا یا بد بخت ہوگا۔ (فتح الباری ١١/ ٥٩٠)

بچے کی تخلیق کے مختلف مراحل: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مختلف طرق کو جمع کیا جائے تو اس کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ بچہ ایک سو بیس دنوں میں تین حالتوں سے گزرتا ہے، جن میں ہر ایک حالت کی مدت چالیس دن پر مشتمل ہے، پھر اس کے بعد نفخ روح ہوتی ہے۔ (فتح الباری ١١/ ٥٩١)

[176]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، ثنا أَبِي، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[177]...... ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، ثنا ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: ((الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ)). قَالَ: فَأَتَيْتُ حُذَيْفَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: وَمَا تُنْكِرُ مِنْ هَذَا يَا ابْنَ وَاثِلَةَ وَأَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُهُ؟

ترجمة الحديث حضرت ابوالطفیل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا جو کہتے تھے: "بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت ہو۔ اور سعادت مند وہ ہے جو اپنے غیر سے نصیحت حاصل کرے۔" حضرت ابوالطفیل کہتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ بن اسید کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا: اے ابن واثلہ! تمہیں کس بات پر شبہ ہوتا ہے؟ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا۔

شرح **غیر سے نصیحت حاصل کرنا:** عقلمند انسان وہ ہوتا ہے جو غیر سے نصیحت حاصل کرے نہ کہ وہ کہ جب اس پر کوئی مصیبت یا پریشانی آن پہنچے تو پھر بعد میں ہاتھ پاؤں مارے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَاعْتَبِرُوا يَاأُولِي الْأَبْصَارِ﴾ (الحشر: ٢) "اے عقلمندو! تم دوسرے سے عبرت حاصل کرو۔"

[178]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ

---

[176] صحيح مسلم، كتاب القدر، باب كيفية خلق الآدمى، رقم: 2643 (6723)، سنن أبى داؤد: 4708، سنن ابن ماجه: 76.

[177] حسن: المعجم الكبير للطبرانى: 3045، والحديث فى صحيح مسلم: 2645 (6726).

[178] ضعيف مرفوعاً: ابواسحاق السبیعی مدلس کا سماع کی صراحت نہیں ہے۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اجتناب البدع والجدل، رقم: 46، المعجم الكبير للطبرانى: 8518.

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا إِنَّمَا الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ)) .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! بدبخت وہ ہوگا جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہوا، اور خوش بخت وہ آدمی ہے جو اپنے غیر سے نصیحت حاصل کرے۔

[179]...... ثنا أَبُو مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ، حَدَّثَنِي يُوسُفُ الْمَكِّيُّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ فِي الْمَسْجِدِ: ((إِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ)) قَالَ: فَأَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ أَسِيدٍ الْغِفَارِيَّ فَقُلْتُ: أَلَا تَعْجَبُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ فِي الْمَسْجِدِ: ((إِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ)) ؟ قَالَ: فَمَا بَالُ هَذَا الطُّفَيْلِ الصَّغِيرِ . قَالَ: لَا تَعْجَبْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِرَارًا ذَاتَ عَدَدٍ يَقُولُ: إِنَّ النُّطْفَةَ إِذَا وَقَعَتْ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً - وَقَالَ أَصْحَابِي: خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً - نُفِخَ فِيهِ الرُّوحُ . قَالَ: فَيَجِيءُ مَلَكُ الرَّحِمِ فَيَدْخُلُ فَيُصَوِّرُ لَهُ عَظْمَهُ، وَلَحْمَهُ، وَدَمَهُ، وَشَعْرَهُ، وَبَشَرَهُ، وَسَمْعَهُ، وَبَصَرَهُ. ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ فَيَقْضِي اللّٰهُ إِلَيْهِ فِيهِ، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَيَقْضِي اللّٰهُ إِلَيْهِ مَا يَشَاءُ، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ. ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَثَرُهُ؟ فَيَقْضِي اللّٰهُ تَعَالَى، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَجَلُهُ؟ فَيَقْضِي اللّٰهُ مَا يَشَاءُ، وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ. ثُمَّ تُطْوَى تِلْكَ الصَّحِيفَةُ فَلَا تُمَسُّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

ترجمة الحديث حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں یہ حدیث بیان کررہے تھے کہ بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہوا۔ اور سعادت مند وہ ہے جو اپنے غیر سے نصیحت حاصل کرے'' میں یہ سن کر حضرت حذیفہ بن اسید الغفاری کے پاس آیا اور انہیں کہا: کیا آپ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر تعجب نہیں کرتے جو یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہو اور سعادت مند وہ ہے، جو اپنے غیر سے نصیحت حاصل کرے۔ اور نیز یہ چھوٹے سے بچے کو کیوں اس طرح ہو؟ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ''آپ اس پر تعجب نہ کریں کیونکہ میں نے کئی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب نطفہ رحم میں چالیس راتیں پڑا رہتا ہے۔ (میرے باقی ساتھی پینتالیس راتیں کہتے ہیں) تو اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ پھر فرشتہ رحم میں داخل ہوتا ہے اور وہ اس کی ہڈیوں، گوشت، خون، بال، چمڑے، کان اور آنکھوں کی تصویر بناتا

[179] صحيح: القدر للفريابي: 132.

ہے۔ پھر فرشتہ عرض کرتا ہے اے میرے پروردگار! اسے مذکر بنانا ہے یا مؤنث؟ تو اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ اسے سنا دیتے ہیں کہ اسے مذکر بنا دیں یا مؤنث اسی کے مطابق فرشتہ لکھ دیتا ہے۔ پھر فرشتہ عرض کرتا ہے اے میرے پروردگار! بدبخت ہوگا یا سعادت مند؟ اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ کرنا ہوتا ہے وہ فرما دیتے ہیں۔ تو وہ فرشتہ اسی طرح لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ کہتا ہے اے میرے پروردگار! اس کی عمر کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق جو فیصلہ کرنا ہوتا ہے اسے بتا دیتے ہیں۔ تو وہ فرشتہ اسی کے مطابق لکھ لیتا ہے۔ پھر فرشتہ پوچھتا ہے اے میرے پروردگار اس کی موت کب ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے جو موت کے متعلق فیصلہ کرنا ہوتا ہے اسے بتا دیتے ہیں تو وہ فرشتہ اس کی اجل لکھ لیتا ہے۔ پھر یہ صحیفہ لپیٹ لیا جاتا ہے۔ اور قیامت تک کوئی نہیں چھوتا۔''

شرح: اثر سے مراد عمر ہے: اصل میں اثر ان پاؤں کے نشانات کو کہتے ہیں جو چلتے وقت زمین پر پڑتے ہیں۔ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے پاؤں کا نشان نہیں رہتا۔ اس لیے عمر کو بھی اثر کہتے ہیں۔

(لغات الحديث ١/ ٣١)

[180]...... ثنـا ابْـنُ كَاسِبٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ مَلَكُ الْأَرْحَامِ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَمَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ - أَوْ قَالَ: خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ - فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَيَكْتُبُ الْمَلَكُ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ فَيَقُولُ وَيَكْتُبُ. وَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، مُصِيبَتُهُ، وَرِزْقُهُ، وَأَثَرُهُ، وَأَجَلُهُ، ثُمَّ يَطْوِي الصَّحِيفَةَ فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ مِنْهَا.

ترجمة الحديث: حضرت حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رحم میں چالیس یا پینتالیس دن نطفے کے گزرنے کے بعد رحموں پر مامور فرشتہ داخل ہوتا ہے اور کہتا ہے: اے رب تعالیٰ! یہ نیک بخت ہوگا یا بدبخت؟ جو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کے مطابق فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر فرشتہ عرض کرتا ہے: مذکر ہے یا مؤنث؟ تو جو کچھ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کے مطابق فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر وہ کہتا ہے: اے اللہ تعالیٰ! اس کی مصیبت، رزق، اس کی عمر اور اجل؟ (اللہ تعالیٰ بتا دیتا ہے پھر یہ سبھی کچھ لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر وہ صحیفہ لپیٹ دیا جاتا ہے پھر اس میں کوئی کمی یا بیشی نہیں ہوتی۔''

---

[180] صحيح مسلم، كتاب القدر، باب كيفية خلق الآدمي، رقم: 2644 (6725)، مسند أحمد: 6/4، رقم: 16142، مسند الحميدي: 848.

[181]...... ثنا أَبُو مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ﴾ [هود: 105]، قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عَامِرٍ الْعَقَدِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُفْيَانَ الْمَدِينِيِّ.

ترجمة الحديث حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيدٌ﴾ (هود: ۱۰۵) تو انہوں نے عرض کیا۔اے رسول اللہ ﷺ!...... پھر ابو عامر العقدی والی حدیث بیان فرمائی جو وہ سلیمان بن سفیان المدنی سے روایت کرتے ہیں۔

[182]...... ثنا أَبُو مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ، ثنا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، أَنَّ ابْنَ أَبِي هُنَيْدَةَ، حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَقْبِضُ مَلَكُ الْأَرْحَامِ الرَّحِمَ مُعْتَرِضًا فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ فَيَقْضِي اللهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ أَمْرَهُ بِمَا شَاءَ. ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَيُوحِي اللهُ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ أَمْرَهُ.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحم کا فرشتہ پیش ہو کر رحم کو پکڑتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب! یہ مذکر ہوگا یا مؤنث؟ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں اس کے متعلق فیصلہ فرما دیتے ہیں۔فرشتہ پھر پوچھتا ہے اے میرے رب! بد بخت ہوگا یا سعادت مند؟ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف اس بارے میں وحی فرما دیتے ہیں۔''

[183]...... ثنا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ هُنَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى النَّسَمَةَ قَالَ مَلَكُ الْأَرْحَامِ مُعْتَرِضًا: أَيْ رَبِّ، أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ فَيَقْضِي اللهُ فِي ذَلِكَ أَمْرَهُ، وَيَقُولُ الْمَلَكُ: أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَيَقْضِي اللهُ فِي ذَلِكَ أَمْرَهُ.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ روح کو پیدا فرماتا ہے تو رحم کا فرشتہ پیش ہو کر کہتا ہے: اے میرے رب! یہ مذکر ہوگا یا مؤنث؟ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق فیصلہ فرما دیتے ہیں۔ پھر فرشتہ کہتا ہے اے میرے رب! یہ نیک بخت ہوگا یا بد بخت؟ اللہ تعالیٰ اس کے

---

[181] **ضعيف**: ابوسفیان سلیمان بن سفیان راوی ضعیف ہے۔ سنن الترمذی، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة هود، حديث: 3111، مسند الروياني: 1426، وتقدم برقم: 170.

[182] **صحيح**: مسند أبي يعلى: 5775، صحيح ابن حبان: 6178، الشريعة للآجري: 363.

[183] **صحيح**: مصنف ابن عبد الرزاق: 20066، القدر للفريابي: 138، الإبانة لابن بطة: 1411.

بارے بھی فیصلہ فرما دیتے ہیں۔

[184]...... ثنا ابْنُ أَبِی عُمَرَ، ثنا سُفْیَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ، وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ هُنَیْدَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[185]...... ثنا سَلَمَةُ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ هُنَیْدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[186]...... ثنا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِیدِ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ أَبِی الْأَخْضَرِ، حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ الْحَدِیثَ، قَالَ: إِذَا خُلِقَتِ النَّفْسُ قَالَ مَلَكُ الْأَرْحَامِ: أَیْ رَبِّ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَی؟ فَیَقْضِی اللَّهُ إِلَیْهِ أَمْرَهُ، ثُمَّ یَقُولُ: أَیْ رَبِّ أَشَقِیٌّ أَمْ سَعِیدٌ؟ فَیَقْضِی اللَّهُ تَعَالَی إِلَیْهِ أَمْرَهُ، فَیَكْتُبُ مَا هُوَ لَاقٍ حَتَّی النَّكْبَةَ یُنْكَبُهَا.

ترجمة الحديث: جناب سالم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب کوئی نفس پیدا ہوتا ہے تو رحم پر مقرر فرشتہ سوال کرتا ہے اے رب تعالیٰ! مؤنث ہوگا یا مذکر؟ اللہ تعالیٰ اپنا حکم فرما دیتے ہیں۔“ پھر فرشتہ پوچھتا ہے بدبخت ہوگا یا نیک بخت؟ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق اپنا فیصلہ سنا دیتے ہیں۔ پھر ہر مصیبت جو اسے پہنچے گی، وہ سبھی کچھ لکھی جاتی ہے، حتی کہ کوئی آفت بھی جو اسے آئے وہ لکھی جاتی ہے۔“

[187]...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِیعِ، وَالْمُقَدَّمِیُّ، قَالَا: ثنا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ، عَنْ عُبَیْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِی بَكْرٍ، عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَی وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَیَقُولُ: أَیْ رَبِّ، نُطْفَةٌ عَلَقَةٌ؟ أَیْ رَبِّ، مُضْغَةٌ؟ قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَی أَنْ یَقْضِیَ خَلْقَهُ قَالَ: أَیْ رَبِّ، أَشَقِیٌّ أَمْ سَعِیدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الْأَجَلُ؟ فَیَكْتُبُ مَا یَقُولُ. قَالَ أَبُو الرَّبِیعِ فِی حَدِیثِهِ: ((فَیَكْتُبُ كَذَلِكَ)).

---

[184] صحیح: الإبانة لابن بطة: 1605 موقوفاً.

[185] صحیح: مصنف عبد الرزاق: 20066 وانظر ما تقدم برقم: 183.

[186] صحیح لغیره: مسند البزار: 6014، شرح مشكل الآثار للطحاوی: 3871.

[187] صحیح البخاری، كتاب الحیض، باب قول الله عزوجل (مخلقة وغیر مخلقة)، رقم: 318، صحیح مسلم، كتاب القدر، باب كیفیة خلق الآدمی، رقم: 2646 (6730).

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے رحم کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرما دیا ہے۔ جو کہتا ہے اے رب! اب یہ نطفہ بن گیا ہے اے رب اب وہ جما ہوا خون بن گیا ہے اے میرے رب اب لوتھڑا بن گیا ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں: ''جب اللہ تعالیٰ کسی کو بنانے کا ارادہ کرتے ہیں تو وہ فرشتہ سوال کرتا ہے: اے رب! بدبخت ہوگا یا نیک بخت؟ اس کا رزق کیا ہوگا؟ اس کی موت کب آئے گی؟ تو اسے جو حکم ہوتا ہے اس کے مطابق لکھ دیتا ہے۔

[188]...... حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ''بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہوا۔''

[189]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخَذَ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِيَدِي، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى جَلَسْنَا عَلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا مِنْ نَفْسٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ لَهَا مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى شَقَاءٌ وَسَعَادَةٌ)) ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَفِيمَ إِذًا الْعَمَلُ؟ فَقَالَ: ((اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ)) . ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى﴾ [الليل: 5 – 8] الْآيَةَ .

ترجمة الحديث: حضرت ابوعبدالرحمٰن السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا تو ہم چلتے چلتے فرات کے کنارے پر بیٹھ گئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نفس کے لیے اللہ تعالیٰ نے شقاوت یا سعادت لکھ دی ہے۔'' ایک شخص کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا: حضور؟ پھر عمل کس لیے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم عمل کرو ہر ایک لیے وہ عمل آسان کر دیا جائے گا جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ؕ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ

---

[188] صحيح موقوفاً: مرفوع روایت میں مسیب بن رافع راوی ضعیف ہے۔ مسند أحمد: 178/2، رقم: 6644، مسند الطيالسي: 2405، صحيح ابن حبان: 6169 موقوفاً.

[189] حسن صحيح: مسند أحمد: 157/1، رقم: 1348، و فضائل الصحابة له: 1213، مسند البزار: 582، وانظر ما تقدم برقم: 171.

وَاسْتَغْنٰى ﴿٨﴾﴾ (اللیل:۵، ۱۰)

شرح آیہ مبارکہ کی تفسیر: مفسرین کہتے ہیں کہ ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى﴾ سے مراد تنگ دستوں کو دینے والے ہیں۔ حضرت قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ''اس سے وہ شخص مراد ہے جس نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر دیا جو اس پر لازم تھا'' حضرت حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ''اس نے دل کے ساتھ تصدیق کی اور لا اِلٰـہَ اِلَّ اللّٰہُ کا اقرار کیا'' یہی بات ضحاک اور سلمی کہتے ہیں۔ امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''اَلْحُسْنٰى سے مراد جنت ہے'' اور حضرت زید بن اسلم کہتے ہیں کہ الحسنی سے مراد نماز، زکوۃ اور روزے ہیں۔ قتادۃ رحمہ اللہ کہتے ہیں ''الحسنٰی'' وہ وعدہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ ثواب دیں گے۔ اور حضرت حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اسے نعم البدل عطا فرمائیں گے۔ واحدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی انہوں نے چھ غلام آزاد کیے جو کفار مکہ کے ہاتھوں عذاب سہہ رہے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "یسـرٰی" سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر ہے۔ اور حضرت زید بن اسلم کہتے ہیں کہ اس سے مراد جنت ہے۔ (فتح القدیر ۵/ ۴۵۲) حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں ضعفاء مسلمانوں کو آزاد کرتے تھے ان کے والد نے انہیں کہا کہ آپ ان کمزور لوگوں کو کیوں آزاد کرتے ہیں؟ ان کی جگہ اگر آپ مضبوط نوجوانوں کو آزاد کرائیں تو کل آپ کے کام آ سکیں گے۔ انہوں نے فرمایا: اے ابا جان! میں تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے انہیں آزاد کرتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں میرے گھر والوں سے بعض نے مجھے بیان کیا کہ یہ آیت انہی کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ (فتح البیان ۷/ ۴۷۶) اور ﴿اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ﴾ سے مراد ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے بخل کیا۔ اور ﴿كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى﴾ سے مراد اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جسے اس نے جھٹلایا۔ اور مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد جنت ہے۔ اور ان کا دوسرا قول ہے کہ اس سے مراد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ (فتح البیان ۷/ ۴۸۷)

[۳۳] ......بَابٌ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ تجھ میں دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ پسند فرماتے ہیں

[190]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ لِي أَشَجُّ بَنِي عَصْرٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ فِيكَ لَخَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)) . قَالَ: قُلْتُ: وَمَا هُمَا؟ قَالَ: ((الْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ)) . قَالَ:

---

[190] ضعيف بهذا السياق: یونس بن عبید مدلس کے سماع کی صراحت ثابت نہیں ہے۔ السنن الكبرى للنسائي: 7699، مسند أحمد: 205/4، رقم: 17828، مسند أبي يعلى: 6848.

قُـلْـتُ: قَدِيمًا كَانَتَا فِيَّ أَمْ حَدِيثًا؟ قَالَ: ((قَدِيمًا)) . قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خَلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ .

ترجمة الحديث: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت اشج بنی عصر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ میں دو خصلتیں ایسی ہیں، جنھیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں'' وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: وہ کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''بردباری اور حیا'' وہ کہتے ہیں میں نے کہا: کیا یہ عادتیں مجھ میں قدیم سے ہیں یا نئی؟ آپ نے فرمایا: ''قدیم'' ''اشج نے کہا: تمام تعریفات اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے ان دو خصلتوں پر پیدا فرمایا جنھیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں۔''

شرح: اشج بنی عصر: علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اشج کا نام منذر بن عائذ عصری تھا۔ اور کلبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس کا نام منذر بن الحارث بن زیاد بن عصر بن عوف تھا۔ اور ایک قول کے مطابق اس کا نام منذر بن عامر تھا۔ جب کہ بعض کے نزدیک منذر بن عبید اور بعض کے نزدیک عائذ بن منذر، اور بعض نے کہا ہے کہ اس کا نام عبداللہ بن عوف تھا۔ اشج قبیلے کے سردار کو یا ان میں سے بڑے بہادر اور شجاع آدمی کو کہا جاتا ہے۔ اور مشکوۃ المصابیح میں اسے اشج عبدالقیس لکھا گیا ہے جس کے متعلق ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس میں اشج، عبدالقیس کی طرف مضاف ہے۔ اور یہ عبدالقیس قبیلے کا سردار تھا اور عبدالقیس غیر منصرف ہے اور عبدالقیس بدل ہے یا عطف بیان اور یہاں لفظ رئیس (مضاف) محذوف ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح ۸/ ۷۸۵، نووی علی صحیح مسلم ۱/ ۳۵)

الحلم: یہ ہے کہ ظالم کو سزا دینے سے تاخیر کی جائے۔ بعد میں یہ لفظ گناہ سے معافی کے لیے استعمال ہونے لگا۔ بعض کہتے ہیں کہ حلم یہ ہے کہ جلدی نہ کی جائے، اور ہر کام کی مصلحت کا خیال رکھا جائے۔ (مرقاۃ ۸/ ۷۸۵)

اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حلم سے مراد عقل ہے۔ (نووی علی مسلم ۱/ ۳۵)

نوٹ: ......صحیح مسلم میں دوسری خصلت ''الاناۃ'' ہے۔ اور ''اناۃ'' یہ ہے کہ پوری جانچ پڑتال کی جائے، اور کسی کام میں جلدی نہ کی جائے۔ دراصل اس شخص نے ملاقات کے وقت اپنی اونٹنی کو اچھی طرح باندھا، بعد میں اپنا لباس تبدیل کیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اور اس کے باقی ساتھی ملاقات کے لیے جلدی جلدی چلے گئے، جس پر آپ نے یہ لفظ ارشاد فرمایا۔ (نووی علی صحیح مسلم ۲/ ۳۵)

[191]...... ثـنـا أَبُـو الرَّبِيعِ ، ثنا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا اشْتَـرَى أَحَدُكُمْ خَادِمًا فَلْيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهِ وَلْيَقُلْ:

---

[191] **حسن لغيره:** مسند أبي يعلى: 6610، الدعاء للطبراني: 1308، ولـه شاهد حسن عن عبد اللّٰه بن عمرو رضي الله عنه في سنن أبي داؤد: 2160.

اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِهِ وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَهُ عَلَیْهِ .

ترجمة الحدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی خادم خریدے، تو اس کی پیشانی پکڑ کر یہ دعا پڑھے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِهٖ وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَهٗ عَلَیْهِ .)) ''اے اللہ! میں آپ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور جس خیر پر یہ پیدا کیا گیا ہے، اس کا سوال کرتا ہوں۔''

وضاحت: ......اس روایت کو حبان بن علی، ابن عجلان کے بعد سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے طریق سے بیان کرتا ہے۔ جب کہ باقی راوی ابن عجلان کے بعد عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ بیان کرتے ہیں۔

البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ خیر اور شر کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور معتزلہ وغیرہ کے نزدیک شر اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہیں ہے ان کی یہ بات صحیح نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا شر کا خالق ہونا ان کے کمال کے منافی نہیں ہے، بلکہ یہی اللہ تبارک وتعالیٰ کا کمال ہے۔ اس کی مزید تفصیل مطولات میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اور اس بارے میں سب سے بہترین کتاب حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کی ''شفاء العلیل فی القضاء والقدر والتعلیل'' ہے۔

(آداب الزفاف از امام البانی ۸ حاشیہ ۳)

[192]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ، ثنا بَقِیَّةُ بْنُ الْوَلِیدِ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ عَیَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُغَیِّرُ الْخُلُقِ كَمُغَیِّرِ الْخَلْقِ)) .

ترجمة الحدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عادات کا تبدیل ہونا پیدائش کے تبدیل ہونے کی طرح ہے۔''

[193]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ ، ثنا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالَی عَلَی كُلِّ نَفْسٍ حَظَّهَا مِنَ الزِّنَی)) .

ترجمة الحدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر نفس پر اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہوا ہے۔''

---

[192] ضعیف : اسماعیل بن عیاش کی غیر شامی راویوں سے روایت ضعیف ہے۔ الکامل لابن عدی : 484/1 زهر الفردوس : 870.

[193] صحیح: مسند أحمد : 431/2، رقم : 9563، مسند البزار : 8651، مسند ابن الجعد : 2769، والحدیث فی صحیح البخاری : 6243، و صحیح مسلم : 2257 (6753).

شرح اس روایت کی ابن وھب نے متابعت کی ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''آنکھ بھی زنا کرتی ہے، اور آنکھ کا زنا دیکھنا ہے۔اور زبان بھی زنا کرتی ہے، اور اس کا زنا کلام کرنا ہے۔اور ہاتھ بھی زنا کرتا ہے، اور اس کا زنا پکڑنا ہے۔اور ٹانگ بھی زنا کرتی ہے، اور ان کا زنا چلنا ہے۔اور کان بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا گانے وغیرہ سننا ہے۔اور شرم گاہ ان کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض اوقات شرم گاہ اس زنا کو ثابت کرتی ہے اور بعض اوقات ثابت نہیں کرتی ہے۔'' (مسلم ١/ ٣٣٦)

[194]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَسْقَلَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا)).

ترجمة الحديث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس بچے کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا، وہ شروع سے ہی کافر پیدا کیا گیا تھا۔''

شرح وہ لڑکا کافر تھا: علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام نے اس بچے کو جو کافر کہا ہے یہ اس اعتبار سے ہے کہ بالآخر اس نے کافر ہو جانا تھا۔اگر وہ زندہ رہتا تو ضرور کافر ہو جاتا۔ان جیسے لوگوں کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے بارے جو چاہیں حکم صادر فرما سکتے ہیں۔نیز یہ بھی احتمال ہے کہ ان کی شریعت میں شاید انہیں تمیز سے قبل تکلیف دینا جائز ہو۔(فتح الباری، کتاب التفسیر ٨/ ٥٣٩)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے وہ لوگ استدلال حاصل کرتے ہیں کہ جن کے نزدیک کفار کی اولاد جہنم میں جائے گی۔دراصل اس کے متعلق تین مذہب ہیں۔(١) وہ جہنم میں جائیں گے (٢) ان کے متعلق کلام کرنا صحیح نہیں اور نہ ہی ہم کوئی فیصلہ دے سکتے ہیں (٣) وہ جنت میں جائیں گے۔اور یہی مذہب صحیح ہے۔کیونکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ بچہ بالغ ہو جاتا، تو ضرور کافر ہوتا۔(نووی علی صحیح مسلم ٢/ ٢٧١)

[195]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا، أَلْقَى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى أَبَوَيْهِ مَحَبَّةً مِنْهُ)).

---

[194] صحيح مسلم، كتاب القدر، باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، رقم: 2661 (6766).

[195] ضعيف بهذا اللفظ: ابواسحاق مدلس کی سماع کی صراحت نہیں ہے۔ مسند الطيالسي: 540، صحيح ابى عوانة: 11671.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''وہ لڑکا جسے حضرت خضر نے قتل کیا تھا، وہ بالطبع کافر تھا جس کی محبت اللہ تعالیٰ نے اس کے والدین کے دل میں ڈال دی تھی۔''

شرح تطبیق: علامہ عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس دن سے وہ بچہ پیدا کیا گیا تھا وہ کافر پیدا کیا گیا تھا کہ وہ کفر کو اختیار کرے گا۔ اور یہ كُلُّ مُوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ کے منافی نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں فطرت سے مراد اسلام قبول کرنے کی استعداد ہے اور وہ کسی کے شقی الجبلت ہونے کے منافی نہیں ہے۔ (تحفة الاحوذی ٤/ ١٤٣)

[٣٤]...... بَابُ ذِكْرِ أَخْذِ رَبِّنَا الْمِيثَاقَ مِنْ عِبَادِهِ

اللہ تعالیٰ کا بندوں سے وعدہ لینے کا بیان

[196]...... ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ عُمَرَ، سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ [الأعراف: 172] فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّتَهُ، فَقَالَ: خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ، وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ ذُرِّيَّتَهُ فَقَالَ: خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ، وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِذَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلَ النَّارَ)).

ترجمة الحديث حضرت مسلم بن یسار جہنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق سوال ہوا۔ ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ (الاعراف: ١٧٢) ''اور جب تمہارے

---

[196] **ضعیف**: سند منقطع ہے اور درمیانی واسطہ نعیم بن ربیعہ مجہول ہے۔ (201) سنن أبی داؤد، کتاب السنة، باب فی القدر، رقم: 4703، سنن الترمذی: 3075 وقال: حسن و مسلم بن یسار لم یسمع من عمرؓ، السنن الکبریٰ للنسائی: 11126.

پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ سے اسی آیت مبارکہ سے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت کو اپنے دائیں دست مبارک سے چھوا۔ اور اس سے ان کی اولاد کو نکالا۔ اور فرمایا: میں نے یہ لوگ جنت کے لیے پیدا کیے، اور یہ جنتیوں والے عمل کریں گے۔ دوبارہ اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ ان کی پیٹھ کو چھوا اور ان سے اس کی اولاد کو نکالا اور فرمایا: میں نے یہ لوگ جہنم کے لیے پیدا کیے، اور یہ جہنمیوں والے عمل کریں گے۔ ایک آدمی نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر عمل کس لیے کریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جنت کے لیے پیدا فرماتے ہیں تو اس سے اہل جنت والے عمل کرواتے ہیں، اور وہ جنتیوں والے عمل پر فوت ہوتا ہے۔ اور اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کسی انسان کو جہنم کے لیے پیدا فرماتے ہیں تو اس سے جہنمیوں والے عمل کرواتے ہیں اور وہ اہل جہنم والے عمل پر فوت ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔''

[197]...... سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الْجَبَّارِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، يَقُولُ: وَرَأْيِي فِيهِمْ أَنْ يُسْتَتَابُوا، فَإِنْ تَابُوا وَإِلَّا قُتِلُوا. يَعْنِي الْقَدَرِيَّةَ.

ترجمة الحديث: حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ جو لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں ان کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ انہیں توبہ کروائی جائے۔ اگر وہ توبہ کر لیں تو ٹھیک، وگرنہ انہیں قتل کر دیا جائے۔

شرح کتاب وسنت چھوڑنے والے کے متعلق امام شافعی رحمہ اللہ کا فتویٰ: امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں انہیں جوتوں اور چھڑیوں کے ساتھ مارا جائے، اور انہیں مختلف قبائل اور بستیوں میں گھمایا جائے، اور اعلان کیا جائے کہ یہ ان لوگوں کی سزا ہے جو کتاب وسنت چھوڑ کر علم کلام پر توجہ دیتے ہیں۔ (شرح العقیدہ الطحاویہ ص ۷۳)

[198]...... حَدَّثَنَا سَلَمَةُ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّاطِرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يُسْأَلُ عَنْ تَزْوِيجِ الْقَدَرِيِّ فَقَرَأَ: ﴿وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ﴾ [البقرة: 221]

ترجمة الحديث: مروان بن محمد الطاطری کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک بن انس رحمہ اللہ سے سنا کہ ان سے سوال کیا گیا: ''قدری کے ساتھ شادی کر دینا کیسا ہے؟ تو انہوں نے جواب میں یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ﴾ (البقرة: ۲۲۱) ''مشرک مرد سے مومن غلام بہتر ہے۔ خواہ وہ مشرک تم کو کیسا ہی بھلا کیوں نہ لگے۔''

---

[197] صحيح: حلية الأولياء لأبي نعيم: 326/6، شرح أصول الاعتقاد للالكائي: 1301.

[198] صحيح: الابانة لابن بطة: 1859، القضاء والقدر للبيهقي: 556.

شرح قدریہ مسلمان نہیں قدریہ انہیں اس لیے کہتے ہیں کہ یہ تقدیر کا انکار کرتے ہیں (شرح العقیدہ الطحاویہ ص ٥٢٤) اس آیت میں مشرک سے مراد کافر ہے۔ (تفسیر جلالین ٣ ص ٣٣) امام مالک رحمہ اللہ کا مطلب ہے کہ جب مسلمان ہی نہیں ہیں تو ان سے بہتر ہے کسی مسلمان غلام کے ساتھ شادی کر دی جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں اگر یہ بیمار پڑ جائیں تو تم ان کی عیادت مت کرو۔ اور اگر مر جائیں تو تم ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔ (کتاب السنة: حدیث نمبر ٣٣٨، ٣٤٢)

مجوسیوں کے ساتھ ان کی مشابہت ظاہر ہے، بلکہ ان کا قول مجوس سے بھی زیادہ رذیل ہے۔ کیونکہ مجوسیوں نے دو خالق بنائے۔ ایک خیر کا دوسرا شر کا۔ اور انہوں نے کئی خالق بنا لیے۔ (شرح العقیدہ الطحاویہ ص ٥٢٤)

[199]...... ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ فِي الْقَدَرِيَّةِ: أَرَى أَنْ يُسْتَتَابُوا، فَإِنْ تَابُوا وَإِلَّا قُتِلُوا. قَالَ أَبُو سُهَيْلٍ: وَذَلِكَ رَأْيِي. قَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ رَأْيِي.

ترجمة الحديث حضرت ابوسہیل بن مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے سنا، وہ قدریہ کے متعلق فرماتے تھے: "میرا خیال ہے کہ ان سے توبہ کروائی جائے گی۔ اگر یہ توبہ کر لیں تو ٹھیک، وگرنہ انہیں قتل کر دیا جائے گا۔" ابوسہیل کہتے ہیں کہ ان کے متعلق میری رائے بھی یہی ہے۔ اور امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری رائے بھی یہی ہے۔

[200]...... حَدَّثَنِي الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ بَكَّارٍ، يَقُولُ: كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَبْعَثُ إِلَيَّ بِالْمَالِ أُفَرِّقُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقُولُ: لا تُعْطِ قَدَرِيًّا مِنْهُ شَيْئًا، وَأَحْسَبُهُ قَالَ فِيهِ: وَلَا يَغْزُونَ مَعَكُمْ، فَإِنَّهُمْ لا يُنْصَرُونَ.

ترجمة الحديث علی بن بکار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن عون رحمہ اللہ میرے پاس مال بھیجتے تاکہ میں لوگوں کے درمیان تقسیم کروں اور فرماتے: "اس مال سے کسی قدری کو کچھ نہ دینا اور میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی کہا تھا: "جنگ میں وہ تمہارے ساتھ نہ جائیں کیونکہ ان کی نصرت نہیں کی جائے گی۔"

[201]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، يَعْنِي أَبَاهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ مُسْلِمِ

---

[199] **صحيح**: موطا مالك: 900/2، رقم: 6، القدر للفريانى: 276.

[200] **ضعيف**: مسبب بن واضح راوی ضعیف ہے۔ تفرد به المصنف.

بْنِ يَسَارٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَوْدِيِّ، قَالَ مُسْلِمٌ: سَأَلْتُ نُعَيْمًا عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ [الأعراف: 172] ، قَالَ نُعَيْمٌ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْهَا، فَقَالَ عُمَرُ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَلَقَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى آدَمَ))، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ.

ترجمة الحديث: حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نعیم بن ربیعہ الاودی سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا: ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ (الاعراف: ۱۷۲) ''اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی۔'' حضرت نعیم نے فرمایا ''ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو ان سے بھی اسی آیت مبارکہ کی بابت ایک شخص نے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اس دوران ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے مذکورہ آیت کے متعلق سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔'' اور اس کے بعد انہوں نے حدیث نمبر 196 ذکر کی۔

[202]...... ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَخَذَ اللهُ تَعَالَى الْمِيثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ ﷺ بِنَعْمَانَ))، يَعْنِي عَرَفَةَ، فَأَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَهَا، فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ كُلُّهُمْ مَثَلًا وَقَالَ: ﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ﴾ [الأعراف: 173] .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے نعمان یعنی عرفہ کے مقام پر وعدہ لیا، اور اس کی پشت سے تمام اولاد نکالی، اور ان کے آگے پھیلا دی جس طرح چیونٹیوں کو بکھیر دیا جائے۔ اور فرمایا: ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں (یہ سبھی اس لیے کیا) تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو کہ ہم اس سے غافل تھے۔ یا یہ

---

[201] **ضعيف** : نعیم بن ربیعہ راوی مجہول ہے۔ سنن أبی داؤد، كتاب السنة، باب فی القدر، رقم: 4704، القضاء والقدر للبيهقی: 62، التاريخ الكبير للبخاری: 96/8، 97.

[202] **حسن**: السنن الكبرىٰ للنسائی: 11127، مسند أحمد: 272/1، رقم: 2455، شرح مشكل الآثار للطحاوی: 3889، المستدرك للحاكم: 27/1، رقم: 75.

کہو کہ شرک تو ہمارے آباء واجداد نے کیا تھا۔ اور ہم ان کی ہی اولاد تھے جو ان کے بعد پیدا ہوئے۔ کیا آپ ہمیں اہل باطل کے کام کی وجہ سے ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔''

شرح آیت کی تفسیر: ان آیات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو جتنی اولاد ان کی ہونے والی تھی۔ ان سب کو آدم علیہ السلام کی پشت سے نکالا۔ اور ان سے عہد لیا۔ پھر فرمایا یہ عہد اس لیے لیا کہ شاید یہ لوگ قیامت کے دن عذر کریں کہ ہمیں اس بات کی خبر نہ تھی۔ ہم اس سے بالکل غافل تھے، یا یہ کہ ہم دنیا میں جا کر بھول گئے۔ ان کے پاس رسول بھیج کر ان کو جتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا گیا ہے کہ ان کو یہ عذر بھی کرنے کا موقع نہ ملے۔ (تفسیر احسن التفا سیر ۲/ ۳۲۰)

اولاد آدم کے بکھیرنے کی جگہ: مفسرین کا اختلاف ہے کہ کس مقام پر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی اولاد کو نکالا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بطن نعمان میں جو عرفات کے قریب ہے، وہاں ان کی اولاد کو نکال کر ان سے عہد و پیمان کیا گیا تھا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ دھناء مقام جو ملک ہند میں واقع ہے، جہاں آدم علیہ السلام جنت سے اتارے گئے تھے، وہاں یہ عہد لیا گیا تھا اور کلبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ عہد و پیمان مکہ اور طائف کے درمیان ہوا تھا۔

(تفسیر احسن البیان ۲/ ۱۱۱، ۱۱۲ بحوالہ احسن التفاسیر ۲/ ۳۲۰)

[203]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا قَيْسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيُّ، ثنا رَوْحُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَوْمَ خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبَضَ بِكَفَّيْهِ قَبْضَتَيْنِ، فَوَقَعَ كُلُّ طَيِّبٍ بِيَمِينِهِ، وَكُلُّ خَبِيثٍ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: هَؤُلَاءِ أَصْحَابُ الْيَمِينِ وَهَؤُلَاءِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ، وَهَؤُلَاءِ أَصْحَابُ الشِّمَالِ وَهَؤُلَاءِ أَصْحَابُ النَّارِ، ثُمَّ رَدَّهُمْ فِي صُلْبِ آدَمَ، فَهُمْ يَتَنَاسَلُونَ عَلَى ذَلِكَ الْآنَ.

ترجمة الحديث حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو مخلوق کی دو مٹھیاں بھریں۔ ہر اچھا اللہ تعالیٰ کی دائیں مٹھی میں آ گیا اور ہر خبیث اللہ تعالیٰ کی بائیں ہتھیلی میں آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''یہ دائیں جانب والے جنتی ہیں اور یہ بائیں طرف والے جہنمی ہیں۔'' پھر انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی صلب میں واپس لوٹا دیا۔ اب وہ اسی اعتبار سے پیدا ہوتے ہیں۔

[203] ضعیف: یزید الرقاشی ضعیف ہے نیز روح بن میتب میں بھی کلام ہے۔ مسند البزار: 3032، المعجم الأوسط للطبرانی: 9375، الشریعہ للآجری: 332.

[204]...... ثنا هُدْبَةُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الدَّيْنِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَنْ جَحَدَ آدَمُ، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَهُ مَسَحَ ظَهْرَهُ، فَأَخْرَجَ مِنْهُ مَا هُوَ مِنْ ذَرَارِيٍّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَعَرَضَهُمْ عَلَيْهِ)).

ترجمة الحديث: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت دین نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے انکار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کر کے ان کی پشت کو چھوا، اوراس سے قیامت تک پیدا ہونے والی اولا د کو نکالا، اور ان کے سامنے پیش کیا۔"

شرح: حضرت آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے انکار کیا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا، اور قیامت تک جتنے انسان پیدا کرنے تھے ان کی پشت سے گر پڑے، اور ہر انسان کی آنکھوں کے درمیان ایک نورانی چمک رکھی۔ پھر ان کی ارواح کو حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کیا: انہوں نے کہا: یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یہ آپ کی اولاد ہے۔" حضرت آدم علیہ السلام نے ان میں ایک شخص کو دیکھا، جس کے آنکھوں کے درمیان چمک بڑی خوبصورت تھی۔ انہوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یہ حضرت داؤد علیہ السلام ہے۔" حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ اس کی عمر کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ساٹھ سال۔" حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! میری عمر سے کاٹ کر اس کی عمر میں چالیس سال کا اضافہ فرما دے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہوگئی اور روح قبض کرنے کے لیے ملک الموت آیا، تو آدم علیہ السلام فرمانے لگے: ابھی چالیس سال باقی نہیں؟ ملک الموت نے کہا: آپ نے اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو چالیس سال نہیں دیے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام نے انکار کر دیا اور ان کی اولاد بھی انکار کرے گی۔ آدم بھول گئے ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔ آدم نے خطا کی، ان کی اولاد بھی خطا کرتی ہے۔(مستدرك حاكم ٢/ ٣٥٥ حديث نمبر ٣٢٥٧/ ٣٧٤ جامع الترمذى كتاب التفسير ٢/ ١٢٨)

[205] حسن: مسند البزار: 8193، حديث السراج: 2628، صحيح ابن حبان: 6164.

[205]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، ثنا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ، ثنا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى آدَمَ))، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ.

---

[204] ضعيف: علی بن زید بن جدعان اور یوسف بن مهران راوی ضعیف ہیں۔ مسند أحمد: 251/1، رقم: 2270، مسند أبي يعلى: 2710، المعجم الكبير للطبراني: 12928.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا......'' اس کے بعد مذکورہ حدیث بیان کی۔

[206]...... حَدَّثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ حَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ، قَالَ بِيَدِهِ، وَهُمَا مَقْبُوضَتَانِ: خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ يَا آدَمُ. فَقَالَ: يَمِينَ رَبِّي، وَكِلْتَا يَدَاهُ يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ، ثُمَّ بَسَطَهَا، فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ، وَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ عِنْدَهُ عُمْرُهُ مَكْتُوبٌ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں اپنی روح پھونکی تو انہیں اپنے دونوں ہاتھوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اے آدم! جس ہتھیلی کو دل چاہتا ہے پکڑ لے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: دایاں ہاتھ۔ (اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں اور برکت والے ہیں۔) پھر اللہ تعالیٰ نے اسے پھیلایا تو اس میں آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی روحیں تھیں اور ہر انسان کی عمر بھی لکھی ہوئی تھی۔''

[۳۵]...... بَابُ ذِكْرِ أَطْفَالِ الْكُفَّارِ الَّذِينَ يَمُوتُونَ صِغَارًا وَآبَاؤُهُمْ كُفَّارٌ

باب: کافروں کے مرنے والے بچوں کا بیان

[207]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ وَفِيهِمُ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَقَالَ: ((هُمْ مِنْهُمْ)).

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: مشرکین پر شب خون مارنے کا کیا حکم ہے؟ جب کہ ان کے گھروں میں عورتیں اور بچے بھی ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ بھی انہی میں سے ہیں۔''

شرح شب خون میں مارے جانے والے بچے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ میں بچوں اور عورتوں کو

---

[206] حسن: سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب فی قصة خلق آدم......، رقم: 3368 وقال: حسن غریب، التوحید لابن خزیمة: 160/1، 161، مسند البزار: 8478.

[207] صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب أهل الدار يبيتون فيصاب الولدان، رقم: 3012، صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب جواز قتل النساء والصبيان، حديث: 1745- 4549.

قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور اس حدیث میں شب خون کرنے والے بچوں کو کافروں کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ بظاہر ان ہر دو احادیث میں تعارض نظر آتا ہے۔ نیز یہ حدیث "كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ" کے بھی خلاف ہے۔ آخر ان بچوں کا کیا قصور ہے؟

چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "هُمْ مِنْهُمْ" کا مطلب ہے کہ اس حالت میں ان کا حکم کافروں والا ہے۔ اس کا یہ مقصد نہیں کہ قصداً انہیں قتل کرنا جائز ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب کافروں تک پہنچنا ممکن نہ ہو، الا یہ کہ ان کی اولادیں بھی ساتھ قتل کی جائیں تو اندریں حالات بچوں کو والدین کے ساتھ اگر قتل کر دیا جائے، تو جائز ہے۔

(فتح الباری: کتاب الجهاد: ٦/ ١٨١)

[208]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ صَغِيرًا، فَقَالَ: ((اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے سوال کیا گیا جو بچپن میں فوت ہو جائیں ان کے متعلق کیا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ اگر وہ زندہ رہتے تو کیا عمل کرتے۔"

شرح: کفار کے بچے جو حالت کفر پر فوت ہوئے: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مشرکین کے بچوں کے متعلق تین مذہب ہیں: (۱) اکثر کے نزدیک وہ جہنم میں جائیں گے، اور وہ اپنے باپوں کے تابع ہیں۔ (۲) ایک جماعت نے ان کے متعلق توقف اختیار کیا ہے۔ (۳) محقق اہل علم کے نزدیک وہ بچے جنت میں جائیں گے۔ اور یہی مذہب راجح ہے کیونکہ اس کی تائید میں درج ذیل دلائل ہیں:

(الف) صحیح البخاری میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حدیث آتی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں جنت میں دیکھا اور ان کے اردگرد لوگوں کے بچے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! کیا مشرکین کے بچے بھی تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں مشرکین کے بچے بھی تھے۔

(ب) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا﴾ (الاسراء: ١٥) (جب تک ہم رسول نہ بھیج دیں اس وقت تک عذاب نہیں کرتے) اور بچہ کسی چیز کا مکلف نہیں ہوتا اور نہ ہی بالغ ہونے سے پہلے رسول

[208] صحيح مسلم، كتاب القدر، باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، رقم: 2659 (6764)، مسند أحمد: 244/2، رقم: 7325، والحديث فى صحيح البخاری: 6599.

کی بات تسلیم کرنا اس کے لیے لازم ہے۔ (وھذا متفق علیه) (نووی علی صحیح مسلم ۲/ ۳۳۷)

علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ انہی تین مذاہب کو ذکر کر کے تیسرے مذہب کو ترجیح دیتے ہیں اور فرماتے ہیں اس کی تائید درج ذیل دلائل سے بھی ہوتی ہے:

(الف) مسند ابو یعلی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے اللہ تعالیٰ سے انسانوں کے بچوں کے متعلق دعا کی کہ انہیں عذاب نہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول فرمائی (حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی سند حسن ہے)

(ب) مصنف عبدالرزاق میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت آتی ہے کہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ مشرکین کی اولاد کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: یا وہ اپنے والدین کے ساتھ ہوں گے۔'' پھر میں نے دوبارہ ان کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ (اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ وہ کیا کچھ کرتے) پھر میں نے جب اسلام مستحکم ہو چکا تھا، یہی سوال کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ (الاسراء: ۱۵)

''کوئی شخص دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔''

آپ نے فرمایا: ''وہ فطرت پر ہیں'' یا فرمایا: ''وہ جنت میں جائیں گے''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس میں ایک راوی سلیمان بن ارقم ضعیف ہے۔ اور اگر یہ روایت صحیح ہو جائے تو اس نزاع کا قطعی فیصلہ ہو جائے۔ اور اکثر اشکالات رفع ہو جائیں۔ (تحفة الاحوذی ۳/ ۱۹۸۔ باب: کل مولود یولد علی الفطرة)

امام بخاری رحمہ اللہ کا موقف: علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک بھی یہی تیسرا مذہب راجح ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ''بَابُ مَاقِيْلَ فِيْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ'' کا ترجمہ قائم کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس مسئلہ میں توقف اختیار کرتے ہیں، پھر سورۃ الروم کی تفسیر میں اس بات پر جزم اختیار کرتے ہیں کہ جنت میں جائیں گے کیونکہ ان ہرسہ احادیث کی ترتیب سے یہی بات واضح ہوتی ہے۔ کیونکہ پہلے انہوں نے اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ والی حدیث ذکر کی۔ پھر كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ والی حدیث نقل کی، اور ان سب کے بعد حضرت سمرۃ بن جندب والی حدیث (جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ارد گرد بچوں کا تذکرہ ہے) روایت کی ہے۔ جس میں ان کے جنتی ہونے کی صراحت موجود ہے، یہ سیاق سباق بتا رہا ہے کہ امام

بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک بھی یہی مذہب راجح ہے کہ مشرکین کے بچے جنت میں جائیں گے۔
(تحفه الاحوذی ۲/ ۱۹۸)

[209]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: ((اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے بچوں کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ اگر وہ زندہ رہتے تو کیا عمل کرتے۔''

[210]...... ثنا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: ((اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں وہ کیا عمل کرتے۔''

[211]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: ((اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ))

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے کہ وہ کیا عمل کرتے۔''

[٣٦]...... بَابٌ

باب:

[212]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى

---

[209] صحيح: مسند أحمد: 471/2، رقم: 10084، مسند البزار: 7988.

[210] صحيح البخاری، كتاب القدر، باب الله اعلم بما كانوا عاملين، رقم: 6598، صحيح مسلم، كتاب القدر، باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، رقم: 2659 (6762)، مصنف عبد الرزاق: 20077.

[211] صحيح مسلم: 2659 (6762)، مسند الطيالسی: 2504، انظر الحديث السابق.

الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ يُوصِيهِ، ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ بَيْتِي هَؤُلَاءِ يَرَوْنَ أَنَّهُمْ أَوْلَى النَّاسِ بِي، وَلَيْسَ كَذَلِكَ. إِنَّ أَوْلِيَائِي مِنْكُمُ الْمُتَّقُونَ، مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا. اللّٰهُمَّ إِنِّي لا أُحِلُّ لَهُمْ فَسَادَ مَا أَصْلَحْتُ، وَايْمُ اللّٰهِ لَتُكْفَأَنَّ أُمَّتِي عَنْ دِينِهَا كَمَا تُكْفَأُ الْإِنَاءُ فِي الْبَطْحَاءِ)).

ترجمة الحديث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن کی طرف بھیجا تو انہیں الوداع کرنے ان کے ساتھ نکلے پھر آپ نے مدینہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''میرے یہ گھر والے سمجھتے ہیں کہ وہ تمام لوگوں سے میرے قریب تر ہیں۔ حالانکہ حقیقت ایسے نہیں ہے۔ یقیناً میرے زیادہ نزدیک تم میں سے متقی لوگ ہیں۔ جو بھی ہوں اور جہاں کہیں بھی رہتے ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ! میں نے ان کے لیے اس چیز کے خراب کرنے کی اجازت نہیں دیتا جس کو میں نے درست کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم! میری امت اپنے دین سے اس طرح پلٹ جائے گی جس طرح بطحاء میں برتن الٹ دیا جائے۔''

شرح حدیث کی وضاحت: بعض طرق میں اس کے الفاظ یوں ہیں: ((وَلَتَكَفَّأُنَّ كَمَا تَكَفَّأُ السَّفِينَةُ فِي أَمْوَاجِ الْبَحْرِ.)) ''تم اس طرح الٹ جاؤ گے جیسے کشتی سمندر کی موجوں میں الٹ جاتی ہے۔''

[213]...... حَدَّثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَوْلِيَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمُ الْمُتَّقُونَ، وَإِنْ كَانَ نَسَبٌ أَقْرَبَ مِنْ نَسَبٍ، لا يَأْتِي النَّاسُ بِالْأَعْمَالِ وَتَأْتُونَ بِالدُّنْيَا تَحْمِلُونَهَا عَلَى رِقَابِكُمْ، وَتَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ هَكَذَا، وَأَعْرَضَ فِي عِطْفَيْهِ

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب متقی ہوں گے۔ اگرچہ کوئی دوسرا کتنا ہی قریبی نسب والا ہو۔ کیونکہ قیامت کے دن لوگ اعمال لے کر نہیں آئیں گے۔ بلکہ تم دنیا کا مال اپنی گردنوں پر اٹھائے ہوئے ہوگے۔ اور تم کہو گے یا محمد ﷺ! لیکن میں اس طرح کرلوں گا۔ (اور آپ نے اپنے کندھے مبارک دوسری جانب پھیر لیے)۔''

شرح قیامت کے دن اعمال کام آئیں گے حسب نسب نہیں؟ قیامت کا دن بڑا ہولناک ہوگا۔

---

[212] صحيح: مسند أحمد: 235/5، رقم: 22052، صحيح ابن حبان: 647، المعجم الكبير للطبراني: 120/20، رقم: 241، وسيأتي برقم: 1011.

[213] حسن: الأدب المفرد للبخاري: 897، الزهد الكبير للبيهقي: 882، تهذيب الآثار للابن جرير، مسند ابن عباس: 435، وسيأتي برقم: 1012.

انسان اپنے بھائی، باپ، اولاد، احباب واصحاب، وغیرہ سے دامن چھڑائے گا ہر انسان کو اپنی ہی فکر دامن گیر ہوگی۔ اس دن اگر کسی چیز نے کام آنا ہے تو صرف اعمال کام آئیں گے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی سے ارشاد فرمایا: ((یَافَاطِمَةُ سَلِیْنِی مِنْ مَالِیْ مَا شِئْتِ لاَ أُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا .)) ''اے میری بیٹی فاطمہ! دنیا کا مال مجھ سے جو چاہو سوال کر سکتی ہو۔ قیامت کے دن میں تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا۔'' اب دیکھیں نبی اکرم ﷺ اپنی محبوب ترین بیٹی سے فرما رہے ہیں کہ اعمال کے بغیر گزارہ نہیں ہے ہم کس شمار میں ہیں، کہ صرف اسی گھمنڈ میں رہیں کہ ہمارا نسب عالی شان ہے اور ہمیں اعمال کی ضرورت نہیں۔

[۳۷]......بَابٌ فِی ذِكْرِ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِینَ

باب: مشرکین کی اولاد کا حکم

[213/1]...... ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَلِیٍّ، قَالَ: سَأَلَتْ خَدِیجَةُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَوْلاَدِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُمْ فِی النَّارِ)) . فَلَمَّا رَأَى مَا فِی وَجْهِهَا قَالَ: ((لَوْ رَأَیْتِ مَكَانَهُمْ لَأَبْغَضْتِهِمْ)) . قَالَتْ: قُلْتُ: فَأَوْلاَدِی مِنْكَ؟ قَالَ: ((فِی الْجَنَّةِ، وَالْمُشْرِكُونَ وَأَوْلاَدُهُمْ فِی النَّارِ)) . ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَالَّذِینَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ .﴾ [الطور: 21]

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی اولاد کے متعلق سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جہنم میں جائیں گے'' پھر جب آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چہرے میں کراہت کے آثار دیکھے تو فرمایا: ''اگر تو ان کے ٹھکانے کو دیکھ لے تو ان سے بغض کرے۔'' حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر میں نے پوچھا کہ میری جو اولاد آپ سے ہوئی ہے، ان کے متعلق کیا خیال ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''وہ جنت میں جائیں گے، اور مشرکین اور ان کی اولادیں جہنم میں جائیں گیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَالَّذِینَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ﴾ (الطور: ٢١) ''جو ایمان لائے اور ان کی اولادیں ان کے پیچھے لگیں۔''

[214]...... ثنا هُدْبَةُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِی عَمَّارٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَتَى عَلَیَّ زَمَانٌ وَأَنَا أَقُولُ: أَطْفَالُ الْمُشْرِكِینَ مَعَ الْمُشْرِكِینَ، وَأَطْفَالُ الْمُسْلِمِینَ مَعَ الْمُسْلِمِینَ،

[213/1] ضعيف : محمد بن عثمان راوی مجہول ہے۔ مسند أحمد : 134/1، رقم : 1131، تفسیر الثعلبی : 128/9 .

[214] صحيح: مسند الطیالسی : 539، القضاء والقدر للبیهقی : 612، 613، مسند أحمد : 73/5، رقم : 20697 .

حَتَّى حَدَّثَنِي فُلَانٌ، عَنْ فُلَان، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْهُمْ فَقَالَ: ((اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ))، فَلَقِيتُ فُلَانًا فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَمْسَكْتُ.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دور مجھ پر ایسا بھی آیا کہ میں کہا کرتا تھا مشرکین کے بچے انہی کے ساتھ ہوں گے اور مسلمانوں کے بچے ان کے ساتھ ہوں گے۔ حتیٰ کہ فلان بن فلان نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے کہ اگر وہ زندہ رہتے تو کیا اعمال کرتے۔'' میں فلاں شخص کو ملا اور اس نے مجھے نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کی تو میں نے اس قول میں سکوت اختیار کر لیا۔

[۳۸]......بَابٌ

باب:

[215]...... ثنا دُحَيْمٌ، ثنا أَبُو الْيَمَان، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أُرِيتُ مَا تَلْقَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي، وَسَفْكَ بَعْضِهِمْ دِمَاءَ بَعْضٍ، فَأَحْزَنَنِي وَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيَّ، وَسَبَقَ كَمَا سَبَقَ ذَلِكَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَهَا، فَسَأَلْتُ اللهَ تَعَالَى أَنْ يُوَلِّيَنِي شَفَاعَتَهُمْ فِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَفَعَلَ)).

ترجمة الحديث حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد جو میری امت کے حالات ہوں گے اور بعض لوگ بعض کا خون بہائیں گے، مجھے دکھایا گیا تو میں یہ دیکھ کر انتہائی پریشان ہو گیا۔ اور مجھے بہت ناگوار گزرا، کیونکہ یہ سبھی کچھ پہلی امتوں کی طرح تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ قیامت کے دن ان کی سفارش کا موقع دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے قبول فرما لیا۔''

شرح شفاعت کبریٰ: قیامت کے دن لوگ بڑے پریشان ہوں گے کہ ان کا حساب وکتاب شروع نہیں ہو رہا۔ سبھی لوگ حضرت آدم حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سفارش کرانے کے لیے جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں کہ ہمارا حساب وکتاب شروع ہو۔ سبھی اولوالعزم پیغمبر جواب دے دیں گے۔ بالآخر حضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں گے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''سبھی میرے پاس آ کر کہیں گے: آپ

---

[215] صحيح: زہری کے سماع کی صراحت مصنف اور حاکم کے ہاں ہے۔ مسند أحمد: 427/6، رقم: 27410، المعجم الكبير للطبراني: 221/23، رقم: 409، المستدرك للحاكم: 68/1، رقم: 227، وسيأتي برقم: 800.

اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے سفارش کرائیں۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت و پریشانی میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ چنانچہ آپ عرش کے نیچے آئیں گے اور سجدے میں گر جائیں گے اللہ تعالیٰ کی محامد وثنا بیان کریں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: "یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ" اے محمد ﷺ آپ اپنا سر اٹھائیں مانگیے دیا جائے گا سفارش کیجیے قبول کی جائے گی آپ اپنا سر مبارک اٹھائیں گے تو آپ فرمائیں گے اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

''اپنی امت میں سے جن کا حساب وکتاب نہیں ہوگا، انہیں جنت کے دائیں دروازے سے داخل کر دو۔''

(صحیح مسلم ۱/ ۱۱۱ (باب اثبات الشفاعة)

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو (ایک مخصوص) دعا کرنے کا اختیار ہوتا ہے اور ان کی وہ دعا قبول ہوتی ہے۔ میں نے اپنی دعا شفاعت کے لیے چھپا رکھی ہے۔ جو میں قیامت کے دن کروں گا۔ (مسلم ۱/ ۱۱۲)

[216]...... ثنا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا تَرَوْنَ، وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) ، وَالْحَدِيثُ طَوِيلٌ.

ترجمة الحديث حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی تمہارے دیکھنے کے اعتبار سے اہل جنت والے عمل کرتا ہے۔ حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے۔ اس طرح ایک آدمی اہل جہنم والے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔

شرح اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ: اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہوگا۔ جس کا خاتمہ ایمان پر ہوا، اسے جنت نصیب ہوگی۔ اور جس کا خاتمہ کفر پر ہوا اسے جہنم رسید کیا جائے گا۔ اگرچہ وہ کچھ بھی عمل کرتا رہے۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں یوں الفاظ ہیں: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلَ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ.)) کہ ایک شخص طویل عرصہ جنتیوں والے عمل کرتا رہتا ہے لیکن اس کا خاتمہ جہنم والے عملوں پر ہوتا ہے اسی طرح ایک شخص طویل عرصہ جہنمیوں والے عمل کرتا رہتا ہے لیکن اس کا خاتمہ جنتیوں والے عمل پر ہو جاتا ہے۔ اور دوسری حدیث میں اس طرح آتا ہے کہ آدمی اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر کتاب سبقت لے جاتی ہے اور وہ جہنم

---

[216] صحيح البخاری، كتاب المغازی، باب غزوه خيبر، رقم: 4207، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه، رقم: 112 (306).

میں داخل ہو جاتا ہے اور ایک دوسرا اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر کتاب سبقت لے جاتی ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

[217]...... ثنا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَعْمَلُ الْعَامِلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ تِسْعِينَ سَنَةً ، ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ . وَيَعْمَلُ الْعَامِلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ تِسْعِينَ سَنَةً ، ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عمل کرنے والا نوے سال تک جہنمیوں والے عمل کرتا رہتا ہے پھر اس کا خاتمہ اہل جنت والے اعمال پر ہوتا ہے۔اور اسی طرح ایک کام کرنے والا نوے سال اہل جنت والے عمل کرتا رہتا ہے پھر اس کا خاتمہ اہل جہنم والے اعمال پر ہوتا ہے۔

[218]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، ثنا ابْنُ أَبِی حَازِمٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ .

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی اہل جنت والے عمل کرتا رہتا ہے......الخ''

[۳۹]...... بَابُ: إِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ ، مَا شَاءَ أَقَامَهُ مِنْهَا ، وَمَا شَاءَ أَنْ يُزِيغَهُ أَزَاغَهُ

باب: دل رحمٰن کی دونوں انگلیوں کے درمیان میں ہیں انہیں جیسے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے

[219]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ، ثنا ابْنُ جَابِرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِیَّ ، يَقُولُ: حَدَّثَنِی النَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ الْكِلَابِیُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ ، إِنْ

[217] ضعيف : عبداللہ بن عمر العمری راوی ضعیف ہے۔ القدر للفريابی : 48، المعجم الأوسط للطبرانی : 2448 .

[218] صحيح مسلم ، كتاب القدر ، باب كيفية خلق الآدمی ، رقم : 2651 (6740)، مسند أحمد : 484/2، رقم : 10286 ، صحيح ابن حبان : 6176 .

[219] صحيح: السنن الكبرىٰ للنسائی : 7691، سنن ابن ماجه ، المقدمة ، باب فيما انكرت الجهمية ، رقم : 199 ، مسند أحمد : 182/4 ، رقم : 17630 .

شَاءَ أَنْ يُقِيمَهُ أَقَامَهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَزِيغَهُ أَزَاغَهُ)) .

ترجمة الحديث حضرت نواس بن سمعان الکلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "ہر دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو اسے درست کر دیں اور اگر اللہ تعالیٰ اسے ٹیڑھا کرنا چاہیں تو اسے ٹیڑھا کر دیں۔

شرح دلوں کا پھیرنا: امام راغب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "تقليب الشیء" کا مطلب ہوتا ہے کسی چیز کو ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرنا اور تقلیب تصرف کو بھی کہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا دلوں کو پھیرنا اور آنکھوں کو الٹ پلٹ کرنے کا مطلب ہوا انہیں ایک رائے سے دوسری رائے کی طرف منتقل کرنا۔

(فتح الباری ١٣/ ٤٦٦ كتاب التوحيد)

[220]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثنا أَبُو مُطِيعٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى الْأَطْرَابُلُسِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَبْرَةَ بْنِ فَاكِهَةَ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَلْبُ ابْنِ آدَمَ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ ، إِنْ شَاءَ أَنْ يُقِيمَهُ أَقَامَهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يُزِيغَهُ أَزَاغَهُ)) .

ترجمة الحديث حضرت سبرة بن فاکہۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابن آدم کا دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے۔ اگر وہ اسے درست کرنا چاہے تو درست کردے اور اگر ٹیڑھا کرنا چاہے تو ٹیڑھا کردے۔"

شرح اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں کو جیسے چاہتے ہیں پھیرتے ہیں۔ اور اس سے کوئی چیز مانع نہیں اور نہ ہی کوئی باری تعالیٰ کے ارادے کو ٹال سکتا ہے۔ (فتح الباری ١٣/ ٤٦٦)

[221]...... ثنا ابْنُ مُصَفَّى ، ثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ ، ثنا بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنِ امْرِئٍ إِلَّا قَلْبُهُ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ ، إِنْ شَاءَ أَنْ يُزِيغَهُ أَزَاغَهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يُقِيمَهُ أَقَامَهُ)) .

---

[220] **حسن صحيح**: مسند الشاميين للطبرانی : 1835، الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم: 1041، والحديث فی المعجم الكبير للطبرانی : 6557.

[221] **صحيح لغيره**: مسند الشاميين للطبرانی : 1233، معرفة الصحابه لأبی نعيم : 6397.

﴿توجمة الحديث﴾ حضرت نعیم بن ھمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''ہر آدمی کا دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے۔ وہ چاہے تو اسے ٹیڑھا کردے اور اگر چاہے تو اسے درست کردے۔''

شرح تصریف قلوب پر ایمان لانا: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دلوں کو پھیرتے ہیں اس کی تاویل نہیں کرنی چاہیے اور نہ اس کی کیفیت کے لیے ٹامک ٹوئیاں مارنے کی ضرورت ہے، بلکہ اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ (نووی علی صحیح مسلم ۲/ ۳۳۵)

[222]...... ثنا ابنُ مُصَفًّى، ثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ، ثنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبُو هَانِءٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمنِ الْحُبُلِيَّ، يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ يُقَلِّبُ وَيَصْرِفُ كَيْفَ شَاءَ)) .

﴿توجمة الحديث﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''یقیناً بنی آدم کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جیسے چاہتے ہیں انہیں پھیرتے ہیں۔''

[223]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُعَاذٌ، عَنْ أَبِي كَعْبٍ صَاحِبِ الْحَرِيرِ، ثنا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا أُمَّ سَلَمَةَ مَا مِنْ آدَمِيٍّ إِلَّا قَلْبُهُ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ، مَا شَاءَ أَقَامَهُ، وَمَا شَاءَ أَزَاغَهُ)) .

﴿توجمة الحديث﴾ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! ہر آدمی کا دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے۔ وہ جسے چاہے سیدھا کردے اور جسے چاہے ٹیڑھا کردے۔''

[224]...... ثنا هُدْبَةُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ قُلُوبَ الْعِبَادِ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ

---

[222] صحيح مسلم، كتاب القدر، باب تصريف الله تعالىٰ القلوب كيف شاء، رقم: 2654 (6750)، السنن الكبرىٰ للنسائي: 7692، مسند أحمد: 168/2، رقم: 6569.

[223] حسن: سنن الترمذي، كتاب الدعوات: باب، رقم: 3522 وقال: حسن، مسند أحمد: 315/6، رقم: 26679، مسند أبي يعلى: 6919.

[224] صحيح لغيره: مسند أحمد: 250/6، رقم: 26133، مسند أبي يعلى: 4669، الشريعة للآجري: 733، والحديث في السنن الكبرىٰ للنسائي: 7690.

يَقْلِبَ قَلْبَ عَبْدٍ قَلَبَهُ)) .

توجمة الحديث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً انسانوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دل کو پھیرنا چاہتے ہیں، اسے پھیر دیتے ہیں۔"

[225]...... ثنا أَبُو الرَّبِيعِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِيْنِكَ)) . قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ ، فَمَا تَخَافُ عَلَيْنَا؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ يُقَلِّبُهَا)) .

توجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلَى دِيْنِكَ .))"اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! یا رسول اللہ ﷺ! "ہم آپ پر اور آپ کی شریعت پر ایمان لائے۔ آپ کس چیز سے ہم پر ڈرتے ہیں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہاں، یقیناً دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ پھیرتے رہتے ہیں۔"

شرح: نبی اکرم ﷺ کی دعا "يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْب ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلَى دِيْنِكَ" میں یہ اشارہ ہے کہ یہ "تقلیب قلوب" سبھی انسانوں کو شامل ہے۔ حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام بھی اس میں داخل ہیں۔ اور اس سے ان لوگوں کا وہم رفع ہو جاتا ہے، جو خیال کرتے ہیں انبیاء علیہم السلام اس سے مستثنیٰ ہیں اور آپ نے اپنے نفس کو خاص اس لیے ذکر کیا ہے کہ یہ بتانا مقصود ہے، جب آپ کا نفس اللہ تعالیٰ کی طرف پناہ پکڑتا ہے تو باقی لوگوں کو تو اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کی پناہ ڈھونڈنی چاہیے۔"(فتح الباری، کتاب التوحید ١٣/ ٤٦٦)

[226]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ، ثنا بَقِيَّةُ ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ ، قَالَ: مَا آمَنُ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَقَلْبُ ابْنِ آدَمَ أَسْرَعُ تَقَلُّبًا مِنَ الْقِدْرِ إِذَا اسْتَجْمَعَتْ غَلَيَانًا)) .

---

[225] صحيح لغيره: سنن الترمذی، كتاب القدر، باب ما جاء أن القلوب بين أصبعی الرحمن، رقم: 2140 وقال: حسن، مسند أحمد: 112/3، رقم: 12107، مصنف ابن أبی شيبة: 25/6، رقم: 29196.

[226] حسن: مسند أحمد: 4/6، رقم: 23816، المعجم الكبير للطبرانی: 253/20، رقم: 599، مسند الشهاب: 1331.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کسی بھی انسان سے پرامید نہیں، بعد اس کے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''ابن آدم کا دل ہانڈی سے بھی زیادہ الٹ پلٹ ہو جاتا ہے جب اس میں جوش پیدا ہو جائے۔''

[227]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْقَلْبِ كَمَثَلِ رِيشَةٍ بِأَرْضِ فَلَاةٍ تُقَلِّبُهَا الرِّيحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دل کی مثال جنگل میں پڑے پر کی مانند ہے۔ جسے ہوا الٹ پلٹ کرتی رہتی ہے۔''

شرح حضرت الاغر مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي ...... میرے دل پر غفلت کا پردہ آ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے میں اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

(ابو داؤد ۱/ ۲۱۲ باب فی الاستغفار)

[228]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثنا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْقَلْبِ مِثْلُ رِيشَةٍ تُقَلِّبُهَا الرِّيحُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ)).

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دل کی مثال ایک پر جیسی ہے جسے ہوا جنگل میں الٹ پلٹ کرتی رہے۔

[229]...... ثنا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثنا أَبُو صَالِحٍ، ثنا اللَّيْثُ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا قَلْبُ ابْنِ آدَمَ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ)).

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دل تو رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے۔''

---

[227] **صحيح لغيره**: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب في القدر، رقم: 88، مسند أحمد: 419/4، رقم: 19757، شعب الإيمان للبيهقي: 738، والحديث في مسند أحمد: 408/4، رقم: 19661، من طريق آخر وسنده صحيح.

[228] **صحيح لغيره**: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب في القدر، رقم: 88، وانظر الحديث السابق.

[229] **صحيح لغيره**: المعجم الأوسط للطبراني: 8712، نقض الدارمي على المريسي: 80.

[٤٠]...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى طَاعَتِكَ

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ: اے دلوں کے پلٹنے والے! میرے دل کو اپنی اطاعت پر ثابت کردے

[230]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، حَدَّثَنِي النَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ الْكِلَابِيُّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِيْنِكَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ! ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ)) ''اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا۔''

شرح: اس دعا میں اشارہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے دل بھی اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں تھے۔ اور آپ نے اپنے نفس کو خاص ذکر کیا ہے۔ اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ جب آپ باوجود اتنے اعلیٰ رتبے ومقام کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں تو ہمیں تو زیادہ اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ (فتح الباری ١٣/ ٤٦٦)

[231]...... ثنا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي أَبُو هَانِءٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى طَاعَتِكَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا: ((يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى طَاعَتِكَ)) ''میرے دل کو اپنی اطاعت پر ثابت کردے۔''

[232]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِي كَعْبٍ صَاحِبِ الْحَرِيرِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: إِنَّ أَكْثَرَ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِيْنِكَ)) .

---

[230] **صحيح**: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، رقم: 199، السنن الكبرىٰ للنسائي: 7691، صحيح ابن حبان: 943.

[231] **حسن**: صحيح مسلم، كتاب القدر، باب تصريف الله تعالىٰ القلوب، رقم: 2654 (6750)، السنن الكبرىٰ للنسائي: 7692، مسند أحمد: 168/2، رقم: 6569.

[232] **صحيح**: سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب، رقم: 3522 وقال: حسن، مسند أحمد: 315/6، رقم: 26679، مسند أبي يعلى: 6919.

ترجمة الحديث: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا ہوتی تھی: یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ۔

[233]...... ثنا هُدْبَةُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: ((يَا مُثَبِّتَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِيْنِكَ)) . قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّكَ تُكْثِرُ أَنْ تَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ، فَهَلْ تَخَافُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَمَا يُؤْمِنِّي - أَيْ عَائِشَةُ - وَقُلُوبُ الْعِبَادِ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ؟))

ترجمة الحديث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔ "یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبَ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ" میں نے عرض کیا! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اکثر یہی دعا کرتے ہیں۔ کیا آپ کو بھی کسی چیز کا خوف ہے؟ آپ نے فرمایا: میں کیوں نہ ڈروں۔ حالانکہ بندوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔

[٤١] ...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَعْرِضُ بِهِ وَيَقُولُ: لا، وَمُصَرِّفِ الْقُلُوبِ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا وَ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ کی قسم اٹھاتے تھے

[234]...... ثنا الشَّافِعِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ أَكْثَرَ أَيْمَانِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لا، وَمُصَرِّفِ الْقُلُوبِ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ قسم اٹھاتے۔ ((لَا وَمُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ))

فائدہ: ...... ہر دو قسموں میں "لا" یا تو زائدہ ہے۔ جو قسم کی تاکید کے لیے ہے۔ کمافی قولہ تعالیٰ لَا أُقْسِمُ یا ماقبل کلام کی نفی کے لیے ہے۔ مثلاً کسی سے کہا جائے۔ کیا معاملہ ایسے ہے؟ تو وہ جواباً کہے۔ لَا وَمُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ "واللہ تعالیٰ اعلم" (التعليقات السلفية على النسائى ٢/ ١٣٢)

---

[233] صحيح لغيره: مسند أحمد: 250/6، رقم: 26133، مسند أبى يعلى: 4669، وانظر ما تقدم برقم: 4.

[234] ضعيف بهذا اللفظ: زہری مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ سنن النسائى، كتاب الايمان والنذور، باب الحلف بمصرف القلوب، رقم: 3793، سنن ابن ماجه: 2092، مسند أبى يعلى: 5520.

[235]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ كَثِيرًا أَسْمَعُهُ يَقُولُهَا: ((لَا، وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ)) .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اکثر رسول اللہ ﷺ کی قسم یوں ہوتی: ((لا ومُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ))

[236]...... ثنا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ الَّتِي يَحْلِفُ بِهَا كَثِيرًا: ((لَا، وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ)) .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اکثر یوں قسم اٹھاتے تھے: ((لا ومُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ))

[237]...... ثنا دُحَيْمٌ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، ثنا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ كَثِيرًا قَسَمُ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَقُولَ: ((لَا، وَمُصَرِّفِ الْقُلُوبِ)) .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اکثر نبی اکرم ﷺ کی قسم "لا ومُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ" کے الفاظ کے ساتھ ہوتی تھی۔

[238]...... ثنا ابْنُ مِسْكِينٍ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[٤٢] ......بَابٌ

باب:

[239]...... ثنا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ

---

[235] صحيح البخاري، كتاب الأيمان والنذور، باب كيف كانت يمين النبي ﷺ، رقم: 6628، سنن أبي داؤد: 3263، التوحيد لابن منده: 131.

[236] **صحيح**: مسند أبي يعلى: 5548، التوحيد لابن منده: 129، وانظر الحديث السابق.

[237] **ضعيف بهذا اللفظ**: ایوب بن سوید راوی میں کلام ہے نیز زہری مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ التوحيد لابن منده: 132 تعليقاً، مجموع فيه مصنفات أبي العباس الأصم: 32.

[238] **ضعيف**: ابن لھیعۃ مدلس ومختلط راوی ہے۔ العلل لابن أبي حاتم: 1334 تعليقاً.

ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((قَدْ يَنْفَعُ الْحَذَرُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْقَدَرُ، فَإِذَا جَاءَ الْقَدَرُ حَالَ دُونَ النَّظَرِ)).

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب تک تقدیر نہ پہنچے اس وقت تک مستعد آدمی فائدہ اٹھاتا رہتا ہے۔ اور جب تقدیر آ جاتی ہے تو اس کی نظر کے درمیان حائل ہوجاتی ہے۔“

[240]...... ثنا أَبِي، ثنا أَبِي، ثنا شَبِيبٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ ابْنُ الْأَزْرَقِ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنَّا لَنَنْصُبُ لَهُ فَخًّا أَدَقَّ مِنْ قَمِيصِي هَذَا، فَيَقَعُ فِيهِ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

ترجمة الحديث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ابن ازرق نے کہا: ہم بعض اوقات شکار کے لیے اس قمیص سے بھی زیادہ باریک جال گاڑتے ہیں تو وہ شکار اس میں پھنس جاتا ہے۔ یہ سن کر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

[٤٣]......بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ

باب: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا فرمایا

[241]...... ثنا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ، فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ نُورًا مِنْ نُورِهِ، فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى، وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ)). فَلِذَلِكَ أَقُولُ: ((جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا فرمایا۔ پھر اس پر اپنا نور ڈالا۔ جس کو وہ نور پہنچا وہ ہدایت حاصل کرے گا

---

[239] ضعيف: ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے نیز سند منقطع ہے۔ القدر للفريابي: 426، مسند الشاميين للطبراني: 1490.

[240] حسن: تفسير ابن أبي حاتم: 2859/9، 2860، مصنف ابن أبي شيبة: 336/6، رقم: 31854 من طريق آخر.

[241] صحيح لغيره: سنن الترمذي، كتاب الإيمان، باب ما جاء في افتراق هذا الأمة، رقم: 2642، صحيح ابن حبان: 6169، القدر للفريابي: 66.

اور جسے نور نہ ملا، وہ گمراہ ہو جائے گا۔ اسی لیے میں کہتا ہوں: ''اللہ تعالیٰ کے علم پر قلمیں خشک ہو چکی ہیں۔''

[242]...... ثنا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا ضَمْرَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[243]...... ثنا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ، ثُمَّ أَلْقَى عَلَيْهِمْ نُورًا مِنْ نُورِهِ، فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ اهْتَدَى، وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ)). فَلِذٰلِكَ أَقُولُ: ((جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالَى)). ثنا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مِثْلَهُ

ترجمة الحديث حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو ظلمت میں پیدا فرمایا۔ پھر اس پر اپنا نور ڈالا۔ اب جسے وہ نور مل گیا۔ وہ ہدایت حاصل کرلے گا۔ اور جسے وہ نور نہ ملا، وہ گمراہ ہو جائے گا'' اسی لیے میں کہتا ہوں کہ ''اللہ تعالیٰ کے علم پر قلم خشک ہو چکی ہے۔''

[244]...... ثنا المسيب بن واضح، ثنا أبو إسحاق الفزارى وابن المبارك، عن الأوزاعى، عن ربيعة بن يزيد، عن عبد الله بن الديلمى، عن عبد الله بن عمرو قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول، مثله

ترجمة الحديث حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا پھر اس کی مثل حدیث بیان کی۔

[٤٤]...... بَابٌ

باب:

[245]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ

---

[242] **حسن**: انظر الحديث السابق.

[243] **صحيح**: مسند أحمد: 176/2، رقم: 6644 مطولاً، صحيح ابن حبان: 6169، مسند أبى داؤد الطيالسى: 2405.

[244] **صحيح**: انظر الحديث السابق.

وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: لَقِيتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَوْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ كَانَ لِرَجُلٍ أُحُدٌ، أَوْ مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا يُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، لا يَقْبَلُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَيَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ، وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ، وَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا أُدْخِلْتَ النَّارَ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابن دیلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے سوال کیا جس پر انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر اللہ تعالیٰ تمام اہل سموات اور تمام اہل ارض کو عذاب کرے تو وہ ظالم نہیں ہوگا اور اگر ان پر رحم فرمانا چاہے تو اس کی رحمت ان کے اعمال سے کہیں بہتر ہو گی۔ اگر کسی شخص کے پاس احد پہاڑ یا اس کی مثل سونا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر دے۔ وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ جب تک تقدیر کے اچھے اور برے ہونے پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ اور یہ اچھی طرح جان لے، جو اسے مصیبت پہنچی ہے، وہ اس سے خطا نہیں کر سکتی تھی۔ اور جو اسے نہیں پہنچی وہ اسے کبھی بھی پہنچ ہی نہیں سکتی تھی۔ اور اگر تو اس کے علاوہ کسی دوسرے عقیدے پر فوت ہوا، تو اللہ تعالیٰ تجھے جہنم میں داخل کرے گا۔“

[246]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عُتْبَةَ أَبُو الرَّبِيعِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ حَلْبَسٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَا يَبْلُغُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ، وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا۔ جب تک یہ اچھی طرح نہ جان لے کہ اسے جو مصیبت پہنچی ہے، وہ اس سے خطا نہیں کر سکتی تھی اور جو مصیبت اس سے خطا کر جائے وہ اسے پہنچ نہیں تھی سکتی۔“

---

[245] حسن: مسند أحمد: 185/5، رقم: 21611، مسند ابن أبی شیبة: 130، المعجم الکبیر للطبرانی: 4945، وله شاهد فی سنن أبی داؤد: 4699 وغیره.

[246] حسن: ہشام کی متابعت کی گئی ہے۔ مسند أحمد: 441/6، رقم: 27490، مسند الشامیین للطبرانی: 2214، شعب الإیمان للبیهقی: 211.

[247]...... ثنا أَبِی ، ثنا أَبِی ، ثنا شَبِیبٌ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لا یَجِدُ عَبْدٌ حَلاوَةَ الْإِیمَانِ حَتَّی یَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَهُ ، وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیبَهُ)) .

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حلاوت کو نہیں پا سکتا، جب تک وہ اچھی طرح یہ نہ جان لے کہ جو اسے مصیبت پہنچی ہے وہ اس سے خطا نہیں کر سکتی۔'' اور جو اس سے خطا کر جائے وہ اسے پہنچ نہیں سکتی تھی۔

[248]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ بْنِ صُدْرَانَ ، ثنا الْحَکَمُ بْنُ سِنَانٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ قَبْضَةً ، فَقَالَ: لِلْجَنَّةِ بِرَحْمَتِی ، وَقَبَضَ قَبْضَةً فَقَالَ: لِلنَّارِ ، وَلا أُبَالِی .

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ایک مٹھی بھری اور فرمایا: یہ لوگ جنت کے لیے ہیں، میری رحمت کے ساتھ۔ اور دوسری مٹھی بھری اور فرمایا: یہ جہنم کے لیے ہیں اور مجھے اس کی کوئی پروا نہیں۔''

شرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ وہ فرمائیں گے:

﴿إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾﴾ (المائدہ : ۱۱۸)

''اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخش دے تو تیری مہربانی ہے۔ بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے۔''

اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عذاب کرنا چاہیں تو یہ محض عدل ہو گا۔ کیونکہ ان کے اعمال اس کے متقاضی ہوں گے۔ اور اگر وہ انہیں معاف کر دیں تو وہ غفور رحیم ہے۔ اور یہ اس کی رحمت ہے۔

[249]...... ثنا أَبُو مُوسَی ، ثنا الْخَلِیلُ بْنُ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِیمَ ، ثنا أَبِی: عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ ، ثنا قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ ، عَنْ أَبِی حَسَّانَ الْأَعْرَجِ ، عَنْ نَاجِیَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

---

[247] حسن: الأحاديث المختارة للضياء : 2197 صفات رب العالمين لابن المحب : 36 .

[248] ضعيف : حکم بن سنان راوی ضعیف ہے۔ مسند أبی يعلى : 3422، القضاء والقدر للبيهقی : 63، الضعفاء الكبير للعقيلی : 257/1 .

[249] ضعيف : عمر بن ابراہیم کی قتادہ سے روایت ضعیف ہے نیز قتادہ مدلس کی تصریح بالسماع نہیں۔ المعجم الكبير للطبرانی : 10542 ، والمعجم اللأوسط له : 8501، القضاء والقدر للبيهقی : 102 .

اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ يُولَدُ كَافِرًا، وَيَعِيشُ كَافِرًا، وَيَمُوتُ كَافِرًا. وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ بُرْهَةً مِنْ دَهْرِهِ بِالسَّعَادَةِ، ثُمَّ يُدْرِكُهُ مَا كُتِبَ لَهُ، فَيَمُوتُ شَقِيًّا، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ بُرْهَةً مِنْ دَهْرِهِ بِالشَّقَاءِ، ثُمَّ يُدْرِكُهُ مَا كُتِبَ لَهُ، فَيَمُوتُ سَعِيدًا)) .

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً ایک بندہ کفر کی حالت میں پیدا ہوتا ہے۔ اور کفر کی حالت میں زندگی گزارتا ہے۔ اور کفر کی حالت میں فوت ہو جاتا ہے۔ اور ایک دوسرا بندہ عرصہ تک سعادت والے کام کرتا رہتا ہے۔ پھر اسے تقدیر آ لیتی ہے۔ تو بدبختی کی موت مرتا ہے۔ اور ایک بندہ ایک عرصہ تک بدبختی والے عمل کرتا رہتا ہے۔ پھر تقدیر آ لیتی ہے۔ اور سعادت مندی کی موت مر جاتا ہے۔''

[250]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا شَاذُ بْنُ الْفَيَّاضِ، ثنا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثنا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ نَاجِيَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ روایت کی ایک اور سند۔

[٤٥]...... بَابٌ

باب:

[251]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ جَعَلَ اللهُ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ، وَجَعَلَ لِلنَّارِ أَهْلًا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ)) .

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے اس کے اہل کو پیدا فرمایا، جب کہ وہ اپنے آباء کی صلبوں میں تھے۔ اور جہنم کے لیے ان کے اہل کو پیدا فرمایا اور وہ اپنے آباء کی پشتوں میں تھے۔''

[252]...... حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ الزَّمَانَ الطَّوِيلَ مِنْ عُمُرِهِ بِعَمَلِ

---

[250] ضعيف : انظر الحديث السابق .

[251] صحيح مسلم، كتاب القدر، باب معنى كل مولود يولد على الفطرة، رقم : 2662 (6768)، سنن أبي داؤد : 4713، سنن النسائي : 1949 .

[252] صحيح : عبداللہ بن موہب کی متابعت حماد بن سلمہ وغیرہ نے کی ہے۔ مسند أحمد : 107/6، رقم : 24762، مسند أبي يعلى : 4668، صحيح ابن حبان : 346 .

أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّهُ عِنْدَ اللّٰهِ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ. وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ الزَّمَانَ الطَّوِيلَ مِنْ عُمُرِهِ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)).

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک بندہ عرصہ دراز اہل جنت والے عمل کرتا رہتا ہے۔ حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جہنمی ہوتا ہے۔ اور ایک دوسرا شخص عرصہ دراز تک اہل جہنم والے کام کرتا رہتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جنتی لکھا ہوا ہے۔''

[٤٦]......بَابٌ

باب:

[253]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَصْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ خَلْقَهُ، خَلَقَهُمْ فِي ظُلْمَةٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَقِرُّوا نُطَفًا)). قَالَ: ((فَأَخَذَ اللّٰهُ إِلَى نُورِهِ، فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ، فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُصِيبَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى، وَمَنْ شَاءَ أَنْ لَا يُصِيبَهُ ضَلَّ)).

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو انہیں تاریکی میں پیدا کیا۔ ابھی تک نطفہ ٹھہرا نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا نور پکڑا اوران پر ڈال دیا۔ اب جسے چاہا یہ نور پہنچایا اس نے ہدایت حاصل کر لی۔ اور جسے چاہا اس نور سے دور کر دیا۔ اور وہ گمراہ ہو گیا۔''

[٤٧]......بَابٌ

باب:

[254]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، ثنا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّتَاهُ حَدِّثِينِي شَيْئًا سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ

---

[253] **ضعيف جداً بهذا اللفظ**: سعید بن سنان الحمصی راوی متروک ہے۔ مسند أحمد: 197/2، رقم: 6854، القدر للفريابى: 67، من طريق آخر بمعنا، وانظر ما تقدم.

[254] **حسن**: مسند أحمد: 129/6، رقم: 24982، صحيح ابن حبان: 5824، القضاء والقدر للبيهقى: 244.

اللّٰهِ ﷺ . قَالَتْ: قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الطَّيْرُ تَجْرِی بِقَدَرٍ)) وَكَانَ يُعْجِبُهُ الْفَأْلُ الْحَسَنُ .

ترجمة الحديث حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا میں نے کہا: اے امی جان! مجھے کوئی حدیث بیان فرمائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پرندہ تقدیر کے ساتھ چلتا ہے۔ اور آپ کو اچھی فال پسند تھی۔''

شرح رسول اللہ ﷺ کو اچھی فال پسند تھی۔ مثلاً بیمار نے سالم کی آواز سنی یا لڑائی کو جاتے وقت ایک شخص ملا جس کا نام ظفر خاں یا فتح خاں تھا کیونکہ نیک فال میں اول تو دل کو اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم کی امید ہوتی ہے یہ امید ہر حال میں بندے کے لیے بہتر ہوتی ہے۔ گو اس کی مراد پوری نہ ہو۔ اور بدفالی یا بدشگونی رسول اللہ ﷺ کو پسند نہیں تھی۔ کیونکہ اس سے خواہ مخواہ رنج اور تردد پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی اور اس کے رحم وکرم کی امید قطع ہوتی ہے۔ نہایہ میں نیک فالی کی ایک مثال لکھی ہے۔ مثلاً کوئی چیز گم ہو جائے۔ وہ اس کو تلاش کر رہا ہو۔ تو اتنے میں یا واجد کی آواز سنے تو اس کو اپنی چیز دستیاب ہو جانے کی امید پیدا ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: فال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اچھا کلمہ (جس سے اپنی مراد حاصل ہونے کی توقع پیدا ہو۔) (لغات الحديث ف: ۳/ ۵) ایک حدیث کے لفظ ہیں كَانَ يَتَفَائَلُ وَيُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ کہ نبی اکرم ﷺ نیک فال لیا کرتے اور اچھے نام پسند فرماتے اور برے نام بدل دیتے۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے افلح (کامیاب) رباح (نفع) یسار (آسانی) اور نافع (سودمند) نام رکھنے سے منع فرمایا، اور اس کے منع کی یہ توجیہ بیان فرمائی: مثلاً کوئی پوچھے کیا سہل یہاں ہے؟ اور وہ موجود نہ ہو۔ تو جواب میں لا (نہیں) کہہ دے۔ تو اس کا مطلب ہوگا۔ یہاں آسانی اور بھلائی نہیں ہے۔ (صحيح مسلم ۲/ ۲۰۷) اسی لیے صلح حدیبیہ کے موقع پر جب سہیل بن عمرو آئے تو آپ نے فرمایا تھا: اب صلح کی امید پیدا ہوگئی ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

[٤٨]......بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِی خُطْبَتِهِ: لَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ، وَلَا هَادِیَ لِمَنْ أَضْلَلْتَ . وَقَوْلُهُ فِی الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ: لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ

نبی اکرم ﷺ کا خطبہ میں فرمانا ''لَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا هَادِیَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ اور میت پر دعا میں فرمانا ''لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ:

[255]...... ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِیُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنِ الْمَسْعُودِیِّ، عَنْ أَبِی

إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خُطْبَةَ الصَّلَاةِ، وَخُطْبَةَ الْحَاجَةِ، فَأَمَّا خُطْبَةُ الصَّلَاةِ فَالتَّشَهُّدُ، وَأَمَّا خُطْبَةُ الْحَاجَةِ: ((فَإِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ)).

ترجمة الحدیث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز کا خطبہ اور حاجت والا خطبہ سکھایا۔ نماز کا خطبہ تو تشہد ہے اور حاجت والا خطبہ یہ ہے: "إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، وَمَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهِ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ." "یقیناً تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ ہم ان سے مدد طلب کرتے ہیں اور ان سے بخشش مانگتے ہیں۔ اور اپنے نفسوں کی شرارتوں سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کرنا چاہیں اسے کوئی کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔"

[256]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحدیث مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[257]...... ثنا وَهْبَانُ، ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحدیث مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[258]...... ثنا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي الْخُطْبَةِ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ

---

[255] **ضعیف** : ابواسحاق السبیعی مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ سنن أبی داؤد، کتاب النکاح، باب خطبة النکاح، رقم: 2118، سنن الترمذی: 1105، سنن النسائی: 3279، والسنن الکبریٰ له: 10250.

[256] **ضعیف** : مصنف ابن أبی شیبة: 24/4، رقم: 17508، وانظر الحدیث السابق.

[257] **ضعیف** : ابواسحاق السبیعی راوی مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ السنن الکبریٰ للنسائی: 10253، مسند أبی یعلی: 7221، اثر حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ.

[258] **ضعیف** : عمران القطان راوی متکلم فیہ ہے اور قتادہ مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب الرجل یخطب علی قوس، حدیث: 1097، المعجم الکبیر للطبرانی: 10499، مسند الشاشی: 806.

نَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا . مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلا هَادِيَ لَهُ)) .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں ارشاد فرمایا کرتے تھے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ ."

[259]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلا هَادِيَ لَهُ)) .

ترجمة الحديث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا: ((مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلا هَادِيَ لَهُ .)) جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرنا چاہے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

[260]...... ثنا وَهْبَانُ، ثنا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ)) .

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کی نماز جنازہ پڑھتے تو فرماتے: "اَللّٰهُمَّ لا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ" "اے اللہ! نہ محروم کر ہم کو اس کے اجر سے اور نہ فتنے میں ڈال اس کے بعد۔"

[261]...... ثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ)) .

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اَللّٰهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهُ ." "اے اللہ! نہ محروم کر ہم کو اس کے اجر سے اور نہ گمراہ کر ہم کو اس کے بعد۔"

---

[259] صحيح مسلم، كتاب الخطبة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، رقم : 867/45 (2007)، سنن النسائي : 1579، مسند أحمد : 371/3، رقم : 14984 .

[260] حسن: صحيح ابن حبان : 3073، الدعاء للطبراني : 1182 والحديث في سنن أبي داؤد : 3201 .

[261] حسن لغيره: مصنف ابن أبي شيبة : 489/2، رقم : 11363، الدعاء للطبراني : 1192، مسند مسدد كما في المطالب العالية : 860 .

[٤٩] ......بَابٌ

باب:

[262]...... ثنا أَبُو بكرٍ ، ثنا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَشْكُرِيِّ ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ: اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ ، وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ ، وَآثَارٍ مَعْدُودَةٍ ، وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ ، لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ مَحِلِّهِ ، أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ أَجَلِهِ ، وَلَوْ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ مِنْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ، كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ)) . قَالَ: وَذُكِرَ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ ، هُنَّ مَسْخٌ ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يَمْسَخْ شَيْئًا ، فَجَعَلَ لَهُ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا ، وَكَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذَلِكَ))

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے دعا کی: ''اے اللہ تعالیٰ! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاوند ہونے اور ابوسفیان کے باپ ہونے اور معاویہ کے بھائی ہونے کا فائدہ دیجیے۔'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو نے اللہ تعالیٰ سے ایسی اجل کا سوال کیا ہے، جو مقرر ہے۔ اور ایسے آثار کا جو شمار کردہ ہیں۔ اور ایسے رزق کا جو تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی چیز سے اس کی اجل میں تقدیم و تاخیر نہیں کرتے۔ اگر تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرتی کہ وہ تجھے جہنم کے عذاب یا قبر کے عذاب سے پناہ دے یہ زیادہ بہتر اور افضل تھا۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کے پاس بندروں اور خنزیروں کا ذکر ہوا، کیا مسخ شدہ (مخلوق) ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی چیز مسخ کی ہے تو اس کی نسل اور اولاد آگے نہیں بنائی۔ اور بندر و خنازیر پہلے بھی تھے۔''

[263]...... ثنا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو ، ثنا سُفْيَانُ ، ثنا مِسْعَرٌ: مِثْلَهُ

ترجمة الحديث مذکورہ روایت کی ایک اور سند۔

شرح مسخ شدہ قوم کی نسل نہیں ہوتی: زجاج اور قاضی ابوبکر بن العربی کے نزدیک مسخ شدہ قوم کی نسل

---

[262] صحيح مسلم، كتاب القدر، باب بيان أن الأجال والأرزاق وغيرها، رقم: 2663 (6770)، مسند أحمد: 390/1، رقم: 3700، مصنف ابن أبي شيبة: 19/6، رقم: 29139.

[263] صحيح: سفیان کے سماع کی صراحت حمیدی کے ہاں ہے۔ مسند أحمد: 445/1، رقم: 4254، مسند الحميدي: 125.

ہو سکتی ہے اور وہ کہتے ہیں ممکن ہے موجودہ بندر انہی میں سے ہوں۔ لیکن جمہور کے نزدیک ممسوخ کی نسل نہیں ہوتی اور بندر وخنازیر پہلے بھی تھے اور جن کو مسخ کر دیا جائے، وہ ہلاک ہو جاتے ہیں اور تین دن کے بعد وہ دنیا میں زندہ نہیں رہتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تین دن سے زیادہ کوئی مسخ شدہ قوم زندہ نہیں رہی۔ نہ وہ کھا سکی نہ پی سکی اور نہ ہی ان کی آگے نسل ہوئی۔ اور ابن عطیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ ممسوخ کی نہ نسل ہوتی ہے۔ نہ وہ کھا پی سکتا ہے اور نہ ہی تین دن سے زائد زندہ رہ سکتا ہے۔ علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہی آخری قول صحیح ہے۔

(تفسير قرطبي وسورة البقره ١/ ٤٤٠، ٤٤٥)

[٥٠]......بَابٌ

باب: رزق انسان کو تلاش کرتا ہے

[264]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ))

ترجمة الحديث: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یقیناً رزق انسان کو اس طرح تلاش کرتا ہے۔ جیسے اس کو اس کی موت تلاش کرتی ہے۔“

[265]...... ثنا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَأَى تَمْرَةً عَائِرَةً، فَأَعْطَاهَا سَائِلًا وَقَالَ: ((لَوْ لَمْ تَأْتِهَا لَأَتَتْكَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گری ہوئی کھجور دیکھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سائل کو دے دی اور فرمایا: ”اگر تو اس کے پاس نہ آتا تو یہ تیرے پاس آتی۔“

---

[264] **ضعيف** : ولید بن مسلم مدلس کے سماع مسلسل کی صراحت نہیں ہے۔ صحيح ابن حبان : 3238، مسند الشاميين للطبراني : 560، شعب الإيمان : 1147.

[265] **ضعيف** : اعمش مدلس کے سماع کی صراحت نہیں، نیز امام دار قطنی رحمہ اللہ نے مرسل ہونے کو راجح قرار دیا۔ صحيح ابن حبان : 3240، شعب الإيمان للبيهقي : 1146، والقضاء والقدر له : 241.

[٥١]...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا عَدْوَى)) ، وَقَوْلُهُ: ((مَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ))

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی اور یہ فرمان کہ: پہلے کو کس نے بیماری لگائی؟

[266]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا عَدْوَى)).

ترجمة الحديث: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی نہیں۔''

شرح عدوی: عَدْوَى اسم مصدر ہے اعداء سے جیسے دعویٰ اور لقوی، ادعاء اور القاء سے مصدر ہیں۔ جس کا معنی ہے کسی بیمار کا اچھوت ہونا عرب وغیرہ یہ خیال کرتے تھے کہ خارش وغیرہ بعض بیماریاں متعدی ہوتی ہیں۔ لیکن شریعت نے اس کو باطل کیا ہے۔ بیماری بحکم الٰہی ہوتی ہے۔ نہ کہ کسی کی چھوت لگنے سے اور اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں خارش یا چیچک یا طاعون یا ہیضہ بعض کو ہوتا ہے۔ اور دوسرے بعض اس سے محفوظ رہتے ہیں۔ (لغات الحدیث) دراصل یہ تو ہم پرستی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی بیمار کرتے ہیں۔ اور وہی شفایاب کرتے ہیں اس لیے کوئی بیماری متعدی نہیں۔

بدشگونی: عرب کے لوگ جاہلیت میں پرندوں سے بدفالی لیتے تھے۔ اور اب بھی بعض جاہل عورتیں بلی کے سامنے آنے یا کانے سے مڈبھیڑ ہونے چلتے وقت چھینک کی آواز سننے سے بدشگونی لیتی ہیں۔ بدشگونی اور نحوست کوئی چیز نہیں فقط ایک وہم ہے۔ جس کی کوئی اصل نہیں اگر بدشگونی ہوتی تو تین چیزوں میں ہوتی: گھر، گھوڑا، اور عورت گھر کی نحوست یہ کہ تنگ وتاریک چاروں طرف سے بند ہو اور غلیظ ونجس آب وہوا والے مقام میں واقع ہو۔ جہاں سے تازہ ہوا کا گزر نہ ہو سکے اور گھوڑا شریر، سرکش اور منہ زور ہو۔ جہاد کے کام نہ آئے۔ اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ بدزبان، بدکار اور فضول خرچ ہو۔ اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی بدشگونی ہوتی تو ان تین چیزوں میں ہوتی۔ لیکن جب یہ سرے سے موجود ہی نہیں تو ان چیزوں میں بھی نہیں۔ (لغات الحديث)

[267]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا أَبِي، عَنْ يَحْيَى، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت کی مزید سند۔

---

[266] سنن أبي داؤد، كتاب الطب، باب في الطيرة، رقم: 3921، مسند أحمد: 174/1، رقم: 1502، مسند البزار: 1082.

[267] حسن: تهذيب الآثار للابن جرير، مسند علي: 17.

[268]...... ثنا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوَى، وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ)) .

ترجمة الحديث حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”نہ کوئی بیماری متعدی ہے، نہ صفر ہے اور نہ ہی غول ہے۔“

شرح صفر: یہ ایک مشہور مہینہ ہے۔اور ایک پیٹ کی بیماری کو بھی کہتے ہیں۔جس سے چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔یعنی یرقان اور بھوک وغیرہ عرب کے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ ”صفر“ ایک سانپ ہے، جو پیٹ میں پیدا ہوتا ہے۔اور بھوک کے وقت آدمی کو ستاتا ہے۔اور یہ ایک متعدی بیماری ہے۔نبی اکرم ﷺ نے اس خیال کو باطل قرار دیا کہ صفر کوئی چیز نہیں۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ صفر سے مراد یہ ہے کہ محرم کو پیچھے اور صفر کو مقدم کر دیا جائے یہ صحیح نہیں جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں ان مہینوں میں تقدیم وتاخیر کا رواج تھا۔بعض کہتے ہیں کہ عرب کے لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے تھے۔جیسا کہ بعض عورتیں اس ماہ شادی بیاہ کرنا مبارک خیال کرتی ہیں۔اسلام نے اس خیال کو باطل قرار دیا ہے۔(لغات الحدیث)

غول: عرب لوگوں کا یہ خیال تھا کہ غول جنگل میں ایک قسم کا شیطان ہوتا ہے، جو مختلف صورتوں میں ظاہر ہو کر مسافر کو راستہ بھلا دیتا ہے۔نبی اکرم ﷺ نے اس خیال کو باطل قرار دیا۔اور فرمایا کہ غول کوئی چیز نہیں۔غول کی نفی فلسفہ جدیدہ کی رو سے قرین قیاس نکلی کیونکہ عرب کے لوگ غول اس روشنی کو سمجھتے تھے، جو دور سے جنگل میں نظر آتی تھی۔خصوصاً قبرستان اور مرگھٹوں میں ایسا ہوتا ہے۔جب اس کے پاس جاتے ہیں تو وہ روشنی ہٹ کر دوسرے مقام میں چلی جاتی ہے۔اب تحقیق اور تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ بعض زمین میں خصوصاً ہڈیوں میں فاسفورس مادہ ہوتا ہے۔جو رات کو چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔یہی مادہ اللہ تعالیٰ نے جگنو میں رکھا ہے جو رات کو چمکتا ہے۔اور اس مادے سے دیا سلائی بنتی ہے۔(لغات الحدیث) اسی طرح آج کل گھڑیوں کے حروف اور سوئیوں پر یہی مادہ لگا ہوتا ہے۔اور اس طرح کے بٹن بن چکے ہیں جو رات کی تاریکی میں چمکتے ہیں۔

[269]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا عَدْوَى)) .

---

[268] صحيح مسلم، كتاب السلام، باب لا عدوى ولا طيرة، رقم: 2222/109 (5797)، مسند أحمد: 382/3، رقم: 15103، صحيح ابن حبان: 6128، وسيأتي: 281.

[269] صحيح البخاري، كتاب الطب، باب الغالي، رقم: 5756، صحيح مسلم، كتاب السلام، باب الطيرة والفأل، رقم: 2224 (5801)، مصنف ابن أبي شيبة: 310/5، رقم: 26397.

ترجمة الحدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی نہیں۔''

شرح فال: فال کی خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر کر دی کہ اس سے مراد کلمہ حسنہ، کلمہ طیبہ اور کلمہ صالحہ ہے۔ علماء کہتے ہیں کہ فال غم وخوشی دونوں پر ہو سکتی ہے۔ لیکن اکثر سرور میں اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں تفاول کی مثال جیسے کوئی مریض ''یا سالم کی آواز سنے یا کوئی حاجت مند ''یا واجد'' کی آواز سنے تو اس کے دل میں اس چیز کے پانے کی امید پیدا ہو جائے اور بیمار کو شفا کی امید پیدا ہو جائے۔ (نووی علی صحیح مسلم ۲/ ۲۳۲)

[270]...... حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى، ثنا بَقِيَّةُ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ)).

ترجمة الحدیث حضرت مالک بن یزید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ کوئی بیمار متعدی ہے اور نہ ہی بدشگونی ہے۔''

[271]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوَى، وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ)).

ترجمة الحدیث حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی نہیں، نہ صفر ہے اور نہ ہی ہامہ ہے۔''

شرح ہامہ: امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عرب کے لوگ ''الو'' کے ساتھ بدشگونی پکڑتے تھے کہ جب وہ کسی گھر پر جاتا وہ اسے برا خیال کرتے تھے اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ عرب کا عقیدہ تھا میت کی روح اور ہڈیاں ''الو'' کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور اگر کسی مقتول کا بدلہ نہ لیا جائے تو اس کی روح جنگلوں میں شور مچاتی رہتی ہے۔ تا آں کہ اس کا بدلہ لے لیا جائے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ممکن ہے یہ دونوں تفسیریں صحیح ہوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قسم کی توہم پرستی کی نفی کر کے فرمایا ہو کہ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ (نووی علی صحیح مسلم ۲/ ۲۳۰)

[272]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوَى، وَلَا صَفَرَ، وَلَا هَامَةَ))

---

[270] صحيح لغيره: وانظر الحديث الأتى.

[271] صحيح مسلم، كتاب السلام، باب لا عدوى، رقم: 2220 (5790)، مسند أحمد: 449/3، رقم: 15727، المعجم الكبير للطبرانی: 6658.

[272] صحيح البخاری، كتاب الطب، باب لا صفر، رقم: 5717، صحيح مسلم، كتاب السلام، باب لا عدوى ولا طيرة، رقم: 2220 (5788).

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نہ کوئی بیمار، متعدی ہے اور نہ ہی صفر کا وجود ہے اور نہ ہی حامہ کا۔''

[273]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[274]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[275]...... ثنا يَعْقُوبُ، ثنا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

شرح: نوء: عرب کے لوگ کہتے تھے کہ بارش نوء ستارے کی وجہ سے آتی ہے۔ جس میں چاند کی منزلوں کا لحاظ ہوتا ہے۔ لہٰذا نبی اکرم نے فرمایا: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا (فلاں کارتی کی وجہ سے بھی بارش ہوئی) نہ کہا کرو۔ (نووی علی صحیح مسلم ۲/ ۲۳۱)

[276]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ مُضَارِبِ بْنِ حَزْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوَى، وَلَا هَامَةَ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نہ کوئی بیمار متعدی ہے اور نہ ہی حامہ ہے۔''

---

[273] صحيح لغيره: وانظر الحديث السابق، ابن خزيمة فى التوكل كما فى اتحاف المهرة: 20652، وفيه قال ابن جريج حديث عن ابن شهاب.

[274] صحيح البخارى، كتاب الطب، باب لا صفر، رقم: 5717، صحيح مسلم، كتاب السلام، باب لا عدوى ولا طيرة، رقم: 2220 (5789).

[275] صحيح مسلم، كتاب السلام، باب لا عدوى ولاطيرة، رقم: 2220/106 (5794)، سنن أبى داؤد: 2912.

[276] حسن: مسند أحمد: 487/2، رقم: 10321، مصنف ابن أبى شيبة: 310/5، رقم: 26395.

[277]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوَى، وَلَا صَفَرَ)) .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ عدوی ہے اور نہ صفر ہے۔''

شرح کیا کسی چیز میں نحوست ہوتی ہے؟: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علمائے کرام کا اس کے متعلق اختلاف ہے امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کو اس کے ظاہر پر محمول کیا جائے گا کہ تین چیزوں میں نحوست بھرتی ہے۔ بعض گھر یا عورت یا جانور مالک مکان اور خاوند کے لیے نحوست ثابت ہوتے ہیں۔ امام خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں منہی عنہ نحوست سے یہ تین مستثنیٰ ہیں۔ مثلاً کسی کو کوئی گھر پسند نہ ہو۔ یا عورت کی صحبت کو مکروہ جانے یا گھوڑے اور بیوی کو ناپسند کرے ان تمام سے جدا ہوسکتا ہے۔ عورت کو طلاق دے اور باقی چیزوں کو فروخت کر دے۔ بعض کہتے ہیں گھر کی نحوست یہ ہے کہ گھر تنگ ہو۔ پڑوسی برے ہوں جو اسے تکلیف دیں اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ اس کے ہاں اولاد پیدا نہ ہو اور وہ زبان دراز ہو اور کردار کی اچھی نہ ہو اور گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں کام نہ آئے۔ بعض کہتے ہیں اڑیل ہو اور اس کی قیمت زیادہ ہو اور خادم کی نحوست بدخلق اور ذمہ داری نہ نباہنا ہے۔ (نووی علی صحیح مسلم ۲/ ۲۳۲) لیکن باقی روایات (مسلم ۲/ ۲۳۲) سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی چیز میں نحوست نہیں اگر ہوتی تو ان میں ہوتی تھی (ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب)

[278]...... ثنا كَثِيرٌ الْحَذَّاءُ، ثنا أَبُو حَيْوَةَ شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ مُعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوَى)) .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی۔''

[279]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوَى، وَلَا هَامَةَ)) .

---

[277] صحيح البخاری، كتاب الطب، باب الطيرة، رقم: 5753، صحيح مسلم، كتاب السلام، باب الطيرة والفأل، رقم: 2225 (5805) .

[278] **صحيح لغيره**: تاريخ بغداد للخطيب: 100/5 .

[279] **صحيح لغيره**: سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب من كان يعجبه الفأل، رقم: 3540، مسند أحمد: 24/2، رقم: 4775، مصنف ابن أبى شيبة: 310/5م رقم: 26393 .

ترجمة الحديث حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی بیماری متعدی نہیں اور نہ ہی کوئی ہامہ ہے۔“

[280]...... ثنا ابْنُ حِسَابٍ، وَأَبُو كَامِلٍ، قَالَا: ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوَى، وَلَا صَفَرَ، وَلَا هَامَةَ)) .

ترجمة الحديث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ کوئی بیماری متعدی ہے۔ نہ صفر ہے اور نہ ہی ہامہ ہے۔“

[281]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوَى، وَلَا صَفَرَ)) .

ترجمة الحديث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ عدوی ہے اور نہ ہی صفر ہے۔“

[282]...... ثنا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ النَّجْرَانِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرَةَ الْمُزَنِيِّ، قَالَ: خَمْسٌ حَفِظْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَفَرَ، وَلَا هَامَةَ، وَلَا عَدْوَى)) .

ترجمة الحديث حضرت ابن ابی عمیرۃ مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ چیزیں حفظ کی تھیں، جن میں یہ بھی تھا: ”نہ صفر ہے نہ ہامہ ہے اور نہ ہی کوئی بیماری متعدی ہے۔“

شرح مصنف نے مکمل پانچ چیزیں ذکر نہیں کیں۔ باقی دو یہ ہیں: مسلسل دو مہینوں کا روزہ نہ رکھا جائے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو توڑ دیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔“

اسی طرح ”الاصابہ“ میں ابن ابی العاصہ اور ابن السکن کی روایت سے یہ حدیث موجود ہے اور مجمع الزوائد میں طبرانی کی روایت سے آتی ہے۔

---

[280] صحيح لغيره: مسند أحمد: 328/1، رقم: 3032، سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب من كان يعجبه الفأل، رقم: 3539، مسند أبي يعلى: 2333.

[281] صحيح: مصنف ابن أبي شيبة: 311/5، رقم: 26405، مسند على بن الجعد: 3064 وانظر ما تقدم برقم: 268.

[282] صحيح لغيره: الآحاد والمثانى للمصنف: 1130، معرفة الصحابه لأبى نعيم: 4635.

[283]...... ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ، ثنا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي مُعَيْدٍ، وَهُوَ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا صَفَرَ، وَلَا هَامَةَ، وَلَا عَدْوَى)).

ترجمة الحديث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نہ صفر ہے نہ ہامہ ہے اور نہ ہی کوئی بیماری متعدی ہے۔''

شرح: سوال: حدیث میں لا عدوی (یعنی کوئی بیماری متعدی نہیں) آتا ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجذوم کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنی پلیٹ میں رکھا اور فرمایا: كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلاً عَلَيْهِ (ابو داؤد مع العون ٤/ ٣٠) (اللہ تعالیٰ پر اعتماد کر کے کھا) ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بیماری متعدی نہیں۔

لیکن "فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ" (مجذوم سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے ڈر کر بھاگتے ہو) اور وفد ثقیف میں ایک مجذوم آدمی تھا۔ آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ ہم نے تیری بیعت کر لی ہے تو واپس لوٹ جا۔ (فتح الباری ١٠/ ٦-١) اور آپ نے فرمایا: لَا يُوْرَدُ مُمَرَّضٌ عَلٰى مُصَحٍّ (بیمار کو تندرست پر داخل نہ کیا جائے) (صحیح مسلم ٢/ ٢٣٠) اسی طرح طاعون کے متعلق آپ نے فرمایا:

(جسے معلوم ہو جائے کہ فلاں علاقے میں طاعون ہے وہ وہاں نہ جائے) ان تمام دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ مریض کے پاس نہ جانا چاہیے۔ جب کوئی بیماری متعدی ہی نہیں ہے، تو اس احتیاط کا کیا مطلب؟

جواب:...... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان تمام روایات کو ذکر کر کے علمائے کرام کے پانچ مسلک ذکر کیے ہیں اور آخر میں اس بات کو ترجیح دی ہے کہ کوئی بیماری متعدی نہیں اور ہر شخص کو وہی نقصان پہنچے گا جو اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔ لیکن بیمار کا تندرست کے قریب ہونا اس سے یہ واجب نہیں ہوتا کہ تندرست کی طرف وہ بیماری منتقل ہو سکتی ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے تندرست آدمی بیمار کے قریب نہ جائے۔ جس بیماری کی وجہ سے لوگ اس سے نفرت کرتے ہوں۔ یہ حرام ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس ڈر سے کہ کہیں اللہ نہ کرے تندرست کو بھی وہی بیماری لاحق ہو جائے۔ تو وہ یہ گمان کر بیٹھے گا کہ میں اس بیمار کے قریب گیا تھا لہٰذا مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور جس کو رسول اللہ ﷺ نے باطل ٹھہرایا تھا۔ اس میں وہ واقع ہو جائے گا اور مجذوم کے ساتھ کھانے میں اس سے بھاگنے میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ بعض اوقات علی سبیل الرشاد کسی کام کا حکم دیتے تھے اور بعض اوقات بطور اباحت حکم فرماتے تھے۔ اگرچہ

[283] صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر للطبرانی: 7762 ومسند الشامیین له: 1551، شرح معانی الآثار للطحاوی: 309/4، رقم: 7072.

آپ کے اکثر اوامر لزوم کے لیے ہوتے تھے۔ یہ آپ اس لیے کرتے تھے تاکہ معلوم ہو جائے کہ میں نے جو پہلے فرمایا تھا، حرام نہیں تھا۔ بہتر اس طرح تھا۔ (فتح الباری ۱۰/ ۱۹۹)

مازری اور قاضی عیاض رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ بعض علماء کے نزدیک "لَا یُوْرَدُ مُمَرَّضٌ عَلٰی مُصِحٍّ" والی حدیث لا عدوی کے ساتھ منسوخ ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ نسخ تب ہوتا ہے، جب تطبیق ناممکن ہو اور یہاں تطبیق ہو سکتی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ نسخ لیتے وقت تاریخ کا ہونا اور ناسخ کا متاخر ہونا ضروری ہوتا ہے اور یہاں اس طرح کا کوئی علم نہیں لہٰذا نسخ نہ ہوا۔ بعض کے نزدیک ''لا عدوی'' والی حدیث اپنے ظاہر پر محمول کی جائے گی۔ "اِیْرَادَ الْمُمُرَّضِ عَلَی الْمُصِحِّ" عدوی کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ اس لیے کہ لوگ اس سے نفرت کریں گے۔ لیکن امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں روایات کے درمیان تطبیق دینا ہی درست ہے۔ وہ یہ کہ ''لا عدوی'' میں اس چیز کی نفی ہے، جو لوگ زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے کہ بیماری بالطبع متعدی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فعل کے ساتھ نہیں اور حدیث "لَا یُوْرَدُ مُمَرَّضٌ عَلٰی مُصِحٍّ" میں آپ نے اس جانب راہنمائی فرمائی ہے کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کے فعل اور اس کی قدرت کے ساتھ ضرر ہو جاتا ہے۔ یہ بعید نہیں لہٰذا کوئی بیماری بالطبع متعدی نہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور فعل کے ساتھ کسی کو کوئی نقصان پہنچ جائے تو اس میں دوسرے شخص کی بیماری کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ لہٰذا اس سے مخالطت سے احتراز کیا جائے تو بہتر ہوگا۔ تاکہ اگر کسی کو اللہ نہ کرے بیماری لگ گئی تو اس کا کہیں عقیدہ خراب نہ ہو جائے۔ (نووی علی صحیح مسلم ۲/ ۲۳۰)

[۵۲]...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟))

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ پہلے کو کس نے بیمار کیا؟

پہلے اونٹ کو کس نے خارش زدہ کیا؟

دراصل یہ ایک الزامی جواب ہے اور بڑا برموقع اور بامحل ہے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ریوڑ میں ایک اونٹ کو خارش ہوتی ہے۔ پھر وہی بیماری دوسرے اونٹوں کو بھی لگ جاتی ہے؟ آپ نے جواباً فرمایا! اچھا یہ بتاؤ۔ ''پہلے اونٹ کو کس نے بیمار کیا تھا؟'' ظاہر ہے۔ جس نے پہلے کو بیمار کیا وہی دوسروں کو بھی بیمار کرتا ہے۔ (لغات الحدیث "ع" ۴۳)

[284]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا أَبِي، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي

[284] صحيح البخاري، كتاب الطب، باب لا عدوى، رقم: 5775، صحيح أبي عوانة: 9800، شرح مشكل الآثار للطحاوي: 1661.

سِنَان، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا عَدْوَى)) . فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الْإِبِلَ تَكُونُ فِي الرِّمَالِ أَمْثَالَ الظِّبَاءِ، فَيَأْتِيهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا جَمِيعًا . قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟))

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بیماری متعدی نہیں۔'' ایک دیہاتی آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے رسول اللہ! (ﷺ) آپ بتائیں اونٹ ہرنی کی طرح تندرست ہوتے ہیں ان کے پاس خارش زدہ اونٹ آ جاتا ہے۔ وہ ان تمام کو خارش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے اونٹ کو کس نے بیمار کیا تھا۔''

[285]...... وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ .

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت کی مزید سند۔

[286]...... وَرَوَاهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ .

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت کی مزید سند۔

وضاحت:...... مصنف نے حدیث نمبر ۲۷۲ میں اس کو متصل سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

مشاهده:...... ہمارے مدرسہ میں ایک طالب علم پڑھتا تھا اور وہ مسلسل چھ مہینے خارش میں مبتلا رہا اس کے ساتھی بتاتے ہیں ہم اس کے ساتھ رہتے تھے اور ہمیں اس کا کوئی نقصان نہیں ہوا تھا۔

[٥٣]...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ میں نے اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا

[287]...... ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي: أَنْ لا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ لِعَامَّةٍ، وَأَنْ لا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ؛ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ . وَإِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ: إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لا يُرَدُّ، وَإِنِّي أُعْطِيكَ لِأُمَّتِكَ

---

[285] صحيح: المعجم الأوسط للطبراني: 4614، من طريق ابن أبي عتيق: 2، تهذيب الأثار لابن جرير، مسند علي: 7، من طريق جعفر بن برقان له.

[286] صحيح: وتقدم برقم: 272.

[287] صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب هلاك هذا الأمة بعضهم ببعض، رقم: 2889 (7258)، سنن أبي داؤد: 4252، سنن الترمذي: 2176.

أَنْ لا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ ، وَأَنْ لا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ؛ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا ، حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا ، وَبَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا .

ترجمة الحديث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اللہ تعالیٰ سے امت کے لیے سوال کیا کہ انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہ کیا جائے اور ان کے سوا ان پر کوئی دشمن مسلط نہ کیا جائے، جو ان کی جمعیت کو ختم کر دے۔ رب العزت نے فرمایا: ''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جب میں کسی چیز کا فیصلہ کرتا ہوں وہ اٹل ہوتا ہے اور میں آپ کی امت کو عام قحط سالی کے ساتھ ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی ان کے دشمن کو ان پر مسلط کروں گا جو انہیں عام طور پر ختم کر دے اگرچہ وہ چاروں کونے سے مل کر بھی آ جائیں البتہ یہ بعض، بعض کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے کو نقصان پہنچائیں گے۔''

شرح: صحیح مسلم میں بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا" کی جگہ "وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا" ہے جس کا معنی ہے کہ وہ ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے۔ (مسلم: ۲/ ۳۹۰)

تین چیزیں: صحیح مسلم میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنو معاویہ کے پاس سے گزرے، آپ مسجد میں تشریف لے گے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھائی ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے لمبی دعا کی پھر آپ نے ہماری طرف منہ پھیرا اور فرمایا:

''میں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا، مجھے دو دے دی گئیں اور ایک روک دی گی۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت کو عام قحط سالی کے ساتھ نہ ہلاک کیا جائے۔ یہ میری دعا قبول کر لی گی۔ میں نے سوال کیا: میری امت غرق کے ذریعے ہلاک نہ کی جائے۔ یہ بھی قبول ہوگئی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ میری امت کے لوگ آپس میں نہ لڑیں۔ یہ میری دعا قبول نہ ہوئی۔ (صحیح مسلم ۲/ ۳۹۰)

آپ کی پیشین گوئی پوری ہوئی: اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے دشمن مل کر بھی ان پر غالب نہیں آ سکتے البتہ آپس میں یہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور قیدی بنائیں گے۔

[288-295]...... وَفِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، وَخَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، وَحُذَيْفَةَ ، وَابْنِ عُمَرَ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، وَخَالِدٍ الْخُزَاعِيِّ ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَسَمِعْتُ حَامِدًا وَكَانَ مِمَّا يُنْسَبُ إِلَى مِعْرِفَةٍ بِالْكَلَامِ وَالْفِقْهِ قَالَ: مَا عَلَى أَهْلِ الْقَدَرِ حَدِيثٌ أَشَدَّ مِنْ هَذَا؛ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى مَنَعَهُ الثَّالِثَةَ ، لِأَنَّ مِنْ إِرَادَةِ اللَّهِ أَنْ يُهْلِكَ بَعْضَهُمْ

بَعْضًا، وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَأَعْلَمُهُ أَنَّهُ قَضَى ذَلِكَ وَإِنَّهُ كَائِنٌ .

ترجمة الحديث اس میں حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت خباب بن ارت، حضرت معاذ بن جبل، حضرت حذیفہ، حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت خالد الخزاعی اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم کی روایات بھی ہیں جو تمام صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ میں نے حامد سے سنا (جو کلام اور فقہ کا ماہر تھے) جو کہتے تھے۔ قدریہ پر اس سے بڑھ کر کوئی حدیث سخت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کی دعا قبول نہ فرمائی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ تھا کہ یہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں اور ایک دوسرے کا نقصان کریں اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم کروا دیا کہ اس نے یہ فیصلہ کر دیا ہے اور یہ ہو کر رہے گا۔

فائدہ :...... علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح مسلم وغیرہ میں آتی ہے۔
(الا حاديث الصحيحه ١٧٢٤)

[296]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونِ الْعَكِّيُّ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَزَائِنَ لِلْخَيْرِ وَالشَّرِّ، مَفَاتِيحُهَا الرِّجَالُ، فَطُوبَى لِمَنْ كَانَ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ، وَوَيْلًا لِمَنْ جَعَلَهُ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ)) .

ترجمة الحديث حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ

[288] حديث سعد بن أبی وقاص رضی اللہ عنہ، صحيح مسلم : 2890 (7260) .

[289] حديث خباب بن الارت رضی اللہ عنہ، سنن الترمذی : 2175 وقال : حسن صحيح .

[290] حديث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، سنن ابن ماجه : 3951 .

[291] حديث حذيفة رضی اللہ عنہ، مصنف ابن أبی شيبة : 64/6، رقم : 29506 .

[292] حديث عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہ، مسند أحمد : 445/5، رقم : 23749 .

[293] حديث أبی هريرة رضی اللہ عنہ، المعجم الأوسط للطبرانی : 1862، المستدرك للحاكم : 516/4، رقم : 8576 .

[294] حديث خالد الخزاعی رضی اللہ عنہ، المعجم الكبير للطبرانی : 4112 .

[295] حديث أنس بن مالك رضی اللہ عنہ، مسند أحمد : 146/3، رقم : 12486 .

[296] ضعيف : عقبہ بن محمد یا محمد بن عقبہ راوی مجہول ہے۔ ابن صباع نے اسے منکر الحدیث قرار دیا ہے اور اس کی متابعت بھی ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب من كان مفتاحا للخير، رقم : 238، مسند أبی يعلى : 7526، المعجم الكبير للطبرانی : 5812 (5956) .

تبارک وتعالیٰ کے پاس خیر اور شر کے خزانے ہیں۔ جن کی چابیاں بندے ہیں۔ اس کو مبارک ہو جو خیر کی چابی بنا اور شر کو اس نے بند کر دیا اور اس شخص کے لیے ہلاکت ہو، جو خیر کو بند کرے اور شر کی کنجی ہو۔"

[٥٤]...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحُ لِلْخَيْرِ مَغَالِيقُ لِلشَّرِّ

باب: بعض لوگ خیر لانے والے اور بعض شر کو بند کرنے والے ہوتے ہیں

[297]...... ثنا الْحَوْطِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ الْمَدِينِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ النَّاسِ نَاسًا مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ مَغَالِيقَ لِلشَّرِّ، وَمِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ مَغَالِيقَ لِلْخَيْرِ. فَطُوبَى لِمَنْ جَعَلَ اللهُ مِفْتَاحَ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ، وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَ مِفْتَاحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ)).

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یقیناً کچھ لوگ خیر کو کھولنے والے اور شر کو ختم کرنے والے ہوتے اور بعض شر کو کھولنے والے اور خیر کو بند کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس کو مبارک ہو جسے اللہ تعالیٰ نے خیر کی کنجی بنایا اور اس کے لیے ہلاکت ہو جو شر کی کنجی بنایا گیا۔"

شرح: خیر اور شر کی ابتدا کرنے والے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اسے اپنا اجر بھی ملے گا اور جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے سبھی کا اجر وثواب اس کو ملے گا۔ اسی طرح جس نے کسی برے کام کی ابتداء کی اسے اپنا گناہ بھی ملے گا اور جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے سبھی کا گناہ بھی اس پر ہوگا۔

[298]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، ثنا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَزَائِنَ مِنَ الْخَيْرِ، مَفَاتِيحُهَا الرِّجَالُ، فَطُوبَى لِمَنْ جَعَلَهُ اللهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ، وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَهُ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ)).

ترجمة الحديث: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ

---

[297] ضعيف: محمد بن أبي حميد راوی ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب من كان مفتاحا للخير، رقم: 237، مسند الطيالسی: 2195، شعب الإيمان للبيهقی: 687.

[298] ضعيف: عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم راوی ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب من كان مفتاحاً للخير، رقم: 238، وتقدم برقم: 36.

کے پاس خیر کے خزانے ہیں جن کی کنجیاں آدمی ہیں۔ اس آدمی کے لیے خوش خبری ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے خیر کی کنجی بنایا اور وہ شر کو بند کرتا ہے اور اس کے لیے بربادی ہو جو خیر کو بند کرنے والا اور شر کو کھولنے والا ہوا۔"

[299]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَوْطِيِّ.

ترجمة الحديث مذکورہ روایت کی ایک اور سند۔

[300]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ﴾ [الأنعام: 65] قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ)). ﴿أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ [الأنعام: 65] قَالَ: ((أَعُوذُ بِوَجْهِكَ)). ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ [الأنعام: 65] قَالَ: ((هَذَا أَيْسَرُ، هَذَا أَيْسَرُ)).

ترجمة الحديث حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ﴾ (الانعام: ٦٥) آپ ﷺ نے فرمایا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ" اے اللہ تعالیٰ میں آپ کے چہرے کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں۔" اور اسی طرح جب یہ اتری: ﴿أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ (الانعام: ٦٥) آپ نے فرمایا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ" اور جب یہ اتری: ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ (الانعام: ٦٥) آپ نے فرمایا: "یہ (عذاب اوپر والے دو عذابوں کی نسبت) بہت آسان ہے، آسان ہے۔"

مطلب: یعنی اوپر سے یا نیچے سے عذاب آئے (اللہ تعالیٰ کی پناہ) اس سے مسلمانوں کی باہم لڑائی آسان ہے۔

[٥٥]...... بَابٌ

باب:

[301]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا الْوَزِيرُ بْنُ صَبِيحٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾

---

[299] **ضعيف**: سند ضعیف ہے۔ مسند أبی داؤد الطيالسی: 2195، وتقدم برقم: 297.

[300] صحیح البخاری، کتاب التفسير، باب قوله (قل هو القدر على ان يبعث......)، رقم: 4628، سنن الترمذی: 3065، السنن الكبرىٰ للنسائی: 11100.

[الرحمن: 29] قَالَ: ((فِي شَأْنِهِ أَنْ يَغْفِرَ ذَنْبًا، وَيَكْشِفَ كَرْبًا، وَيُجِيبَ دَاعِيًا، وَيَرْفَعَ قَوْمًا وَيَضَعَ آخَرِينَ)).

ترجمة الحديث حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ''آیت مبارکہ ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ (الرحمٰن: ۲۹) (وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے) کے متعلق فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کاموں میں سے گناہ معاف کرنا، مصیبت دور کرنا، دعا کا قبول کرنا، کسی قوم کو عزت دینا اور کسی قوم کو ذلیل کرنا بھی ہیں۔''

شرح ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ (الرحمٰن: ۲۹) کا مطلب امام مجاہد رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا کام یہ ہے: وہ سائل کو دیتا ہے، دعا قبول کرتا ہے اور بیمار کو شفا دیتا ہے۔ اور ابن جریر رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی آپ سے سوال کیا گیا: اس کی مصروفیت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''گناہ معاف کرنا، مصیبت دور کرنا، بعض کو سر بلند کرنا اور دوسروں کو ذلیل وخوار کرنا۔'' (تفسیر قاسمی تفسیر سورۃ رحمٰن آیت نمبر ۲۹)

[301/1]...... وَفِيهِ عَنْ مُنِيبٍ الْأَزْدِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث اور اس میں عثمان الازدی نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[٥٦]...... بَابٌ

باب:

[302]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ)).

ترجمة الحديث حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شاید تو پیچھے رہے یعنی زندہ رہے گا تو کچھ لوگ تجھ سے فائدہ اٹھائیں گے جب کہ کچھ لوگوں کو تجھ سے نقصان پہنچے گا۔''

شرح جیسا کہ یہ حدیث بخاری کتاب الوصایا (۳۸۲/۱) اور مسلم کتاب الوصیۃ (۲۹/۲، ۴۰) میں بھی آتی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیمار پڑے گئے۔ نبی اکرم ﷺ ان کی تیمار داری کرنے

---

[301] حسن: ہشام بن متابعت نعیم بن حماد نے کی ہے۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، رقم: 202، صحيح ابن حبان: 689، شعب الأيمان للبيهقي: 1066، المعجم الأوسط للطبراني: 3440، وهو في شعب الايمان: 1067 موقوفاً، وعلقة البخاري قبل: 4878.

[301/1] **حسن لغيره:** المعجم الاوسط للطبراني: 6619، تفسير ابن جرير: 214/22.

[302] صحيح البخاري، كتاب النفقات، باب فضل النفقة على الأهل، رقم: 5354، صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب الوصية بالثلث، رقم: 1628 (4209).

کے لیے تشریف لائے اور وہ جہاں سے ہجرت کی تھی وہاں مرنا پسند نہیں کرتے تھے۔وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا رسول اکرم ﷺ! مجھے مکمل مال کی وصیت کرنے کی اجازت مرحمت فرما دیجئے۔آپ نے فرمایا: نہیں میں نے عرض کیا: نصف؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: ثلث؟ آپ نے فرمایا ہاں لیکن ثلث بھی بہت زیادہ ہے۔اگر تو اپنے ورثاء کو فقیر چھوڑ کر مرے اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں اس سے کہیں بہتر ہے کہ تو ان کو مالداری کی حالت میں چھوڑے نیز جو بھی تو خرچ کرے گا وہ تیرا صدقہ ہوگا۔حتیٰ کہ وہ لقمہ جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے گا، وہ بھی صدقہ ہوگا۔شاید تو زندہ رہے، کچھ لوگ تجھ سے مستفید ہوں گے اور دوسرے نقصان اٹھائیں گے۔ (ارواء الغلیل ۸۹۹)

[۵۷]......بَابٌ

باب:

[303]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عُلَيٍّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُجْتَمِعِينَ، وَأَنَا أَعْرِفُ الْحُزْنَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا قَالَ رَبُّنَا؟ قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ مُفْتَتَنَةٌ بَعْدَكَ بِقَلِيلٍ مِنَ الدَّهْرِ غَيْرِ كَثِيرٍ قَالَ: قُلْتُ: وَمِنْ أَيْنَ يَأْتِيهِمْ ذَلِكَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيهِمْ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: بِكِتَابِ اللَّهِ يَضِلُّونَ، وَأَوَّلُ ذَلِكَ مِنْ قِبَلِ قُرَّائِهِمْ وَأُمَرَائِهِمْ.

ترجمة الحديث حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھے تھے، میں آپ کے چہرے میں غمی کے آثار دیکھ رہا تھا۔آپ نے فرمایا۔"إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ". ایک آدمی نے دریافت کیا: اے رسول اللہ ﷺ! ہمارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے کہا: آپ کی امت قلیل عرصہ بعد فتنہ میں مبتلا کر دی جائے گی۔فرمایا: میں نے پوچھا: یہ فتنہ ان کے پاس کس طرح آ جائے گا۔حالانکہ میں ان کے پاس کتاب اللہ چھوڑ کر جاؤں گا۔آپ ﷺ نے فرمایا:"اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ وہ گمراہ ہوں گے۔سب سے پہلے یہ ان کے قاریوں اور امراء کی جانب سے ہوگا۔"

---

[303] **ضعيف جداً**: سلمہ بن علی الدمشقی راوی متروک ہے۔ البدع لابن وضاح : 259، الصبر والثواب عليه لابن أبي الدنيا : 196، حلية الأولياء لأبي نعيم : 119/5.

[۵۸]......بَابٌ

باب:

[303/1]...... حَـدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثنا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى فَرَغَ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهِ مِنْ خَمْسٍ: مِنْ أَجَلِهِ، وَمِنْ عَمَلِهِ، وَمِنْ رِزْقِهِ، وَمِنْ أَثَرِهِ، وَمِنْ مَضْجَعِهِ .

ترجمة الحديث حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہر بندے کی طرف سے پانچ چیزوں سے فارغ ہو چکے ہیں: (۱) اس کی اجل سے (۲) اس کے عمل سے (۳) اس کے رزق سے (۴) اس کی عمر سے (۵) اور اس کے ٹھکانے سے۔''

شرح اجل :......اجل سے مراد عمر کی مدت ہے۔

عمل:......عمل سے مراد اس کے اچھے اور برے اعمال ہیں۔

مضجع :......ٹھکانے سے مراد اس کا سکون اور قرار ہے۔ظاہر ہے اس سے مراد اس کی موت کی جگہ اور قبر کی جگہ ہے۔

اثر:......اثر سے مراد اس کی حرکت اور اضطراب اور پاؤں کے نشانات ہیں جس کو عمر سے تعبیر کیا گیا ہے۔یا اسے جو ثواب اور عقاب ہوگا۔

رزق:......حلال اور حرام رزق مراد ہے۔(مرعاة المفاتیح ۱/ ۳۰۱)(باب الایمان بالقدر)

[304]...... ثـنـا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ صَبِيحٍ الْمُرِّيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ حَلْبَسٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَرَغَ اللّٰهُ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَمْسٍ: مِنْ عَمَلِهِ، وَأَجَلِهِ، وَأَثَرِهِ، وَمَضْجَعِهِ، وَرِزْقُهُ لَا يَعْدُو مِنْ عَبْدٍ .

ترجمة الحديث حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہر بندے کی طرف سے پانچ چیزوں سے فارغ ہو چکے ہیں: (۱) اس کے عمل سے (۲) اس کی اجل سے (۳) اس کی عمر سے (۴) اس کے ٹھکانے سے (۵) اور اس کے رزق سے۔اب کوئی انسان ان چیزوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔اب کوئی چیز کسی دوسرے آدمی کی طرف منتقل نہیں ہوگی۔''

[305]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ مَيْسَرَةَ بْـنِ حَـلْبَسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، تَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: سَمِعْتُ

[304] **صحيح لغيره**: مسند أحمد : 197/5، رقم : 21722، مسند الطيالسی : 1077 .

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: فَرَغَ اللّٰهُ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهِ مِنْ خَمْسٍ: مِنْ رِزْقِهِ، وَأَثَرِهِ، وَعَمَلِهِ، وَأَجَلِهِ، وَمَضْجَعِهِ .

ترجمة الحديث: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہر بندے کی طرف سے پانچ چیزوں کے ساتھ فارغ ہو چکے ہیں: (۱) رزق (۲) عمر (۳) عمل (۴) اجل (۵) ٹھکانا۔

[306]...... ثنا دُحَيْمٌ، ثنا الْوَلِيدُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ صَبِيحٍ نَحْوَهُ .

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت کی ایک اور سند۔

[307]...... ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا خَالِدُ بْنُ صَبِيحٍ - قَاضٍ كَانَ بِالْبَلْقَاءِ , ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ الدَّرْدَاءِ، تُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: فَرَغَ اللّٰهُ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَمْسٍ: مِنْ أَجَلِهِ، وَرِزْقِهِ، وَمَضْجَعِهِ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٍ .

ترجمة الحديث: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہر بندے کی طرف سے پانچ چیزوں کے ساتھ فارغ ہو چکے ہیں: (۱) رزق (۲) عمر (۳) عمل (۴) اجل (۵) ٹھکانا۔

[308]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ مَيْسَرَةَ بْنَ حَلْبَسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: فَرَغَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهِ مِنْ خَمْسٍ: مِنْ رِزْقِهِ، وَأَثَرِهِ، وَعَمَلِهِ، وَأَجَلِهِ، وَمَضْجَعِهِ .

ترجمة الحديث: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہر بندے کی طرف سے پانچ چیزوں کے ساتھ فارغ ہو چکے ہیں: (۱) رزق (۲) عمر (۳) عمل (۴) اجل (۵) ٹھکانا۔

---

[305] صحيح: مسند الشهاب : 602، تاريخ دمشق لإبن عساكر : 391/52.

[306] صحيح لغيره: تاريخ دمشق لابن عساكر : 290/16.

[307] صحيح: مسند أحمد : 197/5، رقم : 21723، شرح أصول الاعتقاد للالكائى : 1059.

[308] صحيح: تقدم برقم : 305.

[٥٩]...... بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [الجمعة: 3]

باب: آیت: ﴿وَآخَرِينَ مِنهُم لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (الجمعة: ٣) سے کون لوگ مراد ہیں؟

[309]...... ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ عِيسَى بْنُ مُوسَى، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي أَصْلَابِ أَصْلَابِ أَصْلَابِ أَصْلَابِ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ الرَّسُولِ، رِجَالًا وَنِسَاءً مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ)) ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [الجمعة: 3] .

ترجمة الحديث حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً میرے صحابہ کی نسلوں میں سے کتنے کی صلبوں میں کچھ ایسے مرد اور عورتیں ہوں گے جو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جائیں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③﴾ (الجمعہ: ٣) ''اور ان میں سے دوسرے لوگوں کی طرف بھی (ان کو بھیجا گیا ہے) جو ان میں سے ہیں جو ان سے نہیں ملے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔''

شرح ﴿وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ﴾ (الجمعہ: ٣) کے متعلق علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان سے مراد وہ عرب ہیں جو صحابہ کے بعد قیامت تک آئیں گے۔ اگرچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام جن وانس کی طرف مبعوث کیے گئے ہیں اور یہ عموم الرسالہ کے منافی نہیں ہے اور یہاں عرب کو خاص ذکر کیا گیا ہے امتنان کے لیے۔

اس سے عجم مراد لینا بھی جائز ہے۔ کیونکہ اگرچہ وہ عرب سے نہیں ہیں لیکن چونکہ اسلام لا کر وہ تمام مسلمانوں کے ساتھ مل کر امت واحدہ بن گئے ہیں اگرچہ ان کی زبانیں مختلف ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم آپ کے پاس حاضر تھے تو سورۃ نازل ہوئی اور آپ نے اس کی تلاوت فرمائی اور جب مذکورہ آیت پر پہنچے تو ایک آدمی نے سوال کیا وہ کون لوگ ہیں جو ہم سے نہیں ملے؟ جن کا تذکرہ یہاں ہوا ہے۔ آپ نے حضرت سلمان فارسی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اللہ کی قسم! اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی ہوتا تو یہ لوگ اسے ضرور حاصل کرتے۔

[309] ضعيف : ولید بن مسلم مدلس کے سماع مسلسل کی صراحت نہیں۔ المعجم الكبير للطبراني : 6005، تفسير ابن أبي حاتم : 3335/10، المكتفى في الوقف للداني : 154 .

اور صحیح مسلم کے لفظ ہیں: لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَذَھَبَ بِہٖ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ اَوْ قَالَ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ (تفسیر فتح القدیر ٥/ ٢٢٥، ٢٢٦)

تنبیہ: ......بعض محققین کہتے ہیں کہ اس آیت میں نبوت کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے اور اس میں غیب کی خبر ہے، جو صحیح واقع ہوئی اور اس میں غیر عرب لوگوں کے اسلام میں داخل ہونے کی خوشخبری ہے، جو صحیح واقع ہوئی۔

کیونکہ وہ ساری امتیں اور گروہ جب مسلمان ہوئے تو عرب میں داخل ہوئے کیونکہ ان کی عادات و خصائل نفیسہ سبھی ایک ہو گئیں اور وہ جنس واحدۃ بن چکی ہیں۔ حتی کہ عرب کے لفظ کے اطلاق سے مراد تمام مسلمان ہوتے ہیں۔ خواہ ان کا تعلق کسی علاقے سے ہو۔ کیونکہ وہ امت واحدہ ہیں۔

﴿وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً﴾ (المومنون: ٥٢) صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ. (تفسیر القاسمی ٩/ ٢٢٨)

ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا۔'' اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون خوش نصیب لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں، جو نہ جسم کو داغتے ہیں نہ دم کرواتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔'' حضرت عکاشہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو ان میں سے ہے۔'' ایک دوسرا آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: میرے لیے بھی دعا کیجئے آپ نے فرمایا۔ نہیں بھئی عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا۔'' (صحیح مسلم ١/ ١٦٦ بَابُ الدَّلِیْلِ عَلٰی دُخُوْلِ طَوَائِفَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ)

[٦٠]......بَابٌ فِی ذِکْرِ قَوْلِهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ: لَوْ قُلْتُ: إِنَّ شَیْئًا سَابِقُ الْقَدَرِ، لَقُلْتُ: الْعَیْنُ تَسْبِقُ الْقَدَرَ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جا سکتی ہوتی تو میں کہتا کہ نظر اس سے سبقت لے جا سکتی ہے

کیا نظر تقدیر سے سبقت لے جا سکتی ہے؟ تقدیر کی دو قسمیں ہیں (١) تقدیر معلق (٢) تقدیر مبرم۔

مبرم میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی، جیسے اللہ کا فرمان ہے: ﴿فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ﴾ (الاعراف: ٣٤) اور معلق میں یہ ہوتا ہے کہ اس کی عمر مثلاً چالیس سال ہے اگر اس نے حج نہ کیا یا غزوہ نہ کیا لیکن اگر اس نے حج یا غزوہ کیا تو اس کی عمر ساٹھ سال ہوگی۔ یہ چیز لوح محفوظ میں لکھی ہوتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے: لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ اور اسی طرح لَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ اور یہاں لَوْ

قُلْتُ لِشَیْءٍ یَسْبِقُ الْقَدْرَ لَقُلْتُ الْعَیْنُ تَسْبِقُ الْقَدْرَ یہ بھی معلق تقدیر کی قسم ہے۔

(تحفه الاحوذی ۳/ ۱۹۸ بَابُ لا یَرُدُّوالْقَدْرَ اِلَّا الدُّعَاءُ)

[310]...... حَدَّثَنَا أُسَیْدُ بْنُ عَاصِمٍ، ثنا أَبُو سُفْیَانَ، عَنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی زِیَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ قُلْتُ لِشَیْءٍ: یَسْبِقُ الْقَدَرَ، لَقُلْتُ: الْعَیْنُ تَسْبِقُ الْقَدَرَ.

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن ابی زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے سنا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی چیز کے بارے کہوں کہ وہ تقدیر سے سبقت لے جاسکتی ہے تو میں کہہ سکتا ہوں نظر تقدیر سے سبقت لے جاسکتی ہے۔''

شرح: نظر برحق ہے اور نظر کا علاج: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نظر لگ جانا برحق ہے۔'' (صحیح البخاری کتاب الطب: باب العین حق ۲/ ۸۵۴) اور اس سے پہلے باب میں حکم ہے کہ اگر کسی کو نظر لگ جائے تو اسے دم کیا جائے۔ (ایضاً)

مؤطا امام مالک میں حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سہل بن سعد غسل کر رہے تھے تو انہیں عامر بن ربیع نے دیکھ لیا۔ عامر نے کہا: مَا رَأَیْتُ کَالْیَوْمِ وَلَا جِلْدَ عَذْرَاءَ ۔ اسی وقت حضرت سہل کو بخار ہو گیا اور بخار بھی سخت ہوا۔ نبی اکرم ﷺ کو بتایا گیا، آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: اسی طرح تو ایک آدمی دوسرے کو قتل کر دے گا۔ اگر کسی کو دیکھے تو برکت کی دعا کرے اور حکم دیا کہ حضرت عامر جن کی نظر لگی تھی۔ وہ وضو کریں اپنا چہرہ، ہاتھ دھوئیں اور استنجا کریں اور مستعمل میں دوسرا پانی شامل کر کے حضرت سہل (جنہیں نظر لگی تھی) کو غسل کرایا جائے۔ چنانچہ حضرت سہل بن سعد نے غسل کیا اور وہ بالکل ٹھیک ہو گئے۔ (ضوء السالك) شرح موطا امام مالك ص ۵۸۳ كتاب العين)

[311]...... ثنا أَبُو الرَّبِیعِ الْحَارِثِیُّ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ طَالِبِ بْنِ حَبِیبِ بْنِ عُمَرَ، وَیُقَالُ: ابْنُ الضَّجِیعِ، حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِیهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَکْثَرُ مَنْ یَمُوتُ مِنْ أُمَّتِی بَعْدَ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَضَائِهِ وَقَدَرِهِ بِالْأَنْفُسِ))، یَعْنِی الْعَیْنَ.

---

[310] صحیح: الحجة فی بیان المحجة لقوام السنة: 457، وله شاهد عن، عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہ فی صحیح مسلم: 2188 (5702).

[311] ضعیف: طالب بن حبیب راوی میں ضعف ہے۔ شرح مشکل الآثار للطحاوی: 2900، مسند الطیالسی: 1868، الکامل لابن عدی: 191/5.

ترجمة الحديث حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے اکثر لوگ تقدیر اور قضا کے بعد نظر سے فوت ہوں گے۔''

شرح شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق اثری حفظہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت حسن ہے اور اس میں تقدیر کا ثبوت ہے اور یہ کہ نظر لگ جانا صحیح ہے اور یہ بھی ذکر ہے کہ یہ انتہائی قوی اور نقصان دہ ہوتی ہے اور نظر لگ جائے تو دم کرنا چاہیے اور یہ انتہائی مفید ہے۔ (ضوء ا لسالك بحواله زرقانی ص ٥٨٤)

[٦١]...... بَابٌ فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ شَيْئًا لِابْنِ آدَمَ

باب: نذر کسی چیز کو انسان کے قریب نہیں کرتی

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نذر ماننے سے منع فرمایا اور فرمایا: ''کہ نذر کسی چیز کو رد نہیں کرتی ہاں اس کے ساتھ بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے۔ (صحیح البخاری مع الفتح ١١/ ٧٠٥) اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا تَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدْرِ شَيْئًا (نذر نہ مانا کرو کیونکہ نذر تقدیر سے کسی چیز کو کفایت نہیں کرتی) (مسلم ٢/ ٤٤ كتاب النذر) ان ہر دو روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ فی نفسہ نذر کو پسند نہیں کیا گیا لیکن اگر کوئی شخص نذر اپنے نفس پر لازم کر لیتا ہے تو اس کی دو قسمیں ہیں (١) اطاعت کی نذر (٢) معصیت کی نذر اطاعت کی نذر کو پورا کرنا لازم اور ضروری ہے۔ خواہ وہ کام واجب ہو یا مندوب ہو۔ اسی کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ.

(صحیح البخاری عن عائشه مع الفتح ١١/ ٧١٢)

سنن ابی داؤد میں روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا اے رسول اللہ ﷺ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت غزوے سے واپس لے آئے گا تو میں آپ کے سر پر دف بجاؤں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اَوْفِىْ بِنَذْرِكِ (اپنی نذر پوری کر لے) چنانچہ اس نے دف بجائی۔ (فتح الباری ١١/ ٧٢٠ الروضة الندية ٢/ ١٧٣)

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی تعریف کی ہے جو نذروں کو پورا کرتے ہیں، ارشاد باری ہے: ﴿يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ﴾ (وہ لوگ نذریں پوری کرتے ہیں) (الدهر: ٧)

اور صحیح البخاری میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر بعد میں آنے والوں کا، پھر ان کے بعد آنے والوں کا پھر ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو نذر مان کر اسے پورا نہیں کریں۔ (صحیح البخاری مع الفتح ١١/ ٧١١)

گویا اگر اطاعت کی نذر اپنے نفس پر لازم کر لی جائے تو اسے ضرور پورا کرنا چاہیے اور اگر نذر معصیت کی ہے تو وہ

کام مباح، مکروہ، یا حرام میں سے کوئی ایک ہوگا۔ اگر کام مباح ہے، تو وہ کام نہ کیا جائے لیکن اس کا کفارہ ادا کیا جائے۔ جیسے نبی اکرم ﷺ نے بوڑھے کوفرمایا تھا: إِنَّ اللّٰهِ لَغَنِي عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ اور اسے حکم دیا ایک اونٹ ہدی دے اور اگر کام مکروہ ہوگا، اس کی دوقسمیں ہیں وہ حرام تک پہنچانے والا ہوگا یا مباح کے ساتھ ملتا ہوگا۔ اگر پہلی قسم ہے اور اس کا کفارہ لازم ہے، وہ نذر نہ پوری کی جائے اور اگر دوسری قسم ہے، تو اس کی مثال یہ ہے کہ ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ پاؤں سے ننگی، بغیر دوپٹہ پہنے چلے گی۔ آپ نے حکم دیا کہ وہ جوتا پہنے اور دوپٹا اوڑھے اور تین دن کے روزے رکھے اور اگر معصیت کا کام ہے تو اس کو پورا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کا کفارہ ادا کرنا چاہیے، جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِهٖ جس نے معصیت کی نذر مانی وہ (اپنی نذر پوری کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے) اگرچہ اس کے کفارے کے متعلق اختلاف ہے، تاہم نواب صدیق الحسن رحمہ اللہ نے اسی موقف کو ترجیح دی ہے کہ اس میں کفارہ لازم ہوگا۔ (الروضة الندية ٣/ ١٧٤)

نذر کا کفارہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نذر کا کفارہ قسم والا کفارہ ہے۔

(مسلم ٢/ ٤٥: كتاب النذر)

اور قسم کا کفارہ یہ ہے، (١) دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا انہیں کپڑے پہنانا (٢) ایک غلام آزاد کرنا (٣) اور جسے اس کی طاقت نہ ہو۔ اس کے لیے تین دن کے روزے رکھنا ہے۔ (سوررۃ المائدہ۔ آیت نمبر ٨٩)

[312]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ النَّذْرَ لا يُقَرِّبُ شَيْئًا لِابْنِ آدَمَ، لَمْ يَكُنْ أُتِيحَ قَدَرُهُ لَهُ، وَلَكِنَّ النَّذْرَ يُوَافِقُ الْقَدَرَ، فَيَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ مَا لَمْ يَكُنْ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَهُ)).

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً نذر ابن آدم کے لیے کسی چیز کو قریب نہیں کرتی، جو چیز اس کے مقدر میں نہ ہو۔ لیکن نذر تقدیر کی موافقت کرتی ہے۔ جس کے ساتھ بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے، جسے نکالنے کا وہ ارادہ نہیں رکھتا۔''

[313]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، ثنا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لا تَنْذِرُوا؛ فَإِنَّ النَّذْرَ لا يَرُدُّ عَنِ

[312] صحيح البخاری، كتاب الإيمان والنذور، باب الوفاء بالنذر، رقم: 6694، صحيح مسلم، كتاب النذر، باب النهى عن النذر، رقم: 1640 (4243).

[313] صحيح مسلم كتاب النذر، باب النهى عن النذر، رقم: 1640 (4241)، سنن الترمذی: 1538، سنن النسائی: 3836.

الْقَدَرِ شَيْئًا ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ))

توجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نذر نہ مانا کرو، کیونکہ نذر تقدیر میں سے کسی چیز کو رد نہیں کرتی۔ اس کے ساتھ تو صرف بخیل سے مال نکالا جاتا ہے۔''

[314]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْبَزَّارِ ، ثنا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ النَّذْرَ لا يُقَرِّبُ شَيْئًا وَلا يُؤَخِّرُهُ ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيلِ)) .

توجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نذر کسی چیز کو نہ قریب کرتی ہے نہ موخر کرتی ہے، صرف اس کے ذریعے بخیل سے مال نکالا جاتا ہے۔''

[٦٢]...... بَابٌ فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حِينَ أَرْدَفَهُ فَقَالَ: يَا فَتَى أَلَا أَهَبُ لَكَ ، أَلَا أُعَلِّمُكَ

باب: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ نے جب سواری پر پیچھے بٹھایا تو فرمایا: کیا میں تجھے کچھ تحفہ دوں؟ کیا تجھے کچھ سکھاؤں؟

[315]...... ثنا ابْنُ كَاسِبٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْدَفَهُ خَلْفَهُ فَقَالَ: يَا فَتَى أَلَا أَهَبُ لَكَ ، أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ: احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ ، وَاعْلَمْ بِأَنَّ الْخَلَائِقَ لَوْ أَرَادُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يُرِدْكَ اللّٰهُ بِهِ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا .

توجمة الحديث حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور فرمایا: ''اے نوجوان! کیا میں تجھے عطیہ نہ دوں؟ کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جس کے ساتھ

---

[314] صحيح البخاری ، كتاب الإيمان والنذور ، باب الوفاء بالنذر ، رقم : 6692 ، مسند أحمد : 118/2 ، رقم : 5994 ، والحديث فی صحيح مسلم : 1639 (4238) .

[315] ضعيف : علی بن ابی علی الہاشمی راوی ضعیف ہے۔ المعجم الكبير للطبرانی : 75/13 ، رقم : 185 ، معرفة الصحابة لأبی نعيم : 4044 .

اللہ تعالیٰ تجھے نفع دے گا۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کرو وہ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کرتو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو نے کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، اور جب کبھی مدد طلب کرنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے ہی طلب کرنا۔ اسے لکھ کر قلمیں خشک ہو چکی ہیں اور یہ بھی جان لے تمام کائنات مل کر بھی کوئی ایسا کام کرنا چاہیں جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے نہیں ارادہ کیا، وہ اس پر طاقت نہیں رکھ سکتے اور یہ بھی یقین کر لیجئے نصرت صبر کے ساتھ ہوگی اور کشادگی مصائب کے بعد آتی ہے اور تنگی کے بعد آسانی ہوتی ہے۔''

[316]...... قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَلَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھا، پھر وہی حدیث بیان فرمائی۔

[317]...... وَرَوَاهُ عُمَرُ، مَوْلَى غُفْرَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمة الحديث مذکورہ روایت کی ایک اور سند۔

[318]...... وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ فُرَافِصَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمة الحديث مذکورہ روایت کی ایک اور سند۔

[٦٣]...... بَابٌ فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا﴾ [الشمس: 8] کی تفسیر

باب: آیت ﴿فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا﴾ [الشمس: 8] کی تفسیر

[319]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، ثنا مَعْنٌ الْغِفَارِيُّ، عَنْ حَنْظَلَةَ

---

[316] حسن: سنن الترمذی، کتاب صفة القیامه، باب، حدیث: 2516، مسند أحمد: 293/1، رقم: 2629، مسند أبی یعلی: 2556.

[317] ضعيف: عمر بن عبداللہ مولی غفرہ راوی ضعیف ہے۔ المعجم الكبير للطبرانی: 11560، القدر للفريابی: 155.

[318] ضعيف: زہیر مدلس کے سماع کی صراحت نہیں نیز سند میں اضطراب ہے۔ حلية الأولياء لأبی نعيم: 314/1، والقضاء والقدر للبيهقی: 306.

[319] ضعيف: عبداللہ بن عبداللہ الأموی راوی ضعیف ہے اور اس کا شاہد بھی ضعیف ہے۔ مسند الشهاب: 1461، تفسير ابن أبی حاتم: 2436/10.

بْـنِ عَلِيِّ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ﴿فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا﴾ [الشمس: 8]. قَالَ: ((اللّٰهُمَّ ائْتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، زَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا)) . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهُ الْقُنُوتُ .

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰهَا﴾ (الشمس:۸) (پھر اس کو بدکاری (سے بچنے) اور پرہیز گاری کرنے کی سمجھ دی۔'' اور اس کے بعد فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا زَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا .)) اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اسے پاک کر دے آپ ہی بہتر پاک کرنے والے ہیں آپ اس کے ولی اور مولیٰ ہیں۔'' امام ابوبکر عمرو بن ابی عاصم شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ نے یہ دعا قنوت میں پڑھی تھی۔

شرح دعا قنوت میں یا سجدے میں: علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مصنف نے یہ دعا قنوت میں ذکر کی ہے، حالانکہ اس کی کوئی دلیل نہیں جو شہادت دیتی ہو۔لیکن مروی ہے کہ آپ یہ دعا سجدے میں پڑھا کرتے تھے۔ کیونکہ امام احمد رحمہ اللہ نے نافع عن عمر عن صالح بن سعید عن عائشہ کی سند کے ساتھ روایت ذکر کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو آپ کے بستر سے گم پایا۔میں نے اندھیرے میں آپ کو تلاش کرنا شروع کر دیا، میرے ہاتھ آپ کے قدموں کو چھوئے اور آپ سجدے میں یہ دعا پڑھ رہے تھے:" رَبِّ اٰتِ نَفْسِيْ......الحدیث (امسند۶/ ۲۰۹)

آیت مبارکہ کی تفسیر: ابن ابی نجیح امام مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: فَأَلْهَمَهَا کا مطلب ہے کہ اسے فجور اور تقویٰ کا راستہ معلوم کرایا۔یہی تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے۔

اس طرح حضرت مجاہد ہی سے ہے کہ انہوں نے کہا: اسے اطاعت اور معصیت معلوم کروائی۔محمد بن کعب کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے خیر کا الہام کر دیتے ہیں۔وہ خیر والا عمل کرتا ہے اور جب کسی کے ساتھ وہ برائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے شر الہام کر دیتے ہیں اور وہ اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔حضرت ضحاک ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مومن متقی کے لیے تقویٰ الہام کرتے ہیں اور فاجر کے لیے اس کو فجور الہام کرتے ہیں اور حضرت سعید قتادۃ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: اس کے لیے فجور اور تقویٰ کو بیان کیا (والمعنی متقارب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ آیت پڑھی اور یہ دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا ''یہی روایت حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہ سے بھی ہے۔

اسی طرح صحیح مسلم میں حضرت ابو الاسود سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ بتائیں لوگ جو اعمال کرتے ہیں اور دھوڑ دھوپ کرتے ہیں کیا یہ پہلے سے لکھا ہوتا ہے یا مستقبل میں اس کا وجود ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یہ پہلے سے لکھا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کیا یہ ظلم نہیں میں گھبرا گیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کی کہ آپ کے پاس مزینہ کے دو آدمی آئے، جنہوں نے سوال کیا تو جوابا آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔ (تفسیر قرطبی ۱۰/ ۷٦فتح البیان۷/ ٤۲۹)

[320]...... ثنا أَبُو بكْرٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، زَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا))

ترجمة الحديث: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے: ”آتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا“ (اے اللہ تعالیٰ میرے نفس کو اس کا تقوی عطا فرما اور اسے پاک کردے کیونکہ آپ بہترین پاک کرنے والے ہیں۔)

[٦٤]...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُكَذِّبِينَ بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَمَا لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ، وَمَا أَمَرَ بِهِ فِيهِمْ

باب: تقدیر کو جھٹلانے والوں کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اور انہیں آخرت میں کیا سزا ملے گی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق کیا حکم دیا

[321]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عُتْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ، وَلَا مُكَذِّبٌ بِقَدَرٍ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”والدین کا نافرمان، تقدیر کو جھٹلانے والا اور شراب نوشی پر ہمیشگی کرنے والا (یہ سب لوگ) جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔“

---

[320] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فی الأدعية، رقم: 2722 (6906)، سنن الترمذی: 3572، سنن النسائی: 5460.

[321] حسن: سنن ابن ماجه، كتاب الاشربة، باب مومن الخمر، رقم: 3376، مسند أحمد: 441/6، رقم: 27484، القدر للفريابی: 201.

شرح والدین کا نافرمان: امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے۔یعنی والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے اور اس کے تحت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت لے کر آئے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" اِنَّ اللّٰہ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّھَاتِ" کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر والدین کی نافرمانی حرام قرار دی ہے۔

اور دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''شرک کے بعد والدین کی نافرمانی کرنا کبیرہ گناہ ہے۔'' یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے بھی ہے۔(صحیح البخاری ۲/ ۸۸٤کتاب الاوب)

شراب کی حرمت: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبیدۃ ،حضرت ابوطلحۃ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو شراب پلا رہا تھا کہ ایک آدمی نے آ کر بتایا کہ شراب حرام ہو چکی ہے تو حضرت ابوطلحہ نے انس رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اس کو گرادے۔(بخاری کتاب الشراب ۲/ ۸۳٦)

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جس کسی نے دنیا میں شراب پی اور اس کے بعد توبہ نہ کی اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں شراب سے محروم رکھیں گے۔''(بخاری ۲/ ۸۳٦) اور ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس کسی نے شراب پی چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔اگر اس نے توبہ کر لی ٹھیک اور اگر دوبارہ پی تو پھر چالیس دن اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔اگر تیسری اور چوتھی مرتبہ بھی پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنمیوں کی پیپ پلائیں گے۔(اعاذنااللہ عنه)جامع الترمذی مع التحفه(۳/ ۱۰۳)

[322]...... حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ النَّصْرِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا هَلَكَتْ أُمَّةٌ إِلَّا بِالشِّرْكِ بِاللّٰهِ ، وَمَا كَانَ بَدْءَ شِرْكِهَا إِلَّا التَّكْذِيبُ بِالْقَدَرِ)) .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''ہر قوم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئی ہے۔جن کے شرک کی ابتداء تکذیب بالقدر کے ساتھ ہوئی۔''

[323]...... حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا: عَاقٌّ ، وَمَنَّانٌ ،

---

[322] ضعيف :یحییٰ بن القاسم اور اس کا والد راوی مجہول ہیں۔ المعجم الصغير للطبراني : 1059 ، فوائد تمام : 765 ، مسند عمر بن عبد العزيز لباغندى : 76 .

[323] ضعيف :ابوسلام حبشی راوی تبع تابعی ہے اور سند منقطع ہے۔ المعجم الكبير للطبراني : 7547 ، الإبانة لابن بطة : 1528 ، القضاء والقدر للبيهقي : 432 .

وَمُكَذِّبٌ بِالْقَدَرِ .

ترجمة الحديث حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمیوں کا کوئی فرضی اور نہ ہی نفلی عمل قبول ہوتا ہے: (۱) والدین کا نافرمان (۲) احسان جتانے والا (۳) تقدیر کو جھٹلانے والا۔''

شرح احسان کر کے جتانے والا: احسان کر کے جتلانا بہت برا عمل ہے۔ سورۃ البقرۃ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿لَا تُبْطِلُوا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى﴾ (البقرہ: ۲۶۴) یعنی احسان جتلا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنے صدقات کو برباد مت کرو۔ مطلب ہے احسان کر کے جتلانے سے عمل برباد ہو جاتا ہے۔

تقدیر کو جھٹلانے والوں کا انجام: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ ''میری امت میں خسف اور مسخ ہوگا ان لوگوں کے ساتھ جو تقدیر کو جھٹلاتے ہیں۔'' (ابو داؤد، ترمذی بحوالہ مشکواۃ مع مرعاۃ ۱/ ۱۹۵) اس حدیث کے تحت علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اس حدیث سے دلیل لی جا سکتی ہے جو آدمی تقدیر کا انکار کرتا ہے، وہ خسف اور مسخ کا مستحق ہے اور یہ اس امت میں بھی ہوگا جس طرح امم سابقہ میں ہوا تھا۔ (مرعاۃ المفاتیح ۱/ ۱۹۵ کتاب الایمان)

[324]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي ثَلَاثٌ: الِاسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ ، وَحَيْفُ السُّلْطَانِ ، وَالتَّكْذِيبُ بِالْقَدَرِ .

ترجمة الحديث حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مجھے اپنی امت پر تین چیزوں سے ڈر لگتا ہے: (۱) ستاروں سے بارش طلب کرنا (۲) بادشاہ کے ظلم سے (۳) تقدیر کو جھٹلانے سے۔''

[325]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُصَفًّى ، ثنا بَقِيَّةُ ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الدِّمَشْقِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالَى نَبِيًّا قَطُّ إِلَّا فِي أُمَّتِهِ قَدَرِيَّةٌ وَمُرْجِئَةٌ ، إِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْقَدَرِيَّةَ وَالْمُرْجِئَةَ عَلَى لِسَانِ سَبْعِينَ نَبِيًّا)) .

ترجمة الحديث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے

[324] موضوع: محمد بن القاسم الاسدی راوی متروک وکذاب ہے۔ مسند أحمد : 89/5، رقم : 20832، مسند أبى يعلى : 7462، المعجم الكبير للطبرانى : 1853.

[325] ضعيف : بقیہ بن ولید مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے نیز یزید بن حصین غیر معروف ہے۔ المعجم الكبير للطبرانى : 117/20، رقم : 232، ومسند الشامين له : 400، القضاء والقدر للبيهقى : 427 وسيأتى برقم : 952.

جو بھی نبی مبعوث فرمایا، اس کی امت میں قدریہ اور مرجیہ ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ستر انبیاء کی زبانوں پر قدریہ اور مرجیہ کو لعنت بھیجی ہے۔"

[326]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدٍ الْحِمْصِيِّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ هَارُونَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((هَلَاكُ أُمَّتِي فِي الْعَصَبِيَّةِ، وَالْقَدَرِيَّةِ، وَالرِّوَايَةِ مِنْ غَيْرِ ثَبْتٍ)).

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "میری امت کی ہلاکت عصبیت، قدریہ اور غیر ثقہ سے روایت کرنے میں ہے۔

[327]...... ثنا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّائِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي جَمِيلٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَكُونُ مُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ، أَلَا إِنَّهُمْ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَمَا هَلَكَتْ أُمَّةٌ بَعْدَ نَبِيِّهَا إِلَّا بِشِرْكِهَا، وَلَا كَانَ بَدْءُ شِرْكِهَا بَعْدَ إِيمَانِهَا إِلَّا التَّكْذِيبُ بِالْقَدَرِ))

ترجمة الحديث: حضرت ثابت البنانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: "کچھ لوگ تقدیر کو جھٹلانے والے ہوں گے خبردار وہ اس امت کے مجوسی ہیں، کیونکہ ہر امت اپنے نبی کے بعد شرک کی وجہ سے ہلاک ہوئی اور جن کے شرک کے ابتداء تکذیب بالقدر سے ہوئی۔"

[٦٥]...... بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ الْمُكَذِّبِينَ بِالْقَدَرِ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ

باب: نبی ﷺ کے فرمان کا بیان کہ تقدیر کو جھٹلانے والے اس امت کے مجوسی ہیں

"القدریہ": ایک جماعت ہے جو تقدیر الٰہی کا انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ بندے اپنے افعال اختیاریہ کے خود خالق ہیں۔ (مصباح اللغات: ٦٥٠)

اور معجم الاعظم میں ہے کہ قدریہ ایک جماعت ہے، جو تقدیر الٰہی کا انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ بندے اپنے افعال اختیاری کے خود خالق ہیں، ان کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہر کام کرنے کی قدرت دے رکھی ہے۔ (معجم الاعظم)

---

[326] ضعيف جداً: ہارون بن ہارون راوی سخت ضعیف ہے۔ المعجم الكبير للطبراني : 11142، القدر للفريابي : 388، القضاء والقدر للبيهقي : 419.

[327] ضعيف : عمر بن محمد الطائی اور سعید بن ابی جمیل دونوں کے حالات نہیں ملے۔ صفات رب العالمين لابن المحب : 294.

اور شرح العقیدہ طحاویہ میں ہے کہ قدریہ ان کا نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ تقدیر کی نفی کرتے ہیں۔

(شرح العقیدہ الطحاویہ)

قدریہ مجوسی کیسے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں اگر یہ بیمار پڑ جائیں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اور اگر یہ مر جائیں تو تم ان کا نماز جنازہ نہ پڑھو۔

(کتاب السنة حدیث نمبر ۳۳۸)

لیکن ان کی مجوسیوں کے ساتھ مشابہت ظاہر ہے بلکہ ان کا قول مجوسیوں سے زیادہ گھٹیا ہے۔ فَإِنَّ الْمَجُوْسَ اِعْتَقَدُوْا وُجُوْدَ خَالِقَيْنَ وَالْقَدْرِيَّةُ اِعْتَقَدُوْا خَالِقِيْنَ (کیونکہ مجوسیوں نے دو خالق کا عقیدہ بنایا اور قدریہ نے کئی خالق ہونے کا عقیدہ بنایا) (شرح العقیدہ الطحایہ)

علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''ان کو مجوس کے ساتھ تشبیہ دی گئی، کیونکہ مجوسی کہتے ہیں کہ خیر کا خالق یزدان ہے اور شر کا اہرمن یعنی شیطان (لغات الحدیث ۵/ ۳۷)

[328]۔۔ ثنا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْمُكَذِّبُونَ بِأَقْدَارِ اللّٰهِ تَعَالَى: إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ لَقِيتُمُوهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ.

ترجمة الحديث حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس امت کے مجوسی تقدیر کو جھٹلانے والے ہیں۔ اگر وہ بیمار پڑ جائیں تو تم ان کی عیادت مت کرو اور اگر وہ تمہیں ملیں تو تم انہیں سلام مت کہو اور اگر وہ مر جائیں تو تم ان کا جنازہ مت پڑھو۔''

فائدہ: ...... قدریہ کی نماز جنازہ اس لیے نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ ان کے لیے دعا، مغفرت رنجش کا باعث بنتی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس کو ان کی نفرت، اور ہجو پر محمول کیا جائے گا کہ ان جیسا عقیدہ ان کا کتنا بڑا جرم ہے۔ (مرعاۃ المفاتیح ۱/ ۱۹۶)

[329] ثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ أَبُو يَعْقُوبَ الطُّوسِيُّ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

---

[328] **ضعيف**: ابن جریج اور ابو الزبیر مدلسین کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب في القدر، رقم: 92، المعجم الأوسط للطبراني: 4046 والمجم الصغير له: 615.

[329] **ضعيف**: عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرۃ راوی ضعیف ہے نیز رجل، مجہول ہے۔ سنن أبي داؤد، كتاب السنة، باب في القدر، رقم: 4692، مسند أحمد: 406/5، رقم: 23456، القضاء والقدر للبيهقي: 413.

((إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسًا ، وَإِنَّ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنْ لا قَدَرَ ، فَإِنْ مَرِضُوا فَلا تَعُودُوهُمْ ، وَإِنْ مَاتُوا فَلا تَشْهَدُوهُمْ ، هُمْ شِيعَةُ الدَّجَّالِ))

ترجمة الحديث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر امت میں مجوسی ہوتے ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ ہیں جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تقدیر کچھ نہیں ہے اگر اس طرح کے لوگ بیمار ہو جائیں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو تم ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو اور وہ دجال کا گروہ ہیں۔

[٦٦]...... بَابُ نَهْيِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ مُجَالَسَةِ أَهْلِ الْقَدَرِ

باب: قدریہ کے پاس بیٹھنا منع ہے

[330]...... ثنا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا الْمُقْرِءُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلا تُفَاتِحُوهُمْ))

ترجمة الحديث حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نہ تم قدریہ کی مجلس میں بیٹھا کرو اور نہ ہی ان کے پاس بیٹھو۔''

شرح قدریہ کے پاس بیٹھنا کیوں منع ہے؟ ان کے پاس بیٹھنا اس لیے منع ہے کیونکہ وہ اپنی گمراہی میں تم کو بھی داخل کر دیں گے اور ابوداؤد کی حدیث میں "وَلا تُفَاتِحُوهُمْ" کے بھی الفاظ ہیں۔ جس کا ایک مطلب یہ ہے کہ تم ان کے پاس اپنے فیصلے نہ لے کر جاؤ۔ ایک قول یہ ہے کہ سلام کرنے میں تم پہل نہ کرو، اور ایک مطلب یہ ہے کہ مناظرے اور مجادلے میں تم پہل نہ کرو تا کہ تم کہیں شک میں نہ پڑ جاؤ۔ (مرعاة المفاتيح ١ / ١٩٧ كتاب الايمان)

[٦٧]...... بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ﴾

[القمر: 47]

باب: ﴿إِنَّ الْمُجْرِمِينَ ضَلَالٍ وَسُعُرٍ﴾ (القمر:٤٧) سے کون لوگ مراد ہیں؟

[331]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدٍ ، وَهُوَ عَبْدُونُ الْقَرْقَسَانِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَجُوسُ

[330] ضعيف : حکیم بن شریک راوی مجہول ہے۔ سنن أبى داؤد ، كتاب السنة ، باب فى القدر ، رقم : 4710، مسند أحمد : 30/1، رقم : 206، مسند أبى يعلى : 245.

هَـذِهِ الْأُمَّةِ الْـقَـدَرِيَّةُ ، وَهُـمُ الْـمُجْرِمُونَ الَّذِينَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ﴾ [القمر: 47] .

ترجمة الحديث ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس امت کے مجوسی قدریہ ہیں اور یہ وہی مجرم لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں نام لیا ہے۔ ﴿إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝﴾ (القمر: ٤٧) (البتہ گنہگار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں مبتلا ہوں گے)

شرح مفردات القرآن میں ''السعر'' کا معنیٰ ''آگ بھڑکنے'' کا ہے۔اس لیے مولانا رفیع الدین دہلوی رحمہ اللہ نے یہ ترجمہ کیا ہے: ''تحقیق گناہ گار لوگ بیچ گمراہی کے اور جلنے کے ہیں اور علامہ وحید الزماں کا ترجمہ ہے۔ ''بے شک گنہگار مشرک دنیا میں گمراہ ہیں اور آخرت میں دہکتی آگ میں پڑیں گے۔''

شان نزول: صحیح مسلم وغیرہ میں ہے کہ یہ آیت ان مشرکین کے بارے نازل ہوئی جو آپ سے تقدیر کے بارے جھگڑا کرتے تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔(جو آگے آ رہی ہے)

[٦٨]...... بَابٌ فِي قَوْلِهِ: اتَّقُوا الْقَدَرَ؛ فَإِنَّهُ شُعْبَةٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ قدریہ سے بچو کیونکہ قدریہ عیسائیت کا شعبہ ہے

[332]...... ثنا الْمُغِيرَةُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثنا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ ، عَنْ نِزَارِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اتَّقُوا هَذَا الْقَدَرَ؛ فَإِنَّهُ شُعْبَةٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ)) .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس تقدیر کے متعلق بحث کرنے سے بچو کیونکہ یہ نصرانیت کا ایک شعبہ ہے۔''

[٦٩]...... بَابُ مَنْ قَالَ: الْقَدَرِيَّةُ فِي الْمَنْسَأِ تَحْتَ قَدَمِ الرَّحْمَنِ

باب: قدریہ رحمٰن کے قدم تلے جہنم کے کنوئیں میں ہوں گے

[333]...... ثنا الْحَوْطِيُّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى ، قَالَا: ثنا بَقِيَّةُ ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَبِي

---

[331] ضعيف جداً: عبداللہ بن یزید بن آدم راوی ضعیف ومتہم بالکذب ہے۔ التفسير الوسيط للواحدی : 1148 .

[332] ضعيف : نزار بن حبان راوی ضعیف ہے۔ المعجم الكبير للطبرانی : 11680 ، القضاء والقدر للفريابی : 434 ، الإبانة لابن بطة : 1519 .

[333] ضعيف : ارطاۃ کے ابو بسر عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے سماع میں نظر ہے۔ (قاله ابن حبان) ، مسند الشاميين للطبرانی : 696 ، تفسير ابن ابی حاتم : 688/2 ، الابانة لإبن بطة : 1525 وفيه تصحيف .

بُسْرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلاثَةٌ فِي الْمَنْسَأ تَحْتَ قَدَمِ الرَّحْمَنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ، وَلا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلا يُزَكِّيهِمْ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ هُمْ؟ جَلِّهِمْ لَنَا قَالَ: ((الْمُكَذِّبُ بِالْقَدَرِ، وَالْمُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَالْمُتَبَرِّءُ مِنْ وَلَدِهِ)) .. قَالَ: قُلْتُ: فَمَا الْمَنْسَأُ؟ قَالَ: ((جُبٌّ فِي قَعْرِ جَهَنَّمَ وَأَسْفَلَ طِينَتِهَا)) . قَالَ ابْنُ مُصَفًّى: بِشْرٌ. وَقَالَ الْحَوْطِيُّ: بُسْرٌ.

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے قدم کے نیچے ”منسا“ میں ہوں گے نہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کلام کرے گا۔ نہ ان کی طرف نظر رحمت کرے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا۔ میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! وہ کون ہیں؟ ان کی وضاحت کیجئے؟ آپ نے فرمایا: ”تقدیر کو جھٹلانے والے، ہمیشہ شراب نوشی کرنے والے اور اپنی اولاد سے براءت کا اظہار کرنے والے۔“ پھر میں نے سوال کیا: ”منسا“ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جہنم کی گہرائی میں اور اس کی مٹی کے نیچے ایک کنواں ہے۔“

[۷۰]...... بَابٌ فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ: الْقَدَرِيَّةُ، وَالْمُرْجِئَةُ

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ میری امت کے دو گروہ مرجیہ اور قدریہ کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے

مرجیہ: یہ ارجاء الامر سے اسم فاعل ہے۔ جس کا معنی ہے اس نے مؤخر کر دیا۔ یہ گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے۔ جن کا عقیدہ ہے کہ ایمان کے ہوتے ہوئے کسی گناہ کا کوئی نقصان نہیں ہے۔ جیسے کفر کے ساتھ کسی اطاعت کا فائدہ نہیں ہوتا۔ ان کا نام مرجیہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ گناہ گار سے عذاب کو مؤخر کرتے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ ان سے مراد جبریہ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ بندے کی طرف اخبال کی نسبت جمادات کی مانند ہے اور انہیں اس لیے مرجیہ کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ان امر و نواہی کو یہ لوگ مؤخر کر کے کبائر کا ارتکاب کرتے ہیں۔

اور ایک قول یہ ہے کہ مرجیہ وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ایمان صرف قول اور تصدیق کا نام ہے۔ جس میں عمل کو دخل نہیں ہے۔ گویا وہ قول و تصدیق سے عمل کو مؤخر رکھتے ہیں۔ (مرعاۃ المفاتیح ۱/ ۱۹۳)

علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرجی وہ شخص ہے، جو کہتا ہے کہ جو کوئی نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے نہ جنابت سے غسل کرے اور کعبہ کو ڈھائے اور اپنی ماں سے نکاح کرے (ان سب گناہوں کے ساتھ) اس کا ایمان جبرائیل میکائیل فرشتوں کے برابر رہے گا۔ کیونکہ ان کے نزدیک ایمان نہ گناہوں سے گھٹتا ہے اور نہ ہی نیکیوں سے بڑھتا ہے۔

(لغات الحديث"ر"٢/ ٤٩) حنفیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ علامہ ابو العسر حنفی فرماتے ہیں کہ انہیں مرجئی اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ ارجا کی نفی کرتے ہیں۔ (شرح العقیدہ الطحاویہ)

مرجیہ کی چار اقسام ہیں: (۱) مرجیہ خوارج (۲) مرجیہ قدریہ (۳) مرجیہ جبریہ (۴) مرجیہ خالصہ۔ ظاہر ہے حدیث میں ان سے مراد مرجیہ جبریہ ہے۔ (مرعاة ١/ ١٩٣)

[334]...... ثنا يَحْيَى بْنُ دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ نِزَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ: الْقَدَرِيَّةُ، وَالْمُرْجِئَةُ .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جن کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے: (۱) قدریہ (۲) جبریہ۔''

[335]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنِ ابْنِ نِزَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت کی ایک اور سند۔

[٧١]...... بَابُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ: لِيَقُمْ خُصَمَاءُ اللَّهِ تَعَالَى

باب: قیامت کے دن ایک منادی آواز لگائے گا: اللہ سے جھگڑنے والے کھڑے ہو جائیں

[336]...... ثنا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا حَبِيبُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ: أَلَا لِيَقُمْ خُصَمَاءُ اللَّهِ، وَهُمُ الْقَدَرِيَّةُ .

ترجمة الحديث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا، ایک آواز دینے والا آواز دے گا: خبردار وہ لوگ کھڑے ہو جائیں، جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑنے والے تھے اور وہ قدریہ ہوں گے۔''

---

[334] ضعيف : نزار بن حبان راوی ضعیف ہے۔ سنن الترمذی، كتاب القدر، باب ما جاء فی القدرية، رقم : 2149 وقال : حسن، سنن ابن ماجه : 62، الشريعة للآجری : 310 .

[335] ضعيف : نزار بن حبان راوی ضعیف ہے۔ مسند عبد بن حميد : 579 .

[336] ضعيف : حبیب بن عمر الانصاری راوی مجہول ہے اور اس کے والد کے حالات نہیں ملے۔ المعجم الأوسط للطبرانی : 6510، مسند اسحاق بن راهويه فی المطالب العالية : 2979، القضاء والقدر للبيهقی : 433 .

[۷۲]...... بَابُ: سَبْعَةٌ لَعَنْتُهُمْ

باب: چھ ملعون لوگ

امام صاحب نے باب میں سات کی تعداد ذکر کی ہے اور حدیث میں بھی سات کا عدد ہے۔لیکن حدیث نمبر۴۴ میں چھ کا عدد گزر چکا ہے اور حدیث میں آدمی بھی چھ ہیں اور یہی روایت مستدرک حاکم حدیث نمبر ۳۹۴۰، ۳۹۴۱ میں بھی ہے۔وہاں بھی چھ کا عدد ہی ہے۔اس لیے باب کے عنوان میں چھ لکھ دیا گیا ہے۔(مترجم)

[337]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ، عَنِ ابْنِ مَوْهِبٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: سَبْعَةٌ لَعَنْتُهُمْ، لَعَنَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى، وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَالْمُتَسَلِّطُ عَلَى أُمَّتِي بِالْجَبَرُوتِ لِيُذِلَّ مَنْ أَعَزَّ اللّٰهُ وَيُعِزَّ مَنْ أَذَلَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَالْمُسْتَحِلُّ مَحَارِمَ اللّٰهِ تَعَالَى، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

ترجمة الحديث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''سات آدمیوں پر میں نے لعنت بھیجی ہے۔اللہ تعالیٰ بھی ان پر لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔وہ یہ ہیں:

(۱) کتاب اللہ میں اضافہ کرنے والا (۲) تقدیر کو جھٹلانے والا (۳) جبر کے ساتھ میری امت پر مسلط ہو کر عزت والے کو ذلیل کرنے والا اور ذلیل کو عزت دینے والا (۴) اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنے والا (۵) میری سنت کو چھوڑنے والا (۶) میرے خاندان (کی عزت و ناموس) کو حلال سمجھنے والا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔''

[۷۳]...... بَابُ: الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ

باب: قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں اگر یہ بیمار ہوں تو ان کی تیمار داری نہ کرو

مجوسی: مجوسی کہتے ہیں کہ جہان کے دو الہ معبود ہیں ایک خیر کا خالق ہے وہ یزدان (یعنی اللہ تعالیٰ) ہے اور دوسرا شر کا خالق وہ اھرمن (یعنی شیطان) ہے۔ایک قول یہ ہے کہ مجوسی کہتے ہیں کہ خیر نور کا فعل ہے۔جب کہ شر ظلمت کا فعل ہے۔گویا وہ ''ثنویہ'' بن گئے اسی طرح قدریہ ہیں جو کہتے ہیں خیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور شر اس کے نفس کی طرف سے ہے۔(مرعاة المفاتيح ۱/ ۱۹۵)

[338]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ مَنْظُورِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي

[337] حسن: سنن الترمذی، کتاب القدر، باب، رقم: 2154، صحيح ابن حبان: 5749 وتقدم برقم: 44.

مَالِكٍ، عَنْ أَبِی حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ))

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں۔ وہ اگر بیمار پڑ جائیں تو تم ان کی عیادت مت کرو اور اگر وہ مر جائیں تو تم ان کے جنازے میں مت شریک ہونا۔''

[339]..... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلَى غُفْرَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسًا، وَإِنَّ مَجُوسَ أُمَّتِی يَقُولُونَ: لَا قَدَرَ، فَإِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہر امت میں کچھ مجوسی ہوتے ہیں اور میری اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہوں گے جو کہیں گے ''تقدیر نہیں ہے۔'' وہ اگر بیمار پڑ جائیں تو تم ان کی عیادت مت کرو اور اگر وہ مر جائیں تو تم ان کی نماز جنازہ مت پڑھو۔''

[340]..... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا الْحَكَمُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، ثنا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَوْ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يَخْرُجُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ، أُولَئِكَ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ)).

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی جو تقدیر کو جھٹلائیں گے۔ وہ اس امت کے مجوسی ہیں اگر وہ بیمار پڑ جائیں تو تم ان کی عیادت نہ کرنا اور اگر وہ مر جائیں تو تم ان کے نماز جنازہ میں شریک نہ ہونا۔''

---

[338] **ضعيف** : سند میں انقطاع ہے۔ سنن أبی داؤد، كتاب السنة، باب فی القدر، رقم: 4691، المعجم الاؤسط للطبرانی: 494.

[339] **ضعيف** : عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرۃ راوی ضعیف ہے۔ مسند أحمد: 86/2، رقم: 5584، المعجم الأوسط للطبرانی: 6778، القضاء والقدر للبيهقی: 411.

[340] **ضعيف** : حکم بن سعید الاموی راوی منکر الحدیث ہے۔ المعجم الأوسط للطبرانی: 5303، القدر للفريابی: 220، الشريعة للآجری: 383.

[341]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ ذُكِرَ لِابْنِ عُمَرَ: قَوْمًا يَتَنَازَعُونَ فِي الْقَدَرِ وَيُكَذِّبُونَ بِهِ، فَقَالَ: قَدْ فَعَلُوهَا، فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَكُونُ فِي أُمَّتِي، أَوْ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، رِجَالٌ يُكَذِّبُونَ بِمَقَادِيرِ الرَّحْمَنِ، يَكُونُونَ كَذَّابِينَ، ثُمَّ يَعُودُونَ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَهُمْ كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ)).

ترجمة الحديث: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا گیا ہے کہ ایک قوم تقدیر کے بارے جھگڑا کرتی ہے اور تقدیر کو جھٹلاتی ہے۔ انہوں نے کہا: کیا ایسے ہو چکا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا ''میری امت میں یا آخری زمانے میں اس طرح کے لوگ ہوں گے جو رحمٰن کی تقدیر کو جھٹلائیں گے اور وہ جھوٹے ہوں گے، پھر وہ اس امت کے مجوسی بن کر لوٹیں گے اور وہ جہنم کے کتے ہیں۔''

[342]...... ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زِيَادًا أَبَا الْحَسَنِ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسًا، وَإِنَّ مَجُوسَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقَدَرِيَّةُ، فَلَا تَعُودُوهُمْ إِذَا مَرِضُوا، وَلَا تُصَلُّوا عَلَى جَنَائِزِهِمْ إِذَا مَاتُوا)).

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً ہر امت میں کچھ مجوسی ہوتے ہیں اور اس امت کے مجوسی قدریہ ہیں جب بیمار ہو جائیں تم ان کی عیادت نہ کرو اور جب مرجائیں تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔''

[٧٤] ...... بَابٌ فِي قَوْلِ عُمَرَ: الرَّجْمُ حَدٌّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ، فَلَا تُخْدَعُوا عَنْهُ

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان کہ رجم حدود اللہ میں سے ہے اس سے دھوکے میں نہ پڑنا

رجم: اگر کوئی شادی شدہ زنا کرے تو اس کی سزا رجم ہے۔ قرآن مجید میں پہلے یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ ''اَلشَّیْخُ

[341] ضعيف جداً: اسماعیل بن داود مخراقی راوی منکر الحدیث ہے اور ابوحسین غیر معروف ہے۔ صفات رب العالمين لابن المحب: 301.

[342] ضعيف: مکحول کا سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ مسند الشاميين للطبراني: 2438، القدر للفريابي: 236، الشريعة للآجري: 386.

وَالشَّيْخَـهُ اِذَا زَنَيَا فَارْ جُمُوْ هُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ" بعد میں اس کی تلاوت منسوخ ہوگئی لیکن اس کا حکم آج بھی باقی ہے۔(مؤطا امام مالك مع ضوء السالك)

شیخ الحدیث مولانا عبدہ الفلاح رحمہ اللہ کہتے ہیں: نسائی میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورہ نور، احزاب، سورہ البقرہ کے برابر تھی یا اس سے بھی بڑی اس میں رجم کی آیت بھی تھی۔لیکن اس کی بہت ساری آیات کے ساتھ یہ بھی اٹھائی گئی۔اس روایت کو حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے۔

صحیحین اور حدیث کی دوسری کتابوں میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر مبعوث فرمایا: اور آپ پر کتاب اتاری دوسری آیتوں کے علاوہ اس میں آیت رجم بھی تھی جسے ہم نے پڑھا اور یاد کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رجم کیا اور ہم نے بھی رجم کیا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کچھ زمانہ گزر جانے کے بعد کچھ لوگ یہ کہنے لگیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم کی آیت نہیں پاتے۔اگر وہ ایسا کہیں گے تو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فریضہ کو چھوڑنے کی بنا پر گمراہ ہو جائیں گے۔(مشكوة ثاني)(مؤطاامام مالك)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت متعدد سندوں سے آئی ہے (شوکانی) (ازاشرف الحواشي تفسير سورة الاحزاب)

شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق اثری حفظہ اللہ لکھتے ہیں: پاکستان کے بعض ملحدین نے بھی یہی کہا ہے، جس کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کی کرامت سچی ثابت ہوگئی۔(ضوء السالك على المؤطا)

[343]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ((الرَّجْمُ حَدٌّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ؛ فَلَا تُخْدَعُوا عَنْهُ ، وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَجَمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ رَجَمَ ، وَرَجَمْتُ أَنَا بَعْدُ ، وَسَيَجِيءُ قَوْمٌ يُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ ، وَيُكَذِّبُونَ بِالْحَوْضِ ، وَيُكَذِّبُونَ بِالشَّفَاعَةِ ، وَيُكَذِّبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ)) .

ترجمة الحديث حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”رجم حدود اللہ میں سے ایک حد ہے۔تم کہیں دھوکے میں نہ رہنا۔اس کی دلیل یہ ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رجم کیا اور ان کے بعد میں نے رجم کیا۔کچھ لوگ آئیں گے جو تقدیر کو جھٹلائیں گے اور حوض کو جھوٹا جانیں گے اور شفاعت کی تکذیب کریں گے اور جو لوگ جہنم سے نکل کر جنت میں جائیں گے (قیامت کے دن) انہیں وہ جھٹلائیں گے۔“

[343] ضعيف : علی بن زید بن جدعان اور یوسف بن مہران راوی ضعیف ہیں۔ مصنف ابن أبي شيبة : 540/5، رقم : 28780، مسند أبي داؤد الطيالسي : 25، السنة للمروزي : 354، مسند أحمد : 23/1، رقم : 156 .

[٥٦]...... بَابُ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ سَهْمٌ

باب: دو جماعتوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں

(ا) مرجیہ (۲) قدریہ۔ اس باب میں دونوں حدیثیں ضعیف ہیں بلکہ اس پر علامہ فیروز آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرجیہ اور قدریہ کی مذمت کے بارے کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔(تحفة الاحوذی ۳/ ۳۰۲)

لیکن علامہ عبید اللہ مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس باب میں بعض احادیث صحیح، کچھ حسن اور باقی ضعیف ہیں جن کا مجموعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ایمان بالقدر ضروریات دین میں سے ہے اور یہ اسلام کا اہم رکن ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقدیر کا انکار کرنا اور اسے جھٹلانا ایسی بدعات میں سے ہے جو انسان کو کفر تک پہنچا دیتی ہیں۔(مرعاة ۱/ ۱۱۷)

البتہ علامہ عبد الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''درست یہ ہے کہ اہل بدعت کی تکفیر میں جلدی نہ کی جائے کیونکہ وہ جاہل یا مجتہد مخطی کے مرتبے پر ہیں یہی قول علمائے محققین کا ہے۔''

مزید فرماتے ہیں: ابن حجر مکی کہتے ہیں: اگرچہ بعض لوگوں نے اس حدیث کے ظاہر پر عمل کرتے ہوئے ان دونوں فریقوں کے کافر ہونے کا فتویٰ لگایا ہے۔ تاہم درست یہ ہے کہ اکثر سلف اور خلف علمائے امت انہیں کافر نہیں کہتے اور وہ ان کے ساتھ مسلمانوں والا معاملہ کرتے رہے ہیں مثلاً ان کے ساتھ رشتہ داری کرنا، ان کی نماز جنازہ پڑھنا اور انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا وغیرہ۔(تحفه الاحوذی ۳/ ۳۰۲) لیکن ''اِنَّ مَجُوْسَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْقَدْرِيَّةُ (حدیث نمبر ۳۴۲) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گمراہ فرقے امت میں داخل ہیں کیونکہ ((اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً فِي الْاَهْوَاءِ كُلُّهَا فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً .))

حدیث نمبر ۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس امت کے گمراہ فرقے جہنم میں جائیں گے اور ان گمراہ فرقوں میں قدریہ اور مرجیہ بھی ہیں جن کے متعلق فرمایا کہ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُكَذِّبُ الْقَدْرِ حدیث نمبر ۳۲۱۔ نیز فرمایا: ''وَاَنَّكَ اِنْ مُتَّ عَلٰى هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ حدیث نمبر ۲۴۵۔ ان سے معلوم ہوتا ہے یہ گمراہ فرقے جہنم میں جائیں گے اور یہ خارج عن الملة نہیں ہیں۔(هذا ما عندی والله اعلم بالصواب)

[344]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ ، ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّيْثِيُّ ، ثنا نِزَارُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ: أَهْلُ الْإِرْجَاءِ ، وَأَهْلُ الْقَدَرِ .

[344] ضعيف : نزار بن حبان راوی ضعیف اور عبد اللہ بن محمد بن اللیثی مجہول ہے۔ سنن ابن ماجه ، المقدمة ، باب في الإيمان ، رقم : 73، تهذيب الآثار لإبن جرير ، مسند ابن عباس : 971، تاريخ بغداد للخطيب : 444/2 .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے دو جماعتوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں (۱) مرجیہ (۲) قدریہ۔''

[345]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا سَلَامُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ سَهْمٌ: الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت سے دوقسم کے لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں: (۱) مرجیہ (۲) قدریہ''

[۷٦] ...... بَابٌ فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، هَذَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ بِأَسْمَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: اہل جنت کے ناموں والی کتاب کا بیان

[346]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ بْنِ الْعَطَّارِ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدٍ وَهُوَ عَبْدُونُ الْقَرْقَسَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ آدَمَ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَأَبِي أُمَامَةَ، قَالُوا: كُنَّا فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ، وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْقَدَرَ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُغْضَبًا، فَعَبَسَ، وَانْتَهَرَ، وَقَطَبَ ثُمَّ قَالَ: ((مَهْ مَهْ اتَّقُوا اللَّهَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَادِيَانِ عَمِيقَانِ فَغِيرَانِ مُظْلِمَانِ، لَا تُهَيِّجُوا عَلَيْكُمْ وَهَجَ حَرِّ النَّارِ)). ثُمَّ أَمَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَقُومُوا، ثُمَّ قَالَ، وَبَسَطَ يَمِينَهُ وَبَسَطَ أُصْبُعَهُ الشِّمَالَ فَقَالَ: ((بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، هَذَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِأَسْمَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ، فَرَغَ رَبُّكُمْ، فَرَغَ رَبُّكُمْ، فَرَغَ رَبُّكُمْ)). ثُمَّ بَسَطَ شِمَالَهُ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَيْهَا بِأُصْبُعِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، هَذَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِأَسْمَاءِ أَهْلِ النَّارِ، وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ، فَرَغَ رَبُّكُمْ، فَرَغَ رَبُّكُمْ، فَرَغَ رَبُّكُمْ. أَعْذَرْتُ؟ أَنْذَرْتُ؟ أَبْلَغْتُ؟ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ بَلَّغْتُ)).

---

[345] ضعيف : سلام بن أبي عمرة راوی ضعیف ہے۔ سنن الترمذی، كتاب القدر، باب ماجاء فى القدرية، رقم: 2149، التاريخ الكبير للبخارى : 133/4، المعجم الكبير للطبرانى : 11682.

[346] ضعيف جداً: عبداللہ بن یزید بن آدم راوی ضعیف ومتہم ہے۔ المعجم الكبير للطبرانى : 7660.

ترجمة الحديث حضرت ابودرداء، واثلہ بن اسقع، انس بن مالک اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سبھی صحابہ فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں ہمارے ساتھ یہودی بھی تھے اور ہم تقدیر کے متعلق بحث کر رہے تھے رسول اللہ ﷺ غصہ سے نکلے آپ نے تیوری چڑھائی ڈانٹا اور ترش روی اختیار کی اور فرمایا: رک جاؤ، ٹھہر جاؤ! اے امت محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ۔ دو وادیاں انتہائی گہری اور تاریک ہیں اپنے اوپر جہنم کی آگ کو مت بھڑکاؤ پھر یہودیوں کو حکم دیا کہ وہ چلے جائیں پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ پھیلایا اور بائیں کی انگلیوں کو کشادہ کرتے ہوئے فرمایا: ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب ہے جس میں اہل جنت کے نام ان کے باپوں اور ان کی اولادوں کے نام ہیں۔ نیز ان کے قبائل کے بھی نام ہیں تمہارا رب فارغ ہو چکا ہے۔ تمہارا رب فارغ ہو چکا ہے۔ تمہارا رب فارغ ہو چکا ہے، پھر آپ نے اپنا بایاں ہاتھ پھیلایا اور دائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کیا اور فرمایا: ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب ہے جس میں جہنمیوں کے نام ہیں اور ان کے باپوں اور ان کی اولادیں اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں۔ تمہارا رب فارغ ہو چکا ہے۔ تمہارا رب فارغ ہو چکا ہے۔ میں نے اتمام حجت کر دیا؟ میں نے ڈرا دیا؟ میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ تعالیٰ میں نے پہنچا دیا۔''

[347]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَلَقَ خَلْقًا لِلنَّارِ، وَخَلَقَ خَلْقًا لِلْجَنَّةِ، فَقَالَ: هَؤُلَاءِ إِلَى النَّارِ، وَهَؤُلَاءِ إِلَى الْجَنَّةِ، وَلَا أُبَالِي.

ترجمة الحديث حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق کو جہنم کے لیے پیدا فرمایا ہے اور ایک مخلوق کو جنت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہ جنت کی طرف جائیں گے اور یہ جہنم کی طرف جائیں گے اور مجھے کوئی پروا نہیں ہے۔''

[348]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ شُفَيٍّ الْأَصْبَحِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَفِي يَدِهِ كِتَابَانِ، فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَا هَذَا الْكِتَابُ؟)) قُلْنَا: لَا، إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا، فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَمِينِهِ: ((هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِي أَسْمَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ، فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ أَبَدًا)). وَقَالَ لِلَّذِي فِي يَسَارِهِ: ((هَذَا كِتَابٌ

---

[347] ضعيف جداً: عبد اللہ بن یزید بن آدم راوی ضعیف ومتہم ہے۔ مسند أحمد: 441/6، رقم: 27488، مسند البزار: 4143، القدر للفريابي: (36) مرفوعاً وسنده ضعيف.

مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ أَجْمَلَ عَلَى آخِرِهِمْ، فَلَا يَـزْدَادُ فِيهِمْ وَلَا يَنْقُصُ)) . فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: فَفِي أَيِّ شَيْءٍ نَعْمَلُ وَقَدْ فُرِغَ مِنَ الْأَمْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَدِّدُوا، وَقَارِبُوا، فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ مَخْتُومٌ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ، وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ مَخْتُومٌ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ)) . ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَجَمَعَهَا، فَقَالَ: فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعَمَلِ ﴿فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ، وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ﴾ [الشورى: 7] .

ترجمة الحديث: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں اور آپ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو یہ دو کتابیں کیا ہیں؟ ہم نے عرض کیا نہیں الا یہ کہ آپ بتا دیں۔ آپ نے دائیں ہاتھ والی کتاب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ رب العالمین کی طرف سے کتاب ہے اس میں اہل جنت کے نام، ان کے باپوں اور خاندانوں کے نام تک ہیں پھر آخر میں انہیں اجمالاً لکھا گیا ہے۔ اس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔'' اور آپ نے بائیں ہاتھ والی کتاب کی طرف اشارہ کے کے فرمایا: یہ رب العالمین کی طرف سے کتاب ہے جس میں اہل جہنم کے نام، ان کے باپوں اور قبیلوں کے نام ہیں۔ پھر آخر میں انہیں اجمالاً لکھا گیا ہے۔ اس میں کوئی کمی، بیشی نہیں ہوسکتی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! ہم کس لیے عمل کریں حالانکہ اس معاملے سے فراغت ہو چکی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سیدھے سیدھے چلو اور درست ہو جاؤ یقیناً جنتی آدمی کے لیے اہل جنت والے عمل کے ساتھ مہر لگائی جائے گی (یعنی آخری عمل جنتیوں والا ہوگا) اگرچہ پہلے وہ زندگی میں جو کچھ بھی عمل کرتا ہو اور جہنمی کے لیے اہل جہنم والے عمل کے ساتھ خاتمہ کیا جائے گا اگرچہ وہ جو کچھ بھی عمل کرتا رہے پھر اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا اور اسے جمع کر کے فرمایا: ''تمہارے رب (تعالیٰ) عمل سے فارغ ہو چکے ہیں۔'' ﴿فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ﴾ (الشوری: ۷) ''ایک فریق بہشت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں ہوگا۔''

شرح: صاحب اضواء فرماتے ہیں: اس آیت نے اس بات پر دلالت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرمائیں گے جن میں سے بعض سعادت مند ہوں گے جو اہل جنت ہیں اور کچھ بد بخت ہوں گے جو جہنمی ہیں اور اس کی وضاحت دوسری جگہ اس طرح ہے: ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ﴾ (التغابن: ۲) ''اللہ وہ ذات ہے جس نے تم کو پیدا فرمایا پھر کوئی تم میں سے کافر ہے اور کوئی مومن۔'' (اضواء البیان ۷/ ٤٧)

---

[348] حسن: سـنـن الترمذى، كتاب القدر، باب ماجاء ان الله كتب كتابًا، رقم: 2141، حسن صحيح غريب، السنن الكبرىٰ للنسائى: 11409، مسند أحمد: 167/2، رقم: 6563.

[349]...... ثنـا أُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السَّهْمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَتْ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُخَاصِمُونَهُ فِي الْقَدَرِ. قَالَ: فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ، يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ، إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَهُ بِقَدَرٍ﴾ [القمر: 48]

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین قریش رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر تقدیر کے متعلق جھگڑنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ۭ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝﴾ [القمر: ۴۷ تا ۴۹] ”بے شک گناہ گار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں محو ہیں اس روز منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے اب آگ کا مزہ چکھو۔ہم نے ہر چیز اندازہ مقررہ کے ساتھ پیدا کی ہے۔“

شرح فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”ائمہ سنت نے اس آیت اور اس جیسی دیگر آیات سے استدلال کرتے ہوئے تقدیر الٰہی کا اثبات کیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو مخلوقات کے پیدا کرنے سے پہلے ہی علم تھا اور اس نے سب کی تقدیر لکھ دی ہے اور فرقہ قدریہ کی تردید کی ہے جس کا ظہور عہد صحابہ میں ہوا تھا۔ (تفسیر احسن البيان تفسير سورة تغابن آيت نمبر ٤٩)

[350]...... ثنـا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُخِّرَ كَلَامٌ فِي الْقَدَرِ لِشِرَارِ هَذِهِ الْأُمَّةِ))

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تقدیر کے متعلق کلام کرنا اس امت کے شریر قسم کے لوگوں کے لیے مؤخر کر دی گئی ہے۔“

[351]...... ثنـا أَيُّوبُ الْوَزَّانُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: نَحْوَهُ

ترجمة الحديث مذکورہ روایت کی مزید سند۔

---

[349] صحيح مسلم، كتاب القدر، باب كل شئى بقدر، رقم: 2656 (6752)، الترمذي: 2157، سنن ابن ماجه: 83.

[350] **ضعيف جداً:** عنبسہ راوی ضعیف ہے نیز زہری مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ مسند البزار: 7796، المعجم الأوسط للطبراني: 5909، القضاء والقدر: 449.

[351] **ضعيف جداً:** انظر الحديث السابق.

[۷۷] ......بَابٌ

باب:

وضاحت: ......اس باب کے تحت امام صاحب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ والی حدیث ذکر کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی آپ نے مجھے اُف تک نہ کہا اور نہ ہی کسی کام کے متعلق کہا یہ کیوں کیا ہے؟ اور نہ ہی کہا یہ کیوں نہیں کیا؟ بظاہر اس حدیث کا تعلق تقدیر کے باب سے معلوم نہیں ہوتا لیکن باب کی آخری حدیث میں ہے کہ اگر بعض اہل خانہ مجھے کسی کام پر ملامت کرتے تو آپ فرماتے اسے چھوڑ دو کیونکہ تقدیر میں ایسے ہی تھا۔'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی تقدیر کا مسئلہ تھا جس کی وجہ سے آپ حضرت انس رضی اللہ عنہ پر اعتراض نہیں کرتے تھے۔

[352]...... ثنا أَبُو كَامِلٍ الْفُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، ثنا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي: أُفٍّ قَطُّ. أَوْ قَالَ: وَلَا قَالَ لِشَيْءٍ قَطُّ صَنَعْتُهُ: لِمَ صَنَعْتَهُ؟ وَلَا قَالَ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ: لِمَ تَرَكْتَهُ؟ وَكَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا ﷺ.

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی آپ نے مجھے اُف بھی نہ کہا اور اگر کوئی کام میں نے کیا تو اُس کے متعلق یہ نہیں فرمایا تو نے یہ کیوں کیا؟ اور اگر میں نے کوئی کام نہیں کیا تو اس کے متعلق یہ نہیں فرمایا تو نے یہ کام کیوں نہ کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سبھی لوگوں سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے۔

[353]...... ثنا أُسَيْدٌ، ثنا الْحُسَيْنُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَقَطَ مِنْ كِتَابِهِ هَذَا الْحَرْفُ قَالَ: دَعْهُ مَا قَدَّرَ اللَّهُ فَهُوَ كَائِنٌ، أَوْ مَا قُضِيَ فَهُوَ كَائِنٌ.

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:) اسے چھوڑ دو، اللہ نے جو مقدر لکھا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے اور جو فیصلہ اس نے کیا ہے وہ ہو کر ہی رہنا ہے۔

شرح: صحیح مسلم میں ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے تشریف لائے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور جا کر کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عقلمند لڑکا ہے اور یہ آپ کی خدمت کیا کرے گا چنانچہ میں نے سفر اور حضر میں آپ کی خدمت کی۔

(صحيح مسلم ۲/ ۳۵۳)

---

[352] صحيح: سنن الترمذى، كتاب البر والصلة، باب ما جاء فى خلق النبى ﷺ، رقم: 2015، مصنف عبد الرزاق: 17947، والحديث فى صحيح البخارى: 2768، وصحيح مسلم: 2309 (6011).

[353] صحيح لغيره: مصنف عبد الرزاق: 17947، حلية الاؤلياء لأبى نعيم: 124/7 تعليقاً.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیے دعا: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی آپ ہمارے گھر تشریف لائے اور فرمایا: اٹھو بھئی میں تمہیں نماز پڑھاؤں (حالانکہ نماز کا وقت نہیں تھا) چنانچہ آپ نے ہمیں نماز پڑھائی اور نماز کے بعد ہمارے لیے دعا فرمائی جس دعا میں دنیا و آخرت کی ہر قسم کی بھلائی کا سوال تھا۔ میری والدہ نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا خادم انس رضی اللہ عنہ اس کے لیے دعا کیجئے۔ آپ نے میرے لیے دنیا و آخرت کی ہر قسم کی بھلائی کے لیے دعا فرمائی نیز آخر میں فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْهِ .)) ''اے اللہ تعالیٰ! اس کے مال و اولاد میں کثرت کر دے اور اس میں برکت عطا فرما۔'' (صحیح مسلم ۱/ ۲۳٤)

اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سو سے زیادہ بچے پیدا ہوئے اور طاعون جارف جو (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور میں ۶۹ھ میں ہوئی تھی اس) میں اکیلے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے تیراسی (۸۳) لڑکے فوت ہوئے۔
(مقدمہ شرح نووی ص۱۶)

[354]...... ثنا ابْنُ مِسْكِينٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، ثنا عِيسَى بْنُ مُوسَى، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ تِسْعَ سِنِينَ فَمَا أَعْلَمُ عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ .

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو سال خدمت کی مجھے نہیں معلوم آپ نے کبھی مجھ پر عیب لگایا ہو۔

شرح تطبیق: اکثر روایات میں دس سال کا ذکر ہے اور اس میں نو سال کا تذکرہ ہوا ہے اس کے متعلق امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی مدت خدمت نو سال اور کچھ مہینے تھی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکمل دس سال مدینے میں رہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت کی ابتداء پہلے سال کے دوران ہوئی تھی اور نو والی روایت میں ان مہینوں کو شمار نہیں کیا گیا ہے اور دس والی روایت میں انہی زائد مہینوں کو مکمل سال شمار کیا گیا ہے۔
(شرح نووی علی صحیح مسلم ۳/ ۲۵۳)

[355]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ عِمْرَانَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا أَمَرَنِي بِأَمْرٍ ثُمَّ أَتَيْتُ غَيْرَهُ أَوْ ضَيَّعْتُهُ،

---

[354] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب حسن خلقه ﷺ، رقم: 2309/53 (6014) مسند أحمد: 1100/3، رقم: 11974.

[355] **صحيح لغيره**: مسند أحمد: 231/3، رقم: 13418، وله شاهد في صحيح ابن حبان: 7179 وسنده صحيح.

فَلامَنِی ۔ فَإِنْ لامَنِي بَعْضُ أَهْلِهِ إِلَّا قَالَ: ((دَعُوهُ فَإِنَّهُ لَوْ قَدَرٌ كَانَ ، أَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ كَانَ)) ۔

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی آپ نے کسی کام کا حکم دیا اور میں نے اس کا خلاف کیا یا اسے ضائع کر دیا تو آپ نے کبھی مجھے ملامت نہیں کی اگر بعض اہل خانہ نے ملامت کی تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑو، اگر تقدیر میں ایسے ہوتا تو اسی طرح ہوتا۔'' (لہٰذا ملامت کرنے کا فائدہ نہیں ہے۔)

شرح اخلاق مصطفیٰ ﷺ: نبی اکرم ﷺ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ خود حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ کے اخلاق کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لیے بھیجا میں بچہ تھا میں نے کہا: واللہ! میں نہیں جاؤں گا لیکن میرے دل میں تھا میں چلا جاؤں گا۔ اتفاق سے بچے بازار میں کھیل رہے تھے میں ان کے ساتھ کھیل میں مصروف ہو گیا اچانک رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے اور آپ نے آ کر مجھے میری گدی سے پکڑا اور فرمایا اے انس! جس کام کے لیے میں نے تجھے بھیجا تھا؟ وہ کیا؟ میں نے کہا! ابھی جاتا ہوں وہ فرماتے ہیں میں نے نو سال آپ کی خدمت کی آپ نے کبھی اُف تک نہیں کہا۔ (صحیح مسلم ۲/ ۲۵۳)

بَابٌ ...... [۲ / ۷۷]

باب: کلمہ ''لو'' کا استعمال

''لو'' کا معنی: یہ حرف شرط ہے جس کا معنی ہے ''اگر'' یا ''کاش کہ'' مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو انسان بھول جائے اور اسباب کو مؤثر سمجھے اسی طرح ''کلمہ لو'' استعمال کرنا منع ہے یعنی اعتقاد رکھنا کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہر چیز کا ظہور اسباب ہی سے ہوتا ہے۔ (لغات الحدیث "لو" ۵/ ۶۷)

''لو'' کہنے کا حکم: قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کے نزدیک ''لو'' کہنا اس کے لیے منع ہے جو اس کا عقیدہ رکھے مثلاً اگر وہ ایسے نہ کرتا تو اسے یہ مصیبت قطعاً نہ پہنچتی۔ لیکن اگر وہ اس کی مشیت کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے کہ اسے وہ مصیبت پہنچے گی جو اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ اس میں داخل نہیں ہے اور اس کے لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس قول سے بھی دلیل لی گئی ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا: ((لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ رَأْسَهُ لَرَآنَا)) ''اگر کوئی مشرک اپنا سر اوپر اٹھائے تو آسانی کے ساتھ ہمیں دیکھ سکتا ہے۔''

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لیکن یہ دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ یہ تو مستقبل کے متعلق خبر دی جا رہی ہے (نہ کہ ماضی کے متعلق) اور اس میں وقوع کے بعد تقدیر کے رد کرنے کا دعویٰ نہیں ہے۔

اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ نے "باب ما یجوز من اللو" کے تحت جو احادیث ذکر کی ہیں وہ سبھی مستقبل کے

متعلق ہیں مثلاً: ((لَـوْ لا حِـدْثَـانُ عَهْـدِ قَـوْمِكَ بِالْكُفْرِ .... وَلَوْ رَجَمْنَا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هٰذِهِ .... وَلَـوْ لا اَنْ اَشُـقَّ عَلىٰ اُمَّتِىْ .)) چونکہ ان کا تعلق مستقبل کے ساتھ ہے لہٰذا ان کا اعتراض تقدیر پر نہیں ہو سکتا کیونکہ ان میں کراہت نہیں ہے۔

آخر میں قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ نہی ظاہر پر محمول کی جائے گی لیکن یہ نہی تنزیہی ہے اور اس کی دلیل "فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ" کے الفاظ ہیں یعنی شیطان انسان کے دل میں تقدیر کے متعلق وساوس ڈال دیتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لو'' کا استعمال ماضی پر بھی ہوا ہے جیسے: "لَـوِاسْتَـقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِىْ مَا اسْتَـدْبَرْتُ مَاسُقْتُ الْهَدْىَ" بظاہر یہ نہی مطلق کہنے سے ہے جس کا کوئی فائدہ نہ ہو تو یہ نہی تحریمی نہیں ہوگی بلکہ نہی تنزیہی ہوگی۔ یعنی بہتر ہے اس طرح نہ کیا جائے۔ لیکن جو شخص کسی مافات پر تاسف کرتے ہوئے کلمہ لَوْ کہتا ہے کہ اس سے فلاں اطاعت کا کام فوت ہو گیا ہے وغیرہ اس میں کوئی حرج نہیں اور اکثر احادیث جن میں کلمہ ''لو'' استعمال ہوا ہے انہیں اسی پر محمول کیا جائے گا۔ (نووی علی صحیح مسلم ۲/ ۳۲۸)

اسی طرح علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لا تَـقُـلْ لَوْ اَنِّىْ فَعَلْتُ" ''ایسا مت کہا کر اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا۔'' یعنی اسباب کو مؤثر جان کر اور تقدیر سے غافل ہو کر۔ یہی نہی تنزیہی ہے۔ (لغات الحدیث ۵/ ۶۸ "مادہ "ل")

[356]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، ثنا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْـنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ مِـنَ الْـمُـؤْمِـنِ الضَّعِيفِ ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ ، وَاحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَـعْـجِـزْ ، فَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا ، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ .

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر ثابت ہوتا ہے۔ ویسے تو سبھی اچھے ہیں اور اس چیز پر حرص کر جو تجھے نفع دے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر اور عاجزی مت دکھانا اور اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو "لَوْ فَعَلْتُ كَذَا وَ كَذَا" (اگر میں ایسے کرتا تو ایسا ہو) مت کہو لیکن یہ کہنا جو اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھا تھا وہ ہو گیا کیونکہ کلمہ ''لو'' (اگر مگر) شیطان کے عمل کو کھول دیتا ہے۔

قوی مومن بہتر ہے: اس حدیث میں قوت سے مراد عزیمت النفس اور امور اخرویہ میں محنت کرنا ہے کیونکہ ان

---

[356] صحيح مسلم كتاب القدر ، باب الايمان بالقدر والأذعان له ، رقم: 2664 (6774)، السنن الكبرىٰ للنسائي : 10382 ، سنن ابن ماجه : 79 .

اوصاف کا مالک جہاد میں دشمن پر زیادہ اقدام کرے گا اور اس کی طرف جلدی نکلے گا۔ نیز امر بالمعروف اور نہی المنکر اور ان کے راستے میں مصائب و مشکلات میں وہ دوسروں کی بہ نسبت بہتر ثابت ہوگا۔

اس کے علاوہ دیگر طاعات کے کاموں مثلاً نماز، روزہ، اذکار مسنونہ اور دیگر ساری عبادات میں وہ زیادہ رغبت رکھے گا اور دل کی خوشی کے ساتھ ان پر محافظت کرے گا۔ (نووی علیٰ صحیح مسلم ۲/ ۳۳۸)

[۷۸]..........بَابٌ

باب: بندوں کے افعال

انسانوں کے افعال کے خالق اللہ تعالیٰ ہیں لیکن کسب بندے کی طرف سے ہے اس لیے اس کا مؤاخذہ ہوگا امام طحاوی نے ''العقیدہ'' میں لکھا ہے: ((وَأَفْعَالُ الْعِبَادِ هِيَ خَلْقُ اللّٰهِ وَكَسَبٌ مِّنَ الْعِبَادِ)) یعنی افعال عباد اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور بندوں کا کسب ہیں یہی مذہب راجح اور حق ہے جس کی کتاب وسنت سے تائید ہوتی ہے۔

جبریہ کا خیال ہے کہ یہ فعل دراصل اللہ تعالیٰ کے ہیں اور بندوں کی طرف ان کی نسبت عارضی ہے اور بندہ مجبور محض ہے جیسے درخت کا حرکت کرنا، وغیرہ ان میں انسان کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا اسی طرح بندے کے افعال میں اسے کوئی عمل دخل نہیں ہے اور معتزلہ کہتے ہیں تمام افعال بندے کی طرف سے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہیں ہیں آگے ان کا آپس میں اختلاف ہے کیا اللہ تعالیٰ بندے کے افعال پر قادر ہیں یا نہیں؟

علامہ ابن ابو العز الحنفی رحمہ اللہ نے ''شرح العقیدہ الطحاویہ'' میں جبریہ اور معتزلہ کے اعتراضات اور جوابات تفصیل کے ساتھ ذکر کیے ہیں جو بڑے دلچسپ اور معلوماتی ہیں۔ آخر میں کہتے ہیں:

المختصر بندے کے افعال اس کا اپنا فعل ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا مفعول ہیں خود اللہ تعالیٰ کا فعل نہیں ہیں لہٰذا فعل اور مفعول، خلق اور مخلوق کے درمیان فرق کرنا پڑے گا اور شیخ طحاوی رحمہ اللہ نے أَفْعَالُ الْعِبَادِ خَلْقُ اللّٰهِ وَكَسَبٌ مِّنَ الْعِبَادِ" میں بندے کے لیے فعل اور کسب کو ثابت کیا ہے اور ان کے مخلوق ہونے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے اور کسب وہ ہے جو فاعل کی طرف لوٹے خواہ مفید ہو یا مضر كَمَا قَالَ تَعَالٰى:

﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ (البقرہ: ۲۸۶)

''اچھے کام کرے گیا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔

(شرح العقیدہ الطحاویہ ص۴۴۴)

[357]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ كُلَّ

صَانِعٍ وَصَنْعَتَهُ)) .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر کام کرنے والے انسان کو اور اس کے کام کو پیدا فرمایا ہے۔''

[358]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، ثنا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ .

﴿ترجمة الحديث﴾ مذکورہ بالا حدیث کی ایک اور سند۔

شرح سورۃ الصافات میں ہے: ﴿وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (آیت نمبر:۹۶) ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور تمہارے عملوں کو پیدا فرمایا ہے۔''

یہ آیت بھی اہل سنت کی دلیلوں میں سے ایک دلیل ہے کیونکہ اس آیت سے بندے کا اور بندے کے کام کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہونا ثابت ہوتا ہے صحیح سند کے ساتھ رسالہ ''أَفْعَالِ الْعِبَادِ خَلْقُ'' میں امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ کی یہ حدیث نقل کی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر کام والے اور اس کے ہر کام کو پیدا فرمایا ہے یہ حدیث آیت کے ٹکڑے ﴿وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ کی گویا تفسیر ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ ان بت پرستوں کی ذات اور اس ذات میں بت تراشی کی کاری گری یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہے اور اس کی مخلوق ہے۔ الخ (تفسیر احسن التفاسیر جلد ششم ص۱۵)

[۷۹]...... بَابٌ فِي الْعَزْلِ، وَمَا أَرَادَ اللّٰهُ كَوْنَهُ كَوَّنَهُ

باب: عزل کا حکم اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کر دیتا ہے

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عزل یہ ہے کہ آدمی اپنی عورت سے مجامعت کرے اور انزال باہر کرے۔

(نووی علی صحیح مسلم ۱/ ٤٦٤)

صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں: ((كُنَّا نَعْزِلُ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ)) (مسلم ۱/ ٤٦٥) ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عزل کیا کرتے تھے اور قرآن مجید اترتا تھا'' اور قرآن مجید میں اس کی ممانعت نہیں اتری لہٰذا عزل جائز ہے۔ (لغات الحدیث ٤/ ٩٩)

---

[357] صحیح: فضیل بن سلیمان کی متابعت مروان بن معاویہ نے کی ہے۔ مسند البزار: 2837، المستدرك للحاكم: 32/1، رقم: 86، شعب الإيمان للبيهقى: 187.

[358] صحیح: المستدرك للحاكم: 85، خلق أفعال العباد للبخارى، ص: 46.

اور اسی طرح صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ: ((كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَنْهَنَا)) (صحیح مسلم ١/ ٤٦٥) ''ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں عزل کرتے تھے، آپ ﷺ کو اس کے متعلق خبر پہنچی تو آپ نے منع نہیں فرمایا۔''

ان ہر دو روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عزل کرنا جائز ہے۔ چنانچہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ ان روایات کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''یہ تمام احادیث عزل کے جواز کے بارے میں صریح ہیں دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کی رخصت مروی ہے ان میں حضرت علی، سعد بن ابی وقاص، ابو ایوب، زید بن ثابت، جابر، ابن عباس، حسن بن علی، خباب بن ارت، ابوسعید خدری اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

اور علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عزل کے لیے صحیح اباحت ان صحابہ سے آئی ہے حضرت جابر، ابن عباس، سعد بن ابی وقاص، زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور یہی مذہب صحیح ہے۔ (زاد المعاد : ٥/ ١٣٠)

اگر چہ بعض نے اس کو مطلقا حرام کہا ہے اور بعض نے حرۃ عورت سے اجازت ہو تو حلال کہا ہے ورنہ حرام ہے ان دونوں فریقوں کے دلائل الدارمی، المغنیہ، زاد المعاد وغیرہ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں'' ہمارے نزدیک عزل ہر حالت میں مکروہ ہے خواہ عورت راضی ہو یا راضی نہ ہو کیونکہ یہ قطع نسل کا ذریعہ ہے نیز امام نووی رحمہ اللہ دونوں طرح کی روایات کو ذکر کر کے فرماتے ہیں:

ان تمام روایت کے درمیان تطبیق اس طرح دی جائے گی کہ جن روایات میں نہی آئی ہے اسے نہی تنزیہی پر محمول کیا جائے گا کہ ایسا نہ کرنا بہتر ہے اور جن روایات میں عزل کی اجازت ہے انسے اس کے حرام نہ ہونے پر محمول کیا جائے گا۔ نہ یہ کہ مطلق کراہت کی نفی مراد لی جائے۔ (نووی علیٰ صحیح مسلم ١/ ٤٦٤)

راقم کے نزدیک امام نووی رحمہ اللہ کا موقف زیادہ قوی ہے کیونکہ: وَمَا عَلَيْكُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْ ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدْرُ، اِنَّهٗ سَيَأْتِيْهَا مَا قُدِّرَلَهَا ...... نیز...... مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا هِىَ كَائِنَةٌ'' ......نیز ...... ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِىُّ (صحیح مسلم ١/ ٤٦٦-٤٦٥) وغیرہ الفاظ کا تقاضا ہے کہ یہ مطلقاً جائز نہیں ہے بلکہ مکروہ جائز ہے اور نہی تنزیہی ہے۔ البتہ اگر کسی عورت کی صحت خراب ہوتی ہو یا کثرت اولاد سے زچہ و بچہ کو تکلیف ہوتی ہے تو اس کے متعلق علمائے کرام فیصلہ کر سکتے ہیں۔ (هذا ما عندى والله اعلم بالصواب)

[359]...... ثنا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَامِرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ

[359] صحیح لغیرہ: ابو عامر کی متابعت ہے۔ السنن الکبریٰ للنسائی: 9035، 9043، مسند أبی یعلی: 6011.

الْيَهُودَ تَقُولُ: إِنَّ الْعَزْلَ هِيَ الْمَوْؤُودَةُ الصُّغْرَى. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَذَبَتْ يَهُودُ، مَرَّتَيْنِ، لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَهَا لَمْ يَسْتَطِعْ عَزْلَهَا))

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے کہا گیا کہ یہودی یوں کہتے ہیں: ''عزل چھوٹا زندہ درگور کرنا ہے'' رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: ''یہود جھوٹ بولتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنا چاہے تو عزل کچھ نہیں کرسکتا۔''

[360]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا أَصَبْنَا سَبْيَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنَ النِّسَاءِ عَزَلْنَا عَنْهُنَّ، قَالَ: ثُمَّ إِنِّي وَافَقْتُ جَارِيَةً فِي السُّوقِ تُبَاعُ. قَالَ: فَمَرَّ بِي رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ: مَا هَذِهِ الْجَارِيَةُ يَا أَبَا سَعِيدٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: جَارِيَةٌ لِي أَبِيعُهَا. قَالَ: فَهَلْ كُنْتَ تُصِيبُهَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَلَعَلَّكَ تَبِيعُهَا وَفِي بَطْنِهَا مِنْكَ سَخْلَةٌ. قَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْزِلُ عَنْهَا. قَالَ: تِلْكَ الْمَوْؤُودَةُ الصُّغْرَى. قَالَ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: ((كَذَبَتْ يَهُودُ، كَذَبَتْ يَهُودُ)).

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بنی مصطلق میں ہمیں کچھ لونڈیاں ملیں، جن سے ہم نے عزل کیا اور وہ کہتے ہیں میں بازار میں لونڈی کو فروخت کرنے گیا اتفاق سے وہاں ایک یہودی کا گزر ہوا اس نے پوچھا اے ابوسعید یہ لونڈی کیسے لیے پھر رہا ہے؟ میں نے کہا میری یہ لونڈی ہے میں اسے بازار میں فروخت کرنے آیا ہوں اس نے کہا کہ تو نے اس سے صحبت کی ہے میں نے کہا ہاں اس نے کہا ممکن ہے تو اس کو فروخت کر دے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہو میں نے کہا میں نے تو اس سے عزل کیا ہے یہودی نے کہا یہ چھوٹا زندہ درگور کرنا ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ نے فرمایا: ''یہودی جھوٹ بولتے ہیں یہودی جھوٹ بولتے ہیں۔''

[361]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو صِرْمَةَ الْمَازِنِيُّ، فَوَجَدْنَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ كَمَا حَدَّثَ أَبُو سَلَمَةَ، وَأَبُو أُمَامَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((كَذَبَتْ يَهُودُ)). وَقَالَ فِي

---

[360] ضعيف بهذا السياق: محمد بن اسحاق مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ مسند الحميدي: 763، مصنف ابن أبي شيبة: 512/3، رقم: 16608، شرح معاني الآثار للطحاوي: 32/3، رقم: 4349، واصل الحديث في صحيح البخاري: 2542، وصحيح مسلم: 1438 (3544).

[361] ضعيف: مصنف ابن أبي شيبة: 512/3، رقم: 16609.

آخِرِ الْحَدِيثِ: ((وَمَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تفْعَلُوا ، فَقَدْ قَدَّرَ اللّٰهُ مَا هُوَ خَالِقٌ مِنْ خَلْقِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

ترجمة الحديث: عبداللہ بن محیریز فرماتے ہیں کہ میں اور ابوصرمۃ المازنی گئے تو وہاں حضرت ابوسعید الخدری بھی تھے جو حضرت ابوسلمہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم کی طرح حدیث بیان کرر ہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہودی جھوٹ بولتے ہیں۔'' اور آخر میں فرمایا: ''عزل کرنے میں کوئی قباحت نہیں اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے ہر اس چیز کو جو اس نے مخلوق میں سے قیامت تک پیدا کرنا ہے۔''

شرح اس ترجمہ کے لحاظ سے دوسرا لا زائدہ ہوگا اور جس نے عزل جائز نہیں رکھا وہ یوں ترجمہ کرتا ہے ''تم کو چاہئے کہ عزل نہ کرو۔ (لغات الحدیث ٤/ ٩٩)

یہود کا جھوٹ: علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ اور علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے مختلف روایات میں تطبیق دیتے ہوئے فرمایا ہے: اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کی تکذیب کی ہے جو یہ زعم کرتے تھے کہ عزل کرنے سے حمل نہیں ٹھہرتا اور قطع نسل کے مترادف ہے جیسے وہ زندہ درگور کرنا کہتے ہیں تو آپ نے انہیں جھٹلایا اور خبر دی کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنا چاہیں تو حمل سے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ رہا حدیث جذامہ ''وَأْدٌ خَفِيٌّ'' کہنا تو دونوں کے درمیان فرق ہے زندہ درگور کرنے میں دو چیزیں ہوتی ہیں: (۱) قصد (۲) فعل اور عزل میں صرف قصد ہوتا ہے اور بالفعل زندہ درگور نہیں کیا جاتا اس لیے اس کو واد خفی کہنا ہے علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تطبیق قوی ہے۔

(تحفه الاحوذی ٢/ ١٩٣)

[362]...... ثنا أَبُو بكْرٍ ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ لِي خَادِمًا يَسْقِي عَلَى نَاضِحٍ لِي ، وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا ، فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا قَدَّرَ اللّٰهُ لِنَفْسٍ بِخَلْقِهَا إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ)) .

ترجمة الحديث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا میری ایک خادمہ ہے جو اونٹنی پر میرے لیے پانی لے کر آتی ہے اور میں اس سے عزل کیا کرتا تھا لیکن اس نے ایک بچہ جن دیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نفس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ وہ پیدا ہوگا تو وہ ہو کر رہے گا۔''

[363]...... ثنا أَبُو بكْرٍ ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِنْدَلَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا خَلَصَتْ

---

[362] **حسن لغيره:** سنن ابن ماجه، المقدمة، باب في القدر، رقم: 89، مسند أحمد: 313/3، رقم: 14362، مصنف ابن أبي شيبة: 511/3، رقم: 16597.

مِنَ الْـمُشْرِكِينَ إِلَّا بِقَيْنَةٍ ، وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا ، أُرِيدُ بِهَا السُّوقَ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((جَاءَ هَا مَا قُدِّرَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے رسول اللہ ﷺ ! مشرکین سے مجھے صرف ایک گانے والی ملی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں میرا ارادہ ہے کہ میں اسے بازار میں فروخت کردوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی تقدیر میں جو لکھا جا چکا ہے وہ ضرور آ کر رہے گا۔''

[364]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ عَنْ نِسَاءٍ أَصَبْنَاهُنَّ فَقَالَ: ((افْعَلُوا مَا بَدَا لَكُمْ ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْضِي مَا أَحَبَّ وَإِنْ كَرِهْتُمْ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ہم نے ان لونڈیوں سے عزل کے متعلق سوال کیا جو ہمیں ملی تھیں آپ نے فرمایا: ''جس طرح مرضی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو پسند فرمایا وہی فیصلہ کریں گے اگرچہ تم ناپسند کرو۔''

[365]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اصْنَعُوا مَا شِئْتُمْ ، فَإِنَّهُ مَا يُرِدْ يَكُنْ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس طرح تم مرضی کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا جو ارادہ ہوگا وہ ہو کر رہے گا۔''

[366]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ ، ثنا مُبَارَكُ الْخَيَّاطُ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ الْمَاءَ الَّذِي يَكُونُ مِنْهُ الْوَلَدُ أُهْرِقَ عَلَى صَخْرَةٍ لَأَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا الْوَلَدَ ،

---

[363] ضعيف : مندل بن علی راوی ضعیف ہے۔ مصنف ابن أبی شيبة : 512/3، رقم : 16607، شرح معانی الآثار للطحاوی : 34/3، رقم : 4364، المعجم الكبير للطبرانی : 2370 .

[364] ضعيف : مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔ مسند الحميدی : 765، مسند مسدد كما فی اتحاف المهرة : 3216 .

[365] ضعيف : مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔ مسند أحمد : 26/3، رقم : 11204، سنن سعيد بن منصور : 2219 .

[366] ابوعمرو مبارک الخیاط راوی میں جہالت ہے۔ مسند أحمد : 140/3، رقم : 12420، الابانة لابن بطة : 1433، مسند البزار : 7341، الأحاديث المختارة للضياء : 1820 .

وَلَيَخْلُقَنَّ اللّٰهُ نَفْسًا هُوَ خَالِقُهَا)) .

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عزل کے متعلق سوال کیا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ منی جس سے بچہ پیدا ہونا ہے اسے ایک پتھر پر گرا دیا جائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ اس سے بچہ پیدا فرما دیں گے یقیناً اللہ تعالیٰ اس جان کو ضرور پیدا فرمائیں گے جس کو اس نے پیدا کرنا ہے۔''

[367]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا شَبَابَةُ ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُرَّةَ ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعَ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا قُدِّرَ مِنَ الرَّحْمَنِ سَيَكُونُ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اشجع قبیلے کے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''جو کچھ رحمٰن کی طرف سے لکھا جا چکا ہے وہ ہو کر رہے گا۔''

[368]...... ثنا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ ، ثنا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْقَنَّادُ ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، حَدَّثَ عَنْ أَبِي مُطِيعٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارِيَةً وَأَنَا أَشْتَهِي مَا يَشْتَهِي الرِّجَالُ ، وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ ، وَإِنَّ الْيَهُودَ تَزْعُمُ أَنَّ الْعَزْلَ هِيَ الْمَوْؤُودَةُ الصُّغْرَى . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَذَبَتْ يَهُودُ ، كَذَبَتْ يَهُودُ . لَوْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَصْرِفَهُ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس نے سوال کیا اے رسول اللہ ﷺ! میری ایک لونڈی ہے اور مجھے اس سے وہ چاہت ہے جس طرح مردوں کو چاہت ہوتی ہے اسی لیے میں اس سے عزل کرتا ہوں تا کہ اسے حمل نہ ٹھہر جائے اور یہودی خیال کرتے ہیں کہ عزل ''مو ءودۃ صغریٰ'' (چھوٹا زندہ درگور کرنا) ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہودی جھوٹ بولتے ہیں یہودی جھوٹ بولتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا فرمانا چاہے تو تم اسے پھیر نہیں سکتے۔''

[369]...... ثنا هُدْبَةُ ، ثنا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ

---

[367] ضعيف: عبداللہ بن مروہ الزرقی راوی مجہول ہے۔ سنن النسائی ، كتاب النكاح ، باب العزل ، رقم : 3330 ، مسند أحمد : 450/3 ، رقم : 15732 ، مسند ابن أبی شيبة : 541 .

[368] ضعيف بهذا السياق: رفاعہ ابو مطیع راوی مجہول ہے۔ سنن أبی داؤد ، كتاب النكاح ، باب ما جاء فی العزل ، رقم : 2171 ، السنن الكبرىٰ للنسائی : 9031 ، 9032 .

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَنْتَ خَلَقْتَهُ، أَنْتَ تَرْزُقُهُ، أَقِرَّهُ مَقَرَّهُ، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ)).

توجمة الحديث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو نے اسے پیدا کیا ہے؟ کیا تو اسے رزق دے گا؟، اسے اس کی جگہ رہنے دے کیونکہ یہ تقدیر سے ہے۔''

[٨٠]...... بَابُ الدُّعَاءِ مِنْ سُوءِ الْقَدَرِ وَغَيْرِهِ

باب: بری تقدیر وغیرہ سے پناہ طلب کرنا

[370]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ، ثنا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ بَعْدُ)).

توجمة الحديث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا بھی کیا کرتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّمَالَمْ أَعْمَلْ بَعْدُ.)) ''اے اللہ! میں آپ سے پناہ طلب کرتا ہوں اپنے کیے ہوئے عمل کے شر سے اور جو عمل میں نے ابھی کیا نہیں اس کے شر سے بھی۔''

[371]...... ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ، ثنا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُو بِوَاقِيَةٍ كَوَاقِيَةِ الْوَلِيدِ))

توجمة الحديث: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بچنے کی دعا کرتے تھے بچوں والی بچنے کی دعا کے ساتھ۔

[372]...... ثنا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ

---

[369] ضعيف: قتادہ اور حسن بصری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ مسند أحمد: 96/3، رقم: 11503، مسند مسدد كما في اتحاف الخيرة: 3216.

[370] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب في الأدعيه، رقم: 2716 (6896)، سنن أبي داؤد: 1550، سنن النسائي: 5526.

[371] ضعيف جداً: عبد الوہاب بن ضحاک راوی متروک و متہم ہے اس کے دیگر طرق بھی ضعیف ہیں۔ مسند أبي يعلى: 5527، مسند الشهاب: 1484، الدعاء للطبراني: 1447.

[372] ضعيف: میتب بن واضح راوی ضعیف ہے اس کے دیگر طرق بھی ضعیف ہیں۔ المعجم الكبير للطبراني: 3838 والدعاء له: 1083.

عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِى الْعَالِيَةِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: قُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِى لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَشَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِى الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَطَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَانُ.

ترجمة الحديث: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ دعا پڑھنے کو کہا: ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِىْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَشَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمَنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِى الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَطَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِ قًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ.))

[373]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ حَذْلَمٍ، قَالَ: رَآنِى ابْنُ عُمَرَ أُصَلِّى، فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قَالَ لِى: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الشَّامِ. فَقَالَ: إِنَّكُمْ أَهْلَ الشَّامِ تُطِيلُونَ الصَّلَاةَ، وَتُكْثِرُونَ الدُّعَاءَ، وَإِنِّى لَمْ أُصَلِّ خَلْفَ أَحَدٍ أَخَفَّ صَلَاةٍ فِى تَمَامٍ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَتْ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ: ((اللّٰهُمَّ وَفِّقْنِى لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَالنِّيَّةِ وَالْهُدَى. إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ)).

ترجمة الحديث: حضرت سالم بن حذلم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب میں نے سلام پھیرا تو مجھے کہنے لگے آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا: اہل شام سے۔ انہوں نے فرمایا: اے اہل شام! تم نماز بہت لمبی پڑھتے ہو اور دعائیں کثرت سے کرتے ہو۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو مکمل بھی ہو اور ہلکی بھی ہو اور رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِىْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَالنِّيَّةِ وَالْهُدٰى اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ.))

[374]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِى مَرْيَمَ، عَنْ أَبِى الْجَوْزَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: عَلَّمَنِى جَدِّى ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهَا فِى قُنُوتِ الْوِتْرِ:

---

[373] ضعيف: عبد الملک بن خالد اور اس کا شیخ مجہول ہیں نیز سالم بن حذلم غلط ہے درست سلم بن حذیم ہے۔ الدعاء للطبرانی: 1454، مسند الفردوس: 1916.

[374] صحيح: ابو اسحاق کی متابعت کی گئی ہے۔ سنن أبي داؤد، كتاب الوتر، باب القنوت فى الوتر، رقم: 1425، سنن الترمذى، كتاب الصلاة، باب ما جاء فى القنوت فى الوتر، رقم: 464 وقال: حسن، سنن النسائى: 1746.

((اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَاهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے میرے نانا محترم ''نبی اکرم ﷺ'' نے یہ دعا سکھلائی کہ میں انہیں قنوت وتر میں پڑھوں: ((اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَاهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ .)) ''اے اللہ! مجھے عافیت والوں میں عافیت دینا اور ولایت والوں میں مجھے بھی بنانا اور ھدایت والوں میں مجھے بھی ہدایت دینا اور مجھے جو دیا ہے اس میں برکت عطا فرمانا اور بری تقدیر سے مجھے محفوظ رکھنا آپ فیصلہ کرتے ہیں آپ کے خلاف فیصلہ نہیں ہوسکتا جس کے آپ دوست بن جائیں وہ ذلیل نہیں ہوسکتا اے ہمارے رب! آپ بابرکت اور بلند رتبے والے ہیں۔

[375]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَهُ، وَقَالَ: ((اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا سکھائی، پھر سابقہ دعا بیان کی لیکن اس میں یہ لفظ بھی تھے: ((اِهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ .))

[۸۱]......بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي التَّعَوُّذِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

باب: گمراہی وغیرہ سے پناہ مانگنا

[376]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ حَمْدَانَ الْبُسْرِيُّ، ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ

---

[375] ضعيف: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر راوی کا وہم ہے۔ الأحاد والمثاني لابن أبي عاصم: 415، المعجم الكبير للطبراني: 3887.

[376] ضعيف: سلیمان بن سفیان اور ہلال بن یحیٰی راوی ضعیف ہیں۔ سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب ما يقول عند رؤية الهلال، رقم: 3451، وقال: حسن غريب، مسند أحمد: 162/1، رقم: 1397، مسند أبي يعلى: 662.

سُفْيَانَ الْمَدِينِيُّ ، ثنا بِلَالُ بْنُ يَحيَى بنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ ، وَغَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ . رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ)) .

ترجمة الحديث: حضرت بلال بن یحیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ اپنے باپ سے وہ ان کے دادے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: ((اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَ الْإِسْلَامِ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ .)) ''اے اللہ! اسے ہم پر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما، نہ گمراہ ہونے والے اور نہ گمراہ کرنے والے، میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔

[377]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ أَبِي الْمُصَفَّى ، أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ، أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبد اللہ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ .))

[378]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو: ((وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءِ مُضِرَّةٍ ، وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے: ((أَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ .)) ''میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ایسی تنگی سے جو نقصان دہ ہو اور ایسے فتنے سے جو گمراہ کرنے والا ہو''

---

[377] ضعيف: عبد اللہ بن صالح راوی ضعیف ہے نیز ابو المصفیٰ مجہول ہے۔ الدعاء للطبرانی : 1445 ، المستدرك للحاكم : 525/1، رقم : 1924 ، الدعوات الكبير للبيهقى : 253 .

[378] حسن لغيره: سنن النسائى ، كتاب السهو ، باب نوع آخر ، رقم: 1307 ، مسند أحمد : 264/4، رقم : 18325 ، مصنف ابن أبى شيبة : 44/6، رقم : 29346 وله طريق آخر حسن فى السنن النسائى : 1306 وانظر ما تقدم برقم : 129 .

[379]...... ثنا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ كَعْبٍ، أَنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: ((لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ)). قَالَ كَعْبٌ: وَأَخْبَرَنِي صُهَيْبٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْصَرِفُ بِهَذَا الدُّعَاءِ.

ترجمة الحديث: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت داؤد رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ((لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ .)) ''جسے تو دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روکنا چاہے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔'' حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ بھی اسی دعا کے ساتھ نماز سے فارغ ہوتے تھے۔

[380]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ أَنْ تُضِلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ)).

ترجمة الحديث: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ((اَللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ أَنْ تُضِلَّنِيْ أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ)) ''اے اللہ تعالیٰ! میں آپ کی عزت کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ آپ مجھے گمراہ کر دیں آپ زندہ ہیں جنہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔''

[381]...... حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، عَنِ ابْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو: ((اللَّهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ، وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ، وَلَا هَادِيَ لِمَنْ أَضْلَلْتَ، وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ، وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا، وَشَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا)).

[379] حسن: سنن النسائی، كتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، رقم: 1347، مسند البزار: 2092، صحيح ابن خزيمة: 745.

[380] صحيح البخاری، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ (وهو العزيز الحكيم)، رقم: 7383، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعا، باب فی الأدعية، رقم: 2717 (6899)، السنن الكبرىٰ للنسائی: 7637.

[381] صحيح: السنن الكبرىٰ للنسائی: 10370، مسند أحمد: 424/3، رقم: 15492، مسند البزار: 3724.

ترجمة الحدیث: حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے:((اَللّٰهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَّ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ أَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَّ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا وَشَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا .)) ''اے اللہ تعالیٰ! جس شخص کے لیے آپ رزق فراخ کرنا چاہیں اسے کوئی تنگ نہیں کرسکتا اور جس کا رزق اپ تنگ کرنا چاہیں اسے کوئی کشادہ نہیں کرسکتا جسے آپ گمراہ کر دیں اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور جس کو آپ ہدایت دینا چاہیں اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا جس سے آپ روک دیں اسے کوئی دے نہیں سکتا اور جسے آپ دینا چاہیں اسے کوئی روک نہیں سکتا جسے آپ دور کرنا چاہیں اسے کوئی نزدیک نہیں کر سکتا اور جسے آپ قریب کرنا چاہیں اسے کوئی دور نہیں کرسکتا۔اے اللہ تعالیٰ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جو آپ نے ہمیں عطا کی ہے اور اس چیز کے شر سے جسے آپ نے ہم سے روک دیا ہے۔''

[382]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ ، وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ ، وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ .

ترجمة الحدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ آزمائش کی مشقت سے بدبختی کے پانے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ پکڑتے تھے۔(یعنی آپ ﷺ کی یہ دعا ہوتی تھی:((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشِّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ .))

[383]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ ، وَجَهْدِ الْبَلَاءِ . قَالَ سُفْيَانُ: وَأَرَاهُ قَالَ: ((وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ)) .

ترجمة الحدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ ان چیزوں سے پناہ طلب کیا کرتے تھے: (۱) بری تقدیر (۲) بدبختی کا ملنا (۳) آزمائش کی سختی ۔سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرے خیال میں اس میں شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ بھی ہے۔

شرح: شماتت اعداء: اس کا مطلب ہے دشمنوں کا خوش ہونا یعنی اگر کسی انسان کے بہت زیادہ دشمن ہوں اور وہ اس کی جان کے پیاسے ہوں وہ تو کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیں گے جس میں اس کو بے عزت کرنا مقصود

[382] صحيح البخاري ، كتاب الدعوات ، باب التعوذ من جهد البلاء ، رقم : 6347، صحيح مسلم ، كتاب الذكر والدعا ، باب فى التعوذ من سوء القضاء ، رقم : 2707 (6877) .

[383] صحيح: انظر الحديث السابق .

ہوا ایسے حالات میں اگر دشمنوں کو خوشی کا موقع ملے تو انسان کو بڑی کوفت ہوتی ہے حضرت ہارون علیہ السلام کی داڑھی کو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور سے واپسی پر پکڑ لیا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا: ((وَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَاءَ .)) ''آپ دشمنوں کو خوش نہ کریں۔''

[384]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، ثنا سُفْيَانُ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ أَخِي أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: ((اللّٰهُمَّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ)) ''اے اللہ! میری مدد کیجئے اور میرے خلاف مدد نہ کرنا میرے لیے تدبیر کرنا میرے خلاف تدبیر نہ کرنا۔''

[385]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ((اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ .)) ''اے اللہ تعالیٰ! جسے آپ (کچھ) دیں اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے آپ روک دیں اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔''

[386]...... حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، ثنا ابْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت کی مزید سند۔

[387]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، حَدَّثَنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ

---

[384] صحيح: سنن أبى داؤد، كتاب الوتر، باب ما يقول الرجل اذا سلم، رقم: 1510، سنن الترمذى: 3551، السنن الكبرىٰ للنسائى: 10368 .

[385] حسن صحيح: مسند أحمد: 195/4، رقم: 16839، مصنف ابن أبى شيبة: 240/6، رقم: 31046، مسند عبد بن حميد: 416 .

[386] صحيح: مسند أحمد: 98/4، رقم: 16894، الأدب المفرد للبخارى: 666 .

قَـالَ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ. اللّٰهُ أَكْبَرُ. الْحَمْدُ لِلَّهِ. الْحَمْدُ لِلَّهِ. لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ وَشَرِّ يَوْمِ الْحَشْرِ)).

ترجمة الحديث حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: "اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَشَرِّيَوْمِ الْحَشْرِ." "اللہ بہت بڑے ہیں، اللہ تعالیٰ بہت بڑے ہیں، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، برائی سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے، اے اللہ تعالیٰ! میں آپ سے اس مہینے کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں بُری تقدیر اور حشر کے دن کی شر سے۔"

[۸۲]......بَابٌ

باب:

[388]...... حَـدَّثَـنَـا هِشَـامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: مَرَّ بِنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلَاجِ، فَدَعَاهُ مَكْحُولٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدِّثْنَا حَدِيثَ ابْنِ عَائِشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَائِشٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الطَّيِّبَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَتَتُوبَ عَلَيَّ، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ)).

ترجمة الحديث حضرت عبدالرحمٰن بن عایش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الطَّيِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَأَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمْنِيْ وَتَتُوْبَ عَلَيَّ وَإِذَاأَرَدْتَ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ.)) "اے اللہ تعالیٰ! میں آپ سے پاکیزہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں اسی طرح منکرات کو چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں، مجھے معاف کر دیجیے مجھ پر رحم فرما، اور مجھ پر رجوع فرما، جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا پروگرام ہو تو مجھے بغیر فتنے میں مبتلا کیے فوت کرنا۔"

---

[387] ضعيف: سند میں رجل، مجہول ہے۔ مسند أحمد: 395/5، رقم: 22791، مصنف ابن أبي شيبة: 342/2، رقم: 9727.

[388] **صحيح**: سنن الدارمي: 2195، شرح السنة للبغوي: 924، وله شاهد في سنن الترمذي: 3235 وغيره.

[389]...... ثنا يُوسُفُ الْقَطَّانُ، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ إِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُون)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ إِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ .)) ''اے اللہ! اگر آپ کسی قوم کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہیں تو مجھے آپ بغیر آزمائش کے پہلے ہی فوت کرنا۔''

[۸۳]...... بَابٌ فِي قِصَّةِ الدَّجَّالِ

باب: دجال کا قصہ

دجال: دجل (ن) کا معنی جھوٹ بولنا ہے اور دَجَلَ الشَّيْئَ سے مراد کسی چیز کو ڈھانپنا ہے۔ دجال کو دجال اس لیے کہتے ہیں کیونکہ وہ خلاف باطن کے اظہار کرے گا۔ (المنجد)

اور ''دجال'' بڑا جھوٹا یہ ایک شخص کا نام ہے جو آخر زمانہ میں ظاہر ہو گا۔ (مصباح اللغات)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی نے اپنی امت کو مسیح دجال کے فتنے سے ڈرایا ہے۔ خبردار! وہ کانا ہو گا۔ لیکن تمہارا رب عزوجل ایسا نہیں۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''ک، ف، ر'' لکھا ہو گا جسے ہر مسلمان پڑھ لے گا۔ (مسلم ۲/ ۴۰۰)

دجال کا فتنہ بڑا زبردست ہو گا اس لیے رسول اللہ ﷺ ہر نماز میں اس کے فتنے سے پناہ طلب کرتے تھے۔ (مسلم ۱/ ۲۱۷)

کیونکہ وہ اس مردے کو زندہ کرے گا جسے وہ پہلے قتل کرے گا۔ دنیا کی زیبائش اور سرسبزی و شادابی اس کے ساتھ ہو گی اس کے ساتھ جنت اور آگ ہو گی، نہریں ہونگیں، اور زمین کے خزانے اس کے پیچھے اس طرح پھریں گے جس طرح شہد کی مکھی ہوتی ہے اگر آسمان کو بارش کا حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ اپنے خزانے باہر نکال دے گی۔ آپ اندازہ کریں اگر اتنی کرنی والا پیر ہمارے ملک میں آجائے جہاں ضعیف الاعتقادی اپنی آخری حدوں کو چھو رہی ہے تو عوام الناس کا کیا حال ہو گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((فَمَنْ اَدْرَكَ مِنكُمْ فَلْيَقْرَ أْعَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ .)) ''جو کوئی اسے پائے وہ سورۃ الکھف کی ابتدائی (دس) آیات تلاوت کرے وہ اس فتنے سے محفوظ رہے گا۔''

---

[389] صحیح لغیره: المعجم الكبير للطبراني: 8117، مسند الروياني: 1241، رؤية الله للدارقطني: 250.

[390]...... ثنا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، ثنا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: ثنا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا طَوِيلًا ، فَقَالَ فِيمَا حَدَّثَنَا: إِنَّهُ يَأْتِي الْمَدِينَةَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِهِمْ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ . فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُهُ ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ ، أَتَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لا . فَيُسَلَّطُ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ . فَيَقُولُ حِينَ يَحْيَى: مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً فِيكَ مِنِّي الْآنَ . فَيُرِيدُ قَتْلَهُ الثَّانِيَةَ فَلا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَاللّٰهُ سَلَّطَهُ فِي الِابْتِدَاءِ عَلَى قَتْلِهِ وَإِحْيَائِهِ ، ثُمَّ مَنَعَهُ مِنَ الثَّانِيَةِ .

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دجال کے متعلق لمبی حدیث بیان فرمائی جس میں آپ نے یہ بھی فرمایا: ''کہ وہ مدینہ آنا چاہے گا حالانکہ اس پر مدینہ میں داخل ہونا حرام ہو گا اس دن اس کی طرف ایک آدمی نکلے گا جو تمام کائنات میں سے بہترین شخص ہو گا یا فرمایا کہ وہ بہترین لوگوں میں سے ہو گا وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے کیونکہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے متعلق خبر دی تھی۔ وہ دجال (حاضرین سے) کہے گا: آپ بتائیں اگر میں اس کو قتل کر کے زندہ کر دوں کیا تم اس معاملے (یعنی میرے رب ہونے) میں شک کرو گے؟ لوگ کہیں گے نہیں۔ وہ اس پر مسلط ہو کر قتل کرے گا پھر اسے زندہ کرے گا وہ شخص جب زندہ ہو گا تو کہے گا میں تیرے بارے میں پہلے سے زیادہ بصیرت والا ہو گیا ہوں (کہ واقعی تو دجال ہے)۔ دجال دوبارہ اسے قتل کرنے کی کوشش کرے گا لیکن اب کی بار اس پر مسلط نہیں ہو سکے گا۔'' حافظ ابوبکر صاحب کتاب میں فرماتے ہیں: شروع میں قتل کرنے پر اللہ تعالیٰ اسے مسلط کریں گے جس کے بعد وہ زندہ بھی کرے گا لیکن دوبارہ اس پر مسلط ہونے سے اللہ تعالیٰ اسے دور کر دیں گے۔

[391]...... ثنا أَبُو عُمَيْرٍ ، ثنا ضَمْرَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَكَانَ أَكْثَرُ خُطْبَتِهِ مَا يُحَدِّثُنَا عَنِ الدَّجَّالِ وَيُحَذِّرُنَاهُ ، فَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ عَلَى

---

[390] صحيح البخاري ، كتاب الفتن ، باب لا يدخل الدجال المدينة ، رقم: 7132 ، صحيح مسلم ، كتاب الفتن ، باب في صفة الدجال ، رقم: 2938 (7375) ، مصنف عبد الرزاق: 20824 .

[391] حسن: سنن ابن ماجه ، كتاب الفتن ، باب فتنة الدجال ، رقم: 4077 ، المعجم الكبير للطبراني: 7644 ، المستدرك للحاكم: 536/4 ، رقم: 8620 .

الْأَرْضِ أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَهُ أُمَّتَهُ، وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ، وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لا مَحَالَةَ. فَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُ كُلِّ مُسْلِمٍ. وَإِنْ يَخْرُجْ بَعْدِي فَكُلُّ امْرِءٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ قِلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَيَعِيثُ يَمِينًا وَيَعِيثُ شِمَالًا، فَيَا عِبَادَ اللَّهِ، اثْبُتُوا فَإِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ: أَنَا نَبِيٌّ، وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي. ثُمَّ يُثَنِّي فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ. وَلَنْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا. وَإِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ. وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ. فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَتْفُلْ فِي وَجْهِهِ. وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنَّ مَعَهُ جَنَّةً وَنَارًا، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ، فَمَنِ ابْتُلِيَ بِنَارِهِ فَلْيَقْرَأْ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْكَهْفِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ تَكُنْ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا، كَمَا كَانَتِ النَّارُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ. وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنَّ مَعَهُ شَيَاطِينَ تَتَمَثَّلُ عَلَى صُورَةِ النَّاسِ، فَيَأْتِي الْأَعْرَابِيُّ فَيَقُولُ: أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأُمَّكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَتَمَثَّلُ شَيَاطِينُهُ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: يَا بُنَيَّ، اتَّبِعْهُ؛ فَإِنَّهُ رَبُّكَ. وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يُسَلَّطَ عَلَى نَفْسٍ فَيَقْتُلَهَا ثُمَّ يُحْيِيَهَا، وَلَنْ يُقَدَّرَ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ، وَلَا يَصْنَعُ ذَلِكَ بِنَفْسٍ غَيْرِهَا، وَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا فَإِنِّي أَبْعَثُهُ الْآنَ فَيَزْعُمُ أَنَّ لَهُ رَبًّا غَيْرِي، فَيَبْعَثُهُ فَيَقُولُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ، وَأَنْتَ الدَّجَّالُ عَدُوُّ اللَّهِ. وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَقُولَ لِلْأَعْرَابِيِّ: أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيُمَثِّلُ لَهُ شَيَاطِينَهُ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِ. وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَأْمُرَ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ، فَيَمُرُّ بِالْحَيِّ مِنَ الْعَرَبِ فَيُكَذِّبُونَهُ، فَلَا يَبْقَى لَهُمْ سَائِمَةٌ إِلَّا هَلَكَتْ. وَيَمُرُّ بِالْحَيِّ مِنَ الْعَرَبِ فَيُصَدِّقُونَهُ، وَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ، فَتَرُوحُ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيهِمْ مِنْ يَوْمِهِمْ ذَلِكَ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، وَأَدَرَّهُ ضُرُوعًا. وَإِنَّ أَيَّامَهُ أَرْبَعُونَ يَوْمًا: يَوْمًا كَالسَّنَةِ، وَيَوْمًا دُونَ ذَلِكَ، وَيَوْمًا كَالشَّهْرِ، وَيَوْمًا دُونَ ذَلِكَ، وَيَوْمًا كَالْجُمُعَةِ، وَيَوْمًا دُونَ ذَلِكَ، وَيَوْمًا كَالْأَيَّامِ، وَسَائِرَ أَيَّامِهِ كَالشَّرَرَةِ فِي الْجَرِيدَةِ. سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيَّ، يَقُولُ: لَيْسَ عَلَى أَهْلِ الْقَدَرِ حَدِيثٌ أَشَدَّ مِنْ حَدِيثِ الدَّجَّالِ - وَأَحْسَبُهُ ذَكَرَهُ عَنْ بَعْضِ الْمُتَقَدِّمِينَ - يَقُولُ: لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَرَادَ ذَلِكَ وَشَاءَهُ، وَلَوْ لَمْ يُرِدْهُ وَيَشَأْهُ لَمْ يَكُنْ خَلَقَهُ، وَلَوْ شَاءَ لَمْ يَخْلُقْهُ، ثُمَّ أَمَرَ الْأَسْبَابَ الَّتِي أَرَادَهَا اللَّهُ فَأَجَابَتْهُ وَسَخَّرَهَا لَهُ، وَلَوْ لَمْ يُرِدْ ذَلِكَ مَا كَانَتْ، وَغَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ

تَعَالَى خَلَقَ خَلقًا فَيُرِيدُ ذَلِكَ الْخَلْقُ أَمْرًا، وَاللّٰهُ غَيرُ مُرِيدٍ لَهُ وَلَا شَاءَهُ، فَيَكُونُ مَا أَرَادَ ذَلِكَ الْخَلْقُ الضَّعِيفُ فِي هَيْئَةِ الْمَعْدُومِ بَعْدَ وُجُودِهِ الَّذِي اللّٰهُ الْمُشِيءُ لَهُ وَالْمُعْدِمُ لَهُ.

ترجمة الحديث حضرت ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ اکثر خطبہ میں دجال کا تذکرہ کرتے رہتے تھے اور اس کے فتنے سے ہمیں ڈراتے تھے چنانچہ آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! روئے زمین پر دجال کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہوا اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی مبعوث فرمایا اس نے اپنی قوم کو دجال کے فتنے سے ڈرایا اور میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو لامحالہ وہ تم ہی میں نکلے گا۔ اگر تو میری موجودگی میں آیا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے اس سے جھگڑوں گا اور اگر میرے بعد نکلا تو ہر آدمی خود اپنے نفس کا دفاع کرے اور ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ میرا نائب ہوگا اور وہ شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا وہ دائیں بائیں جائے گا۔ اے اللہ تعالیٰ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ وہ سب سے پہلے کہے گا میں نبی ہوں۔ حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور پھر وہ کہے گا میں تمہارا رب ہوں۔ حالانکہ مرنے سے پہلے تم اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے اور وہ کانا ہوگا لیکن تمہارا رب ایسا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر مومن پڑھے گا۔ تم میں سے جو کوئی اس کو دیکھے وہ اس کے چہرے پر تھوک دے اس کے فتنوں میں سے یہ بھی ہوگا کہ اس کے ساتھ جنت اور جہنم بھی ہوگی۔ دراصل اس کی جنت جہنم ہوگی اور اس کی جہنم دراصل جنت ہوگی جسے اس کی جہنم کے ساتھ آزمایا گیا وہ سورۃ الکہف کا آخری حصہ تلاوت کرے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرے۔ تو وہ آگ اس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی۔ جس طرح حضرت ابراھیم علیہ السلام پر ہوگئی تھی اس کے فتنوں میں سے یہ بھی ہوگا کہ اس کے پاس انسانی شکل کے شیطان بھی ہوں گے جو انسانی شکل اختیار کرسکیں گے وہ ایک اعرابی کے پاس جائے گا اور اسے کہے گا یہ بتلا کہ اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر دوں تو کیا میرے رب ہونے کا یقین کر لے گا۔ وہ اعرابی کہے گا: ہاں! پھر شیطان اس کے والدین کی شکل بنا کر ظاہر ہوں گے اور وہ اسے کہیں گے: اے بیٹا! اس کا کہنا مان کیونکہ یہ تیرا رب ہے اور اس کا فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ ایک شخص کو قتل کرے گا اور پھر اسے زندہ کرے گا لیکن پھر دوبارہ اسے قتل نہیں کر سکے گا اور دوبارہ کسی کو قتل بھی نہیں کر سکے گا وہ کہے گا میرے اس بندے کی طرف دیکھو میں اسے اب زندہ کروں گا اور اس کا یہ خیال ہے کہ اس کا میرے علاوہ کوئی دوسرا رب بھی ہے اسے زندہ کر کے پوچھے گا: تیرا رب کون ہے؟ وہ شخص کہے گا میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور تو اللہ تعالیٰ کا دشمن دجال ہے۔ اس کا فتنہ یہ بھی ہوگا کہ ایک اعرابی کو کہے گا ذرا یہ تو بتا اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر دوں کیا تو میرے رب ہونے کا اقرار کرے گا وہ کہے گا ہاں تو شیطان اس کے والد کی شکل میں ظاہر ہوگا۔ اس کا فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا چنانچہ وہ بارش برسائے گا اور زمین کو نباتات اگانے کا حکم دے گا وہ

اگائے گی وہ ایک عرب قبیلے کے پاس سے گزرے گا جو اس کی تکذیب کریں گے ان کا کوئی مویشی زندہ نہیں بچے گا بلکہ سب ہلاک ہوجائیں گے اور ایک دوسرے قبیلے کے پاس سے گزرے گا جو اس کی تصدیق کریں گے تو وہ آسمان کو حکم دے گا وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا وہ قسم قسم کی نباتات اگائے گی۔ شام کے وقت ان کے مویشی خوب موٹے تازے واپس آئیں گے ان کی کوکھیں بھری ہوں گیں اور ان کے پستانوں میں زیادہ دودھ ہوگا اور یقیناً اس کا پھرنا چالیس دن ہوگا جن میں ایک دن سال جتنا ہوگا دوسرا اس سے ذرا کم اور ایک دن مہینے جیسا اور دوسرا دن اس سے ذرا کم اور ایک دن جمعہ جیسا اور دوسرا دن ذرا اس سے کم اور باقی سارے دن ایسے گزر جائیں گے جیسے کھجور کی چھڑی میں شعلہ ہوتا ہے۔'' میں نے عبداللہ بن معاذ العنبری سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے قدریہ پر اس حدیث سے زیادہ سخت حدیث نہیں دیکھی۔ میرے خیال میں یہ بات انہوں نے بعض متقدمین سے سنی تھی وہ کہتے ہیں کہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ارادہ کیا اور چاہا لہٰذا اس طرح ہوگیا اور اگر وہ نہ ارادہ کرتے اور وہ نہ چاہتے تو وہ اسے دوبارہ زندہ نہ کرسکتا اور اگر وہ چاہتا تو اسے پیدا نہ کرتا۔ پھر اللہ نے ان اسباب کو حکم دیا جن کا اس نے ارادہ کیا تھا تو ان اسباب نے اس کا حکم مانا اور اس کے واسطے ان اسباب کو مسخر کر دیا اور اگر اللہ تعالیٰ ارادہ نہ فرماتے تو اس نے اس طرح نہیں ہونا تھا اور یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مخلوق کو پیدا کرنا چاہیں اور وہ مخلوق کسی ایسے امر کا ارادہ کرے جو اللہ تعالیٰ کے ارادے کے علاوہ ہو اور اسے اللہ تعالیٰ نہ چاہتے ہوں تو وہ اس ضعیف مخلوق کے ارادے کے مطابق وجود کے بعد معدوم کی حالت میں ہوجاتے ہیں۔ حالانکہ اس کا موجود اور معدوم ہونا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

[٨٤]...... بَابٌ

باب:

[392]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ابْنُ أَخِي حَزْمٍ الْقَطِيعِيِّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ أَجَلُ الْعَبْدِ بِأَرْضٍ أَوْثَبَتْهُ إِلَيْهَا حَاجَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ أَقْصَى أَثَرِهِ، فَيُقْبَضَ، فَتَقُولُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: هَذَا عَبْدُكَ مَا اسْتَوْدَعْتَنِي.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی شخص کی موت کسی جگہ لکھی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے وہاں کوئی ضرورت بنا دیتا ہے اور اس کے قدموں کے

---

[392] صحيح وللحديث شواهد: سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والإستعداد له، رقم: 4263، مسند البزار: 1889، المستدرك للحاكم: 41/1، رقم: 122.

نشانات وہاں تک پہنچ جاتے ہیں اور تقدیر کے مطابق اس کی روح وہاں قبض کر لی جاتی ہے قیامت کے دن وہ زمین کہے گی اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے جسے تو نے میرے پاس امانت رکھا تھا۔''

شرح موت کہاں آئے گی؟: کسی انسان کو یہ معلوم نہیں کہ اس کی موت کس جگہ آئے گی اگر انسان کو پتہ چل جائے تو وہاں جانے کی کوشش نہ کرے اور یہ ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ چنانچہ سورۃ لقمان میں ارشاد ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴾ (لقمان : ٣٤)

''اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی حاملہ کے پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے کہ نر ہے یا مادہ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی بے شک اللہ ہی جاننے والا اور خبردار ہے۔''

[393]...... ثنا وَهْبَانُ ، ثنا خَالِدٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لا تَعْجَبُوا بِعَمَلِ أَحَدٍ حَتَّى تَنْظُرُوا بِمَا يُخْتَمُ لَهُ ، فَإِنَّ الْعَامِلَ يَعْمَلُ زَمَانًا مِنْ دَهْرِهِ أَوْ بُرْهَةً مِنْ دَهْرِهِ بِعَمَلٍ صَالِحٍ لَوْ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيَعْمَلُ عَمَلًا سَيِّئًا . وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ زَمَانًا مِنْ دَهْرِهِ بِعَمَلٍ لَوْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ فَيَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا . فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ قَبْلَ مَوْتِهِ فَوَفَّقَهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ)) .

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی کے عمل دیکھ کر تعجب نہ کرو حتیٰ کہ تم دیکھ لو کہ اس کا خاتمہ کس چیز پر ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک کام کرنے والا عرصہ تک اس طرح کے کام کرتا ہے کہ اگر اس حالت میں فوت ہو جائے تو سیدھا جنت میں داخل ہو جائے۔ لیکن اس کے بعد وہ برے عمل شروع کر دیتا ہے اسی طرح ایک دوسرا شخص عرصہ تک برے اعمال کرتا رہتا ہے کہ اگر اسی حالت میں فوت ہو جاتا تو جہنمی ہوتا لیکن اس کے بعد وہ نیک اعمال کرنے شروع کر دیتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی انسان کے ساتھ خیر کا ارادہ چاہتے ہیں تو اسے موت سے پہلے بہتر کاموں کی توفیق دے دیتے ہیں چنانچہ وہ نیک اعمال کرتا ہے۔

---

[393] صحيح: سنن الترمذی ، كتاب القدر ، باب ماجاء أن الله كتب كتابا ، رقم : 2142 مختصراً ، مسند أحمد : 120/3 ، رقم : 12214 ، مسند أبي يعلى : 3756 .

[394]...... ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، ثنا وُهَيْبٌ، ثنا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لا عَلَيْكُمْ أَنْ لا تَعْجَبُوا بِأَحَدٍ حَتَّى تَعْلَمُوا بِمَا يُخْتَمُ لَهُ)).

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم کسی کے اعمال کے متعلق تعجب نہ کیا کرو حتیٰ کہ تم معلوم کرلو کہ اس کا خاتمہ کن اعمال پر ہوتا ہے۔''

[395]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، ثنا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لا تَنْعَمُوا أَنْ تَعْجَبُوا))، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت خوش ہو کہ تمہیں کسی کے عمل پر تعجب ہے۔'' .... پھر وہی حدیث ذکر کی۔

[396]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لا تَنْعَمُوا أَنْ تَعْجَبُوا مِنْ عَمَلِ أَحَدٍ حَتَّى تَنْظُرُوا مِثْلَهُ))

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کسی کے عمل سے تعجب کر کے زیادہ خوش نہ ہونا حتیٰ کہ اس کا آخری عمل تم دیکھ لو'' ...... پھر سابقہ حدیث کے طرح بیان کیا۔

[397]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ؟ قَالَ: ((يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ مَوْتِهِ)).

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس سے بہتر کام کراتے ہیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ تعالیٰ اس سے کس طرح کام کراتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''فوت ہونے سے پہلے اس کو صالح اعمال کی توفیق دیتے ہیں۔''

[398]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ، ثنا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت کی ایک اور سند۔

---

[394] صحيح: انظر الحديث السابق.

[395] صحيح: مسند أبي يعلى: 3821، مسند البزار: 6603.

[396] صحيح: انظر الأحاديث السابقة.

[397] صحيح: انظر ما تقدم برقم: 395.

[398] صحيح: انظر الحديث السابق.

[399]...... وَثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت کی ایک اور سند۔

[400]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَلَهُ)) . قِيلَ: وَمَا عَسَلُهُ؟ قَالَ: ((يُفْتَحُ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ مَوْتِهِ فَيَقْبِضُهُ عَلَيْهِ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابوعنبہ الخولانی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے حرکت کراتے ہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا: کس چیز کی حرکت کراتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اس کی مدت سے پہلے اس کے لیے عمل صالح کو کھول دیتے ہیں اور نیک اعمال پر اس کی موت واقع ہوتی ہے۔''

[401-403]...... وَفِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .. وَعَنْ عُمَرَ الْجُمَعِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت حضرت عمرو بن الحمق، حضرت عمر الجمعی اور حضرت ابوامامہ الباھلی رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے جو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

[۸۵]...... بَابٌ

باب:

[404]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ يُدْلِي عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحُجَّةٍ وَعُذْرٍ: رَجُلٌ مَاتَ فِي الْفَتْرَةِ، وَرَجُلٌ أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ هَرِمًا، وَرَجُلٌ أَصَمُّ أَبْكَمُ، وَرَجُلٌ مَعْتُوهٌ. فَيَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ مَلَكًا رَسُولًا فَيَقُولُ: اتَّبِعُوهُ. فَيَأْتِيهِمُ

---

[399] صحيح: مسند أحمد: 106/3، رقم: 12036، الأحاديث المختارة للضياء: 1935.

[400] حسن: مسند أحمد: 200/4، رقم: 17784، مسند الشاميين للطبراني: 839، مسند الشهاب: 1389.

[401] حديث عمرو بن الحمق رضي الله عنه، مسند أحمد: 224/5، رقم: 21949، مسند البزار: 286/6، رقم: 2309.

[402] حديث عمر الجمعي رضي الله عنه، مسند أحمد: 135/4، رقم: 17217.

[403] حديث أبی امامة رضي الله عنه، المعجم الكبير للطبرانی: 7522.

[404] ضعيف: علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے اس کا متابع حسن بصری مدلس ہے۔ مسند اسحاق بن راهويه: 514، الزهد لأبی موسیٰ: 97، وهو فی مسند أحمد: 24/4، رقم: 16302، من طريق آخر و سنده ضعيف.

الـرَّسُـولُ فَيُـؤَجِّـجُ لَهُـمْ نَارًا، ثُمَّ يَقُولُ: اقْتَحِمُوهَا . فَمَنِ اقْتَحَمَهَا كَانَتْ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلامًا، وَمَنْ لا، حَقَّتْ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ .

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چار آدمی اللہ تعالیٰ کے پاس حجت اور عذر پیش کریں گے: (۱) جو شخص فترت کی حالت میں (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے قبل کے دور میں) مرا تھا (۲) ایک آدمی کو اسلام نے پایا لیکن اس وقت وہ بوڑھا ہو چکا تھا (۳) جو شخص گونگا بہرا ہوا (۴) پاگل شخص، اللہ ان کی طرف ایک فرشتے کو قاصد بنا کر بھیجے گا اور فرمائے گا تم اس کی پیروی کرو وہ فرشتہ ان کے لیے آگ بھڑکائے گا اور انہیں کہے گا کہ تم سبھی اس میں داخل ہو جاؤ اب جو شخص اس آگ میں داخل ہو گیا تو یہ آگ اس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی اور جو اس میں داخل نہ ہوا اس پر عذاب کا حکم ثابت ہو جائے گا۔''

[405]...... حَـدَّثَنَا ابْنُ مُصَفًّى، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو، عَـنْ يَـحْيَى بْنِ أَبِي السَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِينَا يَوْمَ تَبُوكَ فَحَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لَكُمْ بِهَذَا الْمَسِيرِ، وَقَدْ أَذِنَ لَكُمْ بِالرُّجُوعِ)) .

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے دن ہم میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس پر چلنے کی اجازت دی ہے اور اس نے تمہیں واپس لوٹنے کی بھی اجازت دی ہے۔''

[406]...... ثنا هُدْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، وَمَطَرٍ الْوَرَّاقِ، وَدَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، وَعَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، أَحْسَبُهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُمْ يَتَنَازَعُونَ فِي الْقَدَرِ، هَذَا يَنْزِعُ آيَةً، وَهَذَا يَنْزِعُ آيَةً، فَكَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْهِهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ: ((أَلِهَذَا خُلِقْتُمْ أَمْ بِهَذَا أُمِرْتُمْ؟ لا تَضْرِبُوا كِتَابَ اللَّهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، انْظُرُوا مَا أُمِرْتُمْ بِهِ فَاتَّبِعُوهُ، وَمَا نُهِيتُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ)) .

ترجمة الحديث حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور وہ اپنے دادے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے پاس تشریف لائے اور وہ تقدیر کے متعلق جھگڑ رہے تھے۔ ایک شخص ایک آیت پیش کرتا

---

[405] حسن: مسند الشاميين للطبرانى : 865 .

[406] حسن صحيح: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فى القدر، رقم: 85، مسند أحمد: 196/2، رقم: 6846، المعجم الأوسط للطبرانى : 1308 .

ہے تو دوسرا جواباً دوسری آیت بطور استدلال پیش کرتا ہے یہ دیکھ کر غصے سے آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا گویا آپ کے چہرے پر انار نچوڑ دیا گیا ہو اور آپ نے فرمایا: ''کیا اس کے لیے تمہیں پیدا کیا گیا ہے اور اس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے کتاب اللہ کی بعض آیات کو دوسری آیت کے ساتھ مت ٹکراؤ تم صرف یہ دیکھو تمہیں کس چیز کا حکم دیا گیا ہے اس کی بجا آوری کرو اور جس سے تمہیں منع کیا گیا ہے اس سے اجتناب کرو۔''

[٨٦] ......بَابٌ

باب:

[407]...... ثنا الْحَسَنُ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ﴾ [الأحزاب: 7]، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَّلُهُمْ نُوحٌ، ثُمَّ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے: ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ﴾ (الاحزاب: ۷) ''اور جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا، اور آپ سے اور نوح علیہ السلام سے بھی۔'' کے متعلق ارشاد فرمایا: سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام سے پھر ان کے بعد دوسرے انبیاء سے بالترتیب اللہ تعالیٰ نے عہد لیا تھا۔

شرح: انبیاء علیہم السلام سے عہد و میثاق: جناب قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انبیاء علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصی عہد اس لیے لیا تھا تاکہ بعض انبیاء بعض کی تصدیق کریں اور ایک دوسرے کی پیروی کریں اور اپنی امتوں کو نصیحت کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت خود بھی کریں اور باقی لوگوں کو بھی اس کی دعوت دیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو ان کی صلب سے نکالا اور وہ چیونٹیوں کی مانند تھے۔

اور یہ میثاق کیا تھا اس کے متعلق مفسرین مختلف ہیں بعض کہتے ہیں کہ اقرار باللہ وصیت اور امر ہے لیکن پہلا قول راجح ہے کہ اس سے مراد اقرار باللہ کا عہد ہے۔ ایک انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا خصوصاً اولوالعزم پیغمبروں کا ذکر ہوا ہے اس لیے کہ لوگوں کو بتانا مقصود ہے کہ ان کا شرف مزید زیادہ ہوتا ہے اور فضیلت لوگوں کو معلوم ہو جائے اور اولوالعزم پیغمبروں کے ساتھ ہمارے آخری نبی اکرم ﷺ کو بھی ذکر کیا ہے جس میں آپ کی تعظیم اور شرف بتانا مقصود ہے سب سے پہلے نوح علیہ السلام اور آخر میں نبی ﷺ کا ذکر اس لیے ہوا ہے کہ ان کے درمیان سارے انبیاء و رسل اس عہد و پیمان پر گامزن رہے۔ (تفسیر فتح البیان ٥/ ٣٤٢)

---

[407] حسن: الأحاديث المختارة للضياء: 1160، الاوائل لابن أبی عاصم: 154.

[408]...... ثنا الْحَوْطِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَابْنُ مُصَفًّى، قَالُوا: ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ حُجْرِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ كَانَ أَوَّلَ أَمْرِ نُبُوَّتِكَ؟ قَالَ: أَخَذَ اللَّهُ مِنِّي الْمِيثَاقَ كَمَا أَخَذَ مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ﴾ [الأحزاب: 7] ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ .

ترجمة الحديث حضرت ابو مریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے سوال کیا آپ کی نبوت کا سب سے پہلا معاملہ کیا ہوا تھا؟ تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بھی اسی طرح عہد و پیمان لیا جس طرح باقی انبیاء سے عہد لیا تھا۔'' جیسے فرمان ہے: ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ﴾ (الاحزاب:۷) اس کے بعد مذکورہ حدیث ذکر کی۔

[۸۷]......بَابٌ

باب:

[409]...... ثنا الْحَوْطِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْكَلْبِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ)) .

ترجمة الحديث حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''میں لوح محفوظ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ تھا جب آدم علیہ السلام کو مٹی میں گوندھا گیا تھا۔''

[410]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى كُتِبْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: ((وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ)) .

ترجمة الحديث حضرت میسرۃ الفجر سے روایت ہے کہ میں نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ کب

---

[408] **ضعیف**: حجر بن حجر یا حجر بن مالک راوی مجہول ہے۔ اسے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ الأحادث والمثانی للمصنف : 2446، المعجم الكبير للطبرانی : 333/22، رقم : 835، و مسند الشامين له : 984 .

[409] **حسن لغيره**: مسند أحمد : 128/4، رقم : 17163، المعجم الكبير للطبرانی : 253/18، رقم : 631، المستدرك للحاكم : 600/2، رقم : 4175 .

[410] **صحيح**: مسند أحمد : 59/5، رقم : 20596، شرح مشكل الآثار للطحاوی : 5977، المعجم الكبير للطبرانی : 353/20، رقم : 823 .

نبی لکھے گئے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔''

[411]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى بُعِثْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: ((وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن شقیق ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! آپ کب نبی بنائے گئے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔''

[۸۸]...... بَابٌ

باب:

[412]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) . قَالَ: فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: ((اعْمَلُوا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ))

ترجمة الحديث: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! کیا میں اہل جنت، جہنمیوں سے معلوم کیے جا چکے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں تو اس نے کہا پھر لوگ عمل کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم کام کرو ہر ایک کے لیے اس کا کام آسان کر دیا جائے گا۔''

[413]...... حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ثنا شُعْبَةُ، ثنا يَزِيدُ الرِّشْكُ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت کی مزید سند۔

[414]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْبَزَّارِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ أَبُو الْمُنْذِرِ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ أَبُو حَمْزَةَ

---

[411] صحيح: مسند أحمد: 66/4، رقم: 16623، مصنف ابن أبي شيبة: 329/7، رقم: 36553، الإبانة لابن بطة: 1892.

[412] صحيح مسلم، كتاب القدر، باب كيفية خلق الآدمي فى بطن أمه، رقم: 2649 (6738)، مسند أحمد: 431/4، رقم: 19869، المعجم الكبير للطبراني: 130/18، رقم: 270.

[413] صحيح البخاري، كتاب القدر، باب حف القلم على علم الله، رقم: 6596، صحيح مسلم، كتاب القدر، باب كيفية الخلق الآدمي، رقم: 2649 (6738).

[414] صحيح لغيره: مسند أحمد: 256/6، رقم: 26193، مسند الشهاب: 1457، الزهد الكبير للبيهقي: 699 وله شاهد فى صحيح البخاري: 6502.

مَـوْلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ((وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ مَوْتِهِ، فَإِنَّهُ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَ تَهُ))، يَعْنِي الْمُؤْمِنَ.

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں کسی چیز کے کرنے میں اتنا تردد نہیں کرتا جتنا مومن کی موت کے وقت تردد کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اسے تکلیف میں مبتلا کرنا پسند نہیں کرتا۔''

[415]...... ثـنـا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ، ثنا بَشِيرٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ حَتَّى أَنَاخَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَتَيْتُكَ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعٍ، أَنْصَبْتُ بَدَنِي، وَأَسْهَرْتُ لَيْلِي، وَأَظْمَأْتُ نَهَارِي، وَأَنْصَبْتُ رَاحِلَتِي، لِأَسْأَلَكَ عَنْ خَصْلَتَيْنِ أَسْهَرَتَانِي. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: زَيْدُ الْخَيْلِ. قَالَ: ((أَنْتَ زَيْدُ الْخَيْرِ. سَلْ فَرُبَّ مُعْضِلَةٍ قَدْ سُئِلَ عَنْهَا)). فَقَالَ: أَسْأَلُكَ عَنْ عَلَامَةِ اللّٰهِ تَعَالَى فِيمَنْ يُرِيدُ، وَعَلَامَتِهِ فِيمَنْ لَا يُرِيدُ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟)) قَالَ: أَصْبَحْتُ أُحِبُّ الْخَيْرَ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِ، وَإِنْ عَمِلْتُ بِهِ أَيْقَنْتُ ثَوَابَهُ، وَإِنْ فَاتَنِي مِنْهُ شَيْءٌ حَنَنْتُ إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((هِيهِ هَذِهِ عَلَامَةُ اللّٰهِ فِيمَنْ يُرِيدُ، وَعَلَامَتُهُ فِيمَنْ لَا يُرِيدُ أَنْ لَوْ أَرَادَكَ لِلْأُخْرَى لَهَيَّأَكَ لَهَا، ثُمَّ لَا يُبَالِي بِأَيِّ وَادٍ هَلَكْتَ)).

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے اچانک ایک آدمی آیا اور اس نے اپنی سواری نبی اکرم ﷺ کے پاس بٹھا دی اور کہنے لگا: ''اے رسول اللہ ﷺ! میں آپ کے پاس سات دن کی مسافت طے کر کے آیا ہوں میں نے اپنا جسم تھکا دیا ہے اور راتوں کو جاگتا رہا اور دن کو پیاس کے ساتھ گزار دیا اور اپنی سواری کو بھی تھکا ڈالا تا کہ میں آپ سے دو چیزوں کے متعلق دریافت کروں جو مجھے رات کو سونے نہیں دیتیں۔'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بھئی! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: زید الخیل۔ آپ نے فرمایا: آج کے بعد تیرا نام زید الخیر ہے جو دل میں آئے سوال کیجئے۔ ممکن ہے بعض اوقات مشکل معاملے کا سوال کیا جاتا ہے۔ اس نے کہا: میں آپ سے اس علامت کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں اور جو علامت اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے؟ نبی

[415] ضعیف: عوف بن عمارۃ راوی ضعیف اور بشر مجہول ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 10464، معرفة الصحابه لأبي نعيم: 3026، وحلية الأوليا له: 376/1.

اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے کیسے صبح کی؟ میں نے عرض کیا: میں صبح سے ہی خیر کو پسند کرتا تھا اور جو خیر کا کام کرے اس کو بھی پسند کرتا تھا اور اگر اس کے مطابق میں عمل کروں مجھے اس کے ثواب کا یقین ہے اگر کوئی چیز مجھ سے رہ گئی تو مجھے اس کا شوق رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا خوب! یہ تو وہی علامت ہے جن کا اللہ تعالیٰ ارادہ کرتے ہیں اور جس کا ارادہ نہیں کرتے وہ یہ کہ اگر وہ تجھے دوسری علامت کے لیے ارادہ کرتے تو تجھے اس کے لیے تیار کرتے پھر وہ اس کی پروا نہ کرتے کہ تو کس وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔''

[416]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَّمَهُ دُعَاءً، وَأَمَرَهُ أَنْ يَتَعَاهَدَ هَذَا الدُّعَاءَ وَيَتَعَاهَدَ بِهِ أَهْلَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ حِينَ يُصْبِحُ: ((اللَّهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلِفٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ، فَمَشِيئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ، مَا شِئْتَ مِنْهُ كَانَ، وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ. إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)).

ترجمة الحديث: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ دعا سکھائی اور انہیں تاکید کی کہ خود بھی اور اہل خانہ کو بھی صبح کے وقت پڑھنے کی پابندی کرائے۔ وہ دعا یہ ہے: ((اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلَفٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَّذْرٍ فَمَشِيْئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا شِئْتَ مِنهُ كَانَ وَمَالَمْ تَشَأْلَمْ يَكُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةِ إِلَّا بِكَ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) ''اے اللہ تعالیٰ! جو بھی میں کہوں گا یا قسم اٹھاؤں یا نذر مانوں تو آپ کی مشیت اس کے آگے ہوگی جیسے آپ چاہیں گے وہ ہوگا اور جو آپ نہ چاہیں وہ نہیں ہوگا کسی نیکی کے کام کرنے کی طاقت یا برائی سے بچنے کی قوت آپ کے بغیر کسی کو نہیں ہوسکتی آپ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں۔''

[۸۹]...... بَابٌ

باب:

[417]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ

[416] ضعيف: ابو بکر بن أبی مریم راوی ضعیف ہے نیز سند میں انقطاع ہے۔ مسند أحمد: 191/5، رقم: 21666، المعجم الكبير للطبراني: 4803، عمل اليوم والليلة لإبن السنى: 47.

[417] ضعيف: سند میں راوی مجہول ہے۔ تفسير ابن أبي حاتم: 1622/5، تاريخ بغداد للخطيب (ذيل: 66/18)، مسند ابن أبي عمر كافي اتحاف الخبرة: 7842.

مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ جَلِيسٍ لَهُ بِالطَّائِفِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا ذَرَأَ اللّٰهُ تَعَالَى لِجَهَنَّمَ مَنْ ذَرَأَ، كَانَ وَلَدُ الزِّنَا مِمَّنْ ذَرَأَ لِجَهَنَّمَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے جہنم کے لیے مخلوق پیدا فرمائی تو ولد زنا (حرامی) کو بھی جہنم والی مخلوق میں سے پیدا فرمایا تھا۔''

شرح: ولد زنا: ولد زنا کے جہنمی ہونے کے بارے میں کوئی صحیح روایت نہیں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت سنن أبي داؤد میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ .)) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ولد زنا کے آزاد کرنے سے بہتر ہے میں کوڑے کے ساتھ فی سبیل اللہ فائدہ اٹھاؤں اسی طرح ابن ماجہ میں ضعیف سند کے ساتھ روایت آتی ہے کہ آپ سے ولد زنا کے متعلق سوال کیا گیا آپ نے فرمایا ولد زنا کو آزاد کرنے سے دو جوتے بہتر ہیں جن کو پہن کر میں جہاد کروں۔

علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں گویا اسی کے آزاد کرنے کا اجر قلیل ملتا ہے کیونکہ عادۃً ان پر شر غالب ہوتا ہے اور ان کی طرف احسان کرنے کا اجر کم ملتا ہے گویا یہ احسان الیٰ غیر اھلہ ہے۔ (عون المعبود ٤/ ٥٣) لہٰذا اس بچے کا اس جرم میں کیا قصور ہے اور نہ ہی ہم اسے جہنمی کہہ سکتے ہیں۔

[٩٠] ...... بَابٌ

باب: دنیا اچھی طرح طلب کرنی چاہیے

رزق اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس کے لیے محنت کرنا دوڑ دھوپ کرنا اور اسباب کو اختیار کرنا کوئی منع نہیں بلکہ اسلامی قوانین وضابطے کے تحت رزق طلب کیا جاسکتا ہے لیکن اگر انسان دنیا کے پیچھے پڑ جائے اور رزق کی طلب میں ایسے مگن ہو جائے کہ اپنا مقصد تخلیق ہی بھول جائے یہ اچھی عادت نہیں۔

جب صحابہ کرام نے مالداروں کے متعلق کہا تھا کہ وہ اجر میں ہم سے آگے نکل گئے ہیں تو آپ نے انہیں فرمایا اگر تم ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو تمہیں ان جیسا اجر مل جائے گا لیکن مال دار صحابہ کو پتہ چلا انہوں نے بھی یہ پڑھنا شروع کر دیا صحابہ نے پھر شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ((ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ .)) کہ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں ہے:

﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ﴾ (الجمعة: ١٠)

''جب جمعہ کی نماز پڑھ چکو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا رزق تلاش کرو۔''

[418]...... ثنـا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَجْمِلُوا فِي طَلَبِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ كُلًّا مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کو طلب کرنے میں تم عمدگی سے کام لیا کرو کیونکہ ہر انسان کو وہ رزق ضرور ملے گا جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔''

[419]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ شُبْرُمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَـنْ أَبِـي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَـدَّرَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى كُلِّ نَفْسٍ رِزْقَهَا وَمُصِيبَتَهَا وَأَجَلَهَا)).

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کا رزق تقدیر میں لکھ دیا ہے نیز اس کی مصیبت اور موت بھی لکھی جا چکی ہے۔''

[420]...... حَـدَّثَـنَـا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَـنْ جَـابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ: ((يَـا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهُ، فَلَا تَسْتَبْطِئُوا الرِّزْقَ، خُذُوا مَا حَلَّ، وَدَعُوا مَا حَرُمَ)).

ترجمة الحديث: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اس وقت تک کسی کو موت نہیں آئے گی جب تک وہ اپنا رزق مکمل نہ کر لے۔ رزق میں سستی نہ کرو بلکہ جو رزق حلال ہے اسے حاصل کرو اور جو حرام ہے اسے چھوڑ دو۔''

[٩١]...... بَابٌ

باب:

[421]...... ثـنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا زَيْدُ الْحُبَابُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ، قَالَ:

---

[418] صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب الاقتصاد فى طلب المعيشة، رقم: 2142، مسند البزار: 3719، المستدرك للحاكم: 3/2، رقم: 2133.

[419] صحيح لغيره: مسند أحمد: 327/2، رقم: 8343، صحيح ابن حبان: 6119، أخبار القضاء لوكيع: 38/3، 39.

[420] صحيح: سـنـن ابـن مـاجـه، كتـاب التجارات، باب الاقتصاد فى طلب المعيشة، رقم: 2144، المنتقى لابن الجارود: 556، المستدرك للحاكم: 4/2، رقم: 2135.

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ، يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، قَالَ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ الْفَرِيضَةِ، يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَيَسِّرْهُ لِي وَاقْدُرْهُ، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا لِي فِي دِينِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي، وَأَقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ .

ترجمة الحديث حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر کام کے لیے استخارہ اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو فرضی نماز کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے اور بعد میں یہ دعا پڑھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَاقْدُرْهُ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ شَرًّا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ." ''اے اللہ! میں آپ سے آپ کے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں اور آپ کی قدرت کی برکت سے طاقت مانگتا ہوں اور آپ سے بڑا فضل چاہتا ہوں کیونکہ آپ طاقت رکھتے ہیں اور میں کمزور ہوں اور آپ جانتے ہیں اور میں نادان ہوں اور آپ چھپی ہوئی چیزیں بھی جانتے ہیں۔ الٰہی! اگر آپ کے علم میں میرا یہ کام بہتر ہے میرے لیے دین اور دنیا اور انجام کار میں تو مقتدر کر اس کو اور آسان کر اس کو میرے لیے پھر مجھے بھی برکت عطا کر اور اگر آپ کے علم میں یہ کام برا ہے میرے لیے دین اور دنیا اور انجام کار میں تو دور کر دیجیے اس کو مجھ سے اور دور کر دے مجھے اس سے اور مقتدر کر میرے لیے خیر جہاں کہیں ہو پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔''

شرح استخارہ اللہ تعالیٰ سے مشورہ طلب کرنا ہوتا ہے کہ میں فلاں کام کرنا چاہتا ہوں کیا میرے لیے یہ کام بہتر ہے یا برا اس کے متعلق استخارہ ہوتا ہے اس کے لیے لازم نہیں کہ انسان کو خواب میں وہ کام دکھا دیا جائے یا کوئی دوسرا اشارہ کر دیا جائے بلکہ اگر وہ کام اس کے لیے بہتر ہوگا تو ہو جائے گا اگر بہتر نہ ہوا تو وہ کام نہیں ہوگا۔

[421] صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى (قل هو القادر)، رقم: 7390، سنن أبي داؤد: 1538، سنن الترمذي: 480.

استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل پڑھ کر مذکورہ دعا کی جائے اور " اِنْ کَانَ هٰذَا الْاَمْرُ" کی جگہ اپنے کام کا نام لیا جائے تو ان شاء اللہ اگر وہ کام بہتر ہوا تو ضرور ہو جائے گا ورنہ اللہ تعالیٰ کوئی دوسری آسانی پیدا فرما دیں گے۔

[422]...... ثنا السَّامِیُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ . فَإِنَّهُ لَيْسَ هُوَ نَسِيَ؛ وَلَكِنَّهُ نُسِّيَ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَتَرَكْنَا أَحَادِيثَ دَخَلَتْ فِي كِتَابِ الْفِتَنِ وَفِي كُتُبِ غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا يَدْخُلُ فِي الْقَدَرِ .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں، فلاں آیت بھول گیا کیونکہ وہ نہیں بھولا، بلکہ وہ بھلا دیا گیا ہے۔"

نوٹ: ......مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس باب (یعنی تقدیر) کی کئی دوسری احادیث ہم نے بوجہ طوالت چھوڑ دی ہیں کیونکہ وہ کتاب الفتن وغیرہ میں ذکر ہوں گی۔

شرح امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں منع کیا گیا کہ کوئی کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا اور یہ مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ اس میں تساہل اور تغافل آ جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی ایسی حالت ہو جائے کہ غفلت کی وجہ سے انسان قرآن مجید بھول جائے ایسی حالت سے منع کیا گیا ہے۔(نووی علیٰ صحیح مسلم ۱/ ۳۶۷)

[423]...... حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ ، ثنا الْأَغْلَبُ بْنُ تَمِيمٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لا تَنَالُهُمَا شَفَاعَتِي: سُلْطَانٌ ظَلُومٌ غَشُومٌ ، وَغَالٍ فِي الدِّينِ يُشْهَدُ عَلَيْهِمْ وَيُتَبَرَّأُ مِنْهُمْ .

ترجمة الحديث حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے دو قسم کے لوگوں کو میری شفاعت فائدہ نہ دے سکے گی (۱) ظالم و فاسق بادشاہ (۲) دین میں غلو کرنے والا۔ جو لوگوں کے خلاف تو گواہی دے لیکن ان سے برأت کا اظہار کرے۔

---

[422] صحيح مسلم ، كتاب صلاة المسافرين ، باب الأمر نتعمد القرآن ، رقم : 790 (1843)، السنن الكبرىٰ للنسائي : 10492 ، والحديث في صحيح البخاري : 5039 .

[423] ضعيف جداً: اغلب بن تمیم راوی منکر الحدیث ہے۔ البعث والنشور للبيهقي : 18 وتقدم برقم : 35 .

[۹۲]......بَابٌ فِي ذِكْرِ مَسْأَلَةِ نَبِيِّنَا ﷺ رَبَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِهِ شَوْقًا إِلَى لِقَائِهِ، وَالدُّعَاءِ بِهِ

باب: رسول اللہ ﷺ کا اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے چہرہ مبارک دیکھنے کی لذت اور اللہ کی ملاقات کے شوق کا سوال کرنا اور اس کی دعا کرنا

[424]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، ذَكَرَ دُعَاءً سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَشَوْقًا إِلَى لِقَاكَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی دعا ذکر کرتے ہیں جو انہوں نے آپ سے سنی تھی: ((اَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظْرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَشَوْقًا إِلٰى لِقَائِكَ .)) ''اے اللہ تعالیٰ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں مرنے کے بعد زندگی کی لذت کا، اور آپ کے چہرے کی طرف دیکھنے کی لذت کا اور آپ کی ملاقات کرنے کے شوق کا۔''

[425]...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارٍ، ذَكَرَ دُعَاءَ النَّبِيِّ ﷺ: ((وَأَسْأَلُ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَاكَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی دعا ذکر کرتے ہیں: ((وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظْرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ)) ''میں تیرے دیدار کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں۔''

[426]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ دُعَاءً، وَأَمَرَهُ أَنْ يَتَعَاهَدَهُ وَيَتَعَاهَدَ بِهِ أَهْلَهُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ فِي وَجْهِكَ، وَشَوْقًا إِلَى لِقَاكَ)) .

---

[424] حسن: سنن النسائی، کتاب السهو، باب نوع آخر، رقم: 1307، مصنف ابن أبی شيبة: 44/6، رقم: 29346، رؤية الله للدارقطنی: 159.

[425] حسن: سنن النسائی، کتاب السهو، باب نوع آخر، رقم: 1306، صحيح ابن حبان: 1971.

[426] ضعيف: ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے نیز دیکھئے: 416. مسند أحمد: 191/5، رقم: 21666، المعجم الكبير للطبرانی: 4803.

توجمة الحديث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ دعا سکھائی تھی اور انہیں حکم دیا تھا کہ اس دعا کو خود بھی پڑھنا اور اہل خانہ کو بھی یہ دعا پڑھنے کی تلقین کرنا: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظْرِ فِيْ وَجْهِكَ وَشَوْقًا إِلىٰ لِقَائِكَ .)) ''اے اللہ میں فیصلے کے بعد رضامندی کا اور موت کے بعد اچھی زندگی کا اور تیرے دیدار کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔''

[427]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنِ ابْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، أَنَّ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، كَانَ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ فِي وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّاءِ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ)) . وَزَعَمَ أَنَّهَا دَعَوَاتٌ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ ﷺ .

توجمة الحديث حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظْرِ فِيْ وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلىٰ لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ .)) ''اے اللہ تعالیٰ! میں آپ سے فیصلے کے بعد راضی ہونے، موت کے بعد زندگی کی ٹھنڈک، آپ کے چہرے مبارک میں دیکھنے کی لذت اور ملاقات کے شوق (جو بغیر تکلیف اور فتنہ کے ہو جو گمراہ کرے) کا سوال کرتا ہوں۔'' اور حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعائیں پڑھا کرتے تھے۔

[۹۳]...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّكُمْ لَنْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا

باب: فرمان رسول ﷺ کہ تم مرنے سے پہلے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتے

اہل سنت کے تمام مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ مومن لوگ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ البتہ معتزلہ، خوارج اور بعض مرجیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو مخلوق میں سے کوئی دیکھ نہیں سکتا اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنا عقلاً محال ہے ان کا یہ قول غلط ہے کیونکہ کتاب وسنت کے دلائل اور اجماع صحابہ رؤیت باری تعالیٰ کے ثبوت پر دلالت کرتے ہیں۔ امام ابن ابو العز حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تقریباً تیس صحابہ نے رؤیت والی احادیث ذکر کی ہیں۔

(شرح العقیده الطحاویه ص۱۹۴)

---

[427] صحيح: المعجم الكبير للطبراني: 319/19، رقم: 825، والمعجم الأوسط له: 6091، رؤية الله للدارقطني: 207.

اور امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں تقریباً بیس صحابہ سے روایات آتی ہیں۔ (نووی علی مسلم ۱/ ۹۹)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں دنیا میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ممکن تو ہے لیکن جمہور سلف وخلف متکلمین وغیرہ لکھتے ہیں کہ یہ رؤیت دنیا میں نہیں ہوسکتی جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنے دیدار کرانے کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''لَنْ تَرَانِیْ'' تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔

[428]...... ثنا الْحَوْطِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى، قَالُوا: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنِّي قَدْ حَذَّرْتُكُمُ الدَّجَّالَ حَتَّى قَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا. إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ رَجُلٌ قَصِيرٌ، أَفْحَجُ، أَدْعَجُ، أَعْوَرُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرًا، فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا)).

ترجمة الحديث حضرت عبادۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں دجال سے ڈرایا ہے اور مجھے ڈر ہے کہیں تم اس کو نہ سمجھ سکے ہو۔ یقیناً مسیح الدجال چھوٹے قد کا ہوگا۔ بڑی اور سیاہ آنکھ والا اس کی ٹانگیں چوڑی ہوں گی اور اس کی ایک آنکھ بند ہوگی جو نہ زیادہ اوپر ہوگی نہ پتھر کی مانند ہوگی۔ اگر تم پر اس کا معاملہ ملتبس ہوجائے تو تم جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے اور تم مرنے سے پہلے اپنے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتے۔''

[429]...... ثنا أَبُو عُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ السَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَكَانَ أَكْثَرَ خُطْبَتِهِ يُحَدِّثُنَا عَنِ الدَّجَّالِ وَيُحَذِّرُنَاهُ، وَإِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ: أَنَا نَبِيٌّ. وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي. ثُمَّ يُثَنِّي فَيَقُولُ: ((أَنَا رَبُّكُمْ. وَلَنْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا. وَإِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ)).

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب ارشاد فرمایا اور آپ اکثر خطبہ میں دجال اور اس سے بچنے کے متعلق ہمیں فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا ''کہ وہ دجال سب سے پہلے کہے گا میں نبی ہوں۔ حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے پھر وہ دوبارہ کہے گا میں تمہارا رب ہوں حالانکہ تم مرنے سے پہلے اپنے رب تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتے اور وہ کانا ہوگا حالانکہ تمہارے رب تعالیٰ ایسے نہیں۔''

---

[428] **صحيح**: سنن أبي داؤد، كتاب الفتن، باب خروج الدجال، رقم: 4320، السنن الكبرىٰ للنسائي: 7716، مسند أحمد: 324/5، رقم: 22764.

[429] **حسن**: مسند الروياني: 1239، فوائد تمام: 267، وتقدم مطولاً برقم: 391.

[430]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَئِذٍ، وَهُوَ يُحَذِّرُ النَّاسَ مِنَ الدَّجَّالِ: ((أَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَتَّى يَمُوتَ)).

ترجمة الحديث: حضرت عمرو بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: جب کہ آپ دجال سے ڈرا رہے تھے: ''کیا تم جانتے ہو کہ تم مرنے سے پہلے اپنے رب تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتے؟''

[431]...... ثنا دُحَيْمٌ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: قَصِيرَةٌ مِنْ طَوِيلَةٍ مَنْ أَتَاكُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَبُّكُمْ. فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ لَنْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا.

ترجمة الحديث: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''مختصر بات یہ ہے کہ جو تمہارے پاس آ کر یہ کہے کہ میں تمہارا رب ہوں تم اچھی طرح جان لو، مرنے سے پہلے تم اپنے رب تعالیٰ کو دیکھ نہیں سکتے۔''

[٩٤] ......بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ رُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ رَبَّهُ تَعَالَى

باب: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رب تعالیٰ کو دیکھا تھا؟

صحیح یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رب تبارک وتعالیٰ کو نہیں دیکھا اور سورۃ النجم میں جس تدلی کا ذکر ہے وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی قرب اور تدلی ہے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اس مسئلے کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی اختلاف تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دو روایات آتی ہیں۔ ایک میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا اور دوسری میں ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کو دل کے ساتھ دیکھا تھا۔ (مسلم باب الایمان باب الاسراء) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کا انکار صحیح روایات سے ثابت ہے اور وہ دونوں فرماتے ہیں کہ: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝﴾ (النجم: ١٣، ١٤) سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

---

[430] **صحيح:** مسند أحمد: 433/5، رقم: 23762، مصنف عبد الرزاق: 20820، نعيم بن حماد: 1461.

[431] **ضعيف:** ولید بن مسلم کے سماع مسلسل کی صراحت نہیں نیز سند منقطع ہے۔ شرح أصول الاعتقاد للالكائي: 863، صفات رب العالمين لابن المحب: 447.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بخاری تفسیر سورۃ النجم، مسلم: فی الایمان باب: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ میں آتی ہے۔ اسی طرح حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے صحیح حدیث ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا تھا تو جواباً آپ نے فرمایا: "نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ" "وہ تو نور ہیں میں ان کو کیسے دیکھ سکتا ہوں۔"

یعنی میرے اور ان کے درمیان نور حائل ہو گیا اور دوسری حدیث کے لفظ ہیں: ((رَأَيْتُ نُوْرًا .)) "میں نے نور دیکھا تھا۔" (مسلم الایمان باب قوله نورا انى اراه)

حضرت عثمان بن سعید الدارمی نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی ایک تحقیق ذکر کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ آنکھ کے ساتھ دیکھنے کا سرے سے کوئی ثبوت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی صحابی اس کا قائل ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مطلقاً دیکھنے اور دل سے دیکھنے کے جو دو قول منقول ہیں ان میں سے پہلا دوسرے کے منافی نہیں ہے۔ بلکہ جس میں یہ ذکر ہے کہ رَأَيْتُ رَبِّىْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى یہ اسراء کا واقعہ نہیں ہے وہ تو مدینے کا واقعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جب آپ صبح کی نماز میں نہ آسکے تو آپ نے بیان فرمایا کہ خواب میں اللہ تعالیٰ کو میں نے دیکھا اس بنا پر امام احمد رحمہ اللہ نے کہا ہے: نَعَمْ رَآهُ حَقًّا (یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تھا) کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے ہوتے ہیں ویسے امام احمد رحمہ اللہ نے کہیں یہ نہیں فرمایا کہ آپ نے بیداری میں دیکھا تھا بلکہ جو لوگ امام صاحب سے اس قول کا ذکر کرتے ہیں انہیں غلطی لگی ہے۔ لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول "رَاَى النُّوْرَ مَرَّتَيْنِ" کی دلیل اگر تو ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ (النجم: ۱۱) اور ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ ہے، تو یہ دیکھنا حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ہے کیونکہ آپ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل میں دو مرتبہ دیکھا تھا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے جس روایت میں آتا ہے۔ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ ان کی بھی یہی دلیل ہے۔ اس کے بعد امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سورۃ النجم میں اللہ تعالیٰ کا جو یہ ارشاد ہے: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى﴾ (النجم: ۸) "پھر وہ نزدیک آیا اور قریب تر ہو گیا۔"

تو یہ اس قربت کے علاوہ ہے جو معراج کے واقعہ میں حاصل ہوئی تھی کیونکہ سورۃ نجم میں جس قربت کا ذکر ہے اس سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام کی قربت اور تدلی ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اور سیاق بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ اس کے برخلاف حدیث معراج میں جس قرب و تدلی کا ذکر ہے اس کے بارے میں صراحت ہے کہ یہ رب تبارک و تعالیٰ سے قربت و تدلی تھی۔ سورۃ نجم میں اس کو سرے سے چھیڑا ہی نہیں گیا۔ بلکہ اس میں کہا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوسری بار سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا اور یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اپنی شکل میں دو مرتبہ دیکھا تھا ایک مرتبہ زمین پر اور ایک مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ واللہ

اعلم (زاد المعاد ۳/ ۳۳، ۲٤ ترجمه از الرحیق المختوم ص ۲۰۰)

آخر پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کرتے ہیں جو اس کے متعلق فیصلہ کن ہے حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ٹیک لگائے بیٹھا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے ابو عائشہ! (یہ مسروق کی کنیت ہے) تین چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق کسی نے کلام کی اس نے اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھا۔ میں نے کہا وہ کون سی چیزیں ہیں: آپ نے فرمایا: جس نے گمان کیا کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا ہے اس نے اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھا۔ مسروق کہتے ہیں: میں نے پہلے ٹیک لگائی تھی میں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

میں نے کہا: اے ام المومنین! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ﴾ (التکویر: ۲۳) اور ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ (النجم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کے متعلق سب سے پہلے میں نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا تھا آپ نے فرمایا تھا وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ میں نے ان کو اصل شکل میں صرف دو مرتبہ دیکھا تھا۔.........الخ (صحیح مسلم ۱/ ۹۸)

[432]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عِيسَى الضُّبَعِيُّ، ثنا أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ رَأَى رَبَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا تھا۔

[433]...... حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ)).

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا ہے۔''

[434]...... ثنا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ، ثنا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

---

[432] **ضعيف**: عبدالرحمٰن بن عثمان ابوبحر البکراوی راوی ضعیف ہے۔ التوحيد لابن خزيمة : 889/2.

[433] **صحيح**: ومختصر من الحديث الطويل، مسند أحمد : 290/1، رقم : 2634، معجم ابن الأعرابی : 405، الكامل لابن عدی : 49/3.

[434] **ضعيف**: سماک کی عکرمہ سے روایت ضعیف ہے۔ تفسير ابن جرير : 513/22، تفسير ابن أبی حاتم : 1363/4، الشريعة للآجری : 627.

فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ ﴿لا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ﴾ [الأنعام: 103]؟ فَقَالَ لَهُ عِكْرِمَةُ: أَلَيْسَ تَرَى السَّمَاءَ؟ قَالَ: بَلَى . قَالَ: فَكُلَّهَا تَرَى؟

ترجمة الحديث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ﴾ پڑھا اور فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا تھا، ایک آدمی نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ﴾ (الانعام: ۱۰۳) (اس کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں) اس پر حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا آپ نے آسمان دیکھا ہے؟ اس نے کہا: ہاں تو انہوں نے فرمایا کیا کبھی آسمان آپ نے دیکھ لیا ہے؟

[435]...... ثنا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: ((رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ)) .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تھا۔

نوٹ:...... ان روایات کا جواب گزر چکا ہے کہ یہ آپ نے خواب دیکھا تھا۔

[436]...... حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّا ، أَحْسَبُ بَيْنَهُمَا رَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى إِبْرَاهِيمَ بِالْخُلَّةِ ، وَاصْطَفَى مُوسَى بِالْكَلَامِ ، وَاصْطَفَى مُحَمَّدًا بِالرُّؤْيَةِ)) .

ترجمة الحديث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلت (دوستی) کے ساتھ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام کے ساتھ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤیت (دیکھنے) کے ساتھ منتخب فرمایا ہے۔

[437]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ ، ثنا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيّ ، ثنا سَلْمٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: ((رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ)) . قَالَ: قُلْتُ: أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ ﴿لا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ﴾ [الأنعام: 103] ؟ قَالَ: ((وَيْحَكَ ذَاكَ إِذَا تَجَلَّى بِنُورِهِ الَّذِي هُوَ نُورُهُ)) . قَالَ: وَقَالَ: ((رَأَى رَبَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَرَّتَيْنِ)) . وَفِيهِ كَلَامٌ .

---

[435] **صحيح موقوف:** التوحيد لابن خزيمة : 486/2، رؤية الله للدارقطني : 269، الإيمان لابن منده : 760، والحديث في صحيح مسلم : 176 (436) من طريق آخر .

[436] **حسن موقوف:** اجلح سے مراد عاصم الاحول ثقہ ہے۔ المستدرك للحاكم : 576/2، رقم : 4098، التوحيد لابن خزيمة : 485/2، رؤية الله للدارقطني : 268 .

[437] **حسن:** سنن الترمذي ، كتاب تفسير القرآن ، باب ومن سورة والنجم ، رقم : 3279 ، وقال : حسن غريب ، تفسير ابن أبي حاتم : 1363/4 ، التوحيد لابن خزيمة : 481/2 .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا تھا تو حضرت عکرمہ کہتے ہیں میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ یوں نہیں فرماتے: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ﴾ (الانعام: ۱۰۳) انہوں نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہو یہ اس وقت ہے جب وہ اپنے نور میں ظاہر ہوں انہوں نے مزید کہا کہ حضرت محمد ﷺ نے دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔(اس روایت میں کلام ہے)

[438]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عُمَرَ الْبَاهِلِيُّ، ثنا يَعْقُوبُ، ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: دَنَا فَتَدَلَّى قَالَ: هُوَ مُحَمَّدٌ ﷺ. ﴿دَنَا فَتَدَلَّى﴾ [النجم: 8] إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "دَنَا فَتَدَلَّى" وہ حضرت محمد ﷺ ہیں اور ﴿دَنَا فَتَدَلَّى﴾ (النجم: 8) کہ آپ اپنے رب عزوجل کی طرف قریب ہوئے۔

[439]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى﴾ [النجم: 13] قَالَ: رَأَى رَبَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى﴾ (النجم:13) سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا تھا۔

[440]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ)). ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا تھا۔" (پھر کچھ دوسری کلام ذکر کی)

[441]...... ثنا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ،

---

[438] ضعيف: شریک قاضی ضعیف ومدلس ہے۔ المعجم الكبير للطبرانی : 11328.

[439] حسن: سنن الترمذی، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة والنجم، رقم: 3280، وقال: حسن، مصنف ابن أبی شيبة: 327/6، رقم: 31803، المعجم الكبير للطبرانی: 10727.

[440] صحيح لغيره: مسند أحمد: 290/1، رقم: 2634، وتقدم برقم: 433.

[441] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب فی قوله عليه السلام، نور أنی أراه، رقم: 178 (444)، سنن الترمذی: 3282، صحيح ابن حبان: 58.

قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ: لَوْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ . فَقَالَ: عَنْ أَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْأَلُهُ؟ قَالَ: كُنْتُ أَسْأَلُهُ: هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ: ((رَأَيْتُ نُورًا)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر چیز کے متعلق سوال کرتا انہوں نے کہا تو نے کون سا سوال آپ سے کرنا تھا؟ وہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ میں آپ سے پوچھتا کہ آپ نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے خود آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا جس پر آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں نے نور دیکھا تھا۔

[442]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، ثنا أَبِي ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: أَتَعْجَبُونَ أَنْ تَكُونَ الْخُلَّةُ لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَالْكَلَامُ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَالرُّؤْيَةُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ خلت حضرت ابراھیم علیہ السلام کے لیے اور کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے اور رؤیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے؟

[٩٥]...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ نَرَى رَبَّنَا فِي الْآخِرَةِ

باب: مومن آخرت میں کس طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے؟

مومن آخرت میں اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے جس طرح چودھویں رات کا چاند یا دن کو سورج نظر آتا ہے اور دیدار الٰہی جنت کی سب نعمتوں سے بڑی نعمت ہوگا۔ (صحیح مسلم ١/ ١٠٠) اور یہ ہر جمعہ کو دیدار نصیب ہوا کرے گا اور یہ مسئلہ اصل دین میں سے اہم اور اشرف مسئلہ ہے اور جس کے بغیر گزارہ نہیں۔ معتزلہ، جہمیہ، خوارج اور امامیہ فرقے رؤیت باری تعالیٰ کے قائل نہیں ہیں لیکن اہل سنت اہل حدیث اور دیگر سبھی رؤیت باری تعالیٰ کے ثبوت کے قائل ہیں اور امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت حذیفہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے اس کی تصریح نقل کی ہے۔ قرآن مجید میں اس کے متعلق تین آیات واضح ہیں:

(ا) ﴿ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ ﴾ (القيامة: ٢٢ ، ٢٣)

''اس روز بہت سے منہ رونق دار ہوں گے (اور) اپنے پروردگار کے محو دیدار ہوں گے۔''

[442] حسن لغيره موقوف: السنن الكبرىٰ للنسائى : 11475 ، المستدرك للحاكم : 65,64/1، رقم : 216 وتقدم برقم : 436 .

اس کے متعلق حضرت ابو صالح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مومن لوگ اپنے رب عزوجل کو دیکھیں گے۔ اسی طرح حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴾ (نعمتوں سے تروتازہ ہوں گے) اور ﴿ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴾ (کہ وہ اپنے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے) پھر انہوں نے یہی قول حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

(۲) ﴿ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴾ (ق:۳۵)

''وہاں وہ جو چاہیں گے ان کے لیے حاضر ہوگا اور ہمارے ہاں اور بھی (بہت کچھ) ہے۔''

اس آیت کے متعلق امام ابن جریر طبری فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ((هُوَ النَّظْرُ الِيٰ وَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .)) ''کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے چہرے کی طرف دیکھنا ہے۔''

(۳) ﴿ لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ﴾ (یونس: ۲۶)

''جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے بھلائی ہے اور (مزید برآں) اور بھی۔''

اس آیت کی تفسیر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت آتی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ آیت مبارکہ پڑھی اور فرمایا: ''جب اہل جنت جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو ایک منادی کرنے والا آواز دے گا اے جنتیو! تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک اور وعدہ بھی ہے وہ کہیں گے وہ کون سا ہوسکتا ہے؟

کیا اس نے ہمارے ترازو کو وزنی نہیں کر دیا؟ اور ہمارے چہروں کو خوش نہیں کر دیا؟ اور ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا؟ اور جہنم سے بچا نہیں لیا؟ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے چہرے مبارک سے حجاب اٹھائیں گے اور جنتی اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کا دیدار جنت کی ہر نعمت سے بڑھ کر نعمت ہوگا اور یہی دیدار الٰہی ہے جس کو قرآن مجید نے ''زیادۃ'' کہا ہے۔ (صحیح مسلم ۱/ ۱۰۰)

اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس جب ایک رقعہ آیا جس میں لکھا تھا:

﴿ كَلَّا إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ﴾ (المطففین:۱۵)

''بے شک یہ لوگ اس روز اپنے پروردگار کے دیدار سے اوٹ میں ہوں گے۔'' اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن دیدار نہیں ہوگا؟

اس کے جواب میں امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کافر لوگوں کو ناراضگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے دیدار سے محروم کریں گے تو یہ واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو کر اپنے اولیاء کو اپنا دیدار نصیب فرمائیں گے۔

یہ بات امام طبرانی نے مزنی سے اور امام حاکم نے ربیع بن سلیمان سے اور ان دونوں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔(بحواله شرح العقیده الطحاویه :۱۹۱)

[443]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ كُلُّنَا يَرَى رَبَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((كُلُّكُمْ يَرَى الشَّمْسَ نِصْفَ النَّهَارِ لَيْسَ فِي السَّمَاءِ سَحَابٌ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: ((كُلُّكُمْ يرى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي السَّمَاءِ سَحَابَةٌ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ كَمَا لا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا)).

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا ہم سبھی اپنے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: تم سبھی دوپہر کو سورج کو دیکھ سکتے ہو جب مطلع ابر آلود نہ ہو؟ ہم نے کہا: جی ہاں! پھر آپ نے پوچھا: جب آسمان میں بادل نہ ہوں تو کیا تم سبھی چودھویں رات کا چاند دیکھ سکتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم قیامت کے دن اپنے رب تعالیٰ کو آسانی کے ساتھ اس طرح دیکھو گے جس طرح ان دونوں کے دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف برداشت نہیں کرنی پڑتی۔

[444]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قَالَ: قُلْنَا: لَا. قَالَ: ((فَكَذَلِكَ لا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں کسی قسم کی تکلیف محسوس کرتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسی طرح تم قیامت کے دن اپنے رب تعالیٰ کو بآسانی دیکھ سکو گے۔''

[445]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي

---

[443] **صحيح**: مسند أحمد: 389/2، رقم: 9059، التوحيد لابن خزيمة: 414/2، رؤية الله للدارقطني: 16، والحديث في صحيح مسلم: 2968 (7438).

[444] **صحيح**: سنن الترمذي، كتاب صفة الجنة، باب منه، رقم: 2554، وقال: حسن غريب، سنن ابن ماجه: 178، التوحيد لابن خزيمة: 415/2.

[445] صحيح مسلم، كتاب الزهد، باب الدنيا سجن للمؤمن، رقم: 2968 (7438)، سنن أبي داؤد: 4730، مسند أبي يعلى: 6689.

هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((هَلْ تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ . قَالَ: ((فَهَلْ تَرَوْنَ الشَّمْسَ فِي يَوْمٍ مُصْحًى؟)) قُلْنَا: نَعَمْ . قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَهُمَا، لا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ)) .

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم چودھویں رات کا چاند دیکھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''کیا تم صاف موسم میں سورج دیکھتے ہو؟ ہم نے کہا: جی ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً تم اپنے رب تعالیٰ کو ایسے ہی دیکھو گے جس طرح تم ان دونوں کو با آسانی دیکھ سکتے ہو۔''

[446]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، وَوَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ)) .

ترجمة الحديث حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھ کر فرمایا: ''آگاہ ہو جاؤ! تم اپنے رب کے پاس پیش کیے جاؤ گے اور تم اسی طرح اپنے رب تعالیٰ کو دیکھو گے جس طرح اس چاند کے دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔''

[447]...... ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

ترجمة الحديث مذکورہ روایت کی مزید سند۔

[448]...... ثنا أَبُو سُفْيَانَ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

ترجمة الحديث مذکورہ روایت کی مزید سند۔

---

[446] صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة الصبح والعصر، رقم: 633 (1435)، سنن أبی داؤد: 4729، والحديث فی صحيح البخاری: 4851.

[447] صحيح: مسند الحميدی: 817، صحيح أبی عوانة: 1112.

[448] صحيح: روية الله للدارقطنی: 89، حلية الأولياء لابی نعيم: 128/8.

[449]...... ثنا يَعْقُوبُ، ثنا مَرْوَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمة الحديث مذکورہ روایت کی مزید سند۔

[450]...... وَثنا أَبُو مُوسَى، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ روایت کی مزید سند۔

[451]...... ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنى ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، ثنا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرٍ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا، لا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ)).

ترجمة الحديث حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم چودھویں رات کو رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ نے ارشاد فرمایا: "یقیناً تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح تمہیں اس چاند کے دیکھنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی۔"

[452]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ؟)) قَالَ: قُلْنَا: لا. قَالَ: ((فَكَذَلِكَ لا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فِي غَيْرِ سَحَابٍ؟)) قَالَ: ((كَذَلِكَ لا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا)).

ترجمة الحديث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! کیا ہم

---

[449] صحيح البخارى، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة العصر، رقم: 554، صحيح مسلم كتاب المساجد، باب فضل الصلاتى الصبح والعصر، رقم: 633 (1434).

[450] صحيح البخارى، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة الفجر، رقم: 573، السنن الكبرىٰ للنسائى: 460.

[451] السنن الكبرىٰ للنسائى: 7714، مسند أحمد: 360/4، رقم: 19190، التوحيد لابن خزيمه: 410/2.

[452] **صحيح**: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، رقم: 179، مسند أحمد: 16/3، رقم: 11120، مسند إسحاق: 1423.

قیامت کے روز اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھیں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم دوپہر کے وقت سورج کے دیکھنے میں کوئی دقت محسوس کرتے ہو۔ جب بادل وغیرہ نہ ہوں؟'' راوی کہتے ہیں: ہم نے کہا: نہیں!۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسی طرح تم چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی دقت تو محسوس نہیں کرتے ہو؟ جب بادل وغیرہ نہ ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''اسی طرح تم اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرو گے۔''

[453] .. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبُو مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟)) فَقَالُوا: لا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ. فَقَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟)) فَقَالُوا: لا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: ((أَمَا إِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ هَكَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے؟ جب بادل نہ ہوں؟ لوگوں نے کہا: نہیں پھر آپ نے فرمایا: کیا تم سورج کے دیکھنے میں دقت محسوس کرتے ہو جب بادل نہ ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''خبردار! تم اسی طرح قیامت کے دن اپنے رب تعالیٰ کو ضرور دیکھو گے۔''

[454]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا أَنَّ أُنَاسًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قَالُوا: لا. قَالَ: ((فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟)) قَالُوا: لا. قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ)). قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ: وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ حِينَ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، لا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا.

---

[453] صحيح البخاری، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ (وجوه يومئذ ناظره)، رقم: 7437، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب معرفة طريقه الرؤية، رقم: 182 (451).

[454] **صحيح**: روية الله للدارقطنی: 30، الإيمان لابن منده: 804، فوائد الحنائی: 163.

ترجمة الحديث عطاء بن یزید اللیثی کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ کچھ لوگوں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا ہم قیامت کے دن رب تعالیٰ کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے؟ جب اس کے آگے بادل نہ ہوں؟ لوگوں نے کہا: نہیں؟ آپ نے پوچھا کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے جب بادل نہ ہوں؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسی طرح تم اپنے رب تعالیٰ کو قیامت کے دن دیکھو گے۔'' عطاء بن یزید کہتے ہیں جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی اس وقت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے یہ حدیث سن کر اس پر کوئی اعتراض نہ کیا۔

[455]...... حَدَّثَنَا سَلَمَةُ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟)) قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟)) قَالُوا: لَا. قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ)). قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا.

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں دقت محسوس ہوتی ہے جب کہ بادل نہ ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا نہیں۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ نے پوچھا: کیا تمہیں چاند دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے جب کہ بادل نہ ہوں؟ صحابہ نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح تم قیامت کے دن اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھو گے۔ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بھی کہتے ہیں: میں نے بھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔''

[456]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، ثنا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعَطَاءُ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَيْسَ دُونَهُ

[455] صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب الصراط جسر جهنم، رقم: 6573، السنن الكبرىٰ للنسائي: 11573، مسند أحمد: 533/2، رقم: 10906.

[456] صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب الصراط جسر جهنم، رقم: 6573، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية، رقم: 182 (453).

سَحَابٌ؟)) قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟)) قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ)).

ترجمة الحديث: حضرت سعید بن میتب اور عطا بن یزید رحمہ اللہ نے کہا کہ ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں دقت محسوس کرتے ہو جب کہ اس میں بادل نہ ہوں؟'' لوگوں نے کہا: نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: ''کیا تم سورج کو دیکھنے میں دقت محسوس کرتے ہو جب کہ بادل نہ ہوں؟'' صحابہ نے کہا: نہیں اللہ کے رسول ﷺ! تو آپ نے فرمایا: ''تم اسی طرح اپنے رب تعالیٰ کو دیکھو گے۔''

[457]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، ثنا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ، صَحْوًا لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟)) قَالَ: قُلْنَا: لَا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ. فَقَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟)) قُلْنَا: لَا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: ((مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا)).

ترجمة الحديث: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اپنے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تمہیں دوپہر کے وقت سورج دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے جب کہ مطلع ابر آلود نہ ہو اور بادل بھی نہ ہوں؟'' ہم نے کہا: نہیں اے رسول اللہ ﷺ! آپ نے پوچھا: ''کیا تمہیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے جب کہ مطلع صاف ہو اور بادل نہ ہوں؟'' ہم نے عرض کیا: نہیں اے رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: ''اسی طرح تمہیں اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔''

[458]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا رِبْعِيُّ بْنُ عُلَيَّةَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا

---

[457] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب إثبات الشفاعة، رقم: 183 (456)، التوحيد لابن خزيمة: 423/2، صحيح أبی عوانة: 430 وانظر: 2.

[458] صحيح: مسند أحمد: 16/3، رقم: 11127، التوحيد لابن خزيمة: 421/2، رؤية الله للدارقطنی: 7، والحديث فی صحيح البخاری: 4581، وانظر السابق.

تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟)) قَالَ: قُلْنَا: لا. قَالَ: ((فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟)) قَالَ: قُلْنَا: لا. قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَذَلِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تمہیں چودھویں کے چاند دیکھنے میں دقت ہوتی ہے جب بادل نہ ہوں؟'' ہم نے کہا نہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تمہیں سورج دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے جب بادل نہ ہوں؟'' ہم نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی طرح تم قیامت کے دن اپنے رب تعالیٰ کو (بغیر کسی دقت کے) دیکھو گے۔''

[459]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُلُّنَا يَرَى رَبَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((أَكُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ مَخْلِيًا بِهِ؟)) قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: ((اللَّهُ أَعْظَمُ)).

ترجمة الحديث حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! کیا ہم سبھی قیامت کے دن اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم چاند دیکھتے ہو جب کہ تم تنہا ہو؟'' ہم نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس سے بھی عظیم ہے۔''

[460]...... حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). قُلْنَا: وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ: ((أَلَيْسَ كُلُّكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَإِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ؟ فَاللَّهُ أَعْظَمُ وَأَجَلُّ)).

ترجمة الحديث حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! کیا ہم رب تعالیٰ کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا: ہاں! ہم نے کہا: اس کی مخلوق میں اس کی کوئی نشانی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم سبھی چودھویں رات کے چاند کو نہیں دیکھتے ہو؟ حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ عظیم اور بڑے ہیں۔''

---

[459] حسن: وکیع بن عدس راوی حسن الحدیث ہے۔ سنن أبی داؤد، كتاب السنة، باب فی الرؤیة، رقم: 4731، سنن ابن ماجه: 180، مسند أحمد: 11/4، 12، رقم: 16186.

[460] حسن: سنن أبی داؤد، كتاب السنة، باب فی الرؤیة، رقم: 4731، مسند أحمد: 11/4، رقم: 913.

[٩٦]...... بَابٌ فِي رُؤْيَةِ الرَّبِّ عِيَانًا

باب: رب تبارک وتعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھنا

[461]...... ثنا بَشَّارُ بْنُ الْحَسَنِ التُّسْتَرِيُّ، ثنا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، ثنا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ)).

ترجمة الحديث حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے رب تعالیٰ کو کھلم کھلا دیکھو گے جیسے تم چودھویں رات کا چاند دیکھتے ہو۔''

شرح تشبیہ کی وضاحت: باری تعالیٰ کو دیکھنے کی تشبیہ سورج یا چاند کے ساتھ بیان کی گئی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کے ساتھ تشبیہ دی جا رہی ہے بلکہ یہاں رؤیت کی رؤیت کے ساتھ مشابہت ہے۔ مرئی کی مرئی کے ساتھ مشابہت نہیں ہے۔ (شرح العقیدہ الطحاویہ ص۱۹۵)

اسی طرح امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس کا مطلب رؤیت کی رؤیت کے ساتھ تشبیہ ہے وضاحت میں اور شک ومشقت اور اختلاف کے زائل کرنے میں۔ (نووی علی صحیح مسلم ۱/ ۱۰۰)

[٩٧]...... بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ رُؤْيَةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي مَنَامِهِ

باب: نبی اکرم ﷺ کے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا بیان

[462]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ﴾ [الإسراء: 60] قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ رَآهَا النَّبِيُّ ﷺ.

ترجمة الحديث حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ (الاسراء ٦٠) ''اور جو خواب ہم نے تمہیں دکھایا۔'' کے متعلق فرمایا کہ یہ خواب تھا جو نبی اکرم ﷺ نے اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھا تھا۔

شرح رؤیا سے مراد: حافظ ابن جریر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ اس ''رؤیا'' کے متعلق اہل تاویل کا

---

[461] صحيح البخارى، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ (وجوه يومئذ ناظرة)، رقم: 7435، المعجم الكبير للطبرانى: 2233.

[462] صحيح البخارى، كتاب مناقب الأنصار، باب المعراج، رقم: 3888، سنن الترمذى: 3134، السنن الكبرىٰ للنسائى: 11228.

اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد آنکھ کا دیکھنا ہے جو آپ نے معراج کی رات مکہ سے بیت المقدس تک دیکھا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے ان قائلین کے دلائل ذکر کیے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ خواب تھا جو آپ نے دیکھا کہ ہم مکہ میں داخل ہوتے ہیں اس کے تحت انہوں نے اپنی ایک سند ابن عباس رضی اللہ عنہما تک ذکر کر کے کہا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ (الاسراء: ٦٠) کے متعلق لوگ کہتے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ہم صحابہ رضی اللہ عنہم مکہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان دنوں آپ مدینے میں تھے جس کے تحت صلح حدیبیہ کا واقعہ رونما ہوا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ خواب ہے جو آپ نے دیکھا تھا کہ کچھ لوگ آپ کے منبر پر چڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اس کے قائلین کے دلائل بھی ذکر کیے ہیں۔

علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان میں سے پہلا قول راجح ہے کیونکہ اہل تاویل کا اجماع ہے کہ اس کا زمانہ نزول اسراء و معراج کے متعلق ہے۔ (تحفہ الاحوذی ٤/ ١٣٦)

[463]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((كَانَتْ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيًا)).

ترجمة الحديث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی الٰہی ہوتے ہیں۔

[464]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاذٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، مَا رَأَى فِي نَوْمِهِ وَفِي يَقَظَتِهِ فَهُوَ حَقٌّ.

ترجمة الحديث: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیداری یا خواب میں جو کچھ بھی دیکھا ہے وہ برحق ہے۔

[٩٨]...... بَابٌ

باب:

[465]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، ثنا

[463] ضعيف: سفیان ثوری مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ المعجم الكبير للطبراني: 12302، المستدرك للحاكم: 431/2، رقم: 3613، تفسير ابن أبي حاتم: 2101/7، وفي صحيح البخاري: 138، من قول عبيد بن عمير رحمه الله.

[464] ضعيف: مصعب بن سعد کا سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے، لہٰذا سند منقطع ہے۔ مسند أحمد: 245/5، رقم: 22035، المعجم الكبير للطبراني: 149/20، رقم: 310، الزهد هناد: 128.

سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى تَجَلَّى لِي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَسَأَلَنِي فِيمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قَالَ: قُلْتُ: رَبِّي لا أَعْلَمُ بِهِ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ - أَوْ وَضَعَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ كَتِفَيَّ - فَمَا سَأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا عَلِمْتُهُ.

ترجمة الحديث حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ بہت اچھی صورت میں میرے لیے ظاہر ہوئے اور انہوں نے مجھ سے سوال کیا: ملأ اعلیٰ کس چیز کے بارے جھگڑ رہے ہیں؟ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے میرے رب! مجھے کچھ معلوم نہیں؟ آپ فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے میرے سینے کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا حتی کہ میں نے اس کی ٹھنڈک کندھوں کے درمیان محسوس کی یا کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا حتی کہ میں نے اس کی ٹھنڈک سینے کے درمیان محسوس کی۔ اب جو کچھ بھی مجھ سے سوال کیا میں نے سبھی کچھ بتا دیا۔''

[466]...... ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَرَائَى لِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ الصُّورَةِ))، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ.

ترجمة الحديث حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ مجھے اچھی صورت میں دکھائی دیے''...... پھر باقی حدیث ذکر کی۔

[467]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَصَدَقَةُ، قَالَا: ثنا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: مَرَّ بِنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلَاجِ، فَدَعَاهُ مَكْحُولٌ، فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا إِبْرَاهِيمَ حَدِّثْنَا حَدِيثَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَائِشٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ الصُّورَةِ)).

ترجمة الحديث حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے رب تعالیٰ کو احسن صورت میں دیکھا۔''

[468]...... ثنا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا ابْنُ ثَوْبَانَ، ثنا أَبِي، عَنْ مَكْحُولٍ، وَابْنِ أَبِي زَكَرِيَّا، عَنِ ابْنِ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَانِي

---

[465] حسن: صفات رب العالمين لابن المحب: 434.

[466] صحيح لغيره: مسند الروياني: 1241، المعجم الكبير للطبراني: 8117، رؤية الله، للدارقطني: 248، وانظر ما تقدم برقم: 388.

[467] صحيح: سنن الدارمي: 2195، شرح السنة للبغوي: 924، وتقدم برقم: 388.

رَبِّی اللَّیْلَةَ فِی أَحْسَنِ صُورَةٍ)) .

ترجمة الحدیث: ابن عائش الحضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے رب تعالیٰ رات میرے پاس احسن صورت میں آئے۔''

[469]...... ثنا أَبُو مُوسَی ، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، ثنا أَبِی ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِی قِلَابَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَأَیْتُ رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ فِی أَحْسَنِ صُورَةٍ)) .

ترجمة الحدیث: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنے رب عزوجل کو احسن صورت میں دیکھا۔''

[470]...... ثنا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، ثنا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِی یَحْیَی ، عَنْ أَبِی یَزِیدَ ، عَنْ أَبِی سَلَامٍ الْأَسْوَدِ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ رَبِّی أَتَانِی اللَّیْلَةَ فِی أَحْسَنِ صُورَةٍ)) . وَفِی هَذِهِ الْأَخْبَارِ: ((وَوَضَعَ یَدَهُ بَیْنَ كَتِفَیَّ)) .

ترجمة الحدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً میرے رب تعالیٰ رات میرے پاس احسن صورت میں آئے۔'' اور ان احادیث میں ''وَوَضَعَ یَدَهُ بَیْنَ كَتِفَیَّ'' کا ذکر بھی ہے۔

نوٹ: ...... مذکورہ بالا تمام روایات میں رب تعالیٰ کو دیکھنا خواب میں ہے جیسا کہ اس کے مابعد والی روایت وضاحت کر رہی ہے۔

[۹۹] ...... بَابٌ

باب:

[471]...... ثنا إِسْمَاعِیلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، ثنا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، وَیَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی هِلَالٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ

[468] صحیح: الأحاد والمثانی للمصنف : 2586، صفات رب العالمین لابن المحب : 437.

[469] صحیح لغیره: سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة، ص ، رقم : 3234 وقال : حسن غریب، مسند أبی یعلی : 2608، التوحید لابن خزیمة : 56.

[470] صحیح لغیره: رویة اللّٰه للدارقطنی : 253، 254، الرد علی الجهمیة لابن منده : 92، مسند الرویانی : 656.

عُثْمَانَ حَدَّثَهُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أُمِّ الطُّفَيْلِ امْرَأَةِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((رَأَيْتُ رَبِّي فِي الْمَنَامِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ))، وَذَكَرَ كَلَامًا.

ترجمة الحديث حضرت ام طفیل (ابی بن کعب کی بیوی) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے رب تعالیٰ کو خواب میں احسن صورت میں دیکھا۔''

[١٠٠] ...... بَابٌ فِي الزِّيَادَةِ بَعْدَ ذِكْرِ الْحُسْنَى

باب: حسنیٰ کے بعد زیادة کا مفہوم

سورۃ یونس میں ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ (یونس: ٢٦) ''جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوبی ہے اور مزید برآں بھی۔'' کے متعلق مولانا عبدہ الفلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس آیت کریمہ میں ''الحسنیٰ'' سے مراد جنت اور اس کی نعمتیں ہیں اور ''زیادة'' سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جیسا کہ متعدد صحیح احادیث میں آنحضرت ﷺ نے اس کی یہی تفسیر فرمائی ہے اس کے بعد مذکورہ روایت ذکر کی ہے جو صحیح مسلم (کتاب الإیمان باب إثبات الرویة فی الاخرة) میں آتی ہے اس کے بعد فرماتے ہیں: اس بنا پر اکثر صحابہ، تابعین اور بعد کے علماء نے بھی اس کی یہی تفسیر کی ہے۔ (اشرف الحواشی تفسیر سورة یونس آیت: ٣٦) صحیح مسلم کی ہی حدیث میں آتا ہے کہ دیدار باری تعالیٰ سب سے بڑی نعمت ہوگی۔

[472] ...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا ثَابِتٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ [يونس: 26] قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، نَادَوْا: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى مَوْعِدًا يُرِيدُ أَنْ يُنْجِزَكُمُوهُ. قَالُوا: مَا هُوَ؟ أَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوهَنَا، وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَيُجِرْنَا مِنَ النَّارِ؟ فَيَكْشِفُ اللّٰهُ عَنْهُمُ الْحِجَابَ، فَيَنْظُرُونَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى، فَمَا شَيْءٌ أُعْطُوهُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ، وَهِيَ الزِّيَادَةُ.

ترجمة الحديث حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت: ﴿لِلَّذِيْنَ

---

[471] **صحيح لغيره:** المعجم الكبير للطبرانی: 143/25، رقم: 346، روية اللّٰه للدارقطنی: 286، الأسماء والصفات للبيهقی: 942.

[472] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب إثبات رؤية المؤمنين فی الآخره، رقم: 181 (449)، سنن الترمذی: 2552، السنن الكبریٰ للنسائی: 7718.

اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ (یونس: ٢٦) کے متعلق فرمایا: ''جب اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے۔ آواز دی جائے گی اے اہل جنت! تمہارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وعدہ ہے جسے وہ پورا کرنا چاہتا ہے وہ کہیں گے وہ کون سا ہے؟ کیا انہوں نے ہمارے چہرے کو روشن نہیں کر دیا اور ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا ہے اور جہنم سے بچا نہیں لیا ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ اپنے چہرہ مبارک سے پردہ ہٹائیں گے وہ سبھی اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے درحقیقت دیدار الٰہی جنت کی سب سے بڑی نعمت ہوگا۔''

[473، 474]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، وَعَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ [يونس: 26] قَالَ: النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى. وَفِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

ترجمۃ الحدیث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس آیت: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ (یونس: ٢٦) کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے چہرے کی طرف دیکھنا ہے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث آتی ہے۔

[١٠١]...... بَابٌ

باب:

[475]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبُو مَرْوَانَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قَالُوا: لا، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟)) قَالُوا: لا، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ هَكَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

---

[473] ضعیف: ابواسحاق السبیعی مدلس کے سماع کی صراحت نہیں تاہم عامر بن سعد کے قول سے ثابت ہے۔

[474] مسند اسحاق بن راهويه: 1435، صفة الجنة لابن أبي الدنيا: 329، الزهد لهناد: 170، وهو فى تفسير ابن جرير: 64/15، من قول عامر بن سعد وسنده صحيح.

[475] صحيح البخارى، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ (وجوه يومئذ ناضرة)، رقم: 7437، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب معرفة طريق الرؤية، رقم: 182 (451).

يَـجْـمَـعُ الـلَّهُ تَعَالَى النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فيقولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ. فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا شَافِعُوهَا - أَوْ مُنَافِقُوهَا، شَكَّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ - فَيَـأْتِيهِـمُ الـلَّهُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ. فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ. هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا رَأَيْنَاهُ عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَـعْـرِفُـونَ، فَيَـقُـولُ: أَنَـا رَبُّكُمْ. فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَعْرِفُونَهُ. وَيُنْصَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْـرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ، وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَـوْمَـئِـذٍ: الـلَّهُـمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ. وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ. هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ إِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا الـلَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمُ الْمَجْدُولُ، أَوِ الْـمُجَازَى، أَوْ نَحْوٌ مِنَ الْكَلَامِ يَنْجُو. حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ فَأَرَادَ أَنْ يُـخْـرِجَ بِـرَحْـمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِـاللَّهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْحَمَهُ، فَمَنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَتَعْرِفُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ بِـآثَارِ السُّجُودِ، فَتَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا آثَارَ السُّجُودِ، حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ آثَارَ السُّـجُـودِ، فَيَـخْـرُجُـونَ مِنَ النَّارِ وَقَدِ امْتَحَشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَـنْـبُـتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِـوَجْهِـهِ عَـلَـى الـنَّـارِ، وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ الـنَّـكْـرِ، فَـإِنَّـهُ قَشَبَـنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا. فَيَدْعُو اللَّهَ مَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوهُ فَيَقُولُ: هَلْ عَسَيْـتَ أَنْ أُعْـطِيَكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْـأَلَنِي غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ. وَيُعْطِي رَبَّهُ مِـنْ عُهُـودٍ وَمَـوَاثِيـقَ مَا شَاءَ اللَّهُ. فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ فَرَآهَا سَـكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ قَرِّبْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ. فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ: أَلَيْـسَ قَـدْ أَعْطَيْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا، وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، وَيَدْعُو الـلَّهَ تَعَالَى حَتَّى يَقُولَ: هَلْ عَسَيْتَ أَنْ أُعْطِيَكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْـرَهُ. فَيُـعْـطِـي اللَّهَ مَا شَاءَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ، فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا قَامَ عِنْدَ الْبَابِ فَارْتَفَعَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرَاتِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ

يَقُولُ: يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ . فَيَقُولُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لا تَسْأَلَنِي غَيْرَ مَا أَعْطَيْتُكَ؟ فَيَقُولُ: وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ . فَلا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللهُ تَعَالَى مِنْهُ، فَإِذَا ضَحِكَ اللهُ مِنْهُ قَالَ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ . فَإِذَا دَخَلَ قَالَ لَهُ: تَمَنَّ . فَيَسْأَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَنَّى حَتَّى إِنَّهُ لَيُذَكِّرُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا، فَيَسْأَلُ حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ . قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَكَ مِثْلُهُ . قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ: وَأَبُو سَعِيدٍ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ قَوْلِهِ شَيْئًا .

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا ہم قیامت کے دن رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں دقت محسوس کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا نہیں اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ نے فرمایا: ''کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے جب کہ بادل نہ ہوں۔'' لوگوں نے کہا: نہیں اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ نے فرمایا: ''تم قیامت کے دن اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے جب اللہ تعالیٰ اس دن تمام لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور فرمائے گا جو کوئی دنیا میں جس کی پیروی کرتا تھا وہ اس کے پیچھے چلا جائے۔ اب تمام طاغوتوں کی پیروی کرنے والے اپنے معبودوں کے پیچھے چلے جائیں گے۔ باقی صرف یہ امت رہ جائے گی اس میں کچھ منافق بھی ہوں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے علاوہ صورت میں تشریف لائیں گے جس کو وہ جانتے ہوں گے اور فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے '' نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ،: ہم تو یہیں کھڑے ہیں حتیٰ کہ ہمارا رب تعالیٰ آئیں جب ہم انہیں دیکھ لیں گے تو پہچان لیں گے پھر اللہ اس صورت میں تشریف لائیں گے جس کو وہ پہچانتے ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے آپ واقعی ہمارے رب ہیں اور اسے وہ پہچان لیں گے اور جہنم کے درمیان پل صراط رکھ دی جائے گی میں اور میری امت سب سے پہلے اس سے گزریں گے اس دن صرف رسول کلام کریں گے اور رسول بھی اس دن کہیں گے اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ اور جہنم میں کنڈیاں ہوں گی جو سعدان بوٹی کے کانٹوں کی طرح ہوں گیں البتہ ان کی بڑائی اور عظمت کے متعلق صرف اللہ تعالیٰ جانتے ہیں جو لوگوں کو ان کے اعمال کے لحاظ سے اچک لیں گی بعض تو اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاک ہونے والے ہوں گے اور بعض نجات پانے والے ہوں گے۔ حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو چکے ہوں گے اور اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہیں گے جہنم سے نکال لیں گے اور فرشتوں کو حکم کریں گے کہ جو بھی شرک نہیں کرتا تھا اسے جہنم سے نکال لو۔ اب جو کوئی لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہوگا فرشتے انہیں جہنم کی آگ میں ان کے سجدوں کے آثار کو دیکھ کر پہچان لیں گے کیونکہ آدمی کے سارے جسم کو آگ کھا لے گی۔ صرف آثار سجود باقی بچیں گے

اللہ تعالیٰ انہیں جہنم پر حرام قرار دیں گے اب انہیں جہنم سے نکالا جائے گا اور وہ کوئلے کی طرح جل چکے ہوں گے اور ان پر آب حیات ڈالا جائے گا۔ تو وہ اس طرح اگیں گے جس طرح سیلاب کے کوڑا کرکٹ میں دانا اُگ آتا ہے پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو چکے ہوں گے ان میں سے صرف ایک آدمی باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا اور وہ آخری شخص ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا۔ وہ عرض کرے گا اے اللہ تعالیٰ میرے چہرے کو اس جہنم سے پھیر دے کیونکہ اس کی گرم ہوا نے مجھے تکلیف دی ہے اور اس کے شعلوں نے مجھے جلا ڈالا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اگر میں نے تیرا یہ مطالبہ پورا کر دیا ہوسکتا ہے کہ تو مجھ سے کسی دوسری چیز کا سوال نہ کر دے؟ وہ کہے گا نہیں اے رب! آپ کی عزت کی قسم! میں کسی دوسری چیز کا سوال نہیں کروں گا وہ اللہ تعالیٰ کو اپنے عہد و مواثیق دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے پھیر دیں گے۔ اب وہ جنت کی طرف منہ کرے گا اور اس کو دیکھ کر کچھ دیر خاموش رہے گا پھر عرض کرے گا: اے اللہ تعالیٰ! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو نے مجھے عہد و میثاق نہیں دیا تھا کہ اس کے علاوہ کسی دوسری چیز کا سوال نہیں کرے گا؟ افسوس تجھ پر اے ابن آدم تو کس قدر دھوکے باز ہے۔ وہ کہے گا: اے رب تعالیٰ! اور وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا رہے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ممکن ہے اگر تیری یہ خواہش پوری کر دی جائے تو کوئی دوسرا سوال بھی کرے گا؟ وہ کہے گا: نہیں اے رب تعالیٰ! تیری عزت کی قسم! میں کبھی سوال نہیں کروں گا اب وہ بڑے عہد و پیمان دے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے کے قریب کر دیں گے۔ جب وہ دروازے کے پاس کھڑا ہوگا تو جنت اسے دکھائی دے گی اور وہ اس میں سرور و ناز و نعمت دیکھے گا کچھ دیر تو خاموش رہے گا جھٹ پھر سوال کرے گا اے رب تعالیٰ! مجھے جنت میں داخل کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تو نے عہد و میثاق نہیں کیا تھا کہ دوبارہ کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا؟ اے ابن آدم: تو کس قدر دھوکے باز ہے۔ وہ شخص کہے گا: اے رب تعالیٰ! میں کہیں آپ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ بد بخت نہ ہو جاؤں اب وہ مسلسل دعائیں کرتا رہے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ کر ہنس پڑیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ ہنسیں گے تو فرمائیں گے جا جنت میں داخل ہو جا اور وہ شخص جب جنت میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو فرمائیں گے ہاں! تمنا کر۔ وہ اپنے رب تعالیٰ سے مانگے گا اور تمنا و آرزو کرتا چلا جائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کو بھی یاد کرائیں گے کہ فلاں چیز بھی مانگ لے فلاں چیز بھی، وہ مانگتا رہے گا حتی کہ اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تجھے اس سے دوگنا ملے گا۔'' یہ حدیث سن کر عطاء بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر کسی قسم کا کوئی اعتراض نہ کیا یعنی ان دونوں نے اس حدیث کی تائید فرمائی۔

[476]...... ثنا ابْنُ أَبِی عَمْرٍو، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَمِثْلَهُ مَعَهُ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: ((هَذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ)). قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: حَفِظْتُ: ((هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)). قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ((وَذَلِكَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! آپ نے مذکورہ بالا حدیث بیان فرمائی۔ نیز فرمایا اس شخص کی آرزو سے اس کو دوگنا ملے گا۔ لیکن حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اللہ تعالیٰ اس کو فرمائیں گے: ''یہ بھی تجھے ملے گا اور اس سے دس گنا زائد بھی۔'' البتہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے تو صرف '' هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ یاد کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ شخص سب سے آخر میں جنت جائے گا۔

[477]...... ثنا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ، يُحَدِّثُ أَنَّ أُنَاسًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت عطا بن یزید اللیثی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے کہا تھا: اے رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اپنے رب تعالیٰ کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:............ آگے یہی حدیث بیان فرمائی۔

[478]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، ثنا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سعید بن میّب اور عطاء بن یزید رحمہما اللہ نے

---

[476] صحيح البخاری، كتاب الرقاق، باب الصراط جسر جهنم، رقم: 6573، مسند أحمد: 533/2، رقم: 10906، مصنف عبد الرزاق: 20806.

[477] صحيح: مسند الشاميين للطبرانی: 1795، رؤية الله للدارقطنی: 30.

[478] صحيح البخاری، كتاب الرقاق، باب الصراط جسر جهنم، رقم: 6573، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب معرفة طريق الرؤية، رقم: 182 (452).

بیان کیا کہ ان دونوں کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ لوگوں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے؟ پھر وہی حدیث بیان کی۔

[479]...... قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَرَوَاهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَعَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمة الحديث: امام صاحب فرماتے ہیں اسی روایت کو ابن اخی الزھری، اسامہ بن زید اور عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز نے زہری سے انہوں نے سعید اور عطاء بن یزید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع بیان کیا ہے۔

[١٠٢]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ تَجَلِّي رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَبَلِ عِنْدَ كَلَامِهِ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام

باب: اللہ تعالیٰ کی موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرتے وقت پہاڑ پر تجلی

[480]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا﴾ [الأعراف: 143]. قَالَ: وَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى قَرِيبٍ مِنْ طَرَفِ أُنْمُلَتِهِ، ((فَسَاخَ الْجَبَلُ)). قَالَ حُمَيْدٌ لِثَابِتٍ: تَقُولُ هَكَذَا؟ فَوَكَزَهُ، قَالَ: وَيَقُولُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَيَقُولُهُ أَنَسٌ فَأَكْتُمُهُ أَنَا؟

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا﴾ (الاعراف: ١٤٣) ”جب اس کا پروردگار پہاڑ کے سامنے جلوہ نما ہوا تو (تجلی) نے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا۔“ پڑھتے وقت اپنے انگوٹھے کو انگلی کے کنارے کے قریب رکھتے ہوئے فرمایا: ”(کہ اتنی سی تجلی کے سبب پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا۔) تو پہاڑ زمین میں دھنس گیا۔“ حمید نے ثابت سے کہا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ یہ سن کر ثابت نے حمید کے گھونسہ رسید کیا اور کہا کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ سے روایت کرتے ہیں تو کیا میں اس کو چھپاؤں گا؟

[481]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ﴾ [الأعراف: 143] قَالَ: هَكَذَا. قَالَ: يَعْنِي أَنَّهُ أَخْرَجَ

---

[479] انظر رؤية الله للدارقطني، ص 140.

[480] صحيح: سنن الترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الأعراف، رقم: 3074 وقال: حسن صحيح غريب، مسند أحمد: 125/3، رقم: 12260، التوحيد لابن خزيمة: 258/1، 259.

[481] صحيح: سنن الترمذي: 3074، مسند أحمد: 125/3، رقم: 12260.

طَرَفَ خِنْصَرِهِ. قَالَ: فَقَالَ لَهُ حُمَيْدُ الطَّوِيلُ: مَا تُرِيدُ إِلَى هَذَا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: فَضَرَبَ صَدْرَهُ ضَرْبَةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: مَنْ أَنْتَ يَا حُمَيْدُ وَمَا أَنْتَ يَا حُمَيْدُ يُخْبِرُ بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَتَقُولُ مَا تُرِيدُ إِلَى هَذَا؟

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ﴾ (الاعراف: ۱۴۳) پڑھتے وقت اپنی چھنگلیا انگلی کے کنارے کو نکال کر بتایا کہ اتنی سی تجلی کے سبب پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ حمید طویل نے حضرت ثابت سے پوچھا اے ابو محمد! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے حمید کے سینے پر زور سے مارا اور کہا تو کون ہوتا اے حمید! تو کون ہوتا ہے حمید! یہ حدیث خود حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور تو کون ہوتا ہے اس کے متعلق تکرار کرنے والا؟

[482]...... حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ صَاحِبُ النَّوَى، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، فِي قَوْلِهِ ﴿فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ﴾ [الأعراف: 143] قَالَ: أَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ، أَوْ قَالَ: بِأُصْبُعِهِ، فَتَعَفَّرَ الْجَبَلُ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ، وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا، أَيْ مَيِّتًا.

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ انہوں نے ہاتھ سے اشارہ کیا یا انگلی سے وہ پہاڑ بعض بعض کے ساتھ ٹکرا گیا اور ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جب گرے تو مر گئے۔

شرح حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ یہاں "صَعِقاً" کا معنی موت لیتے ہیں اگرچہ لغت میں اس کا معنی موت ہی ہے جیسے: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ﴾ (الزمر: ۶۸) "اور جب صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر وہ جس کو اللہ چاہے۔" یعنی ہر چیز فنا ہو جائے گی الغرض یہاں قرینہ موت کا ہے اور غشی کا بھی ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر آگے آ رہی ہے اور یہاں غشی کا معنی لینا صحیح ہے کیونکہ اس کے بعد اللہ نے ﴿فَلَمَّآ اَفَاقَ﴾ فرمایا ہے اور ظاہر ہے افاقہ غشی سے ہوتا ہے نہ کہ موت سے لہٰذا غشی کا معنی لینا صحیح ہے۔ (تفسیر ابن کثیر سورة اعراف آیت نمبر ۱۴۳)

[483]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ، ثنا عَمِّي، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ

ترجمة الحديث مذکورہ روایت اس سند کے ساتھ بھی آتی ہے۔

---

[482] صحيح: الرد على الجهمية لابن منده: 27، الكامل لابن عدى: 9/2، الأحاديث المختارة للضياء: 2539.

[483] صحيح: الكامل لابن عدی : 193/3، الأحاديث المختارة للضياء : 2539.

[484]...... ثنـا حُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ، ثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، ثنا أَسْبَاطٌ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ﴾ [الأعراف: 143] قَالَ: مَا تَجَلَّى عَنْهُ إِلَّا مِثْلُ الْخِنْصَرِ. قَالَ: فَجَعَلَهُ ﴿دَكًّا﴾ [الأعراف: 143]، قَالَ: تُرَابًا. ﴿وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا:﴾ [الأعراف: 143] غُشِيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: ﴿سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ﴾ [الأعراف: 143] مِنْ أَنْ أَسْأَلَكَ الرُّؤْيَةَ. ﴿وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [الأعراف: 143] قَالَ: أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِكَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

ترجمة الحديث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مذکورہ آیت کی یہ تفسیر کی ہے: ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ﴾ (الاعراف: ۱۴۳) جب ان کا پروردگار پہاڑ پر نمودار ہوا) چھنگلیا انگلی جتنا جلوہ کیا ﴿جَعَلَهٗ دَكًّا﴾ (تو تجلی انوار ربانی نے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا) یعنی مٹی بنا دیا۔ ﴿وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا﴾ (اور موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے) یعنی ان پر غشی طاری ہوگئی اور جب انہیں ہوش آئی تو فرمایا: ﴿سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ﴾ (تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں) یعنی اس سے کہ میں دوبارہ دیکھنے کا سوال کروں۔ ﴿وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ ''اور جو ایمان لاتے ہیں ان میں سے سب سے اول میں ہوں۔'' یعنی بنی اسرائیل میں سے سب سے پہلے میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔

[485]...... ثنـا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَ رَجُلٌ بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَانْتَفَضَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا بَالُ هَؤُلَاءِ يَجِدُّونَ عِنْدَ مُحْكَمِهِ، وَيَهْلَكُونَ عِنْدَ مُتَشَابِهِهِ.

ترجمة الحديث ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ''اِنَّ اللّٰـهِ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ (حدیث صحیح ہے۔ سلسلہ الاحادیث الصحیحہ ۸٦٠) بیان کی تو دوسرے شخص نے انکار کیا اور کراہت دکھائی یہ دیکھ کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ محکم آیات کے وقت محنت اور کوشش کرتے اور متشابہ آیات کے وقت ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یعنی وہ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ (الشوریٰ: ۱۱) کے معنی سمجھنے کے لیے کوئی کوشش نہیں کرتے۔

---

[484] حسن موقوف: المستدرك للحاكم: 576/2، رقم: 4102، تفسير ابن أبي حاتم: 1560/5، 1561، 1562 مقطعاً.

[485] صحيح: تفسير عبد الرزاق: 2960، مصنف ابن أبي شيبة: 556/7، رقم: 37902، تفسير ابن جرير: 214/5.

[١٠٣]...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُكَلِّمُ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ فِي مَنَامِهِ

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ مومن بندہ سے خواب میں اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوتے ہیں

[486]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ جُنَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ مِنْ كَلَامٍ يُكَلِّمُ بِهِ الْعَبْدَ رَبُّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْمَنَامِ)).

ترجمة الحديث حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا خواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ نیند میں کلام کریں۔''

[487]...... حَدَّثَنَا الْحَوْطِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُبَادَةَ، عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ [يونس: 64]، فَقَالَ عُبَادَةُ: سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ لِنَفْسِهِ، أَوْ يُرَى لَهُ، وَهُوَ مِنْ كَلَامٍ يُكَلِّمُ بِهِ رَبُّكَ عَبْدَهُ فِي الْمَنَامِ)).

ترجمة الحديث حضرت حمید بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ سے ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ (یونس: ٦٤) (ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بشارت ہے) کے متعلق پوچھا تو حضرت عبادة رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا: ''یہ اچھا خواب ہے جسے خود مومن آدمی اپنے لیے دیکھتا ہے یا اس کو دکھایا جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی کلام ہوتی ہے جو اپنے بندے کے ساتھ خواب میں ہوتی ہے۔''

[488]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَفْضَلُ مَا يَرَى أَحَدُكُمْ فِي مَنَامِهِ أَنْ يَرَى رَبَّهُ، أَوْ يَرَى نَبِيَّهُ، أَوْ يَرَى وَالِدَيْهِ مَاتَا عَلَى الْإِسْلَامِ.

---

[486] **ضعيف**: جنید بن میمون راوی مجہول ہے۔ مسائل حرب الكرماني: 1166/3، الكنى والأسماء للدولابي: 1532، الأحاديث المختارة للضياء: 275/8، رقم: 337.

[487] **ضعيف**: حمید بن عبد الرحمٰن یا حمید بن عبد اللہ المزنی راوی مجہول ہے۔ مسند الشاميين للطبراني: 1025، جزء فيه ذكر أبي القاسم الطبراني، ص: 338.

[488] **ضعيف**: عباس بن میمون کے حالات نہیں ملے۔ تفرد به المصنف.

ترجمة الحديث حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''سب سے افضل خواب یہ ہے کہ آدمی خواب میں اپنے رب تعالیٰ کو دیکھے یا اپنے نبی کو دیکھے یا اپنے والدین کو دیکھے جو اسلام کی حالت میں فوت ہو گئے تھے۔''

[١٠٤]...... بَابُ مَا ذُكِرَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى فِي سَمَائِهِ دُونَ أَرْضِهِ

باب: اللہ تعالیٰ آسمانوں میں ہیں زمین میں نہیں

سورۃ ملک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝﴾ (الملك: ١٦، ١٧)

''کیا تم اس ذات سے جو آسمان میں ہے بے خوف ہو کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے تو وہ اس وقت حرکت کرنے لگے۔'' ''کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے نڈر ہو کہ وہ تم پر کنکر بھری ہوا چھوڑ دے سو تم عنقریب جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیا ہے۔''

اوپر کی دو آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں ہے زمین میں نہیں۔ اسی طرح قرآن مجید کی بیسیوں آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت علو ہے۔

۱: ﴿يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ﴾ (النحل: ٥٠)

''اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں جو ان کے اوپر ہے۔''

۲: ﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ﴾ (الانعام: ١٨)

''اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے۔''

۳: ﴿اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ﴾ (فاطر: ١٠)

''اس کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں۔''

۴: ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾ (النساء: ١٥٨)

''بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔''

۵: ﴿تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ﴾ (المعارج: ٤)

''جس کی طرف روح الامین اور فرشتے چڑھتے ہیں۔''

مطیع بلخی نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ ایک شخص کہتا ہے مجھے معلوم نہیں میرا رب آسمان میں ہے یا زمین میں؟ امام صاحب نے فرمایا وہ کافر ہو گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی ۝ ﴾ (طه: ٥)

''رحمٰن عرش پر مستوی ہوا۔''

پھر اس نے کہا اگر وہ کہے وہ عرش پر تو ہے لیکن یہ معلوم نہیں عرش آسمانوں میں ہے یا زمین میں؟ امام صاحب نے فرمایا: وہ پھر بھی کافر ہوا کیونکہ اس نے اس بات کا انکار کیا کہ وہ آسمانوں میں ہے؟ اور جو کوئی اس بات کا انکار کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ (شرح العقیدہ الطحاویہ ص۲۸۸)

[489]...... ثنـا هُدْبَةُ ، ثنا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ ، ثنا عَطَاءُ بْنُ أَبِي يَسَارٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَـانَـتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعَى قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ ، وَإِنِّي أَطَّلِعُهَا يَوْمًا اطِّلَاعَةً ، فَوَجَدْتُ الذِّئْبَ قَدْ ذَهَـبَ مِـنْهَـا بِشَـاةٍ ، وَأَنَا مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ لِمَا يَأْسَفُونَ ، فَصَكَكْتُهَا صَكًّا . فَعَظُمَ ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ . قَـالَ: قُـلْـتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْتِقُهَا؟ قَالَ: ((ادْعُهَا إِلَيَّ)) ، فَقَالَ لَهَا: ((أَيْنَ اللّٰهُ؟)) قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ . قَالَ: ((وَمَنْ أَنَا؟)) قَالَتْ: رَسُولُ اللّٰهِ . قَالَ: ((أَعْتِقْهَا؛ فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ)) .

ترجمة الحديث حضرت معاویہ بن الحکم السلمی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! میری ایک لونڈی اُحد اور جوانیہ کی طرف بکریاں چرا رہی تھی میں نے ایک دن اچانک دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بھیڑیا میری بکری کو اٹھا کر لے گیا ہے۔ میں بھی آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا۔ مجھے افسوس ہوا اور غصہ آیا اور میں نے اس لونڈی کے تھپڑ رسید کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کا بہت برا منایا میں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ! کیا میں اسے آزاد کردوں؟ آپ نے فرمایا: اسے میرے پاس لے کر آنا۔ اسے آپ کے پاس لایا گیا آپ نے اس سے پوچھا اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمان میں پھر آپ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے آزاد کردو یہ مومنہ ہے۔''

شرح جوانیہ: یہ احد پہاڑ کے پاس ایک مقام ہے۔ (لغات الحديث "ح" جلد اول ص۱۳٤)

[490]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ مِثْلَهُ . وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

---

[489] صحيح مسلم ، كتاب المساجد ، باب تحريم الكلام فى الصلاة ، رقم : 537 (1199) ، سنن أبى داؤد : 930 ، سنن النسائى : 1219 .

[490] صحيح: سنن أبى داؤد ، كتاب الصلاة ، باب تشميت العاطس فى الصلاة ، رقم : 930 ، السنن الكبرىٰ للنسائى : 8535 .

﴿ترجمة الحدیث﴾ مذکورہ روایت کی ایک اور سند۔ اسی طرح یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی آتی ہے۔

[491]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ، فَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَصْعَدُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ. .)) الْحَدِيثَ.

﴿ترجمة الحدیث﴾ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دن اور رات کے فرشتے فجر اور عصر کی نمازوں کے اوقات میں اکٹھے ہوتے ہیں پھر وہ فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں جنھوں نے تم میں رات گزاری ہوتی ہے۔'' (الحدیث)

[١٠٥]...... بَابُ ذِكْرِ نُزُولِ رَبِّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَمَطْلَعِهِ إِلَى خَلْقِهِ

باب: اللہ پندرہ شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور اپنی مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں

پندرہ شعبان کی رات کو جاہل عوام ''شب برات'' بھی کہتی ہے۔ عموماً اس کی فضیلت میں سورۃ الدخان کی ابتدائی آیات پیش کی جاتی ہیں جو یہ ہیں:

﴿ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝ ﴾ (الدخان: ٣ تا ٥)

''ہم نے اس (قرآن) کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو ڈرانے والے ہیں۔ اس رات میں تمام حکمت کے کام فیصلے کیے جاتے ہیں یعنی ہمارے ہاں سے حکم ہوتا ہے۔ بے شک ہم ہی پیغمبر کو بھیجنے والے ہیں۔''

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ برکت والی رات شعبان کی پندرھویں رات ہے لیکن یہ قول: ﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ ﴾ (البقرۃ: ١٨٥) ''(روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن مجید (اول، اول) نازل ہوا'' کے مخالف ہے صحیح وہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے جس کو نسائی اور حاکم وغیرہ نے معتبر سند سے روایت کیا ہے کہ شب قدر میں ایک دفعہ سارا قرآن لوح محفوظ سے پہلے آسمان دنیا پر نازل ہوا پھر ہر ایک موقع پر ہر ایک آیت حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے پاس لائے۔ (تفسیر احسن التفاسیر جلد ٦ ص ١٨٤)

---

[491] **صحيح لغيره:** سنن الترمذی، كتاب تفسير القرآن ومن سورة بنی اسرائيل، رقم: 3135، صحيح ابن خزيمة: 1474، المستدرك للحاكم: 210/1، رقم: 763، عن أبی سعيد و أبی هريرة رضی اللہ عنہما.

اسی طرح علامہ شیخ احمد بن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''حق اور صحیح بات جمہور کی ہے کہ لیلۃ مبارکہ سے مراد لیلۃ القدر ہے اور اس سے مراد پندرہ شعبان کی رات نہیں ہے اس لیے کہ سورۃ الدخان والی آیت میں اگر چہ اس رات کو مبہم اور مجمل رکھا گیا ہے لیکن سورۃ البقرہ میں اس رات کو ظاہر اور واضح کر دیا ہے کہ یہ رات رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے۔

(بدعات اور ان کا شرعی پوسٹ مارٹم: ص۴۸۲)

اسی طرح علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لیلۃ مبارکہ سے مراد جمہور کے نزدیک 'لیلۃ القدر'' ہے اگر چہ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ رات پندرہ شعبان والی ہے لیکن جمہور کا قول ہی برحق ہے۔ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد پندرہ شعبان والی رات ہے ان کا قول انتہائی بعید ہے کیونکہ قرآن مجید نے نص بیان کی ہے کہ یہ رات رمضان میں ہوتی ہے۔ (تحفہ الاحوذی: ۲/ ۵۳)

ہاں! البتہ اس رات کی فضیلت میں چند ایک احادیث آتی ہیں۔ جن کے متعلق علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ لَهَا اَصْلًا " جن کا مجموعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کی اصل ضرور ہے۔ اس کے بعد کافی احادیث ذکر کرتے ہیں اور ان پر جرح بھی کرتے ہیں اور آخر میں فرماتے ہیں: ((فَهٰذِهِ الاَحَادِيْثُ بِمَجْمُوْعِهَا حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ لَمْ يَثْبُتْ فِيْ فَضِيْلَةِ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ شَيْءٌ .)) (وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ) (تحفہ الاحوذی ۲/ ۵۲، ۵۳) بعض لوگوں نے اس رات میں مخصوص قسم کی نمازیں خود بخود تجویز کی ہیں جن کا کوئی ثبوت کتاب وسنت میں نہیں ہے اس لیے علامہ احمد بن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''پندرہ شعبان کی رات کی فضیلت میں دوسری متعدد احادیث ہیں جن کے صحیح وضعیف ہونے میں اہل علم کا اختلاف ہے اکثر لوگوں نے اس سلسلے کی ساری روایات کو ضعیف کہا ہے مگر حافظ ابن حبان رحمہ اللہ نے بعض کو صحیح کہا ہے اور رات کو نوافل پڑھنے کے سلسلے میں کوئی روایت نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں اور نہ آپ کے صحابہ سے کچھ ثابت ہے۔ (بدعات اور ان کا شرعی پوسٹ مارٹم: ص۴۷۷)

[492]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ، ثنا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ ، صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَيَقُولُ: مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟

[492] صحيح البخاری ، كتاب التهجد ، باب الدعاء ، فی الصلاة من آخر الليل ، حديث : 1145 ، صحيح مسلم ، كتاب صلاة المسافرين ، باب الترغيب فی الدعاء والذكر ، رقم : 758 (1772) ، موطا مالك : 214/1 ، رقم : 30 .

﴿تـرجمة الحديث﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا میں اترتے ہیں جب کہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتے ہیں: کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کو عطا کروں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا کو قبول کروں کون ہے جو مجھ سے استغفار طلب کرے میں اس کو معاف کروں؟''

[493]...... ثنا ابْنُ كَاسِبٍ، وَأَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالُوا: ثنا إِبْرَاهِيمُ بْـنُ سَـعْـدٍ، عَـنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَالْأَغَرِّ صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ: يَـنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ: مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟

﴿تـرجمة الحديث﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر رات جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لے آتے ہیں اور فرماتے ہیں: ''کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے اپنے گناہوں کے لیے بخشش طلب کرے میں اس کے گناہوں کو معاف کردوں؟''

[494]...... حَـدَّثَـنَـا سَـلَمَةُ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْـدِ الـرَّحْمَنِ، وَالْأَغَرُّ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، صَاحِبُ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ: يَـنْزِلُ الـلّٰـهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَتَّى يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟

﴿تـرجمة الحديث﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہر رات جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے آسمان دنیا پر تشریف لے آتے ہیں اور فرماتے ہیں'' کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعائیں قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے گناہوں کی بخشش طلب کرے میں اس کو معاف کردوں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کو عطا کردوں۔''

---

[493] صحيح: السنن الكبرىٰ للنسائی: 10240، التوحيد لابن خزيمة: 299/1، 300، صحيح أبی عوانة: 375، مسند أحمد: 264/2، رقم: 7592.

[494] صحيح: مسند أحمد: 267/2، رقم: 7622، التوحيد لابن خزيمة: 300/1، 301، مصنف عبد الرزاق: 19653.

[495]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا))، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، ((حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں پھر وہی حدیث ذکر کی (لیکن اس میں یہ بھی ہے) کہ یہ معاملہ طلوع فجر تک رہتا ہے۔

[496]...... ثنا وَهْبَانُ، ثنا خَالِدٌ، وَثنا أَبُو مُوسَى، ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت کی ایک اور سند۔

[497]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَرْزِقُنِي فَأَرْزُقَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نصف رات یا دو تہائی چلی جاتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لاتے اور فرماتے ہیں: ''کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعائیں قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے رزق طلب کرے میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے میں اس کے گناہ معاف کر دوں؟''

[498]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ شَطْرُهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوبَ عَلَيْهِ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

---

[495] حسن صحيح: سنن الدارمي: 1519، مسند البزار: 7971، التوحيد لابن خزيمة: 303/1.

[496] صحيح: التوحيد لابن خزيمة: 303/1، النزول للدارقطني: 18.

[497] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب في الدعاء في آخر الليل، رقم: 758 (1774)، السنن الكبرىٰ للنسائي: 10238، صحيح ابن حبان: 919.

[498] صحيح: السنن الكبرىٰ للنسائي: 10245، مسند أحمد: 433/2، رقم: 9591، النزول للدارقطني: 44.

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ثلث رات یا نصف رات کا وقت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لے آتے ہیں اور فرماتے ہیں: ''ہے کوئی سوال کرنے والا میں اس کو عطا کردوں۔ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے میں اس کی دعائیں قبول کرلوں۔ کوئی توبہ کرنے والا ہے میں اس کی توبہ قبول کرلوں۔ کیا کوئی بخشش طلب کرنے والا ہے میں اس کو معاف کردوں۔ یہ معاملہ طلوع فجر تک رہتا ہے۔''

[499]...... ثنا هُدْبَةُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ))، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ معاملہ طلوع فجر تک رہتا ہے۔'' آگے مذکورہ کی مثل ہے۔

[500-502]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، صَاحِبُ الْخَلَنْجِ بِالرَّمْلَةِ، ثنا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، نَزَلَ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ؟ حَتَّى يَنْشَقَّ الْفَجْرُ، ثُمَّ يَرْتَفِعُ.

ترجمة الحديث: حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ مہلت دیتے ہیں۔ حتیٰ کے نصف رات گزر جاتی تو آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں: ''کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے؟ میں اس کو معاف کردوں۔ کوئی سائل ہے؟ میں اس کو عطا کردوں۔ حتیٰ کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے۔ تو یہ سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے۔''

[503]...... ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثنا مُحَاضِرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُمْهِلُ))، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کچھ دیر رکے رہتے ہیں۔'' اور اس کے بعد مذکورہ روایت ذکر کی۔

---

[499] صحيح: مسند البزار : 8451.

[500، 502] صحيح: النزول للدارقطني : 62، الشريعة للآجري : 703، التوحيد لابن منده : 975.

[503] صحيح: التوحيد لابن خزيمة : 295/1، النزول للدارقطني : 6.

[504]...... ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الْمَخْزُومِيُّ الْمَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ اللَّهُ شَطْرَ اللَّيْلِ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ فَلا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى تَتَرَجَّلَ الشَّمْسُ.

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”نصف رات کے وقت اللہ تعالیٰ نازل ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں: کون مجھ سے دعا کرے گا میں اس کی دعا قبول کروں کون مجھ سے سوال کرے گا میں اس کو عطا کروں کون مجھ سے بخشش طلب کرے گا میں اس کو معاف کر دوں؟ سورج طلوع ہونے تک یہ سلسلہ ایسے ہی رہتا ہے۔“

[505]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ، يَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ)). قَالَ: وَأَخْبَارُ النُّزُولِ دَالَّةٌ عَلَى أَنَّهُ فِي السَّمَاءِ دُونَ الْأَرْضِ.

ترجمة الحديث: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دن اور رات کے فرشتے فجر اور عصر کی نماز کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں۔“

مصنف کہتے ہیں کہ جمیع روایات جن میں نزول باری تعالیٰ کا ذکر ہے یہ سبھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہیں زمین میں نہیں“ کیونکہ اترنا اوپر سے نیچے کو ہوتا ہے۔

[506]...... ثنا حَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ عُبَيْدِ بْنُ السَّبَّاقِ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَيُنَادِي مُنَادٍ فِي السَّمَاءِ الْعُلْيَا: أَلَا نَزَلَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ، فَيَسْجُدُ أَهْلُ السَّمَاءِ. ثُمَّ يُنَادِي فِيهِمْ مُنَادٍ بِذَلِكَ، فَلَا يَمُرُّ بِأَهْلِ سَمَاءٍ إِلَّا وَهُمْ سُجُودٌ.

ترجمة الحديث: ابن عبید بن السباق کو یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک وتعالیٰ رات کے آخری حصہ میں نازل ہوتے ہیں اوپر والے آسمان میں ایک منادی کرنے والا کہتا ہے: خبردار! خلاق وعلیم (اللہ

[504] صحيح: السنن الكبرىٰ للنسائى: 10247، التوحيد لابن خزيمة: 310/1.

[505] صحيح لغيره: سنن الترمذى، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة بنى اسرائيل، رقم: 3135، وتقدم برقم: 491.

[506] ضعيف: سند مرسل ہے۔ المراسيل لأبى داؤد: 74، تعظيم قدر الصلاة للمروزى: 248.

تعالیٰ) اترے ہیں تو سبھی آسمان والے سجدے میں گر پڑتے ہیں اوران میں بھی ایک منادی کرنے والا یہی آواز دیتا ہے پھر آسمان والوں کے پاس سے گزرتا ہے تو سبھی سجدے پڑے ہوتے ہیں۔''

[507]...... ثنا هُدْبَةُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ، فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ؟

ترجمة الحديث حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں: کوئی سائل ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں کیا کوئی بخشش طلب کرنے والا ہے میں اس کو معاف کردوں؟''

[508]...... ثنا هُدْبَةُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ؟

ترجمة الحديث حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر رات ایک منادی کرنے والا آواز دیتا ہے: کوئی استغفار کرنے والا ہے میں اس کو معاف کردوں کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کیا کوئی سائل ہے؟ میں اس کو عطا کروں؟''

[١٠٦]...... بَابٌ

باب:

گذشتہ روایات میں ''نزول باری'' کا تذکرہ تھا لیکن وہ ہر رات کے ساتھ خاص ہے اور اس باب میں ۱۵ شعبان کی رات باری تعالیٰ کے نزول کی صراحت ہے۔

یہ حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آتی ہے جن میں سے بعض روایات کمزور ہیں اور اکثر صحیح ہیں علامہ البانی رحمہ اللہ نے (الصحیحه نمبر: ١١٤٤) میں ان جمیع روایات

[507] صحيح: السنن الكبرىٰ للنسائي: 10248، مسند أحمد: 81/4، رقم: 16745، سنن الدارمي: 1521.

[508] ضعيف: علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔ مسند أحمد: 22/4، رقم: 16280، مسند البزار: 2320، التوحيد لابن خزيمة: 45.

کو ذکر کیا اور فرماتے ہیں:

((رُوِیَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ مِنْ طُرُقٍ مُخْتَلِفَةٍ يَشُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا .))

''کئی طرق کے ساتھ صحابہ کرام سے یہ روایت آتی ہے اس کے بعض طرق بعض کو تقویت دیتے ہیں۔''

(الصحیحه حدیث : ١١٤٤)

اسی طرح صاحب تحفہ الاحوذی سے عبارت بھی گزر چکی ہے۔

((قَدْ وَرَدَ فِیْ فَضِيْلَةِ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ عِدَّةُ اَحَادِيْثِ مَجْمُوْعُهَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ لَهَا اَصْلًا .))

یعنی ان احادیث کے مجموعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی کوئی اصل ضرور ہے۔ (تحفه الاحوذی ٢/ ٥٢)

اسی طرح مولانا عبیداللہ رحمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ تمام احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ پندرہ شعبان کی رات کی فضیلت اور قدر و منزلت باقی راتوں سے زیادہ ہے لہٰذا اس رات سے غافل رہنا صحیح نہیں ہے بلکہ اس رات کو عبادت، دعا اور ذکر وفکر میں گزارنا مستحب ہے۔

(مرعاة المفاتیح ٢/ ٢٣٨)

اس رات کے بعض ناجائز کام: ہمارے ہاں بعض ایسے کام رواج پکڑتے ہیں جن کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے:

١: مثلاً: خاص اس رات کا اہتمام کرنا اور باقی نماز خمسہ یا بعض نمازوں کو چھوڑ دینا اور باقی واجبات کی پروا نہ کرنا اور اس رات کی عبادت کو کافی خیال کرنا یہ ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ فرائض کو چھوڑ کر مندوب کاموں کا اہتمام کرنا دینداری نہیں بلکہ ایسا کرنا قبیح ہے۔

٢: خاص اس رات قبرستان کی زیارت کرنا باقی سبھی سنت کے کاموں کو چھوڑ دینا یہ کسی بھی طرح صحیح نہیں اور اس کے متعلق روایات ضعیف ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں بھی یہ نہیں کہ آپ نے اس کا خاص اہتمام کیا ہو بلکہ ایک مرتبہ اتفاق سے ''بقیع'' کی طرف گئے تھے اور وہ رات پندرہ شعبان کی تھی۔

٣: صرف اسی رات میں فقراء کے درمیان شیرینی تقسیم کرنا اس کے متعلق کوئی مرفوع یا موقوف روایت نہیں بلکہ صحیح تو کجا کوئی ضعیف روایت بھی نہیں ہے۔

٤: یہ عقیدہ رکھنا کہ اس رات روحیں حاضر ہوتی ہیں اس کی خاطر گھروں کو صاف ستھرا کرنا اور انہیں مٹی وغیرہ لگانا اس رات کی تعظیم اور عزت کے لیے اور اپنی حاجات کو پورا کروانے کی غرض سے چراغاں کرنا یہ بھی بدعات اور گمراہیوں میں سے ہے۔

۵: ملا علی قاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ برآ نکہ آتش پرست تھے وہ جب بظاہر مسلمان ہوئے انہوں نے لوگوں کو ظاہر کیا ہم مسلمانوں کے ساتھ رکوع وسجود کرتے ہیں حالانکہ وہ آگ کی عبادت کرتے تھے اس رات ''آتش بازی'' کرتے تھے۔(مرعاۃ ۲۳۸۲)

پندرہ شعبان کا روزہ: اس کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت آتی ہے ہے جس میں ''صُوْمُوْا یَوْمَهَا کے الفاظ ہیں لیکن یہ روایت ''انتہائی ضعیف'' ہے۔ بلکہ علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''حاصل یہ ہے کہ پندرہ شعبان کے روزے کے متعلق کوئی ثبوت نہیں نہ مرفوع نہ حسن نہ ضعیف بلکہ کسی صحابی سے کوئی اثر بھی نہیں آتا نہ صحیح نہ ضعیف۔'' (مرعاۃ المفاتیح:۲/ ۲۳۹)

[509]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْمُصْعَبِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَوْ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لِكُلِّ نَفْسٍ؛ إِلَّا إِنْسَانٍ فِي قَلْبِهِ شَحْنَاءُ، أَوْ مُشْرِكٍ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

ترجمۃ الحدیث حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ پندرہ شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں بلا وجہ کینہ رکھنے والے اور مشرک کے علاوہ سبھی انسانوں کو معاف کردیا جاتا ہے۔''

شرح مشاحن: شحن، حسد کرنا اور بغض رکھنا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور مُشَاحِنٌ دشمنی رکھنے والے کو کہتے ہیں امام اوزاعی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مشاحن سے مراد یہاں وہ بدعتی ہے جو جماعت مسلمین سے ایک بدعت نکال کر علیحدہ ہوجائے اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنائے۔ (لغات الحدیث:"ش"۳/ ۲۹، مصباح الزجاجة شرح ابن ماجه ص۹۹)

[510]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ، ثنا أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ

---

[509] ضعیف: عبد الملک اور مصعب راوی مجہول ہیں۔ مسند البزار: 206/1، رقم: 80، مسند أبي بكر الصديق للمروزي: 104، التوحيد لابن خزيمة: 136.

[510] ضعیف: ابن لھیعۃ ضعیف ومختلط ہے نیز زبیر بن سلیم اور عبد الرحمٰن ابوضحاک راوی مجہول ہیں۔ سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلوات، باب ماجاء في ليلة النصف من شعبان، رقم: 1390، النزول للدارقطني: 94، فضائل الأوقات للبيهقي: 29.

سُلَيْمَانَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ؛ إِلَّا مُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابو موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں شرک اور کینہ کرنے والے کے علاوہ تمام زمین والوں کو معاف کر دیتے ہیں۔''

شرح: مشرک اور کینہ پرور کے لیے مغفرت نہیں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر سوموار اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تمام انسانوں کو معاف کر دیا جاتا ہے مگر مشرک اور آپس میں حسد و کینہ رکھنے والے شخص کو نہیں۔ (کینہ اور حسد کرنے والوں) انہیں کہا جاتا ہے ابھی انہیں رہنے دو حتیٰ کہ صلح کر لیں۔'' (مسلم: کتاب البر، ابو داؤد، الترمذی فی الادب بحوالہ مشکاۃ ٤٩٥٦)

[511]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ مُهَاصِرِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، يَطَّلِعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى خَلْقِهِ، فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ، وَيَتْرُكُ أَهْلَ الضَّغَائِنِ، وَأَهْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِهِمْ))

ترجمة الحديث: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب پندرھویں شعبان کی رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں اور مومنوں کو معاف کر دیتے ہیں اور حسد و کینہ رکھنے والوں کو ان کے حسد و کینہ کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا ہے۔''

[512]...... ثنا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا أَبُو خُلَيْدٍ عُتْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، وَابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَطَّلِعُ اللّٰهُ إِلَى خَلْقِهِ لَيْلَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ؛ إِلَّا مُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ)).

ترجمة الحديث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات کو اپنی مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں مشرک اور کینہ پرور کے علاوہ سبھی کو معاف کر دیا جاتا ہے۔''

---

[511] ضعيف: احوص بن حکیم ضعیف ہے نیز اس کے شیخ کے نام میں اختلاف ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 223/22، رقم: 590، شعب الإيمان للبيهقي: 3551، النزول للدارقطني: 80.

[512] ضعيف: مکحول کا مالک بن یخامر سے سماع نہیں ہے۔ صحيح ابن حبان: 5665، المعجم الكبير للطبراني: 108/20، رقم: 215، والمعجم الأوسط له: 6776.

[۱۰۷]...... بَابٌ

باب:

[513]...... ثنا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيُمْهِلُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ كُلَّ لَيْلَةٍ، حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ، هَبَطَ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ يُتَابُ عَلَيْهِ؟

ترجمة الحديث حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ رمضان المبارک کے مہینے میں ہر رات کو ٹھہرے رہتے ہیں حتی کہ جب رات کا ابتدائی تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں: کوئی سائل ہے؟ جسے عطا کیا جائے۔ کوئی بخشش طلب کرنے والا ہے؟ اس کو معاف کر دیا جائے۔ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ کہ اس کی توبہ قبول کروں۔"

شرح صحیح مسلم وغیرہ میں یہی روایت حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مرفوع بھی آتی ہے لیکن وہاں "شہر رمضان" کا ذکر نہیں ہے بلکہ یہ ہر رات ہوتا ہے۔

نزول باری تعالیٰ: اہل سنت والجماعت اللہ تعالیٰ کے نزول پر حقیقی صفت کے مطابق ایمان لاتے ہیں اور وہ جیسے تمام صفات باری تعالیٰ کو مانتے ہیں اسی طرح صفت نزول کو بھی تسلیم کرتے ہیں آگے اس کی کیفیت یا تمثیل یا نفی اور تعطیل نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نازل ہوتا ہے لیکن اس کی کیفیت نہیں بتائی۔

((وَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّهٗ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر)) (شرح العقیدہ الواسطیہ ص۱۰۳)

[۱۰۸]......بَابُ ذِكْرِ الْكَلَامِ وَالصَّوْتِ وَالشَّخْصِ وَغَيْرِ ذَلِكَ

باب: کلام، صوت، شخص وغیرہ کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کی تمام صفات، صفات کمال ہیں۔ جن میں کسی بھی طرح کا نقص نہیں ہے جیسے حیات، علم، قدرت، سمع، بصر، رحمت، مغفرت، حکمت، علو اور عظمت وغیرہ اور ان کے ثبوت کے لیے سمعی، عقلی اور فطری دلائل قائم ہیں۔

---

[513] شاذ بذكر شهر رمضان: شعب الإيمان للبيهقي: 3356، شرح اصول الاعتقاد للالكائى: 766، وانظر ما تقدم برقم: 500، 501.

سمعی دلائل: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾

(النحل: ٦٠)

"جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے بری باتیں (شایاں) ہیں اور اللہ کو صفت اعلیٰ (زیب دیتی ہے) اور وہ غالب حکمت والا ہے۔" اور "مثل اعلیٰ" سے مراد "وصف اعلیٰ" ہے۔

عقلی دلائل: ہر چیز جو کائنات میں موجود ہے اس کے لیے صفت کا ہونا لازم ہے۔ خواہ صفت کمال ہو خواہ صفت نقص۔ ثانی (صفت ناقص) کی نسبت باری تعالیٰ کی طرف کرنا باطل ہے کیونکہ وہ رب کامل ہے جو عبادت کا مستحق ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بتوں کی الوہیت کے باطل ہونے کو یہ کہہ کر باطل قرار دیا ہے:

﴿ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴾ (الاحقاف: ٥)

"اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوسکتا ہے جو ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے اور ان کو ان کے پکارنے کی کوئی خبر نہ ہو۔"

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کو مخاطب ہو کر فرمایا تھا:

﴿ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَـيْــــًٔا ﴾ (مریم: ٤٢)

"اے ابا جان! آپ ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہیں جو نہ سنیں اور نہ دیکھیں اور نہ آپ کے کچھ کام آ سکیں۔"

اسی طرح بعض اللہ تعالیٰ کی مخلوقات ایسی ہیں جن کا صفات کمال کے ساتھ متصف ہونا حس اور مشاہدے کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے حالانکہ انہیں وہ صفات عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے تو صفات کمال کو عطا کرنے والا وہ صفات کمال کے ساتھ بالاولیٰ متصف ہوگا۔

فطری دلائل: نفوس سلیمہ اللہ تعالیٰ کی محبت پر پیدا ہوئے ہیں اور ان کی فطرت میں داخل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرتے ہیں اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ ظاہر ہے وہ اس ذات سے محبت کریں گے اور اس کی تعظیم و عبادت کریں گے جس کے متعلق انہیں علم ہوگا کہ وہ صفات کمال کے ساتھ متصف ہے اور وہ ایسی صفات ہیں جو ربوبیت اور الوہیت کے لائق ہیں۔ (ماخوذ من القواعد المثلی قواعد فی صفات الله تعالیٰ ابن عثیمین)

اللہ تعالیٰ کی صفت کلام اور آواز ہے اللہ تعالیٰ کا چہرہ مبارک ہے لیکن وہ چہرہ ہمارے جیسا نہیں اور نہ ہی مخلوق میں کسی کی اس کے ساتھ تشبیہ دے سکتے ہیں۔ (تعالیٰ الله عن ذلك علوا كبيرا)

سورۃ النساء میں ہے: ﴿وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا﴾ (النساء : ١٦٤)

”اور موسیٰ علیہ السلام سے تو اللہ نے باتیں بھی کیں۔“

اس سے صفت کلام اور آواز ثابت ہوتی ہے۔

[514]...... ثنا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، ثنا هَمَّامٌ، ثنا الْقَاسِمِ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ، قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى الشَّامِ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَحْشُرُ اللّٰهُ تَعَالَى الْعِبَادَ)) - أَوْ قَالَ: ((يَحْشُرُ اللّٰهُ النَّاسَ)) - قَالَ: وَأَوْمَى بِيَدِهِ إِلَى الشَّامِ، ((عُرَاةً غُرْلًا بُهْمًا)) . قَالَ: قُلْتُ: مَا بُهْمًا؟ قَالَ: لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْءٌ، فَيُنَادِي بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الدَّيَّانُ، لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَأَحَدٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يُطَالِبُهُ بِمَظْلَمَةٍ، وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَنْ يَدْخُلَ النَّارَ وَأَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يُطَالِبُهُ بِمَظْلَمَةٍ . قَالُوا: وَكَيْفَ وَإِنَّا نَأْتِي اللّٰهَ عُرَاةً غُرْلًا بُهْمًا؟ قَالَ: ((بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ)) .

ترجمة الحديث: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن انیس انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس شام کی طرف گیا انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ”اللہ تعالیٰ بندوں کو اٹھائیں گے (اور آپ نے شام کی طرف اشارہ کیا) اور وہ جسم سے ننگے غیر مختون ہوں گے اور بہم ہوں گے میں نے عرض کیا کہ بہم سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: یعنی جن کے پاس کوئی چیز نہیں ہوگی اور ایک آواز دی جائے گی جسے سبھی قریب و بعید والے سنیں گے: میں بادشاہ ہوں، میں حساب و کتاب لینے والا ہوں۔ کوئی جنتی جو جنت میں داخل ہوگا اسے لائق نہیں ہے کہ اس سے کوئی جہنمی ظلم کا مطالبہ کرے اور اسی طرح کوئی آدمی جو جہنم میں داخل ہو گیا اسی سے کوئی جنتی ظلم کا مطالبہ نہیں کرے گا۔ لوگوں نے کہا کس طرح (حساب و کتاب چکائیں گے) جب کہ ہم ننگے، غیر مختون آئیں گے۔ آپ نے فرمایا: نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ۔ (بدلے چکائے جائیں گے۔)

[515]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

---

[514] ضعيف: عبد اللہ بن محمد بن عقیل راوی ضعیف ہے۔ الادب المفرد للبخاری : 970، شرح مشكل الآثار للطحاوی: 3527، المعجم الكبير للطبرانی : 132/13، رقم: 331، المعجم الأوسط للطبرانی : 8593، 1.

[515] ضعيف: ولید بن مسلم مدلس کے سماع مسلسل کی صراحت نہیں ہے۔ التوحيد لابن خزيمة : 348/1، الشريعة للآجری : 668، الأسماء والصفات للبيهقی : 435.

يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يُوحِيَ بِأَمْرٍ تَكَلَّمَ بِالْوَحْيِ، فَإِذَا تَكَلَّمَ أَخَذَتِ السَّمَاوَاتِ مِنْهُ رَجْفَةٌ مِنْ خَوْفِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا سَمِعَ ذَلِكَ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ، صُعِقُوا وَخَرُّوا سُجَّدًا، فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيُكَلِّمُ اللهُ مِنْ وَحْيِهِ بِمَا أَرَادَ، فَيَنْتَهِي بِهِ جِبْرِيلُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ، كُلَّمَا مَرَّ بِسَمَاءٍ قَالَ أَهْلُهَا: مَاذَا قَالَ رَبُّنَا يَا جِبْرِيلُ؟ فَيَقُولُ جِبْرِيلُ: قَالَ الْحَقَّ، وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ. قَالَ: فَيَقُولُونَ كُلُّهُمْ مِثْلَ مَا قَالَ جِبْرِيلُ، حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهِمْ جِبْرِيلُ حَيْثُ أَمَرَهُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

ترجمة الحديث حضرت نواس بن سمعان الکلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کہ جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کی وحی کرنا چاہتے ہیں تو وحی کے ساتھ کلام فرماتے ہیں جب کلام فرماتے ہیں تو آسمانوں پر اللہ تعالیٰ کے خوف سے زلزلہ آجاتا ہے جب یہ کلام آسمانوں والے سنتے ہیں تو وہ بے ہوش ہوجاتے ہیں اور سجدے میں گر پڑتے ہیں سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنا سر اٹھاتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی وحی سے اس کو کلام کرتے ہیں جو انہوں نے ارادہ کیا ہوتا ہے پھر اسے حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کے پاس لے کر گزرتے ہیں وہ سبھی کہتے ہیں کہ اے جبرائیل ہمارے رب تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے: حضرت جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حق فرمایا ہے اور وہ بلند و بالا ہے سبھی فرشتے بھی یہی کہتے ہیں حتیٰ کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اس وحی کو لے کر وہاں پہنچ جاتے ہیں جہاں زمین یا آسمان میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے۔

[١٠٩]......بَابٌ

باب:

[516]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ سَوَاءٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَجَنَّبِ الْوَجْهَ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَةِ وَجْهِهِ)).

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص کسی دوسرے کے ساتھ لڑے تو چہرے پر مارنے سے گریز کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے چہرے کی

[516] ضعيف بهذا اللفظ: سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں۔ المعجم الأوسط للطبراني: 7850، بهذا اللفظ، وانظر صحيح مسلم: 2612 (6655) وفيه على صورته.

صورت پر پیدا فرمایا ہے۔“

شرح عَلٰی صُوْرَتِہٖ کی ضمیر کا مرجع: مذکورہ روایت میں ”فَاِنَّ اللّٰـهَ تَعَالٰی خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ“ کے الفاظ ہیں جن کے متعلق علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”عَلٰی صُوْرَةِ وَجْهِہٖ“ کے لفظوں میں مجھے شک ہے بلکہ صحیح ترین لفظ ”عَلٰی صُوْرَتِہٖ“ ہیں جیسا کہ بخاری مع الفتح (کتاب الاستئذان ۱۱/ ۳) اور صحیح مسلم (کتاب الجنة ٦/ ۳۸۰) میں ہے۔

۱: ایک قول یہ ہے کہ ضمیر حضرت آدم علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں اس صورت کے مطابق پیدا فرمایا جس کے مطابق وہ زمین پر اترے اور جس صورت میں وہ فوت ہوئے اس میں ان لوگوں کا رد کرنا مقصود ہے جو کہتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کی شکل جنت میں کوئی دوسری تھی اور دنیا میں کوئی دوسری۔

۲: دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں دہریہ کا رد ہے جو کہتے ہیں ہمیشہ سے انسان نطفے سے پیدا ہوتے آئے ہیں اور نطفہ انسان سے ہوسکتا ہے اس میں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شروع سے اسی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

۳: ایک قول یہ ہے کہ اس کے ساتھ قدریہ کا رد کیا گیا ہے جو کہتے ہیں کہ بندہ خود اپنے افعال کا خالق ہے۔

۴: ایک قول یہ ہے اس میں ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور اس کے قائلین نے ”عَلٰی صُوْرَةِ رَحْمٰنَ“ سے دلیل پکڑی ہے اور صورت سے مراد ”صفت“ ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صفت علم، حیاة، سمع، بصر وغیرہ پر پیدا فرمایا اگرچہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے ساتھ کوئی بھی مشابہت نہیں رکھ سکتا۔

(فتح الباری کتاب الاستئذان ٤٨١)

لیکن ان تمام اقوال میں سے پہلا قول راجح ہے کہ یہ ضمیر حضرت آدم علیہ السلام کی طرف ہے جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ((وَهٰذِهِ الرِّوَايَةُ ظَاهِرَةٌ فِيْ اَنَّ الضَّمِيْرَ فِيْ صُوْرَتِهٖ عَائِدٌ اِلٰی آدَمَ)) یعنی یہ روایت اس بارے ظاہر نص ہے کہ ”صورتہ“ کی ضمیر کا مرجع حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شروع سے ہی ساٹھ ہاتھ لمبا پیدا فرمایا اور اس صورت کے مطابق وہ زمین میں رہے اور اس کے مطابق وہ فوت ہوئے اور اپنی اولاد کی طرح وہ مختلف حالتوں میں تبدیل نہیں ہوئے اور جنت میں بھی ان کی وہی صورت تھی جو زمین میں تھی اور اس میں ذرہ برابر بھی تغیر نہیں ہوا تھا۔ (نووی علی صحیح مسلم کتاب الجنة:۲/ ۳۸۰)

اسی طرح علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی صورت کے مطابق اور یہ ایک دوسری روایت میں صراحت کے ساتھ آتا ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کے لفظ ہیں:

((خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ وَ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا“ (متفق علیه) (صحیح الادب المفرد حدیث: ۱۲۹)

اور دوسری جگہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے کہ "خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰی صُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ" باطل ہے اور اس میں چار جگہ علل پائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے یہ ضعیف ہے۔ (صحیح الادب المفرد حدیث: ۹۸۷، ۷۴۹)

اور یہ قول دو وجہ سے راجح ہے:

اول:...... ضمیر کا مرجع اقرب ہوتا ہے اور ظاہر ہے اقرب حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

دوم:...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ ﴾ (الشوری: ۱۱)

اور یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی شکل کے مطابق پیدا کیا ہے اس میں تشبیہ پائی جائے گی جو کہ منع ہے اس لیے علامہ طحاوی رحمہ اللہ نے "وَهُوَ يُشْبِهُ الْاَنَامَ" کا عنوان قائم کر کے بتایا ہے کہ مخلوق میں سے کوئی اس کے مشابہ نہیں ہو سکتا۔ (هذا ما عندی والله اعلم بالصواب)

[517]...... ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تُقَبِّحُوا الْوُجُوهَ، فَإِنَّ ابْنَ آدَمَ خُلِقَ عَلَى صُورَةِ الرَّحْمَنِ)) .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چہروں کو بُرا نہ کہو کیونکہ ابن آدم رحمٰن کی صورت پر پیدا ہوا ہے۔''

[518]...... ثنا أَبُو الرَّبِيعِ، ثنا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تُقَبِّحُوا الْوُجُوهَ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ)) .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم چہروں کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی صورت کے مطابق پیدا کیا ہے۔''

شرح چہرے کو برا نہ کہنے کی حکمت: چہرے کو برا کہنا اس لیے منع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ﴾ (التین: ٤) تو اس طرح باری تعالیٰ پر اعتراض آئے گا جو صحیح نہیں۔

---

[517] ضعیف: اعمش اور حبیب مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ المستدرك للحاكم: 319/2، رقم: 3296، المعجم الكبير للطبرانی: 13580، الأسماء والصفات للبيهقی: 640.

[518] ضعیف: التوحيد لابن خزيمة: 85/1، الشريعة للآجری: 725.

[519]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ، وَلا وَجْهَ مَنْ أَشْبَهَ وَجْهَكَ، فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ .

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی یہ نہ کہے اللہ تعالیٰ تیرے چہرے کو قبیح کرے اور نہ کہے کہ فلاں چہرہ تیرے چہرے سے زیادہ خوبصورت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔''

[520]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَجَنَّبِ الْوَجْهَ، وَلا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ .

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو چہرے سے بچے اور نہ کہے: اللہ تیرا چہرہ بگاڑے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی صورت میں پیدا فرمایا ہے۔''

[521]...... ثنا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي يُونُسَ سُلَيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَاتَلَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَإِنَّ صُورَةَ وَجْهِ الْإِنْسَانِ عَلَى صُورَةِ وَجْهِ الرَّحْمَنِ)) .

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کسی سے لڑے وہ چہرے سے اجتناب کرے کیونکہ انسان کے چہرے کی صورت رحمٰن کے چہرے کی طرح ہے۔''

---

[519] صحيح: ابن عجلان نے سماع کی صراحت کی ہے۔ مسند الحميدی: 1153، الأدب المفرد للبخاری: 173، التوحيد لابن خزيمة: 81/1، 82.

[520] صحيح: ابن عجلان نے سماع کی صراحت کی ہے۔ مسند أحمد: 434/2، رقم: 9604، مصنف عبد الرزاق: 17952، مسند البزار: 8504.

[521] ضعيف: ابن لهيعہ ضعیف ومختلط ہے۔ الصفات للدارقطنی، ص: 59، الإبانة لابن بطة: 189، إبطال التأويلات لأبی يعلى: 82.

[۱۱۰]...... بَابٌ

باب:

[522]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَا: ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى، وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الرُّسُلَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ، وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ الْجَنَّةَ)).

ترجمة الحديث: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہوسکتا اور نہ ہی کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر عذر پسند ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل کو مبعوث فرمایا جو خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے ہیں اور اسی طرح کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ مدح پسند نہیں اسی وجہ سے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

[523]...... ثنا أَبُو بكْرٍ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت کی ایک اور سند۔

[۱۱۱]...... بَابٌ

باب:

[524]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ دَلْهَمِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاجِبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْمُنْتَفِقِ

---

[522] صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب قول النبي ﷺ "لا شخص أغير من الله"، رقم: 7416، صحيح مسلم، كتاب اللعان، رقم: 1499 (3764).

[523] صحيح مسلم، كتاب اللعان، رقم: 1499 (3765)، مصنف ابن أبي شيبة: 53/4، رقم: 17708.

[524] **ضعيف:** سند میں راوی مجہول ہیں۔ مسند أحمد، زوائد عبد الله: 13/4، رقم: 16206، المعجم الكبير للطبراني: 211/19، رقم: 477، المستدرك للحاكم: 560/4، 561، رقم: 8683، واصله فی سنن أبی داؤد: 3266.

الْعُقَيْلِيّ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمِّهِ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَتَنْظُرُونَ إِلَيْهِ سَاعَةً، وَيَنْظُرُ إِلَيْكُمْ)) . قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَنَحْنُ مِلْءُ الْأَرْضِ وَهُوَ شَخْصٌ وَاحِدٌ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَنَنْظُرُ إِلَيْهِ قَالَ: ((أُنَبِّئُكَ بِمِثْلِ ذَلِكَ فِي آلَاءِ اللّٰهِ، الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَةٌ مِنْهُ صَغِيرَةٌ وَتَرَوْنَهُمَا سَاعَةً وَاحِدَةً)) .

ترجمة الحديث: حضرت لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب تم اللہ تعالیٰ کو بیک وقت دیکھو گے اور وہ تمہیں دیکھے گا۔'' میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ! ہمارے ساتھ ساری دنیا بھری ہوئی ہے اور وہ اکیلا ہے ہم کیسے اس کو (بیک وقت) دیکھ سکتے ہیں اور وہ ہمیں دیکھ سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''میں تجھے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں اس کی مثال دے کر سمجھاتا ہوں۔ یہ دیکھیں چاند اور سورج اس کی چھوٹی چھوٹی نشانیاں ہیں حالانکہ ایک ہی وقت میں سبھی اس کو دیکھ سکتے ہیں۔''

[۱۱۲]...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ جَهَنَّمَ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، حَتَّى يَضَعَ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ فِيهَا

باب: جب جہنم ''هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ؟'' کہے گی تو اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم مبارک رکھیں گے

اس آیت کی تفسیر کے متعلق مفسرین کے دو اقوال ہیں:

اول: عطاء، مجاہد اور مقاتل بن سلیمان کہتے ہیں اس کا معنی ہے اور گنجائش نہیں ہے یعنی وہ بھر چکی ہوگی اور اس کی کوئی جگہ خالی نہیں ہوگی یعنی یہاں استفہام انکاری ہے جو نفی کے معنی میں ہے۔ امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا جہنم سے وعدہ ہے ﴿ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ ﴾ (السجدة: ۱۳) ''میں جہنم کو ضرور بھروں گا۔'' تو اس سے پوچھیں گے کیا میں نے تیرا وعدہ پورا کر دیا؟ وہ کہے گی کہ اب بھی کوئی گنجائش ہے؟ یعنی کوئی جگہ نہیں ہے۔

دوم: یعنی وہ کہے گی ''مزید چاہیے'' یعنی وہ کہے گی مجھے اور چاہیے اور یہاں استفہام تقریری ہے جس کا معنی ہے اس میں مزید وسعت ہوگی گویا وہ مزید طلب کرے گی اور اسی قول کو ائمہ محدثین نے ترجیح دی ہے اور آئندہ احادیث بھی اس تفسیر کی تائید کر رہی ہیں لیکن اس پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے:

دوسرے معنی کا مطلب ہے اس میں ''جگہ خالی'' ہوگی یہ ﴿ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ ﴾ (میں جہنم کو ضرور بھروں گا) کے منافی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے ان کے درمیان کوئی منافات نہیں ہے کیونکہ بھرنے سے بعض اوقات مراد یہ ہوتا ہے کہ اس میں جو رہتے ہیں ان سے کوئی حصہ خالی نہیں ہے یعنی ہر طبقہ میں کوئی نہ کوئی آدمی ضرور موجود ہے اگرچہ اس میں کافی وسعت ہوتی ہے جیسے کہا جاتا ہے یہ شہر بھرا ہوا ہے اور اس میں کوئی حصہ خالی نہیں ہے حالانکہ ان کے صحن اور بعض کمرے

خالی ہوتے ہیں جن میں لوگوں کا ساز وسامان ہوتا ہے اور بعض دیگر بالکل خالی ہوتے ہیں۔ یا اس کی دو حالتیں ہوں گی: شروع شروع میں جب جہنمی اندر جائیں گے تو اس میں فراغت ہوگی اور دوبارہ جب شیطان کو داخل کیا جائے گا تو وہ بھر چکی ہوگی۔ (تفسیر قاسمی تفسیر سورۃ "ق" آیت نمبر ۳۰) (فتح القدیر ۵/ ۷۷)

اس بارے بھی اختلاف ہے کہ یہ سوال و جواب کی طرح ہوگا بعض کہتے ہیں یہ بطور تمثیل اور تخیل کہا گیا ہے در حقیقت سوال و جواب نہیں ہوگا بلکہ استعارہ تمثیلیہ کے طور پر مجاز الفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جب کہ باقی بعض کہتے ہیں یہ حقیقت میں سوال و جواب ہوگا چنانچہ "ناصر" نے اپنی کتاب "الانتصاف" میں کہا ہے: "ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ اور جہنم کا سوال و جواب حقیقی ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس میں ان چیزوں کا ادراک پیدا فرمادیں گے۔ کتاب و سنت کی بیسیوں اخبار اس کے متعلق صراحتاً آتی ہیں۔

ایک یہ دوسری جنت اور جہنم کا شور کرنا اور جہنم کا اپنے رب کے ہاں شکوہ کرنا اور اسے دو سانس لینے کی اجازت دینا وغیرہ ان کو حقیقت پر محمول کیا جائے گا اور ان کا انکار ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا دوسرا قول راجح ہے۔

(تفسیر قاسمی سورۃ "ق" آیت نمبر ۳۰)

[525]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يُلْقَى فِي النَّارِ أَهْلُهَا، وَتَقُولُ: ﴿هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾ [ق: 30] حَتَّى يَأْتِيَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، فَيَضَعَ قَدَمَهُ عَلَيْهَا، فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ .

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہنم میں جہنمیوں کو داخل فرمائیں گے اور وہ کہے گی" کچھ اور بھی ہیں؟ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے پاس تشریف لائیں گے اور اپنا قدم مبارک اس کے اوپر رکھیں گے وہ کہے گی: "بس بس۔"

شرح امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ احادیث صفات میں سے مشہور ترین احادیث ہیں۔ علمائے کرام اس کے متعلق دو مذہب اختیار کرتے ہیں:

(اول) جمہور متکلمین کہتے ہیں اس کی شایان شان تاویل کی جائے گی۔ آگے تاویل کیا ہوگی اس کے متعلق خود اپنی تاویل کا اختلاف ہے۔ (دوم) اس میں تاویل نہیں کی جائے گی بلکہ ہم اس کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں اور اس کا مطلب وہی ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے اور وہی معنی مراد ہوگا۔ (نووی علی صحیح مسلم ۲/ ۳۸۱: باب جهنم أَعَاذَنَا اللّٰه مِنْهَا)

---

[525] صحيح: سنن الدارمی : 2891، مسند البزار : 9483، والحديث فی صحيح البخاری : 4849.

[526]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَّا جهنَّمُ فَإِنَّهَا لا تَمْتَلِيءُ حَتَّى يَضَعَ اللّٰهُ قَدَمَهُ فِيهَا، فَهُنَالِكَ تَمْتَلِيءُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، وَتَقُولُ: قَدْ قَدْ.

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم نہیں بھرے گی حتی کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم مبارک اس میں رکھیں گے اس وقت وہ بھر جائے گی اور بعض بعض کی طرف سکڑ جائے گی اور کہے گی: بس، بس۔''

[527]...... حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدِ الْحَذَّاءُ، ثنا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَشْفَعُ النَّبِيُّونَ، وَالْمَلَائِكَةُ، وَيَشْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ، وَيَبْقَى أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ))، قَالَ: فَيَقْبِضُ قَبْضَةً أَوْ قَبْضَتَيْنِ مِنَ النَّارِ، خَلْقًا كَثِيرًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا، فَيَخْرُجُونَ قَدِ امْتَحَشُوا وَصَارُوا حُمَمًا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءٍ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَخْرُجُونَ مِنْ أَجْسَادِهِمْ كَأَنَّهَا اللُّؤْلُؤُ، مَكْتُوبٌ مِنْ عَاتِقِهِ: نَحْنُ عُتَقَاءُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحديث: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام ملائکہ اور مومن لوگ سفارش کرلیں گے اور ارحم الراحمین باقی رہ جائیں گے اور وہ جہنم سے ایک مٹھی یا دو مٹھیاں بھریں گے ان لوگوں کی جنہوں نے کبھی کوئی نیکی کا کام نہیں کیا ہوگا اور وہ نکلیں گے، جل کر کوئلے بن چکے ہوں گے ان پر آب حیات ڈالا جائے گا ان کے جسم موتیوں کی طرف خوبصورت نکل آئیں گے ان کی گردنوں پر لکھا ہوگا: ((نَحْنُ عُتَقَاءُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ)) ''ہمیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کردیا۔''

[١١٣]...... بَابٌ

باب:

[528]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

---

[526] صحيح مسلم، كتاب الجنة، باب النار يدخلها الجبارون، رقم: 2846/35 (7174)، السنن الكبرىٰ للنسائى: 11458، مسند أحمد: 276/2، رقم: 7718.

[527] صحيح: مسند أحمد: 94/3، رقم: 11898، مصنف عبد الرزاق: 20857، صحيح أبى عوانة: 12376 مطولاً، والحديث فى صحيح البخارى: 7439 مطولاً جداً.

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: افْتَخَرَتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ، فَقَالَتِ النَّارُ: يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ، وَالْمُتَكَبِّرُونَ، وَالْمُلُوكُ، وَالْأَشْرَافُ. وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: يَدْخُلُنِي الْفُقَرَاءُ، وَالضُّعَفَاءُ، وَالْمَسَاكِينُ. فَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ. وَقَالَ لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ، وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا. فَأَمَّا النَّارُ فَيُلْقَى فِيهَا وَهِيَ تَقُولُ: ﴿هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾ [ق: 30] حَتَّى يَأْتِيَهَا اللّٰهُ فَيَضَعَ قَدَمَهُ عَلَيْهَا، فَتَزْوِي فَتَقُولُ: قَدِي قَدِي. وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَيُلْقَى فِيهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ فَيُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا مَا يَشَاءُ.

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت اور جہنم دونوں نے باہم فخر کیا۔ جہنم نے کہا مجھ میں جبار، متکبر، بادشاہ اور اشراف داخل ہوں گے اور جنت نے کہا کہ مجھ میں فقراء ضعفاء اور مساکین داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ نے جہنم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے میں جسے چاہوں گا تیرے ساتھ عذاب دوں گا اور جنت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے جو ہر چیز سے زیادہ وسیع ہے۔ ویسے میں نے دونوں کو بھرنا ہے۔ جہنم میں اللہ تعالیٰ مخلوق کو ڈالتے رہیں گے وہ کہتی رہے گی کہ مزید افراد ہیں؟ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم مبارک رکھیں گے تو وہ سکڑ جائے گی وہ کہے بس، بس۔ لیکن جنت میں اللہ تعالیٰ جتنی مخلوق چاہیں گے داخل فرمائیں گے اور اس کے بعد مزید مخلوق بھی پیدا فرمائیں گے اور اس میں داخل کریں گے۔“

[529]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مَا يَشَاءُ)).

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہیں گے جنت کو باقی رکھیں گے بعد میں اس کے لیے ایک دوسری مخلوق پیدا فرمائیں گے۔“

[530]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ.

---

[528] صحيح: مسند أحمد: 13/3، رقم: 11099، مسند أبی يعلی: 1313، صحيح ابن حبان: 7454، والحديث فی صحيح مسلم: 2847 (7176).

[529] صحيح مسلم، كتاب الجنة، باب النار يدخلها الجبارون، رقم: 2848 (7180)، مسند أحمد: 152/3، رقم: 12541، مسند أبی يعلی: 3358، والحديث فی صحيح البخاری: 7384.

[530] صحيح: السنن الكبریٰ للنسائی: 11458، مسند أحمد: 276/2، رقم: 7718، مسند البزار: 9905 والحديث فی صحيح مسلم: 2846 (7175).

ترجمة الحدیث: ذکورہ روایت کی مزید سند۔

[531]...... ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، وَعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَهِيَ تَقُولُ ﴿هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾ [ق: 30] حَتَّى يَأْتِيَهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَيَضَعَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ، فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ: قَدْ قَدْ، أَوْ تَقُولُ: قَطْ قَطْ، بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ.

ترجمة الحدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم میں مسلسل لوگوں کو ڈالا جاتا رہے گا اور وہ مسلسل کہتی رہے گی: ﴿هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ﴾ حتیٰ کہ اس کے پاس رب العالمین تشریف لائیں گے اور اس پر اپنا قدم رکھیں گے اور وہ بعض بعض کی طرف سکڑ جائے گی اور وہ کہنے لگے گی: بس، بس۔ یا وہ کہے گی اے اللہ! تیری عزت اور کرم کی قسم! بس، بس۔''

[532]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَاسَانِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُلْقَى فِي النَّارِ أَهْلُهَا وَتَقُولُ ﴿هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾ [ق: 30]. قَالَ: وَيُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ ﴿هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾ [ق: 30]، حَتَّى يَضَعَ رِجْلَهُ، أَوْ قَدَمَهُ فِيهَا، فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ.

ترجمة الحدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم میں اس کے اہل کو ڈالا جائے گا اور وہ مسلسل کہتی رہے گی: ﴿هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ﴾ مزید ڈالا جائے گا وہ پھر کہے گی: ﴿هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ﴾ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھیں گے اور وہ کہے گی بس، بس۔''

[533]...... ثنا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَا يَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ ﴿هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾ [ق: 30] حَتَّى يَضَعَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ عَلَيْهَا، فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ.

---

[531] صحيح البخارى، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ (وهو العزيز الحكيم، رقم: 7384، صحيح مسلم، كتاب الجنة، باب النار يدخلها الجبارون، رقم: 2848 (7179).

[532] صحيح البخارى، كتاب التفسير باب قوله (وتقول هل من مزيد)، رقم: 4848، صحيح مسلم، كتاب الجنة، باب النار يدخلها الجبارون، رقم: 2448 (7177).

[533] صحیح: سلیمان التیمی نے سماع کی صراحت کی ہے۔ تفسير ابن جرير (448/21)، التوحيد لابن خزيمة: 219/1.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جہنم میں لوگوں کو ڈالا جاتا رہے گا وہ مسلسل ﴿هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ﴾ کہتی رہے گی حتی کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم مبارک رکھیں گے وہ کہے گی بس، بس۔“

[534]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثنا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ ﴿هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾ [ق: 30]، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم مسلسل ﴿هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ﴾ کہے گی۔“ پھر وہی حدیث ذکر کی۔

[535]...... ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: جَهَنَّمُ تَسْأَلُ الْمَزِيدَ حَتَّى يَضَعَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ فِيهَا، فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ: قَطْ قَطْ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم مزید کا سوال کرے گی حتی کہ رب تبارک وتعالیٰ اس میں اپنا قدم مبارک رکھیں گے تو وہ آپس میں سکڑ جائے گی اور وہ کہے گی بس، بس۔“

[١١٤]...... بَابٌ

باب:

[536]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مُتَعَلِّقَةٌ بِمَنْكِبَيِ الرَّحْمَنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَهَا: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحم (رشتہ داری) رحمٰن سے ماخوذ ہے اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے کندھوں کے ساتھ معلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو فرمایا: جس نے تجھے ملایا میں اس کو ملاؤں گا اور جس نے تجھے منقطع کر دیا اس کو میں نے بھی منقطع کر دیا۔“

---

[534] صحيح مسلم، كتاب الجنة، باب النار يدخلها الجبارون، رقم: 2848 (7178)، مسند أحمد: 134/3، رقم: 12380، تفسير ابن جرير: 448/21.

[535] **صحيح لغيره:** الصفات للدارقطني: 5، أخبار أصبهان لأبي نعيم: 362/1.

[536] **شاذ:** بمنكبي الرحمٰن کے الفاظ شاذ ہیں۔ الضعفا الكبير للعقيلي: 339/2، صفات رب العالمين لابن المحب: 107، والحديث في صحيح البخاري: 5988، دون ذكر هذا اللفظ وانظر: 540.

[537]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثنا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ آخِذَةٌ بِحُجْزَةِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ تُنَاشِدُهُ)) .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رشتہ داری رحمٰن کی شاخ ہے اور وہ رحمٰن کے دامن کو پکڑے ہوئے اس کو واسطہ دیتی ہے۔''

[538]...... ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَا: ثنا أَبُو عَاصِمٍ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا زِيَادٌ، أَنَّ صَالِحًا مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الرَّحِمَةَ شَجْنَةٌ آخِذَةٌ بِحُجْزَةِ الرَّحْمَنِ، تَصِلُ مَنْ وَصَلَهَا، وَتَقْطَعُ مَنْ قَطَعَهَا. الرَّحِمُ شَجْنَةُ الرَّحْمَنِ، أَصْلُهَا فِي الْبَيْتِ الْعَتِيقِ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ذَهَبَتْ حَتَّى تَنَاوَلَ بِحُجْزَةِ الرَّحْمَنِ، فَتَقُولُ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ. فَيَقُولُ: مِمَّاذَا؟ وَهُوَ أَعْلَمُ. فَتَقُولُ: مِنَ الْقَطِيعَةِ. إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ آخِذَةٌ بِحُجْزَةِ الرَّحْمَنِ، تَصِلُ مَنْ وَصَلَهَا، وَتَقْطَعُ مَنْ قَطَعَهَا .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً رشتہ داری رحمٰن سے ماخوذ ہے اور وہ رحمٰن کے دامن کو پکڑے ہوئے ہے وہ اس کو ملائے گا جو رشتہ داری ملاتا ہے اور اس کو کاٹے گا جو اسے منقطع کرتا ہے۔''

[539]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الرَّحِمُ صَحَّ)).

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابوسعید یہ حدیث مرفوع بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ''رحم'' رحمٰن کی شاخ ہے جس کی جڑیں بیت عتیق میں ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا وہ رحمٰن کے دامن کو پکڑلے گی اور کہے گی یہ تجھ سے پناہ پکڑنے کا مقام ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیسے؟ حالانکہ انہیں خوب معلوم ہے وہ کہے گی قطع تعلق کرنے کی وجہ سے۔''

---

[537] ضعیف: موسیٰ بن عبیدہ راوی ضعیف ہے۔ مصنف ابن أبی شیبة : 218/5، رقم : 25395، المعجم الكبير للطبرانی : 404/23، رقم : 970.

[538] حسن: مسند أحمد : 321/1، رقم : 2953، المعجم الكبير للطبرانی : 10807.

[539] صحیح: سمدیه والضیاء کما فی جامع الأحادیث للسیوطی : 12850.

[540]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا الْحِزَامِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ، وَإِنَّهَا اشْتُقَّتْ مِنِ اسْمِ الرَّحْمَنِ، وَإِنَّهَا آخِذَةٌ بِحَقْوَيْهِ، تَقُولُ: اللّٰهُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي، وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي.

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحم شاخ ہے اور یہ رحمٰن کے نام سے مشتق کی گئی ہے اور اس نے رحمٰن کی کمر کو پکڑا ہوا ہے اور کہتی ہے: ''اے اللہ تعالیٰ! اس کو ملا دے جو مجھ کو ملاتا ہے اور اس کو توڑ دے جو مجھے توڑتا ہے۔''

[۱۱۵]...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ اللّٰهَ يَضَعُ السَّمَاوَاتِ عَلَى أُصْبُعٍ، وَيَطْوِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِيَدِهِ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھائیں گے اور آسمان و زمین کو اپنے ہاتھ میں لپیٹ لیں گے

[541]...... ثنا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ الْعَتَكِيُّ، ثنا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: أَبَلَغَكَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَضَعُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أُصْبُعٍ، وَالْأَرْضَ عَلَى أُصْبُعٍ، وَالْجِبَالَ عَلَى أُصْبُعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى أُصْبُعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى أُصْبُعٍ، وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى أُصْبُعٍ، ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ وَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ [الزمر: 67] قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قُلْتُ لِأَبِي الرَّبِيعِ: فَضَحِكَ تَصْدِيقًا؟ قَالَ: نَعَمْ

ترجمة الحديث: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک یہودی عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آ کر کہنے لگا: کیا آپ کو یہ بات پہنچی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو دوسری انگلی پر، پہاڑوں کو تیسری انگلی پر، درختوں کو چوتھی انگلی پر، اسی طرح کیچڑ اور ساری مخلوق کو ایک، ایک انگلی پر اٹھائیں گے اور پھر

---

[540] ضعيف جداً: یحییٰ بن یزید النوفلی راوی منکر الحدیث ہے۔ تفرد به المصنف.

[541] صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب قوله (وما قدروا الله حق قدره)، رقم: 4811، 7513، صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب صفة القيامة، رقم: 2786 (7047).

انہیں اچھی طرح ہلائیں گے اور فرمائیں گے ''میں حقیقی بادشاہ ہوں۔'' حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اس یہودی کی تصدیق کرتے ہوئے اتنا ہنسے کہ آپ کی داڑھیں صاف نظر آنے لگیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (الزمر: ٦٧) ''اور انہوں نے خدا کی قدر شناسی جیسے کرنی چاہیے تھی نہیں کی اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوں گے اور وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور عالی شان ہے۔'' صاحب کتاب امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں نے اپنے شیخ ابو ربیع سے پوچھا کیا نبی اکرم ﷺ تصدیق کی وجہ سے ہنسے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[542]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، وَسُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. قَالَ يَحْيَى: وَكَانَ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ يَزِيدُ فِيهِ عَنْ مَنْصُورٍ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ترجمۃ الحدیث یہی روایت یحییٰ بن سعید دو راویوں (۱) سفیان بن سعید (۲) فضیل بن عیاض سے اور وہ دونوں منصور سے بیان کرتے ہیں لیکن فضیل بن عیاض نے منصور سے یہ لفظ بھی ذکر کیے ہیں: رسول اللہ ﷺ یہودی عالم کے قول کی تصدیق کی وجہ سے ہنسے تھے؟ جب کہ سفیان بن سعید نے یہ لفظ ذکر نہیں کیے ہیں۔

[543]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَبَلَغَكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْمِلُ الْخَلَائِقَ عَلَى أُصْبُعٍ، وَالسَّمَاوَاتِ عَلَى أُصْبُعٍ، وَالْأَرْضَ عَلَى أُصْبُعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى أُصْبُعٍ، وَالثَّرَى كَذَا عَلَى أُصْبُعٍ، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ، وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ﴾ [الزمر: 67].

ترجمۃ الحدیث حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اہل کتاب کا عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس

---

[542] صحيح البخاری، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ (لما خلقت بيدی)، رقم: 7414، سنن الترمذی: 3238، السنن الكبرىٰ للنسائی: 11387.

[543] صحيح البخاری، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ (لما خلقت بيدی)، رقم: 7415، صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب صفة القيامة، رقم: 2786 (7048).

آیا اس نے کہا اے ابوالقاسم! آپ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق ایک انگلی، آسمان کو ایک انگلی، زمین کو ایک انگلی، درختوں کو ایک انگلی، اور کیچڑ کو ایک انگلی پر اٹھائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر اتنا مسکرائے کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ﴾ (الزمر: ٦٧)

[544]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا أَبُو الْمُسَاوِرِ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

[545]...... حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ، ثنا أَبُو كُدَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ يَهُودِيٌّ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: كَيْفَ تَقُولُ يَا مُحَمَّدُ إِذَا وَضَعَ اللّٰهُ السَّمَاءَ عَلَى ذِهِ، وَالْجِبَالَ عَلَى ذِهِ، وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى ذِهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ [الأنعام: 91]

ترجمة الحديث: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک یہودی نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا اور اس نے کہا اے محمد ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے جب اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اس انگلی پر اور پہاڑوں کو اس انگلی پر اور ساری مخلوق کو اس انگلی پر رکھے گا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾ (الزمر: ٦٧)

[١١٦]...... بَابٌ

باب:

[546]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ، وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ﴾ [الزمر: 67]. قَالَ: فَبَسَطَ

---

[544] صحيح البخاری، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ (ان الله يمسك المسوات......)، رقم: 7451.

[545] **ضعيف:** عطاء بن السائب راوی مختلط ہے۔ سنن الترمذی، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الزمر، رقم: 3240، وقال: حسن صحيح غريب، مسند أحمد: 251/1، رقم: 2267، المعجم الأوسط للطبرانی: 4689.

[546] صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب صفة القيامة، رقم: 2788 (7052)، السنن الكبرىٰ للنسائی: 7648، والحديث فی صحيح البخاری: 7412.

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ قَالَ: فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ((أَنَا الْجَبَّارُ، أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ أَنَا كَذَا، أَنَا كَذَا)) . فَرَجَفَ الْمِنْبَرُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، حَتَّى قُلْنَا: لَيَخِرَّنَّ بِهِ .

ترجمة الحديث حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (الزمر: ٦٧) ''اور انہوں نے اللہ کی قدر شناسی جیسی کرنی چاہیے تھی نہیں کی اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔'' تو آپ نے اپنے ہاتھ پھیلائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں جبار ہوں، میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں جبار کہاں ہیں متکبر؟ میں ایسے ہوں، میں ایسے ہوں۔ حتیٰ کہ منبر ہلنے لگا اور ہم نے یوں سمجھا کہ منبر آپ کو گرا دے گا۔

[547]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَطْوِي اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ . أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ .

ترجمة الحديث حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو اپنے ہاتھ میں لپیٹے گا انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے گا اور فرمائے گا: ''میں بادشاہ ہوں۔ میں جبار ہوں۔ تکبر کرنے والے کدھر ہیں؟''

[548]...... ثنا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقْبِضُ الْأَرْضَ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ . أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ؟ .

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے دائیں ہاتھ میں زمین کو پکڑے گا اور آسمانوں کو لپیٹے گا اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں زمین کے بادشاہ کدھر ہیں؟''

[549]...... ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ

---

[547] صحيح البخاری، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ (لما خلقت بيدی)، رقم: 7412 تعليقاً، صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب صفة القيامة، رقم: 2788 (7051).

[548] صحيح البخاری، كتاب التفسير، باب قوله (والأرض جميعاً قبضة يوم القيامة)، رقم: 4812، صحيح أبی عوانة (12216).

يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ . أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ؟

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے دائیں ہاتھ میں زمین کو پکڑے گا اور آسمان لپیٹے گا اور فرمائے گا ''میں ہوں بادشاہ زمین کے بادشاہ کدھر ہیں؟''

[۱۱۷] ...... بَابٌ

باب:

[550]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى أَبُو مُطِيعٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَبْرَةَ بْنِ الْفَاكِهِ الْأَسَدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَوَازِينُ بِيَدِ الرَّحْمَنِ، يَرْفَعُ قَوْمًا، وَيَضَعُ آخَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت سبرہ بن الفاکہ الاسدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ترازو ہے وہ قیامت تک کسی قوم کو سر بلند کریں گے اور بعض کو ذلیل وخوار کریں گے۔''

[551]...... ثنا ابْنُ مُصَفَّى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ سَبْرَةَ بْنِ فَاكِهِ الْأَسَدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَوَازِينُ بِيَدِ الرَّحْمَنِ، فَيَرْفَعُ قَوْمًا، وَيَضَعُ آخَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت سبرۃ بن فاکہ الاسدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ترازو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ ایک قوم کو سر بلند کرتے ہیں اور بعض دوسروں کو ذلیل وخوار کرتے ہیں۔''

[552]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي نَوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ الْكِلَابِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمَنِ، يَرْفَعُ قَوْمًا، وَيَخْفِضُ آخَرِينَ)) .

---

[549] صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ (لما خلقت بيدى)، رقم: 7413، سنن الدارمى: 2841، التوحيد لابن خزيمة: 167/1، 168.

[550] **صحيح لغيره**: المعجم الكبير للطبرانى: 6557، ومسند الشاميين له، الشريعة للآجرى: 908.

[551] **صحيح لغيره**: الأحاد والمثانى للمصنف: 1042، معجم الصحابة لابن قانع 304/1.

[552] **صحيح**: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، رقم: 199، السنن الكبرىٰ للنسائى: 7691، مسند أحمد: 182/4، رقم: 17630.

ترجمة الحديث حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے رحمٰن کے ہاتھ میں ترازو ہے وہ جسے چاہیں عزت دیں اور جسے چاہیں ذلیل وخوار کریں۔"

[553]...... ثـنـا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ، عَنْ بُسْرِ بْـنِ عُبَيْـدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمَنِ، يَرْفَعُ قَوْمًا، وَيَضَعُ آخَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) .

ترجمة الحديث حضرت نعیم بن ھمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: "ترازو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ قیامت تک جسے چاہے بلند کرے اور جسے چاہے گرادے۔"

تنبیه:...... مصنف نے اس باب کے متعلق باقی روایات باب نمبر ۱۶۲ میں ذکر کی ہیں۔

شرح میزان: موازین، میزان کی جمع ہے جس کا معنی ترازو ہے موازین جمع اس لیے ہے کہ ہر شخص کا علیحدہ علیحدہ ترازو ہے یا ہر عمل کے لیے علیحدہ علیحدہ ترازو ہوگا۔ ان ہر دو معنوں کے لحاظ سے یہ جمع حقیقی ہوگی بعض لوگ کہتے ہیں ترازو تو ایک ہی ہوگا لیکن اعمال کے تعدد اور اشخاص کے مختلف ہونے کی وجہ سے اس کو جمع ذکر کیا گیا ہے ممکن ہے جمع تقسیم کے لیے لائی گئی ہو۔ ابو اسحاق الزجاج رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اہل سنت کا اجماع ہے کہ میزان پر اعمال لانا ضروری ہے اور قیامت کے دن بندوں کے اعمال تولے جائیں گے اور میزان کی زبان ہوگی اور اس کے دو پلڑے ہوں گے جو اعمال کے ڈالنے کی وجہ سے جھکیں گے۔ رہا اعمال کا تولا جانا جو کہ اعراض ہیں اس کے متعلق طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں صحیفوں کو تولا جائے گا لیکن اہل سنت کے نزدیک حق بات یہ ہے کہ اعمال حسنہ کو اچھی شکلیں دی جائیں گی اور اعمال سیئہ کو بُری شکلیں دی جائیں گی۔ پھر انہیں تولا جائے گا۔ قرطبی نے اس کو ترجیح دی ہے کہ صحائف کو تولا جائے گا جن میں اعمال لکھے ہوں گے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مروی ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ اعمال کا وزن ہوگا جیسا کہ ابو داؤد، ترمذی اور ابن حبان میں حدیث آتی ہے۔ (فتح الباری: ۱۳/ ۲۵۹)

اس دور میں تو یہ کوئی مشکل مسئلہ نہیں رہا کیونکہ ہم تو تھرما میٹر کے ذریعے ٹمپریچر معلوم کر لیتے ہیں۔ ہوا میں نمی اور خشکی معلوم ہو سکتی ہے۔ بجلی کتنی استعمال ہوگی یہ سبھی ہم معلوم کر سکتے ہیں حالانکہ ان کا مرئی وجود نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کے لیے کیا مشکل ہے کہ وہ ان اعمال کو تولے۔

---

[553] **صحیح**: مسند الشاميين للطبراني: 1233، معرفة الصحابه لأبی نعيم: 6397، مسند البزار، كشف الأستار: 40.

[۱۱۸] ......بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ

باب: اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہنسنا

بعض علماء کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ''ہنسنے'' سے مراد اس کی رضامندی ہے جو بندے کے فعل کو دیکھ کر ہوتی ہے اور بندے پر نعمت کا اظہار ہے۔ (نووی علی مسلم ۱/ ۱۰۱ باب اثبات رؤیة المومنین فی الاخرة ربهم تعالیٰ)

لیکن یہ بعض کی تاویل ہے بلکہ ان صفات کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ جیسا کہ اللہ کی شان کے شایان ہے کیونکہ احادیث کا سیاق وسباق اسی بات کا متقاضی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت ''ضحک'' ثابت ہے۔ (واللہ اعلم)

[554]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ضَحِكَ رَبُّنَا مِنْ قُنُوطِ عِبَادِهِ، وَقُرْبِ غِيَرِهِ)) . قَالَ أَبُو رَزِينٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَيَضْحَكُ رَبُّنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) . قَالَ: لَنْ نُعْدَمَ مِنْ رَبٍّ يَضْحَكُ خَيْرًا .

ترجمة الحديث: حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا رب تبارک وتعالیٰ بندوں کی نا امیدی اور آسانی کے اس سے قریب ہونے کو دیکھ کر ہنستا ہے۔'' ''ابو رزین'' نے کہا اے رسول اللہ ﷺ کیا ہمارا رب ہنستا ہے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں آپ نے مزید فرمایا ایسا رب جو ہنستا ہے اس سے خیر حاصل کرنے میں ہمیں ہرگز محرومی نہیں ہوگی۔

[555]...... ثنا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ قَوْلَ الرَّجُلِ الَّذِي هُوَ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ: ((يَا رَبِّ لا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ . فَلا يَزَالُ يَدْعُو وَيَسْأَلُهُ، حَتَّى يَضْحَكَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْهُ، فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے شخص کے متعلق فرمایا: '' وہ کہے گا اے رب تعالیٰ! میں آپ کی مخلوق میں سب سے زیادہ بد بخت نہ

---

[554] حسن: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، رقم: 181، مسند أحمد: 11/4، رقم: 16187، المعجم الكبير للطبراني: 207/19، رقم: 469.

[555] صحيح البخاری، كتاب الرقاق، باب الصراط جسر جهنم، رقم: 6573، و صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية، رقم: 182 (451)، والايمان لابن منده: 104 مطولاً.

ہو جاؤں وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا اور سوال کرتا رہے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ کر ہنس پڑیں گے اور اسے جنت میں داخل کر دیں گے۔"

[556]...... ثنا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَلا يَزَالُ حَتَّى يَضْحَكَ، فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ، أَذِنَ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ ہنسیں گے اور جب اللہ تعالیٰ ہنس پڑیں گے تو اس شخص کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دیں گے۔"

[557]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَيَقُولُ اللّٰهُ: يَا ابْنَ آدَمَ، أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَتَسْتَهْزِءُ بِي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ: أَلا تَسْأَلُونِي مِمَّ ضَحِكْتُ؟ قَالُوا: وَمِمَّ تَضْحَكُ؟ قَالَ: هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((أَلا تَسْأَلُونِي مِمَّ ضَحِكْتُ؟)) قَالُوا: وَمِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْهُ حِينَ يَقُولُ: أَتَسْتَهْزِءُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ. قَالَ: إِنِّي لا أَسْتَهْزِءُ بِكَ، وَلٰكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ.

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے اے ابن آدم! کیا تو اس بات سے راضی ہے کہ تجھے دنیا اور اس کی مثل دے دی جائے؟ وہ کہے گا اے رب تعالیٰ! آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں حالانکہ آپ تو رب العالمین ہیں۔" یہ کہہ کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے اور انہوں نے کہا تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں میں کیوں ہنستا ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ کیوں ہنستے ہیں؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تم مجھ سے پوچھتے نہیں ہو کہ میں کیوں ہنستا ہوں؟" تو صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ ﷺ کیوں ہنستے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: "رب العالمین

---

[556] صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب الصراط جسر جهنم، رقم: 6573، مسند أحمد: 275/2، رقم: 7717، مصنف عبد الرزاق: 20856.

[557] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب آخر أهل النار خروجاً، رقم: 187 (463)، مسند أحمد: 391/1، رقم: 3714، صحيح ابن حبان: 7430 مطولاً.

کے ہنسنے کی وجہ سے۔ کیونکہ جب بندہ کہے گا آپ رب العالمین ہیں آپ میرے ساتھ مذاق کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کرتا لیکن میں جو چاہوں اس کے کرنے پر قادر ہوں۔''

[558]...... ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُثْمَانَ الْبَلَوِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى قَبْرَ طَلْحَةَ بْنِ الْبَرَاءِ فِي قِطَارٍ بِالْغَصْبَةِ، فَصَفَّ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ الْقَ طَلْحَةَ تَضْحَكُ إِلَيْهِ، وَيَضْحَكُ إِلَيْكَ)) .

ترجمة الحديث حضرت حصین بن وحوح سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ''غصبہ کے کنارے'' طلحہ بن براء کی قبر کے پاس آئے اور آپ نے صف بنائی ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں اور آپ نے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ اِلْقَ طَلْحَةَ تَضْحَكُ اِلَيْهِ وَيَضْحَكُ اِلَيْكَ .)) ''اے اللہ تعالیٰ! طلحہ سے ملاقات کے وقت آپ اس کو دیکھ کر ہنسیں اور وہ آپ کو دیکھ کر ہنسے۔''

[۱۱۹]...... بَابٌ

باب:

[559]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا: أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ، قَالَتْ: لَمَّا أُخْرِجَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، صَاحَتْ أُمُّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أُمَّ سَعْدٍ أَلَا يَرْقَأُ دَمْعُكِ، وَيَذْهَبُ حُزْنُكِ، فَإِنَّ ابْنَكِ أَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ اللّٰهُ لَهُ، وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ)) .

ترجمة الحديث حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی نعش گھر سے نکالی گئی تو ان کی ماں بلند آواز سے رونے لگی تو یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سعد! کیا تیرے آنسو نہیں تھمتے اور تیرا غم ختم نہیں ہوتا اس بات سے کہ تیرا بیٹا وہ پہلا شخص ہے جس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ ہنسے اور اس کا عرش حرکت میں آ گیا۔''

---

[558] ضعيف: عروۃ بن سعید انصاری اور اس کا والد مجہول ہیں۔ المعجم الكبير للطبراني: 3554، والمعجم الأوسط له: 8168، الإبانة لابن بطة: 72، وأصله في سنن أبي داؤد: 3159.

[559] ضعيف: اسحاق بن راشد راوی مجہول ہے۔ مسند أحمد: 456/6، رقم: 27581، مصنف ابن أبي شيبة: 394/6، رقم: 32318، التوحيد لابن خزيمة: 580/2.

[560]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَضْحَكُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى ثَلَاثَةٍ: الْقَوْمِ إِذَا صَفُّوا لِلصَّلَاةِ، وَالرَّجُلِ يُقَاتِلُ وَرَاءَ أَصْحَابِهِ، وَالرَّجُلِ يَقُومُ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ .

ترجمة الحديث: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تین اشخاص کو دیکھ کر ہنستے ہیں۔'' (۱) جب کوئی نماز کے لیے صف بنائے۔ (۲) ایک آدمی اپنے ساتھیوں کے پیچھے لڑے۔ (۳) وہ شخص جو رات کی تاریکی میں قیام کرے۔''

[۱۲۰]...... بَابٌ فِي اهْتِزَازِ عَرْشِ رَبِّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِمَوْتِ عَبْدِهِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

باب: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے اللہ تعالیٰ کے عرش کا ہلنا

علماء کرام کا اس کی تاویل میں اختلاف ہے۔ایک جماعت کا خیال ہے کہ اس روایت کا ظاہری معنی ہی مراد لیا جائے گا اور عرش کا حرکت کرنا حضرت سعد کی روح کی آمد پر فرط فرحت کی وجہ سے تھا اور اللہ تعالیٰ نے عرش میں اس کی تمیز پیدا فرمائی تھی اور یہ کوئی بعید بات نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ﴾ (البقرہ: ۷٤) اور یہی قول مختار ہے کیونکہ حدیث کا ظاہر اسی کا تقاضا کرتا ہے۔

رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں بعض کے نزدیک یہ حقیقت پر محمول کیا جائے گا کہ فی الواقع عرش نے حرکت کی تھی اور یہ عقلی لحاظ سے کوئی ناممکن نہیں کیونکہ عرش بھی ایک جسم ہے جو حرکت اور سکون کو قبول کرسکتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں عرش کے حرکت کرنے سے مراد اس کو اٹھانے والے فرشتوں کا حرکت کرنا ہے اور یہاں مضاف محذوف ہے اور یہاں حرکت کرنے سے خوش ہونا اور قبول کرنا مراد ہے کیونکہ عرب کا مقولہ ہے: ''فُلَانٌ يَهْتَزُّ لِلْمَكَارِمِ'' (فلاں اچھے کاموں سے حرکت (خوشی) کرتا ہے) اور اس سے جسم کا حرکت کرنا اور اس کا مضطرب ہونا مراد نہیں لیتے بلکہ اس سے خوش ہونا اور قبول کرنا مراد لیتے ہیں۔

حربی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس میں اس کی موت کی عظمت شان سے کنایہ ہے اور عرب لوگ کسی بڑی چیز کو اس کی شان وعظمت بیان کرنے کے لیے کسی دوسری عظیم چیز کی طرف منسوب کردیتے ہیں مثلاً: ((أَظْلَمَتْ لِمَوْتِ فُلَانٍ الْأَرْضُ .)) ''فلاں کی موت سے زمین تاریک ہوگئی۔'' ((وَقَامَتْ لَهُ الْقِيَامَةُ .)) ''اس کی موت سے قیامت صغریٰ برپا ہوگئی۔''

---

[560] ضعیف: مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، رقم: 200، مسند أحمد: 80/3، رقم: 11761، مصنف ابن أبي شيبة: 2309/1، رقم: 3538.

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہاں حرکت کرنے سے جنازے والی چارپائی کا حرکت کرنا مراد ہے یہ قول باطل ہے جس کی صریح روایات تردید کرتی ہیں جن میں: ''اِهْتَزَّ لِمَوْتِهٖ عَرْشُ الرَّحْمٰنُ'' کے الفاظ ہیں ممکن ہے اس قول کے قائلین کو صریح روایات نہ پہنچی ہوں اور پہلے گزر چکا ہے کہ پہلا قول ہی صحیح ہے جس کی صریح روایات تائید کرتی ہیں۔

(نووی علی صحیح مسلم ٢/ ٢٩٤، باب من فضائل سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ)

[561]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَلَّافُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ: ((اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ)).

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے کے وقت فرمایا: ''اس کے لیے رحمٰن کا عرش حرکت میں آ گیا۔''

[562]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا أَبُو الْمُسَاوِرِ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ)).

ترجمة الحديث حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے عرش الٰہی حرکت میں آ گیا۔''

[563]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا أَبُو الْمُسَاوِرِ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ. قَالَ: فَقَالَ رِجَالٌ لِجَابِرٍ: فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ: ((اهْتَزَّ السَّرِيرُ)). فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَيَّيْنِ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ ضَغَائِنُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ)). وَفِيهِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَابْنِ عُمَرَ، وَحُذَيْفَةَ

ترجمة الحديث ایک آدمی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرش نے

---

[561] **صحيح متواتر:** صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، رقم: 2467 (6347)، مسند أحمد: 234/3، رقم: 13454، صحيح ابن حبان: 7032.

[562] صحيح البخارى، كتاب مناقب الأنصار، باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه، رقم: 3803، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، رقم: 2466 (6346).

[563] صحيح البخارى، كتاب مناقب الانصار، باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه، رقم: 3803، المستدرك للحاكم: 207/3، رقم: 4928.

حرکت نہیں کی تھی بلکہ میت کی چارپائی نے حرکت کی تھی انہوں نے فرمایا: دراصل ان دونوں قبیلوں اوس اور خزرج کے درمیان میں کچھ ناچاکی تھی جس وجہ سے انہوں نے یہ بات کہی ہے حالانکہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے رحمٰن کا عرش حرکت میں آ گیا۔''

شرح: حضرت سعد بن معاذ اور حضرت براء رضی اللہ عنہما دونوں اوسی تھے: امام خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ بات حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس لیے کہی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اوس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اور براء خزرج قبیلہ میں سے تھے اور ان دونوں میں باہم چپقلش رہتی تھی اس بنا پر انہوں نے یہ بات کہی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ فحش غلطی ہے کیونکہ حضرت براء رضی اللہ عنہ بھی اوسی تھے کیونکہ ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: ''براء بن عازب بن الحارث بن عدی بن مجدعہ بن حارث بن الحارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس''

اور وہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ''حارث بن الخزرج'' میں جا ملتے ہیں اور اس کا باپ وہ خزرج نہیں جو اوس کے بالمقابل خزرج ہے جس کی وجہ سے قبیلہ خزرج معروف ہے۔ البتہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو اس بات کے راوی ہیں وہ خود قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ گویا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس بات پر تعجب کیا ہے کہ میں باوجود قبیلہ خزرج کے ہونے کے اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ ان کی موت پر عرش اپنی حرکت میں آ گیا تھا تو پھر انہیں کیا ہوا باوجود یکہ ان دونوں کا قبیلہ ایک ہے انہیں تو اس بات کا انکار نہیں کرنا چاہیے تھا۔ رہا حضرت براء کا قول تو اس سے حضرت سعد کی فضیلت کو کم کرنا مقصود نہیں تھا بلکہ انہیں حدیث سمجھنے میں وہم ہو گیا اور انہوں نے جزم سے یہی کہہ دیا۔

(فتح الباری:۸/ ۱۲۴)

[564-567]...... ((وفيه عن أسيد بن حضير وأبي سعيد وابن عمر وحذيفة .))

ترجمة الحديث: انہی کے متعلق حضرت اسید بن حضیر، حضرت ابو سعید، حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم سے روایات بھی آتی ہیں۔

شرح: یہ سبھی معلق روایات ہیں جن کی سند ذکر نہیں کی گئی ان تمام کو ابن سعد نے اپنی اسناد کے ساتھ موصول بیان کیا ہے۔ نیز حضرت اسماء بنت یزید بن السکن سے بھی ایک روایت آتی ہے جسے امام احمد رحمہ اللہ نے (۳/۲۳،۲۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے جس کی سند صحیح ہے جسے انہوں نے حضرت اسید سے ذکر کیا ہے اور

---

[564] حديث أسيد بن حضير رضي الله عنه ، مسند أحمد : 352/4، رقم 19095 .

[565] حديث أبي سعيد رضي الله عنه ، السنن الكبرى للنسائي : 8168 .

[566] حديث ابن عمر رضي الله عنه ، سنن النسائي : 2057 .

[567] حديث حذيفة رضي الله عنه ، مصنف ابن أبي شيبة : 393/6، رقم: 32317 .

اس کی سند جید ہے جو شواھد میں پیش کی جا سکتی ہے حضرت اسماء بنت یزید کی روایت مصنف نے رقم الحدیث ۴۵۹ میں ذکر کی ہے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اوس کے قبیلہ عبد الاشہل کے سردار تھے اور وہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے تھے ان کے اسلام لانے کا طویل قصہ الرحیق المختوم (ص ۲۰۸، ۲۰۹) میں مذکور ہے اور اس کے اسلام لانے کی وجہ سے ان کی ساری قوم مسلمان ہوگئی تھی صرف ایک آدمی جس کا نام اصرم تھا اس کا اسلام جنگ احد تک مؤخر رہا اور وہ احد کے دن مسلمان ہوا اور اسی جنگ میں شہید ہو گیا تھا۔

غزوہ خندق میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر لگا جس سے ان کے بازو کی بڑی رگ کٹ گئی تھی اور تیر مارنے والے کا نام صبان بن عرقہ تھا جو ایک قریشی مشرک تھا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے زخمی ہونے کے بعد دعا کی تھی کہ اے اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا یہاں تک کہ بنو قریظہ کے معاملے میں میری آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہو جائے۔ (صحیح بخاری ۲/ ۵۹۱)

جب اس جنگ کے موقع پر بنو قریظہ نے غداری کی اور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کی معیت میں ان پر چڑھائی کی اور مسلسل کئی دن ان کا محاصرہ جاری رکھا تو وہ بالآخر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر راضی ہو گئے۔

اس کے بعد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا کیونکہ وہ مدینے میں زخمی تھے انہیں ایک گدھے پر سوار کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''اپنے سردار کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ لوگوں نے جب انہیں سواری سے اتارا آپ نے فرمایا: اے سعد! یہ لوگ تیرے فیصلے پر اترے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ان کے متعلق میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے مردوں کو قتل کر دیا جائے عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کے اموال تقسیم کر دیے جائیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے ان کے بارے وہی فیصلہ کیا ہے جو سات آسمانوں کے اوپر سے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے، اس فیصلہ کے تحت ان کے چھ سات سو آدمی قتل کر دیے گئے جب بنو قریظہ کا کام ہو چکا تو بندہ صالح حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا زخم پھوٹ گیا اس وقت وہ مسجد نبوی میں تھے نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے وہیں خیمہ لگوا دیا تھا تاکہ قریب سے ان کی عیادت کر سکیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ان کے سینے کا زخم پھوٹ کر بہا مسجد میں بنو غفار کے بھی چند خیمے تھے وہ یہ دیکھ کر چونکے کہ ان کی جانب خون بہ کر آ رہا ہے۔ انہوں نے کہا: اے خیمے والو! یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے ہماری طرف آ رہا ہے؟ دیکھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون کی دھار رواں تھی پھر اسی سے ان کی موت واقع ہوگئی۔

(صحیح بخاری ۲/ ۵۹۱)

صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے رحمان کا عرش ہل گیا۔ (بخاری ۲/ ۵۹۱، مسلم ۲/ ۲۹٤)

امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے اور اسے انہوں نے صحیح بھی قرار دیا ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین نے کہا ان کا جنازہ کس قدر ہلکا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں تو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔'' (جامع الترمذی ۲/ ۳۲۵)

صحیحین میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشم کا حلہ لایا گیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو نرم دیکھ کر تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا: ''تم تعجب کرتے ہو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنت میں رومال اس سے بھی زیادہ نرم ہیں اور بہترین ہیں۔'' (بخاری مع الفتح ۸/ ۱۲۳، مسلم ۲/ ۲۹٤)

[۱۲۱]...... بَابٌ

باب:

[568]...... قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ الْحِزَامِيُّ - وَقَرَأْتُ مِنْ كِتَابِهِ، ثُمَّ مَزَّقَهُ وَقَالَ لِي، وَاعْتَذَرَ إِلَيَّ: حَلَفْتُ أَنْ لا أَرَاهُ إِلَّا مَزَّقْتُهُ، فَانْقَطَعَ مِنْ طَرَفِ الْكِتَابِ -: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُلَيْحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُنَيْنٍ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ جَاءَهُ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، فَجَلَسَ فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ ثَابَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَقَالَ: انْطَلِقْ بِنَا يَا ابْنَ مُنَيْنٍ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَإِنِّي قَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ قَدِ اشْتَكَى، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ، فَوَجَدْنَاهُ مُسْتَلْقِيًا رَافِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى، فَسَلَّمْنَا وَقَعَدْنَا، فَرَفَعَ قَتَادَةُ يَدَهُ فَقَرَصَهُ قَرْصَةً شَدِيدَةً، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَوْجَعْتَنِي. قَالَ: ذَلِكَ أَرَدْتُ. أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَمَّا قَضَى اللهُ خَلْقَهُ، اسْتَلْقَى، ثُمَّ وَضَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى)). ثُمَّ قَالَ: لا يَنْبَغِي أَنْ يُفْعَلَ مِثْلُ هَذَا. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: نَعَمْ

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن منین فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اچانک حضرت قتادہ بن نعمان بھی تشریف لے آئے اور وہ وہاں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے اور وہاں کافی لوگ جمع ہو گئے۔ حضرت قتادہ بن نعمان نے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیمار ہیں ہم ان کی عیادت کریں ہم ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

---

[568] ضعيف منكر: سعید بن الحارث یا الحارث بن سعید راوی مجہول ہے۔ نیز دیکھئے (الضعيفة : 755)، المعجم الكبير للطبراني : 13/19، رقم : 18، الأسماء والصفات للبيهقي : 761، وقال : منكر.

کے پاس پہنچے اور وہ چت لیٹے تھے اور انہوں نے ٹانگ کے اوپر دوسری ٹانگ رکھی ہوئی تھی ہم نے انہیں سلام کیا اور ہم بیٹھ گئے حضرت قتادہ نے حضرت ابوسعید کے سخت چٹکی کاٹی حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ تم نے مجھے تکلیف دی ہے انہوں نے کہا میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ آپ کو تکلیف ہو۔ کیا رسول اللہ ﷺ کی آپ نے یہ حدیث نہیں سنی کہ آپ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری کے اوپر رکھا اور فرمایا: کوئی شخص اس طرح نہ کرے۔'' حضرت ابوسعید نے کہا: جی ہاں!۔

[٢٢٢ / ١]...... بَابٌ فِي تَعَجُّبِ رَبِّنَا مِنْ بَعْضِ مَا يَصْنَعُ عِبَادُهُ مِمَّا يَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَيْهِ

باب: اللہ تعالیٰ کا انسانوں کے بعض ان کاموں پر تعجب فرمانا جن سے وہ اللہ کا قرب حاصل کرتے ہیں

[569]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا عَفَّانُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عَجِبَ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ قَامَ مِنْ فِرَاشِهِ وَلِحَافِهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ دو آدمیوں پر تعجب کرتے ہیں ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو اپنے بستر اور لحاف سے کھڑا ہوتا ہے۔'' (پھر باقی روایت ذکر کی)

[570]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ كَيْسَانَ، يَذْكُرُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِرَجُلٍ: ((لَقَدْ عَجِبَ اللهُ تَعَالَى بِصَنِيعِكَ بِضَيْفِكَ، أَوْ ضَحِكَ بِصَنِيعِكَ بِضَيْفِكَ)).

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی (حضرت ابوطلحہ) کو فرمایا: ''تم نے جو رویہ اپنے مہمان کے ساتھ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا یا تیرے حسن سلوک کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ ہنس دیے۔''

شرح یہ صحابی کون تھے؟ امام مسلم رحمہ اللہ نے تین روایات ذکر کی ہیں تیسری روایت میں ہے کہ وہ صحابی

---

[569] صحيح: سنن أبي داؤد، كتاب الجهاد، باب في الرجل يشرى نفسه، رقم: 2536 مختصراً، مسند أحمد: 416/1، رقم: 3949، مصنف ابن أبي شيبة: 212/4، رقم: 19402.

[570] صحيح: مسند أبي يعلى: 6182، صحيح أبي عوانة: 8396، والحديث في صحيح مسلم: 2054 (5359) وهو في صحيح البخاري: 3798 ايضاً.

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ تھے اور دوسری روایت میں ہے کہ ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (الحشر: ۹) اور پہلی روایت میں ان کا مکمل واقعہ ہے کہ مسافر شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے ازواج مطہرات کی طرف کوئی چیز لانے کے لیے ایک شخص بھیجا گھر میں صرف پانی تھا ایک انصاری نے کہا: میں اس کی مہمان نوازی کروں گا، وہ اسے گھر لے گیا اور اپنی بیوی سے کہا: کوئی چیز کھانے کے لیے ہے؟ اس نے کہا: صرف بچوں کا کھانا ہے انصاری نے کہا: انہیں کسی چیز کے ساتھ بہلا لینا اور جب مہمان گھر آ جائے تو دیا بجھا دینا اور اسے یوں محسوس ہو کہ ہم بھی اس کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں چنانچہ ایسے ہی ہوا جب وہ نوجوان کھانا کھانے لگا، بیوی نے دیا بجھا دیا اور مہمان کھانے میں مصروف ہو گیا۔ صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس فعل پر تعجب کیا ہے۔'' (مسلم، باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ: ۲/ ۱۸٤)

[571]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا ابْنُ لَهِيعَةَ: ثنا أَبُو عُشَّانَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَيَعْجَبُ مِنَ الشَّابِّ لَيْسَ لَهُ صَبْوَةٌ)) .

ترجمة الحديث حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس نوجوان سے تعجب کرتے ہیں جو خواہش (حرص وہوس) نہ رکھتا ہو۔''

[572]...... ثنا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((عَجِبَ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي الْغَنَمِ فِي رَأْسِ الشَّظِيَّةِ مِنَ الْجَبَلِ، يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ)) .

ترجمة الحديث حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''تیرے رب تعالیٰ اس بکریوں کے چرواہے پر تعجب کرتے ہیں جو پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہو کر اذان کہتا ہے، تکبیر کہتا ہے اور نماز قائم کرتا ہے۔

[573]...... وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((عَجِبَ رَبُّكَ مِنْ قَوْمٍ يُقَادُونَ فِي السَّلَاسِلِ إِلَى الْجَنَّةِ)) .

---

[571] **ضعيف**: ابن لھیعہ راوی ضعیف ومختلط ہے۔ مسند أحمد: 151/4، رقم: 17371، مسند أبي يعلى: 1749، مسند الحارث زوائد: 1099 .

[572] **صحيح**: سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب الأذان في السفر، رقم: 1203، سنن النسائي: 667، مسند أحمد: 158/4، رقم: 17442 .

[573] صحيح البخاري، كتاب الجهاد، باب الأسماء في السلاسل، رقم: 3010، سنن أبي داؤد: 2677 .

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرے رب تعالیٰ اس قوم سے تعجب کرتے ہیں جنھیں زنجیروں میں جکڑ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے۔''

[١٢٢ / ٢]......بَابٌ: مِنْ ذِكْرِ عَرْشِ رَبِّنَا تَعَالَى، مِنْ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى وَتَقَدَّسَ عُلُوًّا كَبِيرًا

باب: رب تعالیٰ کے عرش کا بیان کہ وہ عرش پر مستوی ہوا اور وہ بڑی بلند بزرگی والا ہے

[574]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ الصَّائِغُ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: ادْعُ اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ يُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ: فَعَظَّمَ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَالَ: ((إِنَّ عَرْشَهُ فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ، وَإِنَّ لَهُ لَأَطِيطًا كَأَطِيطِ الرَّحْلِ الْجَدِيدِ إِذَا رُكِبَ مِنْ ثِقَلِهِ)).

ترجمة الحديث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''رب تعالیٰ اس سے عظیم ہے اور فرمایا: اس کا عرش سات آسمانوں کے اوپر ہے اور وہ لوہے کی طرح آواز نکالتا ہے جب اللہ تعالیٰ اس پر سوار ہوتے ہیں، اس کے بوجھ کی وجہ سے۔''

[575]...... ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثنا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، وَجُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ، وَضَاعَ الْعِيَالُ، وَنُهِكَتِ الْأَبْدَانُ، وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ، فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا، فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْحَكَ تَدْرِي مَا تَقُولُ؟)) فَسَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: ((وَيْحَكَ لَا تَسْتَشْفِعْ بِاللّٰهِ عَلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ، فَإِنَّ شَأْنَ اللّٰهِ تَعَالَى أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ.

---

[574] ضعيف: ابواسحاق السبیعی مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ مسند البزار: 325، الابانة لابن بطة: 135، الصفات للدارقطني: 35.

[575] ضعيف: محمد بن اسحاق مدلس کے سماع کی تصریح نہیں ہے۔ سنن أبي داود، كتاب السنة، باب في الجهمية، رقم: 4726، مسند البزار: 3432، صحيح أبي عوانة: 2517.

وَيْحَكَ تَدْرِي مَا اللّٰهُ؟ إِنَّ عَرْشَهُ عَلَى سَمَاوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ لَهٰكَذَا مِثْلُ الْقُبَّةِ، وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ))

ترجمة الحديث حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: جانیں تھک گئیں، بچے ضائع ہوگئے، بدن لاغر و کمزور ہوگئے، اور مال ھلاک ہوگئے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے بارش طلب فرمائیں ہم اللہ تعالیٰ پر آپ کی سفارش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی سفارش آپ کے پاس کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہو تو کیا کہتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے سبحان اللہ کہا اور آپ مسلسل ایسے کہتے رہے حتی کہ یہ چیز صحابہ کے چہروں سے دیکھی جاسکتی تھی، پھر آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہو اللہ تعالیٰ کی سفارش مخلوق سے نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے کہیں عظیم ہے تجھ پر افسوس ہو تجھے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا عرش آسمانوں پر ہے اور اس کی زمین اس طرح پر قبہ کی مثل ہے اور عرش سے سواری کے پلان کی طرح آواز آتی ہے۔''

[576]...... ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثنا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ

ترجمة الحديث مذکورہ روایت کی مزید سند۔

[۱۲۳]...... بَابٌ

باب:

[577]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الرَّازِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا بِالْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِيهِمْ إِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ، فَنَظَرُوا إِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَا اسْمُ هٰذِهِ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، هٰذَا السَّحَابُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالْمُزْنُ))، قَالُوا: وَالْمُزْنُ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالْعَنَانُ))، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَدْرُونَ بُعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ

---

[576] ضعيف: ابن اسحاق مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ صحيح أبي عوانة: 2517، المعجم الكبير للطبراني: 1547.

[577] ضعيف: عبداللہ بن عمیرہ کا احنف سے سماع نہیں ہے۔ سنن أبي داؤد، كتاب السنة، باب في الجهمية، رقم: 4723، سنن الترمذي: 3320، سنن ابن ماجه: 193.

وَالْأَرْضِ؟)) قَالُوا: لا، وَاللّٰهِ مَا نَدْرِي. قَالَ: فَإِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا: إِمَّا وَاحِدٌ، وَإِمَّا اثْنَتَانِ، وَإِمَّا ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً، وَالسَّمَاءُ الَّتِي فَوْقَهَا كَذَلِكَ ((، حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ كَذَلِكَ،)) ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ نَهْرٌ بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ فَوْقَ ظُهُورِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ، وَاللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَوْقَ ذَلِكَ.

ترجمة الحديث: حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا گمان ہے کہ ایک مرتبہ وہ بطحاء کے مقام پر صحابہ کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے صحابہ کے اوپر سے ایک بادل کا ٹکڑا گزرا صحابہ اسے دیکھنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو اس کا نام کیا ہے؟ صحابہ نے کہا: جی ہاں! اس کا نام سحاب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پوچھا: اسے مزن (پانی برسانے والا بادل) نہیں کہتے؟ صحابہ نے کہا: اس کو مزن بھی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو عنان بھی کہتے ہیں؟'' صحابہ نے کہا: ہاں اُسے عنان بھی کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: '' جانتے ہو کہ آسمان وزمین کے درمیان کتنی مسافت ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: واللہ ہمیں اس کا کوئی علم نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''ان کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کی مسافت ہے۔ حتی کہ آپ نے سات آسمان شمار کیے۔'' اور ساتویں آسمان کے اوپر ایک نہر ہے جس کے نیچے اور اوپر والے حصے کے درمیان بھی آسمان و زمین جتنا فاصلہ ہے پھر اس کے اوپر آٹھ بکرے ہیں جن کے کھر اور گھٹنے کے مابین دو آسمانوں کے درمیان جتنا فاصلہ ہے پھر ان بکروں کی پشت پر عرش ہے۔ جس کا نیچے سے اوپر والا حصہ دو آسمانوں کے درمیان جتنا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے اوپر ہیں۔''

[578]...... ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَدْرُونَ مَا هَذِهِ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((هَذِهِ الْعَنَانَةُ، هَذِهِ رَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوقُهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى أَهْلِ بَلَدٍ لا يَعْبُدُونَهُ وَلا يَشْكُرُونَهُ، هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((فَإِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ مَوْجًا مَكْفُوفًا، وَسَقْفًا مَحْفُوظًا، هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((فَإِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ سَمَاءٌ أُخْرَى))، قَالَ: ((فَإِنَّ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةَ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ))، حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ، ((بَيْنَ كُلِّ

[578] ضعيف: قتادہ اور حسن بصری مدلس ہیں اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔ سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الحديد، رقم: 3298، مسند أحمد: 370/2، رقم: 8828، مسند الشاميين للطبراني: 2665.

سَمَاءَ يْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ، هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((فَإِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ الْعَرْشَ، فَهَلْ تَدْرُونَ كَمْ بَيْنَهُمَا؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((فَإِنَّ بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ سَمَاءَ يْنِ إِلَى سَمَاءَ يْنِ)). أَوْ كَمَا قَالَ.

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک بادل کا گزر ہوا آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟'' صحابہ نے کہا: ''اللہ ورسولہ اعلم'' آپ نے فرمایا: ''یہ عنانہ (بادل کا ٹکڑا) ہے اور یہ زمین کو سیراب کرتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ اس زمین کی طرف لے جاتے ہیں جو اس کی نہ عبادت کرتے ہیں اور نہ ہی اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔'' آپ نے پھر پوچھا: ''تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے۔'' صحابہ نے کہا: اللہ ورسولہ اعلم۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس کے اوپر موج ہے جو روکی گئی ہے اور چھت ہے جو محفوظ ہے اور کیا تمہیں معلوم ہے اس کے اوپر کیا ہے؟'' صحابہ نے کہا: ''اللہ ورسولہ اعلم'' آپ نے فرمایا: ''اس کے اوپر دوسرا آسمان ہے جن کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان شمار کیے اور دو آسمانوں کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کا ہے اور اس کے اوپر کیا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ ورسولہ اعلم۔ آپ نے فرمایا: ''اس کے اوپر عرش ہے کیا تم جانتے ہو ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟'' صحابہ نے کہا: اللہ ورسولہ اعلم'' آپ نے فرمایا: ''جتنا فاصلہ دو آسمانوں کے درمیان ہے اتنا فاصلہ ہے۔''

[١٢٤] ...... بَابٌ

باب:

[579]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَ أُمَيَّةَ بْنَ أَبِي الصَّلْتِ فِي شَيْءٍ مِنْ شِعْرِهِ، قَالَ:

رَجُلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ يَمِينِهِ ... وَالنَّسْرُ لِلْأُخْرَى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ
وَالشَّمْسُ تَطْلُعُ كُلَّ آخِرِ لَيْلَةٍ ... صَحْرَاءَ يُصْبِحُ لَوْنُهَا يَتَوَرَّدُ
تَأْبَى فَمَا تَطْلُعُ لَنَا فِي رِسْلِهَا ... إِلَّا مُعَذَّبَةً وَإِلَّا تُجْلَدُ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَدَقَ))

---

[579] ضعيف: ابن اسحاق کے سماع کی صراحت معتبر سند سے ثابت نہیں ہے۔ مسند أحمد: 256/1، رقم: 2314، سنن الدارمی: 2745، مصنف ابن أبی شیبة: 272/5، رقم: 26013، الشریعة للآجری: 1036.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ بن الصلت کے ان اشعار کی تصدیق فرمائی وہ شعر یہ ہیں:

رَجُـلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ يَمِينِهِ ... وَالنَّسْرُ لِلْأُخْرَى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ

وَالشَّـمْـسُ تَطْلُعُ كُلَّ آخِرِ لَيْلَةٍ ... صَـحْـرَاءَ يُـصْبِحُ لَوْنُهَا يَتَوَرَّدُ

تَـأْبَـى فَمَا تَطْلُعُ لَنَا فِي رِسْلِهَا ... إِلَّا مُـعَـذَّبَةً وَإِلَّا تُـجْـلَـدُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس نے سچ کہا ہے۔“

[580]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا﴾ [يس: 38] قَالَ: ((مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ)) .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا﴾ (یٰس: ۳۸) کے متعلق فرمایا: ”اس کا مستقر (ٹھہرنے کی جگہ) عرش باری تعالیٰ کے نیچے ہے۔“

[۱۲۵]...... بَابٌ

باب:

[581]...... حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي الْوَزِيرِ، ثنا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ تَعَالَى فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهَا وَسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَاهَا، وَفَوْقَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهَا تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ)) .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ بلند و بالا جنت ہے جس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اس سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔“

---

[580] صحيح البخارى، كتاب التوحيد، باب (وكان عرشه على الماء)، رقم: 7424، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الزمن الذى لا يقبل فيه الإيمان، رقم: 159 (402).

[581] صحيح البخارى، كتاب الجهاد، باب درجات المجاهدين فى سبيل الله، رقم: 2790، مسند أحمد: 335/2، رقم: 8420، الأسماء والصفات للبيهقى: 845.

[١٢٦]...... بَابٌ

باب:

[582]...... ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّازِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، لَقِيَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((حَدِّثْنِي بِأَعْجَبِ شَيْءٍ رَأَيْتَهُ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ))، قَالَ: مَرَّتِ امْرَأَةٌ عَلَى رَأْسِهَا مِكْتَلٌ فِيهِ طَعَامٌ، فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَأَصَابَهَا فَرَمَى بِهَا، فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ وَهِيَ تُعِيدُهُ فِي مِكْتَلِهَا وَهِيَ تَقُولُ: وَيْلٌ لَكَ مِنْ يَوْمٍ يَضَعُ الْمَلِكُ كُرْسِيَّهُ، فَيَأْخُذَ لِلْمَظْلُومِ مِنَ الظَّالِمِ. فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَقَالَ: ((كَيْفَ يُقَدِّسُ اللهُ أُمَّةً لا يُؤْخَذُ لِضَعِيفِهَا مِنْ شَدِيدِهَا حَقَّهُ وَهُوَ غَيْرُ مُتَعْتَعٍ))

ترجمة الحديث حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حبشہ کی سر زمین سے تشریف لائے تو انہیں رسول اللہ ﷺ ملے تو آپ نے پوچھا: ''حبشہ کی سرزمین کا کوئی عجیب واقعہ سناؤ؟'' انہوں نے کہا: ایک عورت جارہی تھی جس کے سر پر ٹوکری میں کھانا تھا۔ اس کے پاس سے ایک آدمی گزرا اور اس نے ٹوکری سے کھانا لیا اور ٹوکری کو بھی گرا دیا تو وہ عورت اس کی طرف دیکھتی ہے اور گرا ہوا کھانا ٹوکری میں رکھتی ہے اور کہتی ہے: تجھ پر افسوس ہو، جس دن اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کرسی مبارک رکھیں گے اور ظالم سے مظلوم کا حق دلائیں گے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں اور آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس امت کو کیسے پاک کریں گے جس کے قوی سے ضعیف کا حق نہ لیا جائے اور اس کو کوئی جھنجھوڑنے والا نہ ہو۔''

[583]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ شِغَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ أَقْرَبَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ ﷺ، جَالِسٌ عَنْ يَمِينِهِ عَلَى الْكُرْسِيِّ.

---

[582] ضعيف: عطاء بن السائب راوی مختلط ہے۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي : 95/6، رقم : 11514، وشعب الايمان له : 7142، المعجم الأوسط للطبراني : 5234.

[583] ضعيف: سند میں راوی مجہول اور سعید الجریری مختلط ہے نیز ابن شغاف کا سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ المعجم الكبير للطبراني : 167/13، رقم : 402، السنة لابي بكر بن الخلال : 307، التاريخ الكبير للبخاري : 233/5.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمام مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے جو کرسی پر اللہ تعالیٰ کے دائیں جانب بیٹھیں گے۔"

[١٢٧] ...... بَابٌ

باب:

[584]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ: ﴿وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ﴾ [هود: 7] عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كَانَ الْمَاءُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلَى مَتْنِ الرِّيحِ. وَفِيهِ حَدِيثُ أَبِي رَزِينٍ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ﴾ (هود: ٧) کے متعلق سوال کیا کہ ان دنوں پانی کس چیز پر تھا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہوا کی پشت پر۔ اس کے متعلق ابورزین کی حدیث بھی آ رہی ہے۔

[١٢٨] ...... بَابٌ فِي ذِكْرِ زِيَارَةِ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَكَلَامِهِ لَهُمْ

رب تعالیٰ مؤمنوں سے کلام کریں گے اور مؤمن ان کا دیدار کریں گے

[585]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ سَعِيدٌ: أَوَ فِيهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ اللَّهَ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ، وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ، عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ، وَمَا يَرَوْنَ أَنَّ

---

[584] حسن لغيره: مصنف عبد الرزاق: 9089، والتفسير له: 1185، تفسير ابن أبي حاتم: 5/6، وله شاهد مرفوع في سنن ابن ماجه: 182 وغيره.

[585] ضعيف: ہشام بن عمار راوی مختلط ہے۔ سنن الترمذي، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في سوق الجنه، رقم: 2549، سنن ابن ماجه: 4336، صحيح ابن حبان: 7438.

أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا)) . قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، هَلْ تُمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قُلْنَا: لَا . قَالَ: فَكَذَٰلِكَ لَا تُمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَلَا يَبْقَى فِي ذَٰلِكَ الْمَجْلِسِ أَحَدٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً، حَتَّى يَقُولَ: يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ بْنِ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا، فَيُذَكِّرُهُ بَعْضَ غَدْرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: بَلَى. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَبِمَغْفِرَتِي بَلَغَتْ مَنْزِلَتَكَ هَذِهِ . قَالَ: فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ، ثُمَّ يَقُولُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ، فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ . قَالَ: ((فَيَأْتُونَ سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهَا الْمَلَائِكَةُ، فِيهِ مَا لَمْ تَنْظُرُ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ، وَلَمْ تَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ)) . قَالَ: ((فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَاهُ، لَيْسَ يُبَاعُ فِيهِ شَيْءٌ وَلَا يُشْتَرَى، فِي ذَٰلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا)) . قَالَ: ((فَيُقْبِلُ ذُو الْبِزَّةِ الْمُرْتَفِعَةِ، فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ، وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ، فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْهَيْئَةِ، فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَمَثَّلَ عَلَيْهِ أَحْسَنُ مِنْهُ، وَذَٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا)) . قَالَ: ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فَيَلْقَانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا بِحِبِّنَا، لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطِّيبِ أَفْضَلُ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا .

ترجمة الحديث: حضرت سعید بن میّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور آپ کو جنت کے بازار میں اکٹھا کردے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہاں بازار بھی ہوگا؟ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: جی ہاں!۔ کیونکہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہوجائیں گے تو اپنے مقام کی فضیلت کے مطابق مقام ومرتبہ میں اتریں گے اور جمعہ کے دن ان کو اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے کی اجازت دی جائے گی اور ان کے لیے رکھے جائیں گے جن میں سے بعض منبر نور کے بعض زبرجد کے، بعض یاقوت کے، بعض سونے کے اور بعض چاندی کے منبر ہوں گے۔ ادنیٰ جنتی کستوری اور کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا حالانکہ ان میں کوئی ادنیٰ نہیں ہوگا اور وہ سمجھیں گے کہ کرسیوں والے میرے سے افضل نہیں ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''جی ہاں!۔ کیا تمہیں سورج یا چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک ہوتا ہے؟'' ہم نے

کہا: نہیں آپ نے فرمایا: ''اسی طرح تمہیں رب تعالیٰ کے دیکھنے کے بارے شک نہیں ہوگا۔ مجلس میں ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ براہ راست گفتگو کریں گے اور فرمائیں گے اے فلاں بن فلاں کیا تجھے یاد ہے تو نے فلاں دن فلاں کام کیا تھا اور اسے دنیا میں اس کے بعض دھوکے یاد دلائیں گے وہ کہے گا: کیوں نہیں؟ میں نے یہ سبھی کچھ کیا تھا اور عرض کرے گا: اے رب تعالیٰ! کیا آپ نے مجھے معاف نہیں کر دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ہاں میں نے معاف کر دیا ہے اور میری مغفرت کی وجہ سے تو اس مقام و مرتبہ تک پہنچا ہے۔ وہ اس حالت میں ہوں گے کہ ان کے اوپر سے ایک بادل انہیں ڈھانک لے گا اور وہ ان پر ایک عمدہ بارش برسائے گا اور اس جیسی خوشبو انہوں نے کبھی نہیں سونگھی ہوگی۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے تم کھڑے ہو جاؤ اس کرامت کی طرف اور جتنی تم چاہتے ہو اس کو حاصل کرلو اور وہ بازار میں آئیں گے جسے فرشتے گھیرے ہوں گے اور اس بازار میں اس طرح کی چیزیں ہوں گی جن کی مثل آنکھوں نے نہیں دیکھی ہوں گی اور کانوں نے نہ سنی ہوں گی اور نہ دلوں پر اس کا وہم و گمان گزرا ہوگا۔ فرمایا: اس میں سے ہمارے لیے وہ چیزیں لی جائیں گی جن کو ہم پسند کریں گے۔ اس بازار میں خرید و فروخت نہیں ہوگی اور اس میں اہل جنت ایک دوسرے کو ملیں گے ایک بلند مرتبہ شان و شوکت والا اپنے سے کم درجے والے کو ملے گا حالانکہ اس میں کوئی کم مرتبہ نہیں ہوگا۔ اس کا لباس دیکھ کر وحشت میں پڑ جائے گا۔ تو ابھی ان کی بات مکمل نہیں ہوگی حتی کہ جنت پر اس سے بہترین لباس ظاہر ہوگا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں کوئی پریشان نہیں ہوگا۔ پھر ہم اپنے گھروں کی طرف واپس لوٹیں گے اور ہمیں ہماری بیویاں مل کر کہیں گی: مرحبا! اھلاً! جب سے آپ ہم سے جدا ہوئے ہیں اس کے بعد خوبصورتی اور خوشبو میں مزید اضافہ ہوا ہے وہ جنتی کہے گا: ہم آج رب جبار تبارک وتعالیٰ کے پاس بیٹھ کر آئیں ہیں اس لیے اس طرح لوٹنا تو یقینی تھا۔''

[586]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثنا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: لَقِيَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ، فَقُلْتُ: وَفِيهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ملے اور انہوں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں جنت کے بازار میں اکٹھا کر دے۔ میں نے کہا کہ جنت میں بازار ہوگا؟ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی۔ پھر باقی حدیث ذکر کر دی۔

[587]...... ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى التُّسْتَرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ

---

[586] ضعيف: سوید بن عبدالعزیز راوی ضعیف الحدیث ہے۔ الشريعة للآجری: 599، فوائد تمام: 1587.

[587] ضعيف: ہشام بن عمار راوی مختلط ہے۔ انظر الحديث السابق.

بْـنِ الْـمُسَيَّـبِ ، أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَ هٰذَا بِطُولِهِ .

ترجمة الحديث حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا، انہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں جنت کے بازار میں جمع کر دے۔ پھر مذکورہ روایت مطول ذکر کی۔

[١٢٩] ...... بَابٌ

باب:

[588]...... ثنا دُحَيْمٌ ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، ثنا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ ، وَعَنْ أَبِي الْيَمَانِ الْهَوْزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ)) . قَالَ يَزِيدُ بْنُ الْأَخْنَسِ: وَاللّٰهِ مَا أُولَئِكَ فِي أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلُ الذُّبَابِ الْأَصْهَبِ فِي الذِّبَّانِ . قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى وَعَدَنِي سَبْعِينَ أَلْفًا ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا ، وَزَادَنِي ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ)) .

ترجمة الحديث حضرت ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل کریں گے۔'' یزید بن اخنس نے کہا: ''واللہ! آپ کی امت ان لوگوں کی تعداد ایسی ہی ہے جیسے مکھیوں میں کوئی بھوری مکھی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار بھی داخل کروں گا۔ بلکہ تین دفعہ دونوں ہاتھوں کو بھر کر لوگوں کو جہنم سے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔''

[589]...... ثـنـا أَبُـو بَـكْـرِ بْـنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا ، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ ، وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ)) .

---

[588] صحيح: مسند أحمد : 250/5، رقم : 22156، صحيح ابن حبان : 7246، المعجم الكبير للطبراني : 7672.

[589] صحيح لغيره: سنن الترمذي، كتاب صفة القيامة، باب منه، رقم : 2437، سنن ابن ماجه : 4286، مسند أحمد : 268/5، رقم : 22303.

ترجمة الحديث حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''میرے رب تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگ جنت میں جائیں گے اور ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید جنت میں جائیں گے، جن پر نہ کوئی حساب ہوگا نہ عذاب ہوگا اور تین مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو بھر کر جہنم سے جنت میں لوگوں کو نکالنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔''

[590]...... ثنا سَلَمَةُ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَمِائَةِ أَلْفٍ)). فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: ((وَهٰكَذَا)) وَجَمَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ. فَقَالَ: ((هٰكَذَا)) وَجَمَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: حَسْبُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: دَعْنَا يَا عُمَرُ، مَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ كُلَّنَا. فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى إِنْ شَاءَ أَنْ يُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَدَقَ عُمَرُ)).

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے چار لاکھ افراد جنت میں داخل کرے گا۔'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے رسول اللہ! مزید چاہیے راوی کہتے ہیں آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ ملائے (چلو بنایا) ہم نے عرض کیا: اور اضافہ کیجئے آپ نے پھر دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر! کافی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! چھوڑیے آپ پر کیا حرج ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام کو جنت میں داخل کر دے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں سے ہم سبھی کو جنت میں داخل کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمر نے سچ کہا۔''

[١٣٠] ...... بَابٌ

باب:

[591]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى، إِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ، وَإِذَا

[590] ضعيف بهذا السياق: قتادہ مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ مسند أحمد: 165/3، رقم: 12695، وفضائل الصحابة له: 714، الأسماء والصفات للبيهقي: 721، وهو في مسند أبي يعلى: 3783 باختلاف من طريق آخر وسنده حسن.

نَبِقُهَا مِثْلُ الْقِلَالِ . فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَهَا ، تَحَوَّلَتْ)) ، فَذَكَرَ الْيَاقُوتَ ، وَالْحَدِيثَ بِطُولِهِ .

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب میں سدرۃ المنتہی تک پہنچا تو اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح اور اس کے بیر بڑے بڑے مٹکوں کی طرح تھے جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی رحمت نے ڈھانپا تو وہ یاقوت کی مانند ہو گئے۔'' پھر انہوں نے لمبی حدیث ذکر کی۔

[١٣١]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ الرُّوحِ

باب: روح کا ذکر

[592]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، ح . وَثنا ابْنُ نُمَيْرٍ ، ثنا وَكِيعٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ ، وَهُوَ مُتَوَكِّئٌ عَلَى عَسِيبٍ ، فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ . فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لا تَسْأَلُوهُ . فَسَأَلُوهُ فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ ، مَا الرُّوحُ؟ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَسِيبِهِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَأَنَا خَلْفُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ ، فَقَالَ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ، قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي ، وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ [الإسراء: 85] . زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لا تَسْأَلُوهُ .

ترجمة الحديث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے کے کھیت میں جا رہا تھا اور آپ نے ایک چھڑی پر ٹیک لگا رکھی تھی آپ یہود کی ایک قوم کے پاس سے گزرے تو بعض یہودیوں نے دوسروں سے کہا: اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال کرو باقی بعض نے کہا: آپ سے سوال نہ کرو۔ بالآخر انہوں نے آپ سے سوال کیا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! روح کیا ہے؟ آپ چھڑی کے سہارے ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آپ کے پیچھے تھا اور مجھے خیال آیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ﴾ (الاسراء: ٨٥) وہ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں؟ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم!

---

[591] صحيح: مسند أحمد: 128/3، رقم: 12301، مصنف ابن أبي شيبة: 29/7، رقم: 33965، مسند البزار: 6565، وله شاهد من حديث انس عن مالك بن صعصعة رضی اللہ عنہ فى صحيح البخارى: 3887.

[592] صحيح البخارى، كتاب التوحيد، باب قوله تعالىٰ (ولقد سبقت كلمتنا لعبادنا)، رقم: 7456، صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب سؤال اليهود النبى ﷺ، رقم: 2794 (7059)، سنن الترمذى: 3141.

فرما دیجئے: روح میرے رب تعالیٰ کا حکم ہے اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔'' ابن نمیر راوی کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ بعض نے بعض سے کہا تھا ہم نے پہلے تمہیں روکا تھا کہ اس سے سوال نہ کرو۔

[593]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کے ایک باغ میں جا رہے تھے اور آپ نے ایک چھڑی پر ٹیک لگا رکھی تھی آپ سے کچھ یہودی ملے اور انہوں نے آپ سے روح کے متعلق سوال کیا آپ رک گئے اور مجھے یوں محسوس ہوا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر یہ آیات تلاوت فرمائیں: ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ۖ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (الاسراء: ۸۵) ''وہ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں اے پیغمبر! فرما دیجئے: روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ہے۔''

[594]...... ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِي فِي نَخْلٍ ، وَهُوَ مُتَوَكِّءٌ عَلَى عَسِيبٍ ، فَلَقِيَهُ قَوْمٌ مِنَ الْيَهُودِ ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ ، فَوَقَفَ ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ ، فَتَلَا عَلَيْهِمْ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ، قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي ، وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ [الإسراء: 85]

ترجمة الحديث مذکورہ روایت کی ایک اور سند۔

[595]...... حَدَّثَنَا مَسْرُورُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ ، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلْيَهُودِ: أَعْطُونَا شَيْئًا نَسْأَلُ عَنْهُ هَذَا الرَّجُلَ ، فَقَالُوا: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ . فَسَأَلُوهُ فَأُنْزِلَتْ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ، قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي ، وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ [الإسراء: 85] ، قَالُوا: نَحْنُ لَمْ نُؤْتَ مِنَ الْعِلْمِ

[593] صحيح: انظر الحديث السابق .

[594] حديث أبی سعيد الأشج : 183، ومن طريق فی صحيح مسلم : 2794 (7061)، صحيح أبی عوانة : 12244 .

[595] صحيح: سنن الترمذی، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة بنی اسرائيل، رقم : 3140، وقال : حسن صحيح غريب، السنن الكبرىٰ للنسائی : 11252، مسند أحمد : 255/1، رقم : 2309 .

قَلِيلًا ، وَقَدْ أُوتِينَا التَّوْرَاةَ ، وَمَنْ أُوتِيَ التَّوْرَاةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا . قَالَ: فَنَزَلَتْ ﴿لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي﴾ [الكهف: 109] الْآيَةُ

ترجمة الحديث حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش نے یہودیوں سے کہا: ہمیں کوئی سوال بتائیں جو ہم اس نبی سے سوال کریں۔ چنانچہ انہوں نے آپ سے روح کے متعلق سوال کرنے کو کہا تو پھر یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ الاسراء: ۸۵) انہوں نے کہا: ہمیں کس طرح تھوڑا علم دیا گیا ہے حالانکہ ہمیں تورات دی گئی ہے اور جس کو تورات دی جائے اس کو تو خیر کثیر مل گئی۔ تو پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا﴾ (الکھف: ۱۰۹)

[596]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، ثنا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَمَّا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى آدَمَ ، وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ عَطَسَ)) .

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں اپنی روح پھونکی تو انہیں چھینک آئی تھی۔''

[597]...... ثنا وَهْبَانُ ، ثنا خَالِدٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَقَالَ مُوسَى لِآدَمَ: أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ .

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ مبارک سے پیدا فرمایا اور آپ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی روح پھونکی۔''

[۱۳۲]......بَابٌ فِي ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ عليه السلام: لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ؛ فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ

باب: فرمان رسول ﷺ کہ زمانے کو گالی نہ دو اللہ تعالیٰ زمانہ ہے

عرب کا قاعدہ تھا جب ان پر مصیبتیں آتیں تو زمانہ کی شکایت کرتے اسے برا بھلا کہتے ہند اور فارس کے لوگوں کا

---

[596] حسن: سنن الترمذی، كتاب تفسير القرآن، باب، رقم: 3368، وقال: حسن، السنن الكبرىٰ للنسائی: 9975، صحيح ابن حبان: 6167.

[597] حسن: القدر للفريابی: 113، الشريعة للآجری: 685، وتقدم برقم: 149.

بھی یہی دستور ہے آسمان کو برا کہتے ہیں کبھی زمانے کو کبھی ستاروں کو یہ سب بے وقوفی کی باتیں ہیں نہ آسمان کچھ کرسکتا ہے نہ زمانے، نہ ستارے، برائی بھلائی سب کا پیدا کرنے والا ایک اللہ تعالیٰ ہے۔ (لغات الحدیث "د" ص ۸۲)

بعض روایات میں یہ حدیث قدسی بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں: ''أَنَـا الـدَّهْـرُ أُقَـلِّبُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ" (مسلم ۲/ ۲۳۷) اس کو بعض نے را کے فتحہ کے ساتھ پڑھا ہے اس لحاظ سے یہ ظرف ہوگا یعنی "أَنَـا مُدَّةُ الدَّهْرِ یا أَنَا قَلْبُ الدَّهْرْ یا مُصَرِّفُ الدَّهْرِ کی وجہ سے منصوب ہے۔

علمائے کرام نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے دھر کا لفظ مجازاً استعمال کیا ہے کیونکہ اس کا سبب ورود یہ ہے کہ عرب کے لوگ مصائب، حوادث اور آفات وبلیات کے وقت زمانے کو گالی دیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم زمانے کو گالی نہ دیا کرو کیونکہ تمام کاموں کو کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور رہا زمانہ اس کا تو درحقیقت کوئی فعل نہیں ہے بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور "فَـإِنَّ الـلّٰـهَ هُوَ الدَّهْرُ" کا مطلب ہے فـاعِـلُ الـنَّـوَازِلِ وَالْحَوَادِثِ وَخَالِقُ الْكَائِنَاتِ هُوَا اللّٰهُ تَعَالىٰ (والله اعلم)(نووی علیٰ مسلم)۲/ ۲۳۷)

[598]...... ثـنـا ابْـنُ كَـاسِـبٍ، ثـنـا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ: قَـالَ الـلّٰـهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَشْتِمُنِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ: وَادَهْرَاهُ. وَأَنَا الدَّهْرُ، وَأَنَا الدَّهْرُ.

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں: ابن آدم مجھے گالی دیتا ہے اور وہ کہتا ہے: ہائے زمانہ! حالانکہ میں زمانہ ہوں، میں زمانہ ہوں۔''

[۱۳۳] ...... بَابٌ

باب:

[599]...... ثنا سَلَمَةُ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَـالَ: أُرْسِـلَ مَـلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَلَمَّا جَاءَ لَطَمَهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَبِّـهِ تَبَـارَكَ وَتَعَالَى، فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لا يُرِيدُ الْمَوْتَ. قَالَ: فَرَدَّ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْهِ عَيْنَهُ،

---

[598] صحيح: مشيخة ابن طهمان: 105، مسند أحمد: 300/2، رقم: 7988، صحيح ابن خزيمة: 2479، والحديث فى صحيح البخارى: 4826، صحيح مسلم: 2246 (5863).

[599] صحيح البخارى، كتاب الجنائز، باب من أحب الدفن فى الأرض المقدسة، رقم: 1339، صحيح مسلم، كتاب الفضائل باب من فضائل موسىٰ ﷺ، رقم: 2372 (6148)، مصنف عبد الرزاق: 20530.

فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ: فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ ، فَلَهُ بِمَا غَطَّتْهُ يَدُهُ ، كُلُّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ . فَقَالَ: أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا، قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ . قَالَ: رَبِّ فَالْآنَ ، فَسَأَلَ اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ . قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ شِئْتُمْ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ إِلَى جَنْبِ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ))

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا جب وہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب آیا تو انہوں نے اس کو تھپڑ رسید کر دیا اور ان کی آنکھ پھوڑ دی وہ اپنے رب تعالیٰ کے پاس واپس گیا اور عرض کیا: آپ نے مجھے ایسے شخص کے پاس بھیج دیا ہے جو موت کو پسند نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ درست کر دی اور اسے کہا: دوبارہ اس کے پاس جا اور اسے کہنا: اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھے اور جتنے بال بھی ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال تیری عمر ہوگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: پھر کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: پھر بھی موت ہوگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ تعالیٰ پھر ابھی موت قبول ہے لیکن مجھے ارض مقدس سے پتھر پھینکنے کے بقدر نزدیک کر دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمہیں سرخ ٹیلے کے پاس راستے کی جانب ان کی قبر دکھاتا۔''

شرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بیت المقدس کے قریب کرنے کا سوال اس لیے تھا کہ اس میں نیک لوگوں کی قبریں تھیں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس میں صالحین کے قریب دفن ہونے کا استحباب ثابت ہوتا ہے۔
(نووی علی مسلم ۲/ ۲۶۷)

[600]...... ثنا سَلَمَةُ ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث مذکورہ روایت کی ایک اور سند۔

[١٣٤]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ كَلَامِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

باب: اللہ تبارک وتعالیٰ کا کلام کرنا

[601]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

[600] صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب وفاة موسىٰ عليه السلام، رقم: 3407، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب من فضائل موسىٰ عليه السلام، رقم: 2372 (6149)، وهو في صحيفة همام بن منبه: 59.

أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَقَالَ آدَمُ لِمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: أَنْتَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللّٰهُ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ .

ترجمة الحديث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مناظرہ ہوا تو حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: آپ وہی موسیٰ ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے پردے کے پیچھے سے کلام کیا اور درمیان میں مخلوق میں سے کوئی قاصد نہیں بنایا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جی ہاں!''

[١٣٥]...... بَابٌ

باب:

[602]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا جَابِرُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا قَالَ اللّٰهُ لِأَبِيكَ؟)) قَالَ: بَلَى . قَالَ: وَمَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، إِلَّا أَبَاكَ كَلَّمَ اللّٰهُ أَبَاكَ كِفَاحًا، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ . فَقَالَ: يَا رَبِّ تَرُدُّنِي فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً . فَقَالَ: سَبَقَ مِنِّي الْقَوْلُ ﴿أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ﴾ [يس: 31] فَقَالَ: يَا رَبِّ أَخْبِرْنِي مَنْ وَرَائِي، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ﴾ [آل عمران: 169] الْآيَةَ .

ترجمة الحديث: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد محترم غزوہ احد کے دن شہید ہو گئے تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے جابر! کیا تمہیں نہ بتاؤں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کے باپ سے کہا؟'' میں نے کہا: کیوں نہیں، آپ بتائیں، آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس کسی سے بھی کلام کی ہے تو پردوں کے پیچھے سے کلام کی ہے لیکن تیرے باپ سے بلا واسطہ کلام کی ہے اور فرمایا: اے عبد اللہ! تو مجھ سے آرزو کر میں تجھے عطا کروں انہوں نے کہا: اے اللہ تعالیٰ! مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے میں آپ کی راہ میں دوبارہ شہید ہونا چاہتا

---

[601] حسن: سنن أبي داؤد، كتاب السنة، باب في القدر، رقم: 4702، وتقدم برقم: 137.

[602] حسن: سنن الترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة آل عمران، رقم: 3010 وقال: حسن غريب، سنن ابن ماجه: 190، صحيح ابن حبان: 7022.

ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ بات تو میں نے پہلے کہہ دی ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں نہیں لوٹیں گے۔ تو اس نے کہا: میرے متعلق پیچھے والوں کو بتلا دیجئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمادیں: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ (آل عمران : ١٦٩) ''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا............الخ۔''

[603]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ صَدَقَةَ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ؟)) قُلْتُ: بَلَى. فَقَالَ: إِنَّ أَبَاكَ عُرِضَ عَلَى رَبِّهِ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ سِتْرٌ، فَقَالَ: سَلْ تُعْطَهْ.

ترجمة الحديث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں خبر نہ دوں'' میں نے کہا: ضرور، آپ نے فرمایا: ''تیرے والد محترم اپنے رب کے پاس حاضر ہوئے اور ان دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ مجھ سے سوال کریں میں آپ کو عطا کروں گا۔''

[604]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ: مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّجْوَى؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُدْنِي اللّٰهُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ لَهُ: ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا تھا؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے قریب کریں گے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھیں گے اور اسے فرمائیں گے'' پھر باقی حدیث ذکر کی۔

[605]...... ثنا أَبُو كَامِلٍ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت کی ایک اور سند۔

[606]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَيْسَ

---

603 صحيح لغيره: المتمنين لابن أبي الدنيا : 3، الإبانة لابن بطة : 27، صفات رب العالمين : 445.

604 صحيح البخاري، كتاب المظالم، باب قول الله تعالىٰ (الأ لعنة الله على الظالمين)، رقم: 2441، صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالىٰ، رقم: 2768 (7015).

605 صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب ستر المؤمن على نفسه، رقم: 6070، مسند أبي يعلى : 5751.

بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ)) .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر آدمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن گفتگو فرمائیں گے اور ان دونوں کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔''

[١٣٦] ...... بَابٌ

باب:

[607]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ مَوْلَى الْحُرَقَةِ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهُوَ الْعَلَاءُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَكَانَ الْحِزَامِيُّ لا يَقُولُ لَنَا قَطُّ إِلَّا مَوْلَى الْحُرَقَةِ، وَمَنْ قَالَ غَيْرَ هٰذَا فَقَدْ غَلَطَ عَلَيْهِ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ قَرَأَ طه وَيس قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِأَلْفَيْ عَامٍ، فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ: طُوبَى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا، وَطُوبَى لِأَجْسَادٍ تَحْمِلُ هٰذَا، وَطُوبَى لِأَلْسُنٍ تَنْطِقُ بِهٰذَا .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے سورۃ طٰہٰ اور سورۃ یٰس پڑھی جب فرشتوں نے قرآن مجید سنا تو انہوں نے کہا: اس امت کے لیے خوشخبری ہے جس پر یہ قرآن نازل ہوگا، ان جسموں کے لیے خوشخبری ہے جو اس کو اٹھائیں گے اور ان زبانوں کے لیے خوشخبری ہے جو اس کے ساتھ بولیں گی۔''

[١٣٧] ...... بَابٌ فِي ذِكْرِ قَوْلِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ: سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي، وَكَتَبَ ذٰلِكَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ

باب: فرمان الٰہی کہ میری رحمت میرے غضب سے سبقت لے گئی اور یہ بات اللہ تعالیٰ نے خود اپنے اوپر لازم کی ہے

[608]...... ثنا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

---

[606] صحيح البخاری، كتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب، رقم: 6539، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الحث على الصدقة، رقم: 1016 (2348)، سنن ابن ماجه: 185 .

[607] ضعيف جداً: عمر بن حفص بن ذکوان متروک اور ابراہیم بن مہاجر بن سمار ضعیف ہے۔ سنن الدارمی: 3457، المعجم الأوسط للطبرانی: 4876، شعب الإيمان للبيهقی: 225 .

أَبِی رَافِعٍ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا قَضَى اللّٰهُ تَعَالَى الْخَلْقَ، كَتَبَ بِيَدِهِ فِی كِتَابٍ عِنْدَهُ: غَلَبَتْ - أَوْ قَالَ: سَبَقَتْ - رَحْمَتِی غَضَبِی. فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ أَوْ كَمَا قَالَ.

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ فرمایا تو اپنے ہاتھ سے کتاب میں لکھ دیا: میری رحمت میرے غضب پر غالب آ گئی اور وہ کتاب عرش کے اوپر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔'' (اَوْ کَمَا قَالَ)

[609]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ، كَتَبَ كِتَابًا عَلَى نَفْسِهِ، فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهُ: إِنَّ رَحْمَتِی تَغْلِبُ غَضَبِی.

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ فرمایا تو اپنے نفس پر ایک بات لازم کر دی وہ کتاب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جس میں یہ تحریر ہے: ''میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔''

[١٣٨] ...... بَابٌ

باب:

[610]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِی شَيْبَةَ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، ثنا شَيْبَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((غِلَظُ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ الْجَبَّارِ، وَضِرْسُهُ مِثْلُ أُحُدٍ)).

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جہنم میں کافر کا چہرہ اللہ تعالیٰ کے بیالیس ہاتھ جتنا موٹا ہوگا اور اس کی داڑھ احد پہاڑ جیسی ہوگی۔''

---

[608] صحيح البخاری، كتاب التوحيد، باب قول اللّٰه تعالىٰ (بل هو قرآن مجيد......)، رقم: 7553، مسند أحمد: 381/2، رقم: 8958، مسند أبی يعلی: 6432.

[609] صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب فی سعة رحمة اللّٰه تعالىٰ، رقم: 2751 (6971)، صحيح أبی عوانة: 12031، التوحيد لابن منده: 859.

[610] حسن لغيره: سنن الترمذی، كتاب صفة جهنم، باب ما جاء فی عظم أهل النار، رقم: 2577، وقال: حسن صحيح غريب، مصنف ابن أبی شيبة: 53/7، رقم: 34155، صحيح ابن حبان: 7486، وله شاهد فی مسند أحمد: 234/2، رقم: 8410 وسنده حسن.

[611]...... ثنا أَبُو بكرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ، وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ كَمَا بَيْنَ قُدَيْدٍ إِلَى مَكَّةَ، وَكَثَافَةُ جِلْدِهِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ الْجَبَّارِ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر کی داڑھ احد پہاڑ جتنی، اس کی ران بیضا پہاڑ جیسا اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ قدید سے مکہ جتنی ہوگی جب کہ اس کے چمڑے کی موٹائی اللہ تعالیٰ کے چالیس ہاتھ جتنی ہوگی۔''

فائدہ:......قدید: ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔ (لغات الحدیث "ق" ص ۳۵)

[۱۳۹] ...... بَابٌ

باب:

[612]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ؟ قَالَ: ((كَانَ فِي عَمَاءٍ، مَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَمَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ، ثُمَّ خَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: آسمانوں کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارا رب تعالیٰ کہاں تھے؟ تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ایک بادل میں تھے جس کے نیچے اور اوپر ہوا تھی پھر اس نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا فرمادیا۔''

شرح: عماء: بلند بادل، موسلا دھار برسنے والے بادل کو کہتے ہیں۔

[۱٤۰] ...... بَابٌ

باب:

[613]...... ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، ثنا أَبُو

---

[611] حسن: مسند أحمد: 537/2، رقم: 10931، مسند البزار: 8713، البعث والنشور للبيهقي: 566.

[612] حسن: سنن الترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة هود، رقم: 3109، وقال: حسن، سنن ابن ماجه: 182، مسند أحمد: 11/4، رقم: 16188.

عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((جَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو جنتیں سونے کی ہوں گی ان کے برتن اور اس میں موجود سبھی کچھ سونے کا ہوگا، اسی طرح دو جنتیں چاندی کی ہوں گی ان کے برتن اور سبھی کچھ چاندی کا ہوگا لوگوں کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے درمیان صرف تکبر کی چادر حائل ہوگی جو باری تعالیٰ کے چہرے پر ہوگی یہ سبھی کچھ جنت عدن میں ہوگا۔''

شرح: جنت عدن: بہشت کا نام ہے۔ (مصباح اللغات)

[614]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، وَعَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَذْهَبَ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ کلمات کے ساتھ ہمیں خطاب فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نہ سوتے ہیں اور نہ سونا ان کے لائق ہے وہ ترازو کو پست اور بلند کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے اٹھایا جاتا ہے اور رات کا عمل، دن کے عمل سے پہلے اٹھایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا حجاب نور کا ہوگا اور اگر وہ اپنے حجاب کو اٹھادیں تو ان کے چہرے کی تجلیاں جہاں تک اس کی نظر پہنچے سبھی کو جلا کر رکھ دیں۔''

[١٤١]...... بَابٌ

باب:

[615]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي

[613] صحيح البخاری، كتاب التفسير، باب (حور مقصورات فی الخيام)، رقم: 4879، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب إثبات رؤية المؤمنين......، رقم: 180(448).

[614] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب فی قوله عليه السلام: "ان الله لاينام......"، رقم: 179 (445)، السنن الكبرىٰ للنسائی: 11116، سنن ابن ماجه: 195.

عُبَيْـدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَـدَا اللّٰهِ بُسْطَانِ لِمُسِيءِ اللَّيْلِ أَنْ يَتُوبَ بِالنَّهَارِ، وَلِمُسِيءِ النَّهَارِ أَنْ يَتُوبَ بِاللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا))

ترجمة الحديث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ اس کے لیے کھلے ہیں جو رات کو گناہ کرے کہ دن کو توبہ کرے اور دن کے گنہگار کے لیے ہاتھ کھلے ہوتے ہیں وہ رات کو توبہ کرے (یہ سلسلہ یونہی رہے گا) حتیٰ کہ مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہو جائے گا۔''

[616]...... ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت کی ایک اور سند۔

[617]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ، عَنْ أَبِي بُـرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَـدَا اللّٰهِ بُسْطَانِ لِمُسِيءِ اللَّيْلِ أَنْ يَتُوبَ بِالنَّهَارِ، وَلِمُسِيءِ النَّهَارِ أَنْ يَتُوبَ بِاللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا))

ترجمة الحديث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کے گنہگار کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کشادہ ہیں کہ دن کو توبہ کر لے اور دن کے گنہگار کے لیے کہ رات کو توبہ کر لے۔ یہ سلسلہ مغرب سے سورج طلوع ہونے تک جاری رہے گا۔''

[١٤٢] ...... بَابٌ

باب:

[618]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ الْقَوْمُ إِذَا عَلَوْا شَرَفًا أَوْ هَبَطُوا وَادِيًا يُكَبِّرُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، وَلَكِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا))

---

[615] صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب قبول التوبة من الذنوب وان تكررت، رقم: 2759 (6989)، السنن الكبرىٰ للنسائى: 11116، مصنف ابن أبى شيبة: 60/7، رقم: 34204.

[616] **صحيح**: انظر الحديث السابق.

[617] **صحيح**: تفرد به المصنف وانظر الحديث السابق.

[618] صحيح البخارى، كتاب الدعوات، باب الدعاء اذا علا عقبة، رقم: 6384، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب استحباب خفض الصوت بالذكر، رقم: 2704 (6866).

ترجمة الحديث حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر جا رہے تھے اور لوگ جب کسی بلند جگہ چڑھتے یا کسی وادی میں اترتے تو اللہ اکبر (بلند آواز سے) کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا: ''اے لوگو! تم اپنے نفس پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے، تم تو سمیع وقریب (سننے والے اور قریب ذات) کو پکارتے ہو۔''

شرح ذکر آہستہ کرنا: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں آہستہ آواز میں ذکر کرنے کا استحباب ہے جب کہ ذکر بلند کرنے کی کوئی شرعی مصلحت نہ ہو کیونکہ پست آواز میں ذکر کرنا توقیر وتعظیم میں زیاد مبالغہ رکھتا ہے لیکن اگر کوئی شرعی مصلحت بلند ذکر کرنے کا تقاضا کرے تو بلند آواز سے ذکر کرنا بھی جائز ہے۔
(نووی علی مسلم۲/ ۳٤٦)

باری تعالیٰ کی معیت: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طـٰـہٰ : ٥) ''رحمٰن جس نے عرش پر قرار پکڑا'' اور دوسری جگہ ہے: ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾ (الحديد : ٤) ''اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔'' ﴿قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِىْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى﴾ (طـٰـہٰ : ٤٦) ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم دونوں ڈرومت میں، تمہارے ساتھ ہوں، سنتا اور دیکھتا ہوں۔'' اسی طرح ہجرت کی رات کے متعلق فرمایا: ﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (التوبہ: ٤٠) ''غم نہ کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔''

ان آیات کے درمیان تعارض نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے جسم سمیت عرش پر مستوی ہیں اور انسانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی معیت علم، قدرت، سمع، بصر، سلطنت اور تدبیر کے لحاظ سے ہے اور یہ مخلوق کے لیے حقیقت ہے كَمَا تَلِيْقُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى اور وہ مخلوق کی معیت جیسی نہیں ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے یہ مجاز ہے اور اس سے تحقیق سماع الدعاء مراد ہے۔ ((كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الوَرِيْدِ .)) (النووی علی مسلم۲/ ۳٤٦)

[619]...... ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ: قَالَ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ يَصْعَدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ - أَوْ قَالَ فِي عَقَبَةٍ - وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى بَغْلَةٍ لَمْ يَعْرِضْهَا فِي الْجَبَلِ ، فَكُلَّمَا عَلَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ الثَّنِيَّةَ - أَوْ قَالَ: فِي الْعَقَبَةِ - نَادَى - أَوْ قَالَ: هَتَفَ - قَالَ: وَلَعَلَّهُ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكُمْ لا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلا غَائِبًا))

---

[619] صحيح البخاری، كتاب الدعوات، باب قول لا حول ولا قوة الا بالله، رقم: 6409، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب استحباب خفض الصوت بالذكر، رقم: 2704 (6865).

ترجمة الحديث حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید خچر پر سوار تھے، جب بھی کوئی آدمی گھاٹی پر بلند ہوتا تو بلند آواز سے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پکارتا، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے۔''

[١٤٣] ...... بَابٌ

باب:

[620]...... ثنا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَذَّاءُ، ثنا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَوَجَدَ ثَلَاثَةً قَدْ سَبَقُوهُ، فَقَالَ: رَابِعُ أَرْبَعَةٍ، وَمَا رَابِعُ أَرْبَعَةٍ مِنَ اللّٰهِ بِبَعِيدٍ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ النَّاسَ يَجْلِسُونَ فِي يَوْمِ الزِّيَارَةِ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، كُلُّ امْرِءٍ فِي حَدِّ سُوقِ الْجَنَّةِ، وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، صَحَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلَى قَدْرِ رَوَاحِهِمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ، الْأَوَّلُ، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّالِثُ، ثُمَّ الرَّابِعُ، وَمَا رَابِعُ أَرْبَعَةٍ بِبَعِيدٍ))

ترجمة الحديث حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف نکلا تو تین آدمی پہلے مسجد میں پہنچے ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار میں سے چوتھا اور چوتھا بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی زیادہ دور نہیں ہے، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جنت کے باغ میں لوگ زیارت والے دن بیٹھیں گے ہر آدمی کے لیے مخصوص جگہ جنت کے بازار میں سے ہوگی اور جمعہ کی طرف اول جانے کے بقدر ان کا ادنیٰ آدمی بیٹھے گا پہلے وہ شخص جو پہلے آتا ہے پھر دوسرا پھر تیسرا اور پھر چوتھا اور چوتھا کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور نہیں ہے۔''

[١٤٤] ...... بَابٌ

باب:

[621]...... ثنا أَيُّوبُ الْوَزَّانُ، ثنا عُرْوَةُ بْنُ مَرْوَانَ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، وَمُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مَرَرْتُ

---

[620] ضعیف: اعمش اور ابراہیم نخعی مدلس ہیں اور سماع کی تصریح نہیں ہے۔ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات، باب ما جاء فی التهجیر یوم الجمعة، رقم: 1094، المعجم الکبیر للطبرانی: 10013، العلل لابن أبی حاتم: 609.

عَلَى جِبْرِيلَ فِي الْمَلَأِ الْأَعْلَى كَالْحِلْسِ الْبَالِي مِنْ خَشْيَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ))

ترجمة الحديث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں ملائکہ اعلیٰ میں حضرت جرائیل علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے بوسیدہ ٹاٹ کی مانند ہو چکے تھے۔“

[١٤٥] ...... بَابٌ

باب:

[622]...... ثنا وَهْبَانُ، وَالْفُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ، قَالَا: ثنا جَعْفَرٌ الضُّبَعِيُّ، ثنا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، ثنا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَطَرٌ، فَحَسَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَوْبَهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا؟ قَالَ: ((لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ))

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمیں بارش پہنچی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے جسم سے کپڑا ہٹایا اور بارش کے قطرے آپ کے جسم پر بھی پڑے، ہم نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کیونکہ یہ نئی نئی اپنے رب کے پاس سے آئی ہے۔“

شرح: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ دلیل ملی ہے کہ جب شروع بارش آئے تو شرم گاہ کے علاوہ باقی جسم ننگا کرے تا کہ اس کے جسم پر بارش پڑے۔ (نووی علی مسلم ١/ ٢٩٤)

[١٤٦] ...... بَابٌ

باب:

[623]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَوَضَعَهَا مَوْضِعَهَا، إِلَّا

[621] ضعیف: عروۃ بن مروان ضعیف ہے اور اس کے متابع بھی ضعیف ہیں۔ المعجم الأوسط للطبرانی: 4679، الرقه والبكاء لابن أبي الدنيا: 414.

[622] صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء، رقم: 898 (2083)، سنن أبي داؤد: 5100، السنن الكبرىٰ للنسائي: 1850.

[623] صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب الصدقة في كسب طيب، رقم: 14100، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب، رقم: 1014 (2343).

أَخَذَهَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ الْعَظِيمِ))

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو بھی مومن اپنی عمدہ پاکیزہ کمائی سے صدقہ کرے اور اس کے محل میں اس کو رکھے (یعنی حقدار کو پہنچائے) تو اللہ تعالیٰ اس صدقہ کو اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ کر اس کو بڑھاتے ہیں جس طرح تمہارا کوئی گھوڑے کے بچے کو پالتا ہے حتی کہ وہ ایک بڑے پہاڑ کی طرح ہو جائے گا۔"

[624]...... ثنا أَبُو بكرِ بْنُ أَبِي النَّضرِ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثنا أَبِي، ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت کی مثل۔

[١٤٧] ...... بَابٌ

باب:

[625]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ عِيسَى، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: تَبَارَكَ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ كُلَّهَا. إِنَّ امْرَأَةً تُنَاجِي رَسُولَ اللهِ ﷺ أَسْمَعُ بَعْضَ كَلَامِهَا وَيَخْفَى عَلَيَّ بَعْضٌ، إِذْ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾ [المجادلة: 1]

ترجمة الحديث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وہ ذات برکت والی ہے جو تمام آوازوں کو سننے کے لیے وسیع ہے۔ وہ عورت جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سرگوشی سے کلام کر رہی تھی جس کے بعض الفاظ مجھے سنتے تھے اور بعض سنائی نہیں دیتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو نازل فرمادیا: ﴿قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللهِ ۖ وَاللهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ إِنَّ اللهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ﴾ (المجادله : ١) "اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو عورت تم سے اپنے شوہر کے بارے میں بحث وجدال کرتی تھی اللہ نے اس کی التجا سن لی ہے۔"

شرح مجادلہ کرنے والی عورت: یہ عورت جیسا کہ تعلیقات صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا تھی۔ ہوا یوں کہ ان کے

---

[624] صحيح: التوحيد لابن خزيمة : 148/1، شعب الإيمان للبيهقي : 3201.

[625] صحيح لغيره: سنن النسائي، كتاب الطلاق، باب الظهار، رقم : 3490، سنن ابن ماجه : 188، مسند أحمد : 46/6، رقم : 24195 وعلقه البخاري قبل : 7386.

خاوند اوس بن صامت پر دماغی عدم توازن کا اثر تھا ایک مرتبہ انہیں دورہ پڑا تو انہوں نے خولہ رضی اللہ عنہا سے کہہ دیا کہ مجھ پر تو ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ۔ اصطلاح میں اسے ''ظہار'' کہتے ہیں اور یہ زمانہ جاہلیت میں طلاق شمار ہوتا تھا اس کے بعد اوس شرمندہ ہوئے اور خولہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ نے فرمایا: ''اس معاملے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی خاص حکم نازل نہیں فرمایا، میں خیال کرتا ہوں کہ تم اس پر حرام ہوگئی ہو اب تم دونوں کیسے مل سکتے ہو؟'' لیکن وہ شکوہ اور زاری کرنے لگی کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتیں: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! انہوں نے مجھے طلاق نہیں دی۔'' اور کبھی آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہتیں اے اللہ! اب میں کیا کروں؟ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں انہیں اگر ان کے باپ کو دوں تو وہ برباد ہو جائیں گے اور اگر نہ دوں تو کہاں سے کھلاؤں گی؟ الغرض اسی طرح روتی رہی اور کہتی رہی: میری جوانی تو ان کے پاس گزری اب بڑھاپا لے کر کہاں جاؤں گی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموشی سے اس کی باتیں سنتے رہے۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیات لے کر نازل ہوئے اور حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے رہتی دنیا تک تمام عورتوں کا بھلا ہوگیا۔ (اشرف الحواشی تفسیر سورة مجادلہ پارہ۲۸)

[626]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا سُفْيَانُ، ثنا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: إِنِّي لَمُسْتَتِرٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، إِذْ دَخَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، ثَقَفِيٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ، أَوْ قُرَشِيٌّ وَخَتَنَاهُ ثَقَفِيَّانِ، فَتَحَدَّثُوا بَيْنَهُمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتَرَوْنَ اللّٰهَ تَعَالَى يَسْمَعُ مَقَالَتَنَا؟ فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَرَاهُ يَسْمَعُ إِذْ رَفَعْنَا، وَلَا يَسْمَعُ إِذْ خَفَضْنَا. قَالَ: فَقَالَ الْآخَرَانِ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّهُ يَسْمَعُهُ كُلَّهُ. قَالَ: فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ.﴾ [فصلت: 22] الْآيَةُ.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں خانہ کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا اچانک تین آدمی خانہ کعبہ میں داخل ہوئے جن میں ایک ثقفی تھا اور اس کے دونوں داماد قریشی تھے یا ایک قریشی تھا اور اس کے دونوں داماد ثقفی تھے انہوں نے آپس میں باتیں کیں ایک نے کہا: کیا تمہارے خیال میں اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا: اگر ہم بلند آواز سے باتیں کریں تو وہ سنتا ہے اور اگر آہستہ آواز سے کریں تو نہیں سنتا۔ باقی دونوں نے کہا: اگر وہ کچھ سنتا ہے تو پھر وہ دونوں حالتوں میں سنتا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ

[626] صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب صفات المنافقين وأحكامهم، رقم: 2775 (7030)، سنن الترمذي: 3249، مسند أحمد: 408/1، رقم: 3875.

کے پاس یہ واقعہ ذکر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ﴾ (حم السجدة: ٢٢) ''اورتم اس بات کے خوف سے پردہ نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور چہرے تمہارے خلاف شہادت دیں گے۔

[627]...... ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ کی مثل۔

[628]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ

ترجمة الحديث مذکورہ کی مثل۔

[629]...... ثنا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ، أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ، قَلِيلٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمَا، كَثِيرٌ شَحْمُ بُطُونِهِمَا، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَتَرَوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کے پاس دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی اکٹھے ہوئے جن میں عقل کم تھی اور ان کے پیٹ موٹاپے سے بڑھے ہوئے تھے۔ ایک نے کہا: بھلا بتاؤ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے؟ (پھر باقی حدیث ذکر کی)

[١٤٨] ...... بَابٌ

باب:

[630]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُمَارَةَ الْقُرَشِيِّ،

[627] صحيح: مسند أحمد: 442/1، رقم: 4221، وهو في سنن الترمذى: 3249.

[628] صحيح: شرح مشكل الآثار للطحاوى: 129.

[629] صحيح البخارى، كتاب التفسير، باب (وذلكم ظنكم الذى ظننتم)، رقم: 4817، صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب صفات المنافقين وأحكامهم، رقم: 2775 (7029)، مسند الحميدى: 86م، 87.

عَنْ أَبِی بُرْدَةَ، قَالَ: وَفَدْتُ إِلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، فَكَانَ الَّذِی يَعْمَلُ فِی حَوَائِجِنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَلَمَّا قَضَيْتُ حَوَائِجِی رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: مَا رَدَّ الشَّيْخُ؟ فَلَمَّا قَرُبْتُ مِنْهُ قُلْتُ لَهُ: إِنِّی ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِی بِهِ أَبِی عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، ذَهَبَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فِی الدُّنْيَا، وَبَقِیَ أَهْلُ التَّوْحِيدِ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا تَنْتَظِرُونَ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ؟ قَالُوا: إِنَّ لَنَا رَبًّا كُنَّا نَعْبُدُهُ فِی الدُّنْيَا لَمْ نَرَهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: إِذَا رَأَيْتُمُوهُ تَعْرِفُونَهُ. فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيُقَالُ لَهُمْ: وَكَيْفَ تَعْرِفُونَهُ وَلَمْ تَرَوْهُ؟ فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا شِبْهَ لَهُ، فَيَكْشِفُ لَهُمْ عَنْ حِجَابٍ فَيَنْظُرُونَ إِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَيَخِرُّونَ لَهُ سُجَّدًا، وَيَبْقَى قَوْمٌ فِی ظُهُورِهِمْ مِثْلُ صَيَاصِی الْبَقَرِ، فَيُرِيدُونَ أَنْ يَسْجُدُوا فَلَا يَقْدِرُونَ عَلَى ذَلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ، وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ﴾ [القلم: 42] فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: ((عِبَادِی، ارْفَعُوا رُؤُوسَكُمْ، فَقَدْ جَعَلْتُ بَدَلَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فِی النَّارِ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِأَبِی بُرْدَةَ: آللّٰهِ الَّذِی لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتَ أَبَاكَ حَدَّثَكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هَذَا؟ فَاسْتَحْلَفَهُ عَلَى ذَلِكَ ثَلَاثَةَ أَيْمَانٍ.

ترجمة الحديث حضرت ابو بردہ فرماتے ہیں کہ میں ولید بن عبد الملک کے پاس گیا تو ہمارے کام کے لیے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تگ ودو کرتے تھے جب میں نے کام پورا کرلیا اور ان کے پاس واپس آیا انہوں نے کہا: شیخ نے کیا جواب دیا؟ میں نے ان کے قریب ہو کر کہا: مجھے ایک حدیث یاد آ رہی ہے جو مجھے میرے والد نے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے سنائی تھی وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر قوم اس کے پاس چلی جائے گی جس کی وہ دنیا میں عبادت کیا کرتی تھی۔ صرف اہل توحید باقی رہ جائیں گے انہیں کہا جائے گا کہ تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ سبھی لوگ چلے گئے ہیں۔ وہ کہیں گے: ہمارا ایک رب تعالیٰ ہے جس کی ہم دنیا میں رہ کر عبادت کیا کرتے تھے جس کو ہم نے ابھی دیکھا نہیں۔ انہیں کہا جائے گا اگر تم اس کو دیکھ لو تو پہچان سکو گے؟ وہ سبھی کہیں گے: جی ہاں! ۔ انہیں کہا جائے گا: تم اس کو کس طرح پہچان سکو گے حالانکہ تم نے ابھی تک اسے دیکھا نہیں ہے وہ کہیں گے اس کی کوئی مشابہت نہیں رکھ سکتا (وہ بے مثل بے مثال ہے تو) اللہ تعالیٰ اپنا حجاب دور کریں گے وہ سبھی اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اور سارے سجدے میں گر پڑیں گے لیکن کچھ لوگ باقی رہ جائیں گے۔ سجدہ کرنے کا ارادہ

---

[630] ضعيف: علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔ مسند أحمد: 4/407، رقم: 19654، مسند عبد بن حميد: 540، الرد على الجهمية للدارمی: 180، وأصله فی صحيح مسلم: 2767 (7011).

کریں گے لیکن سجدہ نہیں کر سکیں گے اور اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ﴾ (القلم : ٤٢) ''جس دن پنڈلی سے کپڑا اٹھا دیا جائے گا اور وہ سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔'' اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا اپنے سر اٹھائیں میں نے تم میں سے ہر ایک کے بدلے یہودی اور عیسائی کو جہنم میں داخل کر دیا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے حضرت ابو بردہ سے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے؟ کیا تم نے یہ حدیث اپنے والد محترم سے سنی تھی کہ وہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہوں؟ اس پر انہوں نے تین دفعہ قسم لی۔

[١٤٩] ...... بَابٌ

باب:

[631]...... ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثنا أَبِي، ثنا فَرْقَدٌ أَبُو نَصْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي الْحَسْنَاءِ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، فَيَجِيءُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَالْمُؤْمِنُونَ عَلَى قَوْمٍ فَيَقِفُ عَلَيْهِمْ فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ رَبَّكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: إِنْ عَرَّفَنَا نَفْسَهُ عَرَفْنَاهُ. وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا، وَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا: إِنْ عَرَّفَنَا نَفْسَهُ عَرَفْنَاهُ. فَيَتَجَلَّى لَهُمْ يَضْحَكُ

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہو گا اللہ تعالیٰ پہلے اور بعد والے تمام لوگوں کو جمع کرے گا اللہ تعالیٰ تشریف لائیں گے اور مومنین ایک ٹیلے پر ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے پاس کھڑے ہو جائیں گے اور فرمائیں گے: کیا تم اپنے رب تعالیٰ کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: اگر ہم اس کے ذات کو دیکھ لیں تو پہچان سکتے ہیں۔ یہی سوال اللہ تعالیٰ ان سے تین مرتبہ کریں گے اور تینوں مرتبہ وہ یہی جواب دیں گے: اگر اللہ تعالیٰ خود ہمیں اپنی پہچان کرائیں۔ تو ہم اللہ تعالیٰ کو پہچان لیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے سامنے ہنستے ہوئے ظاہر ہوں گے۔''

[١٥٠] ...... بَابٌ

باب:

[632]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ

[631] ضعيف: عقبہ بن أبی الحسناء راوی مجہول ہے۔ التوحيد لابن خزيمة : 575/2، 576، الكنى والأسماء للدولابی : 1921، رؤية الله للدارقطنی : 22.

أَبِيهِ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((هَلْ تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: ((فَهَلْ تَرَوْنَ الشَّمْسَ فِى يَوْمٍ مُصْحِيَةٍ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَهُمَا، لا تُضَارُّونَ فِى رُؤْيَتِهِ. يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَىْ فُلانُ، لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، أَلَمْ أُكْرِمْكَ، أَلَمْ أُرَيِّسْكَ، أَلَمْ أُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ، أَلَمْ أَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُولُ: بَلَى يَا رَبِّ. قَالَ: فَيَقُولُ: فَهَلْ ظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلاقِيَّ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: لا، وَاللّٰهِ يَا رَبِّ. قَالَ: فَيَقُولُ: إِنِّى أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِى. قَالَ: ((ثُمَّ يُؤْتَى بِرَجُلٍ فَيَقُولُ اللّٰهُ كَمَا قَالَ لِلْأَوَّلِ، وَيَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ)). قَالَ: فَيَقُولُ: فَإِنِّى أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِى. قَالَ: ثُمَّ يُؤْتَى بِالثَّالِثِ فَيَقُولُ كَمَا قَالَ لِلْأَوَّلِ وَالثَّانِى فَيَقُولُ: أَىْ رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرَسُولِكَ، وَتَصَدَّقْتُ وَصَلَّيْتُ، فَلا يَدَعُ أَنْ يَأْتِىَ بِمَا اسْتَطَاعَ، فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: فَهَا هُنَا إِذًا. فَيَقُولُ اللّٰهُ: أَفَلا نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ. فَيَتَفَكَّرُ فِى نَفْسِهِ: مَنْ ذَا الَّذِى يَشْهَدُ عَلَيَّ؟ فَيَخْتِمُ اللّٰهُ عَلَى فِيهِ، وَيَنْطِقُ فَخِذُهُ، وَيَشْهَدُ عَلَيْهِ عِظَامُهُ وَلَحْمُهُ بِمَا كَانَ يَعْمَلُ، وَذَلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ، قَالَ: وَ ﴿تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [النور: 24]. قَالَ: فَيَقُومُ مُنَادٍ فَيُنَادِى: أَلا يَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، فَيَتْبَعُ أَصْحَابُ الشَّيَاطِينِ الشَّيَاطِينَ، وَأَصْحَابُ الْأَصْنَامِ الْأَصْنَامَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا اتَّبَعَهُ، حَتَّى يُورِدُوهُمْ جَهَنَّمَ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: ((وَنَبْقَى أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ))، فَيَقُولُهَا ثَلاثًا، فَنُقَامُ عَلَى مَقَامِ هَؤُلاءِ فَنَقُولُ: نَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ، فَيَقُولُونَ: آمَنَّا بِاللّٰهِ لَمْ نُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا، وَهَذَا مُقَامُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، وَهُوَ يَأْتِينَا. ثُمَّ يَنْطَلِقُونَ حَتَّى يَأْتُوا الصِّرَاطَ أَوِ الْجِسْرَ، وَعَلَيْهِ كَلالِيبُ مِنْ نَارٍ يَخْطَفُ النَّاسَ، فَعِنْدَ ذَلِكَ حَلَّتِ الشَّفَاعَةُ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، فَإِذَا جَاوَزَ الْجِسْرَ، فَمَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فَكُلُّ خَزَنَةِ الْجَنَّةِ تُنَادِيهِ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ يَا مُسْلِمُ هَذَا خَيْرٌ فَتَعَالَ قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ الْعَبْدَ لا تَوَاءَ عَلَيْهِ. قَالَ: ((إِنِّى لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ)).

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم چودھویں رات کا چاند دیکھ سکتے ہو؟'' ہم نے کہا: جی ہاں! پھر آپ نے پوچھا: ''کیا تم صاف موسم میں

[632] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الدنيا سجن للمؤمن، رقم: 2968 (7438)، سنن أبى داؤد: 4730، مسند الحميدى: 1212.

سورج دیکھ سکتے ہو؟'' ہم نے کہا: جی ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم اسی طرح اپنے رب تعالیٰ کو دیکھو گے جس طرح تمہیں ان دونوں کے دیکھنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ایک کافر شخص سے فرمائیں گے: اے فلاں! کیا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی تھی؟ کیا میں نے تجھے سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تیرے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مطیع نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تجھے دنیا میں ایسے نہیں چھوڑا تھا کہ تو ان کی سرداری کرتا تھا اور لوگوں سے لوٹ کا چوتھائی لیا کرتا تھا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں! ایسے ہی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو فرمائیں گے: کیا تو گمان کرتا تھا کہ تیری مجھ سے ملاقات ہوگی؟ وہ کہے گا: نہیں! اللہ کی قسم اے رب! اللہ تعالیٰ اس کو فرمائیں گے: میں نے بھی تجھے اسی طرح بھلا دیا جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک دوسرے شخص کو لائیں گے اسے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جس طرح پہلے کے لیے فرمایا تھا اور وہ بھی پہلے جیسا جواب دے گا اللہ تعالیٰ اسے بھی یہی فرمائیں گے: میں نے بھی تجھے اسی طرح بھلا دیا جس طرح تو مجھ کو دنیا میں بھول گیا تھا۔ پھر تیسرے شخص کو لایا جائے گا اور اس کو بھی اللہ تعالیٰ یہی کہیں گے جو پہلے دونوں کو کہا تھا وہ (جھوٹ بولتے ہوئے) کہے گا: اے رب تعالیٰ! میں آپ پر آپ کے رسولوں اور کتابوں پر ایمان لایا تھا اور صدقہ خیرات کرتا تھا اور روزے رکھا کرتا تھا اور میں نے نماز قائم کی اور جو اس کے بس میں ہوگا اسے شمار کرتا چلا جائے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اسے فرمائیں گے: یہاں بھی (جھوٹ بولتا ہے) اللہ تعالیٰ اسے فرمائیں گے: کیا تجھ پر گواہ نہ پیش کروں (کہ تو سچا ہے یا جھوٹا؟) وہ شخص اپنے دل میں سوچے گا: اب میرے خلاف کون گواہی دے گا اللہ تعالیٰ اس کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور اس کی ران بولے گی اور اس کے خلاف اس کا گوشت اور ہڈیاں گواہی دیں گیں جو کچھ اس نے کیا ہوگا سبھی کچھ بیان کر دیں گیں اور سبھی کچھ اس لیے ہوگا تا کہ اس کا عذر بہانہ باقی نہ رہ جائے۔'' آپ نے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (النور : ٢٤) پھر آپ نے فرمایا: ''اس کے بعد ایک منادی کرنے والا آواز دے گا: خبردار! ہر امت اس کے پیچھے چلی جائے جس کی وہ دنیا میں عبادت کیا کرتی تھی تو شیطان کی عبادت کرنے والے شیطان کے پیچھے چلے جائیں گے اور بتوں کی عبادت کرنے والے بتوں کے پیچھے چلے جائیں گے الغرض ہر کوئی جس کی عبادت کرتا رہا ہوگا اسی کے پیچھے چلا جائے گا حتی کہ وہ معبود انہیں جہنم میں لے جائے گا۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اے مومنو! ہم باقی رہ جائیں گے اور ہم ان کی جگہ کھڑے ہو جائیں گے اور ہم کہیں گے ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لائے اور اس کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کی ہم تو یہاں کھڑے ہیں حتی کہ ہمارے رب تعالیٰ تشریف لے آئیں پھر رب تعالیٰ ہمارے پاس تشریف لائیں گے پھر سبھی لوگ چلیں گے حتی کہ پل صراط پر پہنچ جائیں گے اور اس پر آگ کی کنڈیاں لگی ہوں گی اور وہ لوگوں کو وہاں سے اچکیں گی۔ تو اس وقت شفاعت حاصل ہوگی اور ہر کوئی کہے گا اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ! اے اللہ تعالیٰ ہمیں بچا لے اور جس نے کسی چیز کا جوڑا اللہ

تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا ہوگا اس کو ہر جنت کا دربان آواز دے گا: اے اللہ کے بندے؟ یہ دروازہ بہتر ہے آجا۔" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! اس بندے پر تو کوئی پریشانی نہیں ہوگی چاہے جس دروازے سے داخل ہو جائے اور جس کو چاہے چھوڑ دے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: "مجھے امید ہے کہ آپ بھی ان لوگوں میں سے ہوں گے۔"

[633]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عُمَرَ، عَنْ سُفْيَانَ، نَحْوَهُ.

ترجمۃ الحدیث: مذکورہ کی مثل۔

شرح: اَلَمْ اَذَرْكَ تَــرْأَسُ وَتَـرْبَعُ: یعنی میں نے تجھ کو دنیا میں ایسا نہیں چھوڑا تھا کہ تو لوگوں کی سرداری کرتا تھا اور ان سے لوٹ کا چوتھائی مال لیا کرتا تھا۔ جاہلیت کے زمانے میں دستور تھا کہ ہر قوم کا سردار لوٹ کھسوٹ کے اموال میں سے چوتھا حصہ اپنے لیے نکال لیتا اور باقی لوٹنے والوں میں تقسیم ہوتا۔(لغات الحدیث "د" ۲/ ۲۲) جیسا کہ ہمارے ہاں تھانہ کلچر میں منتقلی ملتی ہے اور جاگیردار لوگ جگا وصول کرتے ہیں یا کراچی اور سندھ میں بھتہ وصول کیا جاتا ہے۔

[634]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا رِبْعِيُّ بْنُ عُلَيَّةَ، أَخُو إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِی الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟)) قَالَ: قُلْنَا: لَا. قَالَ: ((فَهَلْ تُضَارُّونَ فِی الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟)) قَالَ: قُلْنَا: لَا. قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَذَلِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). قَالَ: فَيُقَالُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ، فَتَبِعَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، فَيَتَسَاقَطُونَ فِی النَّارِ، وَيَتْبَعُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْقَمَرَ الْقَمَرَ، فَيَتَسَاقَطُونَ فِی النَّارِ، وَيَتْبَعُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ الْأَوْثَانَ وَالْأَصْنَامَ الْأَصْنَامَ، وَكُلُّ مَنْ يَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ شَيْئًا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِی النَّارِ، وَيَبْقَى الْمُؤْمِنُونَ مُنَافِقُوهُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، وَيَبْقَى أَهْلُ الْكِتَابِ قَالَ: وَقَلَّلَهُمْ بِيَدِهِ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُمْ: أَلَا تَتَّبِعُونَ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: كُنَّا نَعْبُدُ اللَّهَ، وَلَمْ نَرَ اللَّهَ تَعَالَى. قَالَ:

---

[633] صحيح مسلم: 2968 (7438).

[634] صحيح، مسند أحمد: 16/3، رقم: 11127، التوحيد لابن خزيمة: 421/2، 422، والحديث فی صحيح البخاری: 7439.

فَكَيْفَ؟ قَالَ: ((فَيَكْشِفُ اللّٰهُ عَنْ سَاقٍ)) . قَالَ: ((فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَسْجُدُ رِيَاءً وَسُمْعَةً إِلَّا وَقَعَ عَلَى قَفَاهُ)) . قَالَ: ((ثُمَّ يُوضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ)) . قَالَ: ((وَإِنَّهُ لَدَحْضٌ مَزِلَّةٌ، وَإِنَّ لَهُ كَلَالِيبَ وَخَطَاطِيفَ)) . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لَا أَدْرِي فَلَعَلَّهُ قَالَ: حَشِيشَةٌ يَنْبُتُ بِنَجْدٍ، يُقَالُ لَهُ: السَّعْدَانُ . قَالَ: وَنَعَتَهَا . قَالَ: ثُمَّ قَالَ: وَالْأَنْبِيَاءُ بِجَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ وَأَكْثَرُ قَوْلِهِمْ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ . فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يَمُرُّ . - أَوْ قَالَ: ((أَوَّلُ مَنْ يُجِيزُ)) - قَالَ: ((فَيَمُرُّونَ عَلَيْهِ مِثْلَ الْبَرْقِ، وَمِثْلَ الرِّيحِ، وَمِثْلَ أَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ، فَنَاجٍ مُسْلَمٌ، وَمَخْدُوشٌ مُكَلَّمٌ، وَمُكَرْدَسٌ فِي النَّارِ، فَإِذَا جَاوَزُوا)) - أَوْ قَالَ: ((فَإِذَا قَطَعُوا)) - قَالَ: فَمَا أَحَدُكُمْ فِي حَقٍّ لَهُ فِيهِ أَشَدَّ مُنَاشَدَةً مِنْهُمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ سَقَطُوا فِي النَّارِ، فَيَقُولُونَ: أَيْ رَبِّ كُنَّا نَغْزُو جَمِيعًا، وَنَحُجُّ جَمِيعًا، وَنَعْتَمِرُ جَمِيعًا، فَبِمَ نَجَوْنَا الْيَوْمَ وَهَلَكُوا؟ قَالَ: فَيَقُولُ اللّٰهُ: انْظُرُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ زِنَةُ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ . قَالَ: فَيَخْرُجُونَ، ثُمَّ يَقُولُ: انْظُرُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ . قَالَ: ((فَيَخْرُجُونَ)) . قَالَ: وَيَقُولُ أَبُو سَعِيدٍ: بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَأَظُنُّهُ يُرِيدُ ﴿وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا، وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ﴾ [الأنبياء: 47] قَالَ: فَيُقْذَفُونَ فِي نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ: نَهْرُ الْحَيَاةِ . قَالَ: ((فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ . أَمَا تَرَوْنَ مَا يَكُونُ مِنَ النَّبْتِ إِلَى الشَّمْسِ يَكُونُ أَصْفَرَ، وَمَا يَكُونُ فِي الظِّلِّ يَكُونُ أَخْضَرَ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّكَ قَدْ رَعَيْتَ الْغَنَمَ . قَالَ: ((قَدْ رَعَيْتُ الْغَنَمَ))

ترجمة الحديث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہم نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے؟ آپ نے پوچھا: ''کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے جب کہ بادل نہ ہوں؟'' ہم نے عرض کیا: نہیں، پھر آپ نے پوچھا: کیا تمہیں سورج دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے جب کہ آسمان پر بادل نہ ہوں؟'' ہم نے کہا: نہیں، تو آپ نے فرمایا: اسی طرح تم روز قیامت اپنے رب کو دیکھو گے، فرمایا: ''تو اس وقت کہا جائے گا: دنیا میں جو کوئی جس کسی کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے چلا جائے اب جو چاند کی پوجا کرنے والے ہوں گے وہ چاند کے پیچھے چلے جائیں گے اور جہنم میں گر جائیں گے اور جو سورج کی عبادت کرتے تھے وہ سورج کے پیچھے چلے جائیں گے اور جہنم میں گر جائیں گے اور اسی طرح جو بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے وہ بتوں کے پیچھے جائیں گے الغرض ہر کوئی جس کی عبادت کرتا رہا

ہوگا اسی کے پیچھے چلا جائے گا اور سبھی جہنم میں گر جائیں گے۔ صرف مومن باقی رہ جائیں گے یا ان میں سے کچھ منافق بھی ہوں گے اور چند قلیل آدمی اہل کتاب میں سے ہوں گے انہیں کہا جائے گا: تم بھی اس کے پیچھے جاؤ جس کی تم دنیا میں عبادت کیا کرتے تھے وہ کہیں گے ہم تو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے اور ابھی تک ہم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھیں گے: کیسے؟ اور اپنی پنڈلی مبارک سے پردہ ہٹائیں گے آپ ﷺ نے فرمایا: اب جو کوئی دنیا میں ریا اور شہرت کے لیے سجدہ کیا کرتا تھا وہ اپنی گدی کے بل گر پڑے گا اور جہنم کے درمیان پل صراط رکھ دی جائے گی۔ آپ نے فرمایا: وہ انتہائی پھسلنے والی ہوگی اور اس پر کانٹے اور کنڈیاں ہوں گی۔'' عبدالرحمٰن راوی کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں آپ نے حشیشہ گھاس کا نام لیا جو نجد میں اگتی ہے، جسے سعدان کہتے ہیں اور اس کی صفت بیان کی۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام پل صراط کے دونوں کونوں میں ہوں گے اور وہ اکثر اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ! کہہ رہے ہوں گے پھر میں اور میری امت سب سے پہلے گزریں گے ان میں سے بعض بجلی کی طرح، بعض ہوا کی طرح، بعض عمدہ گھوڑے کی طرح، اور بعض اونٹ کی طرح گزریں گے۔ بعض صحیح سلامت نجات پا جائیں گے اور بعض زخمی اور بعض اوندھے منہ جہنم میں گر جائیں گے اور سبھی گزر جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: اس وقت ہر کوئی اپنے بھائیوں کے بارے میں جو جہنم میں گر چکے ہوں گے بہت زیادہ جھگڑنے والا ہوگا اور بہت زیادہ جھگڑے گا۔ وہ کہیں گے: ہم اکٹھے جہاد کیا کرتے تھے، ہم اکٹھے حج کیا کرتے تھے اور ہم اکٹھے عہد و پیمان کیا کرتے تھے۔ پس ہم آج نجات پا جائیں اور وہ ہلاک ہو جائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟! آپ نے فرمایا: انہیں کہا جائے گا: جاؤ جس کے دل میں دینار کے برابر بھی ایمان ہے اسے جہنم میں سے نکال لاؤ وہ جائیں گے اور اس طرح کے لوگوں کو نکال دیں گے پھر انہیں کہا جائے گا: جاؤ دیکھو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے بھی جہنم سے نکال باہر کرو وہ جائیں گے اور اس طرح کے لوگوں کو جہنم سے نکال لائیں گے۔'' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے تمہارے درمیان قرآن مجید گواہ کافی ہے۔ عبدالرحمٰن راوی کہتے ہیں کہ ان کا مطلب یہ قرآن مجید کی آیت تھی: ﴿وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ﴾ (الانبياء: ٤٧) ''اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو ہم اس کو لا موجود کریں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''پھر انہیں ایک نہر میں ڈالا جائے گا جس کا نام ''آب حیات'' ہوگا اور وہ اسی طرح اگیں گے جس طرح سیلاب کے کوڑا کرکٹ میں گرا پڑا دانا اگ آتا ہے کیا تم نے دیکھا نہیں اس کی انگوری کس طرح اگتی ہے اگر تو دھوپ میں ہو تو زرد ہوتی ہے اور اگر سائے میں ہو تو سبز ہوتی ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ بکریاں چراتے رہے ہیں آپ نے فرمایا: ''میں نے بکریاں چرائی ہیں۔''

[635]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، ثنا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ، صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟)) قَالَ: قُلْنَا: لا، يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، صَحْوًا لَيْسَ فِيهِ سَحَابٌ؟)) قَالَ: قُلْنَا: لا، يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ إِلَّا كَمَا لا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا، إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ قَالَ: أَلَا لِيَلْحَقْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، فَلا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ صَنَمًا وَلا وَثَنًا وَلا صُورَةً إِلَّا ذَهَبُوا، حَتَّى يَتَسَاقَطُوا فِي النَّارِ، وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَغُبَّرَاتُ أَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ تَعْرِضُ جَهَنَّمَ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. ثُمَّ تُدْعَى الْيَهُودُ فَيَقُولُ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: عُزَيْرَ ابْنَ اللَّهِ. فَيَقُولُ: كَذَبْتُمْ، مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلا وَلَدٍ، فَمَا تُرِيدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا﴾ [الأعراف: 23] فَيَقُولُ: أَفَلا تَرِدُونَ؟، فَيَذْهَبُونَ حَتَّى يَتَسَاقَطُوا فِي النَّارِ. قَالَ: ثُمَّ تُدْعَى النَّصَارَى فَيَقُولُ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ. فَيَقُولُ: كَذَبْتُمْ، مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلا وَلَدٍ، فَيَقُولُ: مَاذَا تُرِيدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا﴾ [الأعراف: 23] فَيَقُولُ: أَفَلا تَرِدُونَ؟ فَيَذْهَبُونَ فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ. فَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، ثُمَّ يَتَبَدَّى اللَّهُ لَنَا فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَيْنَاهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَيَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ لَحِقَتْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ وَبَقِيتُمْ، فَلَا يُكَلِّمُهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ: فَارَقْنَا النَّاسَ، وَنَحْنُ كُنَّا إِلَى صُحْبَتِهِمْ أَحْوَجَ، لَحِقَتْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ. فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ. فَيَقُولُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ آيَةٌ تَعْرِفُونَهَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقٍ، فَيَخِرُّونَ سُجَّدًا أَجْمَعِينَ، وَلا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا سُمْعَةً وَلا رِيَاءً وَلا نِفَاقًا، إِلَّا عَلَى ظَهْرِهِ طَبَقٌ، وَأَخَذَ كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلَى قَفَاهُ، ثُمَّ يَرْفَعُ بَرَّنَا وَمُسِيئَنَا، وَقَدْ عَادَ لَنَا فِي صُورَتِهِ الَّتِي رَأَيْنَاهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ. فَنَقُولُ: نَعَمْ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

---

[635] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب معرفة طريق الرؤية، رقم: 183 (454، 455)، صحيح أبي عوانة: 430، التوحيد لابن خزيمة: 377/1.

توجمة الحديث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں دقت ہوتی ہے جب دوپہر کا وقت ہو اور موسم بالکل صاف ہو؟'' ہم نے کہا: نہیں اے رسول اللہ ﷺ ! آپ نے فرمایا: ''کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے جب کہ آسمان پر بادل نہ ہوں؟'' ہم نے کہا: نہیں! اے رسول اللہ ﷺ ! آپ نے فرمایا: ''اسی طرح تمہیں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی جس طرح تم ان دونوں کو باآسانی دیکھ سکتے ہو۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی کرنے والا پکارے گا: خبردار! ہر امت جس کی وہ عبادت کرتی تھی اس کے ساتھ مل جائے تو جو جس کسی کی عبادت کرتا رہا ہوگا اس کے ساتھ چلا جائے گا اور وہ سبھی جہنم میں گر جائیں گے اور صرف وہ شخص باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے ہوں گے جن میں کچھ فاجر بعض نیک اور باقی اہل کتاب کے کچھ آدمی ہوں گے۔ پھر جہنم کو پیش کیا جائے گا گویا وہ سراب ہے، جس کا بعض حصہ بعض کو کاٹ کھاتا ہوگا، پھر یہودیوں کو بلایا جائے گا انہیں کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم حضرت عزیر علیہ السلام کی جو اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم جھوٹ بولتے ہو اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی بیوی ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: '' رَبَّنَا ظَلَمْنَا '' (اے اللہ تعالیٰ! ہم نے ظلم کیا) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم (سراب پر) کیوں نہیں جاتے؟ وہ جائیں گے اور سبھی جہنم میں گر پڑیں گے۔ پھر عیسائیوں کو بلایا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: حضرت مسیح علیہ السلام کی جو اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو اللہ تعالیٰ کی تو کوئی بیوی نہیں اولاد کیسے ہوسکتی ہے؟ اور انہیں فرمائیں گے: تم (سراب پر) کیوں نہیں جاتے ہو؟ وہ واپس جائیں گے اور سبھی جہنم میں گر جائیں گے اس کے بعد وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوں گے جن میں سے بعض نیک اور دوسرے بعض گنہگار ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اس صورت کے علاوہ کسی دوسری شکل میں ظاہر ہو کر تشریف لائیں گے جس میں انہوں نے پہلے دیکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے لوگو! سبھی لوگ ان کے پیچھے چلے گئے جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے اور تم یہاں ہو؟ اس دن اللہ سے صرف انبیاء ہی کلام کریں گے اور وہ کہیں گے: ہم نے دنیا میں تمام لوگوں کو چھوڑ دیا اور ان سے جدا رہے جب کہ دنیا میں ہمیں انکی زیادہ ضرورت تھی ٹھیک ہے ہر امت اس کے ساتھ چلی گئی ہے جس کی وہ عبادت کیا کرتی تھی لیکن ہم تو اپنے رب تعالیٰ کا انتظار کر رہے ہیں جس کی ہم عبادت کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہیں گے تجھ سے اللہ کی پناہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پہچاننے کی نشانی ہے جس کے ساتھ تم اس کو پہچان سکو۔ وہ کہیں گے: جی ہاں! تو اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی مبارک سے پردہ ہٹائیں گے تو سارے مخلص مومن سجدے

میں گر جائیں گے اور صرف وہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے جو دنیا میں رہ کر ریا کاری، شہرت یا نفاق کے لیے سجدہ کیا کرتے تھے۔ ان کی پشت ایک طبق کی مانند بن جائے گی وہ جب بھی سجدہ کرنے لگیں گے گدی کے بل گر جائیں گے پھر نیک برے سبھی سر اٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ پہلی شکل میں واپس لوٹ آئیں گے جس کو انہوں نے پہلے دیکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں ہوں تمہارا رب۔ وہ سبھی کہیں گے: جی ہاں! (واقعتاً ہی آپ ہمارے رب ہیں)'' پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی۔

[636]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْحِزَامِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ دَلْهَمِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَاجِبِ بْنِ الْمُنْتَفِقِ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَمِّهِ لَقِيطِ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْمُنْتَفِقِ، قَالَ دَلْهَمٌ: وَحَدَّثَنِي أَيْضًا أَبِي الْأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ لَقِيطَ بْنَ عَامِرٍ خَرَجَ وَافِدًا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ: نَهِيكُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْمُنْتَفِقِ، قَالَ لَقِيطٌ: فَخَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبِي حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لِانْسِلَاخِ رَجَبٍ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، فَقَامَ فِي النَّاسِ خَطِيبًا فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ خَبَّأْتُ لَكُمْ صَوْتِي مُنْذُ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ لَأُسْمِعَكُمُ الْيَوْمَ، أَلَا هَلْ مِنِ امْرِءٍ بَعَثَهُ قَوْمُهُ فَقَالُوا: اعْلَمْ لَنَا مَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَعَلَّهُ أَنْ يُلْهِيَهُ حَدِيثُ نَفْسِهِ، أَوْ حَدِيثُ صَاحِبِهِ، أَوْ يُلْهِيَهُ الضُّلَّالُ، أَلَا وَإِنِّي مَسْئُولٌ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ أَلَا اسْمَعُوا تَعِيشُوا، أَلَا اجْلِسُوا اجْلِسُوا . فَجَلَسَ النَّاسُ وَقُمْتُ أَنَا وَصَاحِبِي حَتَّى إِذَا فَرَغَ لَنَا فُؤَادُهُ وَبَصَرُهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا عِنْدَكَ مِنْ عِلْمِ الْغَيْبِ؟ قَالَ: فَضَحِكَ، لَعَمْرُ اللهِ، وَهَزَّ رَأْسَهُ وَعَلِمَ أَنِّي أَبْتَغِي سَقَطَهُ وَقَالَ: ((ضَنَّ رَبُّكَ بِمَفَاتِيحِ خَمْسٍ مِنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ)) وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقُلْتُ: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((قَدْ عَلِمَ مَتَى مَنِيَّةُ أَحَدِكُمْ وَلَا تَعْلَمُونَ، وَعَلِمَ الْمَنِيَّ حِينَ يَكُونُ فِي الرَّحِمِ وَلَا تَعْلَمُونَهُ، وَعَلِمَ مَا فِي غَدٍ، قَدْ عَلِمَ مَا أَنْتَ طَاعِمٌ غَدًا وَلَا تَعْلَمُ، وَيَعْلَمُ يَوْمَ الْغَيْثِ لَيُشْرِفَ عَلَيْكُمْ آزِلِينَ مُشْفِقِينَ فَيَظَلُّ يَضْحَكُ، وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ غَوْثَكُمْ قَرِيبٌ)) . قَالَ لَقِيطٌ: فَقُلْتُ: لَنْ نَعْدَمَ مِنْ رَبٍّ يَضْحَكُ خَيْرًا . ((وَعَلِمَ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ)) . قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ حَاجَتِي فَلَا تَعْجَلْنِي . قَالَ: ((سَلْ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنَا مِمَّا تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ، فَإِنَّا مِنْ قَبِيلٍ لَا يُصَدِّقُونَ تَصْدِيقَنَا أَحَدٌ مِنْ مَذْحِجٍ الَّتِي تَرْبُو عَلَيْنَا، وَخَثْعَمٍ الَّتِي تُوَالِينَا، وَعَشِيرَتِنَا الَّتِي نَحْنُ

مِنْهَا. قَالَ: تَلْبَثُونَ مَا لَبِثْتُم، ثُمَّ يُتَوَفَّى نَبِيكُمْ ﷺ، ثُمَّ تَلْبَثُونَ مَا لَبِثْتم، ثُمَّ تُبْعَثُ الصَّيْحَةُ، فَلَعَمْرُ إِلَهِكَ مَا يَدَعُ عَلَى ظَهْرِهَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَاتَ، وَالْمَلائِكَةُ الَّذِينَ مَعَ رَبِّكَ، فَأَصْبَحَ رَبُّكَ يَطُوفُ فِي الْأَرْضِ، وَخَلَتْ عَلَيْهِ الْبِلادُ، فَأَرْسَلَ رَبُّكَ السَّمَاءَ تَهْضِبُ مِنْ عِنْدِ الْعَرْشِ، فَلَعَمْرُ إِلَهِكَ مَا يَدَعُ عَلَى ظَهْرِهَا مِنْ مَصْرَعِ قَتِيلٍ وَلا مَدْفِنِ مَيِّتٍ إِلَّا شَقَّ الْغَيْثُ عَنْهُ، حَتَّى يَخْلُقَهُ مِنْ عِنْدِ رَأْسِهِ فَيَسْتَوِي جَالِسًا، فَيَقُولُ رَبُّكَ: مَهْيَمْ؟ فَيَقُولُ: أَمْسِ الْيَوْمَ يَا رَبِّ، لِعَهْدِهِ بِالْحَيَاةِ يَحْسَبُهُ قَرِيبًا لِعَهْدِهِ بِأَهْلِهِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَجْمَعُنَا بَعْدَمَا تُمَزِّقُنَا الرِّيَاحُ وَالْبَلاءُ وَالسِّبَاعُ؟ قَالَ: أُنَبِّئُكَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ فِي آلاءِ اللَّهِ: فِي الْأَرْضِ أَشْرَفْتَ عَلَيْهَا مَرَّةً بَالِيَةً، فَقُلْتَ: أَنَّى تَحْيَا أَبَدًا، ثُمَّ أَرْسَلَ رَبُّكَ عَلَيْهِ السَّمَاءَ، فَلَمْ يَلْبَثْ عَلَيْهَا إِلَّا أَيَّامًا حَتَّى أَشْرَفْتَ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ شَرْبَةٌ وَاحِدَةٌ، وَلَعَمْرُ إِلَهِكَ لَهَذَا أَقْدَرُ عَلَى أَنْ يَجْمَعَكُمْ مِنَ الْمَاءِ عَلَى أَنْ يَجْمَعَ نَبَاتَ الْأَرْضِ، فَتَخْرُجُونَ مِنَ الاسْتِقْرَارِ بَيْنَ الْقُبُورِ مِنْ مَصَارِعِكُمْ، فَتَنْظُرُونَ إِلَيْهِ سَاعَةً وَيَنْظُرُ إِلَيْكُمْ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ وَنَحْنُ مِلْءُ الْأَرْضِ وَهُوَ شَخْصٌ وَاحِدٌ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَنَنْظُرُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: أُنَبِّئُكَ بِمِثْلِ ذَلِكَ فِي آلاءِ اللَّهِ: الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَةٌ مِنْهُ صَغِيرَةٌ، تَرَوْنَهُمَا سَاعَةً وَاحِدَةً وَيَرَيَانِكُمْ، وَلا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا، وَلَعَمْرُ إِلَهِكَ لَهُوَ أَقْدَرُ عَلَى أَنْ يَرَاكُمْ وَتَرَوْنَهُ مِنْهُمَا إِنْ تَرَوْنَهُمَا وَيَرَيَانِكُمْ. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا يَفْعَلُ بِنَا إِذَا لَقِينَاهُ؟ قَالَ: تُعْرَضُونَ عَلَيْهِ بَادِيَةٌ لَهُ صِفَاحُكُمْ، لا يَخْفَى عَلَيْهِ مِنْكُمْ خَافِيَةٌ، فَيَأْخُذُ رَبُّكَ بِيَدِهِ غَرْفَةً مِنَ الْمَاءِ، فَيَنْضَحُ بِهِ قِبَلَكُمْ، فَلَعَمْرُ إِلَهِكَ مَا تُخْطِئُ وَجْهَ أَحَدِكُمْ قَطْرَةٌ، فَأَمَّا الْمُسْلِمُ فَيَدَعُ وَجْهَهُ مِثْلَ الرَّيْطَةِ الْبَيْضَاءِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُخْطَمُ مِثْلَ الْمُخْطَمِ الْأَسْوَدِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ نَبِيكُمْ وَيَفْتَرِقُ عَلَى أَثَرِهِ الصَّالِحُونَ، أَلا فَتَسْلُكُونَ جِسْرًا مِنَ النَّارِ، يَطَأُ أَحَدُكُمُ الْجَمْرَةَ فَيَقُولُ: حَسِّ. يَقُولُ رَبُّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَوَانُهُ. أَلا فَتَطَّلِعُونَ عَلَى حَوْضِ الرَّسُولِ، لا يَظْمَأُ وَاللَّهِ نَاهِلُهُ أَبَدًا، فَلَعَمْرُ إِلَهِكَ مَا يَبْسُطُ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَدَهُ إِلَّا وَقَعَ عَلَيْهَا قَدَحٌ يُطَهِّرُهُ مِنَ الطَّوْفِ وَالْبَوْلِ وَالْأَذَى، وَتُحْبَسُ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَلا تَرَوْنَ وَاحِدًا مِنْهُمَا. قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَبِمَ نُبْصِرُ؟ قَالَ: ((مِثْلُ بَصَرِ سَاعَتِكَ هَذِهِ، وَذَلِكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فِي يَوْمٍ أَشْرَقَتْ بِهِ الْأَرْضُ وَاجَهَتِ الْجِبَالَ)). قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَبِمَا نُجْزَى مِنْ سَيِّئَاتِنَا وَحَسَنَاتِنَا؟ قَالَ: ((الْحَسَنَةُ بِعَشَرَةِ أَمْثَالِهَا، وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا أَوْ يَعْفُو اللَّهُ)). قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا

الْـجَـنَّةُ؟ فَـمَـا النَّارُ؟ قَالَ: ((لَعَمْرُ إِلَهِكَ، إِنَّ النَّارَ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، مَا فِيهِنَّ بَابَانِ إِلَّا وَبَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ الـرَّاكِـبِ سَبْعِينَ عَامًا)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَعَلَى مَا نَطَّلِعُ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((عَلَى أَنْهَـارٍ مِـنْ عَسَـلٍ مُـصَفًّى، وَأَنْهَارٍ مِنْ كَأْسٍ مَا بِهَا صُدَاعٌ وَلَا نَدَامَةٌ، وَأَنْهَارٍ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَـعْـمُـهُ، وَمَـاءٍ غَيْرِ آسِنٍ، وَفَاكِهَةٍ، وَلَعَمْرُ إِلَهِكَ مَا تَعْلَمُونَ، وَخَيْرٌ مِنْ مِثْلِهِ مَعَهُ، وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ)). قُـلْـتُ: يَـا رَسُـولَ الـلّٰـهِ، أَلَنَا بِهَا أَزْوَاجٌ وَفِيهِنَّ الصَّالِحَاتُ؟ قَالَ: ((الصَّالِحَاتُ لِـلـصَّالِحِينَ، يَلَذُّونَهُنَّ مِثْلَ لَذَاذَتِكُمْ فِي الدُّنْيَا، وَيَلَذُّونَكُمْ، غَيْرَ أَنْ لَا تَوَالُدَ)). قَالَ لَقِيطٌ: فَقُلْتُ: أَقْصَى مَا نَحْنُ بَالِغُونَ فَتَهُونُ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَلَى مَا أُبَايِعُكَ؟ فَبَسَطَ يَدَهُ وَقَالَ: ((عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَزِيَالِ الْمُشْرِكِ، وَأَنَّهُ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِلَهًا غَيْرَهُ)). قُلْتُ: وَإِنَّ لَنَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. قَالَ: فَقَبَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ وَبَسَطَ أَصَابِعَهُ، فَظَنَّ أَنَّهُ مُشْتَـرِطٌ شَيْـئًا، قَالَ: قُلْتُ: نَحِلُّ مِنْهَا حَيْثُ نَشَاءُ، وَلَا يَجْنِي عَلَى امْرِءٍ إِلَّا نَفْسُهُ. قَالَ: فَبَسَطَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَـدَهُ قَـالَ: ((ذَلِكَ لَكَ، تَـحِلُّ حَيْثُ شِئْتَ، وَلَا يَجْنِي عَلَيْكَ إِلَّا نَفْسُكَ)). قَـالَ: فَـانْـصَـرَفْنَا عَنْهُ، وَقَالَ: ((هَا إِنَّ ذَيْنِ، هَا إِنَّ ذَيْنِ، هَا إِنَّ ذَيْنِ لَمِنْ نَفَرٍ، لَعَمْرُ إِلَهِكَ إِنْ حَدَثْتَ أَلَا إِنَّهُ لَمِنْ أَتْقَى النَّاسِ لِلّٰهِ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ)). قَالَ كَعْبُ بْنُ الْخُدَارِيَّةِ، أَحَدُ بَنِي أَبِـي بَـكْـرِ بْـنِ كِلَابٍ: مَـنْ هُـمْ يَـا رَسُـولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((بَنُو الْمُنْتَفِقِ، وَأَهْلُ ذَلِكَ بَنُو الْمُنْتَفِقِ مِنْهُمْ)). قَالَ: وَانْصَرَفْتُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لِأَحَدٍ مِمَّنْ قَدْ مَضَى مِنْ خَيْرٍ فِـي الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عُرْضِ قُرَيْشٍ: وَاللّٰهِ إِنَّ أَبَاكَ الْمُنْتَفِقَ لَفِي النَّارِ، قَالَ: فَكَأَنَّهُ وَقَعَ نَـارٌ بَيْـنَ جِلْدِ وَجْهِي وَجَسَدِي مِمَّا قَالَ لِأَبِي عَلَى دَوَاسِّ النَّاسِ، فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ: وَأَبُوكَ يَا رَسُـولَ الـلّٰـهِ؟ فَـإِذَا الْأُخْـرَى أَجْمَلُ، فَقُلْتُ: وَأَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَأَهْلِي، لَعَمْرُكَ مَا أَتَيْـتَ عَـلَيْهِ مِنْ قَبْرِ عَامِرِيٍّ فَقُلْ: أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ مُحَمَّدٌ وَأَبْشِرْ بِمَا يَسُوؤُكَ، تُجَرُّ عَلَى وَجْهِكَ وَبَـطْـنِكَ فِـي الـنَّـارِ. قَـالَ: فَـقُـلْـتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا فَعَلَ بِهِمْ، وَقَدْ كَانُوا عَلَى عَمَلٍ لَا يُـحْسِنُونَ إِلَّا إِيَّاهُ، وَكَانُوا يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُصْلِحُونَ؟ قَالَ: ((ذَلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعَثَ فِي آخِرِ كُلِّ سَبْعِ أُمَمٍ نَبِيًّا، فَمَنْ عَصَى نَبِيَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ، وَمَنْ أَطَاعَهُ كَانَ مِنَ الْمُهْتَدِينَ))

---

[636] ضعيف: سند میں راوی مجہول ہیں۔ مسند أحمد: 13/4، رقم: 16206، المعجم الكبير للطبراني: 211/19، 212، رقم: 477، المستدرك للحاكم: 560/4، 561، رقم: 8683 بطوله، والحديث في سنن أبي داؤد: 2266 مختصراً جداً، وانظر ما تقدم برقم: 524.

ترجمة الحديث: حضرت عاصم بن لقیط بن عامر سے روایت ہے کہ ان کے باپ حضرت لقیط بن عامر رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک وفد کی شکل میں گئے اور ان کے ساتھ ان کا ایک ساتھی نہیک بن عاصم بن مالک بن المنتفق بھی تھا۔ حضرت لقیط کہتے ہیں: میں اور میرا ساتھی مدینے پہنچے اس وقت ماہ رجب گزرنے کو تھا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اس وقت آپ نے صبح کی نماز سے سلام پھیرا تھا بعد میں آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا، جس میں آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! میں نے چار دن سے اپنی آواز چھپائے رکھی تا کہ میں آج تمہیں سناؤں۔ کیا کوئی شخص ہے جس کو اس کی قوم نے صرف اس وجہ سے بھیجا ہو کہ جا ہمارے لیے رسول اللہ ﷺ کی باتیں معلوم کر کے لے آ؟ ممکن ہے اس کو اس کے نفس کی بات نے غافل کر دیا ہو یا اس کے ساتھی کی بات نے بھلا دیا ہو یا کسی گمراہ نے اسے غافل کر دیا ہو۔ خبردار! مجھ سے پوچھا جائے گا تو کیا میں نے تم کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا؟ خبردار! تم سنو زندہ رہو گے، خبردار بیٹھ جاؤ، بیٹھ جاؤ۔'' سبھی لوگ بیٹھ گئے لیکن میں اور میرا ساتھی کھڑے رہے حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے اپنے دل اور نظر کو فارغ کر دیا (یعنی آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے) میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! آپ کے پاس کون سا غیب کا علم ہے؟ آپ ہنس پڑے اور اپنے سر کو حرکت دی اور آپ نے معلوم کر لیا کہ میں آپ کی باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تیرے رب نے غیب کی پانچ چیزوں کی چابیاں اپنے پاس ہی رکھی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا'' اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ بھی کیا میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! وہ کونسی چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ جانتا ہے تم میں سے ہر ایک کی موت کب ہوگی، حالانکہ تمہیں علم نہیں اور وہ منی کو جانتا ہے جب وہ رحم میں ڈالی جاتی ہے لیکن تمہیں اس کے متعلق علم نہیں اور وہ جانتا ہے کل کیا ہوگا؟ اور وہ جانتا ہے کہ تو کل کیا کھائے گا لیکن تجھے اس کا علم نہیں اور وہ بارش کے دن کو جانتا ہے تا کہ تم پر جھانکے اس حال میں کہ تم لغزش کرنے والے اور ڈرنے والے ہو اور وہ ہنستا ہے، وہ جانتا ہے تمہاری فریاد رسی قریب ہے۔'' لقیط نے کہا: جب ہمارا رب مسکرائے گا تو ہم خیر سے محروم نہیں ہو سکتے ''اور وہ جانتا ہے کس دن قیامت قائم ہوگی۔'' میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! میں آپ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہوں آپ جلدی نہ کرنا۔ آپ نے فرمایا سوال کیجئے۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! وہ چیزیں آپ ہمیں بتائیں جن کو آپ جانتے ہیں اور ہم نہیں جانتے کیونکہ ہم ایسے قبیلہ سے ہیں جو ہماری تصدیق کی طرح تصدیق نہیں کرتے، ایک تو مذحج قبیلے سے جو ہماری پرورش کرتا ہے اور ایک خثعم قبیلہ جو ہمارے موالی اور ہمارا خاندان ہے، جس سے ہم ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کچھ عرصہ تم ٹھہرے رہو گے پھر تمہارے نبی ﷺ وفات پا جائیں گے پھر تم کچھ عرصہ ٹھہرو گے پھر ایک چیخ آئے گی۔ تیرے معبود کی قسم! وہ آواز روئے زمین پر کسی کو نہیں چھوڑے گی بلکہ ہر کوئی مر جائے گا اور فرشتے ہوں گے تیرے رب کے ساتھ اس کے بعد رب تعالیٰ زمین میں

گھومیں گے اور شہر خالی ہو چکے ہوں گے اللہ تعالیٰ عرش کے پاس سے ایک ہوا بھیجے گا تیرے معبود کی قسم! وہ ہوا کسی مقتول کی قتل گاہ کو یا کسی میت کے مدفن کو نہیں چھوڑے گی مگر وہ ہی اس کو سر کے قریب سے زندہ کرے گی وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا تیرے رب تعالیٰ کہیں گے: کیا ہے؟ وہ کہے گا: اے رب گذشتہ کل کی مانند ہے وہ اس کو قریب سمجھے گا کیونکہ وہ اس زمانے کو قریب سمجھے گا جس عرصہ میں وہ دنیا میں رہا تھا۔'' میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ ہمیں کیسے جمع کرے گا؟ حالانکہ ہوائیں، بوسیدگی اور درندے ہمیں چیڑ پھاڑ چکے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: ''میں اس کی مثال زمین میں بیان کرتا ہوں ایسی زمین جس پر آپ نے پہلے دیکھا ہو وہ بنجر ہو اور تو کہے: اللہ تعالیٰ اس کو کیسے زندہ کرے گا؟ پھر اللہ تعالیٰ اس پر بارش نازل فرمادیں چند دنوں بعد تو دیکھے تو وہ جیسے یکا یک لہلہاتی ہے۔ تیرے رب کی قسم! وہ تم کو پانی سے جمع کرنے پر زیادہ قادر ہے جس نے زمین سے نباتات کو اکٹھا کر دیا ہے تو تم اپنی قبروں سے صحیح سلامت نکلو گے اور ایک لمحہ تم سب بیک وقت اس کی طرف دیکھو گے اور وہ تمہاری طرف دیکھے گا۔ میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! یہ کیسے ہوگا؟ حالانکہ ہمارے ساتھ تو ساری زمین بھری ہوگی اور وہ اکیلے ہی کیسے دکھائی دیں گے کہ ہم اس کو دیکھیں اور وہ ہمیں دیکھتا ہو؟ آپ نے فرمایا: ''میں تمہیں اس کی مخلوق میں سے اس کی مثال بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق میں سے سورج اور چاند ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی چھوٹی نشانیاں ہیں اور تم ان دونوں کو بیک وقت دیکھ سکتے ہو اور وہ دونوں تمہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں اور تمہیں ان کے دیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ تیرے معبود کی قسم! وہ ذات تمہیں دیکھے یا تم اس کو دیکھو وہ اس پر اس سے زیادہ قادر ہے جس طرح تم سورج و چاند کو دیکھتے ہو اور وہ دونوں تمہیں دیکھتے ہیں۔'' میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! جب ہم اللہ تعالیٰ کو ملیں گے تو وہ ہمارے ساتھ کیا برتاؤ کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اس کے سامنے پیش ہو گے تمہاری گردنیں اس کے لیے ظاہر ہوں گی اور تمہاری کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہوگی، پھر تیرا رب تعالیٰ اپنے ہاتھ مبارک میں پانی کا ایک چلو پکڑے گا اور اسے تمہاری جانب چھڑکے گا۔ تیرے معبود کی قسم! تم میں سے کسی کے چہرے سے ایک قطرہ بھی خطا نہیں کرے گا لیکن مسلمان کے چہرے کو تو وہ سفید چادر کی مانند کر دے گا اور کافر کے چہرے پر کالی سیاہی کی لگام ڈال دے گا پھر تمہارے نبی وہاں سے واپس جائیں گے اور ان کے پیچھے صالحین بھی چل پڑیں گے اور تم جہنم کے ایک پل پر چلو گے تم میں سے ایک شخص ایک انگارے کو روند دے گا تو وہ کہے گا حس (یہ اچانک ہونے والے درد کی آواز ہے) تیرے رب تعالیٰ فرمائیں گے: تم حوض رسول کی طرف جھانکتے کیوں نہیں؟ واللہ! پہلی مرتبہ اس سے پینے والا کبھی پیاسا نہیں ہوسکتا تیرے معبود کی قسم! تم میں سے جو کوئی بھی اپنے ہاتھ کو پھیلائے گا تو اس کے ہاتھ کے اوپر اس کا پیالہ آ گرے گا۔ جو اس کو چکر لگانے، پیشاب اور گندگی سے پاک کر دے گی اور سورج و چاند روک لیے جائیں گے اور تم ان میں سے کسی کو نہیں دیکھو گے میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! ہم کس چیز کے

ساتھ دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: جس طرح تم اب دیکھ رہے ہو اور یہ طلوع آفتاب سے پہلے ہوگا جب زمین چمک اٹھے گی اور پہاڑ صاف دکھائی دیں گے میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ ہمیں نیکیوں اور برائیوں کی کس طرح جزا دی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: ''نیکی کا دس گنا ثواب ہوگا جب کہ برائی کا اتنا ہی گناہ ہوگا یا ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیں۔'' میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! جنت کیا ہے؟ اور جہنم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرے معبود کی قسم! جہنم کے سات دروازے ہوں گے جن میں سے ہر دو دروازوں کا درمیانی فاصلہ عمدہ گھڑ سوار کی ستر سال مسافت جتنا ہوگا۔'' میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! ہم جنت میں کیا دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''صاف شہد کی نہریں اور اس طرح کی شراب کی نہریں، جہاں نہ سر چکرائے گا اور نہ ہی ندامت ہوگی اسی طرح دودھ کی نہریں ہوں گی جن کا ذائقہ متغیر نہیں ہوا ہوگا اور پانی ہوگا جو بدمزہ نہیں ہوگا اسی طرح پھل فروٹ ہوں گے اور تیرے معبود کی قسم! جتنی چیزیں تم جانتے ہو اس سے ڈبل اور بہتر ہوں گیں اور اسی طرح پاک باز بیویاں ہوں گیں۔'' میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ کیا ہمارے لیے اس میں بیویاں بھی ہوں گیں؟ اور اس میں نیک شعار عورتیں بھی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: ''نیک مردوں کے لیے نیک عورتیں ہوں گیں، مردان عورتوں سے دنیا کی طرح لذت حاصل کریں گے اور وہ اسی طرح تمہارے سے لذت حاصل کریں گیں۔ البتہ وہاں اولاد پیدا نہیں ہوگی۔'' لقیط نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! ہم کس چیز پر آپ کی بیعت کریں؟ آپ نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور فرمایا: ''تم نماز قائم کرنے، زکوۃ ادا کرنے اور شرک نہ کرنے پر آپ میری بیعت کریں اور یہ کہ کسی حالت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرنا۔'' میں نے کہا: اگرچہ ہمیں مشرق و مغرب کے درمیان سبھی کچھ مل جائے۔ لقیط کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو بند کیا اور انگلیوں کو پھیلایا آپ ﷺ کو یوں لگا جیسے میں کسی چیز کی شرط لگانا چاہتا ہوں میں نے کہا: ہم جہاں چاہیں گے رہیں گے اور قصور صرف قصور والے پر ڈالا جائے گا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو پھیلایا اور فرمایا: تجھے اختیار ہے اسے جہاں چاہے رہ سکتا ہے اور تیرے نفس کے علاوہ کسی کا قصور تجھ پر نہیں ڈالا جائے گا ہم آپ کے پاس سے واپس مڑے اور آپ نے فرمایا یہ دونوں یہ دونوں یہ دونوں اس جماعت سے ہیں تیرے معبود کی قسم! مجھے بیان کیا گیا کہ یہ دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والوں میں ہیں۔'' حضرت کعب خداریہ نے کہا: (جو بنو ابی بکر بن کلاب میں سے ایک ہے) اے رسول اللہ ﷺ! یہ لوگ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: بنو المنتفق اور بنو المنتفق ہی اس کے اھل ہیں وہ کہتے ہیں: میں واپس لوٹا اور پھر آپ کے پاس حاضر ہوا میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ کیا جو لوگ زمانہ جاہلیت میں گزر چکے ہیں ان میں سے کسی کے لیے کوئی خیر ہے؟ ایک قریشی نے کہا: واللہ! یقیناً تیرے باپ منتفق جہنم میں جائیں گے وہ کہتے ہیں اس نے تمام لوگوں کے سامنے میرے باپ کا نام لیا تو گویا یہ آگ میرے جسم اور چہرے پر پڑی۔ میرا ارادہ تھا کہ میں آپ

سے کہوں اے رسول اللہ ﷺ ! آپ کا باپ کہاں جائے گا؟ اچانک دوسرا زیادہ خوبصورت لفظ موجود تھا میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ ! آپ کا اہل؟ آپ نے فرمایا اور میرا اہل بھی۔ تیری عمر کی قسم! تو جس بھی عامری کی قبر کے پاس جائے اسے کہہ تیری طرف مجھے حضرت محمد ﷺ نے بھیجا ہے اور جو چیز تجھے پریشان کردے اس کے ساتھ تو خوش ہو جا تجھے چہرے اور پیٹ کے بل آگ میں گھسیٹا جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ ! ان کے ساتھ کیا برتاؤ ہوگا کیونکہ وہ ایسے کام کرتے تھے جن کو وہ خود اچھا سمجھتے تھے اور وہ اپنے آپ کو مصلح خیال کرتے تھے آپ نے فرمایا یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر سات امتوں کے آخر میں نبی کو بھیجا ہے۔ اب جس نے اس نبی کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہو گیا اور جس نے اس کی اطاعت کر لی وہ ہدایت حاصل کر گیا۔‘‘

[637]...... قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَانَ عِنْدَنَا شَيْخٌ بِالْبَصْرَةِ، وَكَانَ كَبِيرَ السِّنِّ، صَاحِبَ غَزْوٍ وَخَيْرٍ يُقَالُ لَهُ: النَّضْرُ بْنُ طَاهِرٍ أَبُو الْحَجَّاجِ، كَتَبْنَا عَنْهُ حَدِيثًا كَثِيرًا، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، وَسُلَيْمَانَ وَالنَّاسِ، ثُمَّ أَخْرَجَ حَدِيثَ دَلْهَمٍ، بِطُولِهِ. حَدَّثَنِي بِهِ عَنْ دَلْهَمٍ، فَقُلْتُ لَهُ: فَإِنَّكَ لَقِيتَ دَلْهَمًا؟ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، فَنَزَلَ مَوْضِعًا قَدْ سَمَّاهُ، فَسَأَلْتُ: فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَذْكُرُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَدِمَ الْبَصْرَةَ. وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي شُهْرَتِهِ لَوْ قَدِمَ لَكَتَبَ عَنْهُ النَّاسُ. ثُمَّ وَقَفْتُ مِنْ هَذَا الشَّيْخِ بَعْدَهُ عَلَى الْكَذِبِ، وَرَأَيْتُهُ بَعْدَمَا كُفَّ بَصَرُهُ، وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، وَعَنْ غَيْرِهِ بِأَحَادِيثَ لَيْسَ مِنْ حَدِيثِهِ، وَتَتَابَعَ فِي الْكَذِبِ، نَسْأَلُ اللَّهَ الْعِصْمَةَ.

ترجمة الحديث ابوبکر (یعنی مصنف رحمہ اللہ) کہتے ہیں: ہمارے پاس بصرہ میں ایک شیخ صاحب تھا جو عمر رسیدہ تھا اور اس نے کئی غزوات لڑے تھے ویسے بھی وہ نیک آدمی تھا جس کا نام نضر بن طاہر ابوالحجاج تھا ہم نے اس سے کافی احادیث لکھیں جنھیں وہ ابو عوانہ، سلمان اور کافی لوگوں سے بیان کرتا تھا پھر اس نے دلھم کی حدیث مکمل ذکر کی۔ وہ کہنے لگا مجھے دلھم نے حدیث بیان کی میں نے کہا: تو دلھم سے کہاں ملا ہے؟ اس نے کہا: دلھم ہمارے پاس آئے تھے اور ان کے ساتھ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم بھی تھے اور وہ ایک جگہ اترے تھے جس کا انہوں نے نام بھی لیا میں نے اس سے پوچھا کہ میں نے تو کسی سے بھی نہیں سنا کہ عبدالرحمٰن بصرہ آئے ہوں؟ اور عبدالرحمٰن بہت مشہور راوی ہیں۔ اگر وہ بصرہ آتے تو کافی لوگ ان سے روایت کرتے۔ پھر مجھے اس شیخ کے جھوٹ کا علم ہو گیا اور میں نے اسے دیکھا جب اس کی نظر جاتی رہی کہ وہ ولید بن مسلم وغیرہ سے ایسی احادیث بیان کرتا تھا جو انہوں نے بیان نہیں کیں اور اسی طرح مسلسل جھوٹ

---

[637] ضعيف جداً: نضر بن طاہر متروک ہے۔ انظر الكامل لابن عدي: 269/8.

بیان کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان جیسے جھوٹوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

[638]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيْنَ أُمِّي؟ قَالَ: ((أُمُّكَ فِي النَّارِ)). قَالَ: قُلْتُ: فَأَيْنَ مَنْ مَضَى مِنْ أَهْلِكَ؟ قَالَ: ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ أُمُّكَ مَعَ أُمِّي؟))

ترجمة الحديث حضرت ابو رزین عقیلی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! میری ماں کہاں جائے گی؟ فرمایا: ''تیری والدہ جہنم میں جائے گی۔'' میں نے پوچھا: آپ کے اہل جو گزر چکے ہیں وہ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تجھے یہ اچھا نہیں لگتا ہے کہ تیری ماں بھی میری ماں کے ساتھ ہو۔''

شرح صحیح مسلم کے لفظ اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاكَ فِی النَّارِ کے تحت امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ زمانہ جاہلیت میں حالت کفر پر فوت ہو چکے تھے وہ جہنم میں جائیں گے اور یہ مواخذہ قبل از بلوغت دعوت میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت پہنچ چکی تھی اور وہ تمام احادیث جن میں نبی اکرم ﷺ کے والدین کے زندہ کیے جانے اور ان کے ایمان لانے اور ان کی نجات کا ذکر ہے ان میں سے اکثر روایات موضوع، مکذوب اور مفتری ہیں۔ بلکہ بعض تو انتہائی ضعیف ہیں جو کسی طرح بھی صحیح نہیں ہوسکتیں اور محدثین کا ان کے من گھڑت ہونے پر اتفاق ہے اور انہیں دارقطنی، جوزقانی، ابن شاہین، خطیب، ابن عساکر، ابن ناصر، ابن جوزی، سہیل، قرطبی، محب طبری، فتح الدین بن سید الناس، ابراہیم حلبی اور ایک جماعت نے ضعیف کہا ہے۔

علامہ ابراہیم حلبی نے اس مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ تحریر کیا ہے جس میں انہوں نے آپ کے والدین کی عدم نجات کے بارے میں بڑی تفصیل سے بحث کی ہے اور یہی بات ملا علی قاری نے شرح الفقہ الاکبر میں اور ایک مستقل رسالے میں لکھی ہے جو اس صحیح مسلک کی شہادت دیتی ہے۔

علامہ سندھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو کوئی آنحضرت ﷺ کے والدین کی نجات کے بارے میں کہتا ہے اس کو آپ کے چچا کی نجات پر محمول کیا جائے گا کیونکہ باپ کا اطلاق چچا پر بھی کیا جاتا ہے اور خصوصاً حضرت ابو طالب نے تو آپ کی پرورش بھی کی تھی تو اس لحاظ سے وہ ''باپ'' کہلانے کے زیادہ حق دار ہوئے۔

بعض علمائے کرام کہتے ہیں: اس باب میں توقف اختیار کرنا زیادہ بہتر طریقہ ہے اور یہ عمدہ کلام ہے۔ اللہ اعلم۔

(عون المعبود ٤/ ٣٦٧ كتاب السنة)

---

[638] حسن: اس کے کئی شواہد بھی ہیں۔ مسند أحمد: 11/4، رقم: 16189، مسند الطيالسي: 1186، المعجم الكبير للطبراني: 208/19، رقم: 471.

[639]...... ثنا أَبُو بكرٍ، ثنا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتَى؟ قَالَ ﷺ: ((أَمَا مَرَرْتَ بِالْوَادِي مُمْحِلًا، ثُمَّ تَمُرُّ بِهِ خَضْرَاءَ، ثُمَّ تَمُرُّ بِهِ مُمْحِلًا، ثُمَّ تَمُرُّ بِهِ خَضْرَاءَ، كَذَلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتَى))

ترجمة الحديث: ابو رزین کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ مردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ فرمایا: ''کیا تو کبھی بنجر وادی کے پاس سے نہیں گزرا، پھر تو گزرتا ہے تو وہ سرسبز و شاداب ہوتی ہے، پھر گزرتا ہے تو بنجر ہوتی ہے، پھر گزرتا ہے تو سرسبز و شاداب ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کرے گا۔''

[640]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، ثنا مُؤْمِنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ الْمَسَائِلَ وَيَعِيبُهَا، فَإِذَا سَأَلَهُ أَبُو رَزِينٍ أَجَابَهُ وَأَعْجَبَهُ

ترجمة الحديث: ابو رزین عقیلی کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سوالات کو ناپسند کرتے تھے اور انہیں معیوب ٹھہراتے تھے، مگر جب ابو رزین آپ سے سوال کرتے تو آپ اسے جواب دیتے اور آپ کو بہت اچھا لگتا۔

[١٥١]...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا تُحَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يُفْزِعُهُمْ وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ لوگوں کو ایسی باتیں مت بیان کرو جو انہیں پریشانی میں مبتلا کر دیں اور ان پر دشوار گزریں

[641]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

---

[639] حسن: مسند أحمد: 11/4، رقم: 16193، المعجم الكبير للطبراني: 208/19، رقم: 470، مسند الطيالسي: 1185.

[640] حسن: مؤمل بن اسماعیل راوی حسن الحدیث ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 208/19، رقم: 472، والمعجم الأوسط له: 8051.

[641] ضعيف: ولید بن ابی ولید البجلی راوی ضعیف ہے۔ المعجم الأوسط للطبراني: 8196، ومسند الشاميين له: 2508/7، شعب الايمان للبيهقي: 1631.

اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا حَدَّثْتُمُ النَّاسَ عَنْ رَبِّهِمْ فَلَا تُحَدِّثُوهُمْ بِمَا يُفْزِعُهُمْ وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ))

ترجمة الحديث: حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم لوگوں سے اللہ کی باتیں بیان کرو تو انہیں ایسی باتیں مت بیان کرو جو انہیں پریشان کر دیں اور ان پر دشوار گزریں۔“

[642]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ بَقِيَّةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَائِذٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ، عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: گزشتہ کی مثل۔

[643]...... ثنا ابْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو أَنَسٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَامِلٍ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَائِذٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: گزشتہ کی مثل۔

[۱۵۲]...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّ النَّاسَ يَسْأَلُونَ حَتَّى يَقُولُونَ: اللّٰهُ خَلَقَ كَذَا، اللّٰهُ خَلَقَ كَذَا، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟

باب: فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ لوگ سوال کرتے رہیں گے حتی کہ یہ سوال بھی کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں کو پیدا کیا، فلاں کو پیدا کیا تو اللہ کو کس نے پیدا کیا (نعوذ باللہ)

[644]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، ثنا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: لَيَسْأَلَنَّكُمُ النَّاسُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَقُولُوا: اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَهُ؟، قَالَ يَزِيدُ: فَحَدَّثَنِي عَنْهُ ابْنُ صَبِيغٍ السَّلَمِيُّ، أَنَّهُ رَأَى رَكْبًا أَتَوْا أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ مَا حَدَّثَنِي خَلِيلِي بِشَيْءٍ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ، أَوْ أَنَا أَنْتَظِرُهُ))

ترجمة الحديث: حضرت یزید بن الاصم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”تم سے لوگ ہر چیز کے متعلق سوال کریں گے حتی کہ کہنے والا یہ بھی کہے گا: ہر چیز کو تو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا

---

[642] ضعيف: المدخل الى السنن الكبرىٰ للبيهقى: 612، وانظر الحديث السابق.

[643] ضعيف: ذم الكلام وأهله للهروى: 610.

[644] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الوسوسة فى الإيمان، رقم: 135 (350)، مسند اسحاق: 319، مسند البزار: 9375، والحديث فى صحيح البخارى: 3276، مسند أحمد: 539/2، رقم: 10957.

ہے تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟'' یزید کہتے ہیں کہ ابن صبیع نے بیان کیا: انہوں نے ایک قافلہ دیکھا جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہوں نے اس کے متعلق یعنی اللہ کی پیدائش کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر، جو کچھ بھی مجھے میرے دوست (محمد ﷺ) نے حدیث بیان کی تھی وہ سچی ثابت ہوئی یا بعض ایسی حدیثیں ہیں جن کے ظہور کا میں منتظر ہوں۔

[645]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنْ سَأَلَكُمُ النَّاسُ عَنْ ذَلِكَ فَقُولُوا: اللّٰهُ كَانَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، وَاللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، وَاللّٰهُ كَائِنٌ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ.

ترجمۃ الحدیث: حضرت جعفر بن برقان فرماتے ہیں: مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم سے لوگ اس (اللہ کی پیدائش کے) متعلق پوچھیں تو تم جواب دو: اللہ تعالیٰ ہر چیز سے پہلے تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پیدا کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کے بعد ہوں گے۔''

[646]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَا يَزَالُ عَبْدِي يَسْأَلُ عَنِّي: هَذَا اللّٰهُ خَلَقَنِي، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟.

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں: (یعنی یہ حدیث قدسی ہے) ''میرا بندہ میرے متعلق سوال کرتا چلا جائے گا کہ حتیٰ کہ یہ بھی کہے گا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟'' (نعوذ باللہ)

[647]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، وعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُونَ يَقُولُونَ: مَا كَذَا مَا كَذَا، حَتَّى يَقُولُوا: اللّٰهُ خَالِقُ النَّاسِ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَضِلُّونَ.

ترجمۃ الحدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ سوال کرتے رہیں

---

[645] ضعیف: سند معضل یعنی منقطع ہے۔ مسند أحمد: 539/2، رقم: 10957، تاریخ ابن جریر: 31/1، وفی مسند إسحاق: 319، قال جعفر فحدثنی أخی عن أبی هریرة رضی الله عنه قال كأنة رفعه فذكره وسنده ضعيف.

[646] صحيح: الإيمان لابن منده: 365.

[647] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان الوسوسة فی الإيمان، رقم: 136 (351)، مسند أحمد: 102/3، رقم: 11995، والأيمان لابن منده: 367، والحديث فی صحيح البخاری: 7296.

گے یہ کیوں؟ یہ کیوں؟ حتی کہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ تو اس وقت وہ گمراہ ہو جائیں گے۔

[648]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَجْلَحِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الشَّيْطَانُ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ فَيَقُولُ: اللّٰهُ . فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ؟ فَيَقُولُ: اللّٰهُ . فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَقُولُوا: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ .

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک شخص کے پاس شیطان آئے گا اور اس کو آ کر کہے گا: آسمان کو کس نے پیدا فرمایا؟ وہ شخص جواب دے گا: اللہ تعالیٰ نے۔ پھر وہ کہے گا: زمین کو کس نے پیدا فرمایا ہے؟ تو وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ نے، پھر وہ پوچھے گا: اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ اس موقع پر کہنا: ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔''

[649]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: يَقُولُ: مَا كَذَا، مَا كَذَا، حَتَّى يَقُولَ: اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ''لوگ ایسے ویسے سوال کرتے رہیں گے حتی کہ ایک شخص کہے گا: اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے۔'' پھر باقی حدیث ذکر کی۔

[650]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثنا أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَأْتِي الشَّيْطَانُ الْإِنْسَانَ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ؟ فَيَقُولُ: اللّٰهُ . فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ الْأَرَضِينَ؟ فَيَقُولُ: اللّٰهُ . حَتَّى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ .

---

[648] **حسن صحيح**: مسند أحمد : 257/6، رقم : 26203، مسند أبي يعلى : 4704، صحيح ابن حبان : 150 .

[649] **صحيح لغيره**: انظر الحديث السابق .

[650] **صحيح لغيره**: مسند أحمد : 214/5، رقم : 21867، مسند ابن أبي شيبة : 21، مسند عبد بن حميد : 215 .

ترجمة الحديث: حضرت عمارة بن خزیمہ بن ثابت انصاری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''شیطان انسان کے پاس آئے گا اور وہ پوچھے گا: آسمانوں کو کس نے پیدا کیا؟ آگے جواب ملے گا: اللہ تعالیٰ نے، پھر پوچھے گا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ جواب ملے گا: اللہ تعالیٰ نے حتیٰ کہ کہے گا: اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ جب تم میں سے کوئی اس طرح کی بات پائے تو وہ کہے: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔''

نوٹ:......یعنی یہ کفریہ کلمہ ہے جس سے تجدید ایمان کرنا ہوگی۔

[651]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا؟ حَتَّى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَ مِنْ ذَلِكَ: فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِ .

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان تم میں سے کسی کے پاس آ کر کہتا ہے: فلاں فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ حتیٰ کہ وہ کہتا ہے: تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب وہ اس حد تک پہنچ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرے اور اس (خیال کو برقرار رکھنے) سے باز آ جائے۔''

[652]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْبَزَّارِ، ثنا شَبَابَةُ، عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي طُوَالَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لا يَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُونَ يَقُولُونَ: هَذَا اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ؟ .

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ ایسے ویسے سوال کرتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے جب ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے تو اس کو کس نے پیدا کیا ہے؟''

[653]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَمِيمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

[651] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الوسوسة فى الايمان، رقم: 134 (345)، مسند البزار: 8037، الدعاء للطبرانى: 1266، والحديث فى صحيح البخارى: 3276.

[652] صحيح البخارى، كتاب الأحكام، باب ما يكره فى كثرة السؤال، رقم: 7296، الإيمان لابن منده: 367 ب.

[653] حسن: سنن أبى داؤد، كتاب السنة، باب فى الجهمية، رقم: 4722، السنن الكبرىٰ للنسائى: 10422، سيرة ابن هشام: 158/2، وفى نسخة: 572/1.

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: يُوشِكُ النَّاسُ أَنْ يَسْأَلُوا نَبِيَّهُمْ حَتَّى يَقُولَ قَائِلُهُمْ: هَذَا اللّٰهُ خَالِقُ الْخَلْقِ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقُلْ: ﴿اللّٰهُ أَحَدٌ، اللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا﴾ [الإخلاص: 2] أَحَدٌ، ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ.

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب لوگ اپنے نبی سے سوال کریں گے حتی کہ ایک کہے گا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس کو کس نے پیدا کیا؟ جب وہ اس طرح کے سوال کریں تو آپ کہیں: اللہ تعالیٰ ایک ہے، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، اس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہم پلہ ہے پھر وہ بائیں جانب تھوکے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔''

[١٥٣]...... بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ فِي أَمْرِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ

• باب: رب تبارک وتعالیٰ کے بارے وسوسہ کا بیان

وسوسہ: دل میں وہ خیال ڈالنا جس سے نہ فائدہ ہو نہ بھلائی، بار بار گنگنانا، عقل میں فتور ہو کہ بے تکی باتیں کرنا اور وسوسہ ایک بیماری ہے، جو غلبہ سوداء سے پیدا ہوتی ہے۔ اس سے دل پریشان ہو جاتا ہے اور کسی بات پر نہیں جمتا اور دل میں شیطان جو گناہ یا کفر کا خیال ڈالے اس کو بھی وسوسہ کہتے ہیں۔ (لغات الحدیث "و" ٦٦/ ٥٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ﴾ (البقرہ: ٢٨٤) نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر گراں گزری کیونکہ اس میں ذکر تھا کہ دل میں جو وسوسہ آئے اس کا بھی محاسبہ ہوگا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ہم نماز، روزہ، وغیرہ اعمال بجالا رہے ہیں اس آیت کے مطابق تو بڑی مشکل پڑے گی آپ نے فرمایا: ''کیا تم بھی پہلے اہل کتاب کی طرح ﴿سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا﴾ (البقرہ: ٩٣) کہنا چاہتے ہو۔ بلکہ تم کہو: ﴿سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾ (البقرہ: ٢٨٥)

جب صحابہ نے اس کا اقرار کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت ﴿اٰمَنَ الرَّسُولُ...﴾ نازل فرمائی اور گزشتہ آیت ﴿أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ﴾ (البقرہ: ٢٨٤) کو منسوخ کر دیا۔

واضح رہے کہ یہاں نسخ کا مطلب یہ ہے کہ پہلی آیت میں جو ابہام تھا اس کی وضاحت دوسری آیت میں نازل فرمادی۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نسخ کا لفظ وضاحت کے معنی میں بھی استعمال کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لوگوں کے خیالات اور وساوس معاف کر دیے ہیں، جو ان کے دلوں میں آئیں، تاوقتیکہ ان کو زبان پر نہ لائیں

یا ان پر عمل نہ کریں۔" (ابن كثير ، شوكانی)

[654]...... ثنا وَهْبَانُ بْنُ بَقِيَّةَ، ثنا خَالِدٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَجِدُ الشَّيْءَ فِي أَنْفُسِنَا، لَيَتَعَاظَمُ عِنْدَ أَحَدِنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ. قَالَ: ((وَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ)). قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((ذٰلِكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ))

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے دلوں میں اس طرح کے وساوس پاتے ہیں جن کے متعلق گفتگو کرنے کو بہت بڑا خیال کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "کیا تم نے ایسا پایا ہے؟" صحابہ نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: "یہ تو صریح ایمان ہے۔"

شرح: وسوسہ خالص ایمان کیسے ہے؟ یعنی وسوسہ سے کیوں ڈرتے ہو؟ وسوسہ تو خالص ایمان کی دلیل ہے۔ کیونکہ وسوسہ کو ہر شخص برا جانتا ہے۔ اس کو شیطانی خیال سمجھتا ہے یہ کمال ایمان کی دلیل ہے کیونکہ جب کوئی اپنے ایمان میں مخلص اور پکا ہوتا ہے تو شیطان اس کے ایمان کو متزلزل کرنے اور شک میں مبتلا کرنے کے لیے اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا شخص اپنے ایمان اور اعتقاد میں کامل ہے اور جو شخص بے ایمان ہو اس کے دل میں شیطان کیوں وسوسے ڈالنے لگا وہ تو شیطان کا ہم اعتقاد ہے۔ (لغات الحديث "ص" ٣/ ٤٢)

[655]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنُحَدِّثُ بِالشَّيْءِ مَا نُحِبُّ أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ، وَأَنَّ لَنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ. فَقَالَ: ((ذَاكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ))

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے دل میں ایسی کئی اشیاء کا خیال پاتے ہیں جنھیں زبان سے ادا کرنے کو ہم پسند نہیں کرتے، اگر چہ ہمیں روئے زمین پر جو کچھ ہے وہ سبھی کچھ مل جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "یہ خالص ایمان ہے۔"

---

[654] صحيح مسلم، كتاب الأيمان، باب بيان الوسوسة في الإيمان، رقم: 132 (340)، سنن أبي داؤد: 5111، السنن الكبرىٰ للنسائي: 10426.

[655] **حسن صحيح**: السنن الكبرىٰ للنسائي: 10429، مسند أحمد: 456/2، رقم: 9876، صحيح ابن حبان: 146، مسند الطيالسي: 2523.

[656]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُحَدِّثُ نَفْسِي بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ، لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ. قَالَ: ((ذَلِكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ))

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اے رسول اللہ ﷺ! میں اپنے نفس میں رب العزت عزوجل کے بارے میں کچھ ایسی باتیں پاتا ہوں، جن کے ساتھ کلام کرنے کے مقابلے میں آسمان سے گر جاؤں یہ میرے نزدیک اتنا خطرناک نہیں جتنا اس بات کو بولنا خطرناک ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ خالص ایمان ہے۔''

[657]...... حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ))

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ صریح ایمان ہے۔''

[658]...... ثنا دُحَيْمٌ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَجِدُ فِي صَدْرِي الشَّيْءَ، لَأَنْ أَكُونَ حُمَمًا، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ))

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اس نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! میں اپنے دل میں کچھ ایسی چیزیں پاتا ہوں کہ مجھے جل کر کوئلہ ہو جانا زیادہ محبوب معلوم ہوتا ہے اس کی نسبت کہ ان کے متعلق بات کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اکبر تمام تعریفات اس ذات کے لیے ہیں۔ جس نے اپنے معاملہ کو وسوسے کی طرف لوٹا دیا۔''

---

[656] **حسن صحيح:** السنن الكبرىٰ للنسائی: 10429، مسند أحمد: 456/2، رقم: 9877.

[657] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان الوسوسة فى الايمان، رقم: 132 (341)، السنن الكبرىٰ للنسائی: 10428.

[658] **صحيح:** السنن الكبرىٰ للنسائی: 10434، صحيح ابن حبان: 6188، المعجم الصغير للطبرانی: 1090، والحديث فى سنن أبى داؤد: 5112، وسنده صحيح.

[659]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، ثنا أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنِ الثِّقَةِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُمَارَةَ بْنَ أَبِي حَسَنٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ الْمَازِنِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوَسْوَسَةِ الَّتِي يُوَسْوِسُ بِهَا الشَّيْطَانُ فِي أَنْفُسِنَا، أَنْ يَسْقُطَ أَحَدُنَا مِنْ عِنْدِ الثُّرَيَّا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ وَجَدْتُمْ؟ ذَلِكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ))

ترجمة الحديث: حضرت عمارہ بن حسن الانصاری حارثی نے خبر دی کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس وسوسے کے متعلق سوال کیا۔ جو وسوسہ شیطان ہمارے اپنے نفسوں میں ڈال دیتا ہے اور اس کے ساتھ کلام کرنے کی بہ نسبت ثریا ستارے سے گرنا زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کیا تم نے اس طرح محسوس کر لیا ہے؟ (سن لو) یہ صریح ایمان ہے۔"

[660]...... قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

ترجمة الحديث: مذکورہ روایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

[661]...... ثنا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنٍ الْمَازِنِيِّ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رِجَالًا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوَسْوَسَةِ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت عمارہ بن ابی حسن المازنی فرماتے ہیں انہیں خبر پہنچی کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے وسوسہ کے متعلق سوال کیا اور پھر باقی حدیث ذکر کی۔

[662]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا لَا نُحِبُّ أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ، وَإِنَّ لَنَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. قَالَ: ((قَدْ وَجَدْتُمْ ذَلِكَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ))

[659] صحيح لغيره: شعب الايمان للبيهقي: 337، تعظيم قدر الصلاة للمروزي: 1080.

[660] صحيح لغيره: تعظيم قدر الصلاة للمروزي: 1080.

[661] صحيح لغيره: تعظيم قدر الصلاة للمروزي: 1079، المعرفة والتاريخ للفسوي: 388/1، والحديث في تعظيم قدر الصلاة: 785، والسنن الكبرىٰ للنسائي: 10439، مسند البزار، زوائد ابن حجر: 11 من طريق عمارة، عن عمر يعني عبد الله بن زيد بن عاصم رضي الله عنه، موصولاً.

[662] حسن: الأدب المفرد للبخاري: 1284، مسند البزار: 7955، صحيح ابن حبان: 145.

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! ہم اپنے دلوں میں کئی اس طرح کی چیزیں پاتے ہیں جن کے ساتھ کلام کرنے کو ہم پسند نہیں کرتے اگرچہ دنیاو مافیھا ہمیں مل جائے۔ آپ نے پوچھا: ''کیا واقعتاً تم ایسے پاتے ہو؟'' صحابہ نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''یہ صریح ایمان ہے۔''

[١٥٤]...... بَابُ نِسْبَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

باب: رب تبارک وتعالیٰ کی نسبت کا بیان

نسبت: نسب بیان کرنا یا نسبت چاہنا۔ امام جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ میں یہ بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق میں کوئی مناسبت نہیں ہے۔ یعنی اس کی تمام صفات مخلوق کی صفات سے مغایر ہیں۔

(لغات الحديث "ن" ٦/ ٥٦)

[663]...... ثنا أَبُو كَامِلٍ الْفُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الْخُرَاسَانِيُّ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، اللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ [الإخلاص: 2]، قَالَ: فَالصَّمَدُ: الَّذِي لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، لِأَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يَلِدُ أَوْ يُولَدُ إِلَّا سَيَمُوتُ. وَلَيْسَ بِشَيْءٍ يَمُوتُ إِلَّا يُورَثُ. وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمُوتُ وَلَا يُورَثُ. ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ [الإخلاص: 4] قَالَ: لَيْسَ لَهُ شَبِيهٌ، وَلَا مِثْلٌ، وَلَا عَدِيلٌ.

ترجمة الحديث حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: ہمارے لیے اپنے رب تعالیٰ کا نسب بیان کیجیے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرما دی: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾ (سورة: اخلاص) ''کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے (وہ) معبود برحق بے نیاز ہے۔ نہ اس نے جنا اور نہ وہ جنا گیا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔'' فرمایا: ''صمد'' وہ ہوتا ہے جو نہ اولاد جنے اور نہ وہ جنا گیا ہو، کیونکہ جو جننے والا یا پیدا ہونے والا ہوگا، وہ عنقریب مر جائے گا اور جو کوئی فوت ہو جاتا ہے اس کی وراثت تقسیم ہو جاتی۔ ہے اور اللہ تعالیٰ پر موت طاری نہیں ہوسکتی اور نہ ہی اس کا کوئی وارث بن سکتا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔ مزید فرمایا: نہ اس کا کوئی مثیل ہے، نہ شبیہ اور نہ ہی برابر کا ہے۔

---

[663] ضعيف: ابوجعفر الرازی کی الربیع بن انس سے روایت ضعیف ہے۔ سنن الترمذی، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الملائكة، رقم: 3364، مسند أحمد: 133/5، رقم: 21219، المستدرك للحاكم: 540/2، رقم: 3987.

[664]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ ، قَالَ لِأَحْبَارِ الْيَهُودِ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُحْدِثَ بِمَسْجِدِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَهْدًا . قَالَ: فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَنْتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ)) . قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ: قُلْتُ: فَانْعَتْ لَنَا رَبَّكَ . قَالَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ، اللّٰهُ الصَّمَدُ ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ [الإخلاص: 2] . قَالَ: وَقَرَأَهُ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ .

ترجمة الحديث: حضرت حمزہ بن یوسف کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہود کے علماء سے کہا: میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مسجد کے ساتھ عہد کرنا چاہتا ہوں جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: کیا تم عبداللہ بن سلام ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: اپنے رب کی صفت بیان فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ① اللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ③ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ④﴾ (سورة: اخلاص)

[665]...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ ، ثنا هُشَيْمٌ ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: الصَّمَدُ: الَّذِي لَا جَوْفَ لَهُ .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: الصمد وہ ہوتا ہے جس کا پیٹ نہ ہو۔

[666]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ ، ثنا أَبِي ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، ثنا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: الصَّمَدُ: السَّيِّدُ الَّذِي قَدِ انْتَهَى سُؤْدَدُهُ .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''الصمد'' سے مراد وہ سردار ہے جس کی سرداری انتہا تک پہنچ چکی ہو۔

[667]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ: الَّذِي لَا يَخْرُجُ مِنْهُ شَيْءٌ . يَعْنِي: الصَّمَدَ .

---

[664] ضعيف: سند منقطع ہے، حمزہ کا سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے لقاء نہیں ہے۔ المعجم الكبير للطبراني : 152/13، رقم : 372، دلائل النبوة لأبي نعيم : 246، تفسير ابن أبي حاتم : 3474/10 .

[665] ضعيف: ابواسحاق الکوفی راوی ضعیف ہے اس کی دوسری سند بھی ضعیف ہے۔ تفسير سعيد بن منصور : 2548، الكامل لابن عدى : 282/5، الأسماء والصفات للبيهقي : 100 .

[666] حسن: تفرد به المصنف وانظر رقم : 672 .

[667] صحيح: ابورجاء: محمد بن یوسف ہے اور وہ ثقہ ہے۔ تفسير ابن جرير : 734/24، أمالي أبي اسحاق : 57 .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں: الصمد وہ ہوتا ہے جس سے کوئی چیز نہ نکلے۔

[668]...... ثنا أَبُو بكرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: الَّذِي لا يَخْرُجُ مِنْهُ شَيْءٌ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں: الصمد وہ ہوتا ہے جس سے کوئی چیز نہ نکلے۔

[669]...... ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مِثْلَهُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ مذکورہ بالا روایت اس سند سے بھی آتی ہے۔

[670]...... ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مِثْلَهُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ مذکورہ روایت اس سند سے بھی آتی ہے۔

[671]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: الصَّمَدُ: السَّيِّدُ الَّذِي لا شَيْءَ أَسْوَدَ مِنْهُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: "الصمد" سے وہ سردار مراد ہے جس سے بڑا کوئی سردار نہ ہو اور اس میں کسی قسم کا عیب نہ ہو۔

[672]...... ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، وابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: الصَّمَدُ: الَّذِي قَدِ انْتَهَى سُؤْدُدُهُ.

[672] صحيح لغيره: تفسير ابن جرير: 735/24.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: الصمد وہ سردار ہے جس کی سرداری انتہاء کو پہنچ جائے۔

[673]...... ثنا أَبُو بكرٍ، ثنا ابْنُ إِدْرِيسَ، ووَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، ح. وثنا أَبُو مُوسَى، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: الصَّمَدُ: الَّذِي لا جَوْفَ لَهُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت مجاہد کہتے ہیں، الصمد وہ ہوتا ہے جس کا پیٹ نہ ہو۔

---

[668] صحيح: تفسير ابن جرير: 734/24.

[669] صحيح: العظمة لأبي الشيخ: 99.

[670] صحيح: تقدم برقم: 667.

[671] صحيح لغيره: تفسير سعيد بن منصور: 2546، تفسير ابن جرير: 735/24، وعلقه البخاري في تفسير سورة قل هو الله احد.

[673] صحيح: تفسير عبد الرزاق: 3738، تفسير ابن جرير: 731/24.

[674]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، وَثنا أَبُو مُوسَى، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: الصَّمَدُ: الَّذِي لا جَوْفَ لَهُ.

ترجمة الحديث یہی روایت امام مجاہد رحمہ اللہ سے اس سند کے ساتھ بھی آتی ہے۔

[675]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ ,ح. وثنا أَبُو مُوسَى، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث یہی روایت امام مجاہد رحمہ اللہ سے اس سند کے ساتھ بھی آتی ہے۔

[676]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا ابْنُ أَخِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطِيَّةَ، وَعَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: الصَّمَدُ: الَّذِي لَيْسَ بِأَجْوَفَ.

ترجمة الحديث حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں الصمد وہ ہوتا جو اندر سے کھوکھلا نہ ہو۔

[677]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْمُسْتَقِيمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: الصَّمَدُ: الَّذِي لَيْسَ لَهُ حَشْوَةٌ.

ترجمة الحديث حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: الصمد وہ ہوتا ہے جس کی آنتیں وغیرہ نہ ہوں۔

[678]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ مَيْسَرَةَ، قَالَ: الصَّمَدُ: الْمُصْمَتُ.

ترجمة الحديث حضرت میسرۃ فرماتے ہیں: الصمد وہ ہے جو ٹھوس ہو۔

[679]...... ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:

---

[674] **صحيح**: تفسير مجاهد، ص: 760، تفسير ابن جرير: 731/24.

[675] **صحيح**: انظر الحديث السابق.

[676] **ضعيف**: عطیہ عوفی اورلیث بن أبي سلیم راوی ضعیف ہیں۔ تفسير ابن جرير: 731/24، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وسنده ضعيف.

[677] **ضعيف**: مستقیم یعنی عثمان بن عبدالملک راوی ضعیف ہے۔ تفسير ابن جرير: 733/24، بيان تلبيس الجهمية لابن تيمية: 524/7.

[678] **ضعيف**: عطاء بن السائب راوی مختلط ہے۔ ذكره الثعلبي في التفسير: 335/10، وابن تيمية في تلبيس الجهمية: 503/7.

[679] **ضعيف**: سعید بن أبي عروبہ اور قتادہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ العظمة لأبي الشيخ: 97، الأسماء والصفات للبيهقي: 104، تفسير ابن جرير: 736/24.

الصَّمَدُ: الْبَاقِي بَعْدَ خَلْقِهِ وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ.

ترجمة الحديث: حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: الصمد وہ ہے جو اپنی مخلوق کے بعد باقی رہے۔قتادۃ کا بھی یہی قول ہے۔

[680]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ح. وثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: ﴿الصَّمَدُ﴾ [الإخلاص: 2]: الَّذِي لَيْسَ بِأَجْوَفَ.

ترجمة الحديث: حضرت حسن فرماتے ہیں: الصمد وہ ہے جو کھوکھلا نہ ہو۔

[681]...... حَدَّثَنَا ابْنُ حِسَابٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: الصَّمَدُ: الدَّائِمُ.

ترجمة الحديث: حضرت حسن فرماتے ہیں: الصمد وہ ہوتا ہے جو ہمیشہ قائم رہے۔

[682]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وعِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: الصَّمَدُ: الَّذِي لا يَأْكُلُ الطَّعَامَ.

ترجمة الحديث: امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الصمد وہ ہے جو کھانا نہ کھاتا ہو۔

[683]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: امام شعبی رحمہ اللہ کا مذکورہ قول اس سند سے بھی مروی ہے۔

[684]...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ: الصَّمَدُ: الَّذِي لا يَأْكُلُ الطَّعَامَ، وَلا يَشْرَبُ الشَّرَابَ.

ترجمة الحديث: حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ الصمد وہ ہوتا ہے، جو نہ کھانا کھاتا ہو اور نہ ہی کوئی پینے کی چیز پیتا ہو۔

---

[680] صحيح: تفسير ابن جرير: 732/24.

[681] ضعيف: سند میں انقطاع ہے۔ تفسير عبد الرزاق: 3736، وفي تفسير ابن جرير: 736/24 من قول قتادة.

[682] ضعيف: اسماعیل بن أبی خالد مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ تفسير ابن جرير: 732/24.

[683] ضعيف: اسماعیل مدلس ہے۔ تفسير ابن جرير: 732/24.

[684] ضعيف: اسماعیل اور هشیم مدلس ہیں نیز شعبی کا مخبر نامعلوم ہے۔ تفسير ابن جرير: 732/24.

[685]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، ح. وَثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي الْوَزِيرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: الصَّمَدُ: الَّذِي لَا جَوْفَ لَهُ.

ترجمة الحديث حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الصمد وہ ہے جس کا پیٹ نہ ہو۔

[686]...... ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ روایت اس سند کے ساتھ بھی آتی ہے۔

[687]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ، ثنا ابْنُ سَوَاءٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: الصَّمَدُ: الَّذِي يَصْمِدُ إِلَيْهِ النَّاسُ حَوَائِجَهُمْ.

ترجمة الحديث ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''الصمد'' وہ ہوتا ہے جس کی طرف لوگ اپنی حاجات پیش کرتے ہیں۔

[688]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، فِي قَوْلِهِ الصَّمَدُ، قَالَ: الصَّمَدُ: الَّذِي لَيْسَ بِأَجْوَفَ.

ترجمة الحديث حضرت ضحاک فرماتے ہیں: الصمد وہ ہوتا ہے جو کھوکھلا نہ ہو۔

[689]...... حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: الصَّمَدُ: الَّذِي لَا جَوْفَ لَهُ.

ترجمة الحديث ضحاک بن مزاحم فرماتے ہیں: الصمد وہ ہے جس کا پیٹ نہ ہو۔

[690]...... حَدَّثَنَا أَبُو بكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: الصَّمَدُ: الَّذِي لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ.

---

[685] **حسن**: محمد بن مسلم الطائفی صدوق حسن الحدیث راوی ہے۔ تفسیر ابن جریر: 732/24، الأسامي والكنى لأبي أحمد الحاكم: 102/1.

[686] **حسن**: انظر السابق.

[687] **ضعيف**: سعید بن ابی عروبۃ مدلس کی تصریح بالسماع ثابت نہیں ہے۔ تفرد به المصنف.

[688] **صحيح**: انظر الحديث السابق.

[689] **صحيح**: تفسير ابن جرير: 732/24.

[690] **ضعيف**: ابومعشر نجیح راوی ضعیف ہے۔ تفسير مجاهد، ص: 760، تفسير ابن جرير: 735/24.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں: الصمد وہ ہوتا ہے جو نہ جنے نہ جنا گیا ہو اور اس کا کوئی ہمسر نہ ہو۔

[691]...... حَـدَّثَـنَا الْمُقَدَّمِيُّ ، ثنا الْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ: الَّذِي لَيْسَ لَهُ أَمْعَاءٌ .

﴿ترجمة الحديث﴾ ابو صالح فرماتے ہیں: الصمد وہ ہے جس میں انتڑیاں نہ ہوں۔

[692]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ ، حَدَّثَنَا دَيْلَمُ بْنُ غَزْوَانَ ، ثنا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى رَأْسِ الْمُشْرِكِينَ ، يَدْعُوهُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى ، فَقَالَ الْمُشْرِكُ: هَذَا الَّذِي تَدْعُونِي إِلَيْهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ نُحَاسٍ . فَتَعَاظَمَ مَقَالَتُهُ فِي صَدْرِ رَسُولِ رَسُولِ اللّٰهِ ، فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ . فَقَالَ: ((ارْجِعْ إِلَيْهِ)) . فَرَجَعَ إِلَيْهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ ، وَأَرْسَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِ صَاعِقَةً مِنَ السَّمَاءِ ، فَأَهْلَكَتْهُ ، وَرَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الطَّرِيقِ لا يَدْرِي ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَهْلَكَ صَاحِبَكَ بَعْدَكَ)) . وَنَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ﴿وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ﴾ [الرعد: 13] .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کو مشرکین میں سے ایک شخص کے پاس دعوت الی اللہ کے لیے بھیجا تو اس مشرک نے کہا: جس معبود کی طرف تو ہمیں دعوت دیتا ہے، کیا وہ سونے کا ہے؟ یا چاندی کا ہے؟ یا تانبے کا ہے؟ اس کی بات سن کر نبی اکرم ﷺ کا قاصد بڑا پریشان ہوا اور اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور یہ سارا ماجرا آپ کے گوش گزار کیا۔ آپ نے فرمایا: ''تو دوبارہ ان کی طرف جا اور اسے دوبارہ اسلام کی دعوت دے۔'' اور اللہ تعالیٰ نے اس مشرک پر آسمان سے بجلی گرادی جس نے اسے ہلاک کر کے رکھ دیا۔ ابھی آپ کا قاصد راستے میں ہی تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تیرے صاحب کو ہلاک کر دیا ہے۔'' اور آپ پر یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ﴾ (الرعد: ۱۳)

[693]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ ، ثنا اللَّيْثُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَشْتِمُنِي ابْنُ

---

[691] ضعيف جداً: حکم بن ظہیر راوی متروک ومتہم ہے۔ تفرد به المصنف .

[692] حسن: مسند أبي يعلى : 3341 ، دلائل النبوة للبيهقي : 283/6 ، والأسماء والصفات : 605 ، والحديث في السنن الكبرىٰ للنسائي : 11195 .

آدَمَ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَشْتِمَنِي، فَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي اتَّخَذْتُ وَلَدًا. وَلَمْ أَتَّخِذْ وَلَدًا، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ.

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ابن آدم مجھے گالی دیتا ہے اور یہ اس کے لیے درست نہیں۔ اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ اس کا میرے بارے میں کہنا کہ میں نے اولاد بنائی ہے، حالانکہ میری کوئی اولاد نہیں ہے۔'' (پھر باقی حدیث مکمل ذکر کی)

[694]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: ﴿وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَى وَحُسْنَ مَآبٍ﴾ قَالَ: ذَلِكَ الدُّنُوُّ مِنْهُ، حَتَّى أَنْ يَمَسَّهُ بِبَعْضِهِ.

ترجمة الحديث حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ اس فرمان کے متعلق فرماتے ہیں: ﴿وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَى وَحُسْنَ مَآبٍ﴾ (صٓ: ٤٠) کہ اس سے مراد ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگا حتیٰ کہ بندہ اس کو چھوئے گا۔

[695]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ [الإسراء: 79] قَالَ: يُقْعِدُهُ مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ.

ترجمة الحديث حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ (الاسراء: ٧٩) سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائیں گے۔

[696]...... ثنا أَبُو أَيُّوبَ الْخَبَائِرِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ ﷺ كَانَ يَمْشِي ذَاتَ يَوْمٍ فِي طَرِيقٍ، فَنَادَاهُ الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا مُوسَى فَالْتَفَتَ يَمِينًا وَشِمَالًا فَلَمْ يَرَ أَحَدًا، ثُمَّ نَادَاهُ الثَّانِيَةَ: يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ، فَالْتَفَتَ يَمِينًا، وَشِمَالًا فَلَمْ يَرَ أَحَدًا، فَارْتَعَدَتْ فَرَائِصُهُ،

---

[693] صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في قول الله تعالىٰ (وهو الذي يبدأ الخلق)، رقم: 3193، سنن النسائي: 2080، مسند أحمد: 393/2، رقم: 9114.

[694] ضعيف: لیث بن أبي سلیم ضعیف ہے اور اس کی متابعت بھی ثابت نہیں ہے۔ السنة لأبي بكر بن الخلال: 320، التوبة لابن أبي الدنيا: 38، مصنف ابن أبي شيبة: 305/6، رقم: 31653.

[695] ضعيف: لیث بن أبي سلیم راوی ضعیف ہے۔ مصنف ابن أبي شيبة: 305/6، رقم: 31652، السنة لأبي بكر بن الخلال: 242، الشريعة للآجري: 1101.

[696] موضوع: سعید بن موسیٰ الازدی راوی کذاب ہے، اسے امام ذہبی رحمہ اللہ نے موضوع قرار دیا ہے۔ حلية الأولياء لأبي نعيم: 375/3، 376، الحجة في بيان المحجة لقوام السنة: 250.

ثُمَّ نُودِيَ الثَّالِثَةَ: يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ، إِنِّي أَنَا اللّٰهُ، لا إِلَهَ إِلَّا أَنَا. فَقَالَ: لَبَّيْكَ، وَخَرَّ لِلَّهِ سَاجِدًا. فَقَالَ: ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: يَا مُوسَى، إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ تَسْكُنَ فِي ظِلِّ عَرْشِي يَوْمَ لا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي. يَا مُوسَى، فَكُنْ لِلْيَتِيمِ كَالْأَبِ الرَّحِيمِ، وَكُنْ لِلْأَرْمَلَةِ كَالزَّوْجِ الْعَطُوفِ. يَا مُوسَى، ارْحَمْ تُرْحَمْ. يَا مُوسَى، كَمَا تَدِينُ تُدَانُ. يَا مُوسَى، نَبِّءْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ لَقِيَنِي وَهُوَ جَاحِدٌ لِمُحَمَّدٍ أَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَلَوْ كَانَ خَلِيلِي إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى كَلِيمِي. فَقَالَ: إِلَهِي وَمَنْ أَحْمَدُ؟ فَقَالَ: يَا مُوسَى، وَعِزَّتِي وَجَلالِي، مَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْهُ، كَتَبْتُ اسْمَهُ مَعَ اسْمِي فِي الْعَرْشِ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ بِأَلْفَيْ أَلْفِ سَنَةٍ. وَعِزَّتِي وَجَلالِي، إِنَّ الْجَنَّةَ لَمُحَرَّمَةٌ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي حَتَّى يَدْخُلَهَا مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ. قَالَ مُوسَى: وَمَنْ أُمَّةُ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: أُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ، يَحْمَدُونَ صُعُودًا وَهُبُوطًا وَعَلَى كُلِّ حَالٍ، يَشُدُّونَ أَوْسَاطَهُمْ "وَيُطَهِّرُونَ أَطْرَافَهُمْ، صَائِمُونَ بِالنَّهَارِ، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ، أَقْبَلُ مِنْهُمُ الْيَسِيرَ، وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِشَهَادَةِ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ. قَالَ: إِلَهِي اجْعَلْنِي نَبِيَّ تِلْكَ الْأُمَّةِ. قَالَ: نَبِيُّهَا مِنْهُمْ. قَالَ: اجْعَلْنِي مِنْ أُمَّةِ ذَلِكَ النَّبِيِّ. قَالَ: اسْتَقْدَمْتَ وَاسْتَأْخَرُوا يَا مُوسَى، وَلَكِنْ يَا مُوسَى سَأَجْمَعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فِي دَارِ الْجَلالِ.

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک دن حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام راستے میں جا رہے تھے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں آواز دی: اے موسیٰ علیہ السلام! انہوں نے دائیں بائیں دیکھا تو انہیں کوئی چیز دکھائی نہ دی، پھر اللہ تعالیٰ نے دوبارہ انہیں آواز دی: اے موسیٰ بن عمران! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر دائیں بائیں دیکھا تو کوئی چیز نظر نہ آئی جس سے ان کے کندھے گھبراہٹ کی وجہ سے حرکت کرنے لگے، پھر اللہ تعالیٰ نے تیسری مرتبہ انہیں آواز دی: اے موسیٰ بن عمران! میں اللہ تعالیٰ ہوں اور میرے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ تعالیٰ میں حاضر ہوں اور فوراً اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ ریز ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام اپنا سر اٹھائیے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! میں پسند کرتا ہوں کہ تو میرے عرش کے سائے میں رہے جس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ اے موسیٰ علیہ السلام! تو یتیم کے لیے مشفق باپ کی طرح ہو جا اور بیوہ عورت کے لیے مہربان خاوند کی مانند ہو جا۔ اے موسیٰ علیہ السلام اگر تو رحم کرے گا، تجھ پر بھی رحم کیا جائے گا۔ اے موسیٰ علیہ السلام! جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ اے موسیٰ علیہ السلام بنو اسرائیل کے نبی! جو مجھے ملے اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنے والا ہو، میں اسے جہنم میں داخل کروں گا، اگرچہ میرا خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام

یا میرا کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: الٰہی احمد کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام میری عزت اور جلالت کی قسم! میں نے کوئی مخلوق ان سے بڑھ کر معزز پیدا نہیں کی اور میں نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر زمین و آسمان اور سورج و چاند کی پیدائش سے بیس لاکھ سال پہلے لکھ دیا تھا اور میری عزت اور جلالت کی قسم! جب تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت جنت میں داخل نہ ہو جائیں اس وقت تک میں نے اپنی جنت کو تمام مخلوق پر حرام کر دیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: امت محمدیہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: امت محمدیہ کے لوگ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ تعریفیں کرنے والے لوگ ہیں۔ جو بلندیوں پر چڑھتے اور نشیبوں میں اترتے وقت اللہ تعالیٰ کی تعریفیں کریں گے۔ ہر وقت کمر کس کر رہیں گے اور اپنے اعضا کو پاک رکھیں گے۔ دن کو روزے رکھیں گے اور رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے۔ ان سے قلیل چیز کو قبول کروں گا اور لا الہ الا اللہ کی گواہی کے عوض ہی میں انہیں جنت میں داخل کروں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: الٰہی! مجھے اس امت کا نبی بنا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کا نبی انہی میں سے ہوگا۔ انہوں نے عرض کیا: تو پھر مجھے اس امت میں سے کر دیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! تو بہت پہلے آ چکا ہے اور وہ تیرے بعد آئیں گے۔ لیکن اے موسیٰ علیہ السلام! میں تمہیں اور انہیں جلالت والے گھر میں اکٹھا کروں گا۔

[۱۵۵]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ حَوْضِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کا ذکر

حوض کے متعلق احادیث حد تواتر تک پہنچتی ہیں جنہیں تیس سے زیادہ صحابہ کرام بیان کرتے ہیں۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے "البداية والنهايه" میں ان تمام احادیث کو ذکر کیا ہے۔ جن میں سے چند یہ ہیں:

صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے حوض کا عرض ایلہ سے صنعاء یمن تک ہے اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں جتنے ہوں گے۔'' (صحیح البخاری)

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے جنہیں میں اچھی طرح پہچان لوں گا اور انہیں مجھ تک پہنچنے سے روک دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: انہیں آنے دو میرے ساتھی ہیں تو مجھے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کون سے نئے مسئلے نکالے تھے۔'' (صحیح بخاری: ۲۴۸، ۲۴۹)

نیز مسند امام احمد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ہی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچانک بے ہوش ہو گئے اور اس کے بعد مسکراتے ہوئے آسمان کی طرف اپنا سر اٹھایا۔ لوگوں نے دریافت کیا: حضور! کیوں مسکرائے؟ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ابھی ایک سورۃ نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے پڑھا۔ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ إِنَّآ إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ...... الخ﴾ (الکوثر) اور یہ مکمل سورۃ پڑھ دی۔

پھر صحابہ سے دریافت کیا: تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ نہر ہے، جو اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں عطا فرمائیں گے اور اس پر خیر کثیر ہوگی اور اس پر میری امت قیامت کے دن آئے گی۔ اس کے برتن ستاروں جتنے ہوں گے۔ ان میں سے ایک شخص کو روک دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے رب تعالیٰ! یہ میرا امتی ہے مجھے کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کون سے نئے مسئلے نکال لیے تھے۔ (مسند امام احمد :۳/ ۱۰۲)

علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ ان تمام احادیث کا خلاصہ بیان فرماتے ہیں کہ یہ ایک عظیم حوض ہوگا، جو جنت کی شراب سے سیراب ہوتا ہوگا اور وہ دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا اور کستوری سے کہیں زیادہ خوشبودار ہوگا اور وہ انتہائی زیادہ وسیع ہوگا، جس کا طول وعرض برابر ہوگا، جس کے کونے ایک مہینے کی مسافت جتنے چوڑے ہوں گے اور بعض احادیث میں آتا ہے جب بھی اس سے پانی پیا جائے گا، وہ مزید وسیع ہو جائے گا اور اس میں سے مسک، موتی، ہیرے جواہرات اور سونے کی چھڑیاں اُگیں گی اور قسما قسم کے جواہرات والے پھل دے گا۔

(العقیدہ الطحاویہ ص ۲۲۸)

[697]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ((سَيَأْتِي قَوْمٌ يُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ ، وَيُكَذِّبُونَ بِالْحَوْضِ ، وَيُكَذِّبُونَ بِالشَّفَاعَةِ ، وَيُكَذِّبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ))

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کچھ لوگ اس طرح کے آئیں گے جو تقدیر کو جھٹلائیں گے، حوض کا انکار کریں گے، شفاعت کو تسلیم نہیں کریں گے اور جہنم سے نکلنے والے لوگوں کی تکذیب کریں گے۔

[698]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ زِيَادًا ، أَوِ ابْنَ زِيَادٍ ،

---

[697] ضعیف: علی بن زید بن جدعان اور یوسف بن مہران راوی ضعیف ہیں۔ مسند أبي يعلى : 146 ، مصنف عبدالرزاق : 13364 ، وتقدم برقم : 343 ، مسند أحمد : 23/1 ، رقم : 156 .

[698] صحيح: مسند أبي يعلى : 3355 ، البعث والنشور للبيهقي : 157 ، والحديث في مسند أحمد : 230/3 ، رقم : 13405 .

قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ، عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ، مَا بَيْنَ عُمَانَ إِلَى أَيْلَةَ، وَمَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ))

ترجمة الحديث حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حوض کے برتن کتنے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جتنے ستارے صاف تاریک رات میں ہوتے ہیں۔ اس سے بھی کہیں زیادہ ہوں گے۔ جس کسی نے ایک مرتبہ پی لیا دوبارہ اس کو پیاس نہیں لگے گی اور اس کا طول وعرض برابر ہوگا جو عمان سے ایلہ تک ہوگا۔ اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔''

[722]...... حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْوَازِعِ، وَهُوَ جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى صَنْعَاءَ مَسِيرَةُ شَهْرٍ، عَرْضُهُ كَطُولِهِ، فِيهِ مِيزَابَانِ مِثْعَبَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ وَرِقٍ وَذَهَبٍ، أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، فِيهِ أَبَارِيقُ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ))

ترجمة الحديث حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''حوض کوثر کے دونوں کنارے ایلہ سے صنعاء تک ہوں گے اس کا طول وعرض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہوگا۔ سونے اور چاندی کے پرنالوں سے جنت کی طرف سے پانی آتا ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اور آسمان کے ستاروں جتنے اس میں آبخورے ہوں گے۔

[723]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا زَكَرِيَّا، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِي حَوْضًا، طُولُهُ مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ، وَإِنِّي لَأَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا ایک حوض ہوگا۔ جس کی لمبائی کعبہ سے بیت المقدس تک ہوگی۔ جو دودھ سے زیادہ سفید ہوگا اور اس کے برتن ستاروں جتنے

---

[722] **حسن وصححه الحاكم**: مسند أحمد: 424/4، رقم: 19804، مسند البزار: 3849، صحيح ابن حبان: 6458.

[723] **ضعيف**: عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الحوض، رقم: 4301، مصنف ابن أبي شيبة: 309/6، رقم: 31681، مسند أبي يعلى: 1028.

مکہ تک یا صنعاء سے مدینہ تک ہوں گے اور اس میں ستاروں جتنے آبخورے ہوں گے۔اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اورشہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔جس کسی نے ایک مرتبہ پی لیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔''

[719]...... حَـدَّثَـنَـا مُـحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ، حَـدَّثَـنَـا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ الْهُذَلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مَوْعِدَكُمْ لَحَوْضِي، طُولُهُ كَعَرْضِهِ، وَإِنَّهُ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَأَيْلَةَ، فِيهِ أَبَارِيقُ مِثْلُ الْكَوَاكِبِ، شَرَابُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الْفِضَّةِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا))

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے میں اپنے حوض کا وعدہ کرتا ہوں۔اس کا طول وعرض برابر ہوگا اور وہ مکہ سے ایلہ تک لمبا چوڑا ہوگا۔اس میں آسمان کے ستاروں جتنے آبخورے ہوں گے۔اس کا پانی چاندی سے بھی زیادہ سفید ہوگا۔،جس کسی نے ایک مرتبہ پی لیا اس کو دوبارہ پیاس نہیں لگے گی۔''

[720]...... ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى السَّيْبَانِيُّ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ الرِّيَاحِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ لِي حَوْضًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَرْضُهُ مَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى صَنْعَاءَ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا)) وَمَنْ كَذَّبَ بِهِ فَلَا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ.

ترجمة الحديث حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''قیامت کے دن میرا حوض ایلہ سے صنعاء تک ہوگا۔اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اورشہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔آسمان کے ستاروں جتنے اس میں آبخورے ہوں گے۔جس کسی نے ایک مرتبہ اس سے پی لیا اس کو دوبارہ پیاس نہ لگے گی۔'' جو اس کو جھٹلائے اللہ تعالیٰ اس کو حوض سے پانی نہ پلائے۔

[721]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ؟

---

[719] **صحيح لغيره**: مسند أحمد: 162/2، رقم: 6514، مسند البزار: 2435، وانظر ما تقدم: 701.

[720] **صحيح لغيره**: مسند الروياني: 1316، وللحديث شواهد.

[721] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبينا ﷺ، رقم: 2300 (5989)، سنن الترمذي: 2445، مسند أحمد: 149/5، رقم: 21327.

ترجمة الحديث حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے جنت کا سوال کیا اور حوض کا ذکر کیا اور یہ بھی پوچھا: کیا اس میں پھل بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ”جی ہاں، اس میں ایک درخت ہوگا۔ جس کا نام طوبیٰ ہوگا۔“ اس نے عرض کیا: ہماری سرزمین میں سے کس درخت کے مشابہ ہوگا؟ (پھر باقی حدیث ذکر کی)

[717]...... ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الضَّبِّيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَأَنَا عَلَى الْحَوْضِ)) قِيلَ: وَمَا الْحَوْضُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ شَرَابَهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ، وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ، وَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ عَدَدًا مِنَ النُّجُومِ، لَا يَشْرَبُ مِنْهُ إِنْسَانٌ فَيَظْمَأُ أَبَدًا، وَلَا يُصْرَفُ عَنْهُ إِنْسَانٌ فَيُرْوَى أَبَدًا))

ترجمة الحديث حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں حوض پر ہوں گا۔“ لوگوں نے پوچھا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حوض کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید یا کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے، اس کے برتن آسمان کے ستاروں جتنے ہوں گے جو کوئی انسان اس سے پیئے گا، وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور جو کوئی وہاں سے پی کر واپس مڑے گا، وہ ہمیشہ سیر رہے گا۔“

[718]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو سَبْرَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ، حَدِيثًا سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَأَمْلَاهُ عَلَيَّ، يَقُولُ: ((أَلَا وَإِنَّ لِي حَوْضًا، مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى مَكَّةَ، أَوْ صَنْعَاءَ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ مِثْلُ الْكَوَاكِبِ، هُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَحَدٌ))

ترجمة الحديث حضرت ابوسبرۃ فرماتے ہیں: میں نے براہ راست حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے اور مجھے انہوں نے لکھوایا بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرا ایک حوض ہوگا جس کے کنارے ایلہ سے

---

[717] موضوع: عبدالغفار بن القاسم راوی کذاب وضاع ہے۔ مسند أبي يعلى كما في جامع المسانيد لابن كثير: 67، الذيل على الحوض لبقي بن مخلد: 60.

[718] **صحيح لغيره:** مسند أحمد: 199/2، رقم: 6872، مصنف عبد الرزاق: 20852، وتقدم برقم: 701.

[714]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ حَافَّتَيْ حَوْضِي مَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى عُمَانَ ، وَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ إِلَى صَنْعَاءَ ، فِيهِ أَبَارِيقُ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ مِثْلُ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ نُجُومِ السَّمَاءِ)) قَالَ هِشَامٌ: ((مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي)) . وَرَوَاهُ مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ .

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے حوض کے دونوں کنارے ایلہ سے عمان کے درمیان کے فاصلے جتنے ہوں گے یا مدینہ سے صنعاء تک ہوں گے جس میں سونے اور چاندی کے گلاس ہوں گے جو آسمان کے ستاروں کی تعداد یا ان سے بھی زیادہ ہوں گے۔“

[715]...... وَثنا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ ، حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ زَيْدٍ الْبَكَالِيُّ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ السَّلَمِيَّ ، يَقُولُ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا حَوْضُكَ الَّذِي تُحَدِّثُ عَنْهُ؟ قَالَ: ((هُوَ مَا بَيْنَ الْبَيْضَاءِ إِلَى بُصْرَى ، ثُمَّ يَمُدُّنِي اللّٰهُ فِيهِ بِكُرَاعٍ ، فَلَا يَدْرِي بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ اللّٰهُ أَيَّ طَرَفَيْهِ))

ترجمة الحديث حضرت عتبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: آپ کا حوض کس طرح کا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”جتنی مسافت بیضاء سے بصری کے درمیان ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کے کناروں کو کشادہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی شخص اس کے کناروں کے متعلق نہیں جان سکتا۔“

[716]...... ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ زَيْدٍ الْبَكَالِيِّ ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَمِيِّ ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الْجَنَّةِ ، وَذَكَرَ الْحَوْضَ ، فَقَالَ: أَفِيهَا فَاكِهَةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ . فِيهَا شَجَرَةٌ تُدْعَى طُوبَى)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَّ شَجَرِ أَرْضِنَا يُشْبِهُ؟ ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ .

---

[714] صحيح مسلم ، كتاب الفضائل ، باب اثبات حوض نبينا ﷺ ، رقم : 2303 (5998 ، 6000) ، سنن ابن ماجه : 4304 ، 4305 ، مسند أحمد : 216/3 ، رقم : 12362 .

[715] **صحيح**: صحيح ابن حبان : 6450 ، المعجم الكبير للطبرانى : 126/17 ، رقم : 312 ، والمعجم الأوسط له : 402 .

[716] **صحيح لغيره**: مسند أحمد : 183/4 ، رقم : 17642 ، الأمالى فى آثار الصحابة لعبد الرزاق : 132 .

أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي مَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى صَنْعَاءَ، فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ بِعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ))

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے حوض کی پیمائش ایلہ سے صنعاء تک ہے، اور اس میں آسمان کے ستاروں جتنے آبخورے ہوں گے۔"

[712]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا ابْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى صَنْعَاءَ، وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ بِعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ)) وَفِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي الْحَوْضِ. رَوَاهُ شُعَيْبٌ، وَيُونُسُ، وَعُقَيْلٌ، وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ، وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَعُثْمَانُ التَّيْمِيُّ، وَأَبُو مَنِيعٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْعَوْصِيُّ. وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "میرا حوض ایلہ سے صنعاء تک ہوگا اور اس پر آسمان کے ستاروں جتنے آبخورے ہوں گے" اور اس کے متعلق ایک روایت امام زہری رحمہ اللہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں جو حوض کے متعلق ہے اور اسے شعیب، یونس، عقیل، ابن ابی عتیق، موسیٰ بن عقبہ، عثمان تیمی، ابومنیع اور اسحاق بن یحییٰ العوصی بھی روایت کرتے ہیں، نیز یہ روایت معمر، ابن اخی الزہری اور عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز سے بھی آتی ہے۔

[713]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، ثنا أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِي حَوْضًا كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ، آنِيَتُهُ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ))

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرا حوض ایلہ سے صنعاء تک لمبا اور چوڑا ہوگا اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں جتنے ہوں گے۔"

---

[712] مسند الشاميين للطبراني: 1697، والحديث في صحيح البخاري: 6580، وصحيح مسلم: 2303 (5995).

[713] صحيح: المتفق والمفترق للخطيب: 567، التدوين في أخبار قزوين، التاريخ الكبير للبخاري: 323/3، 17/3، بغية الطلب في تاريخ خلب: 3670/8.

((أَنَا عِنْدَ عُقْرِ حَوْضِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَذُودُ النَّاسَ عَنْهُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ ، إِنِّي لَأَضْرِبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفَضَّ)) . وَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَرَابِهِ ، فَقَالَ: ((أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، فِيهِ مِيزَابَانِ ، أَحَدُهُمَا وَرِقٌ ، وَالْآخَرُ ذَهَبٌ))

ترجمة الحديث رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن اپنے حوض کے اس مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں سے لوگ پانی پیتے ہیں اور یمن والوں کے لیے دوسرے لوگوں کو ہٹاؤں گا اور میں انہیں اپنی لاٹھی سے ماروں گا۔ رسول اللہ ﷺ سے اس کے مشروب کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: ''وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا اور اس کے دو پرنالے ہوں گے جن میں سے ایک چاندی کا اور دوسرا سونے کا ہوگا۔

[709]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا ابْنُ نُصَيْرٍ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَا عِنْدَ عُقْرِ حَوْضِي)) ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

ترجمة الحديث رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض سے پانی پینے کی جگہ پر ہوں گا۔'' باقی حدیث ذکر کی۔

[710]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ بَعْضِ مَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِي حَوْضًا كَمَا بَيْنَ عُمَانَ إِلَى عَدَنَ)) ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

ترجمة الحديث حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا حوض عمان سے عدن کے درمیان تک ہوگا۔'' پھر باقی روایت ذکر کی۔

[711]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ ، قَالَ: وَثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ

---

[709] **صحيح**: مصنف ابن أبی شيبة : 46/7، رقم : 34103، مسند الرويانی : 608.

[710] **صحيح لغيره**: المعجم الكبير للطبرانی : 1443، معرفة الصحابه لأبی نعيم : 1415، وليس فيما "عمن حدثه" العلل لابن أبی حاتم : 2160

[711] **صحيح**: عبداللہ بن صالح کی متابعت سعید بن عفیر نے کی ہے۔ التمهيد لابن عبد البر : 298/2 وانظر الحديث الآتی .

ذُكِـرَ عِـنْـدَهُ الْحَوْضُ ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ أَنَسًا ، فَقَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَأَسُوءَنَّهُ غَدًا . فَقَالَ: مَا أَنْكَرْتُمْ مِنَ الْحَوْضِ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ ، وَلَقَدْ أَدْرَكْتُ عَجَائِزَ بِالْمَدِينَةِ لا يُصَلِّينَ صَلَاةً إِلَّا سَأَلْنَ اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ يُورِدَهُنَّ حَوْضَ مُحَمَّدٍ ﷺ .

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ زیاد یا ابن زیاد کے پاس حوض کا ذکر کیا گیا اور اس نے حوض کا انکار کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار میں اللہ کی قسم کل ضرور اس کی طبیعت صاف کروں گا، پھر کہا: تم نے حوض کی کس بات سے تعجب کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اے ابوحمزہ! کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے حوض کا تذکرہ کرتے سنا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ وہ حوض کا ذکر فرماتے تھے۔ میں نے مدینے کی بوڑھی عورتوں کو پایا جب وہ نماز پڑھتی تھیں تو اس بات کا ضرور سوال کرتی تھیں کہ اللہ انہیں حضرت محمد ﷺ کے حوض پر لے جائے۔

[699]...... حَـدَّثَـنَـا أَبُـو بَـكْـرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّـانَ ، عَـنْ زَيْـدِ بْـنِ أَرْقَمَ ، قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ ، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ: مَا أَحَادِيثُ تَبْلُغُنَا وَتَرْوُونَهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، لا نَسْـمَعُهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ ، وَتُحَدِّثُ أَنَّ لَهُ حَوْضًا؟ فَقَالَ: لَقَدْ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَعَدْنَاهُ .

ترجمة الحديث: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے پاس عبید اللہ بن زیاد نے پیغام بھیجا۔ میں اس کے پاس آیا۔ اس نے کہا: یہ کس طرح کی احادیث ہیں جو ہمیں پہنچی ہیں اور تم انہیں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہو، جنھیں ہم نے کتاب اللہ سے تو نہیں سنا اور تم بیان کرتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ کا حوض ہوگا۔ انہوں نے فرمایا: یقیناً ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق بیان فرمایا تھا اور ہم نے آگے بیان کر دیا۔

[700]...... حَـدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، قَـالَ: شَكَّ عُبَيْـدُ الـلّٰـهِ بْـنُ زِيَادٍ فِي الْحَوْضِ ، وَكَانَتْ فِيهِ حَرُورِيَّةٌ ، فَقَالَ: أَرَأَيْتُمُ الْـحَـوْضَ الَّـذِي تَـذْكُرُونَ مَا أَرَاهُ شَيْئًا . فَقَالَ لَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: عِنْدَكَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَـأَرْسِلْ إِلَيْهِمْ فَسَلْهُمْ فَأَرْسَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَوْضِ ،

[699] صحيح: مسند أحمد : 366/4، رقم : 19266 ، مصنف ابن أبي شيبة : 309/6، رقم : 31680، مسند البزار : 4335 .

[700] حسن: مسند أحمد : 371/4 ، رقم : 19340 ، الحوض والكوثر لبقى بن مخلد : 43، مصنف عبد الرزاق : 20852 .

فَحَدَّثَهُ حَدِيثًا مُوَثَّقًا أَعْجَبَهُ ، فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: لا وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيهِ أَخِي . قَالَ: لا حَاجَةَ لَنَا فِي حَدِيثِ أَخِيكَ .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن بریدۃ فرماتے ہیں: عبید اللہ بن زیاد نے حوض کے بارے شک کیا اور اس میں بعض خارجیوں والی باتیں پائی جاتی تھیں، اس نے کہا: تمہارے حوض والی باتیں تو مجھے صحیح معلوم نہیں ہوتیں۔ اس کے بعض ساتھیوں نے کہا: تیرے پاس رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت موجود ہے۔ تو ان کی طرف پیغام بھیج کر ان سے دریافت کر لے۔ عبید اللہ بن زیاد نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، انہوں نے ایک پختہ حدیث بیان کی، جو اسے بہت اچھی لگی، لیکن اس نے کہا: تو نے خود نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث سنی تھی؟ انہوں نے کہا، نہیں! بلکہ مجھے میرے بھائی نے بیان کی ہے۔ اس نے کہا مجھے تیرے بھائی کی حدیث کی کوئی ضرورت نہیں۔

[701]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، ثنا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ الْهُذَلِيِّ ، قَالَ: كَانَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ يُكَذِّبُ بِالْحَوْضِ بَعْدَمَا سَأَلَ عَنْهُ أَبَا بَرْزَةَ ، وَالْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ ، وَعَائِذَ بْنَ عَمْرٍو ، وَرَجُلًا آخَرَ .

ترجمة الحديث حضرت ابوسبرۃ الہذلی فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد حوض کو جھٹلایا کرتا تھا۔ حالانکہ اس نے اس کے متعلق حضرت ابو برزہ، حضرت براء بن عازب، حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور ایک دوسرے شخص سے سن رکھا تھا۔

[702]...... حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى السَّيْبَانِيُّ ، حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ ، ثنا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ الرِّيَاحِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ قَالَ لِجُلَسَائِهِ: هَلْ هَا هُنَا أَحَدٌ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْحَوْضِ؟ قَالَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ: قَالَ: إِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هَذَا الدَّحْدَاحُ . قَالَ: إِنَّمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْكَ لِتُحَدِّثَنَا عَنِ الْحَوْضِ . سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ حَوْضًا . . .)) فَذَكَرَهُ .

ترجمة الحديث حضرت سلامہ الریاحی فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد نے اپنے پاس بیٹھنے والوں کو کہا کہ یہاں کوئی ایسا شخص ہے، جو حوض کے متعلق حدیث بیان کرتا ہو؟ حضرت ابو برزہ الاسلمی نے کہا: تمہیں اس کے متعلق یہ دحداح بیان کریں گے۔ اس نے کہا ہم نے تیری طرف پیغام بھیجا ہے تا کہ تو ہمیں حوض کے متعلق کوئی حدیث

[701] صحيح لغيره: مسند أحمد : 162/2، رقم : 6514، مسند البزار : 2435، المستدرك للحاكم : 75/1، رقم : 253.

[702] ضعيف: صالح المری ضعیف اور سلامہ الریاحی مجهول ہے۔ مسند الرویانی : 1316 وسيأتی برقم : 720، وانظر الحديث السابق، والحديث فی سنن أبی داؤد : 4749.

بیان کرے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بے شک حوض۔ اس کے بعد باقی حدیث ذکر کی۔

[703]...... حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: شَكَّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ فِي الْحَوْضِ، فَأَرْسَلَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، وَإِلَى أَبِي بَرْزَةَ قَالَ أَبُو بَرْزَةَ: مَنْ كَذَّبَ بِهِ فَلَا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ.

ترجمة الحديث حضرت ابن بریدۃ فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد نے حوض کے بارے میں شک کیا تو اس نے مزینہ کے ایک شخص اور حضرت ابو برزہ کی طرف پیغام بھیجا۔ حضرت ابو برزہ نے فرمایا: جو شخص حوض کو تسلیم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اسے حوض کوثر کا پانی نہ پلائیں۔

[704]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا خَالِدٌ الْأَحْمَرُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لَكَ حَوْضًا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَأَحَبُّ مَنْ وَرَدَهُ عَلَيَّ قَوْمُكِ))

ترجمة الحديث حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! آپ کا حوض ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''جی ہاں اور حوض پر جو لوگ وارد ہوں گے ان میں سے تیری قوم مجھے زیادہ محبوب ہے۔''

[705]...... ثنا ابْنُ حِسَابٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: قَالَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ، فَذَكَرَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ کی طرح۔

[706]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، ثنا أَبُو سَلَامٍ الْأَسْوَدُ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَوْضِي كَمَا بَيْنَ عَدَنٍ إِلَى عُمَانَ، أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَطْيَبُ

---

[703] حسن: مسند أحمد: 371/4، رقم: 19340، مصنف عبد الرزاق: 20852.

[704] ضعيف: محمد بن یحییٰ بن حبان کا سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں ہے۔ مسند أحمد: 409/6، رقم: 27315، مصنف عن أبي شيبة: 305/6، رقم: 31656، المعجم الكبير للطبراني: 233/24، رقم: 590.

[705] ضعيف: سند منقطع ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 233/24، رقم: 589.

[706] صحيح لغيره: الآحاد والمثاني للمصنف: 459، وسيأتي برقم: 749، الشريعة للآجری: 1118، من طريق آخر وسنده صحيح.

رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ ، أَكْوَابُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا))

ترجمة الحديث حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ ہیں) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا حوض عدن اور عمان کے درمیان مسافت جتنا وسیع ہوگا، جو دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور کستوری سے زیادہ مہک والا ہوگا۔ اس کے پیالے آسمان کے ستاروں جتنے ہوں گے۔ جس نے ایک مرتبہ اس سے پی لیا اس کو دوبارہ کبھی پیاس نہیں لگے گی۔''

[707]...... ثنا الْحَوْطِيُّ ، ثنا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ شَدَّادُ الضَّرِيرُ ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ ، قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ لِي: ادْنُ ادْنُ ، فَدَنَوْتُ حَتَّى كَادَتْ رُكْبَتِي تَلْزَقُ رُكْبَتَهُ ، فَقَالَ: حَدِّثْنِي حَدِيثَ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَوْضِ ، فَقَالَ: ((حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى عُمَانَ ، أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ ، وَأَكْوَابُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا))

ترجمة الحديث حضرت ابوسلام فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے میری طرف پیغام بھیجا میں ان کے پاس حاضر ہوا۔ میں جب ان پر داخل ہوا تو مجھے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ میرے قریب ہو کر بیٹھو۔ میں ان کے اتنا قریب ہوا کہ میرے گھٹنے ان کے گھٹنوں کے ساتھ لگنے کو تھے۔ انہوں نے کہا: مجھے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کے متعلق حدیث بیان فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا حوض عدن اور عمان کی درمیانی مسافت جتنا ہوگا۔ جو شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا اور آسمان کے ستاروں جتنے اس کے آبخورے ہوں گے۔ جس شخص نے اس سے ایک مرتبہ پی لیا، اس کو دوبارہ کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔''

شرح عدن اور عمان: عدن ایک مشہور شہر ہے جو یمن کا ساحل ہے اور عمان مشرق اردن میں ایک شہر ہے۔ یہ مسافت کتنی ہے، علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ مہینے کی مسافت ہے۔ (شرح العقیدہ ص ۲۲۸) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ایلہ سے صنعاء یمن کے درمیان مسافت کا ذکر ہے۔ (مسند احمد: ۳/ ۲۲۵ ، ۳۳۸)

[708]...... ثنا عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

---

[707] حسن: ابومحمد شداد بن عبیداللہ راوی صدوق ہے۔ الآحاد والمثانی للمصنف : 460، مسند عمر بن عبد العزيز للباغدری : 64، والحديث فی سنن الترمذی : 2444، وسنن ابن ماجه : 4303.

[708] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبينا ﷺ، رقم : 2301 (5990)، مسند أحمد : 283/5، رقم : 22447، مصنف ابن أبی شيبة : 306/6، رقم : 31672.

ہوں گے اور قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے۔“

[724]...... حَدَّثَنِی أَبُو بَکْرٍ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: حَوْضُ النَّبِيِّ ﷺ أَبْيَضُ مِثْلُ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ، آنِيَتُهُ مِثْلُ عَدَدِ النُّجُومِ، مَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى صَنْعَاءَ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا.

ترجمة الحديث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا حوض دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا، اور کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوگا۔ آسمان کے ستاروں جتنے برتن اس کے ہوں گے اور اس کی مسافت ایلہ سے صنعاء تک ہوگی جس کسی نے ایک مرتبہ اس سے پی لیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔“

[725]...... ثنا هُدْبَةُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: مَا بَيْنَ طَرَفَيْ حَوْضِ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَمِصْرَ، وَإِنَّ آنِيَتَهُ أَكْثَرُ، أَوْ مِثْلُ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ، أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ، وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا.

ترجمة الحديث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے حوض کے دونوں کنارے ایلہ سے مصر تک ہوں گے اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے اور وہ شہد سے زیادہ میٹھا، کستوری سے زیادہ خوشبودار، برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوگا۔ جس کسی نے ایک مرتبہ اس سے پانی پی لیا پھر کبھی دوبارہ اس کو پیاس نہیں لگے گی۔“

[726]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ))

ترجمة الحديث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے آگے حوض

---

[724] حسن صحيح: مصنف ابن أبی شيبة: 310/6، رقم: 31688، مسند أحمد: 390/5، رقم: 23317، والحديث فی صحيح مسلم: 248 (583) باختلاف.

[725] حسن صحيح: مسند أحمد: 394/5، رقم: 23346، مسند البزار: 2911.

[726] صحيح البخاری، كتاب الرقاق، باب فی الحوض، رقم: 6577، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب إثبات حو ض نبينا ﷺ، رقم: 2299 (5986)، مصنف ابن أبی شيبة: 306/6، رقم: 31664.

ہو گا جو جرباء سے اذرح تک لمبا چوڑا ہو گا۔''

[727]...... ثـنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ، فِيهِ أَبَارِيقُ كَالنُّجُومِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا))

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے آگے ایک حوض ہو گا جو جرباء سے اذرح جتنا لمبا چوڑا ہو گا اور اس کے آسمان کے ستاروں جتنے برتن ہوں گے، جس کسی نے ایک مرتبہ اس سے پانی پی لیا اسے کبھی دوبارہ پیاس نہیں لگے گی۔''

[728]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، ثنا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، زَوَايَاهُ سَوَاءٌ، وَمَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ، وَرَائِحَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا))

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہو گا۔ اس کے دونوں کنارے برابر ہوں گے اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہو گا۔ اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ مہکے گی اور اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں جتنے ہوں گے۔ جس کسی نے ایک مرتبہ اس سے پانی پی لیا اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے گی۔''

[729]...... ثنا دُحَيْمٌ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا صَفْوَانُ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي الْيَمَانِ الْهَوْزَنِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْأَخْنَسِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا سَعَةُ حَوْضِكَ؟ قَالَ: ((كَمَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى عُمَانَ)) وَأَوْسَعُ، وَأَوْسَعُ ((، يُشِيرُ بِيَدِهِ،)) فِيهِ مِثْعَبَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ. قَالَ: فَمَا حَوْضُكَ؟ قَالَ: ((أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَطْيَبُ رَائِحَةً

---

[727] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ، رقم: 2299 (5988)، مسند أحمد: 134/2، رقم: 6181.

[728] صحيح البخاری، كتاب الرقاق، باب فی الحوض، رقم: 6579، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبينا ﷺ، رقم: 2292 (5971).

[729] صحيح: ولید بن مسلم کی متابعت کی گئی ہے۔ مسند أحمد: 250/5، رقم: 22156، صحيح ابن حبان: 6457، المعجم الكبير للطبرانی: 7672.

مِنَ الْمِسْكِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا، وَلَمْ يَسْوَدَّ وَجْهُهُ أَبَدًا))

ترجمة الحديث حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ یزید بن الاخنس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! آپ کے حوض کی وسعت کس قدر ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''عدن سے عمان جتنی یا اس سے بھی زیادہ، اس میں سونے اور چاندی کے دو نالے ہوں گے۔'' اس نے دوبارہ کہا۔ حوض کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوگا۔ جس کسی نے ایک مرتبہ اس سے پی لیا دوبارہ اسے پیاس نہیں لگے گی اور کبھی بھی اس کا چہرہ سیاہ نہیں ہوگا۔''

[730]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ثنا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ - رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ -، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ مَا بَيْنَ حَوْضِي مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَصَنْعَاءَ)) . فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: مَا سَمِعْتَ شَيْئًا غَيْرَ هَذَا؟ قَالَ: لَا . قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: ((وَفِيهِ آنِيَةٌ كَالْكَوَاكِبِ)).

ترجمة الحديث حضرت سعید بن خالد فرماتے ہیں: میں نے بنوخزاعہ کے ایک آدمی حارثہ سے سنا: وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میرا حوض مکہ اور صنعاء کے درمیان جتنا ہوگا۔'' مستورد نے کہا اس کے علاوہ کچھ نہیں سنا؟ اس نے کہا: نہیں۔ مستورد نے کہا: ''اس میں ستاروں جتنے برتن ہوں گے۔''

[731]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، وابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي))

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری قبر اور منبر کے درمیان والا زمین کا ٹکڑا جنت کا ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر حوض پر ہوگا۔''

[١٥٦]...... بَابٌ

باب:

[732]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ،

---

[730] صحيح البخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، رقم: 6591، 6592، صحيح مسلم، کتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ، رقم: 2298 (5982)، المعجم الكبير للطبرانی: 3262.

[731] صحيح البخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، رقم: 6588، صحيح مسلم، کتاب الحج، باب ما بين قبره ﷺ ومنبره، رقم: 1391 (3370)، مصنف ابن أبی شيبة: 305/6، رقم: 31659.

حَدَّثَنِی سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ تَعَالَى الْعِبَادَ لِصَعِيدٍ وَاحِدٍ نَادَى مُنَادٍ: لِيَلْحَقْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، وَيَبْقَى الْمُسْلِمُونَ عَلَى حَالِهِمْ، فَيَأْتِيهِمْ فَيَقُولُ: مَا بَالُ النَّاسِ ذَهَبُوا وَأَنْتُمْ هَا هُنَا؟ فَيَقُولُونَ: نَنْتَظِرُ إِلٰهَنَا. فَيَقُولُ: فَتَعْرِفُونَهُ؟ فَيَقُولُونَ: إِذَا تَعَرَّفَ لَنَا عَرَفْنَاهُ. قَالَ: فَيَكْشِفُ لَهُمْ عَنْ سَاقٍ فَيَقَعُونَ سُجَّدًا، وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ﴾ [القلم: 42]

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک میدان (محشر) میں اکٹھا کریں گے تو ایک منادی کرنے والا آواز دے گا: ہر امت جس کسی کی عبادت کرتی رہی اس کے ساتھ چلی جائے۔ (چنانچہ جو لوگ غیر اللہ کی عبادت کرتے رہے ہوں گے ان معبودوں کے ساتھ مل جائیں گے) اور مسلمان اپنی حالت پر باقی کھڑے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاس تشریف لے آئیں گے اور فرمائیں گے: لوگ تو چلے گئے اور تم یہاں کھڑے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اپنے معبود کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم اپنے معبود کو پہچان لو گے؟ وہ کہیں گے جب اللہ تعالیٰ کو ہم دیکھیں گے ہم اسے پہچان لیں گے۔“ آپ ارشاد فرماتے ہیں: ”تو اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی مبارک سے پردہ اٹھائیں گے تو سبھی سجدے میں گر پڑیں گے یہی اللہ تعالیٰ کے اس قول سے مراد ہے: ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ﴾ (القلم: ٤٢) ”جس دن پنڈلی سے کپڑا اٹھادیا جائے گا اور وہ (منافقین) سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو وہ سجدہ نہ کرسکیں گے۔“

شرح: صحیح مسلم کی روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ منافقین اور ریا کار لوگ سجدہ نہ کرسکیں گے اور باقی مسلمان سجدہ کریں گے اور اس میں یہ بھی آتا ہے کہ منافقین کی کمریں تختے کی مانند ہو جائیں گی اور وہ سجدہ نہ کرسکیں گے۔

[١٥٧] ......بَابٌ

باب:

[733]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ طَلْحَةَ مَوْلَى قَبِيصَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَنْتُمْ بِجُزْءٍ مِنْ مِائَةِ أَلْفٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ)). قُلْنَا لِزَيْدٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: سِتَّمِائَةٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ.

---

[732] حسن: سنن الدارمی: 2845، صفات رب العالمین لابن المحب: 43 وانظر ما تقدم برقم: 475.

[733] صحیح: اعمش کی متابعت شعبہ نے کی ہے۔ سنن أبی داؤد، كتاب السنة، باب فی الحوض، رقم: 4746، مسند أحمد: 367/4، رقم: 19268، مصنف ابن أبی شیبة: 310/6، رقم: 31687.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جتنی مخلوق میرے پاس حوض کوثر پر آئے گی تم اس کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو۔'' حضرت طلحہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اس وقت تمہاری تعداد کتنی تھی؟ (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا) انہوں نے فرمایا: قریباً چھ یا سات سو۔

[734]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ، ثنا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا، يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَارِدَةً))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے حوض ہوگا جس کے ساتھ وہ فخر کریں گے کہ کس کے پاس زیادہ لوگ پانی پینے آتے ہیں اور مجھے امید ہے کہ سب سے زیادہ لوگ میرے پاس آئیں گے۔''

[735]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَاللهِ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہارا حوض پر میزبان ہوں گا۔ واللہ! گویا میں اب حوض کو دیکھ رہا ہوں۔''

[۱۵۸]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ

باب: فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں حوض پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا''

الفرط: پانی کی طرف قوم سے آگے بڑھنے والا۔ اس میں واحد جمع برابر ہیں کہا جاتا ہے: فَـرَطَ، يَـفْـرُطُ فَهُوَفَارِطٌ، فِرِطٌ، فَرَطٌ (مصباح اللغات)

نہایہ میں ہے کہ عرب لوگ کہتے ہیں: فَرَطَ، يَفْرُطُ فَهُوَفَارِطٌ، فَرِطٌ، فَرَطٌ۔ جب کوئی شخص آگے بڑھ

---

[734] ضعيف: سعید بن بشیر راوی ضعیف ہے نیز قتادہ مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ سنن الترمذی، كتاب صفة القيامة، باب ماجاء فی صفة الحوض، رقم: 2443، وقال: حسن غريب، المعجم الكبير للطبرانی: 6881، ومسند الشاميين: 2647.

[735] صحيح البخاری، كتاب الرقاق، باب فی الحوض، رقم: 6590، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ، رقم: 2296 (5976).

کر لوگوں کے لیے پانی تلاش کرے اور رسیاں ڈول حوض وغیرہ ان کے لیے تیار کرے۔" (لغات الحدیث)

جیسے حدیث میں آتا ہے: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ (میں حوض کوثر پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا") اور مردہ بچے کی نماز جنازہ میں یہی لفظ آتا ہے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا، یعنی اے اللہ اس کو ہمارے لیے ایسا اجر بنا دے جو ہم سے پہلے پہنچ جائے۔

[736]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ))

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں حوض پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا۔"

[737]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ))

ترجمة الحديث: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں حوض پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا۔

[738]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: وَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: ((أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ))

ترجمة الحديث: حضرت عامر بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ کہ مجھ کو کوئی ایسی چیز لکھ بھیجیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ انہوں نے لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: "میں حوض پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا۔"

---

[736] صحيح البخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، رقم: 6575، صحيح مسلم، کتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ، رقم: 2297 (5978).

[737] صحيح لغيره: مسند الشاميين للطبرانی: 1405، دلائل النبوة للبيهقی: 403/6، 404، المعرفة والتاريخ للفسوی: 329/2 وسيأتی برقم: 767.

[738] صحيح مسلم، کتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ، رقم: 2305 (6003)، مسند أحمد: 89/5، رقم: 20830، مصنف ابن أبی شيبة: 305/6، رقم: 31657.

[739]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ))

ترجمة الحديث حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''میں حوض پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا۔''

[740]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَإِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

ترجمة الحديث حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن حوض پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا۔

[741]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَمَنْ وَرَدَ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا))

ترجمة الحديث حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا۔ جو کوئی میرے پاس آ جائے گا وہ حوض سے پیے گا اور جو کوئی ایک مرتبہ اس سے پانی پی لے گا تو اس کو دوبارہ کبھی پیاس نہیں لگے گی۔''

[742]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ))

ترجمة الحديث حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں حوض پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا۔''

---

[739] **صحيح**: سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب لا ترجعوا بعدى كفارا......، حديث: 3944، مصنف ابن أبى شيبة: 305/6، رقم: 31658، مسند الحميدى: 798، مسند أحمد: 351/4، رقم: 19084.

[740] **صحيح لغيره**: تفرد به المصنف وسيأتى برقم: 1465.

[741] **صحيح**: مصنف ابن أبى شيبة: 306/6، رقم: 31668، مسند أحمد: 339/5، رقم: 22873، والحديث فى صحيح البخارى: 6583، وصحيح مسلم: 2290 (5968).

[742] **صحيح**: تاريخ الرقة لأبى علي القشيرى: 355.

[743]...... ثنا دُحَيْمٌ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ کی طرح۔

[744]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُمِّيُّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَنَا مُمْسِكٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَتَغْلِبُونَ، تَقَاحَمُونَ فِيهَا تَقَاحُمَ الْفَرَاشِ وَالْجَنَادِبِ، وَأُوشِكُ أَنْ أُرْسِلَ بِحُجَزِكُمْ، وَأَفْرُطَ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَتَرِدُونَ وَتَعُودُونَ عَلَيَّ جَمْعًا وَأَشْتَاتًا))

ترجمة الحديث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں کمروں سے پکڑ کر آگ سے بچا رہا ہوں اور تم مجھ پر غالب آتے ہو اور پتنگوں اور حشرات الارض کی طرح اس میں کودتے ہو اور قریب ہے میں تمہیں چھوڑ دوں اور حوض پر میں تم سے پہلے پہنچ جاؤں تم سبھی میرے پاس اکیلے اکیلے اور گروہوں کی شکل میں آؤ گے۔''

[745]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ثُمَّ أَنَا فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ))

ترجمة الحديث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا۔''

[746]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا نُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا قُحَافَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسَطَ النَّاسِ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَقَالَ:

---

[743] صحيح: المعجم الكبير للطبراني: 5760.

[744] حسن: مصنف ابن أبي شيبة: 309/6، رقم: 31678، مسند البزار: 204، مسند عمر بن الخطاب، ليعقوب بن شيبة، ص: 84.

[745] صحيح لغيره: مسند أحمد: 257/1، رقم: 2327، التاريخ الكبير لابن أبي خيثمة: 181، مسند البزار: 5110 وسيأتي برقم: 773.

[746] ضعيف: نمیر بن یزید اور قحافہ بن ربیعہ راوی مجہول ہیں۔ المعجم الكبير للطبراني: 7632، ومسند الشاميين له: 1242، حديث عقبة بن عامر رضي الله عنه، تقدم برقم: 735.

((أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ مُكَاثِرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَا تُخْزُونِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَإِنِّي جَالِسٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ)) وَفِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمة الحديث: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''امابعد! انبیاء علیہم السلام قیامت کے دن فخر کریں گے کہ کس کے پیروکار زیادہ ہوتے ہیں تم مجھے قیامت کے دن رسوانہ کرنا، میں حوض پر بیٹھ کر تمہارا انتظار کروں گا۔''

نوٹ: ......اس کے متعلق حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت آتی ہے جو رقم نمبر ۷۳۵ کے تحت گزر چکی ہے اور وہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

[۱۵۹]...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَوَّلُ مَنْ يَرِدُ عَلَيْهِ حَوْضَهُ

باب: فرمان نبوی ﷺ کے مطابق حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والے خوش نصیب کون؟

[747]...... ثنا الْحَوْطِيُّ، ثنا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ شَدَّادُ الضَّرِيرُ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ، قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَدِمْتُ إِلَيْهِ، فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ: ادْنُهُ ادْنُهُ، حَتَّى كَادَتْ رُكْبَتِي تَلْزَقُ بِرُكْبَتِهِ، قَالَ: حَدِّثْنِي حَدِيثَ ثَوْبَانَ فِي الْحَوْضِ، قَالَ: سَمِعْتُ ثَوْبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى عُمَانَ، أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَكْوَابُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا، وَأَوَّلُ النَّاسِ عَلَيَّ وُرُودًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ، الشُّعْثُ رُؤُوسًا، الدُّنْسُ ثِيَابًا، الَّذِينَ لَا تُفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السُّدَدِ، وَلَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ، الَّذِينَ يُعْطُونَ كُلَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَلَا يُعْطَوْنَ الَّذِي لَهُمْ))

ترجمة الحديث: حضرت ابوسلام فرماتے ہیں: میری طرف حضرت عمر عبدالعزیز رحمہ اللہ نے پیغام بھیجا میں آپ کے پاس گیا۔ مجھے فرمانے لگے: قریب آجاؤ۔ انتہائی قریب آکر بیٹھ جاؤ حتی کہ قریب تھا کہ میرے گھٹنے ان کے گھٹنوں کو جا ٹکراتے اور انہوں نے مجھے حوض کے متعلق ثوبان کی حدیث بیان کرنے کو کہا تو میں نے کہا کہ میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''میرا حوض عدن سے عمان تک ہوگا۔ جو شہد سے زیادہ میٹھا۔ دودھ سے زیادہ سفید، اور اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں جتنے ہوں گے۔ جس کسی نے اس سے ایک مرتبہ پانی پی لیا۔ اسے کبھی دوبارہ پیاس نہیں لگے گی اور سب سے پہلے میرے پاس فقراء

[747] حسن: الآحاد والمثانی للمصنف: 460، مسند عمر بن عبد العزیز للباغندی: 64 وتقدم برقم: 707.

مہاجرین آئیں گے جن کے (دنیا میں) سر پراگندہ ہوں گے اور ان کے کپڑے غبار آلود ہوں گے۔ جن کے لیے دروازے نہیں کھولے جاتے ہوں گے اور نہ ہی وہ نازونعمت میں پلی عورتوں کے ساتھ شادی کر سکتے ہوں گے اور وہ بیچارے اپنے حقوق تو ادا کرتے ہوں گے لیکن ان کے حقوق کی کوئی پروا نہیں کی جاتی ہوگی۔"

[748]...... حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اللَّيْلِ، قَالَ: لَقِيتُ حَسَنًا عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ عِنْدِ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَوَّلُ مَنْ يَرِدُ عَلَى الْحَوْضَ أَهْلُ بَيْتِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي مِنْ أُمَّتِي))

ترجمة الحديث: حضرت سفیان بن اللیل کہتے ہیں: میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ملا جس وقت وہ حضرت امیر معاویہ کے پاس سے واپس آ رہے تھے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے پہلے میرے حوض پر میرے اہل بیت آئیں گے اور وہ جو امت میں سے میرے ساتھ محبت کرتے ہوں گے۔"

[749]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، ثنا أَبُو سَلَامٍ الْأَسْوَدُ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: - وَذُكِرَ الْحَوْضُ - قَالَ: ((وَأَكْثَرُ النَّاسِ عَلَيَّ وَارِدَةً فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ)). قُلْنَا: وَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الشُّعْثُ رُؤُوسًا، الدَّنِسَةُ ثِيَابًا، الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ، وَلَا يُفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السُّدَدِ، الَّذِينَ يُعْطُونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَلَا يُعْطَوْنَ الَّذِي لَهُمْ))

ترجمة الحديث: رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ حضرت ثوبان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور آپ حوض کا ذکر فرما رہے تھے کہ سب سے زیادہ میرے پاس فقراء مہاجرین آئیں گے۔ ہم نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: "وہ پراگندہ سر، غبار آلود کپڑے والے ہوں گے جو نازونعمت میں پلی عورتوں کے ساتھ شادی نہیں کر سکتے ہوں گے اور ان کے لیے دروازے نہیں کھولے جاتے ہوں گے جو اپنے حقوق تو بخوبی ادا کرتے ہیں لیکن ان کے حقوق ادا نہیں کیے جاتے۔"

---

[748] ضعيف جداً: السری بن اسماعیل راوی متروک ہے اور سفیان بن اللیل مجہول ہے۔ الاوائل للمصنف: 183، مسند الفردوس، زهر الفردوس: 11.

[749] صحيح لغيره: الآحاد والمثاني للمصنف: 459، وانظر ما تقدم برقم: 706.

[750]...... حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْكَلَاعِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ وقَتَادَةَ يُحَدِّثَانِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ إِلَّا التَّقِيُّ النَّقِيُّ، الَّذِينَ يُعْطُونَ مَا عَلَيْهِمْ فِي يَسَرَةٍ، وَلا يُعْطَوْنَ مَا لَهُمْ فِي عُسْرَةٍ))

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے حوض پر صرف متقی اور پاک باز لوگ ہی آئیں گے جو فراوانی میں اپنے حقوق ادا کرتے ہیں اور تنگی کے وقت ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔''

[751]...... حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ، ثنا أَبُو هُنَيْدَةَ الْبَرَاءُ بْنُ نَوْفَلٍ، عَنْ وَالانَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: . . . فَأَقُولُ: أَيْ رَبِّ، جَعَلْتَنِي سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ وَلا فَخْرَ، وَأَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلا فَخْرَ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ أَكْثَرُ مِمَّا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ

ترجمة الحديث: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں کہوں گا: اے میرے رب تعالیٰ! آپ نے مجھے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار بنا دیا ہے اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں اور میں پہلا وہ شخص ہوں جس سے قبر پھٹے گی اور اس پر بھی مجھے کوئی فخر نہیں حتی کہ میرے پاس جو لوگ حوض کوثر پر آئیں گے وہ صنعاء سے ایلہ کے درمیانی حصے سے بھی زیادہ ہوں گے۔''

[١٦٠]...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ وَعَدَ مَنْ تَمَسَّكَ بِأَمْرِهِ وُرُودَ حَوْضِهِ

باب: فرمان نبوی ﷺ کے مطابق جو کوئی سنت رسول کو تھامے رکھے گا وہ حوض کوثر پر ضرور آئے گا

[752]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ))

---

[750] ضعيف جداً: مسیّب بن واضح اور محمد بن عمر الکلاعی راوی ضعیف و منکر الحدیث ہیں۔ الكامل لابن عدى : 435/7.

[751] حسن: اسے ابوعوانہ اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔ مسند أحمد : 4/1، رقم : 15، مسند البزار : 75، مسند أبى يعلى : 56 مطولاً وسيأتي برقم : 812.

[752] صحيح البخارى، كتاب مناقب الأنصار، باب قول النبى ﷺ للأنصار......، رقم : 3792، صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب الأمر بالصبر عند ظلم الولاة، رقم : 1845 (4779)، مصنف ابن أبى شيبة : 306/6، رقم : 31669.

ترجمة الحديث حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میرے بعد (اپنے ساتھ) ترجیحی سلوک دیکھو گے۔ تم نے صبر کا مظاہرہ کرنا ہے حتیٰ کہ تمہاری اور میری ملاقات حوض پر ہو گی۔“

[753]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْأَنْصَارِ: ((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ))

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انصار سے فرمایا: ”تم میرے بعد ترجیحی سلوک دیکھو گے تم نے صبر کرنا ہے حتیٰ کہ تمہاری ملاقات مجھ سے حوض کوثر پر ہو گی۔“

[754]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ الرُّكَيْنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِي: كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ

ترجمة الحديث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے بعد تم میں دو نائب چھوڑے جا رہا ہوں: ایک کتاب اللہ اور دوسرا میرا اہل بیت ہے اور یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر اکٹھے آئیں گے۔“

[755]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَنَحْنُ جُلُوسٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ: ((إِنَّهُ سَيَكُونُ أُمَرَاءُ، فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ، وَلَيْسَ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ))

---

[753] صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الطائف، رقم: 4330، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب إعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام، رقم: 1061 (2446)، الآحاد والمثاني لإبن أبي عاصم: 1733.

[754] **ضعيف**: شریک قاضی ضعیف ہے۔ مسند أحمد: 181/5، رقم: 21578، مصنف ابن أبي شيبة: 309/6، رقم: 31679، المعجم الكبير للطبراني: 4923.

[755] **صحيح**: سفیان کے سماع کی صراحت اور متابعت ہے۔ سنن الترمذي، كتاب الفتن، باب، رقم: 2259، سنن النسائي: 4212، مسند أحمد: 243/4، رقم: 18126.

ترجمة الحديث حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم چمڑے کے تکیے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: ''میرے بعد امراء آئیں گے۔ جو شخص ان کے پاس گیا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ نہ مجھ سے ہوگا اور نہ میں اس سے ہوں گا اور نہ وہ میرے پاس حوض پر آئے گا اور جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے اور نہ ہی ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر آئے گا۔''

[756]...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَنَّادُ، ثنا مِسْعَرٌ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي الْعَدَوِيُّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ کی مثل۔

[757]...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا أَبِي، ثنا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ أَبُو يُونُسَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((اسْمَعُوا)). فَقُلْنَا: قَدْ سَمِعْنَا. ثُمَّ قَالَ: ((اسْمَعُوا)). فَقُلْنَا: قَدْ سَمِعْنَا، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ: ((إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ، فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَلَا تُعِينُوهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَإِنَّهُمْ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ))

ترجمة الحديث حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: ''تم سنو'' ہم نے عرض کیا: ہم نے سن لیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: سنو۔ ہم نے عرض کیا: ہم نے سن لیا۔ دو یا تین مرتبہ ایسے ہوا، پھر آپ نے فرمایا: ''میرے بعد کچھ امراء ہوں گے تم ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرنا اور نہ ہی ان کے ظلم پر ان کی مدد کرنا۔ یقیناً جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے گا، وہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں آئے گا۔''

[758]...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْحَارِثِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

[756] **صحيح**: سنن الترمذی، كتاب الفتن، باب، رقم: 2259، وقال: صحيح غريب، سنن النسائی: 4213، صحيح ابن حبان: 279.

[757] **حسن لغيره**: مسند أحمد: 111/5، رقم: 21074، صحيح ابن حبان: 284، المستدرك للحاكم: 78/1، رقم: 262.

[758] **صحيح لغيره**: المعجم الكبير للطبرانی: 145/19، رقم: 317، والمعجم الصغير له: 430، وانظر ما تقدم برقم: 755.

قَتَادَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ السَّالِمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: ((إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ - وَصَفَهُمْ بِالْجُورِ -، فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَأَعَانَهُمْ عَلَى فُجُورِهِمْ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ، وَلَا يَرِدُ عَلَى حَوْضِي، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى فُجُورِهِمْ، فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ))

ترجمة الحديث رسول اللہ ﷺ نے حضرت کعب بن عجرۃ کو فرمایا: ''میرے بعد امیر ہوں گے، جن کا آپ نے ظلم کے ساتھ وصف بیان فرمایا، جو کوئی شخص ان پر داخل ہوا اور ان کے جھوٹ پر ان کی تصدیق کی اور ظلم پر ان کی مدد کی میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ وہ میرے پاس حوض پر آئے گا۔ لیکن جو شخص ان کے پاس نہ گیا اور نہ ہی اس کے جھوٹ کو سچ کہا اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے پاس حوض پر آئے گا۔''

[759]...... حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَسْلَمَ الْعَدَوِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ، يَكْذِبُونَ وَيَظْلِمُونَ، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَمَنْ أَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ، وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ، وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ))

ترجمة الحديث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد امراء ہوں گے۔ جو جھوٹ بولیں گے اور ظلم بھی کریں گے جو کوئی شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی وہ میرے پاس حوض کوثر پر آئے گا لیکن جو ان کی تصدیق نہ کریں اور ظلم پر ان کا تعاون نہ کریں گے تو وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ حوض پر میرے پاس آئیں گے۔''

[760]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثنا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، حَدَّثَنِي مُحَبَّرٌ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى مَنْزِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَنَا مَعَهُ، فَقَالَ: ((كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كُنْتَ فِي قَوْمٍ تَغْدُو تُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ

---

[759] **صحيح لغيره:** مسند أحمد: 384/5، رقم: 23260، مسند البزار: 2834، المعجم الأوسط للطبراني: 8491، مع اشك في بعض الرواة.

[760] **ضعيف:** سند میں راوی نامعلوم ومجہول ہے۔ تفرد به المصنف.

الْـحَـقِّ، تَـكُونُ أَكْذَبَ عِنْدَهُمْ فِيهِ مِنَ الْأُمَّةِ؟)) قَالَ: وَوَجْهُ عَلِيٍّ يَتَلَوَّنُ أَلْوَانًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَـا تَـرْضَى أَنَّهُ مَنْ أَحَبَّكَ أَحَبَّنِي وَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ أَبْغَضَكَ أَبْغَضَنِي؟)) قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ

ترجمة الحديث: حضرت حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی بن ابی طالب کے گھر کی طرف نکلے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا: ''تیرا کیا حال ہوگا جب تو کسی دھوکہ باز قوم میں ہوگا تو ان کے ساتھ حق بات کرے گا لیکن وہ اسے جھوٹ سمجھیں گے؟'' حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا چہرہ (پریشانی سے) متغیر ہوگیا یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''کیا تجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ جو شخص تجھ سے محبت رکھے گا وہ مجھ سے محبت رکھے گا اور وہ میرے پاس حوض پر آئے گا اور جو کوئی تجھ سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں اے رسول اللہ ﷺ! (مجھے یہ بات خوش کرتی ہے۔)

[١٦١]...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يُصَدُّ عَنْ حَوْضِهِ قَوْمٌ بَعْدَ أَنْ يَرِدُوهُ

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ حوض کوثر سے چند لوگوں کو روک دیا جائے گا

[761]...... ثـنـا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَرِدَنَّ عَلَى حَوْضِي أَقْوَامٌ يُخْتَلَجُونَ دُونِي))

ترجمة الحديث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ لوگ میرے حوض پر آئیں گے جنہیں کھینچ کر ہٹا لیا جائے گا۔''

شرح بدنصیب لوگ: وہ بدنصیب لوگ جنہیں حوض کوثر کے پاس جانے سے روک لیا جائے گا وہ بدعتی ہوں گے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے حوض پر کچھ لوگ اس طرح کے آئیں گے جنہیں میں پہچان لوں گا۔ انہیں اچانک روک دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: یہ میرے ساتھی ہیں۔ فرشتے جواب دیں گے: ''اے نبی! آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ بعد کس قدر بدعات ایجاد کیں۔''

(بخاری ٤/ ٢٤٨ مسلم ٧/ ٧٠) بحواله شرح العقيده)

---

[761] صحيح: صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبينا ﷺ، رقم: 2297/32 (5981)، مسند أحمد: 388/5، رقم: 22390، مصنف ابن أبى شيبة: 306/6، رقم: 31666.

[761/ 1]...... ثنا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَلَيُرْفَعَنَّ لِي رِجَالٌ حَتَّى إِذَا أَهْوَيْتُ أَتَنَاوَلُهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي))

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض کوثر پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا۔ کچھ لوگوں کو میری طرف اٹھایا جائے گا حتیٰ کہ جب میں انہیں پکڑانے کے لیے ارادہ کروں گا تو انہیں اچک لیا جائے گا۔''

[762]...... ثنا أَبُو بكرٍ، وابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَلَأُنَازَعَنَّ أُنَاسًا، ثُمَّ لَأُغْلَبَنَّ))

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا اور میں چند لوگوں کے بارے جھگڑوں گا لیکن میرا بس نہ چلے گا۔''

[763]...... ثنا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ کی مثل۔

[764]...... حَدَّثَنَا أَبُو بكرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْحَوْضَ وَقَالَ: ((تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ، فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ))

[761/ 1] صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب في الحوض، رقم: 6576، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبيناﷺ، رقم: 2297/32 (5980)، مسند أحمد: 439/1، رقم: 4180.

[762] صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب في الحوض، رقم: 6575، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبيناﷺ، رقم: 2297 (5978).

[763] **حسن صحيح**: مسند الشاشي: 658، فوائد ابن أخي ميمي الرقاق: 153، شرح أصول الاعتقاد للالكائي: 2102.

[764] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبيناﷺ، رقم: 2304 (5997)، سنن أبي داؤد: 4747، سنن النسائي: 905.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حوض کا ذکر فرمایا: ''کہ میری امت کے کچھ لوگ حوض پر آئیں گے اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں جتنے ہوں گے اور ان میں سے ایک بندے کو اچک لیا جائے گا۔''

[765]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَفَّانُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ، حَتَّى إِذَا رَفَعُوا إِلَيَّ رُءُوسَهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حوض پر کچھ لوگ آئیں گے حتی کہ جب وہ میری طرف (پانی لینے کے لیے) اپنے سر اٹھائیں گے تو انہیں اچک لیا جائے گا۔''

[766]...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ، ثنا أَبِي، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حَسَنٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيَرِدَنَّ أَقْوَامٌ عَلَى الْحَوْضِ، حَتَّى إِذَا رَفَعُوا رُءُوسَهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ لوگ حوض پر میرے پاس آئیں گے۔ جب وہ سر اٹھائیں گے تو انہیں اچک لیا جائے گا۔''

[767]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَلَأَعْرِفَنَّ مَا نُوزِعْتُ فِي أَحَدٍ مِنْكُمْ))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں حوض پر تم سے پہلے جانے والا ہوں گا۔ میں یقیناً پہچانوں گا جو تم میں سے کسی ایک کے بارے میں مجھ سے جھگڑا ہو گا۔''

[768]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا أَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي مَرْيَمَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، نَحْوَهُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ مذکورہ بالا کی طرح۔

---

[765] صحيح لغيره: مسند أحمد: 48/5، رقم: 20494، مصنف ابن أبي شيبة: 307/6، رقم: 31673.

[766] صحيح لغيره: مسند الشاميين للطبراني: 2660.

[767] صحيح لغيره: مسند الشاميين للطبراني: 1405، وتقدم برقم: 737.

[768] صحيح: المعجم الأوسط للطبراني: 397، ومسند الشاميين له: 1413، فوائد تمام: 1151.

[769]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَرِدُ عَلَيَّ قَوْمٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ، فَيُخْتَلَجُونَ عَنِ الْحَوْضِ))

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن میرے پاس ایک قوم آئے گی جنھیں حوض سے روک دیا جائے گا۔"

[770]...... ثنا أَبُو الْمُغَلِّسِ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ، وَأَنَا أَسْمَعُ: ((إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ، وَاللَّهِ لَيُقْتَطَعَنَّ رِجَالٌ دُونِي))

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کرام سے فرمایا: "میں حوض پر ہوں گا اور آنے والے لوگوں کا انتظار کر رہا ہوں گا، واللہ کچھ لوگوں کو مجھ تک پہنچنے سے روک لیا جائے گا۔"

[771]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنِي جَابِرٌ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَنَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُونِي فَأَنَا عَلَى الْحَوْضِ، وَالْحَوْضُ مَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى مَكَّةَ، وَسَيَأْتِي رِجَالٌ وَنِسَاءٌ يُطْرَدُونَ مِنْهُ فَلَا يَطْعَمُونَ مِنْهُ شَيْئًا))

ترجمة الحديث حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: "میں تمہارے آگے ہوں گا اگر تم مجھے نہ پا سکو تو میں حوض پر ہوں گا اور حوض ایلہ سے مکہ تک کی مسافت کے بقدر ہوگا۔ کچھ مرد اور عورتیں ایسی آئیں گی جنھیں روک دیا جائے گا اور وہ حوض سے کچھ بھی نہ چکھ سکیں گے۔"

---

[769] **صحيح**: مسند الشاميين للطبرانی: 1708، المعرفة والتاريخ للفسوی: 360/1، وعلقه البخاری (تحت: 6586) وانظر صحيح البخاری: 6585، 6586.

[770] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبيناﷺ، رقم: 2294 (5973)، مسند أحمد: 121/6، رقم: 24901، مصنف ابن أبی شيبة: 306/6، رقم: 31670.

[771] **صحيح**: مسند أحمد: 345/3، رقم: 14719، مسند البزار: 2975، صحيح ابن حبان: 6449.

[772]...... حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهُ سَيُرْفَعُ إِلَيَّ أَقْوَامٌ عِنْدَ الْحَوْضِ))

ترجمة الحديث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حوض کے پاس کچھ لوگوں کو میری طرف بلند کیا جائے گا۔''

[773]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَمَنْ وَرَدَ عَلَيَّ أَفْلَحَ، وَيُؤْتَى بِقَوْمٍ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ))

ترجمة الحديث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا۔ جو شخص میرے پاس آ گیا وہ کامیاب ہو جائے گا۔ البتہ وہاں بھی کچھ لوگ لائے جائیں گے لیکن انہیں بائیں طرف سے پکڑ لیا جائے گا۔

[774]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَمَنْ وَرَدَ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، انْظُرُوا أَنْ لَا يَرِدَ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي)) قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَيَّاشِ، فَقَالَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَزِيدُ فِيهِ: فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا. فَأَقُولُ: سُحْقًا.

ترجمة الحديث حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''میں حوض پر تم سے قبل جانے والا ہوں گا۔ جو کوئی میرے پاس آ گیا وہ پانی پی لے گا اور جس نے ایک مرتبہ اس کا پانی پی لیا اس کو دوبارہ کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ تم دیکھنا ایسا نہ ہو کہ میرے پاس کچھ لوگ آئیں جنھیں میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھے پہچانتے ہوں پھر ان کے اور میرے درمیان آڑ ہو جائے۔'' ابو حازم کہتے ہیں میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی العیاش کو بیان کی تو انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنی تھی

---

[772] صحيح لغيره: انظر الحديث السابق.

[773] ضعيف بهذا السياق: لیث بن ابی سلیم ضعیف ومختلط ہے۔ مسند أحمد: 257/1، رقم: 2327، مسند البزار: 5110، وله شاهد فى صحيح البخارى: 3349.

[774] صحيح البخارى، كتاب الرقاق، باب فى الحوض، رقم: 6583، 6584، صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبينا ﷺ، رقم: 2290 (5968، 5969).

البتہ وہ اس میں یہ الفاظ بھی زائد بیان کرتے تھے: کہا کیا جائے گا کہ انہوں نے دین میں تبدیلی کی تھی تو میں کہوں گا: تم دور ہو جاؤ۔"

[775]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، وسُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((وَمَحْلُوفِ أَبِي الْقَاسِمِ، لَيُقْرَعَنَّ أَنْفُ رِجَالٍ عَنْ حَوْضِي كَمَا يَقْرَعُ رَبُّ الْإِبِلِ عَنْ حَوْضِهِ، فَيِلِطُهُ أَوْ لَاطَهُ، وَفَرَطَ فِيهِ))

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو القاسم ﷺ کے رب کی قسم! کچھ لوگ میرے حوض سے دور کیے جائیں گے جیسے اونٹ کا مالک اپنے حوض سے اونٹ دور کرتا ہے تو وہ اسے اچھی طرح لیپ کرتا ہے۔

[776]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى، ثنا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ الْهِلَالِيُّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مَسَارٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ مَوْلَى بَنِي أُمَيَّةَ، قَالَ: حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَحَجَّ مَعَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ خَدِيجٍ، فَمَرَّ فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ جَالِسٌ، فَدَعَاهُ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ: أَنْتَ السَّابُّ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَمَا وَاللَّهِ لَتَرِدَنَّ عَلَيْهِ الْحَوْضَ، وَمَا أَرَاكَ أَنْ تَرِدَهُ فَتَجِدَهُ مُشَمِّرَ الْإِزَارِ عَلَى سَاقٍ يَذُودُ عَنْهُ. لَا يَأْتِي الْمُنَافِقُونَ ذَوْدَ غَرِيبَةِ الْإِبِلِ. قَوْلُ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ، وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَالْأَخْبَارُ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي حَوْضِ النَّبِيِّ ﷺ تُوجِبُ الْعِلْمَ، أَنْ يَعْلَمَ كُنْهَ حَقِيقَتِهِ، أَنَّهَا كَذَلِكَ وَعَلَى مَا وَصَفَ بِهِ نَبِيُّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ حَوْضَهُ، فَنَحْنُ بِهِ مُصَدِّقُونَ غَيْرُ مُرْتَابِينَ وَلَا جَاحِدِينَ، وَنَرْغَبُ إِلَى الَّذِي وَفَّقَنَا لِلتَّصْدِيقِ بِهِ - وَخَذَلَ الْمُنْكِرِينَ لَهُ وَالْمُكَذِّبِينَ بِهِ عَنِ الْإِقْرَارِ بِهِ وَالتَّصْدِيقِ بِهِ، لِيَحْرِمَهُمْ لَذَّةَ شُرْبِهِ - أَنْ يُورِدَنَا فَيَسْقِينَا مِنْهُ شَرْبَةً نَعْدَمُ لَهَا ظَمَأَ الْأَبَدِ بِطُولِهِ، وَنَسْأَلُهُ ذَلِكَ بِتَفَضُّلِهِ.

ترجمة الحديث حضرت علی بن ابی طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور ان کے ساتھ معاویہ بن خدیج نے بھی حج کیا۔ وہ مسجد نبوی کے پاس سے گزرے تو وہاں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے اسے بلایا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دیتے ہیں۔ خبردار! اللہ تعالیٰ کی قسم!

---

[775] حسن: وانظر الحديث السابق برقم: 769.

[776] ضعيف: علی بن أبی طلحہ کا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے نیز ولید بن یسار کی توثیق نہیں ملی۔ مسند أبي يعلى: 6771، المعجم الكبير للطبراني: 2758، المستدرك للحاكم: 138/3، رقم: 4669.

تم حوض پر جاؤ گے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ حوض پر جائیں گے۔ آپ انہیں پائیں گے کہ پنڈلی سے کپڑا اٹھایا ہوگا اور لوگوں کو حوض پر سے روکیں گے اور وہاں منافقین بھٹکے ہوئے اونٹ کی طرح آئیں گے۔ یہ صادق المصدوق کی بات ہے اور جو شخص افتری کرے گا۔ وہ ناکام ہو جائے گا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ کتاب فرماتے ہیں: مذکورہ جو روایات ہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوض کے بارے ذکر کی ہیں، وہ علم یقینی کا فائدہ دیتی ہیں۔ جو اس کی حقیقت کی نقاب کشائی کرتی ہیں اور وہ حوض بالکل ویسے ہی ہوگا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے اس کا وصف بیان فرمایا ہے۔ ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں اور اس کے متعلق کسی شک وشبہ میں مبتلا نہیں ہوتے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرتے ہیں کہ جس نے ہمیں اس کی تصدیق کرنے کی توفیق دی اور جو لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں اور اسے جھٹلاتے ہیں وہ ان کو رسوا کرے، انہیں اس کی لذت سے محروم رکھے اور وہ اللہ تعالیٰ ہمیں حوض کوثر پر پہنچائے اور اس کا پانی نصیب فرمائے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل وکرم کا سوال کرتے ہیں۔

[١٦٢]...... بَابُ ذِكْرِ الْمِيزَانِ

باب: میزان کا ذکر

میزان ترازو کو کہتے ہیں جس کی جمع ''موازین'' ہے۔ (مصباح اللغات، لغات الحدیث)

میزان پر ایمان لانا انتہائی ضروری ہے۔ بعض ملحدین میزان کی حقیقت کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اعمال اعراض ہیں جو وزن کو قبول نہیں کر سکتے۔ وزن کو اجسام قبول کرتے ہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ اعراض کا جسم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن موت کو مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا اور اسے جنت وجہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور اہل جنت سے کہا جائے گا: اے اہل جنت تو وہ جھانک کر دیکھیں گے اسی طرح اہل جہنم سے کہا جائے گا: اے جہنمیو! تو سبھی جھانکیں گے (اور وہ سمجھیں گے کہ اب کوئی نجات کی راہ نکل آئی) اس وقت اس مینڈھے کو ذبح کیا جائے گا اور فرمایا جائے گا اب ہمیشہ رہنا پڑے گا تم پر موت طاری نہیں ہوسکتی۔ (علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام احمد نے (المسند ٢/ ٣/ ٤٢٣) میں صحیح سند سے اس کو ذکر کیا ہے لہٰذا اس کی تو کوئی حقیقت نہیں کہ اعراض کا جسم نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو وجود میں لا سکتے ہیں۔)

قیامت کے دن اعمال کا وزن ہوگا اور وزن کے لیے میزان کی ضرورت ہے، لہٰذا کتاب وسنت سے میزان کا ثبوت ملتا ہے۔ سورۃ الانبیاء میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۭ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝﴾ (الانبیاء: ٤٧)

''اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو ہم اس کو لا موجود کریں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں۔''

اسی طرح سورۃ المومنون میں ارشاد خداوندی ہے:

﴿فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (المومنون: ۱۰۲، ۱۰۳)

''تو جن کے عملوں کے بوجھ بھاری ہوں گے وہ فلاح پانے والے ہیں اور جن کے بوجھ ہلکے ہوں گے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں کو خسارے میں ڈالا ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔''

علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب حساب و کتاب ختم ہو جائے گا تو اس کے بعد اعمال کا وزن ہوگا کیونکہ وزن جزا کے لیے ہوتا ہے۔ اسی لیے محاسبے کے بعد اس کا مقام ہوگا کیونکہ محاسبہ اعمال کو ثابت کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اور وزن مقارنہ کو ظاہر کرنے کے لیے ہوتا ہے تاکہ اس کے مطابق جزا دی جاسکے، نیز فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾ سے ثابت ہوتا ہے کہ اس دن وزن اعمال کے لیے متعدد ترازو ہوں گے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ موزونات کا وزن کیا جائے اور اعمال موزونہ کے تنوع کی وجہ سے ''موازین'' کو جمع لایا گیا ہو۔''

احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اعمال کے ترازوں کے دو پلڑے ہوں گے اور وہ محسوس و مشاہد ہوں گے۔ جس کی وضاحت مسند احمد کی اس روایت سے بخوبی ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک شخص کو تمام مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اس کے سامنے ننانوے دفتر پھیلا دیں گے اور ہر دفتر انتہائے نظر تک لمبا چوڑا ہوگا اور اس سے پوچھیں گے: کیا تو ان میں سے کسی کا انکار کرتا ہے؟ کیا کراماً کاتبین نے کہیں غلط تو نہیں لکھ دیا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں اے رب تعالیٰ! اللہ تعالیٰ اسے فرمائیں گے: تیرا کوئی عذر یا کوئی نیکی ہے؟ وہ حیران ہو جائے گا اور عرض کرے گا: نہیں اے میرے مالک!

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو بھول گیا۔ تیری ایک نیکی میرے پاس محفوظ ہے۔ آج کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔ اس کے لیے ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا۔ جس میں لکھا ہوگا: ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ))

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اسے لے آؤ۔ وہ عرض کرے گا: اے رب تعالیٰ! اس ایک پرزے کی ان رجسٹروں کے سامنے کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ اب ترازو کے ایک پلڑے میں سب دفاتر رکھے جائیں گے اور دوسرے میں وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ آپ فرماتے ہیں ''وہ سبھی دفتر ہلکے ہو جائیں گے اور یہ پرزہ وزنی ہو جائے گا۔ اللہ

کے نام سے کوئی چیز وزنی نہیں ہو سکتی جو رحمن و رحیم ہے۔ ترمذی کی روایت میں یوں ہے: اللہ تعالیٰ کے نام کا مقابلہ کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے امام حاکم نے صحیح کہا اور مسلم کی شرط کے مطابق لکھا ہے۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی ان کی موافقت کی۔ امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کو حسن کہتے ہیں۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کا وزن کیا جائے گا جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن ایک موٹے تازے شخص کو لایا جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی وزن نہیں رکھتا ہو گا۔ اگر تم چاہو تو اللہ تعالیٰ کا فرمان پڑھو:

﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾ (الکھف: ۱۰۵)

اسی طرح کی ایک روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی آتی ہے کہ وہ ایک مرتبہ پیلو کے درخت سے مسواک اتار رہے تھے اور ان کی ٹانگیں انتہائی باریک تھیں۔ اچانک ہوا چلی صحابہ دیکھ کر ہنسنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کیوں ہنستے ہو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس کی باریک پنڈلیوں کو دیکھ کر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ میزان میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہوں گی۔''
(علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت حسن ہے۔) (مسند احمد ۱/ ۴۵۰)

چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صفائی نصف ایمان ہے اور الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے۔''

اسی طرح صحیح البخاری کی آخری روایت ''كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے اعمال کا وزن ہو گا۔

لہٰذا ان تمام دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال کا وزن، انسانوں کا وزن اور صحائف کا وزن ہو گا اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ میزان کے دو ترازو ہوں گے۔ اس کی حقیقت کیا ہے، اللہ تعالیٰ کو اس کے متعلق خوب علم ہے۔ ہم تو اس پر ایمان رکھتے ہیں اور سوال کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کا وزن بھاری فرمائے جس کے ذریعے نجات ہو جائے۔

[777]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي نَوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ الْكِلَابِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْمِيزَانَ بِيَدِ الرَّحْمَنِ، يَرْفَعُ قَوْمًا وَيَخْفِضُ آخَرِينَ))

---

[777] صحيح: السنن الكبرىٰ للنسائى: 7691، سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، رقم: 199، وتقدم برقم: 552.

ترجمة الحديث: حضرت نواس بن سمعان الکلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میزان قیامت کے دن رحمان کے ہاتھ میں ہوگا۔ جس کے ساتھ وہ کچھ لوگوں کو بلند فرمائے گا اور کچھ لوگوں کو پست کرے گا۔

[778]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا أَبُو مُطِيعٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى ثِقَةٌ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَبْرَةَ بْنِ أَبِي فَاكِهَةَ الْأَسَدِيِّ، قَالَ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْمَوَازِينُ بِيَدِ الرَّحْمَنِ، يَرْفَعُ قَوْمًا وَيَضَعُ آخَرِينَ))

ترجمة الحديث: حضرت سبرۃ بن ابی فاکہہ اسدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحمٰن کے ہاتھ میں ترازو ہوں گے جس کے ساتھ وہ کسی قوم کو سر بلند کریں گے اور بعض دوسروں کو پست کریں گے۔''

[779]...... ثنا ابْنُ مُصَفَّى، ثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمَنِ، يَرْفَعُ قَوْمًا وَيَضَعُ آخَرِينَ))

ترجمة الحديث: حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحمان کے ہاتھ میں ترازو ہوگا جس کے ساتھ ایک قوم کو سر بلند کریں گے اور بعض کو ذلیل وخوار کریں گے۔''

[780]...... ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ، ثنا عَمِّي، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَمِينُ اللَّهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)). وَقَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهُ لَا يَغِيضُ مِمَّا فِي يَمِينِهِ)) وَقَالَ: ((عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ))

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں۔ دن رات کو خرچ کرنا اس سے کسی قسم کی کمی نہیں کرتا'' اور آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے دیکھا نہیں کہ جب سے اس نے زمین وآسمان کو پیدا فرمایا ہے اس وقت سے اس نے خرچ کرنا شروع کیا لیکن اس سے اس

[778] صحيح لغيره:۔ الشريعة للآجرى: 908، المعجم الكبير للطبرانى: 6557، وتقدم برقم: 550.

[779] صحيح: مسند الشاميين للطبرانى: 1233، معرفة الصحابة لأبى نعيم: 6297 وتقدم برقم: 553.

[780] صحيح البخارى، كتاب التفسير، باب قوله (وكان عرشه على الماء)، رقم: 4684، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الحث على النفقة، رقم: 993 (2309)، سنن الترمذى: 3045.

کے دائیں ہاتھ میں کمی نہیں آئی اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دوسرے ہاتھ میں میزان ہے۔ جس کو وہ بلند اور پست کرتے رہتے ہیں۔"

[781]...... ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَا: ثنا أَبُو سَلَامٍ الْأَسْوَدُ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلْمَى رَاعِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَخٍ بَخٍ بِخَمْسٍ مَا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفَّى لِلْمَرْءِ فَيَحْتَسِبُهُ))

ترجمة الحديث: حضرت ابوسلمی رضی اللہ عنہ (جو رسول اللہ ﷺ کے چرواہے ہیں) سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "واہ، واہ پانچ چیزیں میزان میں انتہائی زیادہ وزنی ہوں گی: (۱) لا الہ الا اللہ (۲) سبحان اللہ (۳) الحمد للہ (۴) اللہ اکبر (۵) انسان کا نیک بچہ فوت ہو جائے اور وہ ثواب کی امید کرتا ہو۔

[782]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، وحَامِدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ فِي الْمِيزَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ))

ترجمة الحديث: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن میزان میں سب سے زیادہ وزنی اچھا اخلاق ہوگا۔"

[783]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا شُعْبَةُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ، عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلَ فِي الْمِيزَانِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "میزان میں اچھے

---

[781] صحيح: السنن الكبرىٰ للنسائی: 9923، صحيح ابن حبان: 833، المعجم الكبير للطبرانی: 348/22، رقم: 873.

[782] حسن: یعلی بن مملک کو ترمذی، ابن حبان، حاکم و ابن خزیمہ وغیرہ محدثین نے ثقہ قرار دیا لہٰذا وہ حسن الحدیث ہے۔ سنن الترمذی، كتاب البر والصلة، باب ما جاء فی حسن الخلق، رقم: 2002 وقال حسن صحيح، مسند أحمد: 451/6، رقم: 27553، مسند الحميدی: 397.

[783] صحيح: سنن أبی داؤد، كتاب الأدب، باب فی حسن الخلق، رقم: 4799، مسند أحمد: 446/6، رقم: 27517، مصنف ابن أبی شيبة: 211/5، رقم: 25323.

خلق سے زیادہ کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی۔"

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ: الْأَخْبَارُ الَّتِي فِي ذِكْرِ الْمِيزَانِ أَخْبَارٌ كَثِيرَةٌ صِحَاحٌ، لَا تَذْهَبُ عَنْ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَخْبَارِ لِكَثْرَتِهَا وَصِحَّتِهَا وَشُهْرَتِهَا، وَهِيَ مِنَ الْأَخْبَارِ الَّتِي تُوجِبُ الْعِلْمَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا.

مولف کہتے ہیں: مولف کتاب ابوبکر بن ابی عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میزان کے ذکر کے بارے بہت ساری صحیح احادیث آتی ہیں۔ جو کثرت، صحت اور شہرت کی وجہ سے اہل علم میں متعارف ہیں اور یہ سبھی علم یقینی کا فائدہ دیتی ہیں۔

[۱۶۳]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی ﷺ کی شفاعت کا بیان

اہل سنت اور اہل حدیث کے نزدیک قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ اہل کبائر کے لیے سفارش کریں گے لیکن یہ سفارش اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں ہوگی اور اس کی بھی ایک حد مقرر ہوگی، چنانچہ ایک خدیث میں ہے کہ میدان محشر میں سبھی لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ ایسے بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے سبھی گناہ معاف ہیں، چنانچہ وہ آپ کے پاس آئیں گے۔ آپ فرماتے ہیں:

"جب وہ میرے پاس آئیں گے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں گر جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی وہ تعریف بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے اس وقت سکھائے گا اور وہ تعریفات میں اب نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: "اے پیارے نبی اپنے سر مبارک کو اٹھائیں۔ آپ سوال کریں آپ کے سوال کو سنا جائے گا۔ آپ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔

میں عرض کروں گا: "اے رب! میری امت! تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انہیں جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر دوبارہ سجدے میں گر جاؤں گا اور میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گا۔ ایسے ہی تین مرتبہ ہوگا۔"

یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بخاری مسلم میں آتی ہے۔

لیکن معتزلہ اور خوارج اہل کبائر کے لیے نبی اکرم ﷺ کی سفارش کا انکار کرتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ قیامت کے دن سفارش کرنا قرآن و حدیث سے ثابت ہو چکا ہے اور جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں وہ راہِ حق سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ علامہ ابن ابی العز رحمہ اللہ نے شفاعت کی کئی اقسام ذکر کی ہیں:

پہلی قسم: شفاعت عظمیٰ جسے شفاعت کبریٰ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ صرف نبی اکرم ﷺ کا خاصہ ہے۔ متعدد

احادیث میں اس سفارش کا ذکر ہوا ہے۔ان میں ایک روایت صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آتی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا، آپ نے دستی پکڑی اور دستی کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا۔

آپ نے ایک مرتبہ اس سے منہ کے ساتھ گوشت نوچا اور فرمایا: ''میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور کیا تمہیں معلوم ہے یہ کیسے ہوگا؟ یہ اس طرح ہوگا، کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سبھی لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کریں گے بعض لوگ بعض سے کہیں گے: تم دیکھتے نہیں تم کن حالات میں ہو؟ اور کتنی تکلیف میں تم مبتلا ہو؟ تم دیکھو ہم کس کے پاس سفارش کے لیے جائیں۔ بعض لوگ بعض سے کہیں گے: تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں ہم ان کے پاس سفارش کے لیے جاتے ہیں۔ سبھی حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور التماس کریں گے: اے آدم علیہ السلام! آپ ابوالبشر ہیں اپنے رب سے ہمارے لیے سفارش کریں آپ دیکھتے نہیں کس مصیبت میں ہم گرفتار ہیں؟

حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: آج میرا رب اتنا ناراض ہے جتنا پہلے کبھی ناراض نہیں ہوئے تھے اور نہ ہی بعد میں ناراض ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک درخت سے منع کیا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی۔ مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس چلے جاؤ۔ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول بن کر آئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شکر گزار بندے کے نام سے یاد فرمایا ہے آپ ہمارے لیے سفارش کریں آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟

حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے: آج میرے رب اتنے ناراض ہیں جتنا نہ پہلے ناراض ہوئے نہ بعد میں ناراض ہوں گے۔ مجھے تو ایک دعا کرنے کا اختیار تھا اور وہ میں نے اپنی ہی قوم کے خلاف بددعا کر دی۔ تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس چلے جاؤ، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ اب سبھی لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جائیں گے اور عرض کریں گے: اے ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں ہم کتنی مصیبت میں گرفتار ہیں؟ وہ فرمائیں گے: آج میرے رب اتنے ناراض ہیں جتنا نہ کبھی پہلے ناراض ہوئے نہ بعد میں ناراض ہوں گے اور وہ اپنی تین خلاف واقع باتوں کا ذکر کریں گے۔ اور عذر کریں گے کہ مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے۔ نفسی، نفسی، لہٰذا تم کسی دوسرے کے پاس چلے جاؤ۔ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ اب سبھی لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے موسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ چن لیا تھا۔ ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کریں۔ آپ دیکھ رہیں کہ ہم کن حالات سے دوچار ہیں اور کس حد تک پریشان ہیں۔

انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: آج میرا رب اتنا ناراض ہے جتنا کبھی پہلے ناراض نہ ہوئے اور نہ بعد میں

ناراض ہوں گے اور میں نے تو ایک نفس کو قتل کر دیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا۔ مجھے تو اپنے نفس کا فکر ہے۔ مجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔ تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس چلے جاؤ۔ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔

لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور انہیں کہیں گے: اے عیسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کا حکم ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا تھا اور اس کی روح ہیں۔ (آپ فرماتے ہیں: حقیقت بھی یہی ہے) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو گود میں کلام کی قوت دی تھی۔ آپ ہمارے لیے سفارش کریں! آپ دیکھ رہے ہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں۔

انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: آج میرے رب تعالیٰ انتہائی زیادہ ناراض ہیں جتنے پہلے یا بعد میں ناراض نہ ہوں گے۔ (اور وہ اپنا کوئی گناہ ذکر نہیں کریں گے) اور وہ فرمائیں گے: تم کسی دوسرے کے پاس چلے جاؤ۔ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ آپ فرماتے ہیں: چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں، لہٰذا آپ ہمارے لیے سفارش کریں۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں ہیں؟

آپ فرماتے ہیں: چنانچہ میں اپنی جگہ سے کھڑا ہوں گا اور اللہ کے عرش کے نیچے آؤں گا۔ اور اپنے رب تعالیٰ کے لیے سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تعریفات اور محامد وثنا کے وہ باب کھول دیں گے جو کسی دوسرے کے لیے اس نے نہ کھولے ہوں گے۔

چنانچہ کہا جائے گا: اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک اٹھائیے۔ آپ سوال کیجئے آپ کو دیا جائے گا۔ آپ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا: ''اے رب تعالیٰ! میری امت کو معاف کر دے۔ میری امت کو بخش دے۔ اے رب تعالیٰ میری امت، میری امت پر رحم فرما۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنی امت میں سے ایسے لوگ جن پر کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا۔ انہیں جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے میں سے داخل کریں اور وہ باقی لوگوں کے ساتھ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہیں، پھر آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت کی دو پاٹوں کے درمیان مکہ اور ہجر جتنا فاصلہ ہے۔ یا جیسے مکہ اور بصری دور ہیں اتنا فاصلہ ہے۔''

دوسری اور تیسری قسم: ایسے لوگ جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی، ان کی سفارش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے حتی کہ انہیں جنت میں داخل کریں گے۔ اسی طرح کچھ لوگ جنہیں جہنم میں داخل ہونے کا حکم ہو چکا ہوگا، ان کے متعلق آپ سفارش کریں گے کہ انہیں جہنم میں داخل نہ کیا جائے۔

چوتھی قسم: جو لوگ جنت داخل ہو چکے ہوں گے ان کے رفع درجات کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے کہ

ان کے اعمال سے بڑھ کرانہیں ثواب دیا جائے۔

• معتزلہ خصوصاً اس شفاعت کوتسلیم کرتے ہیں اور باقی شفاعت کی اقسام کا انکار کرتے ہیں حالانکہ ان کے متعلق احادیث آتی ہیں۔

پانچویں قسم: اسی طرح رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے بارے شفاعت فرمائیں گے کہ انہیں بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل کر دیا جائے جیسا کہ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی تھی کہ آپ میرے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے ان ستر ہزار لوگوں میں شمار کر لے جن پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔

چھٹی قسم: ایک آدمی عذاب کا مستحق ہو چکا ہے، اس سے تخفیف عذاب کی شفاعت کرنا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کے بارے شفاعت کی تھی کہ اس سے عذاب میں تخفیف کر دی جائے۔

امام قرطبی رحمہ اللہ "التذکرہ" میں اس قسم کے تحت لکھتے ہیں:

"اگر کوئی اعتراض کرے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ﴾ (المدثر: ٤٨) سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں کسی کی شفارش کام نہیں دے گی تو کہا جائے گا کہ انہیں جہنم سے نکلنے کا فائدہ نہ دے گی۔ جس طرح موحد گنہگاروں کو شفاعت کا فائدہ ہوگا اور انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

ساتویں قسم: نبی اکرم ﷺ تمام مومنوں کے بارے سفارش کریں گے کہ انہیں جنت میں داخل کر دیا جائے۔ اس کی کچھ تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ اور صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا۔"

آٹھویں قسم: جو کبائر کے مرتکب جہنم میں داخل ہو چکے ہوں گے ان کے متعلق آپ ﷺ سفارش کریں گے کہ انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے اور اس کے متعلق احادیث آتی ہیں۔ یہ شفاعت کی قسم خوارج اور معتزلہ پر مخفی رہی اور انہوں نے اپنی جہالت کی وجہ سے اس کی مخالفت کی اور وہ اسی پر پکے ہیں اور اس طرح کی احادیث کو تسلیم نہیں کرتے اور اس شفاعت میں ملائکہ، دیگر انبیاء اور باقی مومن بھی آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہیں۔

خود رسول اللہ ﷺ چار مرتبہ شفاعت کریں گے اور اس کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں اہل کبائر کے لیے قیامت کے دن شفاعت کروں گا۔" (المشکاۃ: ٥٥٩٨، ٥٥٩٩)

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے "التوحید" میں ایک روایت ذکر کی ہے کہ حضرت معبد بن ہلال رحمہ اللہ نے کہا کہ ہم اہل بصرہ کے کچھ آدمی اکٹھے ہو کر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ہم نے اپنے ساتھ حضرت ثابت بنانی کو بھی لے لیا تاکہ وہ ان سے شفاعت والی حدیث کے متعلق سوال کریں۔ جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ اپنے محل میں صلوٰۃ

الضحیٰ پڑھ رہے تھے۔ہم نے اجازت طلب کی۔ہمیں اجازت دے دی گئی۔ہم نے خود ثابت سے کہا: سب سے پہلے ان سے شفاعت والی حدیث کے متعلق سوال کرنا۔انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: اے ابوحمزہ! یہ آپ کے اہل بصرہ بھائی آپ سے حدیث شفاعت کے متعلق سوال کرتے ہیں۔انہوں نے فرمایا: ''ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہو گا لوگ حیران وسرگرداں ادھر ادھر پھریں گے۔اسی حالت میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: آپ ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کیجئے۔وہ فرمائیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں۔تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤں۔وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

سبھی لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی فرمائیں۔میں اس قابل نہیں ہوں لیکن تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ: کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں، اب سبھی لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں لیکن تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں، چنانچہ سبھی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔وہ بھی جواب دے دیں گے اور فرمائیں گے: تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں۔اب بعض لوگ میرے پاس آئیں گے۔میں کہوں گا: ''میں سفارش کرتا ہوں۔میں اپنے رب تعالیٰ سے اجازت طلب کروں گا۔مجھے اجازت دے دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ مجھے اس طرح کی تعریفات ومحامد الہام کریں گے جو میں اب نہیں جانتا۔میں وہ تعریفیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں گر پڑوں گا۔مجھے کہا جائے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا سر اٹھائیں۔آپ فرمائیں آپ کی بات سنی جائے گی۔آپ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔آپ سوال کریں آپ کو دیا جائے گا۔میں کہوں گا: اے رب تعالیٰ! میری امت، میری امت۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آپ جائیں اور ایسے آدمیوں کو جہنم سے نکال لائیں جن کے دلوں میں ''جو'' کے برابر ایمان ہے۔میں جاؤں گا اور ایسے ہی کروں گا، پھر میں دوبارہ لوٹوں گا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی تعریفات ومحامد بیان کروں گا اور ان کے سامنے سجدے میں گر پڑوں گا۔اب کہا جائے گا: اپنا سر اٹھائیں آپ کہیں آپ کی بات سنی جائے گی۔سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔آپ طلب کریں آپ کو دیا جائے گا۔میں عرض کروں گا: یا رب امتی! امتی! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آپ جائیں اور جن کے دل میں ایک چیونٹی جتنا یا رائی کے دانے جتنا بھی ایمان ہے انہیں جہنم سے باہر نکال لائیں۔میں دوبارہ لوٹوں گا اور ایسے ہی کروں گا۔

پھر میں سہ بارہ لوٹوں گا اور وہ تعریفات ومحامد بجالاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہوں گا۔مجھے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھایئے، کہیے سنا جائے گا، مانگیے، عطا کیا جائے گا، سفارش کیجیے، قبول کی جائے گی، میں کہوں گا: یا رب امتی امتی۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آپ جائیں اور جن کے دلوں میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے انہیں جہنم سے

باہر لے آئیں چنانچہ میں انہیں جہنم سے نکال لاؤں گا۔

حضرت معبد بن ہلال کہتے ہیں: ''جب ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر سے نکلے میں نے ساتھیوں سے کہا: ہم حضرت حسن کے پاس سے بھی ہوتے چلتے ہیں سبھی نے کہا: بہت خوب! اور وہ ان دنوں ابو خلیفہ کے گھر میں چھپے ہوئے تھے۔ ہم نے ان کے پاس جا کر حضرت انس رضی اللہ عنہ والی ساری حدیث بیان کر دی اور جب اس مقام تک پہنچ گئے انہوں نے کہا: اس سے آگے سنایئے۔ ہم نے کہا: اس سے آگے تو انہوں نے ہمیں روایت بیان نہیں کی۔ انہوں نے کہا: مجھے انہوں نے خود یہی حدیث بیان کی تھی جب کہ وہ جوان تھے اور اب بیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ معلوم نہیں وہ بھول گئے یا انہوں نے تمہیں بتانا مناسب نہ خیال کیا کہ کہیں تم بھروسہ نہ کر بیٹھو۔

ہم نے کہا: اے ابوسعید! آپ ہمیں جلدی بتائیں؟ تو وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے: ''انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے''، میں نے تمہیں بتانے کے لیے ہی ذکر کیا ہے، پھر انہوں نے پہلے پیچھے سے یہی حدیث بیان کی اور پھر فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اس کے بعد میں چوتھی مرتبہ لوٹوں گا اور پھر وہی تعریفات ذکر کروں گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں گر پڑوں گا۔ مجھے کہا جائے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنا سر مبارک اٹھائیں۔ آپ کہیں تو آپ کی بات سنی جائے گی۔ آپ سوال کریں آپ کے سوال کو پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں۔ آپ کی سفارش پوری کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے رب تعالیٰ! مجھے اجازت دیجئے جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا اس کو بھی میں جہنم سے باہر لے آؤں۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری عزت، جلالت، کبریائی اور عظمت کی قسم! جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا میں اسے ضرور جہنم سے باہر نکال دوں گا۔ (شرح العقیدہ الطحاویہ ۲۲۹ تا ۲۳۵)

صحیح مسلم اور مسند احمد کی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں اس کے بعد یہ بھی ہے۔ ''اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: فرشتوں نے سفارش کر لی، نبی سفارش کر چکے اور مومنوں نے بھی سفارش کر لی ہے اور اب صرف رب العالمین باقی رہ گئے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ جہنم سے ایسے آدمیوں کا چلو بھریں گے جنہوں نے کبھی زندگی بھر نیکی نہیں کی ہو گی (اور انہیں جنت میں داخل کر دیں گے)۔

[784]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ [الإسراء: 79] قَالَ: ((الشَّفَاعَةُ))

---

[784] صحيح لغيره: سنن الترمذی، کتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة بنی اسرائيل، رقم: 3137، وقال: حسن، مسند أحمد: 444/2، رقم: 9735، مصنف ابن أبی شيبة: 319/6، رقم: 31745.

ترجمة الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمان باری تعالیٰ: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (الاسراء: ۷۹) کے متعلق فرمایا کہ اس مقام سے مراد شفاعت ہے۔

شرح: مقام محمود: مولانا عبدہ الفلاح لکھتے ہیں: مقام محمود کے لفظی معنی ہیں: ''ایسا مقام جس کی تمام لوگ حمد وتعریف کریں گے۔'' اکثر علماء کے نزدیک اس سے مراد مقام شفاعت ہے بلکہ بعض نے اجماع نقل کیا ہے۔
(شوکانی بحوالہ اشرف الحواشی)

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مقام محمود سے مراد ایسا مرتبہ ہے کہ سب لوگ آپ ﷺ کی حمد وثنا کرنے لگیں اور اس کی مختلف توجیہات ہیں مثلاً: ایک یہ کہ ایسا مقام قدر ومنزلت اور حمد وستائش آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی آپ ﷺ کی آخری زندگی میں عطا فرما دیا تھا، دوسری یہ کہ جنت میں ایک بلند مقام ہے جس کا نام مقام محمود ہے، وہ آپ کو عطا کیا جائے گا، تیسری یہ کہ قیامت کے دن کی ہولناکیوں کو دیکھ کر سب لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے۔ وہ چاہیں گے کہ اللہ کے حضور ان کی کوئی سفارش کرے وہ سیدنا آدم علیہ السلام اور پھر ان کے بعد باری باری سب انبیاء سے سفارش کی التجا کریں گے ہر نبی اپنی کوئی نہ کوئی تقصیر یاد کر کے معذرت کر دے گا بالآخر سب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں گے تو آپ لوگوں کی یہ التجا قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی سفارش کریں گے۔

اس توجیہ کے لحاظ سے مقام محمود سے مراد مقام شفاعت ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے خود بھی اس کی وضاحت فرمائی ہے، چنانچہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کسی نے آپ ﷺ سے مقام محمود کے متعلق پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے مراد مقام شفاعت ہے۔'' (ترمذی، ابواب التفسیر) اس وقت سب لوگوں کی زبان پر آپ ﷺ کی حمد وستائش جاری ہو جائے گی۔ (تیسیر القرآن ۲/ ۲۰۲ تفسیر سورۃ الاسراء آیت نمبر ۷۹)

[785]...... حَدَّثَنَا الْحَوْطِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، قَالَا: ثنا بَقِيَّةُ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، كُنْتُ أَنَا وَأُمَّتِي عَلَى تَلٍّ، فَيَكْسُونِي حُلَّةً خَضْرَاءَ، ثُمَّ يَأْذَنُ لِي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ أَقُولَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أَقُولَ، وَذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ))

ترجمة الحدیث: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا میں اور میری امت ایک ٹیلے پر ہوں گے تو مجھے سبز حلہ پہنایا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ کچھ کہنے کی اجازت دیں گے اور میں وہ کچھ کہوں گا جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے اور یہی ''مقام محمود'' ہے۔''

[785] ضعيف: زہری مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے تاہم اصل حدیث کے شواہد ہیں۔ مسند أحمد: 456/3، رقم: 15783، صحيح ابن حبان: 6479، المستدرك للحاكم: 363/2، رقم: 3383.

[786]...... ثنـا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی صَفْوَانَ الثَّقَفِیُّ، ثنا یَحْیَی بْنُ کَثِیرٍ أَبُو غَسَّانَ الْعَنْبَرِیُّ، ثنا سَلْمُ بْـنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِیدٍ الْجُرَیْرِیِّ، ثنا سَیْفٌ السَّدُوسِیُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: إِذَا کَانَ یَـوْمُ الْقِیَامَةِ، جِیءَ بِنَبِیِّکُمْ ﷺ، فَـأُقْـعِـدَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَی عَلَی کُرْسِیِّهِ فَقَالَ لِأَبِی مَسْـعُـودٍ یَعْنِی الْجُرَیْرِیَّ: إِذَا کَانَ عَلَی کُرْسِیِّهِ فَهُوَ مَعَهُ. قَالَ: وَیْلَکُمْ هَذَا أَقَرُّ حَدِیثٍ فِی الدُّنْیَا لِعَیْنِی.

تـرجمة الحديث حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا تمہارے نبی اکرم ﷺ کو لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کرسی پر بیٹھایا جائے گا۔ مسلم بن جعفر کہتے ہیں: میں نے اپنے شیخ ابومسعود سعید الجریری سے کہا: ''تب تو آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کرسی پر ہوں گے تو انہوں نے فرمایا کہ تم پر افسوس ہو دنیا میں یہ حدیث میری آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والی ہے۔

[787]...... حَـدَّثَنَا أَبُو بَکْرِ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ، ثنا یَحْیَی بْنُ أَبِی بُکَیْرٍ، ثنا زُهَیْرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الـلّٰـهِ بْنِ عُقَیْلٍ، عَنِ الطُّفَیْلِ بْنِ أُبَیٍّ، عَنْ أَبِیهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ کُنْتُ إِمَامَ النَّاسِ، وَخَطِیبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ وَلَا فَخْرَ))

تـرجمة الحديث حضرت طفیل اپنے باپ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا میں لوگوں کے آگے آگے ہوں گا اور ان کا خطیب اور شفاعت کرنے والا ہوں گا لیکن مجھے اس میں کوئی فخر نہیں۔''

[788]...... ثنـا مُـحَـمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّی، ثنا مَکِّیُّ بْنُ إِبْرَاهِیمَ الْبَلْخِیُّ، ثنا مُوسَی بْنُ عُبَیْدَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَکَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَعَنْ أَبِی حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((دُونَ الـلّٰـهِ سَبْعُونَ أَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُورٍ، وَسَبْعُونَ أَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُورٍ وَظُلْمَةٍ، وَمَا مِنْ نَفْسٍ تَسْمَعُ شَیْئًا مِنْ حِسِّ تِلْكَ الْحُجُبِ إِلَّا زَهَقَتْ نَفْسُهَا))

---

[786] ضعیف: سیف کا سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں لہٰذا سند منقطع ہے۔ السنة لأبی بکر بن الخلال: 237، 238، الشریعة للآجری: 1097.

[787] ضعیف: عبداللہ بن محمد بن عقیل راوی ضعیف ہے۔ سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب، رقم: 3613، وقال: حسن صحیح غریب، سنن ابن ماجه: 4314، مسند أحمد: 137/5، رقم: 21245.

[788] ضعیف: موسیٰ بن عبیدہ راوی ضعیف ہے۔ مسند أبی یعلی: 7525، المعجم الکبیر للطبرانی: 5802، مسند الزویانی: 1055.

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصی اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے درمیان ستر ہزار پردے نور کے ہیں اسی طرح نور اور تاریکی کے ستر ہزار پردے ہیں۔ جو نفس بھی ان پردوں میں سے کسی ایک کی آہٹ سن لے اس کی روح پرواز کر جائے۔''

[789]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَخْلَدٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَجْمَعُ اللّٰهُ الْخَلْقَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ. فَأَقُولُ: لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، وَعَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَبِكَ وَإِلَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، وَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ . قَالَ حُذَيْفَةُ: فَذَلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي يَغْبِطُهُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ .

ترجمة الحديث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو ایک ہی میدان میں اکٹھا فرمائیں گے۔ جنھیں ہر ایک کی آنکھ دیکھے گی اور کوئی آواز لگانے والا اپنی آواز سنو سکے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! میں کہوں گا: میں حاضر ہوں اور بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور شر کی نسبت آپ کی طرف نہیں کی جاسکتی اور آپ کا بندہ آپ کے سامنے حاضر ہے، آپ کے ساتھ اور آپ کی طرف ہی سبھی کچھ ہے اور ہدایت یافتہ وہی ہوسکتا ہے۔ جسے آپ نے ہدایت دی، آپ کے سوا کہیں پناہ گاہ یا ٹھکانہ نہیں ہے۔ آپ بابرکت اور بلند و بالا ہیں اور آپ اے بیت اللہ کے مالک! میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہی وہ مقام محمود ہے، جس پر پہلے اور بعد والے رشک کریں گے۔

[790]...... ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُعَرِّفُنِي اللّٰهُ تَعَالَى نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَسْجُدُ سَجْدَةً يَرْضَى بِهَا عَنِّي، ثُمَّ أَمْدَحُهُ بِمِدْحَةٍ يَرْضَى بِهَا عَنِّي، ثُمَّ يُؤْذَنُ لِي فِي الْكَلَامِ)) وَفِيهِ كَلَامٌ طَوِيلٌ كَثِيرٌ .

ترجمة الحديث: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ

---

[789] صحيح موقوفاً: شرح أصول الاعتقاد للالكائي : 2094 مرفوعاً، السنن الكبرىٰ للنسائي : 11230، مسند البزار : 2926 موقوفاً وسنده صحيح .

[790] موضوع: عبدالغفار بن القاسم راوی کذاب ہے۔ مسند أبي يعلى كما في المطالب العالية : 4564، أخبار أصبهان لأبي نعيم : 362/1 .

قیامت کے دن میرے لیے اپنی ذات کا تعارف کروائیں گے تو میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک لمبا سجدہ کروں گا۔ جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائیں گے پھر میں اللہ تعالیٰ کی مدح کروں گا اور وہ مجھ سے راضی ہو جائیں گے، پھر مجھے اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کی اجازت مل جائے گی۔'' اور اس میں مزید بہت لمبی کلام ہے۔

[١٦٤]...... بَابٌ

باب:

[791]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، ثنا مُعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ قُرَادٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ أَوْ نِصْفِ أُمَّتِي فِي الْجَنَّةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى. أَتُرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِينَ الْمُنْتَقِينَ؟ لا، وَلٰكِنَّهَا لِلْخَاطِئِينَ الْمُتَلَوِّثِينَ)) قَالَ مُعْمَرٌ: أَمَا إِنَّهَا لَحَقٌّ، وَلٰكِنْ هٰكَذَا سَمِعْتُهَا.

ترجمۃ الحدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے شفاعت کرنے یا نصف امت جنت میں داخل کرنے کے درمیان اختیار دے دیا گیا، تو میں نے شفاعت کو پسند کیا کیونکہ یہ زیادہ عام اور زیادہ کفایت کرنے والی تھی، کیا تم شفاعت کو صرف متقی اور پاک صاف لوگوں کے لیے سمجھتے ہو؟ ہرگز نہیں بلکہ وہ تو ان خطا کاروں کے لیے ہوگی جو گناہوں میں ملوث رہے ہوں گے۔''

[١٦٥]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ

باب: نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ میں سب سے پہلا شافع اور مشفع ہوں

اول شَافِعٍ مُشَفَّعٍ: سب سے پہلے سفارش کرنے والے اور سب سے پہلے سفارش قبول کیے جانے والے (کو کہتے ہیں) (لغات الحدیث)

[792]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ))

[791] ضعیف: نعمان بن قرار اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان واسطہ مجہول شخص کا ہے۔ مسند أحمد: 75/2، رقم: 5452، جزء الحسن بن عرفة: 93، البعث لابن أبي داؤد: 45.

[792] صحيح: مسند أحمد: 540/2، رقم: 10972، مصنف ابن أبي شيبة: 317/6، رقم: 31728، والحديث في صحيح مسلم: 2278 (5940).

ترجمة الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین پھٹے گی اور سب سے پہلا شخص ہوں گا جو سفارش کروں گا اور پہلا وہ شخص ہوں گا جس کی سفارش قبول کی جائے گی۔''

[793]...... ثنا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ))

ترجمة الحدیث: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں گا۔ اس پر مجھے کوئی فخر نہیں۔ اسی طرح میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں گا، اور سب سے پہلے جس کی سفارش قبول کی جائے گی۔''

[794]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَسْكَرٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّابٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ))

ترجمة الحدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا اور سب سے پہلے سفارش قبول کیا ہوا ہوں گا اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہے۔''

[795]...... ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا هَانِئُ بْنُ يَحْيَى، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مِطْرَافٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ))

ترجمة الحدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن میں پہلا سفارشی ہوں گا اور سب سے پہلے جس کی سفارش قبول کی جائے گی۔''

---

[793] صحيح لغيره: مسند أبي يعلى: 7493، المعجم الكبير للطبراني: 166/13، رقم: 399، شرح أصول الاعتقاد و للالكائي: 1456.

[794] حسن: صالح بن عطاء بن خباب کو ابن حبان و عجلی وغیرہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔ سنن الدارمي: 50، المعجم الأوسط للطبراني: 170، الأوائل للطبراني، ص: 32، التاريخ الكبير للبخاري: 286/4، وللحديث شواهد.

[795] صحيح لغيره: الأوائل للمصنف: 117، والحديث في سنن الترمذي: 3616 مطولاً.

[796]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ))

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت (میں داخلہ کے بارے) میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں گا۔''

[١٦٦]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي

باب: فرمان رسول ﷺ کہ میں نے امت کی شفاعت کے لیے اپنی دعا چھپا رکھی ہے

[797]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ، وَإِنِّي اسْتَخْبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ایک دعا کرنے کا اختیار ہوتا تھا (اور وہ اپنی اپنی دعا مانگ چکے لیکن) میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کرنے کے لیے چھپا رکھا ہے۔''

[798]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[799]...... وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَالزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالزُّهْرِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

---

[796] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب في قول النبي ﷺ، أنا أول الناس يشفع في الجنة، رقم: 196 (485)، مسند أحمد: 140/3، رقم: 12419، مصنف ابن أبي شيبة: 254/7، رقم: 35810.

[797] مسند أحمد: 134/3، رقم: 12376، مسند أبي يعلى: 2842، والحديث في صحيح البخاري: 6305، وصحيح مسلم: 200 (497).

[798] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب اختباء النبي ﷺ دعوة الشفاعة لأمته، رقم: 200 (494)، مسند أحمد: 292/3، رقم: 14111.

[799] 1۔ صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب في المشيئة والإرادة، رقم: 7474، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب اختباء النبي ﷺ دعوة الشفاعة لأمته، رقم: 198 (487)،
2۔ صحيح مسلم: 198/336 (489). 3۔ مسند أحمد: 275/2، رقم: 7714.

ترجمة الحدیث مذکورہ بالا کی مثل۔

[800]...... ثنا دُحَيْمٌ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، ثنا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أُرِيتُ مَا تَلْقَى أُمَّتِي بَعْدِي، فَأَحْزَنَنِي وَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيَّ، مِنْ سَفْكِ دِمَاءِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُوَلِّيَنِي شَفَاعَةً فِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَفَعَلَ))

ترجمة الحدیث حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”مجھے وہ سبھی کچھ دکھایا گیا جو میری امت کو میرے بعد سامنا کرنا پڑے گا۔ اس نے مجھے پریشان کر دیا کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں گے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ مجھے قیامت کے دن شفاعت کا حق عطا فرما دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایسا کر دیا۔“

[801]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كُنْتُ بِالْبَصْرَةِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتُ مَا يَلْقَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي فَأَحْزَنَنِي، فَأَخَّرْتُ شَفَاعَتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

ترجمة الحدیث حضرت سعید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں بصرہ میں تھا تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے حضرت ام سلمہ زوج النبی ﷺ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے دیکھا جو کچھ میری امت میرے بعد کرے گی۔ اس نے مجھے غمگین کر دیا تو میں نے اپنی شفاعت قیامت کے دن تک مؤخر کر دی۔“

[802]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كُنْتُ بِالْبَصْرَةِ يَوْمًا، وَبِهَا الْحَجَّاجُ، فَلَمْ أَرَ يَوْمًا كَانَ أَكْثَرَ شَرًّا مِنْهُ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ: إِنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((إِنِّي رَأَيْتُ مَا يَلْقَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي، مِنْ سَفْكِ دِمَاءِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا، وَانْتِهَاكِ بَعْضِهِمْ مِنْ حُرُمَاتِ بَعْضٍ، فَأَخَّرْتُ شَفَاعَتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

ترجمة الحدیث حضرت سعید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں ایک دن بصرہ میں تھا اور حجاج بن یوسف

---

[800] صحیح: مسند أحمد: 427/6، رقم: 27410، المعجم الكبير للطبراني: 221/23، رقم: 409، وتقدم برقم: 215.

[801] ضعيف: موسیٰ بن عبیدہ راوی ضعیف ہے۔ مسند أبي يعلى: 6949، 7002، المعجم الكبير للطبراني: 250/23، رقم: 508، مسند الحارث، زوائد: 1133.

[802] ضعيف: انظر الحديث السابق.

بھی وہاں تھا، میں نے اس جیسا بدتر کوئی دن نہ دیکھا۔ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا: یقیناً حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے دیکھا کہ میرے بعد میری امت کس طرح خون خرابہ کرے گی اور بعض بعض کی حرمت کو پامال کریں گے تو میں نے اپنی شفاعت قیامت تک موخر کر دی۔''

[803]...... ثنا أَبُو بكرٍ، ثنا ابنُ فُضَيلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِى زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ومِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، وَهِىَ نَائِلَةٌ مَنْ لا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا))

توجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے شفاعت دی گئی ہے اور یہ اس شخص کو ضرور پہنچے گی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا ہوگا۔''

[١٦٧]...... بَابٌ

باب:

[804]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا هَمَّامٌ، ثنا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَهِمُّونَ بِذَلِكَ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فَيُرِيحَنَا مِنْ مَقَامِنَا هَذَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ ﷺ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ أَبُونَا، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَقَامِنَا هَذَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِى أَصَابَ، أَكْلَهُ الشَّجَرَةَ وَقَدْ نَهَاهُ اللّٰهُ عَنْهَا، وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا ﷺ، فَإِنَّهُ أَوَّلُ نَبِيٍّ أَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِى أَصَابَ، بِسُؤَالِهِ رَبَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِى أَصَابَ، قَوْلَهُ: ﴿إِنِّى سَقِيمٌ﴾ [الصافات: 89]، وَقَوْلَهُ: ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا﴾ [الأنبياء: 63]، وَقَوْلَهُ حِينَ أَتَى الْمَلِكَ لِامْرَأَتِهِ: قُولِى إِنِّى أَخُوكِ فَإِنِّى مُخْبِرُهُ أَنَّكِ أُخْتِى، وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا أَعْطَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ، فَيَأْتُونَ مُوسَى ﷺ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِى أَصَابَ، قَتْلَهُ الرَّجُلَ، وَلَكِنِ ائْتُوا

---

[803] صحيح لغيره: مصنف ابن أبی شيبة: 303/6، رقم: 31643، مسند عبد بن حميد: 643، والحديث فی مسند أحمد: 301/1، رقم: 2742 من طريق مقسم وحده.

[804] صحيح البخاری، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ (وجوه يومئذ ناضرة، رقم: 7440، مسند أحمد: 244/3، رقم: 13652، الإيمان لابن منده: 863.

عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، فَأَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ الثَّانِيَةَ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُهُ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ الثَّالِثَةَ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ اشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُهُ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، فَمَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ [الإسراء: 79] . وَرُبَّمَا قَالَ قَتَادَةُ: فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ.

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن مومن اکٹھے ہوں گے اور سبھی ارادہ کر کے کہیں گے: اگر ہم اللہ تعالیٰ سے کسی کے ذریعے سفارش کرائیں تو وہ ہمیں اس جگہ سے آرام دے تو وہ سبھی حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے: حضرت! آپ ہمارے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو ہر چیز کے نام سکھائے اپنے رب تعالیٰ سے ہمارے لیے سفارش کریں کہ وہ ہمیں اس جگہ سے آرام پہنچائیں۔ وہ جواب دیں گے: میں اس لائق نہیں اور درخت کا پھل کھانے والی اپنی غلطی ذکر کریں گے کہ جس کے کھانے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا اور فرمائیں گے: تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا۔ اب سبھی حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ بھی عذر کریں گے کہ میں اس لائق نہیں اور لاعلمی کی وجہ سے اپنا سوال کرنے والی غلطی کا اعتراف کریں گے اور فرمائیں گے: تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں سبھی لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی فرمائیں گے: میں ایسے نہیں کر سکتا اور اپنی کردہ غلطی یاد کریں گے: اور کہیں گے۔ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے تورات عطا فرمائی اور براہ راست ان سے

اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوئے۔ وہ سبھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا اور ایک آدمی کو قتل کرنے والی اپنی خطا کا ذکر کریں گے اور کہیں گے: تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے بندے اس کا حکم اور روح ہیں۔ سبھی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور وہ بھی جواب دیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں لیکن تم ایسے کرو کہ حضرت محمد ﷺ کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پچھلے اور اگلے گناہ معاف کر دیے ہیں۔ اب وہ میرے پاس آئیں گے۔ میں اسی جگہ اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کروں گا اور اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑوں گا۔ کچھ دیر اللہ تعالیٰ مجھے ایسے ہی سجدے میں رہنے دیں گے، پھر فرمائیں گے: حضرت محمد ﷺ! آپ سر اٹھایئے اور فرمایئے آپ کی بات سنی جائے گی۔ سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی اور مانگیے آپ کو دیا جائے گا تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثنا بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائیں گے، پھر میں سفارش کروں گا اور اللہ تعالیٰ میرے لیے ایک کوٹہ مقرر کر دیں گے۔ میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا، پھر میں اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کروں گا اور اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑوں گا۔ کچھ دیر اللہ تعالیٰ مجھے سجدے میں ہی رہنے دیں گے، پھر فرمائیں گے: اے محمد! اٹھیے، کہیے سنا جائے گا، سفارش کیجئے، قبول کی جائے گی، مانگیے، عطا کیا جائے گا۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائیں گے، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے پھر ایک کوٹہ مقرر کر دیا جائے گا۔ میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ اسی طرح تیسری مرتبہ میں اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کروں گا اور اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا۔ کچھ دیر اللہ تعالیٰ مجھے سجدے میں رہنے دیں گے، پھر فرمائیں گے: شفاعت کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ آپ سوال کیجئے، آپ کے سوال کا جواب دیا جائے گا۔ میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی وہ محامد وثنا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اس وقت مجھے سکھائیں گے پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک کوٹہ مقرر کر دیا جائے جنھیں میں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ اب صرف جہنم میں وہی شخص باقی رہ جائے گا جسے قرآن مجید نے روک دیا یعنی جن پر ہمیشہ جہنم میں رہنا لکھا جا چکا ہے۔'' اور یہی وہ مقام محمود ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے ﴿عَسَىٰٓ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (الاسراء: ۷۹) میں وعدہ فرمایا ہے۔ بعض اوقات قتادہ راوی یہ لفظ بیان کرتے ہیں کہ میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔

[805]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، ثنا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُلْهَمُونَ لِذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ ﷺ، فَيَقُولُونَ: يَا

آدَمُ، أَنْتَ أَبُو الْخَلْقِ، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَحِي رَبَّهُ مِنْهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا ﷺ، أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحِي رَبَّهُ مِنْهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيلًا، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَحِي رَبَّهُ مِنْهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَ اللّٰهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ، فَيَأْتُونَ مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ، ﷺ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحِي رَبَّهُ، وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسَى رُوحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى ﷺ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ، عَبْدًا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَى رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. وَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، وَأَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، قَالَ ﷺ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. وَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ، أَوْ فِي الرَّابِعَةِ: ((فَلَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ)) قَالَ قَتَادَةُ: أَيْ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ.

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سبھی لوگوں کو اکٹھا فرمائیں گے۔ انہیں اس بات کا الہام کیا جائے گا تو وہ کہیں گے اگر ہم اپنے رب تعالیٰ کے ہاں سفارش کروائیں تا کہ ہمیں اس جگہ سے نجات دلائے۔ تو وہ سبھی حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور انہیں کہیں گے آپ تمام مخلوق کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ کے ساتھ پیدا فرمایا: اور فرشتوں سے سجدہ کرایا، اپنے رب تعالیٰ کے پاس ہمارے لیے سفارش کریں تا کہ وہ ہمیں اس جگہ سے راحت نصیب فرمائے۔ وہ فرمائیں گے میں ایسا نہیں کر سکتا اور وہ اپنی خطا کا ذکر کریں گے جس کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ سے شرمائیں گے اور فرمائیں گے: تم

---

[805] صحيح البخارى، كتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، رقم: 6565، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، رقم: 193 (475)، مسند أبى يعلى: 2899.

حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ کہ وہ پہلے رسول مبعوث کیے گئے تھے۔ سبھی لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور وہ بھی کہیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا اور اپنی خطا ذکر کریں گے۔ جس کی وجہ سے وہ اللہ سے شرمائیں گے اور کہیں گے۔ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنا لیا تھا پھر وہ ان کے پاس جائیں گے۔ وہ بھی کہیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا اور کہیں گے تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کلام کی اور انہیں تورات عطا فرمائی تھی۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور وہ بھی فرمائیں گے میں ایسا نہیں کر سکتا اور وہ اپنی خطا یاد کریں گے اور اس سے شرمائیں گے اور فرمائیں گے: تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی فرمائیں گے: ''میں ایسا نہیں کر سکتا'' اور فرمائیں گے ''تم حضرت محمد ﷺ کے پاس چلے جاؤ۔ کیونکہ وہ ایسے بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہیں اب وہ میرے پاس آئیں گے۔ میں اپنے رب تعالیٰ سے اجازت طلب کروں گا۔ مجھے اپنے رب تعالیٰ کے پاس جانے کی اجازت دے دی جائے گی۔ جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ کچھ دیر اللہ تعالیٰ ایسے ہی مجھے سجدے میں رہنے دیں گے اور فرمائیں گے: اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھائیے۔ آپ جو کہیں گے آپ کی بات سنی جائے گی۔ آپ سوال کریں آپ کو دیا جائے گا۔ آپ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریفات بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے اس وقت سکھائیں گے اور میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک کوٹہ مقرر کر دیا جائے گا۔ جنھیں میں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں دوبارہ لوٹوں گا اور سجدے میں گر جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی وہ تعریفات بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائیں گے تو کہا جائے گا۔ اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھائیں آپ جو کہیں گے آپ کی بات قبول کی جائے گی۔ آپ جو سوال کریں گے آپ کا وہ سوال پورا کر دیا جائے گا۔ آپ جس کے متعلق شفاعت کریں گے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ آپ فرماتے ہیں: میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب تعالیٰ کی ایسی تعریفات بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائیں گے۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک کوٹہ مقرر کر دیا جائے گا۔ جنھیں میں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا: اب جہنم میں صرف وہ لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جنھیں قرآن مجید نے روک رکھا ہوگا'' قتادہ رحمہ اللہ راوی کہتے ہیں یعنی جن پر جہنم میں ہمیشہ رہنا لکھا جا چکا ہوگا۔

[806]...... ثنا الْفُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُلْهَمُونَ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ ﷺ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ أَبُو الْخَلْقِ، خَلَقَكَ اللهُ تَبَارَكَ

وَتَعَالَى بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، وَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ، أَوْ فِي الرَّابِعَةِ: ((أَيْ رَبِّ مَا بَقِيَ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ)).

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سبھی لوگوں کو اکٹھا فرمائیں گے۔ اچانک ان کے دل میں آئے گا۔ کہ ہم کسی سے سفارش کراتے ہیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مصیبت سے نجات دلائیں۔ تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اپنی روح بھی پھونکی اور اپنے حکم سے فرشتوں سے آپ کو سجدہ بھی کرایا تھا۔ آپ ہمارے لیے اپنے رب تعالیٰ سے شفاعت کریں۔ تا کہ وہ ہمیں یہاں سے راحت نصیب فرمائے۔'' باقی ساری روایت پہلے والی ذکر کی اور تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا: ''اے رب تعالیٰ! اب صرف وہی آدمی باقی رہ گیا ہے جسے قرآن مجید نے روک رکھا ہے۔''

[807]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[808]...... وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُلْهَمُونَ ذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَأَرَاحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ ﷺ، فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَأَعْلَمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ ذَنْبَهُ الَّذِي أَصَابَهُ، فَيَسْتَحِي رَبَّهُ مِنْ ذَلِكَ، وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا، فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ،

[806] صحيح مسلم: 193 (475)، المستخرج لأبی نعيم: 479.

[807] صحيح مسلم: 193/323 (476)، السنن الكبرىٰ للنسائی: 11179، مسند أحمد: 16/3، رقم: 12153.

[808] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب أدنى اهل الجنة منزلة فيها، رقم: 193/323 (476)، التوحيد لابن خزيمة: 607/2، والحديث فی صحيح البخاری: 4476.

فَيَسْتَحِي رَبَّهُ مِنْ ذَلِكَ، وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَبْدًا كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ قَتْلَهُ النَّفْسَ بِغَيْرِ النَّفْسِ، فَيَسْتَحِي رَبَّهُ مِنْ ذَلِكَ، وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَتَهُ وَرُوحَهُ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ، عَبْدًا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ . قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ الْحَسَنُ: ((فَأَمْشِي بَيْنَ سِمَاطَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ))، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيَأْذَنُ لِي، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي تَعَالَى وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي، وَيُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، فَأَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي، فَيُقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ آتِيهِ الرَّابِعَةَ، أَوْ أَعُودُ الرَّابِعَةَ، فَأَقُولُ: أَيْ رَبِّ مَا بَقِيَ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ قَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ: ((فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ)) . وَقَالَ: ((فَيُنْهَمُونَ أَوْ يُلْهَمُونَ)) . وَقَالَ: ((آتِيهِ الرَّابِعَةَ، أَوْ أَعُودَ الرَّابِعَةَ)) .

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن مومن اکٹھے ہوں گے اور ان کے دل میں خیال گزرے گا ہم اپنے رب تعالیٰ کے پاس کسی سے سفارش کرائیں کہ وہ ہمیں اس جگہ سے نجات دلائے۔ تو سبھی حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے آپ تمام مخلوق کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ کے ساتھ پیدا فرمایا اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا ہے اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے۔ آپ ہمارے لیے سفارش کریں تا کہ ہمیں اس جگہ سے راحت نصیب ہو۔ وہ فرمائیں گے: میں ایسا نہیں کرسکتا اور وہ اپنی خطا کو یاد کریں گے اور اس سے شرمائیں گے اور وہ کہیں گے تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ اب سبھی لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ کہیں گے۔ میں ایسا نہیں کرسکتا۔ وہ اور انہوں نے جو اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا جس کا انہیں علم نہیں تھا۔ اس کو

ذکر کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے شرمائیں گے اور کہیں گے: تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ خلیل الرحمٰن ہیں۔ سبھی لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جائیں گے وہ بھی کہہ دیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ لیکن تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے برگزیدہ بندے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے براہ راست کلام کی اور انہیں تورات عطا فرمائی۔ سبھی لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے میں ایسا نہیں کر سکتا اور ناحق قتل کرنے والی خطا ذکر کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے شرمائیں گے۔ لیکن تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ وہ بھی فرمائیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا لیکن تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے برگزیدہ بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہیں، اب سبھی لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں جاؤں گا (قتادہ راوی حضرت حسن کے لفظ نقل کرتے ہیں) کہ آپ نے فرمایا کہ میں مومنوں کی دو قطاروں کے درمیان چلوں گا۔ (پھر وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرف لوٹے) کہ آپ نے فرمایا: میں اپنے رب تعالیٰ سے اجازت طلب کروں گا اللہ تعالیٰ مجھے اجازت دیں گے۔ جب میں اپنے رب تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر پڑوں گا۔ کچھ دیر اللہ تعالیٰ مجھے سجدے میں رہنے دیں گے۔ پھر کہا جائے گا: ''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا سر اٹھائیں۔ آپ سوال کریں آپ کی بات سنی جائے گی۔ آپ جو کہیں گے مانا جائے گا آپ جو سفارش کریں گے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی وہ حمد و ثنا بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائیں گے۔ پھر میں سفارش کروں گا۔ تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کر دیں گے۔ پھر میں دوبارہ لوٹوں گا۔ اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑوں گا۔ کچھ دیر اللہ تعالیٰ مجھے ایسے ہی رہنے دیں گے۔ پھر کہا جائے گا۔ اے محمد! اٹھو، کہو، سنا جائے گا، مانگو، عطا کیا جائے گا، سفارش کرو، قبول کی جائے گی، چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کروں گا جو وہ مجھے سکھائیں گے میں سفارش کروں گا۔ تو میرے لیے ایک حد مقرر دی جائے گی۔ جنہیں میں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں سہ بارہ لوٹوں گا اور اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا۔ کچھ دیر اللہ تعالیٰ مجھے سجدے میں ہی رہنے دیں گے اور پھر کہا جائے گا۔ اے محمد! کہو سنا جائے گا، مانگو، عطا کیا جائے گا، سفارش کرو قبول کی جائے گی، چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی سکھائی ہوئی تعریفیں اور مدح بیان کروں گا۔ پھر میں سفارش کروں گا اور میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ جنہیں میں جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر میں چوتھی مرتبہ اللہ تعالیٰ کے پاس جاؤں گا اور کہوں گا اے رب تعالیٰ! اب تو صرف وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن مجید نے روک رکھا ہے۔'' ابن ابی عدی اپنی روایت میں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرے گا۔

[809]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی طرح۔

[810]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سَعِيدٍ.

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن سبھی مومن اکٹھے ہوں گے اور آپس میں کہیں گے: کاش ہم کسی کے ذریعے اپنے رب تعالیٰ سے سفارش کرائیں۔“ اور انہوں نے باقی سعید راوی والی حدیث ذکر کی۔

تنبیه: ......اس روایت کے راوی کا نام محمد بن بشر ہی صحیح ہے جیسا کہ ابوعوانہ میں ہے۔ اسی طرح الجرح والتعديل (۳/ ۲/ ۲۱۰) شذرات (۲/ ۷) وغیرہ میں یہی نام ہے تہذیب التهذيب اور تقریب وغیرہ میں محمد بن بشیر طباعت کی غلطی ہے۔

[811]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا أَبُو حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا بِلَحْمٍ، قَالَ: فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعَ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً، ثُمَّ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، هَلْ تَدْرُونَ بِمَ ذَاكَ؟ يَجْمَعُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرَ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ، فَتَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَمَا لَا يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ، أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: أَبُوكُمْ آدَمُ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ، أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ،

---

[809] صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب قول الله (وعلم آدم الأسماء كلها)، رقم: 4476، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، رقم: 193/324 (477).

[810] صحيح: مصنف ابن أبي شيبة: 390/6، رقم: 31677، صحيح أبي عوانة: 466.

[811] صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب (ذرية من حملنا مع نوح)، رقم: 4712، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب أدنى أهل الجنه منزلة فيها، رقم: 194 (480)، مصنف ابن أبي شيبة: 307/6، رقم: 31674.

وَأَمَرَ الْمَلائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ كَانَ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ، فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ. فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ، أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ نُوحٌ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، إِنَّهُ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُونَ: يَا إِبْرَاهِيمُ، أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى. فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ مُوسَى: إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى. فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى، أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، كَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِنْهُ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسَى: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ مِثْلَهُ قَبْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ، فَيَأْتُونِي فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ، أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَمَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَأَنْطَلِقُ حَتَّى آتِيَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِي، ثُمَّ يَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُمَّتِي، ثَلاثَ مَرَّاتٍ، فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ. ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ، وَكَمَا

بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى))

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ گوشت لایا گیا اور آپ نے ''دستی'' اٹھائی جو آپ کو بہت پسند تھی۔ آپ نے اس کا گوشت دانتوں سے کاٹا۔ پھر فرمایا: ''قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تمہیں علم ہے کہ یہ کیسے ہوگا؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام پچھلے اور اگلے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کریں گے۔ جنھیں پکارنے والا سنوا سکے گا اور آنکھیں دیکھیں گی اور سورج انتہائی زیادہ قریب ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ لوگ غم اور پریشانی میں اس قدر مبتلا ہو جائیں گے۔ جتنی وہ طاقت نہیں رکھ سکتے ہوں گے۔ بعض لوگ بعض سے کہیں گے: کیا تم دیکھتے ہو۔ جو مصیبت تمہیں پہنچ چکی ہے؟ کسی کو ڈھونڈو جو تمہاری سفارش کر سکے۔ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اپنی روح پھونکی اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا۔ آپ ہی ہماری سفارش کریں۔ آپ دیکھ رہے ہیں ہم کتنی مشکل میں مبتلا ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: آج میرے رب تعالیٰ اتنے ناراض ہیں جتنے نہ کبھی پہلے ناراض ہوئے تھے اور نہ کبھی بعد میں ناراض ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک درخت سے منع کیا تھا۔ لیکن میں نے ان کی نافرمانی کر لی۔ مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس چلے جاؤ۔ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ اب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ تمام اہل زمین کی طرف پہلے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام ''شکر گزار بندہ'' رکھا۔ اپنے رب تعالیٰ سے سفارش کیجئے۔ آپ دیکھ ہی رہے ہیں ہم کس قدر مصیبت میں مبتلا ہیں؟ حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے آج میرے رب تعالیٰ اتنے ناراض ہیں جتنے نہ کبھی پہلے ناراض ہوئے تھے اور نہ کبھی بعد میں ناراض ہوں گے۔ مجھے ایک دعا کرنے کا اختیار دیا گیا تھا اور وہ میں نے اپنی قوم پر بددعا کر دی۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ مجھے اپنے نفس کی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس چلے جاؤ۔ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ اب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے آپ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ آپ ہمارے لیے سفارش کریں۔ آپ دیکھ رہے ہیں ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے: آج میرے رب تعالیٰ بہت زیادہ ناراض ہیں اور اپنی تین باتیں جو انہوں نے خلاف واقعہ کہیں تھیں وہ ذکر کریں گے اور کہیں گے مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس چلے جاؤ۔ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ تو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت موسیٰ علیہ السلام! آپ ہمارے لیے اپنے رب تعالیٰ سے سفارش کریں، آپ خود دیکھ رہے ہیں حالات کس قدر سنگین ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: آج میرے رب تعالیٰ اتنے

ناراض ہیں جتنے کبھی ناراض نہ ہوئے تھے اور نہ اتنے کبھی ناراض ہوں گے اور میں نے تو ایک نفس کو قتل کر دیا تھا۔ جس کے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا۔ مجھے تو اپنی جان کی پڑی ہے کہ میرے ساتھ کیا بنے گا۔ تم کسی دوسرے کے پاس چلے جاؤ۔ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے۔ اے عیسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آپ نے گود میں لوگوں سے کلام کیا اور آپ اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا تھا اور اس کی طرف سے روح ہیں، آپ ہمارے لیے اپنے رب تعالیٰ سے سفارش کریں۔ آپ دیکھ ہی رہے ہیں ہم کن حالات سے دوچار ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: آج میرے رب ،لیٰ اتنے ناراض ہیں جتنے کبھی نہ ناراض ہوئے تھے اور نہ آئندہ اتنے ناراض ہوں گے وہ اپنا کوئی قصور ذکر نہیں کریں گے اور کہیں گے مجھے تو اپنی فکر ہے۔ میرے ساتھ کیا بنے گا۔ تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس چلے جاؤ۔ تم حضرت محمد ﷺ کے اس جاؤ۔ چنانچہ اب وہ میرے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت محمد ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں! اور خاتم الانبیاء ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دے ہیں۔ آپ ہی اپنے رب تعالیٰ سے ہمارے لیے سفارش کریں۔ آپ دیکھتے نہیں ہم کس قدر پریشان حال ہیں۔ میں چل کر اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تعریفات اور محامد کے دروازے کھول دیں گے جو کسی دوسرے کو نصیب نہ ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھایئے آپ مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ آپ سفارش کریں۔ آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں اپنے سر کو اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا: اے رب تعالیٰ! میری امت (تین مرتبہ کہوں گا) کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! اپنی امت میں سے ایسے لوگوں کو جنت میں داخل کر دیجیے جن پر کوئی حساب و کتاب نہیں ہے اور انہیں جنت کے دائیں دروازے سے داخل کر دیں اور وہ دیگر لوگوں کے ساتھ باقی دروازوں میں بھی شریک ہوں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت کے دونوں دروازوں کی دہلیزوں کے درمیان مکہ اور ہجر یا مکہ اور بصری کے درمیان جتنا فاصلہ ہوگا۔"

[812]...... ثنا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَبُو صَالِحٍ ثِقَةٌ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، ثنا أَبُو نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ، ثنا أَبُو هُنَيْدَةَ الْبَرَاءُ بْنُ نَوْفَلٍ، عَنْ وَالَانَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَصَلَّى الْغَدَاةَ، ثُمَّ جَلَسَ مَكَانَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الضُّحَى، ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ جَلَسَ مَكَانَهُ حَتَّى صَلَّى الْأُولَى وَالْعَصْرَ

[812] حسن: مد ،١، أحمد: 4/1، رقم: 15، مسند البزار: 46، مسند أبي يعلى: 56 وتقدم برقم: 751.

وَالْمَغْرِبَ، كُلُّ ذَلِكَ لا يَتَكَلَّمُ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى أَهْلِهِ، فَقَالَ النَّاسُ لِأَبِي بَكْرٍ: سَلْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا شَأْنُهُ، صَنَعَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ يَصْنَعْهُ قَطُّ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَسَأَلَهُ فَقَالَ: عُرِضَ عَلَيَّ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. يُجْمَعُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يَفْظَعُ النَّاسُ بِذَلِكَ، حَتَّى انْطَلَقُوا إِلَى آدَمَ وَالْعَرَقُ يَكَادُ أَنْ يُلْجِمَهُمْ، فَقَالُوا: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، وَأَنْتَ اصْطَفَاكَ اللَّهُ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَقَالَ: قَدْ لَقِيتُ مِثْلَ مَا لَقِيتُمْ، فَانْطَلِقُوا إِلَى أَبِيكُمْ بَعْدَ أَبِيكُمْ: نُوحٍ، ﴿إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ [آل عمران: 33]، فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى نُوحٍ فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَأَنْتَ اصْطَفَاكَ اللَّهُ وَاسْتَجَابَ لَكَ فِي دُعَائِكَ، وَلَمْ يَدَعْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا، فَيَقُولُ: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، انْطَلِقُوا إِلَى مُوسَى، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا. فَيَقُولُ مُوسَى: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، فَانْطَلِقُوا إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَإِنَّهُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ، وَيُحْيِي الْمَوْتَى. فَيَقُولُ عِيسَى: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، وَلَكِنِ انْطَلِقُوا إِلَى سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ، فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَانْطَلِقُوا إِلَى مُحَمَّدٍ فَلْيَشْفَعْ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ. قَالَ: فَأَنْطَلِقُ، فَيَأْتِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُ: ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَخِرُّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. قَالَ: ((فَأَذْهَبُ لِأَقَعَ سَاجِدًا)). قَالَ: ((فَأَخَذَ جِبْرِيلُ بِضَبْعَيْهِ)). قَالَ: فَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الدُّعَاءِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى بَشَرٍ، فَأَقُولُ: أَيْ رَبِّ جَعَلْتَنِي سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ أَكْثَرُ مِنْ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ. ثُمَّ يُقَالُ: ادْعُوا الصِّدِّيقِينَ فَيَشْفَعُونَ، ثُمَّ يُقَالُ: ادْعُوا الْأَنْبِيَاءَ، فَيَجِيءُ النَّبِيُّ مَعَهُ الْعِصَابَةُ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، حَتَّى يُقَالَ: ادْعُوا الشُّهَدَاءَ، فَيَشْفَعُونَ لِمَنْ أَرَادُوا. فَإِذَا فَعَلَتِ الشُّهَدَاءُ ذَلِكَ، يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، أَدْخِلُوا جَنَّتِي مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا. قَالَ: ((فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ))

ترجمة الحديث: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اور اس جگہ بیٹھے رہے۔ حتیٰ کہ چاشت کا وقت ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ مسکرائے۔ پھر اسی جگہ بیٹھ گئے۔ حتیٰ کہ آپ نے ظہر، عصر اور مغرب کی نماز پڑھی اور عشاء تک کسی سے کوئی کلام نہیں کی اور عشاء کے بعد گھر تشریف لے

گئے۔لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں آپ نے آج ایسا کام کیا ہے جو آپ پہلے نہ کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ انہوں نے سوال کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ پر قیامت تک جو دنیا اور آخرت کا معاملہ ہونا تھا پیش کیا گیا۔اللہ تعالیٰ پہلے اور بعد والے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کریں گے اور لوگ حیران و پریشان ہو جائیں گے۔حتیٰ کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور پسینہ اس قدر ہو گا کہ اس کے ساتھ انہیں لگام ڈال دی گئی ہوگی اور کہیں گے اے آدم علیہ السلام ! آپ تمام انسانوں کے سردار ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب فرمایا تھا۔آپ ہمارے لیے سفارش کریں وہ کہیں گے: میں بھی تمہاری طرح پریشان ہوں۔تم میرے بعد اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ (''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام ،آل ابراہیم اور آل عمران کو جہان والوں پر چن لیا ہے۔'' (اٰل عمران: ۳۳)) وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جائیں گے اور عرض کریں گے اے حضرت نوح علیہ السلام ! آپ ہمارے لیے اپنے رب تعالیٰ سے سفارش کرائیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا اور آپ کی دعا کو قبول فرمایا تھا اور کافروں کا ایک گھر بھی زمین پر نہ چھوڑا۔ وہ عرض کریں گے: میں یہ نہیں کر سکتا۔ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے براہ راست کلام کی تھی۔حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے: میں بھی یہ نہیں کر سکتا۔تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ کیونکہ وہ مادرزاد اندھے اور کوڑھ والے مریض کو شفا یاب کرتے تھے اور مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا۔لیکن تم تمام ولد آدم کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ۔ کیونکہ قیامت کے دن ان کی سب سے پہلے زمین پھٹے گی۔ اب تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ ضرور تمہاری سفارش کریں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں چلوں گا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے کہیں گے کہ ان کو اجازت دیجیے اور انہیں جنت کی خوش خبری سنا دیں۔ میں چلوں گا اور ایک جمعہ تک سجدے میں پڑا رہوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: آپ اپنا سر اٹھائیں۔ آپ کہیں: آپ کی بات سنی جائے گی آپ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔آپ فرماتے ہیں: دوبارہ سجدہ کرنا چاہوں گا۔لیکن حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پہلوؤں کو پکڑیں گے اور اللہ تعالیٰ ایسی دعا کا دروازہ کھول دیں گے۔ جو کسی انسان پر نہ کھولا ہو گا۔ میں کہوں گا اے رب تعالیٰ! آپ نے مجھے سید ولد آدم بنایا اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہے، اور پہلا وہ شخص جس سے قبر پھٹی تھی وہ میں ہی تھا اور۔ اس پر بھی مجھے کوئی فخر نہیں۔حتیٰ کہ حوض پر صنعا اور ایلہ کے مابین علاقے سے بھی زیادہ تعداد والے لوگ میرے پاس آئیں گے۔ پھر کہا جائے گا: صدیقین کو بلایا جائے۔ وہ آ کر سفارش کریں گے۔ پھر کہا جائے گا: انبیاء کو بلایا جائے۔ چنانچہ ایک نبی آئے گا۔ جن کے ساتھ ایک جماعت ہوگی۔کسی نبی کے ساتھ پانچ یا چھ آدمی ہوں گے۔بعض اس طرح کے بھی نبی ہوں گے جن کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہو گا۔حتیٰ کہ کہا

جائے گا: شہداء کو بلاؤ۔ وہ جس کی چاہیں گے شفاعت کریں گے جب شہداء سفارش سے فارغ ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں ارحم الراحمین ہوں۔ تم میں سے جو میرے ساتھ شرک نہیں کرتا وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

[813]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: تُعْطَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَرَّ عَشْرِ سِنِينَ، ثُمَّ تُدْنَى مِنْ جَمَاجِمِ النَّاسِ، حَتَّى يَكُونَ قَابَ قَوْسَيْنِ، فَيَعْرَقُونَ حَتَّى يَرْسَخَ الْعَرَقُ فِي الْأَرْضِ قَامَةً، ثُمَّ يَرْتَفِعُ الرَّجُلُ حَتَّى يَغْرَقَ الرَّجُلُ - قَالَ سَلْمَانُ: حَتَّى يَقُولَ الرَّجُلُ: غِقْ، غِقْ - فَإِذَا رَأَوْا مَا هُمْ فِيهِ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَا تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ؟ ائْتُوا أَبَاكُمْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلْيَشْفَعْ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ جَلَّ وَعَزَّ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: يَا أَبَانَا، أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا، فَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَلَسْتُ بِذَاكَ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ؟ فَيَقُولُونَ: إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا؟ فَيَقُولُ: ائْتُوا عَبْدًا شَاكِرًا. فَيَأْتُونَ نُوحًا عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُولُونَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَنْتَ الَّذِي جَعَلَكَ اللَّهُ شَاكِرًا، وَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ، فَقُمْ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلَسْتُ بِذَاكَ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ؟ فَيَقُولُونَ: إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا؟ فَيَقُولُ: ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُونَ: يَا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ، قَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَلَسْتُ بِذَاكَ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ؟ فَيَقُولُونَ: إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا؟ فَيَقُولُ: ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا اصْطَفَاهُ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ. فَيَأْتُونَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُولُونَ: قَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَلَسْتُ بِذَاكَ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ؟ فَيَقُولُونَ: فَإِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا؟ فَيَقُولُ: ائْتُوا كَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ عِيسَى. فَيَقُولُونَ: يَا كَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ، قَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَلَسْتُ بِذَاكَ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ؟ فَيَقُولُونَ: فَإِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا؟ فَيَقُولُ: ائْتُوا عَبْدًا فَتَحَ اللَّهُ بِهِ، وَخَتَمَ، وَغَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. وَيَجِيءُ فِي هَذَا الْيَوْمِ آمِنًا مُحَمَّدٌ ﷺ، فَيَأْتُونَ النَّبِيَّ فَيَقُولُونَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَنْتَ الَّذِي فَتَحَ اللَّهُ بِكَ، وَغَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ،

---

[813] **صحيح موقوف**: مصنف ابن أبی شيبة : 308/6، رقم : 31675، المعجم الكبير للطبرانی : 6117، التوحيد لابن خزيمة : 706/2، 707.

وَجِئْتَ فِي هَذَا الْيَوْمِ آمِنًا ، وَقَدْ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا ، فَيَقُولُ: أَنَا صَاحِبُكُمْ ، فَيَخْرُجُ يَحُوشُ النَّاسَ ، حَتَّى يَنْتَهِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ ، فَيَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ مِنْ ذَهَبٍ ، فَيَقْرَعَ الْبَابَ ، فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ ﷺ . قَالَ: ((فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لَهُ)) . قَالَ: فَيَجِيءُ حَتَّى يَقُومَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ ، فَيَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ ، فَيُؤْذَنُ ، فَيَسْجُدُ ، فَيُنَادَى: يَا مُحَمَّدُ ، ارْفَعْ رَأْسَكَ ، سَلْ تُعْطَهْ ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ ، وَادْعُ تُجَبْ . قَالَ: ((فَيَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّمْجِيدِ مَا لَمْ يُفْتَحْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ)) . قَالَ: فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أُمَّتِي ، أُمَّتِي ، أُمَّتِي . ثُمَّ يَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ ، فَيُؤْذَنُ لَهُ ، فَيَسْجُدُ ، فَيَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّمْجِيدِ شَيْئًا لَمْ يُفْتَحْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ ، وَيُنَادَى: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ ، سَلْ تُعْطَهْ ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، وَادْعُ تُجَبْ . فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ: رَبِّ أُمَّتِي ، أُمَّتِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا . قَالَ سَلْمَانُ: فَيَشْفَعُ فِي كُلِّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ حِنْطَةٍ مِنْ إِيمَانٍ ، أَوْ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ ، أَوْ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ ، فَذَلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ .

ترجمة الحديث حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج کو دس سال کی گرمی دے دی جائے گی۔ پھر سورج کھوپڑیوں کے قریب ہو جائے گا۔حتیٰ کہ دو کمانوں کے برابر ہو گا اور انہیں اتنا پسینہ آئے گا کہ زمین ان کے پسینے سے بھر جائے گی۔ پھر آدمی اپنی ٹانگ اٹھائے گا اور دوسری ٹانگ پسینے سے بھر جائے گی۔حتیٰ کہ آدمی اس میں غوطے کی وجہ سے غِق غِق کی آواز نکالے گا۔ جب وہ مشکل حالات کو دیکھیں گے۔تو ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تم دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ تم اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور تمہاری سفارش کریں سبھی حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے باپ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا: اور آپ میں اپنی روح بھر دی اور اپنی جنت میں ٹھہرایا۔ آپ کھڑے ہوں اور اپنے رب تعالیٰ کے پاس ہماری سفارش کریں۔ آپ خود دیکھ رہے ہیں ہم کس قدر پریشان حال ہیں۔ وہ فرمائیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا اور نہ میرا یہ مقام اور مرتبہ ہے۔ میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں؟ لوگ کہیں گے: اب ہم کس کے پاس جائیں؟ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: تم اللہ کے شکر گزار بندے کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے اللہ تعالیٰ کے نبی! اللہ تعالیٰ نے آپ کو شکر گزار بندہ بنایا تھا اور آپ دیکھ رہے ہیں جس مشکل میں ہم گرفتار ہیں۔ آپ ہمارے لیے اپنے رب تعالیٰ سے سفارش کریں وہ بھی کہیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ نہ یہ میرا مقام و مرتبہ ہے اور میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں؟ لوگ کہیں گے تو اچھا آپ بتائیں پھر ہم کس کے پاس جائیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے: تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ کیونکہ وہ خلیل الرحمٰن ہیں۔ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے خلیل الرحمٰن! آپ نے دیکھ لیا ہم جس مشکل میں ہیں۔ آپ ہمارے لیے رب تعالیٰ سے سفارش کریں، وہ بھی فرمائیں گے: میں ایسا نہیں کرسکتا۔ نہ میں اس قابل ہوں۔ میں ایسا کیسے کرسکتا ہوں؟ لوگ کہیں گے: تو آپ بتائیں ہم کس کے پاس جائیں گے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ کیونکہ وہ ایسے بندے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے لیے چن لیا تھا۔ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: آپ نے دیکھ لیا ہم کس قدر پریشان ہیں۔ آپ ہمارے لیے اپنے رب تعالیٰ سے سفارش کریں۔ وہ کہیں گے: میں ایسا نہیں کرسکتا اور نہ میں اس لائق ہوں۔ میں ایسا کیسے کرسکتا ہوں؟ لوگ کہیں گے: پھر ہم کس کے پاس جائیں۔ وہ کہیں گے تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ جو اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے اے اللہ تعالیٰ کے کلمے! اور اس کی روح! آپ نے دیکھ لیا ہم کس مشکل میں پھنسے ہوئے ہیں آپ ہمارے لیے اپنے رب تعالیٰ سے سفارش کریں وہ کہیں گے: میں ایسا نہیں کرسکتا۔ نہ ہی میں اس قابل ہوں۔ میں ایسا کیسے کرسکتا ہوں۔ لوگ کہیں گے: تو پھر ہم کس کے پاس جائیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: تم ایسے بندے کے پاس جاؤ جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا آغاز اور اختتام دے دیا اور ان کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دے اور وہ اس دن بھی امن کے ساتھ آئے ہیں اور میری مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے اللہ تعالیٰ کے نبی! آپ کے ساتھ اللہ نے افتتاح کیا اور آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں اور آپ آج کے دن امن کے ساتھ آئے ہیں۔ آپ نے دیکھ لیا ہم کس قدر پریشان ہیں؟، آپ ہمارے لیے اپنے رب تعالیٰ سے سفارش کریں، آپ فرمائیں گے: ہاں میں ایسا کرسکتا ہوں۔ آپ لوگوں کو اکٹھا کر کے جنت کے دروازے تک پہنچیں گے اور دروازے کے سونے کے کڑے کو پکڑیں گے اور دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ کہا جائے گا: یہ کون ہیں؟ کہا جائے گا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ راوی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیں گے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے آئیں گے اور سجدہ کرنے کی اجازت طلب کریں گے۔ آپ کو اجازت دے دی جائے گی۔ آپ سجدہ کریں گے اور آپ کو آواز دی جائے گی۔ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھائیں۔ سوال کریں آپ کے سوال کو پورا کر دیا جائے گا۔ آپ مانگیں آپ کو دیا جائے گا۔ آپ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ آپ دعا کریں آپ کی دعا قبول کی جائے گی۔ راوی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی ثنا اور تمجید کے دروازے کھول دیں گے۔ جو مخلوق میں سے کسی ایک کے لیے نہ کھولے ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں: آپ فرمائیں گے: اے اللہ تعالیٰ میری امت، میری امت، میری امت! پھر سجدے کی آپ کو اجازت دے دی جائے گی۔ آپ سجدہ کریں گے اور

اس سجدے میں اللہ تعالیٰ آپ پر ہر طرح کی تعریفات منکشف کر دیں گے۔ جو پہلے کسی کے لیے نہیں کی ہوں گی اور آواز دی جائے گی: اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھائیں۔ سوال کریں آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ آپ دعا کریں آپ کی دعا قبول کی جائے گی۔ آپ دعا کریں۔ آپ کی دعا قبول کی جائے گی۔ آپ اپنا سر مبارک اٹھائیں گے اور فرمائیں گے۔ سلیمان راوی کہتے ہیں: آپ ہر اس شخص کے لیے سفارش کریں گے جس کے دل میں گندم جو یا رائی کے دانے جتنا بھی ایمان ہوگا اور یہی مقام محمود ہے۔

[814]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَامٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ، أَنَّ قَيْسًا الْكِنْدِيَّ، حَدَّثَ الْوَلِيدَ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْحُبْرَانِيَّ الْأَنْمَارِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَيَشْفَعُ كُلُّ أَلْفٍ سَبْعِينَ أَلْفًا، ثُمَّ يَحْثِي لِي ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِكَفِّهِ)) - قَالَ قَيْسٌ: فَأَخَذْتُ بِتَلَابِيبِ أَبِي سَعِيدٍ، فَجَذَبْتُهُ جَذْبَةً، وَقُلْتُ: أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، بِأُذُنِي وَوَعَاهُ قَلْبِي. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَحَسَبَ ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَلَغَ أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفٍ وَتِسْعَ مِائَةِ أَلْفٍ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ ذَلِكَ يَسْتَوْعِبُ إِنْ شَاءَ اللهُ مُهَاجِرِي أُمَّتِي، وَيُوفِينَا اللهُ بِشَيْءٍ مِنْ أَعْرَابِنَا)) قَالَ أَبُو تَوْبَةَ: أَبُو سَعِيدٍ الْحُبْرَانِيُّ. وَالْحُبْرَانُ: بَطْنٌ مِنْ أَنْمَارٍ

ترجمة الحديث: حضرت ابو سعید الحبرانی الانماری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے رب تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا۔ کہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا اور ہر ہزار ستر ہزار کی سفارش کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے لیے تین چلو بھر کر دینے کا بھی وعدہ فرمایا۔'' قیس راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید کے دامن کو پکڑ کر اچھی طرح کھینچا اور کہا کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے اپنے دونوں کانوں سے سنا اور میرے دل نے اچھی طرح یاد کیا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کو شمار کیا گیا تو ان کی تعداد ساتھ کروڑ ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان شاء اللہ میری امت کے مہاجرین اس میں آجائیں گے اور اعراب سے اس کی تکمیل ہوگی۔'' ابو توبہ کہتے ہیں: ابو سعید الحبرانی کا تعلق انمار کے ایک قبیلے حبران کی شاخ سے تھا۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ

---

[814] صحيح: وللحديث شواهد، نقص الدارمي على المريسي: 48، المعجم الأوسط للطبراني: 404، ومسند الشاميين: 2863.

ابوسعید الخیر ہیں کیونکہ ابوسعید الحبر انی مجہول تابعی ہیں۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر ؒ نے اس کی وضاحت کی ہے۔

[815]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ، حَدَّثَنِي صُرَدُ بْنُ أَبِي الْمَنَازِلِ ، قَالَ: سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ أَبِي فَضَالَةَ الْمَالِكِيَّ ، قَالَ: لَمَّا بُنِيَ هَذَا الْمَسْجِدُ الْجَامِعُ ، وَذَكَرُوا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الشَّفَاعَةَ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا أَبَا نُجَيْدٍ ، إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونَا بِأَحَادِيثَ مَا نَجِدُ لَهَا أَصْلًا فِي الْقُرْآنِ ، قَالَ: فَغَضِبَ عِمْرَانُ ، فَقَالَ لِلرَّجُلِ: أَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: فَكَمْ وَجَدْتَ فِيهِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثًا ، وَصَلَاةَ الْعِشَاءِ أَرْبَعًا ، وَصَلَاةَ الْغَدَاةِ رَكْعَتَيْنِ ، وَالْأُولَى أَرْبَعًا ، وَالْعَصْرَ أَرْبَعًا؟ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ ، وَقَرَأَ عَلَيْهِ: ﴿فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ .﴾ [المدثر: 48]

ترجمة الحديث حضرت صرد بن ابی المنازل کہتے ہیں کہ میں نے حبیب بن ابی فضالہ المالکی سے سنا کہ جب یہ جامع مسجد بنائی گئی اور لوگوں نے حضرت عمران بن حصین کے پاس شفاعت والی حدیث ذکر کی تو ایک آدمی نے کہا: اے ابونجید! تم یہ کس طرح کی احادیث بیان کرتے ہو جن کا کوئی اصل قرآن مجید میں نہیں ہوتا؟ حبیب بن ابی فضالہ کہتے ہیں یہ سن کر حضرت عمران ناراض ہو گئے اور اس شخص کو کہنے لگے: کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو انہوں نے کہا: کیا قرآن مجید میں آتا ہے کہ مغرب کی تین رکعتیں، عشاء کی چار رکعتیں، فجر کی دو رکعتیں، ظہر اور عصر کی چار چار رکعتیں ہیں؟ پھر باقی حدیث بیان کی اور یہ آیت بھی پڑھی: ﴿فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴾ (المدثر: ٤٨) (کہ کافروں کو سفارش کرنے والوں کی سفارش کام نہ دے گی) تو ظاہر ہے مومنوں کو اس سفارش کا فائدہ ہوگا۔

[816]...... حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا ، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: يَلْقَى النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَلْقَوْا مِنَ الْحُزْنِ ، فَيَقُولُونَ: انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى آدَمَ فَيَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّنَا ، فَيَنْطَلِقُونَ إِلَيْهِ ، فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكَ ، وَلَكِنِ انْطَلِقُوا إِلَى خَلِيلِ اللّٰهِ إِبْرَاهِيمَ . فَيَنْطَلِقُونَ إِلَيْهِ ،

[815] ضعيف: صدف بن ابی المنازل اور حبیب بن أبی فضالہ راوی مجہول ہیں۔ سنن أبی داؤد: كتاب الزكاة، باب ما تجب فيه الزكاة، رقم: 1561، تعظيم قدر الصلاة للمروزی: 1081، المعجم الكبير للطبرانی: 219/18، رقم: 547، ولأصل الحديث شاهد حسن فی المعجم الكبير للطبرانی: 165/18، رقم: 369.

[816] صحيح: التوحيد لابن خزيمة: 605/2، 606، الإيمان لابن منده: 874 وانظر ما تقدم برقم: 804.

فَيَقُولُونَ: يَا إِبْرَاهِيمُ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَلَكِنِ انْطَلِقُوا إِلَى مَنِ اصْطَفَاهُ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ. قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى مُوسَى، فَيَقُولُونَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَلَكِنِ انْطَلِقُوا إِلَى كَلِمَةِ اللَّهِ وَرُوحِهِ. فَيَنْطَلِقُونَ إِلَيْهِ، فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَلَكِنِ انْطَلِقُوا إِلَى مَنْ جَاءَ الْيَوْمَ مَغْفُورًا لَهُ، لَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ. قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ. قَالَ: فَيَقُولُ: ((أَنَا لَهَا، وَأَنَا صَاحِبُهَا)). قَالَ: ((فَأَنْطَلِقُ حَتَّى أَسْتَفْتِحَ بَابَ الْجَنَّةِ، فَيُفْتَحُ لِي، فَأَدْخُلُ، وَرَبِّي عَلَى عَرْشِهِ، فَأَخِرُّ سَاجِدًا، فَأَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَمْ يَحْمَدْهُ بِهَا أَحَدٌ قَبْلِي)). قَالَ: أَحْسَبُهُ قَالَ: ((وَلَا يَحْمَدُهُ أَحَدٌ بَعْدِي)). قَالَ: فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ. قَالَ: فَأَقُولُ: يَا رَبِّ فَيَقُولُ: أَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ شَعِيرَةٍ. قَالَ: ((فَأَخِرُّ سَاجِدًا، فَأَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَمْ يَحْمَدْهُ بِهَا أَحَدٌ قَبْلِي)). قَالَ: أَحْسَبُهُ قَالَ: ((وَلَا يَحْمَدُهُ أَحَدٌ بَعْدِي)). قَالَ: فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ. قَالَ: فَأَقُولُ: يَا رَبِّ فَيَقُولُ: أَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ. قَالَ: ((فَأَخِرُّ سَاجِدًا، فَأَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَمْ يَحْمَدْهُ بِهَا أَحَدٌ قَبْلِي)). قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: ((وَلَا يَحْمَدُهُ بِهَا أَحَدٌ بَعْدِي)). قَالَ: فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ. قَالَ: فَأَقُولُ: يَا رَبِّ فَيَقُولُ: أَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ. قَالَ: ((فَأَخِرُّ سَاجِدًا، فَأَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَمْ يَحْمَدْهَا أَحَدٌ قَبْلِي)). وَحَسِبْتُهُ قَالَ: ((وَلَمْ يَحْمَدْهُ أَحَدٌ بِهَا بَعْدِي)). قَالَ: فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ فَيَقُولُ: أَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى شَيْءٍ. قَالَ: فَأُخْرِجُ أُنَاسًا مِنَ النَّارِ يُقَالُ لَهُمْ: الْجَهَنَّمِيُّونَ، وَإِنَّهُمْ لَفِي الْجَنَّةِ. قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ فَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا كُلُّ مَا نُحَدِّثُكُمُوهُ سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ يَكْذِبُ بَعْضُنَا بَعْضًا.

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگ جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا غم اور پریشانی میں مبتلا ہوں گے۔ پھر کہیں گے: چلو حضرت آدم علیہ السلام کے پاس کہ وہ اپنے رب تعالیٰ سے ہمارے لیے سفارش کریں۔ چنانچہ لوگ ان کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے آدم علیہ السلام! آپ اپنے رب تعالیٰ سے ہمارے لیے

سفارش کریں۔ وہ کہیں گے میں ایسا نہیں کرسکتا۔ لیکن تم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے حضرت ابراہیم! ہمارے رب تعالیٰ سے آپ ہمارے لیے سفارش کریں۔ وہ بھی کہیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ لیکن تم ایسی شخصیت کے پاس چلے جاؤ۔ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے لیے خاص منتخب فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، اور کہیں گے: آپ اپنے رب تعالیٰ سے ہمارے لیے سفارش کریں۔ وہ کہیں گے میں ایسا نہیں کرسکتا۔ لیکن تم اللہ تعالیٰ کے کلمے اور روح کی طرف چلے جاؤ۔ وہ سبھی ان کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے حضرت عیسیٰ علیہ السلام! اپنے رب تعالیٰ سے ہمارے لیے سفارش کیجئے۔ وہ کہیں گے میں بھی ایسا نہیں کرسکتا۔ لیکن تم اس شخصیت کے پاس جاؤ۔ جو آج اس حالت میں آئے ہیں کہ ان کے گناہ معاف کیے گئے ہیں اور ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اب سبھی لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: آپ ہمارے لیے اپنے رب تعالیٰ سے سفارش کریں۔ آپ فرمائیں گے: میں ایسا کرسکتا ہوں اور میں ہی سفارش کرسکوں گا۔ آپ فرماتے ہیں: میں جاؤں گا اور جنت کا دروازہ کھلواؤں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے جنت کے دروازے کو کھول دیں گے۔ میں داخل ہوں گا اور میرے رب تعالیٰ عرش پر تشریف فرما ہوں گے اور میں سجدے میں گر پڑوں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریفات و محامد بیان کروں گا۔ جتنی کسی نے پہلے نہ بیان کی ہوں گی۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) آپ نے یہ الفاظ بھی کہے تھے کہ کوئی شخص اس طرح کی تعریفات میرے بعد بھی نہیں بیان کر سکے گا۔ اب کہا جائے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا سر اٹھائیں۔ سفارش کریں۔ آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ آپ فرماتے ہیں: میں کہوں گا: اے رب تعالیٰ! میری امت کو معاف فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جس کے دل میں ''جو'' جتنا بھی ایمان ہے۔ اس کو نکال لائیں، میں دوبارہ سجدے میں پڑ جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریفات اور محامد بیان کروں گا۔ جتنی نہ کسی نے پہلے بیان کیں اور نہ ہی بعد میں بیان کرسکتا ہے۔ اب کہا جائے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا سر اٹھائیں آپ جو کچھ کہیں گے۔ آپ کی بات سنی جائے گی۔ آپ جو سفارش کریں گے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا: اے رب تعالیٰ! اے رب تعالیٰ! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جس کے دل میں اس سے ادنی درجے کا ایمان ہے۔ اس کو جہنم سے نکال لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال لاؤں گا۔ جنھیں جہنمی کہا جاتا ہوگا۔ حالانکہ وہ جنت میں ہوں گے کسی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے ابوحمزہ! کیا تو نے یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟ تو ان کا چہرہ متغیر ہوگیا اور یہ بات ان پر ناگوار گزری اور فرمایا: ہم تمہیں جو حدیثیں بیان کرتے ہیں وہ تمام ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (براہ راست تو) نہیں سنیں لیکن ہم میں کوئی جھوٹی بات نہ کرتا تھا۔

[817]...... حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی طرح۔

[818]...... ثنا الْفُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ أَبُو كَامِلٍ ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي ، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ ، وَإِنِّي اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ)) . فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، نَنْشُدُكَ اللَّهَ وَالصَّحَابَةَ ، لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ . قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِي)) . قَالَ: فَلَمَّا أَضَبُّوا عَلَيْهِ قَالَ: ((فَإِنِّي أُشْهِدُ مَنْ حَضَرَ أَنَّ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِنْ أُمَّتِي))

ترجمة الحديث: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس رب تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے مجھے اختیار دیا کہ میری امت میں سے نصف جنت میں داخل کر دیا جائے یا شفاعت کیجئے۔ تو میں نے شفاعت کو پسند کیا۔ ہم نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! ہم اللہ تعالیٰ کا اور صحبت کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنی شفاعت والوں میں بنا دیں آپ نے فرمایا: ''تم میرے اہل شفاعت سے ہو۔'' راوی کہتے ہیں جب لوگوں نے آپ پر بھیڑ کر دی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں حاضرین کو گواہ بناتا ہوں کہ ان میں سے جو کوئی اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا ہوگا۔ اسے میری شفاعت پہنچے گی۔''

[819]...... ثنا وَهْبَانُ بْنُ بَقِيَّةَ ، ثنا خَالِدٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ ، فَانْتَهَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَلَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَكَانِهِ . فَإِذَا أَصْبَحْنَا كَانَ عَلَى رُءُوسِهِمُ الصَّخْرَةُ ، قَالَ: وَإِذَا الْإِبِلُ قَدْ وَضَعَتْ جِرَانَهَا ، قَالَ: فَنَظَرْتُ ، فَإِذَا أَنَا بِخَيَالٍ ، فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَتَصَدَّى إِلَيَّ ، أَوْ تَصَدَّيْتُ إِلَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ: فَأَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: وَرَائِي . فَإِذَا أَنَا بِخَيَالٍ ، فَإِذَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ ، فَتَصَدَّى إِلَيَّ ، وَتَصَدَّيْتُ إِلَيْهِ ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: فَسَمِعْتُ خَلْفَ أَبِي مُوسَى هَدِيرًا كَهَدِيرِ الرَّحَى ، فَقُلْتُ: فَأَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟

---

[817] **صحيح**: انظر الحديث السابق .

[818] **صحيح لغيره**: سنن الترمذی ، كتاب صفة القيامة ، باب ، رقم : 2441، مسند أحمد : 28/6، رقم : 24002؛ مصنف ابن أبی شيبة : 320/6، رقم : 31751 .

[819] **صحيح**: مصنف عبد الرزاق : 20865، صحيح ابن حبان : 7207، التوحيد لابن خزيمه : 645/2.

قَالَ: وَرَائِي قَدْ أَقْبَلَ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا كَانَ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ كَانَ عَلَيْهِ حَرَسٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ)). فَقَالَ مُعَاذٌ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي تَرَكْتُ دَارِي وَمَنْزِلِي، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: ((أَنْتَ مِنْهُمْ)). قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو مُوسَى: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ عَرَفْتَ أَنَّا قَدْ تَرَكْنَا أَمْوَالَنَا وَأَهَالِينَا وَذَرَارِيَّنَا، نُؤْثِرُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ. فَقَالَ: ((أَنْتُمَا مِنْهُمْ)). قَالَ: فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ ثَارُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اقْعُدُوا)). قَالَ: فَقَعَدُوا حَتَّى كَأَنَّ أَحَدَهُمْ لَمْ يَقُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهُ قَدْ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ))

ترجمة الحديث: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بعض غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ لیکن آپ اپنی جگہ تشریف فرما نہ تھے۔ تو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ گویا صحابہ کے سر پر پتھر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اونٹ نیچے بیٹھ گیا۔ وہ کہتے ہیں ''میں خیالوں میں مگن تھا کہ اچانک حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ میرے پیچھے آ رہے تھے یا میں ان کے پیچھے جا رہا تھا میں نے بلند آواز سے کہا رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: آپ میرے پیچھے آ رہے ہیں۔ ادھر سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ میرے پاس آ رہے تھے اور میں ان کی طرف جا رہا تھا۔ وہ کہتے ہیں اچانک میں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایسی آواز سنی جس طرح چکی کی آواز ہوتی ہے۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ انہوں نے فرمایا: آپ میرے پیچھے آ رہے ہیں۔ اچانک میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا۔ میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ جب دشمن کی سرزمین میں ہوتے ہیں تو ایک حفاظت کرنے والا آپ کے پاس رہنا چاہیے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس میرے رب تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے مجھے اختیار دیا کہ اپنی امت میں سے نصف جنت میں داخل کر لیجئے یا شفاعت کو پسند فرمایئے تو میں نے شفاعت کو پسند کر لیا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں نے اپنا گھر بار اللہ و رسول کے لیے چھوڑ دیا۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان خوش نصیب لوگوں میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ان میں سے ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! ہم نے بھی تو اللہ و رسول کی رضا کے لیے اپنے گھر بار اور مال و متاع خیر باد کہا ہے۔ ہمارے لیے بھی دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں انہی میں سے ہو گے۔

راوی کہتے ہیں: جب ہم لوگوں تک پہنچ چکے تو لوگ کھڑے ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ سبھی بیٹھ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس میرے رب تعالیٰ کی طرف سے ایک پیغام لانے والا آیا اور اس نے مجھے اختیار دیا کہ آپ نصف امت جنت میں داخل کرلیں یا شفاعت کا حق اپنے پاس رکھیں تو میں نے شفاعت کو پسند کیا۔''

[820]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ، حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَدْرُونَ مَا خَيَّرَنِي رَبِّي اللَّيْلَةَ؟)) قَالَ: قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ . قَالَ: ((فَإِنَّهُ خَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ)) . قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِهَا . قَالَ: ((هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو آج رات میرے رب تعالیٰ نے مجھے کیا اختیار دیا؟'' راوی کہتے ہیں ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ نصف امت جنت میں داخل کرلوں یا شفاعت کرلوں، تو میں نے شفاعت کو پسند کیا۔'' ہم نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں بھی ان میں شمار کرلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہر مسلمان آدمی کے لیے ہوگی۔''

[821]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثنا الْحَكَمُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، وَأَبِي بَكْرٍ ، ابْنَيْ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَعَرَّسَ وَعَرَّسْنَا ، فَقَالَ: ((أَتَى آتٍ بَعْدَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ ، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ)) . فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، اجْعَلْنَا مِمَّنْ تَشْفَعُ لَهُ . قَالَ: ((أَنْتُمْ مِنْهُمْ)) . قُلْنَا: أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَابْتَدَرْنَاهُ الرِّجَالَ ، فَلَمَّا كَثُرُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((هِيَ لِكُلِّ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابو موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔

---

[820] صحيح: سنن ابن ماجه ، كتاب الزهد ، باب ذكر الشفاعة ، رقم : 4317 ، المعجم الكبير للطبراني : 68/18 ، رقم : 126 ، المستدرك للحاكم : 14/1 ، رقم : 36 .

[821] ضعيف بهذا السياق: ہشام بن عمار ضعیف اور عبدالملک بن عمیر مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ تاريخ دمشق لابن عساكر : 85/15 ، بغية الطلب فى تاريخ حلب : 5321/6 ، والحديث فى سنن ابن ماجه : 4311 باختصار وسنده حسن .

آپ ﷺ نے پڑاؤ ڈالا۔ تو ہم نے بھی پڑاؤ ڈالا اور آپ نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے بعد میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے مجھے اختیار دیا کہ اللہ تعالیٰ میری نصف امت جنت میں داخل کر دے یا میں شفاعت کو پسند کرلوں۔ تو میں نے شفاعت کو پسند کرلیا''، ہم نے عرض کیا اے رسول اللہ! ﷺ ہمیں بھی ان خوش نصیب لوگوں میں کر لیجئے جن کی آپ شفاعت کریں گے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم انہی میں سے ہو۔'' ہم نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! ہم لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ دے دیں؟ آپ ﷺ کی طرف لوگوں نے جلدی کرنی شروع کی۔ جب لوگوں نے بھیڑ کر دی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''یہ ہر اس مسلمان کے لیے ہوگی جو اس حالت میں فوت ہوا وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہوگا۔''

[822]...... ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ رَوْحِ بْنِ زِنْبَاعٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَمْ أَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا رَسُولًا إِلَّا سَأَلَنِي مَسْأَلَةً أُعْطِيهَا إِيَّاهُ، فَسَلْ يَا مُحَمَّدُ، فَقُلْتُ: مَسْأَلَتِي شَفَاعَةٌ لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا الشَّفَاعَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَقُولُ: أَيْ رَبِّ، شَفَاعَتِي الَّتِي اخْتَبَأْتُ عِنْدَكَ، فَيَقُولُ الرَّبُّ: نَعَمْ، فَيُخْرِجُ رَبِّي بَقِيَّةَ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ، وَيُنْبِذُهُمْ فِي الْجَنَّةِ

ترجمة الحديث: حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد ﷺ! میں نے جو بھی نبی یا رسول مبعوث فرمایا۔ اس نے مجھ سے (ایک مخصوص) سوال کیا۔ جو میں نے اس کو عطا فرما دیا۔ اے محمد ﷺ! آپ بھی سوال کرلیں۔ میں نے کہا: میرا سوال صرف یہ ہے کہ قیامت کے دن اپنی امت کے لیے شفاعت کر دوں۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے رسول اللہ ﷺ! شفاعت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں کہوں گا۔ اے رب تعالیٰ! میری وہ شفاعت جو میں نے آپ کے پاس چھپا رکھی ہے۔ رب تعالیٰ فرمائیں گے: ہاں، پھر رب تعالیٰ جہنم میں سے میری امت کے باقی لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کریں گے۔''

[823]...... ثنا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ أَبُو الْعَبَّاسِ، ثنا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ النَّصْرِيُّ، مِنْ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: مَرَرْتُ

---

[822] ضعيف: داؤد بن راشد صبغانی راوی ضعیف اور اسماعیل بن عیاش مدلس ہے اور سماع کی صراحت۔ مسند أحمد: 325/5، رقم: 22771، مسند الشاميين للطبراني: 1101.

[823] ضعيف: عبدالواحد النصری راوی مجہول ہے۔ فوائد تمام: 1128، تاريخ دمشق لابن عساكر: 163/27، احاديث الجماعيلي: 29، اسد الغابة لابن الأثير: 83/2.

بِجَدِّكَ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، وَهُوَ وَالٍ عَلَى حِمْصَ، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا عَمْرٍو لَأُحَدِّثُكَ حَدِيثًا يَسُرُّكَ، فَوَاللّٰهِ لَرُبَّمَا كَتَمَتْهُ الْوُلَاةُ. قَالَ: قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: فَحَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ بِفِنَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا مُشْرِقَ الْوَجْهِ، مُتَهَلِّلًا، قَالَ: فَقُمْنَا فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا: بَشَّرَكَ اللّٰهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهُ لَيَسُرُّنَا مَا نَرَى مِنْ إِشْرَاقِ وَجْهِكَ وَتَطَلُّقِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ، فَبَشَّرَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَانِي الشَّفَاعَةَ)). فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَفِي بَنِي هَاشِمٍ خَاصَّةً؟ قَالَ: ((لَا)). قُلْنَا: فِي قُرَيْشٍ عَامَّةً؟ قَالَ: ((لَا)). فَقُلْنَا: فَفِي أُمَّتِكَ؟ قَالَ: فَعَقَدَ بِيَدِهِ، فَقَالَ: ((هِيَ لِأُمَّتِي الْمُذْنِبِينَ الْمُثْقِلِينَ)) قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ الْفَضْلُ: وَانْقَطَعَ مِنْ كِتَابِي حَرْفُ ﴿مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ﴾ [التوبة: 91]. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ فُلَانِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ.

ترجمة الحديث: حضرت اسود بن عامر فرماتے ہیں کہ ہمیں عبدالواحد النصری نے حدیث بیان کی جو عبداللہ بن بسر کی اولاد میں سے ہیں، وہ کہتے ہیں: مجھے عبدالرحمٰن بن عمرو الاوزاعی نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں میں تیرے دادا عبدالواحد بن عبداللہ بن بسر کے پاس سے گزرا۔ جب وہ حمص کے والی تھے۔ اس نے مجھے کہا: اے ابوعمرو! میں تجھے ایک حدیث بیان کروں گا، جو تجھے خوش کر دے گی۔ واللہ عموماً امراء ایسی احادیث چھپا کر رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے کہا: ضرور بتائیے۔ وہ کہتے ہیں مجھے تیرے باپ نے عبداللہ بن بسر سے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے صحن میں موجود تھے۔ اچانک آپ ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور آپ کا رخ انور چمک دمک رہا تھا۔ ہم آپ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور ہم نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے۔ ہمیں اس سے خوشی ہوئی ہے کہ ہم آپ کے چہرے پر بشاشت اور خوشی دیکھ رہے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آج رات تشریف لائے اور انہوں نے مجھے خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاعت کا حق دے دیا ہے۔'' ہم نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ! کیا آپ خاص بنی ہاشم میں شفاعت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' ہم نے پھر عرض کیا عام قریش کے بارے میں شفاعت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' ہم نے دوبارہ عرض کیا: کیا آپ کی امت کو مشتمل ہوگی؟ (راوی کہتے ہیں) آپ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ گرہ لگائی اور فرمایا: ''یہ میری امت کے ان لوگوں کے لیے ہوگی جو گناہ کرنے والے بوجھل لوگ ہوں گے۔'' امام صاحب کے شیخ ابوالعباس الفضل کہتے ہیں: میری کتاب میں ''نیکی کرنے والوں پر کوئی تنگی نہیں ہے'' والا ٹکڑا منقطع ہو گیا۔ صاحبِ کتاب امام ابوبکر کہتے ہیں کہ دراصل یہ عبدالواحد بن فلان بن عبداللہ بن بسر ہیں۔

[824]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، ثنا أَبُو خَالِدٍ يَزِيدُ الدَّالَانِيُّ، ثنا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلْقَمَةَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقَيْلٍ، قَالَ: انطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَأَنَخْنَا بِالْبَابِ، وَمَا فِي النَّاسِ أَبْغَضُ إِلَيْنَا مِنْ رَجُلٍ يَلِجُ عَلَيْهِ، فَمَا خَرَجْنَا حَتَّى مَا فِي النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ رَجُلٍ يَدْخُلُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ قَائِلٌ مِنَّا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَا سَأَلْتَ رَبَّكَ مُلْكًا كَمُلْكِ سُلَيْمَانَ؟ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((لَعَلَّ لِصَاحِبِكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَفْضَلَ مِنْ مُلْكِ سُلَيْمَانَ، إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا، أَعْطَاهُ دَعْوَةً، فَمِنْهُمْ مَنِ اتَّخَذَهَا دُنْيَا فَأُعْطِيَهَا، وَمِنْهُمْ مَنْ دَعَا بِهَا عَلَى قَوْمِهِ إِذْ عَصَوْهُ فَأُهْلِكُوا بِهَا، وَإِنَّ اللّٰهَ أَعْطَانِي دَعْوَةً، فَخَبَّيْتُهَا عِنْدَ رَبِّي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

ترجمة الحديث: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عقیل فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کے دروازے پر ہم نے اپنی سواری بٹھا دی اور ہماری یہ حالت تھی کہ ہمیں وہ شخص انتہائی برا لگتا جو آپ کے پاس داخل ہوتا۔ لیکن جب ہم آپ کے پاس سے واپس ہوئے۔ تو آپ کے پاس جانے والا شخص ہمیں سب سے زیادہ محبوب لگتا تھا۔ ایک شخص نے سوال کیا: اے رسول اللہ ﷺ! آپ اپنے رب تعالیٰ سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح کی بادشاہی کیوں نہیں مانگ لیتے؟ تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: "ممکن ہے، تمہارے صاحب (مراد رسول اللہ ﷺ ہیں) کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی سے بھی افضل مقام و مرتبہ ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اس کو ایک مخصوص دعا کا اختیار دیا تھا۔ ان میں سے بعض اس طرح کے انبیاء تھے۔ جنھوں نے اس کے ساتھ دنیا کا سوال کیا۔ وہ دنیا انہیں دے دی گئی اور بعض انبیاء نے اس کے ساتھ اپنی قوم کے خلاف بد دعا کر دی جب کہ ان کی قوم نے ان کی نافرمانی کی۔ جس کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے ایک دعا کرنے کا اختیار دیا اور میں نے وہ دعا اپنی امت کے لیے چھپا رکھی ہے۔ جس کے ساتھ میں قیامت کے دن اپنی امت کے لیے شفاعت کروں گا۔"

---

[824] حسن: مصنف ابن أبي شيبة: 318/6، رقم: 31740، شرح مشكل الآثار للطحاوي: 3968، دلائل النبوة للبيهقي: 358/5، والحديث في المستدرك للحاكم: 67/1، رقم: 226، من طريق آخر وسنده حسن.

[825]...... ثنا يعقوب بن حميد، ثنا عبد العزيز بن محمد، عن عمرو بن أبي عمرو، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبي هريرة، قال: قلت. يا رسول الله من أسعد الناس بشفاعتك يوم القيامة؟ فقال النبي ﷺ: قد ظننت يا أبا هريرة أن لا يسألني عن هذا الحديث أحد أولى منك؛ لما أرى من حرصك على الحديث. أسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة من قال: لا إله إلا الله مخلصا من نفسه.

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے رسول اللہ! ﷺ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کے ساتھ کون زیادہ سعادت مند ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”مجھے یہ یقین تھا کہ اس حدیث کے بارے تیرے علاوہ کوئی دوسرا شخص سوال نہ کرے گا۔ کیونکہ میں تیری حدیث پر حرص دیکھتا ہوں، بات یہ ہے کہ قیامت کے دن میری شفاعت کے ساتھ سب سے زیادہ سعادت مند وہ شخص ہوگا جس نے لا الہ الا اللہ خلوص دل سے کہا ہوگا۔“

[826]...... ثنا محمد بن مسلم بن وارة، حدثنا علي بن عياش، حدثنا شعيب، عن محمد بن المنكدر، عن جابر، قال: قال رسول الله ﷺ: من قال حين يسمع النداء: اللهم رب هذه الدعوة التامة، والصلاة القائمة، آت محمدا الوسيلة والفضيلة، وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته، إلا حلت له الشفاعة يوم القيامة وفيه عن أبي الدرداء، عن النبي ﷺ.

ترجمة الحديث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی اذان سن کر یہ دعا پڑھتا ہے تو قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت کرنا حلال ہو جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ والصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ)) ”اے رب تعالیٰ! اس مکمل دعا کے مالک اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں وہ مقام محمود عطا فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے۔“

شرح: اور اس کے متعلق حضرت ابو الدردار رضی اللہ عنہ کی بھی ایک روایت ہے۔ جسے وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ لیکن علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔

---

[825] صحيح البخاري، كتاب العلم، باب الحرص على الحديث: 99، السنن الكبرى للنسائي: 5811، مسند أحمد: 372/2، رقم: 8858.

[826] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب الدعاء، عند النداء، رقم: 614، سنن أبي داؤد: 529، سنن الترمذي: 211، حديث أبي الدرداء رضي الله عنه، المعجم الأوسط للطبراني: 3662 وسنده ضعيف.

[827]...... ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ وفَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَنْزِلْهُ الْمِقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ، وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي.

ترجمة الحديث: حضرت رویفع بن ثابت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ '' پڑھا۔ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

[828]...... ثنا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ الْعَمِّيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ، يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا زِلْتُ أَشْفَعُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ وَيُشَفِّعُنِي، وَأَشْفَعُ وَيُشَفِّعُنِي، حَتَّى أَقُولَ: أَيْ رَبِّ شَفِّعْنِي فِيمَنْ قَالَ: لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ. فَيَقُولُ: هَذِهِ لَيْسَتْ لَكَ يَا مُحَمَّدُ وَلا لِأَحَدٍ هَذِهِ لِي، وَعِزَّتِي وَجَلالِي وَرَحْمَتِي، لا أَدَعُ فِي النَّارِ أَحَدًا يَقُولُ: لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ.

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے شفاعت کرتا رہوں گا اور وہ میری شفاعت قبول کرتے رہیں گے۔ میں پھر شفاعت کروں گا اور وہ میری شفاعت قبول کریں گے۔ حتیٰ کہ میں کہوں گا اے رب تعالیٰ! جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کے متعلق میری شفاعت قبول فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے محمد ﷺ! یہ نہ آپ کے لیے ہے اور نہ کسی اور کے لیے ہے۔ یہ صرف میں کروں گا۔ میری عزت جلالت اور رحمت کی قسم! میں جہنم میں کسی ایسے شخص کو نہ چھوڑوں گا۔ جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔''

[829]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا أَبِي، عَنْ جَابِرِ بْنِ غَانِمٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعْدِي كَرِبَ بْنَ عَبْدِ كُلالٍ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ، يُحَدِّثُ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ،

---

[827] **ضعيف:** عبداللہ بن لھیعہ ضعیف ومختلط ہے۔ مسند أحمد: 108/4، رقم: 6991 مسند البزار: 2315، المعجم الكبير للطبراني: 4480.

[828] **صحيح لغيره:** مسند أبي يعلى: 2786، فوائد تمام: 1794، التوحيد لابن خزيمة: 694/2، وله شاهد في صحيح البخاري: 7510، صحيح مسلم: 193/323 (479).

[829] **صحيح لغيره:** المعجم الكبير للطبراني: 57/18، رقم: 106، التوحيد لابن خزيمة: 640/2، البعث لابن أبي داؤد: 47، وتقدم برقم: 818، 819، حديث معقل رضي الله عنه، تقدم برقم: 35، 423، حديث: من مات بالمدينة كنت له شفيعاً، صحيح مسلم: 1373 (3339).

قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي، وَإِنَّ رَبِّي خَيَّرَنِي بَيْنَ خَصْلَتَيْنِ: بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ.
وَفِيهِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اثْنَانِ لَا تَنَالُهُمَا شَفَاعَتِي، وَمَنْ مَاتَ فِي الْمَدِينَةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا))

ترجمة الحديث حضرت سلیم بن عامر فرماتے ہیں میں نے حضرت معدیکرب سے جمعہ کے دن منبر پر سنا۔ جو حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کررہے تھے، اور حضرت عوف بن مالک نے کہا: ہم کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور میرے رب تعالیٰ نے مجھے دو خصلتوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا ہے: یا تو نصف امت جنت میں داخل کرلوں یا شفاعت کر لوں تو میں نے شفاعت کو پسند کیا۔''

شرح اس کے متعلق حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت بھی آتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دو شخصوں کو میری شفاعت نہ پہنچے گی اور جو کوئی مدینے میں فوت ہوا میں اس کے لیے شفاعت کروں گا۔''

نوٹ: ...... علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ حضرت معقل والی حدیث کا مجھے علم نہیں ہو سکا۔

[١٦٨]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ

باب: کبیرہ گناہوں کے مرتکب لوگوں کے لیے کی شفاعت نبی ﷺ

[830]...... ثنا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ الْأَيْلِيُّ، ثنا حَرْبُ بْنُ سُرَيْجٍ الْمِنْقَرِيُّ، ثنا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَا زِلْنَا نُمْسِكُ عَنِ الِاسْتِغْفَارِ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ، حَتَّى سَمِعْنَا مِنْ فِي نَبِيِّنَا ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ)). قَالَ: ((فَإِنِّي أَخَّرْتُ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَأَمْسَكْنَا عَنْ كَثِيرٍ مِمَّا كَانَ فِي أَنْفُسِنَا.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم کبیرہ گناہوں کے مرتکب آدمی کے لیے استغفار کرنے سے رکے رہے۔ حتی کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سنا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کرنے کو معاف نہیں کریں گے۔ باقی جسے چاہیں گے معاف کردیں گے۔'' اور آپ نے فرمایا: ''میں نے قیامت کے دن

[830] حسن: مسند أبي يعلى: 5813، المعجم الأوسط للطبراني: 5942، فضائل القرآن لابن الفريس: 8، مسند البزار: 5840.

کبائر کے مرتکب لوگوں کے لیے شفاعت کو موخر کر دیا ہے۔'' اس کے ساتھ اکثر ہمارے دلوں میں جو تردد آتا تھا رفع ہو گیا۔

[831]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي))

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے کبائر کے مرتکب لوگوں کے لیے میری شفاعت ہوگی۔''

[832]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، ثنا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي)) وَفِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَالْأَخْبَارُ الَّتِي رَوَيْنَا عَنْ نَبِيِّنَا ﷺ فِيمَا فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ مِنَ الشَّفَاعَةِ، وَتَشْفِيعِهِ إِيَّاهُ فِيمَا يَشْفَعُ فِيهِ، أَخْبَارٌ ثَابِتَةٌ مُوجِبَةٌ بِعِلْمِ حَقِيقَةِ مَا حَوَتْ عَلَى مَا اقْتَصَصْنَا، وَالصَّادُّ عَنِ الْأَخْبَارِ الْمُوجِبَةِ لِلْعِلْمِ الْمُتَوَاتِرَةِ كَافِرٌ، وَقَدْ ذَكَرْنَاهَا . . . مَا دَلَّ عَلَى عَقْدِهِ مِنَ الْكِتَابِ. جَعَلَنَا اللَّهُ وَكُلَّ مُؤْمِنٍ بِهَا مُؤَمَّلٍ لَهَا مِنْ أَهْلِهَا.

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری شفاعت ان لوگوں کے لیے ہوگی جو میری امت میں سے کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوں گے۔'' امام ابوبکر عمرو بن ابی عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ سے آپ کی شفاعت کرنے اور شفاعت قبول کیے جانے کے متعلق جو روایات آتی ہیں۔ وہ سبھی ثابت خبریں ہیں جو علم یقینی کا فائدہ دیتی ہیں۔ اب جو شخص اس جیسی متواتر اخبار کا انکار کرتا ہے۔ جو علم یقینی کا فائدہ دیتی ہوں۔ ظاہر ہے وہ کافر ہی ہو سکتا ہے۔ خود کتاب اللہ نے بھی اس کے ثبوت پر (دلائل قائم کیے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کی شفاعت کا اہل بنائے۔ (آمین یارب العالمین)

[١٦٩]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ مَنْ يُخْرِجُ اللَّهُ بِتَفَضُّلِهِ مِنَ النَّارِ

باب: جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ جہنم سے نکال لیں گے

[833]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْأَيْلِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، ثِقَةٌ صَدُوقٌ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُبَارَكُ

---

[831] صحيح: الكامل لابن عدى : 276/2، الأحاديث المختارة للضياء : 2047، والحديث فى سنن أبى داؤد : 4739.

[832] صحيح: سنن الترمذى، كتاب صفة القيامة، باب منه، رقم: 2435 وقال: حسن صحيح غريب، صحيح ابن حبان : 6468، المعجم الأوسط للطبرانى : 8518، حديث جابر رضی اللہ عنہ، سنن الترمذى : 2436.

بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِى بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِى يَوْمًا، أَوْ خَافَنِى فِى مَقَامٍ.

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائیں گے: جس کسی شخص نے مجھے ایک دن یاد کیا یا مجھ سے کسی جگہ ڈرا ایسے لوگوں کو جہنم سے باہر نکال دو۔''

[834]...... ثنا هُدْبَةُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَكُونُ قَوْمٌ فِى النَّارِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونُوا، ثُمَّ يَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ، فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا، فَيَمْكُثُونَ فِى أَدْنَى الْجَنَّةِ فِى نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ: الْحَيَوَانَ، لَوْ أَضَافَ أَحَدُهُمْ أَهْلَ الدُّنْيَا لَأَطْعَمَهُمْ، وَسَقَاهُمْ، وَلَحَفَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: ((وَلَزَوَّجَهُمْ، لا يَنْقُصُهُ ذَلِكَ شَيْئًا)).

ترجمة الحديث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم میں ایک قوم ہوگی اور اس میں ٹھہری رہے گی۔ جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحم کریں گے اور اس سے نکال لیں گے اور وہ جنت کے زیادہ قریبی حصہ میں ایک نہر میں رہیں گے۔ جسے آب حیات کہا جائے گا۔ اگر تمام اہل دنیا بھی ان سے مہمانی طلب کریں تو وہ سبھی لوگوں کو کھلائے، پلائے اور انہیں کپڑے پہنائے۔'' عطاء کہتے ہیں: میرے خیال میں انہوں نے یوں بھی کہا: اور ان کی بیویوں کو بھی اور کوئی چیز اس کو کم نہیں کرے گی۔

[835]...... ثنا هُدْبَةُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِى سُلَيْمَانَ، عَنْ رِبْعِىٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَمَا مَحَشَتْهُمُ النَّارُ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّونَ)).

ترجمة الحديث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک قوم جہنم سے نکلے گی اور انہیں آگ نے جلا ڈالا ہوگا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کا نام ہی ''جہنمیوں'' ہوگا۔''

---

[833] حسن: مبارک بن فضالہ نے سماع کی صراحت کی ہے۔ سنن الترمذی: کتاب صفة جهنم، باب ما جاء أن للنار نفسين، رقم: 2594، حسن غريب صحيح، المستدرك للحاكم: 70/1، رقم: 234، 235، شعب الايمان للبيهقی: 26.

[834] صحيح: مسند أحمد: 454/1، رقم: 4337، مسند أبی يعلى: 4979، صحيح ابن حبان: 7428.

[835] حسن: حماد کے سماع کی صراحت مسند احمد میں ہے۔ مسند أحمد: 391/5، رقم: 23323، 23424، مسند الطيالسی: 420، التوحيد لابن خزيمة: 664/2، وله شاهد فی صحيح البخاری وسياتی برقم: 847.

[836/1]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا أَبِي، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيُخْرِجَنَّ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ قَوْمًا مُنْتِنِينَ، قَدْ مَحَشَتْهُمُ النَّارُ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ، يُسَمَّوْنَ فِيهَا الْجَهَنَّمِيُّونَ، ذُكِرَ لِي أَنَّهُمْ اِسْتَعْفَوْا مِنْ ذٰلِكَ الْاِسْمِ فَاُعُوضُوْا))

ترجمة الحديث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا خاص اپنی رحمت اور شفاعت کرنے والوں کی سفارش کی وجہ سے جب آگ نے ان کو جھلسا دیا ہوگا ان کو جہنمیون نام دیا جائے گا۔ مجھے بتایا گیا کہ بعد میں ان کی خواہش پر ان کا یہ نام کر دیا جائے گا۔

[836/2]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيُخْرِجَنَّ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ قَوْمًا مُنْتِنِينَ، قَدْ مَحَشَتْهُمُ النَّارُ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ، يُسَمَّوْنَ فِيهَا الْجَهَنَّمِيُّونَ))

ترجمة الحديث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا خاص اپنی رحمت اور شفاعت کرنے والوں کی سفارش کی وجہ سے جب آگ نے ان کو جھلسا دیا ہوگا ان کو جہنمیون نام دیا جائے گا۔

[837]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْوَاسِطِيُّ أَبُو الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ - أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ الْعَصَرِيُّ، حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ صُهْبَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُحْمَلُ النَّاسِ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَتَتَقَادَعُ بِهِمْ جَنَبَتَا الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفَرَاشِ فِي النَّارِ، فَيُنْجِي اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ، ثُمَّ إِنَّهُ يُؤْذَنُ فِي الشَّفَاعَةِ لِلْمَلَائِكَةِ، وَالنَّبِيِّينَ، وَالشُّهَدَاءِ، وَالصِّدِّيقِينَ، فَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ، فَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ)) . فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فِي جَنَازَةٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَنِي .

ترجمة الحديث: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ قیامت کے دن

[836/1] حسن: أمالي المحاملي: 420، سير أعلام النبلاء للذهبي: 374/9.

[836/2] حسن: مسند أحمد: 402/5، رقم: 23423، التوحيد لابن خزيمة: 664/2.

[837] حسن: مسند أحمد: 43/5، رقم: 20440، مصنف ابن أبي شيبة: 39/7، رقم: 34193، مسند البزار: 3671.

پل صراط پہ چلتے ہوں گے اور اس کے دونوں کنارے لوگوں کو اس طرح گرائیں گے۔ جس طرح آگ میں پتنگے گریں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہے گا نجات دلائے گا۔ پھر فرشتوں، نبیوں، شہداء اور صدیقین کو شفاعت کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ وہ سبھی سفارش کریں گے اور لوگوں کو جہنم میں سے نکالیں گے اور ایسے لوگوں کو بھی جہنم سے باہر نکالیں گے جن کے دل میں چیونٹی جتنا بھی ایمان ہوگا۔'' ابوسلیمان العصری کہتے ہیں میں ایک جنازے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا۔ تو انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح مجھے عقبہ بن صہبان نے ان سے روایت ذکر کی تھی۔

شرح اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے ابوسلیمان العصری نے یہ روایت عقبہ بن صہبان کے واسطے سے ابوبکرہ سے روایت کی تھی۔ بعد میں ان کی خود حضرت ابوبکرہ سے ملاقات ہوگئی اور انہوں خود اس سے روایت سن لی۔ جس سے ان کی سند عالی ہوگئی۔

[838]...... ثنـا أَبُـو بَـكْرٍ، ثنا عَفَّانُ، ثنا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سُلَيْمَانَ الْعَصَرِيَّ قَالَ: سَـمِعْـتُ عُـقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مِثْلَـهُ إِلَى قَوْلِهِ: ((ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ)).

ترجمة الحديث حضرت عقبہ بن صہبان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اور مذکورہ روایت ...... ایک ذرہ جتنا ایمان ...... تک ذکر کی۔

[839]...... ثنـا الشَّـافِـعِـيُّ، ثـنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ - وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى أُذُنَيْهِ -: ((يَخْرُجُ نَاسٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ))

ترجمة الحديث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور انہوں نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا کہ کچھ لوگ جہنم سے نکلیں گے اور جنت میں داخل ہوں گے۔

[840]...... حَـدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُخْرِجُ نَاسًا مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ))

---

[838] حسن: مصنف ابن أبی شيبة: 39/7، رقم: 34193.

[839] صحيح مسند أحمد: 308/3، رقم: 14312، مسند الحميدی: 1282، مسند أبی يعلی: 1831 والحديث متفق عليه كما سيأتی.

[840] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب أدنی أهل الجنة منزلة فيها، رقم: 191 (470)، مضنف ابن أبی شيبة: 539/6، رقم: 33664.

ترجمة الحديث حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''یقیناً اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا۔''

[841]...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُخْرِجُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ)) ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

ترجمة الحديث حضرت حماد بن زید فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرو بن دینار سے سوال کیا کہ کیا تم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سنی تھی۔ جو وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکال دے گا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔

[842]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاءِ - أَوِ الْحَيَاةِ، شَكَّ مَالِكٌ - فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کر دیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اس کو جہنم سے نکال لاؤ۔ تو وہ جہنم سے نکلیں گے جو جل چکے ہوں گے پھر ان کو آب حیات میں ڈالا جائے گا اور وہ اس طرح اگیں گے جس طرح سیلاب کے ریلے میں دانہ اگتا ہے۔ تم دیکھتے نہیں وہ کس طرح لپٹا ہوا نمودار ہوتا ہے۔''

[843]...... ثنا أَبُو الشَّعْثَاءِ عَلِيُّ بْنُ حَسَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا اجْتَمَعَ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ، وَمَعَهُمْ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ، يَقُولُ الْكُفَّارُ: أَلَمْ تَكُونُوا مُسْلِمِينَ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالُوا: فَمَا

---

[841] صحيح البخاری، كتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، رقم: 6558، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، رقم: 191/318 (471).

[842] صحيح البخاری، كتاب الإيمان، باب تفاضل أهل الإيمان فی الأعمال، رقم: 22، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب إثبات الشفاعة، رقم: 184 (457).

[843] **حسن لغيره:** المستدرك للحاكم: 242/2، رقم: 2954، البعث والنشور للبيهقی: 79، تفسير ابن ابی حاتم: 255/7.

أَغْنَى عَنْكُمْ إِسْلَامُكُمْ وَقَدْ صِرْتُمْ مَعَنَا فِي النَّارِ؟ قَالُوا: كَانَتْ لَنَا ذُنُوبٌ فَأُخِذْنَا بِهَا، فَيَسْمَعُ مَا قَالُوا، فَأَمَرَ بِمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ فَأُخْرِجُوا، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا: يَا لَيْتَنَا كُنَّا مُسْلِمِينَ، فَنَخْرُجُ كَمَا خَرَجُوا. قَالَ: وَقَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ﴿الر، تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ، رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ﴾ [الحجر: 2].

ترجمة الحديث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب جہنم والے جہنم میں اکٹھے ہو جائیں گے اور ان کے ساتھ اہل قبلہ کے بھی کچھ لوگ ہوں گے۔ کافر انہیں کہیں گے: کیا تم مسلمان نہیں تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں وہ کہیں گے: اسلام نے تمہیں کوئی فائدہ دیا؟ کہ تم بھی ہمارے ساتھ جہنم میں پہنچ چکے ہو۔ وہ کہیں گے ہمارے گناہ تھے۔ ہم نے گناہ کیے۔ ان کی سزا ہمیں مل رہی ہے اور اللہ تعالیٰ سنے گا جو وہ کہیں گے۔ پھر جو اہل قبلہ ہوں گے۔ ان کو نکال لینے کا حکم دیا جائے گا۔ جب جہنم والے دیکھیں گے تو کہیں گے کاش کہ ہم بھی مسلمان ہوئے ہوتے تو ہم بھی ان کی طرح جہنم سے نکل جاتے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝﴾ (الحجر: ۱، ۲) ”الٓرٰ۔ یہ (اللہ کی) کتاب اور قرآن روشن کی آیتیں ہیں۔ کسی وقت کافر آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔“

[844]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا أَبُو الْخَطَّابِ الْعَتَكِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَخْرَجَ اللهُ أَهْلَ النَّارِ مِنَ النَّارِ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، تَمَنَّى الْآخَرُونَ لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ))

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے کی وجہ سے جہنم سے نکالیں گے تو دوسرے لوگ بھی تمنا کریں گے کاش کہ ہم بھی مسلمان ہوتے۔“

[845]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ عُقُوبَةً بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا، ثُمَّ لَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ))

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کچھ لوگوں کے

---

[844] صحيح لغيره: البعث والنشور للبيهقي: 76، الزهد لابن المبارك، زوائد المروزي: 1271، وللحديث شواهد تقدم.

[845] صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، رقم: 6559، 7450، مسند أحمد: 133/3، رقم: 12361، مسند أبي يعلى: 3013.

گناہوں کی سزا کی وجہ سے ان کے چہرے جل چکے ہوں گے پھر انہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔''

[846]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكِنْدِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِنْ فَضْلِهِ﴾ [النساء: 173] قَالَ: ﴿أُجُورَهُمْ﴾ [فاطر: 30] يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ﴿وَيَزِيدُهُم مِنْ فَضْلِهِ﴾ [النساء: 173]، قَالَ: ((الشَّفَاعَةُ لِمَنْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ مِمَّنْ صَنَعَ إِلَيْهِمُ الْمَعْرُوفَ فِي الدُّنْيَا))

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ﴿أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّنْ فَضْلِهِ﴾ (فاطر: ۳۰) (اللہ تعالیٰ ان کو پورا اجر دے گا اور اپنے فضل سے زیادہ دے گا) کے متعلق فرمایا: کہ ان کے اجر سے مراد انہیں جنت میں داخل کرے گا اور اپنے فضل سے زیادہ کرے گا سے مراد شفاعت ہے۔ اس کے لیے جس شخص پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔ جس کے ساتھ دنیا میں اچھائی کی گئی ہو گی۔

[847]...... حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، ثنا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ حَدَّثَ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَإِذَا أَبْصَرَهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَالُوا: مَا هَؤُلَاءِ؟ فَيُقَالُ: هَؤُلَاءِ الْجَهَنَّمِيُّونَ، أَوْ كَمَا قَالَ.

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل جنت ان لوگوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے: یہ ''جہنمیون'' ہیں۔''

[848]...... ثنا أَيُّوبُ الْوَزَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: يَدْخُلُ قَوْمٌ جَهَنَّمَ، وَيَخْرُجُونَ مِنْهَا وَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، يُعْرَفُونَ بِأَسْمَائِهِمْ، يُقَالُ لَهُمُ: الْجَهَنَّمِيُّونَ.

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک قوم جہنم میں داخل

---

[846] ضعيف: اعمش مدلس کے سماع کی تصریح نہیں ہے نیز اسماعیل الکندی مجہول ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 10462، والمعجم الأوسط له: 5770، تفسير ابن ابی حاتم: 664/2.

[847] صحيح: المعجم الأوسط للطبراني: 2887، التوحيد لابن خزيمة: 663/1، وتقدم: 816 مطولاً.

[848] ضعيف بهذا اللفظ: زید ابوعمرو راوی مجہول ہے۔ التاريخ الكبير للبخاري: 403/3، البعث والنشور للبيهقي: 54، الضعفاء الكبير للعقيلي: 72/2.

ہو کر نکلے گی اور جنت میں داخل ہوگی وہ اپنے ناموں کے ساتھ پہچانے جائیں گے اور انہیں جہنمی کہا جائے گا۔"

[849]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً.

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے لا الہ الا اللہ پڑھا وہ جہنم سے نکل جائے گا اگرچہ اس کے دل میں گندم کے دانے جتنی بھی بھلائی ہوگی۔ اسی طرح جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا اور اس کے دل میں ایک ذرہ جتنی بھی خیر ہوگی وہ جہنم سے نکل جائے گا۔"

[850]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[851]...... حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا شُعْبَةُ، وَهِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[852]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا مُنَبِّهُ بْنُ عُثْمَانَ، ثنا خُلَيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً فِيهِ كَلَامٌ طَوِيلٌ.

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "وہ شخص جہنم سے باہر نکل آئے گا۔ جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا اور اس کے دل میں جو کے برابر بھی (ایمان) ہوگا۔"

---

[849] صحيح: مصنف ابن أبي شيبة: 166/6، رقم: 30385، مسند أبي يعلى: 2889، والحديث في صحيح مسلم: 193، 476.

[850] صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب زيادة الإيمان و نقصانه، رقم: 44، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب ادنى اهل الجنة منزلة فيها، رقم: 193 (477).

[851] صحيح: سنن الترمذي: كتاب صفة جهنم، باب ما جاء ان اللنار نفسين، رقم: 2593 وقال: حسن صحيح، مسند الطيالسي: 2078.

[852] صحيح لغيره: حلية الأولياء لأبي نعيم: 262/2، وانظر ما تقدم برقم: 631.

اور اس میں کلام طویل ہے۔

[853]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، وثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ، فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، كُنْتُ أَرْجُوكَ إِذَا أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا أَلَّا تُعِيدَنِي فِيهَا، فَيُنْجِيهِ اللّٰهُ مِنْهَا.

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چار شخص جہنم سے نکلیں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے پاس پیش کیا جائے گا ان میں سے ایک متوجہ ہو کر کہے گا: اے رب تعالیٰ! مجھے امید ہے کہ جب تو نے مجھے جہنم سے نکال دیا ہے دوبارہ اس میں داخل نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے دیں گے۔“

[854]...... ثنا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْزَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ))

ترجمة الحديث حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بعض لوگوں کے ٹخنوں تک آگ ہو گی اور بعض کے گھٹنوں تک اور بعض کی کمر تک آگ ہو گی جب کہ بعض کی ہنسلیوں تک آگ پہنچ جائے گی۔“

[855]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ ((إِلَى عُنُقِهِ، وَإِلَى حُجْزَتِهِ)).

ترجمة الحديث حضرت سمرة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حدیث ارشاد فرمائی اور اس میں گردن تک اور کمر تک کا ذکر بھی کیا۔

---

[853] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنة فيها، رقم: 192 (474)، مسند أحمد: 385/3، رقم: 14041، مسند أبى يعلى: 3292.

[854] صحيح من حديث سمرة رضی اللہ عنہ، مسند أحمد: 13/3، رقم: 1110 عن أبى سعيد رضی اللہ عنہ، صحيح مسلم: 2845 (7170) بهذا الاسناد عن سمرة رضی اللہ عنہ وهو الصواب كما سيأتى؟

[855] صحيح مسلم، كتاب الجنة، باب فى شده حر نار جهنم، رقم: 2845 (7169)، مسند أحمد: 10/5، رقم: 20103، مصنف ابن أبى شيبة: 56/7، رقم: 34179.

[856]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَهْلِ النَّارِ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ، وَإِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَإِلَى حِقْوَيْهِ، وَإِلَى تَرْقُوَتِهِ))

ترجمة الحديث حضرت سمرة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بعض جہنمیوں کے ٹخنوں تک اور گھٹنوں تک اور بعض کے کمر تک آگ پڑی ہوگی جب کہ بعض کی ہنسلیوں تک آگ ہوگی۔"

[857]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ، فَحُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى يَتَقَاصُّوا خَطَايَا كَانَتْ بَيْنَهُمْ)).

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ مومنوں کو جہنم سے خلاصی دے دے گا تو جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر انہیں روک دیا جائے گا۔ حتیٰ کہ آپس میں کی ہوئی زیادتیوں کا بدلہ دیں گے۔"

[858]...... ثنا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ يُحْبَسُونَ بِقَنْطَرَةٍ))، نَحْوَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَالْأَخْبَارُ الَّتِي حَوَاهَا كِتَابُنَا هَذَا مِنْ ذِكْرِ الْخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ كَوْنِهِمْ فِيهَا، وَمَا نَالَهُمْ مِنْ أَلِيمِ عَذَابِ خَالِقِهِمْ بِقَدْرِ مَا اسْتَحَقُّوا، ثُمَّ بِجِيرَةِ الرَّءُوفِ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ، أَخْبَارٌ ثَابِتَةٌ تُوجِبُ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ بِصِحَّةِ مَا أَدَّتْ، وَالتَّصْدِيقَ بِهِ، وَإِلَى الَّذِي مَنَّ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالتَّصْدِيقِ بِهِ، وَوَفَّقَنَا لَهُ، نَبْتَهِلُ أَنْ يَجْعَلَنَا مِنَ الْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُنْجِيهِمْ مِنْهَا بِطَوْلِهِ وَمَنِّهِ، فَإِنْ أَدْخَلْنَاهَا بِجُرْمِنَا الَّذِي اسْتَحْقَقْنَا بِهِ دُخُولَهَا أَنْ يَجْعَلَنَا مِمَّنْ تُدْرِكُهُ رَحْمَتُهُ فَيُخْرِجُهُ مِنْهَا، وَلَا يَجْعَلَنَا قُرَنَاءَ شَيَاطِينِهَا، وَلَا الْكُفَّارَ بِهِ الْجَاحِدِينَ لَهُ.

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ

---

[856] صحيح لغيره: المعجم الكبير للطبراني: 6889، ومسند الشاميين له: 2656.

[857] صحيح البخاري، كتاب المظالم، باب قصاص المظالم، رقم: 2440، مسند أبي يعلى: 186، صحيح ابن حبان: 7434.

[858] صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب القصاص يوم القيامة، رقم: 6535، مسند أحمد: 74/3، رقم: 11706.

مومنوں کو جہنم سے خلاصی دے دیں گے تو انہیں ایک پل پر روک لیں گے۔'' مصنف کہتے ہیں: امام ابوبکر صاحب السنة نے کہا: وہ تمام احادیث جس میں ان لوگوں کا ذکر ہے۔ جو جہنم سے باہر نکلیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرمائیں گے وہ تمام احادیث ثابت ہیں جو علم یقینی اور ایمان وتصدیق کا فائدہ دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ہم پر فضل واحسان ہے کہ اس نے اس کے ساتھ ایمان لانے اور تصدیق کرنے کی توفیق عنایت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان متقین میں شمار کرلیں جنہیں وہ اپنے فضل واحسان کے ساتھ جہنم سے نجات دلائیں گے اور اگر ہمارے جرموں کی وجہ سے نعوذ باللہ داخل بھی کردیں تو پھر بھی اپنی خاص رحمت اور احسان سے ہمیں باہر نکال دیں اور ہمیں شیطانوں اور ان کافروں کا ساتھی نہ بنائیں۔ جو ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہوں گے۔ (آمین!)

[859]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْعَنْبَرِيُّ، ثنا مُؤَمَّلٌ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، فِي قَوْلِهِ: ﴿إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ﴾ [آل عمران: 192] قَالَ: مَنْ تُخَلِّدْهُ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ﴾ (آل عمران:۱۹۲) (جس کو تو نے جہنم میں داخل کر دیا تو اس کو ذلیل ورسوا کر دیا) کے متعلق فرماتے ہیں کہ جس کو تو نے ہمیشہ جہنم میں رہنے دیا اس کو ذلیل کر دیا۔

[۱۷۰]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ الْوُرُودِ عَلَى النَّارِ، نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ

باب: جہنم پر سے گزرنے کا بیان (نعوذ باللہ من النار)

[860]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ)). قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَيْسَ قَالَ اللَّهُ ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا﴾ [مريم: 71]؟ قَالَ: فَلَمْ تَسْمَعِيهِ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾ [مريم: 72].

ترجمة الحديث: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان شاء اللہ امید ہے

---

[859] ضعيف: قتادہ مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے، ابو ہلال کی متابعت حماد بن سلمہ نے کی ہے۔ تفسير ابن أبي حاتم: 842/3، تفسير ابن جرير: 312/6، تفسير الثعلبي: 557/9.

[860] صحيح لغيره: سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر البعث، رقم: 4281، مسند أحمد: 285/6، رقم: 26440، مسند إسحاق: 1986، وانظر الحديث الآتي.

کہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہونے والوں میں سے کوئی بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔'' وہ کہتی ہیں: میں نے سوال کیا: اے رسول اللہ ﷺ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ﴿وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ (مریم: ۷۱) ''اور تم میں سے کوئی شخص نہیں مگر اسے اس پر سے گزرنا پڑے گا اور یہ تمہارے مالک پر حتمی و لازم ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''آپ نے یہ نہیں سنا: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾ (مریم: ۷۲) ''پھر ہم پرہیز گاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔''

شرح: ورود سے مراد: اس میں ورد سے مراد عبور ہے کہ جہنم کے اوپر پل صراط پر سے ہر ایک انسان نے گزرنا ہے۔ لیکن نیک اعمال کرنے والے لوگ بہت تیز رفتاری سے گزر جائیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں جہنم سے نجات دے دیں گے لیکن برے لوگ جہنم میں گر جائیں گے۔

[861]...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ، وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ: ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ رَجُلٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ)) . فَقَالَتْ حَفْصَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا﴾ [مريم: 71] . قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَمَهْ ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا﴾ [مريم: 72] .

ترجمة الحديث: حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جب کہ وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے: ''وہ آدمی ہرگز جہنم میں نہ جائے گا۔ جو بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوا۔'' حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں: ﴿وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ (مریم: ۷۱) ''تم میں سے ہر شخص اس پر سے گزرے گا اور یہ تمہارے پروردگار پر لازم ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رک جاؤ۔ کیا اللہ تعالیٰ نے بعد میں یہ نہیں فرمایا: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا﴾ (مریم: ۷۲) ''پھر ہم پرہیز گاروں کو نجات دے دیں گے۔''

شرح: بدری اور بیعت رضوان والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنتی ہیں: وہ تین سو تیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو آپ کے ساتھ بدر میں شریک تھے۔ وہ سب کے سب جنتی ہیں۔ کیونکہ ایک مرتبہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے مشرکین کو مسلمانوں کی مہم جوئی کے متعلق خط لکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو وحی کے ذریعے علم ہو گیا۔ حضرت حاطب نے

---

[861] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أصحاب الشجرة، رقم: 2496 (6404)، السنن الكبرىٰ للنسائي: 11259، مسند أحمد: 362/6، رقم: 27042.

اپنا عذر پیش کیا۔ قبل ازیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے قتل کے متعلق اجازت طلب کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اے عمر! تجھے کیا معلوم شاید اللہ تعالیٰ نے تمام اہل بدر پر جھانک کر فرمایا ہو: تم جو کوئی عمل بھی کرلو۔ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔''

اسی طرح بیعت رضوان کے متعلق شریک ہونے والے چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی جنتی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ (الفتح : ۱۸) ''اے پیغمبر! جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا۔''

[862]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَالشَّافِعِيُّ، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَلِجِ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)) . وَقَالَ مَعْمَرٌ: ((لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ)) . وَقَالَ مَالِكٌ: ((فَتَمَسُّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ))

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے تین بچے آگے بھیجے وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا مگر قسم کو پورا کرنے کے لیے۔'' معمر کہتے ہیں اس کو آگ نہ چھوئے گی۔ لیکن امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کو آگ چھوئے گی صرف قسم کو پورا کرنے کے لیے۔

شرح: تحلة القسم: قسم کو پورا کرنے سے یہی مراد ہے کہ ہر ایک شخص چونکہ جہنم کے اوپر صراط سے گزرے گا اور یہ گزرنا لازمی ہے۔ اتنا تو ضرور ہوگا۔ باقی وہ شخص جہنم میں جا نہیں سکے گا جس نے بچپن میں (یعنی کم عمر کے) تین بچے اپنے آگے بھیجے ہوں گے اور اس نے صبر کا مظاہرہ کیا ہوگا۔

[۱۷۱]...... بَابٌ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

باب: قبر اور عذاب قبر کا بیان

قبر اور عذاب قبر: قبر ایک حقیقت ہے۔ جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اس طرح عذاب قبر بھی برحق ہے۔ پہلے پہل لوگوں کا یہ خیال تھا کہ صرف یہودیوں کو عذاب قبر ہوگا۔ لیکن بعد میں وحی کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ نے بتا دیا تھا کہ میری امت کو بھی عذاب قبر ہوگا۔ جس کے بعد رسول اللہ ﷺ کثرت کے ساتھ عذاب قبر سے پناہ طلب کرتے تھے اور نماز میں ایک دعا بھی آتی ہے جس میں دیگر تین چیزوں کے ساتھ قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرنے کا کہا گیا ہے۔

---

[862] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد فاحتسب، رقم: 1251، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل من یموت له ولد فیحتسبه، رقم: 2632، 6697، سنن ابن ماجه: 1603

[863]...... ثنا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا وُضِعَ الْعَبْدُ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فِي قَبْرِهِ، فَيَقُولَانِ: مَا تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فِي مُحَمَّدٍ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ. فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا أَوْ كِلَاهُمَا)). قَالَ قَتَادَةُ وَذَكَرَ أَنَّهُ: ((يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا، وَيُمْلَأُ عَلَيْهِ خَضِرًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ: وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، قَدْ كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ. فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ، وَلَا تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِضْرَابٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ.

ترجمة الحديث: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب انسان کو قبر میں رکھا جاتا ہے، اور اس کے ساتھی اس کے پاس سے واپس لوٹتے ہیں۔ تو وہ ان کے قدموں کی آہٹ کو سن رہا ہوتا ہے اس حالت میں اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے قبر میں بٹھا لیتے ہیں اور کہتے ہیں: تو اس شخص یعنی حضرت محمد ﷺ کے متعلق کیا جانتا ہے؟ مومن تو کہے گا۔ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ اسے کہا جاتا ہے کہ تو اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ جو جہنم میں تھا۔ لیکن اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں بہترین ٹھکانا دے دیا ہے۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ شخص دونوں ٹھکانوں کو دیکھے گا۔ حضرت قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ذکر کیا کہ اس کی قبر ستر ہاتھ وسیع کر دی جاتی ہے اور قیامت تک کے لیے اس میں سرسبزی و شادابی بھر دی جاتی ہے۔ پھر وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف لوٹتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لیکن کافر یا منافق سے کہا جائے گا: اس شخص کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ وہ کہے گا: میں نہیں جانتا۔ میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہا کرتے تھے۔ اسے کہا جائے گا: نہ تو نے خود سمجھا نہ تو نے سمجھدار کی پیروی کی۔ پھر لوہے کے ہتھوڑے کے ساتھ اس کے دونوں کانوں کے درمیان ایک ضرب ماری جائے گی۔ وہ اتنا چیخے اور چلائے گا جسے انسانوں اور جنوں کے علاوہ کائنات کی ہر چیز سنے گی۔“

شرح کیا نبی اکرم ﷺ حاضر ناظر ہیں؟: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ

[863] صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب الميت يسمع خفق النعال، رقم: 1338، صحيح مسلم، كتاب الجنة، باب عرض مقعد الميت من الجنة والنار، رقم: 2870 (7217)، سنن أبي داؤد: 4751.

نبی اکرم ﷺ کو قبر میں حاضر کیا جاتا ہے۔ لہٰذا آپ حاضر ناظر ہیں۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ ھذا اسم اشارہ معہود فی الذھن کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اگر چہ وہ موجود نہ ہو۔ جیسا کہ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب شاہ روم نے نبی کریم ﷺ کے متعلق سوالات کیے اور اس میں یہ سوال بھی تھا کہ اس شخص کے زیادہ قریبی نسب کے لحاظ سے کون ہے۔ سبھی نے کہا ابوسفیان ہیں۔ تو اس نے بھی هٰذَا الرَّجُلُ کہا تھا۔ حالانکہ آپ وہاں تشریف فرمانہ تھے۔

[864]...... ثنا الْمُقَدَّمِیُّ، ثنا یَزِیدُ بْنُ زُرَیْعٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا سَعِیدُ بْنُ أَبِی سَعِیدٍ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قُبِرَ أَحَدُكُمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ، یُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: مُنْكَرٌ، وَالْآخَرُ: نَكِیرٌ، فَیَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِی هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ؟ فَهُوَ قَائِلٌ مَا كَانَ یَقُولُ، إِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ: هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. قَالَ: فَیَقُولَانِ: إِنْ كُنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ، ثُمَّ یُفْسَحُ لَهُ فِی قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِی سَبْعِینَ ذِرَاعًا، وَیُنَوَّرُ لَهُ فِیهِ، فَیُقَالُ لَهُ: نَمْ، فَیَقُولُ: دَعُونِی أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِی أُخْبِرْهُمْ. فَیُقَالُ لَهُ: نَمْ، فَیَنَامُ كَنَوْمَةِ الْعَرُوسِ الَّذِی لَا یُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَیْهِ، حَتَّى یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ. وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: لَا أَدْرِی كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ یَقُولُونَ كَذَلِكَ، فَكُنْتُ أَقُولُ مَا یَقُولُونَ، فَتَلْتَئِمُ عَلَیْهِ حَتَّى یَخْتَلِفَ مَضْجَعُهُ فِیهَا أَضْلَاعُهُ، فَلَا یَزَالُ فِیهَا مُعَذَّبًا حَتَّى یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ.

ترجمة الحدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کو قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ سیاہ رنگ والے اور نیلی آنکھوں والے جن میں سے ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نکیر ہے۔ وہ دونوں کہتے ہیں: تو اس شخص حضرت محمد ﷺ کے متعلق کیا جانتا ہے؟ اگر تو وہ شخص مومن ہوا تو وہ کہے گا: ''وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ کہیں گے ہمیں پہلے معلوم تھا تو یہی جواب دے گا۔ پھر اس کی قبر ستر ہاتھ وسیع کر دی جاتی ہے اور اس میں روشنی کر دی جاتی ہے اور اسے کہا جاتا ہے۔ تو آرام سے سو جا۔ وہ آدمی کہے گا: مجھے چھوڑیے میں اپنے گھر والوں کو خبر دے دوں۔ اسے کہا جاتا ہے: نئی دلہن کی طرح تو سو جا۔ جسے اس کے محبوب کے علاوہ کوئی نہیں اٹھاتا۔ پھر وہ سو جاتا ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی

---

[864] حسن: سنن الترمذی: کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر، رقم: 1071، وقال: حسن غریب، صحیح ابن حبان: 3117، مسند الحارث، زوائد: 280.

خواب گاہ سے قیامت کے دن اٹھائے گا اور اگر وہ شخص منافق ہو تو وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ میں لوگوں سے سنتا تھا۔ جو وہ کہتے تھے میں بھی وہی کہتا تھا۔ اس پر قبر تنگ ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کی پسلیاں باہم پیوست ہو جاتی ہیں۔ اب اس کو ہمیشہ عذاب ہوتا رہے گا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا۔''

[865]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي كَبْشَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، ثنا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، يَقُولُ: كُنَّا مَعَ نَبِيِّنَا ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا، فَإِذَا الْإِنْسَانُ دُفِنَ، فَتَفَرَّقَ عَنْهُ أَصْحَابُهُ، جَاءَهُ مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِطْرَاقٌ، فَأَقْعَدَهُ، فَقَالَ لَهُ: مَا تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ لَهُ: صَدَقْتَ، وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ، فَيُقَالُ لَهُ: هَذَا كَانَ مَنْزِلَكَ لَوْ كَفَرْتَ بِرَبِّكَ، فَأَمَّا إِذْ آمَنْتَ بِهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَبْدَلَكَ بِهِ هَذَا، فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ، فَيُرِيدُ أَنْ يَنْهَضَ إِلَيْهِ، فَيُقَالُ لَهُ: اسْكُنْ. وَيُفْتَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ. وَأَمَّا الْكَافِرُ، أَوِ الْمُنَافِقُ، فَيُقَالُ لَهُ: مَا تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَيَقُولُ: لَا دَرَيْتَ، وَلَا تَلَيْتَ، وَلَا اهْتَدَيْتَ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: هَذَا كَانَ مَنْزِلَكَ لَوْ آمَنْتَ بِرَبِّكَ، فَأَمَّا إِذْ كَفَرْتَ بِرَبِّكَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبْدَلَكَ بِهِ هَذَا، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ النَّارِ، ثُمَّ يَقْمَعُهُ ذَلِكَ الْمَلَكُ قَمْعَةً بِالْمِطْرَاقِ، فَيَسْمَعُهَا خَلْقُ اللَّهِ كُلُّهُمْ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ. قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنَّا أَحَدٌ يَقُومُ عَلَى رَأْسِهِ مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِطْرَاقٌ إِلَّا ذَهَلَ عِنْدَ ذَلِكَ. فَقَالَ رَسُولُ ﷺ: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ، وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ﴾ [إبراهيم: 27].

ترجمة الحديث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! اس امت کو قبروں میں آزمایا جائے گا۔ جب انسان کو دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس کو دفنا کر واپس لوٹتے ہیں۔ تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں ہتھوڑا ہوتا ہے۔ وہ اسے بٹھا کر پوچھتا ہے: اس شخص کے متعلق تو کیا جانتا ہے۔ (یعنی حضرت محمد ﷺ کے متعلق)؟ اگر تو وہ مومن ہوگا تو کہے گا: ''أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ'' اس کو کہا جائے

[865] حسن: مسند أحمد: 3/3، رقم: 11000، إثبات عذاب القبر للبيهقي: 33.

گا: تو نے صحیح جواب دیا۔ اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول کر کہا جائے گا: اگر تو اپنے رب کے ساتھ کفر کرتا تو تیرا یہ ٹھکانا ہونا تھا۔ لیکن اب چونکہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اس کے بدلے یہ عطا فرما دیا ہے۔ پھر جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ وہ شخص جنت کی طرف جانے کا ارادہ کرے گا۔ تو اسے کہا جائے گا۔ ابھی یہاں ٹھہرنا ہے اور اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن کافر یا منافق سے کہا جائے گا: تو اس شخص کے متعلق کیا کہتا ہے؟ وہ کہے گا: میں نہیں جانتا۔ میں نے تو جو کچھ لوگوں کو کہتے سنا میں نے بھی وہی کہنا شروع کر دیا۔ اسے کہا جائے گا: نہ تو نے خود سمجھا نہ سمجھدار کی پیروی کی، اور نہ تو نے ہدایت حاصل کی۔ پھر اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول کر کہا جائے گا۔ اگر تو اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ ایمان لے آتا۔ تو تیرا یہ ٹھکانا ہونا تھا لیکن اب جب کہ تو نے کفر کیا۔ تو اب اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تجھے یہ مقام دیا ہے۔ پھر اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ اس کو ہتھوڑے کے ساتھ اس زور سے مارے گا۔ جسے جن وانس کے علاوہ باقی سبھی لوگ سن سکیں گے۔'' بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ اس کے سر پر ہتھوڑا لیے فرشتہ کھڑا ہو اور وہ اس سے حواس باختہ نہ ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (ابــراهيم : ٢٧) ''اللہ تعالیٰ مومنوں کے دلوں کو صحیح اور پکی بات سے دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی رکھے گا اور اللہ بے انصافوں کو گمراہ کر دیتا ہے۔''

[866]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ الْمُؤْمِنُ قَبْرَهُ، فَأَتَاهُ مَلَكَانِ، فَانْتَهَرَاهُ، فَيَقُومُ يَهُبُّ كَمَا يَهُبُّ النَّائِمُ، فَيَسْأَلَانِهِ: مَنْ رَبُّكَ، وَمَا دِينُكَ، وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ فَيَقُولُ: اللّٰهُ رَبِّي، وَالْإِسْلَامُ دِينِي، وَمُحَمَّدٌ نَبِيِّي. فَيَقُولَانِ لَهُ: صَدَقْتَ، كَذَلِكَ كُنْتَ. فَيُقَالُ: أَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ. فَيَقُولُ: دَعُونِي حَتَّى آتِيَ أَهْلِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: اسْكُنْ.

ترجمة الحديث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مومن کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ وہ دونوں اس کو ڈانتے ہیں اور وہ اس طرح اٹھتا ہے۔ جس طرح سویا ہوا آدمی اٹھتا ہے۔ وہ اس سے سوال کرتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کون سا ہے؟ اور نبی کون ہے؟ مومن کہتا ہے: میرے رب اللہ تعالیٰ ہیں۔ میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ دونوں اس کو کہتے

[866] صحيح لغيره: تهذب الآثار لابن جرير، مسند عمر : 735، إثبات عذاب القبر للبيهقي : 215، مسائل حرب الكرماني : 1083/3.

ہیں۔ تو نے صحیح کہا اور دنیا میں تو ایسے ہی تھا۔ پھر کہا جائے گا: اس کے لیے جنت سے بستر بچھا دو اور اسے جنتی لباس پہنا دو۔ وہ کہے گا: مجھے چھوڑ دو میں اپنے گھر والوں کے پاس جا کر بتا دوں۔ اسے کہا جائے گا: تو آرام کے ساتھ ٹھہر جا۔‘‘

[867]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ، مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ الْغُرُوبِ، فَيَجْلِسُ، فَيَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ: دَعُونِي أُصَلِّي.

ترجمة الحديث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب میت کو قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے تو اس کو سورج یوں دکھائی دیتا ہے۔ جیسے غروب ہو رہا ہو۔ وہ اپنی آنکھوں کو ملتا ہوا بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے: تم مجھے چھوڑ دو تا کہ میں نماز پڑھ لوں۔‘‘

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَفِي الْمُسَاءَ لَةِ أَخْبَارٌ ثَابِتَةٌ، وَالْأَخْبَارُ الَّتِي فِي الْمُسَاءَ لَةِ فِي الْقَبْرِ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ أَخْبَارٌ ثَابِتَةٌ تُوجِبُ الْعِلْمَ، فَنَرْغَبُ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُثَبِّتَنَا فِي قُبُورِنَا عِنْدَ مَسْأَلَةِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ ﴿بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ.﴾ [إبراهيم: 27]

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ کے بارے میں احادیث ثابت ہیں اور وہ احادیث جن میں قبر میں سوال و جواب اور منکر نکیر کے متعلق وضاحت آتی ہے وہ تمام احادیث علم یقینی کا فائدہ دیتی ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہایت عجز و انکساری کے ساتھ سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں قبر میں منکر نکیر کے سوال کے وقت ثابت قدم رکھے اور دنیا و آخرت میں ہمیں حق بات کے ساتھ ثابت قدم رکھے۔ ’’آمین یا رب العالمین۔‘‘

[١٧٢]...... بَابٌ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: عذاب قبر کا بیان

[868]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ سَتُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا، فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ)). ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ((تَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ النَّارِ، تَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))

---

[867] حسن لغيره: سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر القبر والبلى، رقم: 4272، صحيح ابن حبان: 3116، شيخة يعقوب بن سفيان: 165 وله شاهد حسن في صحيح ابن حبان: 3113.

[868] صحيح مسلم، كتاب الجنة، باب عرض مقعد الميت من الجنة والنار، رقم: 2867 (7213)، مسند أحمد: 190/5، رقم: 21658، مصنف ابن أبي شيبة: 50/3، رقم: 12028.

ترجمة الحديث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس امت کو قبروں میں آزمایا جائے گا۔ اگر یہ ڈر نہ ہو کہ تم قبرستان میں دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے ضرور دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سنا دیں۔'' پھر آپ ہماری طرف اپنے چہرے مبارک کے ساتھ متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ سے عذاب جہنم کی پناہ طلب کرو۔ تم اللہ تعالیٰ سے عذاب قبر کی پناہ طلب کرو۔''

[869]...... ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَا: ثنا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .)) ''اے اللہ تعالیٰ! میں عذاب قبر سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔''

[870]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))

ترجمة الحديث حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .)) ''اے اللہ تعالیٰ! میں عذاب قبر سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔''

[871]...... ثنا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ فِي الصَّلَاةِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں عذاب قبر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

---

[869] حسن صحيح: مسند أحمد: 288/2، رقم: 7870، مسند البزار: 8852، مسند السراج: 862 والحديث فی صحيح البخاری: 1377، وصحيح مسلم: 588 (1328).

[870] حسن: سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب، رقم: 3503 وقال: حسن غريب، سنن النسائی 1348، مسند أحمد: 36/5، رقم: 20381.

[871] صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب الدعاء قبل السلام، رقم: 832، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب ما يستعاذ منه فی الصلاة، رقم: 589 (1325)، سنن أبی داؤد: 880.

[872]...... ثنا ابْنُ مُصَفًّى، ثنا يَعْقُوبُ، ثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔''

[873]...... ثنا ابْنُ مُصَفًّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَهِيَ تَقُولُ: أَشَعَرْتِ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ؟ فَارْتَاعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: ((إِنَّمَا تُفْتَنُ الْيَهُودُ)) قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هَلْ شَعَرْتِ أَنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ)). وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس یہود کی ایک عورت تھی اور وہ کہہ رہی تھی کہ تمہیں معلوم ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر گھبرائے اور فرمایا: ''یہودیوں کی آزمائش ہوگی'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم کچھ راتیں ٹھہرے رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تجھے معلوم ہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی۔'' اور اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ عذاب قبر سے پناہ طلب کرتے تھے۔

[874]...... ثنا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي غُنْدَرًا -، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو بھی نماز پڑھی آپ نے عذاب قبر سے ضرور پناہ طلب کی۔

---

[872] سنن النسائی، كتاب الاستعاذه، باب الإستعاذة من فتنة، المحيا والممات، رقم: 5510، مسند أحمد: 258/1، رقم: 2342، والحديث فی صحيح مسلم: 588/132 (1331).

[873] صحيح: مسند الشاميين للطبرانی: 1750 وانظر ما تقدم برقم: 870.

[874] صحيح البخاری، كتاب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر، رقم: 1372، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب التعوذ من عذاب القبر، رقم: 586 (1322)، سنن النسائی: 1309

[875]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، قَالَا: ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ ، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ فِيهِ قُبُورُهُمْ ، قَدْ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، قَالَتْ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) . قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، وَلِلْقَبْرِ عَذَابٌ؟ قَالَ: ((إِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ))

ترجمة الحديث حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی نجار کے باغ میں داخل ہوئے۔ جہاں ان کا قبرستان تھا اور اس میں زمانہ جاہلیت میں مرنے والے لوگوں کی قبریں تھیں۔ حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ باغ سے باہر تشریف لائے اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”لوگو! تم عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔“ وہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! کیا قبر میں عذاب ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ”قبروں میں ان کو ایسا عذاب کیا جاتا ہے جسے چوپائے سنتے ہیں۔“

[876]...... حَدَّثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ ، ثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

ترجمة الحديث حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ عذاب قبر سے پناہ طلب کرتے تھے۔

[877]...... ثنا أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ ، ثنا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ حَكَّامِ بْنِ سَلْمٍ الرَّازِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: كُنَّا نَشُكُّ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ ، حَتَّى نَزَلَتْ ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ [التكاثر: 1] . وَرَوَى فِي عَذَابِ الْقَبْرِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَأَبُو أَيُّوبَ ، وَعَلِيٌّ ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ ، وَأَنَسٌ ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ ،

---

[875] صحيح بالشواهد: مسند أحمد: 362/6، رقم: 27044، مصنف ابن أبی شيبة: 51/3، رقم: 12034، صحيح ابن حبان: 3125.

[876] صحيح البخاری، كتاب الدعوات، باب التعوذ من عذاب القبر، رقم: 6364، السنن الكبرىٰ للنسائی: 7673، مسند أحمد: 365/6، رقم: 27058.

[877] ضعيف: حجاج بن ارطاۃ راوی ضعیف و مدلس ہے اور اس کا متابع بھی ضعیف ہے۔ سنن الترمذی: كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الهاكم التكاثر، رقم: 3355، شعب الإيمان للبيهقی: 395، وإثبات عذاب القبر له: 395.

وَأَبُو بكْرٍ، وابنُ عَبَّاسٍ، وعَائِشَةُ، وأَسْمَاءُ، وأُمُّ خَالِدٍ، وَأَبُو رَافِعٍ، وجَابِرٌ. كُلُّ هَؤُلاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ أَبُو بكْرٍ: وَصَحَّتِ الْأَخْبَارُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي اسْتِعَاذَتِهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَتَعَوُّذِهِ مِنْهُ، وَثَبَتَ عَنْهُ ﷺ أَنَّ أُمَّتَهُ سَتُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا، وَهِيَ أَخْبَارٌ ثَابِتَةٌ تُوجِبُ الْعِلْمَ وَتَنْفِي الرَّيْبَ وَالشَّكَّ. وَاللَّهَ نَسْأَلُ أَنْ يُعِيذَنَا مِنْ عَذَابٍ فِي قُبُورِنَا، وَأَنْ يَجْعَلَهَا عَلَيْنَا رِيَاضًا خَضْرَاءَ تُنَوَّرُ لَنَا فِيهَا.

ترجمة الحديث: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عذاب قبر کے متعلق شک کیا کرتے تھے۔حتی کہ ﴿ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ﴾ (التکاثر: ۱) سورۃ نازل ہوئی۔

شرح عذاب قبر والی احادیث: عذاب قبر کے بارے زید بن ثابت ، ابوایوب، حضرت علی، حضرت ابوہریرہ ،حضرت انس، حضرت عثمان بن ابی العاص ،حضرت ابوبکرہ ،حضرت عبداللہ بن عباس ،حضرت عائشہ،حضرت اسماء ،حضرت ام خالد ،حضرت ابورافع اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے روایات آتی ہیں اور یہ سبھی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی اپنی روایات نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عذاب قبر سے پناہ طلب کرنے اور خود آنحضرت ﷺ کے عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بارے میں احادیث صحیح ثابت ہیں اور آپ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ امت محمدیہ کی قبروں میں آزمائش ہوگی اور یہ ایسی احادیث ہیں جو بالکل صحیح ثابت ہیں اور علم یقینی کا فائدہ دیتی ہیں اور ان کے بارے کسی قسم کے شک وشبہ کی نفی کرتی ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں قبروں میں عذاب سے پناہ دے اور ان قبروں کو ہمارے لیے سرسبز وشاداب باغیچے بنائے اور ان میں ہمارے لیے نور تام نصیب فرمائے۔(آمین یا الہ العالمین)

[۱۷۳]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ

باب: بدر کے کنویں کا ذکر

قلیب بدر: قلیب اس پرانے کنویں کو ہیں جس پر منڈیر نہ ہو اور یہ مذکر ومونث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع قُلْبٌ اور اَقْلِبَہ آتی ہے۔(مصباح اللغات)

اور قلیب بدر سے مراد وہ پرانا کنواں ہے جو میدان بدر میں تھا۔جب جنگ ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے تمام مشرکین کی نعشوں کو اس میں ڈال دینے کا حکم دیا۔احادیث میں آیا ہے کہ جنگ سے واپس ہوتے ہوئے آپ ﷺ اس کنویں کے پاس آئے اور فرمایا:''اے کنوئیں والو! اب تو تم نے وہ لیا جس کا تم سے وعدہ تھا'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ایسے دھڑوں سے بات کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''تم ان سے زیادہ

نہیں سن رہے فرق صرف یہ ہے کہ تم بات کا جواب دے سکتے ہو اور وہ جواب نہیں دے سکتے۔"

(لغات الحدیث ق"ص ۱۴۲)

[878]...... قَالَ: أَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ عَلَى الْقُلَيْبِ الَّذِي فِيهِ أَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابُهُ بِبَدْرٍ بَعْدَ قَتْلِهِمْ بِثَلَاثِ لَيَالٍ، فَنَادَى: ((يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، يَا عُتْبَةُ بْنَ رَبِيعَةَ، يَا شَيْبَةُ بْنَ رَبِيعَةَ، يَا أُمَيَّةُ بْنَ خَلَفٍ، هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وُعِدْتُمْ حَقًّا؟ فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا)) . فَخَرَجَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَخْرُجَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُنَاجِي أَقْوَامًا قَدْ جَيَّفُوا مُنْذُ ثَلَاثٍ، فَقَالَ: ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، إِلَّا أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُجِيبُوا))

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ابو جہل اور اس کے ساتھیوں کے قتل کیے جانے کے تین دن بعد اس کنویں پر کھڑے ہوئے۔ جو بدر میں تھا اور آواز دی: "اے ابو جہل ابن ہشام! اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! اے امیہ بن خلف! کیا تم نے وہ (عذاب کا) وعدہ پا لیا جو تمہارے ساتھ کیا گیا تھا؟ کیونکہ میں نے تو (نصرت کا) وعدہ پا لیا جو اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کیا تھا۔" بعض صحابہ باہر نکلے اور انہوں نے کہا۔ اے رسول اللہ ﷺ! آپ ایسے جسموں سے بات کر رہے ہیں جو تین دن پہلے مر چکے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو میں انہیں کہتا ہوں تم اسے ان سے زیادہ سن نہیں سن رہے مگر فرق یہ ہے کہ وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔"

شرح سماع موتی: اس واقعہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مردے قبروں میں سنتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ﴾ (النمل: ۸۰) "اے نبی اکرم ﷺ! آپ مردوں کو سنا نہیں سکتے۔" کیونکہ انہیں سنانا نہ سنانا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو انہیں سنا سکتے ہیں اور یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں سنا دیا تھا۔

[879]...... حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، وَعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَا: ثنا مُعْتَمِرٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: ((قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ))

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے تھے۔

---

[878] صحيح: سنن النسائی، كتاب الجنائز، باب أرواح المؤمنين، رقم: 2077، مسند أحمد: 104/3، رقم: 12020، والحديث فی صحيح مسلم: 2874 (7223).

[879] صحيح: مسند أبی يعلى: 3808.

[880]...... ثنا وَهْبَانُ بْنُ بَقِيَّةَ، ثنا خَالِدٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِبَدْرٍ، إِذْ سَمِعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَهُوَ يُنَادِي: ((يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ))، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الشَّافِعِيِّ.

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ بدر میں تھے کہ اچانک مسلمانوں نے سنا کہ آپ بلند آواز سے کہہ رہے ہیں: ''اے ابوجہل بن ہشام! اس کے بعد وہبان بن بقیہ نے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ والی روایت ذکر کی۔

[881]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی طرح۔

[882]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[883]...... حَدَّثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ أُنَاسٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَصْحَابِهِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَهُوَ يُنَادِي: ((يَا أَصْحَابَ الْقُلَيْبِ)): يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَتُنَادِي أُنَاسًا أَمْوَاتًا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أَنْتُمْ لَأَسْمَعُ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ))

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا جب کہ آپ آواز دے رہے تھے: ''اے کنویں والو'' انہوں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! آپ ان لوگوں کو آواز دے رہے ہیں جو مر چکے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ میں انہیں کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔''

[884]...... ثنا أَبُو الشَّعْثَاءِ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي بَيْتِ الْمَالِ، قَالَ: قَامَ

---

[880] **صحيح:** مسند البزار: 6559.

[881] **صحيح:** مسند أبي يعلى: 3857، مسند عبد بن حميد: 1405.

[882] مسند البزار: 6559.

[883] صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب ماجاء في عذاب القبر، رقم: 1370، 4026، احاديث منتخبة عن معازه موسىٰ بن عقبة: 5، دلائل النبوة للبيهقي: 117/3.

[884] **ضعيف:** اشعث بن سوار راوی میں ضعف ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 10320.

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْقُلَيْبِ، قُلَيْبِ بَدْرٍ، فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ، يَا فُلَانُ، هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟)) . قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ يَسْمَعُونَ؟ قَالَ: ((مَا أَنْتُمْ لَأَسْمَعُ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، وَلَكِنَّهُمُ الْيَوْمَ لَا يُجِيبُونَ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَالْأَخْبَارُ الَّتِي فِي قُلَيْبِ بَدْرٍ، وَنِدَاءُ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُمْ، وَمَا أَخْبَرَ أَنَّهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَهُ، أَخْبَارٌ ثَابِتَةٌ تُوجِبُ الْعَمَلَ وَالْمُحَاسَبَةَ، فِيهِ أَخْبَارٌ كَثِيرَةٌ قَدْ أَثْبَتْنَاهَا فِي مَوَاضِعِهَا.

ترجمة الحديث: حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیت المال میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بدر کے دن، بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے فلاں! اے فلاں! کیا تم نے وہ وعدہ پا لیا جو تمہارے رب نے کیا تھا؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ کیا یہ سن رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو میں انہیں کہہ رہا ہوں آپ ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔ لیکن آج وہ جواب نہیں دے سکتے۔'' قلیب بدر کے متعلق احادیث: امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ احادیث جو بدر کے کنویں کے متعلق ہیں اور ان میں نبی اکرم ﷺ کا انہیں آواز دینے کا ذکر ہے اور جن میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ وہ آپ کی کلام کو سن رہے ہیں۔ وہ تمام احادیث ثابت ہیں جو عمل اور محاسبہ کو ثابت کرتی ہیں اور اس کے متعلق دیگر مزید روایات ہیں جنہیں اپنی اپنی جگہ علیحدہ ذکر کر دیا گیا ہے۔

شرح: علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان احادیث میں یہ کہیں نہیں ہے کہ سارے مردے سنتے ہیں۔ ان میں صرف یہ ہے کہ اہل قلیب نے نبی اکرم ﷺ کی بات سنی تو یہ ایک خاص قضیہ ہے جس سے عموم کے لیے استدلال نہیں لیا جا سکتا، لہٰذا ان احادیث اور مذکورہ بالا دونوں آیتوں کے درمیان کوئی تعارض نہیں ہے۔ جن سے سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا نے استدلال کیا ہے۔ اس لحاظ سے تو ان کا استدلال صحیح ہے کہ مردے نہیں سن سکتے لیکن ان پر یہ معاملہ مخفی رہا کہ یہ واقعہ رونما ہوا تھا جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے، نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی روایات بھی گزر چکی ہیں تو چونکہ انہیں اس قصے کا علم نہیں ہوا، اس لیے انہوں نے عام اصول کے تحت ان آیات سے استدلال کیا ہے اور یہ ثابت بھی ہوتا ہے تو پھر بھی اس اصول سے خاص واقعہ کو مستثنیٰ کیا جا سکتا ہے جیسا کتاب اللہ اور حدیث کے مابین تطبیق دیتے ہوئے کیا جا سکتا ہے اور خصوصا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول ''اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ لَهُ'' اس کی تائید کرتا ہے لہٰذا یہ ایک خاص قضیہ ہے جس کے ساتھ باقی عموم کو ملایا نہیں جا سکتا۔ جس سے بعض لوگ سمجھ لیں کہ تمام مردے سنتے ہیں۔ حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں۔

[885]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، تَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْحِسَابِ الْيَسِيرِ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، مَا الْحِسَابُ الْيَسِيرُ؟ قَالَ: ((الرَّجُلُ تُعْرَضُ عَلَيْهِ ذُنُوبُهُ ، ثُمَّ يُتَجَاوَزُ لَهُ عَنْهَا ، وَمَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ))

ترجمة الحديث: حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ فرماتی تھیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے آسان حساب کے متعلق سوال کیا میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! آسان حساب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص پر اس کے گناہ پیش کیے جائیں گے، پھر اسے معاف کر دیا جائے گا۔ لیکن جس سے تفتیش کی گئی تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔''

[886]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ ، ثنا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ بِعَمَلِهِ هَلَكَ))

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا اس کے عملوں کی وجہ سے حساب و کتاب میں مناقشہ (تفتیش) شروع ہو گیا وہ ہلاک ہو جائے گا۔''

[١٧٤]...... بَابُ الْإِيمَانِ بِالْبَعْثِ وَفِيهِ أَخْبَارٌ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي مَوْضِعِهَا

باب: بعث (مرنے کے بعد اٹھنے) پر ایمان

یوم بعث: بعث کا معنی دوبارہ زندہ کرنا، جلانا اور جگانا ہے اور یوم البعث سے مراد قیامت کا دن ہے۔ جس پر ایمان لانا ایمانیات میں سے ہے اور اس کے بغیر کسی کا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔

[887]...... ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ حَمُّوَيْهِ ، ثنا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، ح وثنا أَبُو مُوسَى ، ثنا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَأَنِّي

---

[885] حسن صحيح: مسند أحمد : 185/6 ، رقم : 25515 ، صحيح ابن خزيمة : 849 ، صحيح ابن حبان : 72 ، 73 والحديث فى صحيح البخارى : 103 ، و صحيح مسلم : 2876 (7226) .

[886] حسن: مسند البزار : 2798 ، المعجم الكبير للطبرانى : 114/13 ، رقم : 279 ، والمعجم الأوسط له : 6676 .

رَسُولُ اللّٰهِ بَعَثَنِی اللّٰهُ بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ

ترجمة الحديث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ وہ چار چیزوں کے ساتھ ایمان نہ لے آئے۔ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے اور وہ موت کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان لائے اور تقدیر کے ساتھ ایمان لائے۔''

[888]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ الْيَحْمِدِيُّ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: كُنَّا ثَلَاثَةً نَخْدُمُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، فَلَمَّا حُضِرَ قُلْنَا لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، إِنَّمَا صَحِبْنَاكَ، وَانْقَطَعْنَا إِلَيْكَ، وَاتَّبَعْنَاكَ لِمِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ، فَحَدِّثْنَا بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: نَعَمْ، وَمَا سَاعَةُ الْكَذِبِ هَذِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يُوقِنُ بِثَلَاثٍ: أَنَّ اللّٰهَ حَقٌّ، وَأَنَّ السَّاعَةَ قَائِمَةٌ، وَأَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ. قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: فَأَنَا نَسِيتُ، إِمَّا قَالَ: ((دَخَلَ الْجَنَّةَ))، وَإِمَّا قَالَ: ((نَجَا مِنَ النَّارِ))

ترجمة الحديث: حضرت ابن الدیلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم تین شخص حضرت معاذ جبل رضی اللہ عنہ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ آپ تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ہم نے آپ کی صحبت اختیار کی ہے اور تمام لوگوں کو چھوڑ کر آپ کے پاس ہی حاضر رہتے ہیں اور ہم نے آپ کی پیروی کی ہے۔ آپ ہمیں ایسی حدیث بیان فرمائیں جو آپ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ انہوں نے فرمایا اب کون سا وقت ہے کہ میں جھوٹ بولوں (یعنی بوڑھاپے میں)۔ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو شخص فوت ہوا اور وہ تین چیزوں کے ساتھ یقین رکھتا ہو: (۱) اللہ تعالیٰ برحق ہیں (۲) قیامت آ کر رہے گی (۳) اللہ تعالیٰ قبروں والوں کو ضرور اٹھائیں گے۔ ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''جنت میں داخل ہوگا یا جہنم سے نجات پا لے گا۔''

---

[887] صحيح: سنن الترمذی، كتاب القدر، باب ما جاء فی الإيمان بالقدر خيره شره، رقم: 2145، سنن ابن ماجه: 81، وتقدم برقم: 130.

[888] صحيح: ہشام کی متابعت ایوب نے کی ہے۔ المعجم الكبير للطبرانی: 169/20، رقم: 359، التوحيد لابن خزيمة: 73، مصنف عبد الرزاق: 20552.

[889]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ عُمَيْرِ بنِ هَانِءٍ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِنْهُ، وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ، وَأَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ))

ترجمة الحدیث: حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جس کو انہوں نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا اور اللہ تعالیٰ کی روح ہیں اور (اس بات کی گواہی دی) کہ جنت برحق ہے اور جہنم برحق ہے اور دوبارہ اٹھنا برحق ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریں گے وہ چاہے جس دروازے سے مرضی داخل ہو۔“

[890]...... ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثنا أَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ حَقٌّ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ.

ترجمة الحدیث: حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عاص بن وائل سہمی سے اپنا حق لینا تھا جسے میں وصول کرنے کے لیے اس کے پاس آیا۔ (اس کے بعد باقی حدیث ذکر کی)

شرح: علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مکمل روایت کیوں نہ ذکر کی حالانکہ ترجمۃ الباب کے ساتھ باقی مکمل حصے کا تعلق تھا۔ لہٰذا اس بقیہ حصہ کو ذکر کرنا زیادہ اہم ہے۔ جسے میں ذکر کر رہا ہوں۔ (حضرت خباب فرماتے ہیں میں لوہار تھا اور میں نے عاص بن وائل سے اپنا حق وصول کرنا تھا جس کے حصول کے لیے میں اس کے پاس گیا اس نے کہا: میں اس وقت تک تجھے تیرا حق نہیں دوں گا جب تک کہ تو حضرت محمد ﷺ کے ساتھ کفر نہ کرے۔ میں نے کہا: واللہ! میں ہرگز آپ ﷺ کے ساتھ کفر نہیں کر سکتا۔ اگر چہ تو مر کر دوبارہ زندہ بھی

[889] صحيح البخاری، كتاب أحاديث الانبياء، باب قوله (يأيها الكتاب لا تغلوا فی دينكم)، رقم: 3435، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الدليل على من مات على التوحيد، رقم: 28 (140)، السنن الكبرىٰ للنسائی: 10903.

[890] صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب القين والحداد، رقم: 2091، صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب سؤال اليهود النبی ﷺ، رقم: 2795 (7062).

ہو جائے۔ کہتے ہیں وہ ہنسنے لگا اور اس نے کہا: ہاں وہاں پھر میرے پاس مال اور اولاد بھی ہو گا اور قیامت کے دن میں تجھے تیرا حق دے دوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ؕ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۙ﴾ (مریم: ۷۷، ۷۸) ''بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور کہنے لگا: اگر میں ازسرِنو زندہ ہوا۔ بھی تو یہی مال اور اولاد مجھے وہاں ملے گا۔ کیا اس نے غیب کی خبر پالی ہے۔ یا اللہ سے عہد لے لیا ہے۔'')

[891]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ الْحَرَّانِيِّ، قَالَ: أَصَبْتُ فِي كِتَابِ عَتَّابِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ، إِلَّا عَجْبَ الذَّنْبِ مِنْهُ يَنْبُتُ، وَيُرْسِلُ اللَّهُ مَاءَ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ فِيهِ نَبَاتَ الْخَضِرِ، حَتَّى إِذَا أُخْرِجَتِ الْأَجْسَادُ، أَرْسَلَ اللَّهُ الْأَرْوَاحَ، وَكَانَ كُلُّ رُوحٍ أَسْرَعَ إِلَى صَاحِبِهِ مِنَ الطَّرْفِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوَرِ ﴿فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾ [الزمر: 68]

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم کے تمام جسم کو زمین کھالے گی مگر عجب الذنب (دم کی جڑ کا آخری حصہ) کو نہیں۔ اسی سے انسان دوبارہ اُگے گا اور اللہ تعالیٰ ان پر آبِ حیاۃ کو ڈال دیں گے اور وہ سرسبز کھیتی کی طرح اُگیں گے جب جسم بن چکیں گے تو اللہ تعالیٰ روحوں کو چھوڑ دیں گے، ہر آدمی کی روح نظر سے بھی کہیں زیادہ تیز رفتار سے جسم میں داخل ہو جائے گی اور اس کے بعد صور میں پھونکا جائے گا اور وہ سبھی کھڑے دیکھ رہے ہوں گے۔''

فائدہ: ...... عجب الذنب: اس سے ریڑھ کی ہڈی (میں موجود ایک منکا) مراد ہے۔ صرف وہ باقی رہتی ہے اس کے علاوہ باقی سارا جسم گل سڑ کر خاک ہو جاتا ہے اور ریڑھ کی ہڈی جانور کی دم کے جوڑ کے پاس ہوتی ہے۔ قیامت کے دن دوبارہ اسی سے انسان کا اعادہ ہوگا۔ لیکن پیغمبر علیہم السلام اس سے مستثنیٰ ہیں ان کا سارا جسم محفوظ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا جسم زمین پر حرام کر دیا ہے۔ (لغات الحدیث بتصرف یسیر)

[۱۷۵ ...... بَابٌ فِي ذِكْرِ مُفَارِقِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت سے علیحدہ ہو جانے کا بیان

جماعت: اس جماعت سے مراد وہ ناجی جماعت ہے۔ جس کی خوبی رسول اللہ ﷺ نے یوں بیان فرمائی: ((مَا

[891] حسن: والحديث في صحيح البخاري: 4814، و صحيح مسلم: 2955 (7414) من طريق آخر.

اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِیْ)) جسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے۔ (الصحيحه :١٣٤٨)

یعنی ایسی جماعت جو اہل السنۃ والجماعت کے عقائد، نظریات پر کاربند ہو، اس سے جدا ہونا۔ ان سے اختلاف رکھنا ٹھیک نہیں۔ اس دور میں ہر ایک جماعت ناجی کہلانے کی مدعی ہے۔ ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ کہاں تک کوئی مَـا اَنَـا عَلَيْـهِ وَاَصْـحَابِیْ کے مطابق ہے۔ اسی کے ساتھ وہ جماعت باقی گروہ بندیوں سے ممتاز ہو جائے گی۔ ایسی جماعت سے جدا ہونا، اسلام کو اپنی گردن سے اتار دینے کے مترادف ہے اور ایسا شخص جاہلیت کی موت مرے گا۔ (اعاذنا اللہ منہ)

[892]...... ثنا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنْ خَالِدِ بْـنِ وَهْبَانَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ، فَقَدْ خَلَعَ رِبْـقَةَ الْـإِسْلَامِ مِـنْ عُـنُـقِـهِ)) وَفِيـهِ عَـنْ ابْـنِ عُـمَـرَ، وأَبِي هُرَيْرَةَ، وأَبِي الدَّرْدَاءِ، وحَارِثٍ الْأَشْعَرِيِّ، وعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ترجمة الحديث: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے جماعت کو ایک بالشت برابر بھی چھوڑ دیا گویا اس نے اسلام کے کڑے کو اپنی گردن سے اتار دیا۔''

نوٹ : ...... اور اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ، حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایات آتی ہیں۔

[893]...... ثـنـا أَبُـو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، ووَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْـلِـمٍ يَشْهَـدُ أَنْ لا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، إِلَّا بِإِحْدَى ثَلاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی ایسے مسلمان کا خون حلال نہیں جو "لَا إِلٰـهَ إِلَّا الـلّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ" کی گواہی دیتا ہو۔ مگر تین طرح کے (کلمہ گو) لوگوں کا خون جائز ہے: (۱) شادی شدہ زانی (۲) نفس کے بدلے نفس (۳) دین کو چھوڑنے والا، جماعت سے علیحدہ ہونے والا۔''

---

[892] حسن: سنـن أبي داؤد، كتاب السنة، باب قتل الخوارج، رقم: 4758، مسند أحمد: 180/5، رقم: 21561، مسند البزار: 4058، حديث ابن عمر رضي الله عنه، تقدم برقم: 91، حديث أبي هريرة رضي الله عنه، تقدم برقم: 90.

[893] صحيح البخاري، كتاب الديات، باب قول الله تعالىٰ (ان النفس بالنفس)......، رقم: 6878، صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب ما يباح به دم المسلم، رقم: 1676 (4375).

[894]...... ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا أَبِی ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ، مِثْلَهُ

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[895]...... حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ ، ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا أَبُو وَكِيعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ: ((الْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ ، وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ))

ترجمة الحديث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: ''اور اس میں آپ نے یہ بھی فرمایا: ''جماعت رحمت ہے اور گروہ بندی عذاب ہے۔''

[896]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ ، ثنا أَبِی - كَذَا بِالْوَجْهَيْنِ - عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: وَقَفَ عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِينَا فَقَالَ: ((مَنْ أَرَادَ بَحْبَحَةَ الْجَنَّةِ ، فَعَلَيْهِ بِالْجَمَاعَةِ))

ترجمة الحديث: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ مقام پر کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو جنت کے وسط میں رہنا چاہتا ہے اس پر جماعت سے وابستگی لازم ہے۔''

[897]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو الْمُغِيرَةِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ ، فَمَنْ أَرَادَ بَحْبَحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ))

ترجمة الحديث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم جماعت کو لازم پکڑو اور تفرقہ بندی سے اپنے آپ کو بچاؤ جو شخص جنت کے وسط میں رہنا چاہتا ہے وہ جماعت کو لازم کیے رکھے۔''

---

[894] صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب ما يباح به دم المسلم، رقم: 1676 (4376)، صحيح أبی عوانة: 6155.

[895] حسن: مسند أحمد زوائد عبد الله: 274/4، رقم: 18449، مسند البزار: 3282 وتقدم برقم: 93.

[896] صحيح لغيره: المستدرك للحاكم: 114/1، رقم: 390، وتقدم برقم: 86.

[897] سنن الترمذی، كتاب الفتن، باب ما جاء فی لزوم الجماعة، رقم: 2165 وتقدم: 88.

[898]...... ثنا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو بكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَرَادَ بَحْبَحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةِ))

ترجمة الحديث حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنت کے وسط میں رہنا چاہتا ہے وہ جماعت کو تھامے رکھے۔''

[899]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَرَادَ بَحْبَحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ))

ترجمة الحديث حضرت ربعی بن حراش فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ مقام پر خطبہ دیا اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص جنت کے وسط میں رہنا پسند کرتا ہے وہ جماعت کو لازم پکڑے۔''

[900]...... ثنا دُحَيْمٌ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، ثنا أَبُو هَانِءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُسْأَلُ عَنْهُمْ: رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، وَعَصَى إِمَامَهُ، وَمَاتَ عَاصِيًا.

ترجمة الحديث حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمیوں سے سوال نہ کرو: (۱) جو شخص جماعت کو چھوڑ گیا۔ (۲) اپنے امام کی نافرمانی کی (۳) نافرمانی کی حالت میں فوت ہوا۔''

[901]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ، ثنا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً))

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اطاعت سے نکل گیا اور جماعت کو چھوڑ گیا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

---

[898] صحيح: المعجم الأوسط للطبراني: 6483، الشريعة للآجري: 2.

[899] حسن: الضعفاء الكبير للعقيلي: 302/3.

[900] صحيح: مسند أحمد: 19/6، رقم: 23943، الأدب المفرد للبخاري: 590، وتقدم برقم: 89.

[901] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين، رقم: 1848 (4788)، سنن النسائي: 4119، وتقدم برقم: 90.

[902]...... ثنـا عـلِيُّ بْنُ حَمْزَةَ، ثنا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَرَادَ بَحْبَحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ))

❁ترجمة الحديث❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو شخص جنت کے وسط میں جانا چاہتا ہے وہ ہمیشہ جماعت سے منسلک رہے۔''

[903]...... حَـدَّثَـنَـا أَبُـو بَـكْـرٍ، حَـدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَـالَ: ((إِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ مَثَلُ غَيْثٍ، أَصَابَ الْأَرْضَ وَكَـانَـتْ مِـنْـهُ أَجَـادِبُ أَمْسَـكَـتِ الْـمَـاءَ، فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهِ النَّاسَ، فَشَرِبُوا مِنْهَا وَزَرَعُوا وَسَـقَـوْا، وَأَصَـابَ طَـائِـفَةً مِنْهُمْ مِنْ أُخْرَى، إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ، لَا يُنْبِتُ وَلَا يُمْسِكُ وَلَا يُنْبِتُ كَلًأ، فَـذَلِكَ مَثَـلُ مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ، وَنَفَعَ بِهِ، فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ))

❁ترجمة الحديث❁ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس ہدایت اور علم کے ساتھ مجھے بھیجا ہے، اس کی مثال ایک ایسی زمین کی سی ہے جس کے بعض حصے بالکل بنجر ہیں جنھوں نے پانی کو روک رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس کے ذریعے لوگوں کو نفع دیا۔ انہوں نے اس سے پانی پیا۔ اپنے کھیتوں کو سیراب کیا اور اپنے جانوروں وغیرہ کو بھی پانی پلایا اور اس کا کچھ حصہ بالکل چٹیل میدان ہے۔ جو کھیتی نہیں اگاتا اور نہ پانی کو روک سکتا ہے۔ جس سے گھاس پھوس اگ سکے۔ یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے دین میں تفقہ اختیار کیا اور اسے اللہ تعالیٰ نے اس چیز سے فائدہ دیا۔ جس چیز کو دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو فائدہ دیا اس نے خود بھی دین سیکھا اور آگے لوگوں کو بھی اس کی تعلیم دی۔ نیز یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے اس کی طرف سر نہ اٹھایا اور نہ ہی اس نے اس ہدایت کو قبول کیا جسے اللہ تعالیٰ نے دے کر مجھے بھیجا ہے۔''

شرح ہدایت کو قبول کرنے اور نہ کرنے کی مثال: تمثیل کے ساتھ بات ایسی ذہن نشین ہو جاتی ہے جسے اگر کوئی نکالنا بھی چاہے تو ذہن سے نکل نہیں سکتی۔ اس حدیث میں ہدایت قبول کرنے والے شخص کی مثال ایک ایسی زرخیز زمین کے ساتھ بیان کی گئی ہے جس کے کچھ حصے نے پانی کو روکے رکھا اور لوگوں نے اس سے خوب پیاس بجھائی۔

---

[902] صحیح: شرح مشکل الآثار للطحاوی: 3718، المخلصیات لأبی طاهر المخلص: 70، تاریخ بغداد للخطیب: 55/6.

[903] صحیح البخاری، کتاب العلم، باب فضل من علم و علم، رقم: 79، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب بیان مثل ما بعث به النبی ﷺ، رقم: 2282 (5953).

اور جو شخص ہدایت کو قبول نہیں کرتا اس کی مثال ایسی بنجر زمین کی سی ہے جس میں پانی رک نہیں سکتا۔ ویسے ہی وہ شخص جو ہدایت قبول نہیں کرتا نہ اسے خود اس کا فائدہ ہوتا ہے اور نہ ہی وہ دوسرے لوگوں کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

[١٧٦]...... بَابُ الْمَارِقَةِ، وَالْحَرُورِيَّةِ، وَالْخَوَارِجِ، السَّابِقِ لَهَا خِذْلَانُ خَالِقِهَا

باب: مارقہ، حروریہ اور خوارج کا بیان، یہ ایسے فرقے ہیں جن کے خالق کی طرف سے لاچاری ان کا مقدر کر دی گئی ہے

خوارج: یہ خارج کی جمع ہے۔ جس کا معنی جدا ہونا ہے اور اصطلاحاً خارجی وہ شخص ہے جو امام حق کی اطاعت سے جدا ہو گیا اور اس سے مراد وہ جماعت ہے جنھوں نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ راشد چہارم کے خلاف خروج کیا تھا۔
خارجیوں کے مختلف نام ہیں: (١) المحكمه (٢) الشراة (٣) الحروريه (٤) النواصب (٥) المارقه

(۱) محکمه:...... انہیں اس لیے فرماتے ہیں کہ یہ لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ کے کلمے کو بار بار دہراتے تھے۔

(۲) الشراة:...... انہیں اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کا گمان تھا کہ ہم نے اپنے نفسوں کو اللہ تعالیٰ کے لیے فروخت کر دیا ہے۔ کیونکہ شراۃ شارٍ کی جمع ہے جیسے قضاۃ قاضی کی جمع ہے۔

(۳) الحروریه:...... ان کا نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ انہوں نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ راشد کے خلاف خروج کیا تو یہ ایک ''حروراء'' نامی بستی میں اکٹھے ہوئے تھے۔ جو کوفہ کے قریب ہے۔

(۴) النواصب:...... انہیں نواصب اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی مول لینے میں انتہائی زیادہ مبالغہ سے کام لیا تھا اور یہ لقب ہر اس شخص کا لاحقہ بن کر رہ گیا جو بھی حضرت امیر المومنین سے بغض رکھنے میں غالی تھا۔

(۵) المارقه:...... انہیں مارقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے مستفاد ہے: ''لَيَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ'' کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔

پھر اس کے بعد خوارج کے مزید فرقے پیدا ہوئے۔ جن میں چند مشہور یہ ہیں:

(۱) محکمہ اولیٰ (۲) ازارقہ (۳) نجدات (۴) صفریہ (۵) عجاردہ (۶) اباضیہ (۷) ثعالبہ

اس کے بعد انہی فرقوں میں مزید اضافہ ہوتا گیا۔ لیکن سبھی اس بات پر متفق تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنگ جمل والے، حکمین والے، جو تحکیم سے راضی تھے جو حکمین میں سے کسی ایک کو درست کہے سبھی لوگ کافر ہیں (نعوذ باللہ) ان کے فرقوں کے متعلق مکمل تفصیل الادیان والفرق ص ۳۔ تا ص ۱۴۴ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

[904]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْخَوَارِجُ كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ))

ترجمة الحديث: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”خوارج جہنمیوں کے کتے ہیں۔“

[905]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، ثنا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَهُوَ مَحْجُوبُ الْبَصَرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ. فَقَالَ: مَا فَعَلَ وَالِدُكَ؟ فَقُلْتُ: قَتَلَتْهُ الْأَزَارِقَةُ. قَالَ: قَتَلَ اللّٰهُ الْأَزَارِقَةَ كُلَّهَا، ثُمَّ قَالَ: ثنا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا إِنَّهُمْ كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ)). قَالَ: قُلْتُ: الْأَزَارِقَةُ كُلُّهَا، أَوِ الْخَوَارِجُ؟ قَالَ: الْخَوَارِجُ كُلُّهَا.

ترجمة الحديث: حضرت سعید بن جمہان رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ جن دنوں ان کی نظر ختم ہو چکی تھی۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں سعید بن جمہان ہوں۔ انہوں نے کہا: تیرے والد نے کیا کیا؟ میں نے کہا: انہیں ازارقہ نے قتل کر دیا۔ کہنے لگے اللہ تعالیٰ تمام ازارقہ کو ہلاک کرے پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائی کہ آپ نے فرمایا تھا: ”خبردار! یہ جہنمیوں کے کتے ہیں۔“ میں نے کہا سبھی ازارقہ یا خوارج؟ انہوں نے کہا: سبھی خوارج۔

[906]...... ثنا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا أَبُو حَفْصٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى، وَهُمْ يُقَاتِلُونَ الْخَوَارِجَ، وَكَانَ غُلَامٌ لَهُ قَدْ لَحِقَ بِالْخَوَارِجِ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ، فَنَادَيْنَاهُ: يَا فَيْرُوزُ يَا فَيْرُوزُ هَذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى، فَقَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ لَوْ هَاجَرَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا يَقُولُ عَدُوُّ اللّٰهِ؟ فَقِيلَ لَهُ: يَقُولُ: نِعْمَ الرَّجُلُ لَوْ هَاجَرَ. فَقَالَ: أَهِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَتِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((طُوبَى لِمَنْ

---

[904] حسن لغيره: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب في ذكر الخوارج، رقم: 173، مسند أحمد: 355/4، رقم: 19130، مصنف ابن أبي شيبة: 553/7، رقم: 37884.

[905] حسن: مسند أحمد: 382/4، رقم: 19415، المستدرك للحاكم: 571/3، رقم: 6435، مسند الطيالسي 860.

[906] حسن: مسند أحمد: 382/4، رقم: 19149، شرح أصول الاعتقاد للالكائي: 2312، طبقات ابن سعد: 301/4، 302.

قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ))

ترجمة الحديث حضرت ابوحفص رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو سنا جب کہ وہ خوارج کے ساتھ لڑائی کر رہے تھے۔ ہوا ایسے کہ ان کا ایک غلام دوسری جانب سے خوارج کے ساتھ جا ملا۔ ہم نے اس غلام کو آواز دی: اے فیروز! حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ادھر ہیں۔ (تو ہمارے پاس آ جا) غلام نے جواب دیا: عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر وہ ہجرت کر لے۔ (یعنی خوارج کے ساتھ مل جائے) حضرت عبداللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ دشمن کیا کہتا ہے؟ انہیں کہا گیا کہ یہ کہتا ہے: عبداللہ اچھا شخص ہے اگر ہجرت کر لے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنے کے بعد بھی کوئی ہجرت ہو سکتی ہے۔ واللہ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور میں نے ان خوارج کے متعلق خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا تھا آپ فرماتے تھے: ''اس شخص کو خوشخبری ہو جو انہیں قتل کرے یا خوارج اسے قتل کر دیں۔''

[907]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ الصُّدَائِيُّ، ثنا أَبِي، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَوْمَ النَّهْرَوَانِ يَقُولُ: ((أُمِرْتُ بِقِتَالِ الْمَارِقِينَ، وَهَؤُلَاءِ الْمَارِقُونَ))

ترجمة الحديث علقمہ فرماتے ہیں میں نے ''یوم نہروان'' کو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے: مجھے خوارج کے قتل کرنے کا حکم دیا گیا۔ (جو دین سے نکل جانے والے ہوں گے) اور اس سے مراد یہی خوارج ہیں۔

شرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ((أُمِرْتُ بِقِتَالِ النَّاكِسِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ وَالْمَارِقِيْنَ)) کہ مجھے حکم دیا گیا کہ بیعت توڑنے والوں اور بغاوت کرنے والوں اور دین سے باہر نکل جانے والوں سے لڑائی کرنے کا حکم دیا گیا۔ (لغات الحديث ن/ ١٤١)

نہروان: یہ ایک مشہور شہر کا نام ہے۔ جو بغداد سے چار فرسخ کے فاصلے پر ہے۔ جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور خوارج کے درمیان لڑائی ہوئی تھی۔ (لغات الحديث ن۔١٦٩)

[908]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ يَسِيرِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ هَؤُلَاءِ الْخَوَارِجِ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ نَحْوَ

[907] ضعيف: حکیم بن جبیر راوی ضعیف ہے۔ نیز اس کے دیگر طرق اور شواہد بھی ضعیف ہیں۔ تالی تلخيص المتشابه: 237، الحجة فی بيان المحجة لقوام السنة: 79، مسند البزار: 604.

الْمَشْرِقِ: ((يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَءُ ونَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ))

ترجمة الحديث: حضرت یسیر بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوارج کے بارے کچھ فرماتے ہوئے سنا تھا؟ انہوں نے کہا: میں نے آپ سے سنا اور آپ کا اشارہ مشرق کی جانب تھا: ''وہاں سے ایک قوم نکلے گی جو زبانوں سے قرآن مجید تو پڑھیں گے لیکن قرآن مجید ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے پار ہو کر دوسری طرف نکل جاتا ہے۔''

شرح: خوارج کا ظہور: ان کا ظہور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوا تھا جب کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان جنگ ہو رہی تھی اور فریقین حکمین سے راضی ہوئے تھے تو اس وقت انہوں نے اختلاف کیا تھا اور یہ واقعہ چونکہ عراق میں پیش آیا تھا۔ اسی کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ ہے۔

[909]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ يَسِيرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَتِيهُ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مُحَلَّقَةٌ رُءُوسُهُمْ))

ترجمة الحديث: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مشرق کی جانب سے ایک قوم نکلے گی جن کے سر مونڈے ہوں گے۔''

شرح: مدینہ سے مشرق: مدینے سے مشرق کی جانب عراق کی سرزمین ہے۔ جہاں خوارج کا ظہور ہوا تھا۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث میں عراق کا تذکرہ کیا ہے کہ وہاں فتنے برپا ہوں گے اور شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کے خلاف عراق کی طرف سے کس قدر فتنے رونما ہوئے اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔
(نعوذ باللہ من الفتن ماظهر منها وما بطن)

[910]...... حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو سُلَيْمَانَ الْوَزَّانُ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْجَرَّاحِ بْنِ مَلِيحٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: أَتَيْتُ

[908] صحيح البخاري، كتاب استتابة المرتدين، باب من ترك قتال الخوارج، رقم: 6934، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الخوارج شر الخلق والخليفة، رقم: 1068 (2470).

[909] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الخوارج شر الخلق والخليفة، رقم: 1068/160 (2472)، مسند أحمد: 486/3، رقم: 15976، مصنف ابن أبي شيبة: 563/7، رقم: 37939.

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِـذَهَبَةٍ وَتُرْبَتِهَا، وَكَانَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: أَقْسِمْهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ: بَيْنَ الْأَقْـرَعِ بْـنَ حَابِسٍ، وَزِيدِ الطَّائِيِّ، وَعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيِّ، وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ.. فَـقَـامَ رَجُـلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، نَاتِءُ الْجَبِينِ، مُشْرِفُ الْجَبْهَةِ، مَحْلُوقٌ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَدَلْتَ؟ فَـقَالَ: ((وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ.)) فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ لِيَقْتُلُوهُ فَقَالَ: ((اتْرُكُوهُ، فَإِنَّـهُ مِـنْ ضِـئْـضِـءِ هَـذَا، أَوْ مِنْ صِنْصِءِ هَذَا، قَوْمٌ يَخْرُجُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَتْرُكُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ))

ترجمة الحديث: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یمن سے رسول اللہ ﷺ کے پاس خام سونا لے کر حاضر ہوا۔ (اور انہیں رسول اللہ ﷺ نے یمن میں مصدق (صدقات وصول کرنے والا) بنا کر بھیجا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے وہ سونا چار آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ جن کے نام یہ ہیں: اقرع بن حابس، زید الطائی، عیینہ بن حصن الفزاری اور علقمہ بن علاثہ العامری۔ ایک آدمی کھڑا ہوا جس کی دونوں آنکھیں گہری تھیں، پیشانی ابھری ہوئی تھی گال پھولے ہوئے تھے اور اس نے سر کے بالوں کو مونڈا رکھا تھا اس نے کہا: واللہ! آپ نے عدل نہیں کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "مجھ پر افسوس! بھلا اور کون عدل کرے گا جب میں نہ عدل کروں گا۔ میں تو ان لوگوں کی تالیف قلبی کر رہا ہوں۔" کچھ صحابہ اسے قتل کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس کی نسل سے ایک قوم آخر زمانے میں ظاہر ہوگی۔ جو اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے انہیں پالیا تو انہیں قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔"

[911]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا حُدَيْجٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَـنْ سُـوَيْـدِ بْـنِ غَـفَـلَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا عَنِ الْخَوَارِجِ، قَالَ: جَاءَ ذُو الثُّدَيَّةِ الْمَخْدَجِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ فَقَالَ: كَيْفَ تَقْسِمُ، وَاللّٰهِ مَا تَعْدِلُ؟ فَقَالَ: ((مَنْ يَعْدِلُ؟)) قَالَ: فَهَمَّ بِـهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ: ((دَعُوهُ، سَيَكْفِيكُمُوهُ غَيْرُكُمْ، يُقْتَلُ فِي الْفِئَةِ الْبَاغِيَةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، قِتَالُهُمْ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ))

ترجمة الحديث: حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خوارج کے متعلق

---

[910] ضعيف بهذا السياق: صحيح البخاری، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالىٰ (وأما عاد فاهلكوا بريح صرصر)، رقم: 3344، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، رقم: 1064 (2451)، بغير هذا السياق.

[911] ضعيف جداً: اسحاق بن ادریس راوی متہم بالوضع ہے نیز حدیج بن معاویہ راوی میں بھی کلام ہے۔ تفرد به المصنف.

سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: لوتھڑے کی مانند پھولے، ناقص ہاتھ والا شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ مال تقسیم کر رہے تھے۔ اس نے کہا: آپ یہ مال کس طرح تقسیم کر رہے ہیں؟ واللہ! آپ انصاف نہیں کر رہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تو پھر کون عدل کرے گا؟'' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ نے اس کو قتل کر دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو چھوڑ دو۔ اسے تمہارے علاوہ کوئی دوسرا قتل کرے گا اور یہ شخص باغی گروہ میں قتل ہوگا اور یہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے۔ ان سے لڑائی کرنا ہر مسلمان کا حق بنتا ہے۔''

[912]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، ح وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ: ((إِنَّ فِيهِمْ رَجُلًا مُخْدَجَ الْيَدِ، أَوْ مَثْدُونَ الْيَدِ، لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ)) قَالَ عَبِيدَةُ: فَقُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. زَادَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: ((فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ)). قَالَ مُحَمَّدٌ: فَطُلِبَ ذَلِكَ بَعْدُ، فَوُجِدَ فِي الْقَتْلَى عِنْدَ أَحَدِ مَنْكِبَيْهِ كَهَيْئَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ.

ترجمة الحديث حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ان میں ایک شخص ناقص یا پھولے ہاتھ والا ہوگا۔ اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم فخر کرو گے تو میں تمہیں وہ حدیث بیان کرتا جس میں رسول اللہ ﷺ کی زبان سے ان کو قتل کرنے والوں کو اللہ نے وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا؟ انہوں نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم ہاں، دو یا تین مرتبہ کہا۔ محمد راوی کہتے ہیں: مقتولین میں اس شخص کو تلاش کیا گیا۔ جس کا ایک کندھا عورت کے پستان کی مانند تھا جس پر چند بال تھے۔

شرح مخدج الید:...... ناقص ہاتھ والا (لنجا) شخص۔

مثدون الید:...... ان خارجیوں میں ایک مرد کا ہاتھ چھوٹا ہوگا۔ یعنی وہ ناقص الخلقت ہوگا۔ ایک روایت میں موتن الید ہے۔ یہ یتن سے نکلا ہے ''یتن'' کہتے ہیں پیدا ہوتے وقت بچہ کے پاؤں کا، سر اور ہاتھوں سے پہلے نکلنا یہ ایک عیب ہے اور ہندوستان کی عورتیں ایسے بچے کو منحوس سمجھتی ہیں۔

---

[912] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب التحريض على قتل الخوارج، رقم: 1066 (2465)، سنن أبي داؤد: 4763، سنن ابن ماجه: 167.

بعض نے کہا ہے کہ مثدون بمعنی مغلوب ہے۔ یہ اصل میں ثندوۃ سے نکلا ہے اور ثندوۃ کہتے ہیں سر پستان کو۔ ثدی کا معنی پستان، چھاتی ہے۔ (مرد اور عورت دونوں کی چھاتی کو ثدی کہہ سکتے ہیں بعض نے کہا کہ مرد کی چھاتی کو ثندوہ کہیں گے جیسے بکری اور گائے کی چھاتی کو ضرع اور اونٹنی کی چھاتی کو خلف اور کتیا کی چھاتی کو طبی فرماتے ہیں۔)

اِمْـرَأَةٌ ثَدْ یَاءُ بڑی چھاتی والی عورت، ذوالثد یہ چھوٹی چھاتی والا۔ یہ ایک خارجی کا نام تھا جس کا نام نزملہ تھا اور وہ جنگ نہروان میں مارا گیا اس کا ایک ہاتھ پستان کی طرح چھوٹا تھا۔ ایک روایت میں ذوالیدیہ ہے (یعنی چھوٹے ہاتھ والا) (لغات الحدیث "ث" ص ٣٦)

[913]...... ثنا أَبُو بكرِ بْنُ أَبِی شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيٍّ وَهُوَ فِی بَعْضِ أَمْرِ النَّاسِ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ بَعْضُ ثِيَابِ السَّفَرِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَشَغَلَ عَلِيًّا مَا كَانَ فِيهِ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ. قَالَ أَبِی: فَقُلْتُ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: كُنْتُ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا - قَالَ أَبِی: لا أَدْرِی أَیَّ ذَلِكَ - فَمَرَرْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ لِی، وَسَأَلَتْنِی عَنْ هَؤُلاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ خَرَجُوا فِيكُمْ يُقَالُ لَهُمُ الْحَرُورِيَّةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: فِی مَكَانٍ يُقَالُ لَهُ: حَرُورَاءُ، فَسُمُّوا بِذَلِكَ الْحَرُورِيَّةَ، فَقَالَ: طُوبَى لِمَنْ شَهِدَ هَلَكَتَهُمْ. فَقَالَتْ: أَمَا وَاللَّهِ لَوْ سَأَلْتَ ابْنَ أَبِی طَالِبٍ لَخَبَّرَكُمْ خَبَرَهُمْ. ثُمَّ جِئْتُ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ، قَالَ: وَقَدْ فَرَغَ عَلِیٌّ، فَقَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ فَقَامَ إِلَيْهِ، فَقَصَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا قَصَّ عَلَيْنَا، فَأَهَلَّ وَكَبَّرَ، ثُمَّ أَهَلَّ وَكَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّی دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ عَائِشَةُ، فَقَالَ: ((كَيْفَ أَنْتَ وَقَوْمٌ كَذَا وَكَذَا؟)) فَقُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ: ((قَوْمٌ يَخْرُجُونَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ كَأَنَّهَا ثَدْیُ حَبَشِيَّةٍ)) أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ هَلْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّهُ فِيهِمْ فَأَتَيْتُمُونِی فَأَخْبَرْتُمُونِی أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِمْ، فَحَلَفْتُ لَكُمْ أَنَّهُ فِيهِمْ، فَأَتَيْتُمُونِی تَسْتَحْيُونَهُ كَمَا نَعَتُّ لَكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فَأَهَلَّ وَكَبَّرَ، وَقَالَ: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

ترجمة الحديث حضرت عاصم بن کعب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ لوگوں کے کسی معاملے میں مصروف تھے۔ اچانک ایک شخص آیا جس پر سفر کے کپڑے

[913] **حسن صحیح**: السنن الکبریٰ للنسائی: 8515، مسند أحمد، زوائد عبد اللہ: 1379، مسند البزار: 872، مسند أبی یعلی: 472، شرح مشکل الاثار للطحاوی: 4063.

تھے اس نے کہا اے امیر المومنین ! اور حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کے معاملے میں مصروف رہے۔ حضرت عاصم نے کہا کہ میرے باپ کہتے ہیں میں نے پوچھا: تجھے کیا ہوا۔ اس نے کہا میں حج یا عمرہ کر رہا تھا (مجھے معلوم نہیں کہ اس نے کونسا لفظ کہا) تو میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے مجھ سے ان خارجیوں کے بارے دریافت کیا۔ یہ کون لوگ ہیں جو حروریہ کہلاتے ہیں؟ میں نے کہا حروراء ایک جگہ کا نام ہے وہ اس میں موجود ہیں جس کی وجہ سے یہ ان کا نام پڑ گیا۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان کے لیے خوش خبری ہے جو انہیں ہلاک کریں گے۔ انہوں نے کہا: واللہ! اگر تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کے متعلق سوال کرے گا تو وہ تجھے ضرور ان کے متعلق یقینی خبر دیں گے، پھر میں اسی کے متعلق سوال کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس دوران فارغ ہو چکے تھے، انہوں نے سوال کیا: سائل کدھر ہے؟ وہ شخص کھڑا ہوا اور وہی واقعہ بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے اللہ اکبر! اور لا الہ الا اللہ کہا، پھر دوبارہ اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہا، پھر انہوں نے کہا: میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی وہیں تشریف فرما تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ''تیرا کیا حال ہوگا جب ایسی ایسی قوم ظاہر ہو گی''، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی زیادہ جانتے ہیں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا اور فرمایا: ''مشرق کی جانب سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن مجید پڑھیں گے لیکن وہ ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل کر پار ہو جاتا ہے اور ان میں ایک شخص ناقص ہاتھ والا ہوگا جس طرح اس کا ہاتھ حبشی عورت کا پستان ہو۔'' میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دلاتا ہوں۔ کیا میں نے تمہیں خبر نہیں دی تھی کہ وہ ان میں موجود ہے لیکن تم میرے پاس آئے تھے اور تم نے کہا تھا کہ ان میں وہ نہیں ہے۔ میں نے قسم اٹھا کر کہا تھا کہ وہ ان میں موجود ہے اور پھر تم میرے پاس اسے گھسیٹ کر لائے تھے؟ اور وہ اس طرح کا شخص تھا جیسی صفت والا میں نے بتایا تھا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، تو انہوں نے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔

[914]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَإِنْ حَدَّثْتُكُمْ عَنْ غَيْرِهِ، فَإِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مُحَارِبٌ، وَالْحَرْبُ خُدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ

[914] صحيح البخارى، كتاب المناقب، باب علامات النبوة فى الإسلام، رقم: 3611، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، التحريض على قتل الخوارج، رقم: 1066 (2464).

الْأَسْنَان، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، لا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ لِمَنْ قَتَلَهُمْ أَجْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کروں تو آسمان سے گرنا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھوں اور اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی دوسرے کی بات کروں تو میں حالت جنگ میں ہوں اور جنگ تو نام ہی دھوکے کا ہے۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''آخر زمانے میں ایک نوجوانوں کی جماعت نکلے گی جو بے وقوف ہوں گے اور وہ کائنات میں سے بہترین بات کریں گے لیکن ان کا ایمان ان کی ہنسلیوں سے اوپر تجاوز نہیں کرے گا۔ جہاں بھی تم ان سے ملو انہیں قتل کر دو کیونکہ جو شخص انہیں قتل کرے گا اسے قیامت کے دن اجر وثواب ملے گا۔''

[915]...... حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، ثنا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، ثنا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ شُمَيْخٍ الْغَيْلَانِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَحْبَبْتُ نَجْدَةَ الْحَرُورِيِّ وَأَحَبَّنِي، حَتَّى كَانَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا بَنِي غَيْلَانَ، أَعَجِزْتُمُونِي أَنْ تَكُونُوا مِثْلَ عَاصِمِ بْنِ شُمَيْخٍ. قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِمَّنِ ارْتَضَى، فِي بَيْتِي هَذَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: الْتَمِسُوا لِيَ الْعَلَامَةَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَإِنِّي لَمْ أَكْذِبْ، وَلَنْ أُكْذَبَ، فَجِيءَ بِذِي الثُّدَيَّةِ، فَحُمِلَ عَلَى فَرَسٍ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ حِينَ رَأَى عَلَامَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهِمْ.

ترجمة الحديث عاصم بن شمیخ الغیلانی فرماتے ہیں: میں نجدہ الحروری سے محبت رکھتا تھا اور وہ مجھ سے محبت کرتا تھا حتی کہ اس نے برسر منبر کہنا شروع کر دیا تھا: اے بنی غیلان! کیا تم عاجز آ چکے ہو کہ عاصم بن شمیخ کی مانند ہو سکو؟ وہ کہتے ہیں: پھر میں مدینے کی طرف گیا تو مجھے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے میرے اس گھر میں ان دس صحابہ کی موجودگی میں بیان کیا جن کو میں پسند کرتا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے لیے اس علامت کو تلاش کرو۔ جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نشاندہی کی تھی۔ کیونکہ نہ میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ بولوں گا، پھر ذوالثدیہ کو گھوڑے پر لاد کر لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جب کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ علامت دیکھی۔

[915] حسن: عاصم بن شمیخ کو ابن حبان اور العجلی وغیرہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔ نحوہ في مسند أحمد: 33/3، رقم: 11285.

[916]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَتِ الْخَوَارِجُ بِالنَّهْرَوَانِ، قَامَ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: إِنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَدْ خَلَفُوا فِي كَذَا وَالْمَالِ، وَإِنِّي مُخْرِجٌ النَّاسَ، وَهُمْ أَدْنَى الْعَدُوِّ إِلَيْكُمْ، فَكَيْفَ تَسِيرُونَ إِلَى عَدُوِّكُمْ، وَأَنَا أَخَافُ أَنْ يَخْلُفَكُمْ هَؤُلَاءِ بِأَعْقَابِكُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَخْرُجُ خَارِجَةٌ مِنْ أُمَّتِي، لَيْسَ صَلَوَاتُكُمْ إِلَى صَلَوَاتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَرَوْنَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ لَيْسَ لَهَا ذِرَاعٌ، عَلَيْهَا مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهَا شَعَرَاتٌ بِيضٌ))، لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِي يَسِيرُونَ إِلَيْهِمْ مَا قَضَى اللَّهُ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ ﷺ، مَا نَكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ، فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ. قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ: فَيُسَيِّرُنَا مَنْزِلًا مَنْزِلًا، حَتَّى قَالَ: أَحَدُنَا عَلَى قَنْطَرَةِ الدَّارَيْنِ. فَلَمَّا الْتَقَيْنَا قَامَ فِيهِمْ أَمِيرُهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ، فَقَالَ: أُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ، أَلَا لَمَا أَلْقَيْتُمْ سِلَاحَكُمْ، وَانْتَزَعْتُمُ السُّيُوفَ مِنْ جُفُونِهَا، ثُمَّ حَمَلْتُمْ حَمْلَةً وَاحِدَةً. قَالَ: فَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ، فَقُتِلُوا وَبَعْضُهُمْ قَرِيبٌ مِنْ بَعْضٍ، مَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ، وَقَدْ كَانَتْ فِيهِمْ جِرَاحٌ. فَقَالَ عَلِيٌّ: الْتَمِسُوا هَذَا الرَّجُلَ. فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ. فَقَامَ عَلِيٌّ وَإِنَّا لَنَرَى عَلَى وَجْهِهِ كَآبَةً، حَتَّى أَتَى عَلَى كَتِيبَةٍ مِنَ النَّاسِ قَدْ رَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَأَمَرَ بِهِمْ، فَفُرِّجُوا يَمِينًا وَشِمَالًا، فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ مِنْهُمْ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. فَقَامَ إِلَيْهِ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ: آللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَأَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَأَنَا سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَحْلِفُ.

ترجمة الحديث حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ جب نہروان مقام پر خوارج نکلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: یہ لوگ مال وغیرہ میں تمہارے جانشین بنے ہیں اور میں لوگوں کو نکالنا

---

[916] **حسن صحيح:** السنن الكبرىٰ للنسائى : 8517، مصنف ابن أبى شيبة : 555/7، رقم : 37898، مسند أحمد ، زوائد عبد الله : 91/1، رقم : 706.

چاہتا ہوں اور یہ تمہارے سب سے قریبی دشمن ہیں۔ تو تم (شام والے) (دور والے) دشمن کی طرف کیسے جاؤ گے۔ جب کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ تمہارے جانشین ہو جائیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''ایک جماعت نکلے گی تمہاری نمازیں ان کی نمازوں کے مقابلے میں کچھ نہیں ہوں گیں اور نہ تمہارے روزے ان کے روزوں کا مقابلہ کر سکیں گے۔ اسی طرح تمہارا قرآن مجید پڑھنا ان کے پڑھنے کا مقابلہ نہ کرتا ہوگا وہ قرآن پڑھیں گے اور سمجھیں گے اس کا انہیں فائدہ ہوگا۔ حالانکہ یہ ان کے لیے وبال جان ثابت ہوگا۔ یہ ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہ کرے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے۔ جس طرح تیر شکار سے باہر نکل جاتا ہے اور ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ہوگا جس کا بازو ہوگا لیکن کہنی تک کا حصہ ناقص ہوگا۔ جس پر پستان کی مانند بھٹنی ہوگی اور اس پر سفید بال بھی اگے ہوں گے۔'' اگر وہ لشکر جان لے جو ان کے ساتھ لڑائی کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی ان کے لیے کیا اجر ثواب رکھا ہے تو وہ عمل کرنے میں کبھی سستی نہ کریں۔ تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چلو۔ واللہ! مجھے امید ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں۔ ابوسلیمان زید بن وھب فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیں ایک ایک منزل لے کر چلے حتیٰ کہ بعض نے کہا دارین کے پل تک جا پہنچے ہیں اور اس کے بعد ہماری ان سے لڑائی شروع ہوئی۔ تو ان کے امیر عبداللہ بن وھب راسبی کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ جب تم ان پر تیر پھینک چکو اور تلواریں میانوں سے نکال لو۔ پھر ان پر یکبارگی حکم کردو۔ راوی کہتا ہے: لوگوں نے انہیں اپنے نیزوں کے ساتھ قتل کرنا شروع کردیا۔ ان میں سے بعض قتل ہوئے اور بعض قتل ہونے کے قریب تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے صرف ایک شخص شہید ہوا۔ البتہ بعض ساتھی زخمی ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی کو تلاش کرو۔ سبھی لوگوں نے تلاش کیا کسی کو نہ ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خود کھڑے ہوئے اور ہم ان کے چہرے سے پریشانی کے آثار پڑھ رہے تھے حتیٰ کہ وہ مقتول لوگوں کے ڈھیر پر آئے۔ جو ایک دوسرے پر گرے پڑے تھے۔ ان کے متعلق حکم دیا کہ انہیں نکالا جائے، چنانچہ انہیں دائیں بائیں رکھتے ہوئے زمین تک پہنچے تو وہ شخص زمین کے ساتھ لگا ہوا نیچے پڑا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ عبیدہ سلمانی ان کی طرف کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے! آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی تھی؟ انہوں نے فرمایا: اس اللہ تعالیٰ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے! میں نے خود یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی اور انہوں نے تین مرتبہ قسم اٹھا کر کہا۔

[917]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ الرَّازِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ خَرَجُوا

مَعَ عَلِيٍّ، الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صَلَوَاتُكُمْ إِلَى صَلَوَاتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَرَوْنَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ)). لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَ مَا لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ ﷺ، لَاتَّكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ، وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ لَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ، عَلَى عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الْمَرْأَةِ، عَلَى رَأْسِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ، فَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي أَمْوَالِكُمْ وَذَرَارِيِّكُمْ. وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ، وَأَغَارُوا عَلَى سَرْحِ النَّاسِ، فَسِيرُوا بِسْمِ اللّٰهِ. قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ: فَنَزَّلَنِي زَيْدٌ مَنْزِلًا مَنْزِلًا، حَتَّى مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ، وَلَقِينَا الْخَوَارِجَ، فَلَقِيَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، وَقَالَ: أَلْقُوا الرِّمَاحَ، وَسُلُّوا السُّيُوفَ، فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ، فَرَجَعُوا وَسَلُّوا السُّيُوفَ، وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ، حَتَّى قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ. قَالَ: وَلَمْ يُصَبْ يَوْمَئِذٍ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَجُلَانِ. قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: اطْلُبُوا الْمُخْدَجَ. فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ. فَقَامَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ، حَتَّى أَتَى قَوْمًا قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ: أَخِّرُوهُمْ. فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ. فَكَبَّرَ وَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُبَيْدَةُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. آللّٰهِ لَسَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: إِي وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. قَالَ: فَاسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَحْلِفُ لَهُ.

ترجمة الحديث حضرت سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن وہب اس لشکر میں موجود تھے۔ جو خوارج کی طرف نکلا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''میری امت میں سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے اور تمہاری قرات ان کا مقابلہ نہ کرتی ہو گی اور نہ تمہاری نماز اور تمہارے روزے ان کا مقابلہ کرتے ہوں گے، وہ قرآن مجید پڑھیں گے اور سمجھیں گے اس پر ان کو اجر ملے گا حالانکہ یہ ان کے لیے وبال جان ہو گا اور وہ قرآن مجید ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہ کرے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اگر وہ لشکر جان لے جو ان سے لڑائی کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لیے کیا اجر و

---

[917] صحيح مسلم، كتاب الزكاة باب التحريض على قتل الخوارج، رقم: 1066 (2467)، سنن أبي داؤد: 4768، مصنف عبد الرزاق: 18650.

ثواب ہے تو وہ عمل کرنا چھوڑ دیں اور اس کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جس کے بازو کے ساتھ ذراع نہیں ہوگا اور جس پر عورت کے پستان کے بھٹنی کی مانند نشان ہوگا اور اس پر کچھ سفید بال ہوں گے۔ تم اہل شام اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لڑائی کے لیے جاتے ہو اور ان لوگوں کو اپنے گھروں اور مالوں اور اولاد میں پیچھے چھوڑ کر جانا چاہتے ہو۔ واللہ! مجھے امید ہے کہ ان سے یہی لوگ مراد ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ناجائز خون بہایا اور لوگوں کے مال پر انہوں نے ناجائز قبضہ کیا۔ تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چلو۔ حضرت سلمۃ بن کہیل فرماتے ہیں حضرت زید نے مجھے ہر منزل پر ٹھہرا کر تعارف کروایا اور وہ کہتے ہیں جب ہم پل کے پاس سے گزرے اور ہم خوارج کے ساتھ لڑنے لگے۔ تو عبداللہ بن وہب نے کہا: تم سبھی نیزے پھینک دو اور تلواریں نکال لو اور مجھے ڈر ہے کہیں وہ یوم حروراء کی طرح تمہیں واسطہ نہ دیں۔ وہ لوٹ کر تلواریں پکڑ لائے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے نیزوں کے ساتھ انہیں قتل کرنا شروع کر دیا۔ حتی کہ بعض لوگ، بعض پر گر کر قتل ہونے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے صرف دو شخصوں کا نقصان ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ناقص ہاتھ والے کو تلاش کرو۔ سبھی لوگوں نے اسے تلاش کیا۔ لیکن وہ کہیں نہ ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بذات خود اٹھے اور مقتولین کے ایک ڈھیر کے پاس آئے اور فرمایا: انہیں نکالو۔ آخر کار انہوں نے وہ شخص ڈھونڈ لیا اور وہ زمین کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ حضرت عبیدہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المومنین! واللہ! کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے! میں نے یہ حدیث سنی تھی۔ انہوں نے تین مرتبہ قسم اٹھوائی اور ہر مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھا کر جواب دیا۔

[918]...... حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: قَامَ رَأْسُ الْخَوَارِجِ إِلَى عَلِيٍّ، يُقَالُ: الْجَعْدُ بْنُ بَعْجَةَ، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَإِنَّكَ تَعْرِفُ سَبِيلَ الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلِ الْمُسِيئِينَ، - وَالْمُحْسِنُ عِنْدَهُ عُمَرُ، وَالْمُسِيءُ عِنْدَهُ عُثْمَانُ - اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ قَالَ: لَا، وَلَكِنِّي مَقْتُولٌ مِنْ ضَرْبَةٍ عَلَى الْهَامَةِ، هَامَةِ نَفْسِهِ، يَخْضِبُ هَذِهِ، يَعْنِي لِحْيَتَهُ، عَهْدٌ مَعْهُودٌ، وَقَضَاءٌ مَقْضِيٌّ، وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى. وَعَاتَبُوهُ فِي لِبَاسِهِ، فَقَالَ: لِبَاسُ هَذَا أَبْعَدُ مِنَ الْكِبْرِ، وَأَجْدَرُ أَنْ يَقْتَدِيَ بِي الْمُسْلِمُ.

ترجمة الحديث حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں خوارج کا سردار جعد بن بعجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے

[918] ضعيف: شریک قاضی ضعیف ومختلط ہے۔ مسند أحمد زوائد عبد الله: 91/1، رقم: 703، المستدرك للحاكم: 143/3، رقم: 4687، دلائل النبوة للبيهقي: 438/6، 439.

سامنے کھڑا ہوا اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ آپ نے مرنا ہے اور آپ محسنین اور خطا کار کے راستوں کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ (اس کے ہاں محسن سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور خطا کار سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے نعوذ باللہ) اس نے پھر کہا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو آپ نے مرنا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واللہ! میں تو کھوپڑی پر ضرب کے ساتھ شہید ہوں گا جس کے خون سے داڑھی تر ہو جائے۔ یہ پختہ عہد اور اٹل فیصلہ ہے اور وہ شخص ناکام ہوگا جس نے جھوٹ گھڑا اور انہوں نے انہیں ان کے لباس پر ملامت کی تو فرمایا: یہ لباس تکبر سے زیادہ دور ہے اور زیادہ لائق ہے کہ مسلمان اس لباس کو پہننے میں میری پیروی کرے۔

[919]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا سُوَيْدٌ الْعِجْلِيُّ صَاحِبُ الْقَصَبِ، ثنا أَبُو مُؤْمِنٍ الْوَائِلِيُّ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حِينَ قَتَلَ الْحَرُورِيَّةَ، فَقَالَ: انْظُرُوا فِي الْقَتْلَى رَجُلًا يَدُهُ كَأَنَّهَا ثَدْيُ الْمَرْأَةِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَنِي أَنِّي صَاحِبُهُ. فَقَلَبُوا الْقَتْلَى، فَلَمْ يَجِدُوهُ. قَالَ: فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: انْظُرُوا. قَالَ: وَتَحْتَ نَخْلَةٍ سَبْعَةُ نَفَرٍ، فَقَلَبُوا فَنَظَرُوا، فَإِذَا هُوَ فِيهِ، فَرَأَيْتُ جِيءَ بِهِ فِي رِجْلِهِ حَبْلٌ أَسْوَدُ أُلْقِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَخَرَّ عَلِيٌّ سَاجِدًا وَقَالَ: أَبْشِرُوا قَتْلَاكُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ.

ترجمة الحديث: ابو مومن الوائلی فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر تھا۔ جب انہوں نے خوارج کو قتل کیا، فرمانے لگے: مقتولین میں ایسے شخص کو تلاش کرو جس کا ہاتھ عورت کے پستان کی مانند ہو۔ کیونکہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی کہ میں اسے قتل کروں گا لوگوں نے مقتولوں کو الٹ پلٹ کر دیکھا گیا وہ انہیں نہ ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دیکھو! (پھر کھجور کے درخت کے نیچے موجود مقتول سات آدمیوں کو الٹ پلٹ کر دیکھا گیا تو ان کے نیچے اس کو تلاش کر لیا گیا میں نے خود دیکھا جب اسے لایا گیا تھا) اس کی ٹانگ میں سیاہ رنگ کی رسی تھی۔ علی رضی اللہ عنہ کے آگے ڈال دیا گیا تو یہ دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سجدے میں گر پڑے اور فرمایا: تم خوش ہو جاؤ، تمہارے مقتولین جنت میں جائیں گے اور ان کے مقتولین جہنم میں جائیں گے۔

[920]...... ثنا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ، سَمِعَ أَبَا الطُّفَيْلِ، يُحَدِّثُ عَنْ بَكْرِ بْنِ قِرْوَاشٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَا الثُّدَيَّةِ، فَقَالَ: شَيْطَانُ الرَّدْهَةِ، رَاعِي الْخَيْلِ، أَوْ رَاعِي الْجَبَلِ، يَحْتَدِرُهُ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ يُقَالُ لَهُ:

---

[919] ضعيف: ابو مومن الوائلی راوی مجہول ہے۔ مصنف ابن أبي شيبة: 229/2، رقم: 8422، مسند البزار: 900، السنة لعبد الله بن أحمد: 1515، السنن الكبرىٰ للنسائي كما في تهذيب الكمال: 335/34.

الْأَشْهَبُ، أَوِ ابْنُ الْأَشْهَبِ، عَلَامَتُهُ فِي قَوْمِهِ ظُلْمَةٌ . قَالَ سُفْيَانُ: أَخْبَرَنِي عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ: فَاحْتَدَرَهُ رَجُلٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ الْأَشْهَبُ، أَوِ ابْنُ الْأَشْهَبِ .

ترجمة الحديث حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالثدیہ (پستان کی مانند ہاتھ والے) شخص کا ذکر کیا، اور فرمایا: ''وہ گھوڑے کا چرواہا یا پہاڑوں کا راعی ردھہ کا شیطان ہوگا جسے بنو بجیلہ کا اشہب یا ابن اشہب نامی ایک شخص قتل کرے گا۔ اس کی قوم میں جس کی علامت ظلمت ہوگی۔'' سفیان فرماتے ہیں: مجھے عمار الدھنی نے خبر دی کہ اسے ہمارے ایک شخص اشہب یا ابن اشہب ہی نے قتل کیا۔

[921]...... ثنا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي، أَوْ سَيَكُونُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ)) . فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ: فَلَقِيتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ أَخَا الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ، فَقُلْتُ: مَا حَدِيثٌ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ فَذَكَرْتُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .

ترجمة الحديث حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد میری امت میں سے ایک قوم نکلے گی۔ جو قرآن مجید پڑھیں گے لیکن وہ قرآن مجید ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پھر دوبارہ اسلام میں داخل نہیں ہوں گے۔ وہ تمام مخلوقات میں سے بدترین ہیں۔'' عبداللہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں حضرت رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے ملا جو حکم بن عمرو الغفاری کے بھائی تھے اور انہیں میں نے کہا: کیا تم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی تھی پھر میں نے وہ حدیث ذکر کی تو انہوں نے کہا میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی تھی۔

[922]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ . لَمْ يَشُكَّ فِي ((بَعْدِي)) ، فَقَالَ: سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ .

---

[920] ضعيف: بکر بن قرواش راوی مجہول ہے۔ مسند أحمد : 179/1 ، رقم : 1551، مسند الحميدى : 74، مصنف ابن أبى شيبة : 560/7، رقم : 37921.

[921] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الخوارج شر الخلق والخليقة، رقم : 1067 (2469)، سنن ابن ماجه : 170، مسند أحمد : 31/5، رقم : 20342.

[922] صحيح: فضائل القرآن لابن الفريس : 181، دلائل النبوة للبيهقى : 429/6.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن الصامت حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے یہی مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں جس میں "مِنْ بَعْدِيْ" کے الفاظ میں شک کا ذکر نہیں ہے، نیز اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ "ان کی نشانی سر منڈوانا ہوگی۔"

[923]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْسِمُ مَغَانِمَ حُنَيْنٍ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، يُقَالُ لَهُ: ذُو الْخُوَيْصِرَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ لَهُ: ((خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ)) . ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: دَعْنِي أَقْتُلْهُ . فَقَالَ: ((إِنَّ لِهَذَا أَصْحَابًا يَخْرُجُونَ عِنْدَ اخْتِلَافٍ فِي النَّاسِ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، وَآيَتُهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ كَأَنَّ يَدَهُ ثَدْيُ الْمَرْأَةِ، وَكَأَنَّهَا بِضْعَةٌ تَدَرْدَرُ)) قَالَ: فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعَ أُذُنَيَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَبَصُرَ عَيْنِي مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حِينَ قَتَلَهُمْ، ثُمَّ اسْتَخْرَجَهُ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ .

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حنین کا مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے اور ان کے پاس بنوتمیم کا ایک آدمی آیا جسے ذوالخویصرہ کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا: اے رسول اللہ! انصاف کیجیے! آپ نے اسے ارشاد فرمایا: "اگر میں نے انصاف نہیں کیا تو تم ناکام ہوئے۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی آپ مجھے اس کو قتل کرنے کی اجازت دے دیں۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کے کچھ ساتھی لوگوں کے اختلاف کے وقت ظاہر ہوں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے اور وہ ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہ کرے گا۔ جو دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، اور ان کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جس کا ہاتھ عورت کے پستان جیسا ہوگا گویا وہ گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو حرکت کر رہا ہے۔" حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا میرے کانوں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی اور میری آنکھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس شخص کو دیکھا تھا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کیا اور اس شخص کو درمیان سے نکالا گیا تو میں نے خود اسے دیکھا۔

[924]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَالضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

---

[923] صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، رقم: 3610، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج و صفاتهم، رقم: 1064/148 (2456).

قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ يَقْسِمُ قَسْمًا، فَقَالَ لَهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْدِلْ قَالَ: ((وَيْحَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟)) . فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعْنِي، ائْذَنْ لِي فَلَأَضْرِبَ عُنُقَهُ. فَقَالَ: ((لَا، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ عِنْدَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فَوْقَهُ فَلَا يُوجَدُ شَيْءٌ، سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فَتْرَةٍ مِنَ النَّاسِ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَدْعَجُ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ كَالْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ)) وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ قَتَلَهُمْ، فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى، فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے کہ بنوتمیم کا ذوالخویصرہ نامی شخص آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ انصاف سے کام لیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تجھ پر افسوس ہے اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو پھر کون انصاف کرے گا۔“ حضرت عمر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: رسول اللہ! مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں ایک وقت آئے گا کہ اس کے کچھ ساتھی ہوں گے کہ تم ان کے مقابلہ میں اپنی نماز اور روزے کو حقیر جانو گے وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے گزر جاتا ہے اس کے پھل کی طرف دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملتا، پھر اس سے اوپر دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملتا، وہ تیر خون وغیرہ سے بھی آگے گزر چکا ہوتا ہے، وہ لوگوں کے اختلاف کے وقت نکلیں گے، ان کی نشانی ایک ناقص شخص ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی مانند ہوگا یا حرکت کرتے گوشت کے لوتھڑے کی مانند ہوگا، ابوسعید کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کیا میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اسے مقتولین میں تلاش کر کے لایا گیا تو وہ بالکل اسی طرح تھا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

[925]...... ثنا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَقَالَ: ((وَآيَتُهُمْ

---

[924] صحيح البخاري، كتاب الأدب ما جاء في قول الرجل ويلك، رقم: 6163، مسند أحمد: 65/3، رقم: 11621، الشريعة للآجري: 39.

[925] صحيح البخاري، كتاب استتابة المرتدين، باب من ترك قتل الخوارج للتالُّف، رقم: 6933، السنن الكبرىٰ للنسائي: 11156، مصنف عبد الرزاق: 18649.

رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ)) .

توجمة الحديث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ان کی نشانی ایک سیاہ شخص ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی مانند ہوگا۔''

[926]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: كُنْتُ مَحْبُوسًا فِي السِّجْنِ أَنَا وَالْفَرَزْدَقُ فِي يَدَيْ مَالِكِ بْنِ الْمُنْذِرِ. فَقَالَ الْفَرَزْدَقُ فِي السِّجْنِ: يَا يَحْيَى إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَلَا أَخْرَجَنِي اللَّهُ مِنَ السِّجْنِ، وَلَا أَنْجَانِي مِنْ يَدَيْ مَالِكٍ، وَكَانَ يَخَافُهُ، إِنْ لَمْ أَكُنْ أَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ: إِنِّي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَشْرِقِ، وَإِنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ عَلَيْنَا فَيَقْتُلُونَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَأْمَنُ مَنْ سِوَاهُ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَا، وَإِلَّا لَا نَجَّانِي اللَّهُ مِنَ السِّجْنِ: سَمِعْنَا خَلِيلَنَا ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قَتَلَهُمْ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ، وَمَنْ قَتَلَهُ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ))

توجمة الحديث: یحیٰ بن یزید فرماتے ہیں میں اور فرزدق مالک بن المنذر کی قید میں تھے۔ فرزدق نے قید میں کہا: اے یحیٰ! اگر میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے قید سے نجات نہ دے اور نہ مجھے مالک کے ہاتھوں سے بچائے (وہ اس سے ڈرتا تھا) اگر میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما کے پاس نہ گیا ہوں، میں نے کہا میں اہل مشرق کا ایک آدمی ہوں اور ایک قوم ہم پر نکلی ہے اور وہ اس شخص کو قتل کر دیتی ہے جو لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور باقی لوگوں کو کچھ نہیں کہتے۔ ان دونوں نے کہا کہ اللہ مجھے قید سے نہ نجات دلائے ہم نے اپنے دوست حضرت محمد ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''جو شخص انہیں قتل کرے گا اس کو شہید جیسا اجر ملے گا اور جس کو وہ قتل کر دیں گے اسے دو شہیدوں جتنا اجر ملے گا۔''

[927]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَفَّانُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ بِلَالِ بْنِ بُقْطُرٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِدَنَانِيرَ، فَقَسَمَهَا، فَكُلَّمَا قَبَضَ قَبْضَةً نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ كَأَنَّهُ يُؤَامِرُ أَحَدًا. وَقَالَ حَمَّادٌ: وَعِنْدَهُ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُودِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ فِي الْقِسْمَةِ، قَالَ:

---

[926] ضعیف: خلف بن خلیفہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ المعجم الأوسط للطبرانی: 900، التاريخ الكبير للبخاری: 309/1، منتخب من كتاب الشعراء لأبی نعيم، ص: 32.

[927] ضعیف: بلال بن بقطر راوی مجہول ہے۔ مسند أحمد: 42/5، رقم: 20434، نسخة طالوت بن عباد: 65، ذم الكلام للهروی: 654.

فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((مَنْ يَعْدِلُ عَلَيْكُمْ بَعْدِی؟)) . فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلا نَقْتُلُهُ؟ قَالَ: ((لَا ، إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، لا يَتَعَلَّقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ بِشَیْءٍ))

ترجمة الحديث حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ دینار لائے گئے آپ تقسیم کرتے وقت جب بھی مٹھی بھرتے تو اپنے دائیں طرف دیکھتے گویا آپ کسی سے مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔حماد کہتے ہیں: آپ کے پاس ایک سیاہ شخص موجود تھا۔جس کے بال گھنے تھے اور اس پر دو سفید چادریں تھیں اور اس کی آنکھوں کے درمیان سجدے کے نشان تھے۔ وہ کہنے لگا: اے محمد! آپ نے آج عدل نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے اور فرمایا: ''اور میرے بعد تم سے کون عدل کرے گا؟'' صحابہ نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کیا ہم اسے قتل کر دیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں یہ اور اس کے ساتھی دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کا اسلام کے ساتھ کسی چیز کا تعلق نہیں ہوگا۔''

[928]..... حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ ، ثنا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ ، ثنا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی رَافِعٍ ، أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ هَاجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ ، فَقَالُوا: لا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ . فَقَالَ عَلِيٌّ: كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَصَفَ نَاسًا وَأَشَارَ إِلَى خَلْفِهِ: ((مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ إِلَيْهِ ، فِيهِمْ أَسْوَدُ إِحْدَى يَدَيْهِ طُبْیُ شَاةٍ ، أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ)) قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَأَنَا حَاضِرٌ ذَلِكَ مِنْ أُمُورِهِمْ ، وَقَوْلَ عَلِيٍّ فِيهِمْ .

ترجمة الحديث حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حروریہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جھگڑا کیا اور کہنے لگے: لَا حُکْمَ اِلَّا لِلّٰهِ ۔یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے لیے حکم نہیں ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حق کا کلمہ ہے جس کو باطل کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان لوگوں کا وصف بیان فرمایا تھا اور آپ نے پیچھے کی جانب اشارہ کیا کہ وہ مخلوق میں سے بدترین لوگ ہوں گے اور ان میں ایک شخص ہوگا جس کا ایک ہاتھ بکری کے پستان یا عورت کے پستان کی بھٹنی کی مانند ہوگا۔عبید اللہ فرماتے ہیں: میں ان کے معاملے کے وقت حاضر تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب ان کے متعلق فرمایا تھا میں اس وقت بھی حاضر تھا۔

[928] صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب التحریض علی قتل الخوارج، رقم: 1066 (2468)، السنن الکبری للنسائی: 8509، صحیح ابن حبان: 6939.

شرح لا حکم الا اللہ بظاہر حقیقت پر مبنی ہے۔اس لیے کہ یہ فرمان ربانی ہے اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ، لیکن خوارج اس کلمہ کے ذریعے حَکَمَیْن کا انکار کرتے تھے۔(نووی:۷/ ۱۷۲)

[929]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأُمَوِيّ، ثنا أَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنْ مِقْسَمٍ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيّ بْنِ حُسَيْنٍ، وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ، أَنَّهُ قَالَ: تَكَلَّمَ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ لَمْ يُسَمِّهِ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: هُوَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ فَقَدْ رَأَيْتُ مَا صَنَعْتَ فِي هَذَا الْيَوْمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَجَلْ فَكَيْفَ رَأَيْتَ؟)) فَقَالَ: لَمْ أَرَكَ عَدَلْتَ. فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْعَدْلُ عِنْدِي فَعِنْدَ مَنْ؟)) فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((دَعُوهُ، فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لَهُ شِيعَةٌ يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَجِدُ شَيْئًا، ثُمَّ يَنْظُرُ فِي الْقَدَحِ فَلَا يُوجَدُ شَيْءٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فِي الْفُوقِ فَلَا يُوجَدُ شَيْءٌ، سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ))

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ اس دن ایک آدمی نے کلام کی جس کا نام صرف محمد بن علی نے لیا اور اس نے کہا وہ ذوالخویصرہ نامی ایک شخص تھا جس کا تعلق بنو تمیم میں سے تھا۔اس نے کہا: اے محمد ﷺ! میں نے دیکھ لیا جو آپ نے کیا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں تو نے کیا دیکھا ہے؟'' اس نے کہا میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے انصاف نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ ناراض ہو کر کہنے لگے: ''اگر میرے پاس عدل و انصاف نہیں تو پھر کس کے پاس ہو گا؟'' مسلمانوں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اسے قتل کر دیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو چھوڑ دو۔اس کے کچھ ساتھی ہوں گے۔جو دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔تیر کے بھالے میں دیکھا جاتا ہے تو اس پر خون وغیرہ کا نشان نہیں ہوتا۔پھر تیر کی لکڑی میں دیکھا جاتا ہے۔اس میں کچھ نہیں ہوتا پھر اس سے اوپر دیکھا جاتا ہے۔اس میں بھی کوئی چیز نہیں ہوتی۔وہ تیر گوبر اور خون سے آگے نکل گیا ہوتا ہے۔''

[930]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنْ مِقْسَمٍ أَبِي الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ

---

[929] حسن: مسند أحمد: 219/2، رقم: 7038، سيرة ابن هشام: 496/2، دلائل النبوة للبيهقي: 187/5، 188.

[930] حسن: مسند أحمد: 219/2، رقم: 7038.

الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وتَلِيدُ بْنُ كِلَابِ اللَّيْثِيُّ، حَتَّى أَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، مُعَلِّقًا نَعْلَيْهِ بِيَدِهِ، فَقُلْنَا لَهُ: هَلْ حَضَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ كَلَّمَهُ التَّمِيمِيُّ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ، فَوَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ وَهُوَ يُعْطِي النَّاسَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قَدْ رَأَيْتُ مَا صَنَعْتَ فِي هَذَا الْيَوْمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَجَلْ، فَكَيْفَ رَأَيْتَ؟)) قَالَ: لَمْ أَرَكَ عَدَلْتَ. قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْعَدْلُ عِنْدِي فَعِنْدَ مَنْ يَكُونُ؟)) فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَفَلَا نَقْتُلُهُ؟ قَالَ: ((لَا، دَعُوهُ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لَهُ شِيعَةٌ يَتَعَمَّقُونَ فِي الدِّينِ حَتَّى يَخْرُجُوا مِنْهُ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَجِدُ شَيْئًا، ثُمَّ يَنْظُرُ فِي الْقَدَحِ فَلَا يُوجَدُ شَيْءٌ، سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ)).

ترجمة الحديث حضرت مقسم ابی القاسم (جو عبداللہ بن الحارث بن نوفل کے مولی ہیں) فرماتے ہیں کہ میں اور تلید بن کلاب لیثی گھر سے نکلے اور حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس آئے جو بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور انہوں نے جوتے اپنے ہاتھ میں لٹکائے ہوئے تھے۔ ہم نے ان سے کہا کیا آپ اس وقت حاضر تھے جب رسول اللہ ﷺ سے تمیمی نے حنین کے دن کلام کی تھی؟ انہوں نے کہا۔ جی ہاں! ایک ذوالخویصرہ نامی شخص جو بنو تمیم سے تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ لوگوں میں مال تقسیم کر رہے تھے اس نے کہا: اے محمد ﷺ میں نے آج دیکھ لیا جو آپ نے کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تو نے کیا دیکھا ہے؟'' اس نے کہا آپ نے انصاف نہیں کیا۔ (راوی کہتے ہیں) رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے اور ارشاد فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہو۔ جب میرے پاس انصاف نہ ہوگا تو کس کے پاس انصاف ہوگا؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کیا ہم اس کو قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، اس کو چھوڑ دو۔ اس کے کچھ ساتھی ہوں گے جو دین میں تعمق سے کام لیں گے۔ حتی کہ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ آدمی پھل میں دیکھتا ہے۔ اسے کوئی چیز نظر نہیں آتی اور لکڑی میں دیکھتا ہے۔ اسے کچھ دیکھائی نہیں دیتا اور وہ تیر گوبر اور خون سے (تیزی کے ساتھ) آگے گزر جاتا ہے (کہ اس کو خون یا گوبر نہیں لگنے پاتے)''

[931]...... قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَبُو جَعْفَرٍ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عُبَيْدَةَ، وَسَمَّاهُ ذَا الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيَّ.

[931] **حسن لغيره**: سيرة ابن هشام: 396/2 وانظر ما تقدم برقم: 929.

※ترجمة الحدیث※ ابن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے محمد بن علی بن حسین ابوجعفر نے ابوعبیدہ کی حدیث طرح حدیث بیان کی اور اس میں انہوں نے اس کا نام ذوالخویصرہ تمیمی ذکر کیا ہے۔ ابن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے یہ حدیث ابن ابی نجیح نے بھی اپنے باپ سے اسی طرح بیان کی تھی۔

[932]...... قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، بِمِثْلِ ذَلِكَ.

※ترجمة الحدیث※ مذکورہ بالا کی مثل۔

[933]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: ((فَلَمْ يَبْقَ فِيهِمْ مِنَ الدِّينِ إِلَّا كَمَا يَبْقَى مِنْ ذَلِكَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ))

※ترجمة الحدیث※ محمد بن عمرو سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ان میں دین صرف اتنا باقی ہوگا جتنا شکار میں اس تیر کا نشان باقی رہتا ہے۔

[934]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ، قَالَ: كَانَ صَاحِبٌ لِي يُحَدِّثُنِي عَنْ شَأْنِ الْخَوَارِجِ، وَطَعْنِهِمْ عَلَى أُمَرَائِهِمْ، فَحَجَجْتُ، فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ مِنْ بَقِيَّةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ عِنْدَكَ عِلْمًا، وَأُنَاسٌ بِهَذَا الْعِرَاقِ يَطْعَنُونَ عَلَى أُمَرَائِهِمْ، وَيَشْهَدُونَ عَلَيْهِمْ بِالضَّلَالَةِ. فَقَالَ لِي: أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَلِيدٍ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ، فَجَعَلَ يَقْسِمُهَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، وَاللّٰهِ لَئِنْ أَمَرَكَ اللّٰهُ أَنْ تَعْدِلَ فَمَا أَرَاكَ أَنْ تَعْدِلَ، فَقَالَ: ((وَيْحَكَ مَنْ يَعْدِلُ عَلَيْهِ بَعْدِي؟)) فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: ((رُدُّوهُ رُوَيْدًا)). فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ فِي أُمَّتِي أَخًا لِهَذَا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، كُلَّمَا خَرَجُوا فَاقْتُلُوهُمْ))، ثَلَاثًا.

※ترجمة الحدیث※ حضرت عقبہ بن وساج فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست نے مجھے خوارج کے متعلق اور ان کے امراء پر طعن کرنے کے متعلق خبر دی۔ میں نے حج کیا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے کہا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے باقی بچے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم وفضل عطا فرمایا ہے۔ اس عراق کے کچھ

---

[932] حسن لغيره: انظر الحديث المتقدم برقم: 929.

[933] معضل: سند معضل یعنی منقطع ہے۔ تفرد به المصنف.

[934] صحيح لغيره: فضائل القرآن للفريابی: 196، مسند الشاميين للطبرانی: 2765، كشف الأستار: 1850.

لوگ اپنے امراء پر طعن کرتے ہیں اور انہیں گمراہ گردانتے ہیں۔ انہوں نے مجھے فرمایا: ان پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس سونے اور چاندی کا ایک ہار لایا گیا۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کے درمیان تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ ایک دیہاتی آدمی کھڑا ہوا، اس نے کہا: اے محمد (ﷺ) واللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو انصاف کرنے کا حکم دیا ہے لیکن آپ نے انصاف نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہو۔ میرے علاوہ کون انصاف کرے گا۔'' جب وہ شخص واپس جانے لگا آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے تھوڑی دیر واپس لے آؤ۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے اس کے کچھ بھائی ہوں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے اور وہ قرآن مجید ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہ کرے گا۔ جب بھی ان کا خروج ہو انہیں قتل کر دینا۔'' (آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی)

[935]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَسَأَلَاهُ فِي الْحَرُورِيَّةِ، فَقَالَ: أَجَلْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْحَرُورِيَّةَ، وَمَا أَدْرِي مَا الْحَرُورِيَّةُ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ - وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا - قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ، أَوْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ، ثُمَّ إِلَى نَصْلِهِ، ثُمَّ إِلَى رِصَافِهِ، فَيَنْظُرُ وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ، هَلْ عَلِقَ بِهِ شَيْءٌ مِنَ الدَّمِ أَمْ لَا؟))

ترجمة الحديث حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت عطاء بن یسار دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے حروریہ کے متعلق سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آپ حروریہ کا ذکر فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ حروریہ کیا ہیں۔ البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اس امت میں ایک جماعت نکلے گی آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ اس امت میں سے ہوں گے۔ وہ ایسی قوم ہوگی کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے۔ وہ قرآن مجید پڑھیں گے۔ لیکن قرآن مجید ان کے حلقوں یا ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔ وہ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل

[935] صحيح البخاري، كتاب استتابة المرتدين، باب قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة، رقم: 6931، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج و صفاتهم، رقم: 1064 (2455)، من طريق يحيىٰ بن سعيد عن محمد بن ابراهيم به على الصواب.

جاتا ہے کہ تیرانداز اس تیر کو دیکھتا ہے۔ پھر اس کے بھالے کو دیکھتا ہے پھر اس کے پٹھ کی طرف دیکھتا ہے اور اسے سوفار میں کچھ شک گزرتا ہے۔ کیا اس میں کچھ خون وغیرہ لگا ہے یا نہیں؟"

شرح خوارج دین سے بالکل کورے ہیں جیسے شکار سے تیر گزر جاتا ہے اور وہ تیر پھر خون، گوبر کا نشان تک نہیں ہوتا، اسی طرح اسلام کے نام لیوا ہونے کے باوجود خوارج دین کے اثرات سے بالکل خالی ہیں: اسی لیے توان کے قتل کرنے میں اجر ہے اور ذہنی فقدان کے سبب یہ بدترین مخلوق ہیں۔

[936]...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبِی، عَنْ سَعِیدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِی بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِی أُمَّتِی قَوْمًا یَقْرَءُ ونَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، فَإِذَا خَرَجُوا فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِذَا خَرَجُوا فَاقْتُلُوهُمْ))

ترجمة الحدیث حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اس امت میں ایک قوم ہوگی جو قرآن مجید پڑھیں گے۔ لیکن وہ قرآن مجید ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔ جب وہ نکلیں تو انہیں فوراً قتل کرو۔ جب ان کا خروج ہو انہیں فوراً قتل کرنا۔"

[937]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِیعٌ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، حَدَّثَنِی مُسْلِمُ بْنُ أَبِی بَكْرَةَ، عَنْ أَبِیهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَیَخْرُجُ مِنْ أُمَّتِی نَاسٌ ذَلِقَةٌ أَلْسِنَتُهُمْ بِالْقُرْآنِ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ، فَإِذَا لَقِیتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّهُ یُؤْجَرُ قَاتِلُهُمْ))

ترجمة الحدیث حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے کچھ لوگ نکلیں گے جن کی زبانیں قرآن مجید پڑھنے کے ساتھ تیز ہوں گی۔ لیکن قرآن مجید ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔ جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کر دو۔ ان کو قتل کرنے والے کو اجر وثواب ملے گا۔"

شرح خارجیوں کو خروج کے بعد قتل کرنا واجب ہے، اور ان کے قاتلین کو نہ محض اجر ملے گا بلکہ وہ بہترین قاتل ہیں اور قتل ہونے کی صورت میں بہترین مقتول قرار پائے ہیں۔

[938]...... ثنا الْحُسَیْنُ بْنُ الْبَزَّارِ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِی بَكْرَةَ، عَنْ أَبِیهِ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ سَاجِدٍ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَلَمَّا قَضَى

---

[936] صحیح لغیرہ: مسند الشامیین للطبرانی : 2699، وابن جریر الطبری کما فی فتح الباری: 295/12.

[937] صحیح: مسند أحمد : 36/5، رقم : 20382، مسند البزار : 3676، المستدرك للحاكم : 146/2، رقم : 2645.

[938] صحیح: مسند أحمد : 42/5، رقم : 20431، مسند الحارث، زوائد : 703.

الصَّلَاةَ وَرَجَعَ إِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ يَقْتُلُ هٰذَا؟)) فَقَامَ رَجُلٌ، فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، وَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَهَزَّهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، كَيْفَ أَقْتُلُ رَجُلًا سَاجِدًا يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ يَقْتُلُ هٰذَا؟)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنَا، فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، وَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ حَتَّى رَعَدَتْ يَدُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقْتُلُ رَجُلًا سَاجِدًا يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ قَتَلْتُمُوهُ لَكَانَ أَوَّلَ فِتْنَةٍ وَآخِرَهَا)).

ترجمة الحديث حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو سجدے میں پڑا تھا۔ آپ نماز کے لیے جا رہے تھے۔ جب آپ نے نماز مکمل کی اور واپسی اس کے پاس سے گزرے تو وہ ابھی سجدے میں ہی تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اسے کون قتل کرے گا؟'' ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے اپنی کلائی سے کپڑا ہٹایا اور تلوار پکڑی اور اسے حرکت دی۔ پھر اس نے کہا: اے نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں اسے کیسے قتل کروں جو سجدے میں ہے اور وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کون قتل کرے گا؟'' پھر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے اپنی کلائی سے کپڑا ہٹایا اور تلوار پکڑی حتی کہ اس کا ہاتھ کانپنے لگا، اس نے کہا اے رسول اللہ! میں ایسے شخص کو کیسے قتل کر سکتا ہوں جو لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم اسے قتل کر دیتے تو یہ پہلا اور آخری فتنہ ہوتا۔'' (یعنی یہ فتنے کی جڑ تھا۔ اگر اسے کاٹ دیا جاتا تو دوبارہ فتنہ رونما نہ ہوتا۔)

شرح فتنہ کی جڑ: رسول اللہ ﷺ نے جس شخص کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا: اگر اسے قتل کر دیا جاتا تو دوبارہ فتنہ رونما نہ ہوتا، وہ شخص ذوالخویصرہ تھا جس نے آپ کی تقسیم پر اعتراض کیا تھا۔ (فتح الباری)

[939]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: ((مَثَلُهُمْ مَثَلُ رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ))، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

ترجمة الحديث ابوالصدیق الناجی اسی روایت کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ذکر کرتے ہیں کہ

---

[939] ضعيف جداً بهذا البسيان: سعید بن بشیر راوی ضعیف ومنکر الحدیث ہے۔ المعجم الأوسط للطبراني: 4369 ومسند الشاميين له: 2711، المستدرك للحاكم: 148/2، رقم: 2651.

ان کی مثال تیر مارنے والے شخص جیسی ہے۔ پھر حدیث کو ذکر کیا۔

[940]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ)) ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ .

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں اختلاف اور تفرقہ بازی ہوگی۔'' اور اس کے بعد مذکورہ حدیث ذکر کی۔

[941]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ ، ثنا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ ، فَمَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ مِنْهُمْ))

ترجمة الحديث حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ لوگ کتاب اللہ کی طرف بلاتے ہوں گے حالانکہ ان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا جو شخص ان کے ساتھ لڑائی کرے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا۔''

شرح اختلاف کے وقت لوگ مختلف گروہوں میں مبتلا ہوں گے ان میں سے فرقہ خوارج کی علامات بتا دی گئی ہیں کہ وہ اچھائی کا درس دیں گے لیکن خود بے عمل ہوں گے، وہ کتاب اللہ کی طرف بلائیں گے جب کہ خود کتاب و سنت بالکل ناواقف اور لاعلم ہوں گے۔

[942]...... حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ ، ثنا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، ثنا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ نُبَاتَةَ ، قَالَ: خَرَجْنَا حَتَّى وَرَدْنَا الرَّبَذَةَ ، فَأَتَيْنَا بَيْتَ أَبِي ذَرٍّ ، فَسَأَلْنَا عَنْهُ ، فَاعْتَزَلْنَا ، فَقَعَدْنَا نَاحِيَةً ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ يَحْمِلُ عَظْمًا مِنْ جَزُورٍ ، أَوْ يُحْمَلُ مَعَهُ ، قَالَ: فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ، ثُمَّ مَضَى إِلَى بَيْتِهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ ، فَقَعَدَ ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْمَعْ

---

[940] **ضعيف**: قتادہ مدلس کی تصریح بالسماع نہیں ہے۔ سنن أبي داؤد ، كتاب السنة ، باب في قتال الخوارج ، رقم : 4765 ، مسند أحمد : 197/3 ، رقم : 13036 ، مسند الشاميين للطبراني : 2597 .

[941] **ضعيف جداً**: سعید بن بشیر راوی ضعیف ومنکر الحدیث اور قتادہ مدلس ہے نیز سند میں انقطاع کا احتمال ہے۔ المعجم الكبير للطبراني : 29/17 ، رقم : 49 ، ومسند الشاميين له : 2728 ، والحديث في مصنف عبد الرزاق : 18669 ، عن قتاده مرسلاً .

[942] **صحيح لغيره**: المعجم لابن الأعرابي : 108 ، تاريخ ابن جرير : 285/4 ، تاريخ دمشق لابن عساكر : 200/66 ، وسياتي برقم : 1055 ، وله شاهد عن أنس رضی اللہ عنہ في صحيح البخاري : 696 .

وَأَطِعْ لِمَنْ كَانَ عَلَيْكَ ، وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا))

توجمة الحديث حضرت سلمہ بن نباتہ فرماتے ہیں: ہم گھر سے نکلے حتی کہ ربذہ مقام پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے گھر آئے۔ ہم نے ان کے متعلق سوال کیا اور ان کے انتظار میں ایک کونے میں بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے اونٹ کی ہڈی اٹھائی ہوئی تھی۔ انہوں نے ہمیں سلام کیا۔ پھر گھر چلے گئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد آ کر بیٹھ گئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی: ''تو سن اور اطاعت کر اس کی جو تیرا حکمران ہو اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ جس کے اعضاء کٹے ہوں۔''

شرح معصیت کے سوا تمام امور میں اطاعت امیر لازم ہے، خواہ امیر ادنیٰ نسب کا ہی کیوں نہ ہو۔

[943]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ الْحِزَامِيُّ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَعَلَ يَقْبِضُ لِلنَّاسِ يَوْمَ حُنَيْنٍ مِنْ فِضَّةٍ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اعْدِلْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْحَكَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ؟ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ كُنْتُ لا أَعْدِلُ)) ، قَالَ: ((إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَخْرُجُونَ فِيكُمْ ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ)) . فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلا أَضْرِبُ عُنُقَهُ ، فَإِنَّهُ مُنَافِقٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَعَاذَ اللّٰهِ ، أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي))

توجمة الحديث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کے دن حضرت بلال کے کپڑے سے مٹھی بھر کر چاندی لوگوں میں تقسیم کر رہے تھے۔ ایک شخص نے کہا: اے نبی اللہ! انصاف کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس! بھلا کون انصاف کرے گا اگر میں ہی انصاف نہ کروں؟ اگر میں نے انصاف نہیں کیا تو پھر تو ناکام اور خسارے والا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ شخص اور اس کے ساتھی تم میں ظاہر ہوں گے۔ جو قرآن مجید پڑھیں گے۔ لیکن قرآن مجید ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔ وہ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل کر پار ہو جاتا ہے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اسے قتل نہ کر دوں۔ کیونکہ یہ منافق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی اس سے پناہ کہ لوگ باتیں کریں کہ میں اپنے

[943] صحيح مسلم ، كتاب الزكاة ، باب ذكر الخوارج ، رقم : 1063 (2449) السنن الكبرىٰ للنسائى : 8034 ، مسند أحمد : 353/3 ، رقم : 14804 ، والحديث فى صحيح البخارى : 3518 .

ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں۔''

شرح: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کے عرض کرنے کے باوجود ذوالخویصرہ اور دیگر منافقین کے قتل کا حکم نہ دیا کہ لوگوں میں یہ بات نہ پھیل جائے کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔ اس کا نقصان یہ تھا کہ اس کی وجہ سے لوگ اسلام قبول کرنے میں وحشت محسوس کریں گے اور آپ ﷺ کے ساتھی ذہنی خلفشار کا شکار ہو جائیں گے۔

[944]...... ثنا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: أَتَاهُ رَجُلٌ - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - وَهُوَ يَقْسِمُ تِبْرًا يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ. فَقَالَ: ((وَيْحَكَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ، عِنْدَ مَنْ يُلْتَمَسُ الْعَدْلُ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ قَوْمٌ مِثْلُ هَذَا، يَسْأَلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَهُمْ أَعْدَاؤُهُ، يَقْرَءُونَ كِتَابَ اللّٰهِ، مُحَلَّقَةٌ رُءُوسُهُمْ، إِذَا خَرَجُوا فَاضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ))

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور آپ حنین کے دن خام سونا تقسیم فرما رہے تھے۔ اس نے کہا: اے محمد! انصاف سے کام لیجئے؟ آپ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس! اگر میں انصاف نہیں کرتا تو کس کے پاس انصاف تلاش کیا جائے گا۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''عنقریب ایک قوم آئے گی جو اس کی طرح ہو گی۔ جو کتاب اللہ کے ساتھ سوال کریں گے۔ حالانکہ وہ کتاب اللہ کے دشمن ہوں گے۔ ان کے سر مونڈے ہوئے ہوں گے۔ جب ان کا ظہور ہو تو تم ان کی گردنوں کو اڑا دو۔''

[945]...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا مُعْتَمِرٌ، ثنا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: ذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَخْرُجُ فِيكُمْ، أَوْ يَكُونُ فِيكُمْ، قَوْمٌ يَتَعَبَّدُونَ وَيَتَدَيَّنُونَ، حَتَّى يُعْجِبُوكُمْ وَتُعْجِبُهُمْ أَنْفُسُهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ))

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ذکر کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''تم میں ایک قوم نکلے گی۔ جو بظاہر بڑی عبادت کرتے ہوں گے اور دین کے مطابق چلتے ہوں گے۔ حتی کہ تمہیں بڑے عمدہ لگیں گے خود وہ بھی بڑا گھمنڈ کرتے ہوں گے اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل کر پار ہو جاتا ہے۔

---

[944] حسن: المستدرك للحاكم: 145/2، رقم: 2644، المعجم الكبير للطبراني: 14249.

[945] صحيح: یہ مرسل صحابی ہے اور وہ حجت ہوتی ہے۔ مسند أحمد: 189/3، رقم: 12972، مسند أبي يعلى: 4066، والحديث في سنن ابن ماجه: 175.

شرح مصباح اللغات میں ہے: اَلرَّمِیَّۃُ :...... شکار جس پر تیر پھینکا جائے جس کی جمع رَمَایَا آتی ہے۔
اسی طرح لغات الحدیث میں ہے: اَلرَّمِیَّۃ:...... وہ جانور جس کو تیر مار کر شکار کریں (مطلب یہ ہے کہ دین کا اثر ان میں ذرا بھی نہ ہوگا جیسے تیر جو زور سے مارا جائے تو جانور کے جسم سے پار نکل جاتا ہے۔ اس تیر کے ساتھ کوئی چیز نہیں لگی ہوتی اور حدیث میں ہے: ((یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ)) کہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے۔ (لغات الحدیث "و" ص۱۳۸)

[۱۷۷]...... بَابٌ فِی الْإِرْجَاءِ، وَالْمُرْجِئَۃِ، وَالْإِیمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ، یَزِیدُ وَیَنْقُصُ

باب: مرجیہ اور ارجاء کا ذکر نیز ایمان قول وعمل کا مجموعہ ہے اور اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے

مرجیہ: یہ ارجاء (افعال) سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کا معنی موخر کرنا ہے اور یہ مسلمانوں کا ایک گمراہ فرقہ ہے۔ جو فرماتے ہیں ایمان کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں کرتا۔ جیسے کفر کے ساتھ کوئی نیکی فائدہ نہیں دیتی۔

ان کو مرجیہ اس عقیدے کی وجہ سے کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو گناہوں کے باوجود عذاب سے ڈھیل دے رکھی ہے اور عذاب ان سے موخر کر دیا ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ان سے مراد جبر یہ ہیں جو فرماتے ہیں کہ انسان لکڑی اور پتھر کی طرح بالکل مجبور ہے اور بندے کی طرف فعل کی اضافت ایسے ہی ہے جیسے جمادات کی طرف فعل کی نسبت کر دی جاتی ہے اور یہ نام اس وجہ سے ان کا رکھا گیا ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم اور نہی کو خاطر میں نہیں لاتے اور گناہ کا ارتکاب کیے جاتے ہیں۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو فرماتے ہیں کہ ایمان صرف قول اور تصدیق کا نام ہے اور اس میں عمل کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ گویا یہ لوگ عمل کو قول اور تصدیق سے موخر کرتے ہیں۔

ارجاء کے دو معنے ہیں (۱) تاخیر جیسا کہ عرب فرماتے ہیں اَرْجِہٗ یعنی اسے مہلت دے اور اسے موخر کر دے (۲) رجا اور امید۔ پہلے معنی کے لحاظ سے اس جماعت کا نام "مرجیہ" بالکل صحیح ہے کہ وہ عمل کو نیت اور ارادے سے موخر کرتے ہیں۔ البتہ دوسرے معنی کے لحاظ سے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ فرماتے ہیں ایمان کے ساتھ کوئی معصیت نقصان نہیں دیتی جیسے کفر کے ساتھ کوئی نیکی مفید نہیں ہوتی۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ مرجیہ کا عقیدہ ہے کہ کبیرہ کے مرتکب انسان کے معاملے کو قیامت کے دن کے لیے موخر کر دینا اور دنیا میں رہتے ہوئے ان کے جنتی یا جہنمی ہونے کا فیصلہ نہ دینا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ مرجیہ کی چار قسمیں ہیں: (۱) مرجیہ خوارج (۲) مرجیہ قدریہ (۳) مرجیہ جبریہ (۴) مرجیہ خالصہ۔ (مرعاۃ ۱/۱۱۶)

علامہ وحید الزمان فرماتے ہیں: ''میں کہتا ہوں کہ مرجیہ میں بعض نے ان حنفیوں کو بھی داخل کیا ہے جو اعمال خیر کو جزو ایمان نہیں سمجھتے اور صحیح یہ ہے کہ مرجیہ، قدریہ، جہمیہ، رافضیہ اور معتزلہ یہ سب اہل قبلہ ہیں اور ہم انہیں کافر نہیں فرماتے ہیں۔ اس لیے کہ ان کی نیت عمداً کفر کی نہیں ہے۔ بلکہ انہوں نے اپنی رائے میں غلطی کی البتہ ان کو اہل بدعت کہیں گے۔ (لغات الحدیث پارہ ''ر'' ص٤٨)

علامہ مبارکپوری رحمہ اللہ ابن حجر مکی کا یہ قول نقل کرتے ہیں: درست بات یہ ہے کہ اکثر علمائے سلف اور خلف فرماتے ہیں کہ ہم اہل بدعت کو اس وقت تک کافر نہیں کہ سکتے جب تک وہ کفر صریح کا ارتکاب نہ کریں۔ اسی وجہ سے علماء کرام ان گمراہ فرقوں کے ساتھ مسلمانوں والا معاملہ کرتے رہے ہیں، یعنی ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا، ان کے فوت شدگان پر نماز جنازہ پڑھنا اور انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔ کیونکہ انہوں نے اپنی بساط بھر وسعت تحقیق کرنے میں صرف کی۔ جس میں انہیں ٹھوکر کھانا پڑی۔ لیکن اس کی کوتاہی کی وجہ سے انہیں کافر نہیں کہا جائے گا۔

اور اسی وجہ سے علامہ موصوف فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں اس باب کی احادیث بعض صحیح اور بعض حسن ہیں جب کہ بعض اس طرح کی ضعیف ہیں جو ساقط نہیں ہیں۔ یہ سبھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ تقدیر پر بغیر کسی بحث کے ایمان لانا ضروریات دین میں سے ہے اور اسلام کا اہم رکن ہے۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ تقدیر کا انکار اور اس کی تکذیب ایسی بدعات میں سے ہے جو انسان کو کفر تک پہنچا سکتی ہے۔ (مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوہ :١/ ١١٧)

[946]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ نِزَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لا تَنَالُهُمَا شَفَاعَتِي: الْمُرْجِئَةُ، وَالْقَدَرِيَّةُ .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی دو جماعتیں ایسی ہیں کہ انہیں میری شفاعت نہ پہنچے گی جن میں سے ایک مرجیہ اور دوسری قدریہ ہے۔''

[947]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ نِزَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ، أَوْ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ: الْقَدَرِيَّةُ، وَالْمُرْجِئَةُ .

---

[946] ضعيف: نزار بن حیان راوی ضعیف ہے۔ مسند عبد بن حمید : 579، تهذيب الآثار لابن جرير، مسند ابن عباس : 970 وتقدم 235.

[947] ضعيف: نزار بن حیان راوی ضعیف ہے۔ سنن الترمذی، کتاب القدر، باب ما جاء فی القدرية، رقم : 2149 وقال : حسن غريب وتقدم برقم : 334.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کی دو جماعتوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ یا فرمایا آخرت میں انہیں کچھ نہ ملے گا: قدریہ اور مرجیہ۔''

[948]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، ثنا نِزَارُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ: أَهْلُ الْإِرْجَاءِ، وَأَهْلُ الْقَدَرِ .

ترجمة الحديث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کی دو قسم کی جماعتوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں اہل الارجاء اور اہل القدر۔''

[949]...... ثنا هَارُونُ بْنُ مُوسَى الْفَرْوِيُّ، ثنا أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لا يَرِدَانِ عَلَيَّ الْحَوْضَ: الْقَدَرِيَّةُ، وَالْمُرْجِئَةُ .

ترجمة الحديث حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کی دو قسم کی جماعتیں میرے پاس حوض کوثر پر نہیں آئیں گی قدریہ اور مرجیہ۔''

شرح طبرانی اوسط میں اضافہ ہے ''میری امت کے دو فرقے قدریہ اور مرجیہ نہ میرے پاس حوض پر حاضر ہوں گے اور نہ جنت میں داخل ہوں گے۔'' (طبرانی اوسط :٤٢٠٤ اسناد صحیح) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اَلْقَدَرِيَّةُ وَالْمُرْجِئَةُ مُجُوسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ ، فَإِنْ مَرِضُوْا فَلَاتَعُوْدُوهُمْ وَإِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ .
''قدریہ اور مرجیہ اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ فوت ہو جائیں تو ان کے جنازہ میں شامل نہ ہو۔ (طبرانی اوسط :٤٢٠٥ اسناد صحیح)

---

[948] ضعیف: نزار بن حیان راوی ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجه ، المقدمة ، باب في الإيمان ، رقم : 73، وتقدم برقم : 344 .

[949] ضعیف: سلیمان بن جعفر مجہول اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ضعیف ہے۔ شرح أصول الإعتقاد للالكائي : 1157، تهذيب الآثار لابن جرير ، مسند ابن عباس : 913، مسند إسحاق كما في المطلب العالية : 2978 .

[950]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ يُوسُفَ، ثنا سَعِيدٌ الْحِمْصِيُّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ هَارُونَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((هَلَاكُ أُمَّتِي فِي الْعَصَبِيَّةِ، وَالْقَدَرِيَّةِ، وَالرِّوَايَةِ مِنْ غَيْرِ ثَبْتٍ))

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کی ہلاکت عصبیت، قدریہ اور بغیر تحقیق کے روایت کرنے میں ہے۔''

[951]...... ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا سَلَامُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اثْنَتَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ سَهْمٌ: الْقَدَرِيَّةُ، وَالْمُرْجِئَةُ .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی دو جماعتوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے: قدریہ اور مرجیہ۔''

[952]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُصَفَّى، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا قَطُّ إِلَّا جَعَلَ فِي أُمَّتِهِ قَدَرِيَّةً وَمُرْجِئَةً، وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَعَنَ عَلَى لِسَانِ سَبْعِينَ نَبِيًّا الْقَدَرِيَّةَ وَالْمُرْجِئَةَ))

ترجمة الحديث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس کسی نبی کو مبعوث فرمایا ہے اس کی امت میں سے قدریہ اور مرجیہ ضرور ہوئے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے ستر نبیوں کی زبانوں پر قدریہ اور مرجیہ پر لعنت کی ہے۔''

[953]...... قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ: سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ بْنَ وَاضِحٍ، سَنَةَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ، يَقُولُ: أَتَيْتُ يُوسُفَ بْنَ أَسْبَاطٍ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، إِنَّكَ بَقِيَّةٌ مِمَّنْ مَضَى مِنَ

---

[950] **ضعيف جداً**: ہارون بن ہارون راوی سخت ضعیف ہے۔ المعجم الكبير للطبرانی : 11142، القدر للفريابی : 388 وتقدم برقم : 326 .

[951] **ضعيف**: سلام بن أبی عمرة راوی ضعیف ہے۔ سنن الترمذی، كتاب القدر، باب ما جاء فی القدرية، رقم : 2149 ب، وتقدم برقم : 45 .

[952] **ضعيف**: بقیہ بن ولید مدلس ہے اور یزید بن حصین راوی مجہول ہے۔ المعجم الكبير للطبرانی : 117/20، رقم 232 ومسند الشاميين له : 400 وتقدم : 325 .

الْعُلَمَاءِ، وَأَنْتَ حُجَّةٌ عَلَى مَنْ لَقِيتَ، وَأَنْتَ إِمَامُ سُنَّةٍ، وَلَمْ آتِكَ أَسْمَعُ مِنْكَ الْأَحَادِيثَ، وَلَكِنْ أَتَيْتُكَ أَسْأَلُكَ عَنْ تَفْسِيرِهَا، وَقَدْ جَاءَ هَذَا الْحَدِيثُ: ((إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً)) ، فَمَا هَذِهِ الْفِرَقُ حَتَّى نَجْتَنِبَهُمْ؟ فَقَالَ: أَصْلُهَا أَرْبَعَةٌ: الْقَدَرِيَّةُ، وَالْمُرْجِئَةُ، وَالشِّيعَةُ، وَالْخَوَارِجُ، فَثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنْهَا فِي الشِّيعَةِ

ترجمة الحديث: مصنف امام ابوبکر بن ابی عاصم فرماتے ہیں میں نے میتب بن واضح سے ۲۲۹ھ میں سنا وہ فرماتے تھے کہ میں یوسف بن اسباط کے پاس آیا اور میں نے کہا: اے ابومحمد! آپ گذشتہ علماء کی باقی نشانی ہیں اور جتنے لوگوں سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ ان پر آپ حجت ہیں۔ اسی طرح آپ امام السنۃ بھی ہیں۔ میں آپ کے پاس کسی حدیث کو سننے کے لیے نہیں آیا۔ میں صرف ایک حدیث کی تفسیر پوچھنا چاہتا ہوں۔ وہ حدیث یہ ہے: ((اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِفْتَرَقَتْ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً وَاِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَی اثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةٍ.)) ''بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئی اور میری امت بہتر فرقوں پر منقسم ہوگی۔'' یہ کون سے فرقے ہیں؟ تاکہ ہم ان سے اجتناب کر سکیں؟ انہوں نے فرمایا: ان کے بنیادی چار فرقے ہیں: (۱) قدریہ (۲) مرجیہ (۳) شیعہ (۴) خوارج، ان میں سے اکیلے شیعوں کے اٹھارہ فرقے ہیں۔

شرح: بعض نے ان بہتر فرقوں کے آٹھ اصولی فرقے شمار کیے ہیں: (۱) معتزلہ، ان کے بیس فرقے ہیں (۲) شیعہ، ان کے آگے بائیس فرقے ہیں (۳) خوارج، ان کے آگے بیس فرقے ہیں (۴) مرجیہ، ان کے آگے پانچ فرقے ہیں (۵) نجاریہ، ان کے تین فرقے ہیں (۶) جبریہ کا صرف ایک فرقہ ہے۔ (۷) مشبھہ، ان بھی صرف ایک فرقہ ہے (۸) فرقہ ناجیہ۔ اس طرح کل گمراہ فرقے بہتر اور ناجی جماعت تہترویں ہوگی۔ (مرعاة ۱/ ۱۶۳)

[۱۷۸]...... بَابٌ

باب: ایمان میں کمی بیشی

عموماً زبان سے کلمہ توحید کے اقرار کرنے کو اسلام کہا جاتا ہے اور ایمان تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے:

''زبان سے اقرار کرنا دل سے تصدیق کرنا اور اعضاء کے ساتھ عمل کرنا، اس لیے اعراب نے جب کہا ہم ایمان لائے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم کہو ہم اسلام لائے ابھی تک ایمان تمہارے دلوں تک پہنچا نہیں ہے۔''

(الحجرات)

---

[953] **ضعيف:** میتب بن واضح راوی ضعیف ہے۔ الابانة لابن بطة : 277، الشريعة للآجرى : 20.

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام بسیط اور ایمان مرکب ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے، ایمان صرف تصدیق کو کہتے ہیں۔ اس لیے وہ اس چیز کے قائل ہوئے کہ ایمان میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ حتیٰ کہ ان کے نزدیک حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ایمان عام مسلمان کے برابر ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان کسی عام مسلمان کے برابر ہے۔ حالانکہ کتاب وسنت کی صریح نصوص اس کی نفی کرتی ہیں اور متعدد جگہ اس کی صراحت ملتی ہے کہ ایمان میں کمی وبیشی ہوتی رہتی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿لِيَزْدَادُوٓا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ﴾ (الفتح: ٤) اور ﴿زِدْنٰهُمْ هُدًى﴾ (الكهف: ١٣) اور ﴿يَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى﴾ (مريم: ٧٦) اور ﴿وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى﴾ (محمد: ١٧) اور ﴿يَزْدَادَ الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِيمَانًا﴾ (المدثر: ٣١) اور ﴿أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ﴾ (التوبه: ١٢٤) اور ﴿فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا﴾ (اٰل عمران: ١٧٣) اور ﴿وَمَا زَادَهُمْ إِلَّآ إِيمَانًا وَّتَسْلِيمًا﴾ (الاحزاب: ٢٢) اسی طرح احادیث میں بھی اس کی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان کے ستر سے زیادہ شعبے ہیں افضل ترین ایمان لا الہ الا اللہ ہے اور ادنی ایمان تکلیف دہ چیز کو راستے سے دور کرنا ہے اور حیاء بھی ایمان کا شعبہ ہے۔'' اسی طرح دیگر متعدد احادیث میں بھی اس کی وضاحت ملتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اور یہی صحیح ہے۔

[954]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ، فَارْتَفَعُوا إِلَيْهِ فِي يَهُودِيٍّ مَاتَ وَتَرَكَ أَخَاهُ مُسْلِمًا، فَقَالَ مُعَاذٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْإِسْلَامُ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ)) فَوَرَّثَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت ابو الاسود الدیلی فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن میں تھے۔ ان کے پاس ایک مسئلہ پیش کیا گیا کہ یہودی فوت ہو گیا ہے اور اس کا بھائی مسلمان وارث ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام زیادہ ہوتا ہے کم نہیں ہوتا اور انہوں نے اس کو وارث بنا دیا۔

شرح: موانع وراثت: تین چیزیں انسان کو وراثت سے محروم کر دیتی ہیں: (ا) غلامی (۲) قتل (۳) دین کا مختلف ہونا اس لحاظ سے مذکورہ شخص اپنے بھائی یہودی کا وارث نہیں بن سکتا۔

---

[954] ضعيف: ابواسود نے یہ روایت ایک مجہول شخص سے سنی ہے۔ سنن أبي داؤد، كتاب الفرائض، باب هل يرث المسلم الكافر، رقم: 2912، مسند أحمد: 230/5، رقم: 22005، مصنف ابن أبي شيبة: 284/6، رقم: 31450.

[955]...... ثنا يعقوبُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، وَأَكْثِرْنَ الِاسْتِغْفَارَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ)). قُلْنَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ؟ قَالَ: ((أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ، فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، فَهَذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ. وَيَمْكُثْنَ اللَّيَالِيَ وَلَا يُصَلِّينَ، وَيُفْطِرْنَ فِي رَمَضَانَ، فَهَذَا نُقْصَانُ الدِّينِ))

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عورتو! تم صدقہ کیا کرو اور کثرت کے ساتھ استغفار کیا کرو۔ میں نے تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو عقل میں کمی اور دین میں کمی کے باوجود اچھے بھلے سمجھ دار آدمی کی عقل کو لے جانے والی ہو۔“ عورتوں نے پوچھا: دین اور عقل میں کس طرح کمی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عقل کی کمی تو اس طرح کہ ایک مرد کے مقابلے میں دو عورتوں کی گواہی رکھی گئی ہے، اور دین میں کمی اس طرح کہ کئی راتیں عورت نماز نہیں پڑھتی اور رمضان میں بھی روزے چھوڑتی ہے۔“

شرح: نماز، روزے نہ کرنے سے دین میں کمی ہے اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ایام مخصوصہ میں عورت نماز نہیں پڑھتی اور نہ ان دنوں رمضان کے روزے رکھ سکتی ہے۔ روزوں کی قضائی تو بعد میں دے گی لیکن نماز کی قضائی نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے دین میں کمی آ جاتی ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ ایمان میں کمی، بیشی ہو سکتی ہے۔

[956]...... ثنا يعقوبُ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذَوِي الْأَلْبَابِ وَذَوِي الرَّأْيِ مِنْكُنَّ)). قَالَتِ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا نُقْصَانُ عُقُولِنَا وَدِينِنَا؟ قَالَ: ((شَهَادَةُ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَنُقْصَانُ إِحْدَاكُنَّ الْحَيْضُ، تَمْكُثُ الثَّلَاثَ وَالْأَرْبَعَ وَلَا تُصَلِّي))

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو عقل اور دین میں ناقص ہونے کے باوجود اچھے بھلے عقلمند اور رائے والے آدمی کی عقل کو لے جانے والی ہو۔“ ایک عورت نے عرض کیا: اے رسول اللہ! ﷺ ہماری عقل اور دین میں کمی کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[955] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان نقصان الإيمان، رقم: 79 (241)، سنن أبي داؤد: 4679، سنن ابن ماجه: 4003.

[956] **صحيح:** سنن الترمذي، كتاب الإيمان، باب ما جاء في استكمال الإيمان وزيادته، وقال: حسن صحيح، رقم: 2613، صحيح ابن خزيمة: 1000، شرح مشكل الآثار للطحاوي: 2728.

''ایک مرد کے برابر دو عورتوں کی گواہی رکھی گئی ہے اور عورت حیض کی حالت میں تین یا چار دن تک نماز نہیں پڑھتی۔''

شرح: یہ حدیث بھی ایمان کی کمی بیشی پر دال ہے کہ عورتوں کا ایمان مردوں کی نسبت کم ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جس کی عبادت زیادہ ہو اس کا ایمان اور دین بھی زیادہ ہوتا ہے اور جس کی عبادت کم ہو اس کا ایمان اور دین بھی ناقص ہوتا ہے۔ (مرعاة المفاتيح : ١/ ٨٢)

[957]...... حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمُرَ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ، فَجَلَسَ إِلَيْهِ فَقَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ)). قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ زَنَى وَسَرَقَ، وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ)) قَالَ: فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ وَهُوَ يَقُولُ: نَعَمْ، وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ. قَالَ: فَكَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ.

ترجمة الحديث: حضرت ابو الاسود فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے سفید کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے۔ آپ سو رہے تھے۔ میں دوبارہ آیا تو آپ ﷺ ابھی سوئے ہوئے تھے (میں چلا گیا) پھر واپس آیا تب آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور آپ نے فرمایا: ''جو شخص بھی لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور پھر اسی پر فوت ہو جاتا ہے۔ وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔'' میں نے کہا: اگر چہ وہ زنا اور چوری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ وہ زنا کرے اور چوری کرے۔'' میں نے پھر پوچھا اگر چہ وہ زنا اور چوری کرے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر چہ وہ زنا کرے اور چوری کرے اور اگر چہ ابو ذر کا ناک خاک آلود ہو جائے۔'' حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اپنی چادر گھسیٹے ہوئے وہاں سے نکلے اور کہہ رہے تھے: ہاں اگر چہ ابو ذر کا ناک خاک آلود ہو جائے۔ حضرت ابو الاسود فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو ساتھ یہ ضرور فرماتے: اگر چہ ابو ذر کا ناک خاک آلود ہو۔

شرح: چوری اور زنا کبیرہ گناہ ہیں جس سے ایمان میں نقص واقع ہوتا ہے۔ لیکن کبیرہ گناہوں کا مرتکب موحد بالآخر گناہوں کی سزا بھگت کر جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ لا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کا اقرار کرنے والا شخص گناہوں کے ارتکاب کے باوجود مخلد فی النار نہیں ہے۔

---

[957] صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب الثياب البيض، رقم: 5827، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الدليل على من مات لا يشرك بالله شيئاً، رقم: 94 (273).

[958]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ))، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے مذکورہ روایت ذکر کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ وہ زنا کرے یا چوری کرے۔''

[959]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، ثنا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ وہ شخص زنا کرے اور چوری کرے (تب بھی جنت میں داخل ہو جائے گا۔)''

[۱۷۹]...... بَابٌ فِي الْوَعْدِ وَالْوَعِيدِ، وَإِنَّ لِلَّهِ فِيهِ خِيَارًا وَمَشِيئَةً

باب: وعدہ اور وعید کا بیان اور اس میں اللہ تعالیٰ کے اختیار اور مشیت کا بیان

[960]...... ثنا هُدْبَةُ، ثنا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ الْقُطَعِيُّ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَعَدَهُ اللّٰهُ عَلَى عَمَلٍ ثَوَابًا فَهُوَ مُنْجِزُهُ لَهُ، وَمَنْ وَعَدَهُ عَلَى عَمَلٍ عِقَابًا فَهُوَ فِيهِ بِالْخِيَارِ))

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی سے اللہ تعالیٰ نے کسی عمل کے ثواب کا وعدہ کیا۔ وہ اسے ضرور پورا کرے گا اور جس کسی سے اللہ تعالیٰ نے عذاب کا وعدہ کیا اس میں اس کو اختیار ہے۔''

[961]...... حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْفُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ،

---

[958] صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب من أجاب بلبيك وسعديك، رقم: 6268، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الترغيب فى الصدقة، رقم: 94/32 (2304)، السنن الكبرىٰ للنسائى: 10892.

[959] صحيح البخارى، كتاب الجنائز، باب ما جاء فى الجنائز، رقم: 1237، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الدليل على من مات لا يشرك باللّٰه شيئاً، رقم: 94 (272).

[960] ضعيف: سہیل بن ابی حزم راوی ضعیف ہے۔ مسند أبى يعلى: 3316، شرح مشكل الآثار للطحاوى: 4062، المعجم الأوسط للطبرانى: 8516.

[961] صحيح: مسند أحمد: 313/5، رقم: 22668، تعظيم قدر الصلاة للمروزى: 661، صحيح ابن حبان: 4405.

عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْنَا كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: ((إِنْ أَصَابَ أَحَدٌ مِنْكُمْ حَدًّا تَعَجَّلَتْ لَهُ عُقُوبَةٌ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أُخِّرَ عَنْهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ رَحِمَهُ)) . وَرَوَاهُ أَيْضًا يَحْيَى، عَنْ عُبَادَةَ، وَقَالَ: ((إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ)) .

ترجمة الحديث حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بھی عورتوں کی طرح عہد لیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص ایسا گناہ کرے جس کی وجہ سے اس پر حد واجب ہوتی تھی اور وہ سزا اسے مل چکی ہے۔ تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہوگی اور جس کسی سے سزا مؤخر کر دی گئی۔ اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ اگر چاہے تو اس کو عذاب دے اور اگر چاہے اس پر رحم فرمائے۔'' اس روایت کو یحییٰ راوی نے بھی حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں اگر اسے چاہے عذاب دے اور اگر چاہے اس کو معاف کر دے۔

[962]...... وَرَوَاهُ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ عُبَادَةَ ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ .

ترجمة الحديث یہی روایت ابوادریس خولانی نے حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔

[963]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ عُبَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ .

ترجمة الحديث مذکورہ کی طرح۔

[964]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ عُبَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[965]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَوُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ .

---

[962] انظر صحيح البخاري : 18، صحيح مسلم : 1709 (4461) .

[963] صحيح مسلم : 1709/43 (4463)، مسند أحمد : 320/5، رقم : 22732 .

[964] **صحيح**: سنن سعيد بن منصور : 2209 .

[965] **صحيح**: مسند الطيالسي : 580، الإيمان لابن منده : 489، 490 .

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[966]...... ثنا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ عُبَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

شرح: اللہ تعالیٰ شرک ہرگز معاف نہیں کریں گے۔ شرک کے علاوہ جتنے گناہ ہیں اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے کہ وہ چاہے تو ان گناہوں کو معاف کر دے اور اگر چاہے تو ان پر گناہ گار کو سزا دے۔ شرکیہ اور کفریہ اعتقادات کے سوا گناہوں کے مرتکب دائمی جہنمی نہیں ہیں۔ اگر اللہ معاف کر دے تو اس کی مہربانی ہے ورنہ وہ گناہوں کی سزا بھگت کر جنت میں داخل ہوں گے۔

[967]...... ثنا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ، ثنا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعَيْمٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَادَةَ، قَالَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ، مَنْ جَاءَ بِهِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ، كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ لَمْ يَكُنْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ رَحِمَهُ))

ترجمة الحديث: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کی ہیں جو شخص قیامت کے دن ان نمازوں کو لائے گا اور اس نے ان میں سے کسی کے حق کو حقیر جانتے ہوئے ضائع نہ کیا ہوگا۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں ضرور داخل کریں گے اور جو شخص ان نمازوں کو نہ لے کر آئے گا۔ (یعنی انہیں ضائع کرتا ہوگا) اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عہد نہیں وہ اگر چاہے اس کو معاف کر دے اور اگر چاہے اس پر رحم فرمائے۔''

[968]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ عِنْدَ

[966] صحيح أبى عوانة: 6348، السنة لأبى بكر بن الخلال، رقم: 42.

[967] حسن: سنن أبى داؤد، كتاب الوتر، باب فيمن لم يوتر، حديث: 1720، سنن النسائى: 462، سنن ابن ماجه: 1401، تعظيم قدر الصلاة للمروزى: 1033.

[968] حسن: اسماعیل کے سماع کی صراحت بزار کے ہاں ہے۔ مسند أحمد: 325/5، رقم: 22768، مسند البزار: 2704، مسند الشاميين للطبرانى: 1611.

كَنِيسَةِ مُعَاوِيَةَ ، فَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ لا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ ، وَآتَى الزَّكَاةَ ، وَسَمِعَ وَأَطَاعَ ، فَإِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ ، وَإِنَّ لَهَا ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ ، وَمَنْ عَبَدَ اللّٰهَ لا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، وَآتَى الزَّكَاةَ ، وَسَمِعَ وَعَصَى ، فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى الْخِيَارِ: إِنْ شَاءَ رَحِمَهُ ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ .

ترجمة الحديث حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں میں ''کنیسہ معاویہ'' کے مقام پر کھڑے ہوئے اور یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور اس کے ساتھ شرک نہ کرتا ہوگا اور اس نے نماز قائم کی، زکوۃ ادا کی، سنا اور اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ وہ جس دروازے سے مرضی داخل ہو اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، زکوٰۃ ادا کی، سنا اور نافرمانی کی، اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے (اگر اللہ تعالیٰ چاہیں اس پر رحم فرمائیں اور اگر چاہیں اس کو عذاب دیں)''

[969]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، ثنا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ [المدثر: 56] : قَالَ رَبُّكُمْ: أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقَى ، فَلا يُشْرَكُ بِي غَيْرِي ، وَأَنَا أَهْلٌ لِمَنِ اتَّقَى ، أَنْ لا يُشْرِكَ بِي غَيْرِي ، أَنْ أَغْفِرَ لَهُ .

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت ﴿هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ (المدثر: ٥٦) (وہ تقویٰ کا اہل اور مغفرت والا ہے) کے متعلق فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اس کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا جائے اور میں اس قابل ہوں کہ اس شخص کو معاف کر دوں جو مجھ سے ڈرتا ہے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا۔''

[970]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمٍ الْأَشْجَعِيِّ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعٌ: لا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا ، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ، وَلَا تَسْرِقُوا ، وَلَا تَزْنُوا .

---

[969] ضعيف: سہیل بن ابی حزم راوی ضعیف ہے۔ سنن الترمذی ، كتاب تفسير القرآن ، باب ومن سورة المدثر ، رقم : 3328، السنن الكبرىٰ للنسائي : 11566 ، سنن ابن ماجه : 7299 .

[970] صحيح: تفرد به المصنف .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت سلمہ بن نعیم الاشجعی صحابی رسول سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ صرف چار باتیں ہیں (۱) تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو مت شریک بناؤ۔ (۲) ناحق کسی جان کو مت قتل کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ (۳) چوری نہ کرو (۴) زنا نہ کرو۔''

[971]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) . قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت سلمہ بن نعیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو صحابی رسول ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' میں نے عرض کیا: اگر چہ وہ زنا کرتا ہو اور چوری کرتا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ وہ زنا کرتا ہو اور چوری کرتا ہو۔''

شرح مشرک اور کبیرہ گناہوں سے پاک شخص جنت میں داخل ہوگا۔

[972]...... حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَرَأْنَا هَذِهِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَنَتَيْنِ ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلَهًا آخَرَ، وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ [الفرقان: 68] ثُمَّ نَزَلَتْ ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ﴾ [مريم: 60] فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَرِحَ بِشَيْءٍ قَطُّ فَرَحَهُ بِهَا، وَفَرَحَهُ بِـ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ [الفتح: 1] .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم دو سال تک رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت پڑھتے رہے: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ (الفرقان: ٦٨) ''جو اللہ کے ساتھ کسی کو معبود (نہیں پکارتے اور ناحق کسی جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ نے حرام کیا ہے۔) پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ﴾ (الفرقان: ٧٠) ''مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا۔'' میں نے دیکھا اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ انتہائی زیادہ خوش ہوئے اور اسی طرح ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ (الفتح:

---

[971] صحيح: مسند أحمد: 260/4، رقم: 18284، المعجم الكبير للطبراني: 6347، مصنف ابن أبي شيبة: 526 وليس عندهم هلال بن يساف، والله اعلم.

[972] ضعيف: علی بن زید بن جدعان اور یوسف بن مہران راوی ضعیف ہیں۔ المعجم الكبير للطبراني: 12935، والمعجم الأوسط له: 5579، معجم ابن الاعرابي: 2394.

۱/٤٨) ''اے محمد ﷺ! ہم نے تم کو صریح فتح دی'' کے ساتھ خوش ہوئے تھے۔

شرح قاتل کے لیے توبہ؟: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کے لیے کوئی توبہ نہیں ہے۔ لیکن اہل علم نے ان کی اس بات کو قبول نہیں کیا۔ خصوصاً ان کے شاگرد حضرت مجاہد بھی اس طرف گئے ہیں کہ اس کے لیے توبہ ہے اور یہی بات بلاشبہ صحیح ہے۔ کیونکہ سورۃ فرقان والی آیت اور ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ (النساء: ۹۳) کے درمیان کوئی تعارض نہیں ہے۔ کیونکہ یہ اگرچہ مدنی ہے۔ لیکن مطلق ہے اور اس سے مراد وہ شخص ہوگا جس نے توبہ نہ کی ہوگی۔ کیونکہ سورۃ فرقان والی آیت میں توبہ کرنے کے ساتھ اس کو مقید کیا گیا ہے۔ خصوصاً جب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان آچکا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (النساء: ٤٨)

''اللہ تعالیٰ نے شرک کو معاف نہیں کرنا اس کے سوا گناہ جس کو چاہے معاف کر دے گا۔'' (ابن کثیر)

[973]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ السَّامِيُّ، ثنا ابْنُ زِيَادٍ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نُوجِبُ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ النَّارَ، حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ [النساء: 48]، فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُوجِبَ لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الدِّينِ النَّارَ.

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم کبائر کے مرتکب لوگوں پر جہنم کو واجب سمجھتے تھے حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (النساء: ٤٨) اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اہل دین میں سے کسی کے لیے جہنم واجب ہونے کا کہنے سے منع فرمادیا۔

[974]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى، ثنا سَيْفُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مِثْلِ مَا تَبَايَعَتْ عَلَيْهِ النِّسَاءُ: فَمَنْ مَاتَ مِنَّا وَلَمْ يَأْتِ مِنْهُنَّ شَيْئًا ضَمِنَ لَهُ، وَمَنْ مَاتَ مِنَّا وَأَتَى مِنْهُنَّ شَيْئًا فَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ مَاتَ وَأَتَى شَيْئًا مِنْهُنَّ فَسَتَرَهُ عَلَيْهِ فَعَلَى اللَّهِ حِسَابُهُ.

ترجمة الحديث: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے ان چیزوں پر

---

[973] حسن: کلیب سے روایت کرنے والا ابو رجاء کلبی ہے اور وہ صدوق حسن الحدیث ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 13848، وانظر ما تقدم برقم: 830.

[974] ضعيف جداً: سیف بن ہارون راوی ضعیف و متروک ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 2260، مشيخة يعقوب بن سفيان: 172، المحلى لابن حزم: 14/12.

بیعت کی جن پر عورتوں نے بیعت کی کہ ہم میں سے جو فوت ہوا اور اس نے ان میں سے کسی چیز کو نہ کیا تو یہ چیزیں اس کی ضامن ہوں گیں اور جو شخص ہم میں سے فوت ہوا اور اس نے ان میں سے کوئی گناہ کر لیا اور اس پر حد قائم کر دی گئی تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی اور جو شخص اس حالت میں فوت ہوا کہ اس نے ان کاموں میں سے بعض کام کیے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالے رکھا۔ اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔

[975]...... ثنا الْحَوْطِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، وشُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ، وَخَرَجَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، وَهُوَ يَقُولُ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ [الرحمن: 46]، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ))

ترجمة الحديث حضرت عمرو بن الاسود اپنے گھر سے نکلے اوپر سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے اور وہ کہہ رہے تھے ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ﴾ (الرحمٰن: ٤٦) ''اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا تو اس کو دو باغ ملیں گے۔'' اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ وہ زنا کرے اور چوری کرے۔''

[976]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْبَزَّازِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا الْجَعْدُ بْنُ دِينَارٍ أَبُو عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَيْسٍ الْيَشْكُرِيُّ الْأَعْوَرُ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ: هَلْ كُنْتُمْ تَرَوْنَ الذُّنُوبَ شِرْكًا؟ فَقَالَ: مَعَاذَ اللَّهِ، مَا كُنَّا نَزْعُمُ أَنَّ فِي الْمُصَلِّينَ مُشْرِكًا.

ترجمة الحديث حضرت سلیمان بن قیس الیشکری الاعور فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا تم گناہوں کو شرک خیال کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: معاذ اللہ! (اللہ تعالیٰ کی پناہ) ہمارا یہ گمان نہیں تھا کہ نماز پڑھنے والے لوگوں میں بھی کوئی مشرک ہو سکتا ہے۔

[977]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْكَافٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ

---

[975] **صحيح لغيره:** مسند الشاميين للطبراني: 973، الأحاد والمثاني لابن أبي عاصم: 2842، والحديث في السنن الكبرىٰ للنسائي: 11496، من طريق آخر وسنده صحيح.

[976] **حسن لغيره:** یحییٰ بن عبادہ کی متابعت ہے۔ شرح أصول الاعتقاد للالكائي: 2008، والأثر في الإيمان لأبي عبيد: 30، ومسند الحارث، زوائد: 36.

[977] **ضعيف:** علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔ من حديث ابن العسكري: 80، تاريخ بغداد للخطيب: 167/8، مسند البزار، كما في الأحكام الكبرىٰ لعبد الحق: 444/3.

بْـنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَضَى اللّٰهُ عَلَيْهِ الْخُلُودَ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهَا))

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ وہ ابدی جہنمی ہے تو وہ اس سے قطعاً نکل نہیں سکے گا میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔''

[۱۸۰]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ الرَّافِضَةِ أَذَلَّهُمُ اللّٰهُ

باب: روافض کا بیان اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کرے

روافض کا بیان: رافضہ شیعوں کی ایک جماعت کو کہتے ہیں جس کی نسبت رافضی ہے۔ (مصباح اللغات).
حضرت زید بن علی بن حسین رحمہ اللہ نے فرمایا: رَفَضُوْنَا فَهُمُ الرَّوَافِضُ یعنی انہوں نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا یہی رافضی ہیں اس سے ان کا یہ نام پڑ گیا اصل قصہ یہ ہے کہ امام زید بن علی نے ہشام بن عبدالملک پر خروج کا پروگرام بنایا۔ سچے شیعہ یعنی اہل سنت والجماعت نے آپ کی رفاقت اُختیار کی یہاں تک کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے بھی مال وزر سے آپ کی مدد کی اور پوشیدہ طور پر آپ کی امانت اور امداد کے لیے ہشام کو منصبِ خلافت سے ہٹانے کا فتویٰ دیا آپ کے لشکر میں کچھ نام کے شیعہ بھی تھے۔ جواب رافضی کہلاتے ہیں۔ انہوں نے حضرت زید سے کہا کہ تم شیخین (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) پر تبرا کو تو ہم تمہارا ساتھ میں گے۔ آپ نے اس سے انکار کیا اور فرمایا: یہ ہرگز نہیں ہوسکتا وہ میرے نانا یعنی رسول مقبول ﷺ کے وزیر، مشیر اور خاص رفیق تھے۔ تب ان جھوٹوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا: ان لوگوں نے ہمیں چھوڑ دیا یہی رافضی ہیں اس کے بعد آپ شہید کیے گئے اور سولی پر چڑھائے گئے۔ ایسے ہی جھوٹے شیعہ کوفے میں بھی تھے جنہوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عین وقت پر ساتھ چھوڑ دیا اور ابن زیاد سے ڈر گئے۔ خدا کی مار ایسے ڈرپوک اور بزدل نام کے شیعوں پر جو پہلے تو سیدوں کو ابھارتے ہیں۔ ان کی رفاقت اور امداد کا دم بھرتے ہیں۔ مگر جب وقت آتا ہے تو الگ ہو جاتے ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اب رافضی کا لقب ہر اس شخص کو دیا جاتا ہے جو دین میں غلو کرے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن و تشنیع جائز رکھے۔ محیط میں ہے کہ رافضی کی جمع رفضہ اور رفاض آتی ہے۔

[978]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ أَبُو عُقَيْلٍ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو إِسْمَاعِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ

[978] ضعيف: یحییٰ بن المتوکل اور کثیر بن اسماعیل النواء راوی ضعیف ہیں۔ مسند أحمد، زوائد عبد الله: 103/1، رقم: 808، مسند البزار: 499، الشريعه للآجری: 2518/5.

عَلِيِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَكُونُ قَوْمٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُونَ الْإِسْلَامَ))

ترجمة الحديث حضرت علی ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کچھ لوگ رافضی نام کے ہوں گے جو اسلام کو چھوڑ دیں گے۔''

[979]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَسْعَدَ التَّغْلِبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو زُبَيْدٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: سَيَأْتِی بَعْدِی قَوْمٌ لَهُمْ نَبْزٌ يُقَالُ لَهُمْ: الرَّافِضَةُ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ . قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيهِمْ؟ قَالَ: ((يُقَرِّضُونَكَ بِمَا لَيْسَ فِيكَ، وَيَطْعَنُونَ عَلَى أَصْحَابِی وَيَشْتُمُونَهُمْ))

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد ایک ایسی قوم ہو گی جن کا لقب رافضہ ہوگا۔ جب تم ان سے ملو انہیں قتل کر دو۔ کیونکہ وہ مشرک ہیں۔'' میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! ان کی کیا علامت ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ تجھے اس کا بدلہ دیں گے جو کچھ تم میں نہیں ہے اور وہ میرے صحابہ پر طعن کریں گے اور انہیں گالی دیں گے۔''

[980]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ، حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِی عَوْفٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، عَنْ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ لَيْلَتِی، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدِی فَجَاءَتْ إِلَيَّ فَاطِمَةُ مُسَلِّمَةً، فَتَبِعَهَا عَلِيٌّ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ، فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا عَلِيُّ، أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ فِی الْجَنَّةِ، إِلَّا أَنَّ مِمَّنْ يَزْعُمُ أَنَّهُ يُحِبُّكَ، قَوْمٌ يَرْفُضُونَ الْإِسْلَامَ، يَلْفُظُونَهُ، يُقَالُ لَهُمُ: الرَّافِضَةُ، فَإِذَا لَقِيتَهُمْ فَجَاهِدْهُمْ، فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ . قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا الْعَلَامَةُ فِيهِمْ؟ قَالَ: ((لَا يَشْهَدُونَ جُمُعَةً، وَلَا جَمَاعَةً، وَيَطْعَنُونَ عَلَى السَّلَفِ))

ترجمة الحديث حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میری باری تھی اور رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سلام کہا اور آ گئیں پیچھے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے۔

---

[979] ضعیف جداً: محمد بن اسعد یا سعید تغلبی راوی ضعیف و منکر الحدیث ہے۔ الشريعة للآجری : 2517/5.

[980] ضعیف جداً: سوار بن مصعب راوی متروک و منکر الحدیث ہے۔ نیز سند میں اضطراب ہے۔ معجم ابن الأعرابی : 1548، والحديث فی المعجم الأوسط للطبرانی : 6605.

رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: ''اے علی! خوش ہو جا تم اور تمہارے ساتھی جنت میں جائیں گے۔ مگر وہ لوگ جو گمان کرتے ہوں گے کہ وہ تم سے محبت کرتے ہیں ان میں سے وہ ایک قوم (یعنی چند لوگ) اسلام سے نکل جائیں گے اور اسلام کو چھوڑ دیں گے۔ جن کو رافضی کہا جاتا ہوگا۔ جب تم ان کو پاؤ تو ان سے جہاد کرو۔ کیونکہ وہ مشرک ہیں۔'' میں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ! ان کی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہوتے ہوں گے اور سلف پر طعن کریں گے۔''

[981]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُنَبَّزُونَ الرَّافِضَةَ، يَرْفُضُونَ الْإِسْلَامَ وَيَلْفِظُونَهُ، فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ)).

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''آخر زمانے میں ایک قوم ہوگی جن کا لقب رافضہ ہوگا۔ جو اسلام کو چھوڑ دیں گے۔ تم انہیں قتل کرنا کیونکہ وہ مشرک ہیں۔''

[982]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الْجُلَاسِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ لِعَبْدِ اللّٰهِ السَّبَائِيِّ: وَيْلَكَ مَا أَفْضَى إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ كَتَمْتُهُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ثَلَاثِينَ كَذَّابًا، وَإِنَّكَ أَحَدُهُمْ))

ترجمة الحديث حضرت ابو الجلاس فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ عبداللہ سبائی کو کہہ رہے تھے: تجھ پر افسوس! جو کچھ بھی رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا میں نے اسے لوگوں سے نہیں چھپایا اور تحقیق میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سنا: ''قیامت سے پہلے تیس جھوٹے شخص ہوں گے۔'' اور تو بھی ان میں سے ایک ہے۔

[983]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ، قَالَ:

---

[981] ضعيف: عمران بن زید اور حجاج بن تمیم راوی ضعیف ہیں تاہم عمران کی متابعت ہے۔ مسند أبي يعلى: 2586، المعجم الكبير للطبراني: 12997، مسند عبد بن حميد: 698.

[982] ضعيف: هارون بن صالح الکوفی، حارث بن عبدالرحمن الکوفی الدالانی اور ابو الجلاس راوی مجہول ہیں۔ مسند أبي يعلى: 450، مسند أبي بكر كما في المطالب العالية: 4510، التاريخ الكبير للبخاري: 21/9.

قَالَ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَيُحِبُّنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِيَّ، وَلَيُبْغِضُنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي بُغْضِي.

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کچھ لوگ مجھ سے محبت کریں گے حتی کہ وہ میری محبت میں (غلو کی وجہ سے) جہنم میں داخل ہو جائیں گے اور اسی طرح میرے ساتھ ایک قوم بغض کرے گی اور میرے ساتھ بغض کی وجہ سے جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔

[984]...... ثنا أَبُو بكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ نَجِيحٍ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي حِبَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُفْرِطٌ فِي حُبِّي، وَمُفْرِطٌ فِي بُغْضِي

ترجمة الحديث حضرت ابو حیرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے: میرے بارے میں دو قسم کے شخص ہلاک ہو جائیں گے: (۱) مجھ سے بہت زیادہ محبت کرنے والا (۲) مجھ سے بہت زیادہ بغض رکھنے والا۔

[985]...... حَدَّثَنَا أَبُو بكْرٍ، حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، قَالَ: صَعِدَ عَلِيٌّ الْمِنبَرَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ الْعَنْ كُلَّ مُبْغِضٍ لَنَا غَالٍ. قَالَ: وَكُلَّ مُحِبٍّ لَنَا غَالٍ.

ترجمة الحديث سدی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور فرمایا: ''اے اللہ! ہر اس شخص پر لعنت کر جو غلو کے ساتھ ہم سے بغض رکھتا ہے اور ہر اس شخص پر لعنت کر جو ہماری محبت میں غالی ہے۔

شرح علی رضی اللہ عنہ سے والہانہ محبت کرنے والے شیعہ حضرات نے ان کی ذات میں اتنا غلو کیا کہ انہیں خدائی کے مرتبے پر فائز کر دیا انہیں مشکل کشا، حاجت روا اور فریاد رس قرار دیا، ان کے اوصاف و مناقب میں ایسے بناوٹی قصے تیار کیے جو زبان زد عام ہیں اور قوالیوں، قصیدوں میں ان کے خدائی صفات سے متصف ہونے کا دم بھرا جاتا ہے سو یہ لوگ بھی اندھی عقیدت کی بنا پر گمراہ ہو گئے اور دوسرا گروہ وہ ہے جنہوں نے بغض علی کو سینوں میں پروان چڑھایا اور علی رضی اللہ عنہ کو کافر تک قرار دے دیا۔ ان پر دشنام طرازی کی ان کی شان میں نازیبا الفاظ کہے یہ فرقہ بھی بغض اور بد اعتدالی کی وجہ سے راہ راست سے ہٹ گیا، تیسرا گروہ توحید پرستوں کا ہے۔ جو علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کو من و عن ویسے ہی

---

[983] صحيح موقوف: مصنف ابن أبي شيبة: 274/6، رقم: 32133، معجم ابن الاعرابی: 1541، فضائل الصحابة لأحمد: 952.

[984] صحيح لغيره موقوف: مصنف ابن أبي شيبة: 374/6، رقم: 32134.

[985] ضعيف: سند منقطع ہے۔ مصنف ابن أبي شيبة: 374/6، رقم: 32138، فضائل الصحابة لأحمد، زوائد القطيعي: 1136، شرح أصول الاعتقاد للالكائي: 2681.

تسلیم کرتے ہیں، جیسے ان کی شان میں احادیث آئی ہیں۔

[986]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَيُحِبُّنِي قَوْمٌ حَتَّى يُدْخِلَهُمْ حُبِّي النَّارَ، وَلَيُبْغِضُنِي أَقْوَامٌ حَتَّى يُدْخِلَهُمْ بُغْضِي النَّارَ .

ترجمة الحديث حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''مجھ سے ایک قوم محبت رکھے گی حتیٰ کہ ان کی یہ محبت انہیں جہنم میں داخل کر دے گی اور اسی طرح کچھ لوگ مجھ سے بغض رکھیں گے حتیٰ کہ مجھ سے بغض انہیں جہنم میں داخل کر دے گا۔''

[987]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ جَعْفَرٍ، ثنا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عُقَيْلٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ بُجْدَانَ، قَالَتْ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا بِنْتَ بُجْدَانَ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَمُبْغِضٌ مُفْرِطٌ .

ترجمة الحديث حضرت عائشہ بنت بجدان کہتی ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بنت بجدان! میں نے کہا: میں حاضر ہوں اے امیر المومنین! آپ نے فرمایا: ''میرے بارے میں دو قسم کے شخص ہلاک ہوں گے: (۱) بہت زیادہ محبت کرنے والا (۲) اور بہت زیادہ بغض رکھنے والا۔''

[988]...... ثنا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ))

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے صحابہ کو گالی نہ دو۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کرے تو وہ صحابہ کے صاع یا نصف صاع کے ثواب تک نہیں پہنچ سکتا۔''

---

[986] **صحيح لغيره موقوف:** مسند ابن الجعد: 122، الشريعة للآجري: 2034، السنة لأبي بكر بن الخلال: 362.

[987] **صحيح لغيره:** تفرد به المنصنف وانظر ما تقدم برقم: 984.

[988] **صحيح:** فضائل الصحابة لأحمد، زوائد التطيعي: 535 وانظر الحديث الآتي.

[989]...... حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ، ثنا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلِيمِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي))، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے صحابہ کرام کو گالی مت دو۔''

شرح: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں بکنا، شتام طرازی کرنا اور ان کی شان کے خلاف بیہودہ گوئی کرنا حرام ہے، وہ اس امت کے روشن ستارے ہیں جنہوں نے تنگ حالی، مشکلات اور بے سروسامانی کے عالم میں اسلام کی ڈوبتی ناؤ کو سہارا دیا، ان کے فضائل بے انتہا ہیں لہٰذا ان کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کرنی چاہیے بعد میں آنے والے لوگ جیسے عمل کرلیں، جتنا مال خرچ کریں وہ صحابہ کا مقام حاصل نہیں کرسکتے۔

[990]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي))، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے صحابہ کو گالی مت دو'' پھر باقی وہی حدیث ذکر کی۔

[991]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي))، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ کو گالی مت دو۔'' آگے مذکورہ بالا کی مثل بیان کیا۔

[992]...... قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ، أَحْسَبُ زَحْمَوَيْهِ زَكَرِيَّا بْنَ يَحْيَى حَدَّثَنَا، قَالَ: ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ أَبِي رَائِطَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

---

[989] صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب قول النبي ﷺ، "لو كنت متخذا خليلا"، رقم: 3673، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 2541 (6489).

[990] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم، رقم: 2541 (6489)، سنن أبي داؤد: 4658، مصنف ابن أبي شيبة: 404/6، رقم: 32404.

[991] صحيح: انظر الحديث السابق.

[992] ضعيف: عبداللہ بن الرحمٰن راوی کے نام میں اختلاف ہے اور وہ مجہول ہے۔ سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب فيمن سب أصحاب النبي ﷺ، رقم: 3862، مسند أحمد: 87/4، رقم: 16803، صحيح ابن حبان: 7256.

مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اتَّقُوا اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي، لا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا، مَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ))

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ کے بارے میں تم اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور انہیں میرے بعد طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنانا۔ جو کوئی ان سے محبت رکھے گا۔ وہ مجھ سے محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرتا ہے اور جو کوئی ان سے بغض رکھے گا۔ وہ مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھتا ہے اور جس نے صحابہ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کو تکلیف دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عنقریب ضرور پکڑے گا۔''

[993]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ الْبَزَّارِ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، ثنا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ، يَقُولُ: بَلَغَنِي أَنَّ قَوْمًا يُفَضِّلُونَنِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِي ذَلِكَ لَعَاقَبْتُ فِيهِ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْعُقُوبَةَ قَبْلَ التَّقْدِمَةِ، مَنْ قَالَ شَيْئًا مِنْ هَذَا فَهُوَ مُفْتَرٍ، عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِي. إِنَّ خِيرَةَ النَّاسِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَبَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَقَدْ أَحْدَثْنَا أَحْدَاثًا يَقْضِي اللّٰهُ فِيهَا مَا أَحَبَّ.

ترجمة الحديث حضرت علقمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ کوفہ کے منبر پر کھڑے کہہ رہے تھے: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں نے اس کے متعلق پہلے حکم صادر کیا ہوتا تو ایسے لوگوں کو سخت سزا دیتا۔ لیکن میں متنبہ کرنے سے پہلے سزا دینا پسند نہیں کرتا۔ جو کوئی شخص اس طرح کی بات کہتا ہے وہ مفتری ہے اور اسے مفتری والی سزا ملے گی۔ تمام لوگوں میں سے سب سے بہترین رسول اللہ ﷺ ہیں ان کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور پھر ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں ہم نے ان کے بعد کچھ ایسے کام کیے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ اپنا پسندیدہ فیصلہ کریں گے۔

شرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس امت میں سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر عمر رضی اللہ عنہ اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ ہیں جب کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ

---

[993] صحيح لغيره: مسند أحمد، زوائد عبد الله: 127/1، رقم: 1051، و فضائل الصحابة له: 438، فضائل أبي بكر للعشاري: 39، شرح مذاهب أهل السنة لابن شاهين: 198.

عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ" ہم نبی ﷺ کے زمانہ میں ابوبکر کے برابر کسی شخص کو قرار نہیں دیتے تھے، ان کے بعد عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہما کا شمار تھا بعدازاں ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چھوڑ دیتے تھے اور ہم انہیں ایک دوسرے پر برتری نہیں دیتے تھے۔ (بخاری:۳۶۳۹، ترمذی:۳۷۰۷)

اور ایک روایت میں ہے کہ ہم رسول ﷺ کی زندگی میں کہا کرتے تھے کہ نبی ﷺ کے بعد آپ کی امت میں سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ اور بعدازاں عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ابوداؤد:۴۶۲۸)

ایسے ہی محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: نبی ﷺ کے بعد بہترین انسان کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا پھر کون؟ انہوں نے جواب دیا عمر رضی اللہ عنہ اور میں نے اس خطرے کے پیش نظر کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کا نام نہ لے دیں میں نے کہا: پھر آپ ہیں؟ انہوں نے کہا: میں مسلمانوں میں ایک عام شخص کی حیثیت رکھتا تھا۔ (بخاری:۳۶۷۱، ابوداؤد:۴۶۶۹)

ان احادیث سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس امت کے افضل ترین شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ ہیں سو جو شخص یہ ترتیب توڑتا ہے اور ان پر دوسرے صحابہ کو ترجیح دیتا ہے اور ان کی ہتک کرتا ہے وہ فتنہ پرداز ہے، ایسے شخص کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ کا بیان کردہ سلوک کرنا ناگزیر ہے۔

[994]...... حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، ثنا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ السَّرِيِّ، وَكَانَ مِنَ الصَّالِحِينَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا لَعَنَتْ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ فَلْيُظْهِرْهُ، فَإِنَّ كَاتِمَ الْعِلْمِ كَكَاتِمِ مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ))

ترجمة الحديث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے تو جس کے پاس علم ہو وہ اس کو ضرور ظاہر کرے کیونکہ علم کو چھپانے والا ایسے ہی ہے جیسے وہ شخص جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کردہ شریعت کو چھپاتا ہے۔“

[995]...... حَدَّثَنَا أُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَعْقُوبَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً،

---

[994] موضوع: عبداللہ بن السری راوی نے یہ روایات محمد بن المنکدر سے نہیں سنی بلکہ متروک وکذاب راوی سے سنی ہے۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب من سئل عن علم نكتمه، رقم: 263، السنن الواردة فى الفتن للدانى: 287، الشريعة للآجرى: 1986، والحديث فى المعجم الأوسط للطبرانى: 430 وغيره.

[995] ضعيف بهذا اللفظ: لیث بن أبي سلیم راوی ضعیف ہے۔ الإبانة لابن بطة: 277 من حديث ابن عباس رضي الله عنه.

وَالنَّصَارَى عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَأَنْتُمْ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ، وَإِنَّ مِنْ أَضَلِّهَا وَأَخْبَثِهَا مَنْ يَتَشَيَّعُ، أَوِ الشِّيعَةُ

ترجمة الحديث: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہود کے اکہتر فرقے ہوئے اورعیسائیوں کے بہتر فرقے ہوئے اورتم تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جاؤ گے اوران تمام میں زیادہ گمراہ اورزیادہ خبیث شیعہ ہیں۔

[996]...... ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ، أَحِبُّونَا لِحُبِّ الْإِسْلَامِ، فَوَاللَّهِ إِنَّهُ زَادَ حُبُّكُمْ بِنَا حَتَّى صَارَ شَيْنًا.

ترجمة الحديث: حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اہل عراق! تم ہم سے اسلامی محبت رکھو۔ اللہ کی قسم! تمہاری محبت اس قدر غلو اختیار کرگئی ہے کہ عیب بن کر رہ گئی ہے۔

[997]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ: جَاءَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَقَالَ: مَا جِئْتُ حَاجًّا وَلَا مُعْتَمِرًا. قَالَ: قُلْتُ: فَمَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ، مَتَى يُبْعَثُ عَلِيٌّ؟ قَالَ: قُلْتُ: يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَمُّهُ نَفْسُهُ.

ترجمة الحديث: حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک بصرے کا شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں نہ حج کرنے آیا ہوں اور نہ عمرہ کرنے، میں نے کہا: تو پھر کس لیے آئے ہو؟ اس نے کہا میں پوچھنے آیا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دوبارہ کب اٹھیں گے؟ وہ فرماتے ہیں میں نے کہا وہ قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہوں گے اور انہیں صرف اپنی ہی جان کی فکر ہوگی۔

[998]...... حَدَّثَنَا الْأَشَجُّ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ثنا مَسْعُودُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: تُجَالِسُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: إِنِّي لَأُحِبُّ مُجَالَسَتَهُ، وَأُحِبُّ

---

[996] صحيح مقطوع: السنة لأبی بكر بن الخلال: 798، حلية الأوليا، لأبی نعيم: 136/3، طبقات ابن سعد: 214/5.

[997] حسن مقطوع: المجالسة وجواهر العلم للدينوری: 1248، الغيلانيات لأبی بكر الشافعی: 88، تاريخ دمشق لابن عساكر: 390/41.

[998] صحيح مقطوع: نیز درست مسعود بن مالک ہے۔ سير أعلام النبلاء: 341/4، طبقات ابن سعد: 216/5، 258/6، العلم لزهير بن حرب: 64.

حَدِيثَهُ . قَالَ: ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْكُوفَةِ، فَقَالَ: إِنَّ هَؤُلاءِ يُشِيرُونَ إِلَيْنَا بِمَا لَيْسَ عِنْدَنَا .

ترجمة الحديث حضرت مسعود بن الحکم فرماتے ہیں مجھے حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ نے کہا: کیا تم سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا کرتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں، انہوں نے کہا میں بھی ان کی مجلس کو پسند کرتا ہوں اور ان کی باتیں سننا پسند کرتا ہوں۔ پھر انہوں نے کوفے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ لوگ ہماری طرف ایسی چیزیں منسوب کرتے ہیں جو ہم میں نہیں ہیں۔

شرح علی بن حسین بن علی زین العابدین، علی رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں جو شیعہ کے غلو سے پریشان ہو کر حقیقت حال کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ کوفہ بصرہ اور عرفات کے شیعہ ان کے خاندان خصوصاً علی رضی اللہ عنہ کی شان کے بارے میں من گھڑت اور بناوٹی قصے تراشتے تھے، حتی کہ علی رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ سے افضل قرار دیتے تھے اور یہ عقیدہ بھی گھڑا تھا کہ نبوت کے اصل حق دار علی رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ تمام باطل اعتقادات تھے حقیقت کا ان سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ للہذا علی رضی اللہ عنہ کو ان کے اسی مقام پر رکھنا بہتر ہے جو مقام انہیں اسلام نے دیا ہے، افراط وتفریط میں گمراہی اور بداعتقادی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہے۔

[999]...... حَدَّثَنَا زَحْمَوَيْهُ، ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا أَبُو سَعِيدٍ، وَعَلَى الْبَابِ شِيعَةُ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ، فَقَالَ: لا تَسُبُّوا حَوَارِيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَإِنَّ عُقُوبَتَهُمْ كَانَتِ الْقَتْلَ .

ترجمة الحديث حضرت نبیح العنزی فرماتے ہیں: ہمارے پاس حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور دروازے پر حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شیعہ موجود تھے اور فرمانے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواریوں کو گالی نہ دیا کرو۔ کیونکہ ایسے لوگوں کی سزا قتل ہوتی تھی۔

[1000]...... ثنا دُحَيْمٌ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَنِي، وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا، فَجَعَلَهُمْ لِي وُزَرَاءَ وَأَنْصَارًا وَأَصْهَارًا، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لا يُقْبَلُ مِنْهُمْ صَرْفٌ، وَلا عَدْلٌ))

---

[999] ضعيف: شریک القاضی راوی ضعیف ہے۔ المستدرك للحاكم: 364/3، رقم: 5563، علل الدارقطني: 152/11.

[1000] ضعيف: عبدالرحمن بن سالم اور اس کا والد راوی مجہول ہے۔ المعجم الأوسط للطبراني: 455، المستدرك للحاكم: 632/3، رقم: 6656، معرفة الصحابة لأبي نعيم: 4424.

ترجمة الحدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن سالم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے چن لیا اور میرے لیے میرے صحابہ کا انتخاب فرمایا اور انہیں میرے وزراء، انصار اور رشتہ دار بنایا۔ جو شخص انہیں گالی دے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور اللہ تعالیٰ ان کے کسی فرض یا نفل کو قبول نہیں کریں گے۔''

[1001]...... ثنا أَبُو بكرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَبَّ أَصْحَابِى فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ))

ترجمة الحدیث: حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت ہو۔''

[1002]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الدَّوْرَقِيِّ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّضْرِ ، عَنْ أَبِى غَالِبٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ ،قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ، جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ، فَجَعَلَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ فِى زُمْرَةٍ ، فَيَلْقَى أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ ، فَيُصَافِحُونَهُمْ ، وَيُعَانِقُونَهُمْ ، وَيُسَلِّمُونَ عَلَيْهِمْ ، وَيَقُولُونَ: إِخْوَانُنَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَانُوا يَتَرَحَّمُونَ عَلَيْنَا ، وَيَسْتَغْفِرُونَ لَنَا . قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَمَا مِنْ أَحَدٍ خَارِجٍ مِنَ الدُّنْيَا شَاتِمًا لِأَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ دَابَّةً فِى قَبْرِهِ تَقْرِضُ لَحْمَهُ ، فَيَجِدُ أَلَمَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

ترجمة الحدیث: حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ پہلے اور پچھلے لوگوں کو جمع فرمائیں گے اور امت محمدیہ کو ایک زمرہ میں جمع کریں گے۔ وہاں پہلے آنے والے لوگ بعد میں آنے والے لوگوں کو ملیں گے اور ان سے مصافحہ کریں اور معانقہ کریں گے اور انہیں سلام کہیں گے اور کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں۔ جو ہم پر رحم کی دعائیں کیا کرتے تھے اور ہمارے لیے استغفار کیا کرتے تھے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی بھی دنیا سے ان میں سے کسی کو گالی دیتا ہوا نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں ایک جانور مسلط کریں گے جو اس کے گوشت کو کاٹتا رہے گا اور وہ اس کی تکلیف قیامت تک محسوس کرے گا۔''

[1001] ضعيف: سند مرسل ہے۔ مصنف ابن أبي شيبة : 405/6، رقم : 32419، مسند ابن الجعد: 2010، فضائل الصحابة لأحمد : 10، مرسلاً.

[1002] ضعيف: عمرو بن النضر یا محمد بن نضر راوی مجہول ہے۔ القبور لابن أبي الدنيا : 130.

[1003]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((أُمِرُوا بِالِاسْتِغْفَارِ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَسَبُّوهُمْ))

ترجمة الحديث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''انہیں حکم تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے استغفار کریں لیکن انہوں نے انہیں گالی دینا شروع کر دی۔''

شرح: تمام امت کو صحابہ کرام اور اپنے سے پہلے صالحین کے لیے استغفار کی تلقین کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (الحشر: ۱۰) اور ان کے لیے (بھی مالِ فئے ہے) جو ان (صحابہ) کے بعد آئیں جو کہیں گے کہ ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ ڈال، اے ہمارے رب! بے شک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔''

تفسیر: یہ مال فے کے مستحقین کی تیسری قسم ہے یعنی صحابہ کے بعد آنے والے اور صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والے اس میں تابعین، تبع تابعین اور قیامت تک آنے والے اہل ایمان وتقویٰ آ گئے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ وہ انصار و مہاجرین کو مومن ماننے اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کرنے والے ہوں نہ کہ ان کے ایمان میں شک کرنے اور ان پر سب وشتم کرنے اور ان کے خلاف اپنے دلوں میں بغض وعناد رکھنے والے ہوں امام مالک رحمہ اللہ نے اس آیت سے استنباط کرتے ہوئے یہی بات ارشاد فرمائی ہے: رافضی کو جو صحابہ کرام پر سب شتم کرتے ہیں مال فے سے حصہ نہیں ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی مدح کی ہے اور رافضی ان کی مذمت کرتے ہیں۔ (ابن کثیر)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے استغفار: سورۃ الحشر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (الحشر: ۱۰)

''اور جو ان (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار! ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف کر دے اور مومنوں کے لیے ہمارے دل میں حسد و کینہ نہ پیدا فرما۔ اے پروردگار! تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے۔''

[1003] صحیح مسلم، کتاب التفسیر، باب فی تفسیر آیات متفرقة، رقم: 3822 (7539)، مصنف ابن أبی شیبة: 405/6، رقم: 32418، فضائل الصحابة لأحمد: 14.

[1004]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُو حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، ثنا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، إِنَّ فِيكَ مِنْ عِيسَى مِثْلًا: أَبْغَضَتْهُ يَهُودُ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلَتْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَ بِهَا .

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا اور فرمایا: ''اے علی! تجھ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام والی مثال ہے۔ ان سے یہودیوں نے اتنا بغض کیا کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا اور عیسائیوں نے ان سے اس قدر محبت کی کہ انہیں ایسے مرتبے تک پہنچا دیا جو ان کا نہیں ہے۔''

[1005]...... ثنا كَثِيرٌ الْحَذَّاءُ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يَهْلِكُ فِينَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَرِيقَانِ: مُحِبٌّ مُطْرٍ، وَبَاهِتٌ مُفْتَرٍ .

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے یعنی اہل بیت کے بارے میں دو طرح کے گروہ ہلاک ہوں گے: بہت زیادہ محبت کرتے ہوئے اختراء پردازی کرنے والے اور بغض کی وجہ سے جھوٹ باندھنے والے۔

[1006]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، فَلَمُقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَهُ .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کو گالی نہ دیا کرو کیونکہ ان کا ایک گھڑی کا قیام تمہارے تمام عمر کے عملوں سے بہتر ہے۔''

شرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اتنی مقدس ہستیاں ہیں جن کے ایک گھڑی کے اعمال کے برابر باقی لوگوں کی عمر بھر کے عمل مقابلہ نہیں کر سکتے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سب وشتم کرنے اور ان کی توہین کرنے والوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں کہ جن مقدس ہستیوں کو آئیڈیل بنانا چاہیے وہ ان کے بارے کیسے سفلی خیالات رکھتے ہیں۔

[1007]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ الدَّوْرَقِيِّ، ثنا هَاشِمٌ، عَنِ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ: قَالَ مُسْلِمٌ الْبَطِينُ شِعْرًا:

[1004] **ضعیف:** حکم بن عبدالملک الکوفی راوی ضعیف ہے اور اس کی متابعت بھی ضعیف ہے۔ السنن الكبرىٰ للنسائي: 8434، مسند أحمد، زوائد عبد الله: 1376، مسند البزار: 7058.

[1005] **ضعیف جداً:** جویبر بن سعید راوی متروک الحدیث ہے۔ تفرد به المصنف .

[1006] **حسن:** سفیان ثوری کے سماع کی صراحت مسدد کے ہاں ہے۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فضل أهل بدر، رقم: 162، مصنف ابن أبي شيبة: 405/6، رقم: 32415، مسند مسدد كما في المطالب العالية: 4157.

أَنّی تُعَاتِبُ لا أَبَا لَكَ عُصْبَةً عَلَقُوا الْفِرَی وَتَرُوا مِنَ الصِّدِّيقِ
وَبَرُوا شِفَاهًا مِنْ وَزِيرِ نَبِيِّهِمْ تَبًّا لِمَنْ يَبْرَا مِنَ الْفَارُوقِ
إِنِّی عَلَی رَغْمِ الْعِدَاةِ لَقَائِلٌ دَانًا بِدِينِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ

ترجمة الحديث: حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلم البطین نے یہ شعر کہے:

أَنّی تُعَاتِبُ لا أَبَا لَكَ عُصْبَةً عَلَقُوا الْفِرَی وَتَرُوا مِنَ الصِّدِّيقِ

”تیرا باپ نہ رہے ! ہم اس جماعت کو عتاب کرتے ہیں جنھوں نے بہتان باندھے اور صدیق اکبر سے براءت اختیار کی۔“

وَبَرُوا شِفَاهًا مِنْ وَزِيرِ نَبِيِّهِمْ تَبًّا لِمَنْ يَبْرَا مِنَ الْفَارُوقِ

”اور انہوں کو اپنے نبی کے وزیر سے براءت کا اعلان کر دیا اس آدمی کے لیے تباہی جو فاروق اعظم سے بیزار ہو۔“

إِنِّی عَلَی رَغْمِ الْعِدَاةِ لَقَائِلٌ دَانًا بِدِينِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ

”بے شک میں دشمنوں کے نہ چاہنے کے باوجود کہنے والا ہوں: صادق و مصدوق ﷺ کے دین کو اپنانے والا ہوں۔“

[1008]...... قَالَ عُثْمَانُ، أَوْ زَادَ سُفْيَانُ، عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ:

قَوْلٌ يُصَدِّقُنِی بِهِ أَهْلُ التُّقَی وَالْعِلْمِ مِنْ ذِی الْعَرْشِ وَالتَّوْفِيقِ
وَالَاهُمَا فِی الدِّينِ كُلُّ مُهَاجِرٍ صَحِبَ النَّبِیَّ وَفَازَ بِالتَّصْدِيقِ

ترجمة الحديث: عثمان نے کہا سفیان نے مسلم بطین سے یہ شعر زیادہ ذکر کیے:

قَوْلٌ يُصَدِّقُنِی بِهِ أَهْلُ التُّقَی وَالْعِلْمِ مِنْ ذِی الْعَرْشِ وَالتَّوْفِيقِ

”یہ ایسی بات ہے جس کے بارے میں اہل تقویٰ وعلم میری تصدیق کرتے ہیں وہ عرش والے اور توفیق کے مالک کی طرف سے ہے۔“

وَالَاهُمَا فِی الدِّينِ كُلُّ مُهَاجِرٍ صَحِبَ النَّبِیَّ وَفَازَ بِالتَّصْدِيقِ

[1007] **ضعيف:** سفیان ثوری راوی مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ شرح أصول الاعتقاد للالكائی: 2536، تهذيب الآثار لابن جرير.

[1008] **ضعيف:** تهذيب الآثار، لابن جرير، مسند عمر: 1001.

''(یعنی) دین کے لیے ان دونوں (شیخین) سے دوستی رکھی ہے ہر اس مہاجر نے جو نبی اکرم ﷺ کا صحابی بنا اور تصدیق کے ذریعے کامیاب ہوا۔''

[1009]...... قَالَ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ، وَسَمِعْتُ هَذَا الْبَيْتَ يَلْحَقُ فِي هَذَا الشِّعْرِ:

وَوِلَايَةُ الْأَنْصَارِ قَدْ نَالَتْهُمَا وَالتَّابِعِينَ بِحُسْنِ قَصْدِ طَرِيقِهِ.

ترجمة الحديث: عبثر بن القاسم فرماتے ہیں میں نے ان کا اشعار کے ساتھ یہ شعر بھی ملا ہوا سنا:

وَوِلَايَةُ الْأَنْصَارِ قَدْ نَالَتْهُمَا وَالتَّابِعِينَ بِحُسْنِ قَصْدِ طَرِيقِهِ.

''اور انصار کی دوستی ان دونوں کو ملی اور احسان کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والوں کو بھی۔''

[1010]...... ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ شَرِيكٍ، قَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ فِي أَصْحَابِ الشُّورَى يَوْمَ بُويِعَ عُثْمَانُ أَفْضَلَ مِنْ عُثْمَانَ، فَقَدْ خَوَّنَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

ترجمة الحديث: حضرت شریک فرماتے ہیں جس شخص کا یہ خیال ہے کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی اس وقت کی شوری میں کوئی دوسرا حضرت عثمان سے زیادہ افضل تھا تو اس نے حضرت محمد ﷺ کے صحابہ کو خائن کہا۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

[١٨١] ...... بَابٌ

باب:

[1011]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ، ثنا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ، خَرَجَ مَعَهُ يُوصِيهِ، ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ بَيْتِي هَؤُلَاءِ يَرَوْنَ أَنَّهُمْ أَوْلَى النَّاسِ بِي، وَلَيْسَ كَذَلِكَ، إِنَّ أَوْلِيَائِي مِنْكُمُ الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا حَيْثُ كَانُوا،

[1009] ضعيف: تهذيب الآثار لابن جرير، مسند عمر: 1001.

[1010] ضعيف: حفص بن غیاث مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ الإبانة لابن بطة: 11 وفي 12 عن حفص بن غياث قوله.

[1011] صحيح: مسند أحمد: 235/5، رقم: 22052، مسند البزار: 2647، صحيح ابن حبان: 647 و تقدم برقم: 212.

اللّٰهُمَّ إِنِّی لا أُحِلُّ لَهُمْ فَسَادَ مَا أَصْلَحْتُ . وَايْمُ اللّٰهِ ، لَتُكْفَؤُنَّ أُمَّتِی عَنْ دِينِهَا كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ فِی الْبَطْحَاءِ))

ترجمة الحديث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو آپ میرے ساتھ مجھے وصیت کرنے کے لیے نکلے پھر آپ مدینے کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''میرے گھر والے خیال کرتے ہیں کہ وہ سب سے زیادہ میرے قریبی ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ یقیناً میرے اولیاء تم میں سے متقی ہوں گے وہ کوئی بھی ہوں اور جہاں بھی رہتے ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ! میں ان کو اس چیز کے خراب کرنے کی اجازت نہیں دیتا جسے میں نے صحیح کیا ہے۔ اللہ کی قسم! میری امت کے کچھ لوگ دین سے اس طرح اوندھے کر دیے جائیں گے جس طرح بطحاء میں برتن الٹ دیا جاتا ہے۔''

[1012]...... حَدَّثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَوْلِيَائِی يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُتَّقُونَ ، وَإِنْ كَانَ نَسَبٌ أَقْرَبَ مِنْ نَسَبٍ ، لا يَأْتِی النَّاسُ بِالْأَعْمَالِ وَتَأْتُونِی بِالدُّنْيَا تَحْمِلُونَهَا عَلَى رِقَابِكُمْ ، فَتَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ هٰكَذَا وَأَعْرَضَ فِی عِطْفَيْهِ .

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب متقی لوگ ہوں گے اگر چہ ان کا نسب کتنا ہی دور کا ہو۔ ایسے نہ ہو کہ لوگ تو اعمال لے کر آئیں اور تم میرے پاس دنیا لے کر آؤ جسے تم نے اپنی گردنوں پر اٹھایا ہو اور تم کہو۔ اے محمد! اور میں ایسے کروں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ پھیر لیا۔

شرح: اس کا مفہوم یہ ہے کہ میرا ولی محض وہ شخص ہے جو صالح ہے اگر چہ اس کا مجھ سے دور کا نسب ہے غیر صالح شخص میرا دوست نہیں ہے خواہ وہ میرا قریب النسب ہی کیوں نہ ہو۔ (نووی، ۳/ ۸۷)

[۱۸۲] ...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ زَجَرَ عَنْ سَبِّ السُّلْطَانِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہ کو گالی دینے سے ڈانٹا ہے

[1013]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِی شَيْبَةَ ، ثنا ابْنُ أَبِی فُدَيْكٍ ، أَنَّ مُوسَى بْنَ يَعْقُوبَ ، أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ رَافِعٍ يُحَدِّثُهُ ، عَنِ ابْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ لِی أَبُو عُبَيْدَةَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

[1012] حسن: الأدب المفرد للبخاری : 897 وتقدم برقم : 213 .

يَقُولُ: ((لَا تَسُبُّوا السُّلْطَانَ؛ فَإِنَّهُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ))

ترجمة الحديث: حضرت ابوعبیدة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''تم بادشاہ کو گالی نہ دو کیونکہ وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہوتا ہے۔''

[۱۸۳] ...... بَابٌ فِي ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ

باب: مومن طعنہ زنی کرنے والا اور لعنت کرنے والا نہیں ہوتا

[1014]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو هَاشِمٍ الرِّفَاعِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ))

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مومن آدمی نہ بہت طعن کرنے والا ہوتا ہے اور نہ ہی بہت لعنت کرنے والا ہوتا ہے۔''

شرح: مومن پر لعن طعن حرام ہے۔ طعان اور لعان دونوں مبالغے کے صیغے ہیں۔ بہت زیادہ طعنے دینے والا، بہت زیادہ لعنت کرنے والا بلاشبہ مومن پر لعنت کرنا اور طعنہ زنی کرنا حرام ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: تم ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ۔ (الحجرات) اور ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے، جس نے کسی مومن پر لعنت کیا تو یہ اس کے قتل کی طرح ہے۔ (بخاری :٦٠٤٨) مومن تو کجا کسی جانور پر بھی لعنت کرنا جائز نہیں ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے قافلے میں ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس اونٹنی سے اس کا سامان اور پالان سب اتار دو۔ یہ ملعون ہو چکی ہے۔'' چنانچہ اس کا سامان اتار دیا گیا اور وہ اونٹنی چھوڑ دی گئی۔
(ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب النهی عن ......:٢٠٦١)

[1015]...... حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: نَهَانَا كُبَرَاؤُنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَسُبُّوا أُمَرَاءَكُمْ، وَلَا تَغِشُّوهُمْ، وَلَا تَبْغَضُوهُمْ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاصْبِرُوا؛ فَإِنَّ الْأَمْرَ قَرِيبٌ))

[1013] ضعيف جداً: اسماعیل بن رافع المدنی راوی ضعیف و متروک اور عبدالاعلیٰ مجہول ہے۔ مسند الشهاب: 922، شعب الإيمان للبيهقی: 6987، الضعفاء الكبير العقيلی: 59/3.

[1014] حسن: مسند أحمد: 416/1، رقم: 3948، مسند البزار: 1914، مسند أبی يعلى: 5088، والحديث في سنن الترمذی: 1977.

[1015] حسن موقوف: شعب الايمان للبيهقی: 7117، الترغيب للأصبهانی: 2089.

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اکابر اصحاب رسول نے ہمیں منع فرمایا ہے اور وہ خود فرماتے ہیں تم اپنے امراء کو گالی مت دو نہ تم ان سے دھوکہ کرو اور نہ تم ان سے بغض رکھو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور صبر کرو کیونکہ معاملہ قریب ہے۔

شرح اہل اسلام کو اپنے حکمرانوں سے حسن ظن رکھنا چاہیے چونکہ اطاعت امیر اسلام میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے سو ان سے محبت، ان کے وقار کے بغیر ایسا ناممکن ہے، بلکہ اسلام نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اگر وہ تمہاری پشت پر کوڑے بھی ماریں تو بھی ان کی اطاعت بجالاؤ اس میں اسلامی معاشرے کی بقا اور استحکام ہے۔

[1016]...... حَـدَّثَنَا الْحَوْطِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي الْيَمَانِ الْهَوْزَنِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: إِيَّاكُمْ وَلَعْنَ الْوُلَاةِ، فَإِنَّ لَعْنَهُمُ الْحَالِقَةُ، وَبُغْضَهُمُ الْعَاقِرَةُ. قِيلَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَكَيْفَ نَصْنَعُ إِذَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ مَا لَا نُحِبُّ؟ قَالَ: اِصْبِرُوا، فَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا رَأَى ذَلِكَ مِنْهُمْ حَبَسَهُمْ عَنْكُمْ بِالْمَوْتِ.

ترجمة الحديث حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم حکمرانوں کو گالی دینے سے بچو کیونکہ ان کو گالی دینا تباہ برباد کر دیتا ہے اور ان سے بغض رکھنا ہلاک کر دیتا ہے۔'' کسی نے پوچھا: اے ابو درداء! پھر ہم کیا کریں جب ان میں کوئی ناپسندیدہ حرکت دیکھیں؟ تو آپ نے فرمایا: تم صبر کرو کیونکہ جب اللہ تعالیٰ ایسی چیز ان میں دیکھیں گے تو انہیں موت دے کر تم سے روک لیں گے۔

شرح حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا: یہ بات بجا کہ حکمرانوں کا احترام کرنا چاہیے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے سامنے کلمہ حق کا اظہار نہ کیا جائے اس طرح تو انہیں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں رہے گا بلکہ رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا ہے: کَـلِمَةُ حُقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا افضل ترین جہاد ہے اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''جس نے کسی حکمران کو کلمہ حق کہا اور اس کی پاداش میں بادشاہ نے اسے قتل کرا دیا تو قیامت کے دن وہ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگا۔

اس لیے بادشاہ کو کلمہ حق کہنے والے ہر دور میں رہے ہیں اور ہمارے اسلاف کا یہ طرہ امتیاز رہا ہے۔ اسی کی خاطر ان کو ہر قسم کے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا۔ ملک بدر ہوئے۔ گھر سے نکالے گئے۔ کالے پانی اور دریائے شور کی سزائیں قبول کیں لیکن کسی طرح کی مداہنت یا منافقت کو انہوں نے قبول نہ کیا۔

[1016] حسن موقوف: اسماعیل بن عیاش کی متابعت حکم بن نافع نے کی ہے نیز ابوالیمان عامر بن عبداللہ راوی حسن الحدیث راوی ہے۔ الأموال لابن زنجويه: 35.

[١٨٤] ...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلامُ مِنْ أَمْرِهِ بِإِكْرَامِ السُّلْطَانِ، وَزَجْرِهِ عَنْ إِهَانَتِهِ

باب: نبی ﷺ کا بادشاہ کی عزت کرنے کا حکم اور اس کی اہانت سے منع کرنا

[1017]...... ثنا الْفُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَكْرَمَ سُلْطَانَ اللّٰهِ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ أَهَانَهُ اللّٰهُ))

ترجمة الحديث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اللہ تعالیٰ کے بادشاہ کی عزت کی تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی عزت کرے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے بادشاہ کی توہین کی اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کریں گے۔“

[1018]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ أَهَانَهُ اللّٰهُ))

ترجمة الحديث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”جس نے اللہ کے بادشاہ کی توہین کی اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کریں گے۔“

شرح: چونکہ خلیفہ المسلمین کو اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی ہوئی ہے سو اس کا احترام ضروری ہے نیز ائمۃ المسلمین کا عزت و احترام کرنے والوں کے لیے خوش خبری ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں عزت و وقار دے گا اور جس نے ان کی اہانت و تذلیل کی اپنے لوگوں کو اللہ تعالیٰ بھی ذلیل و خوار کرے گا۔

[1019]...... حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو بَكْرٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ جُنَاحٍ، ثنا نُصَيْرٌ مَوْلَى خَالِدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((سَيَكُونُ بَعْدِي

[1017] حسن: سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب، رقم: 2224 وقال: حسن غريب، مسند أحمد: 42/5، رقم: 20433، مسند الطيالسی: 928.

[1018] حسن: مسند الطيالسی: 928 وهو فی سنن الترمذی: 2224.

[1019] ضعيف: نصیر راوی مجہول ہے۔ مسند الفردوس، زهر الفردوس: 1709، تاريخ دمشق لابن عساكر: 106/62، 107 وانظر ما سياتی برقم: 1079.

سُلْطَانٌ، فَمَنْ أَرَادَ ذُلَّهُ ثَغَرَ فِي الْإِسْلَامِ ثُغْرَةً، وَلَيْسَتْ لَهُ تَوْبَةٌ إِلَّا أَنْ يَسُدَّهَا، وَلَيْسَ يَسُدُّهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

ترجمة الحديث حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میرے بعد کئی بادشاہ ہوں گے۔ جو شخص انہیں ذلیل کرنا چاہے گا۔ وہ اسلام میں رخنہ ڈالے گا۔ اس رخنے کو بند کرنے کے بغیر اس کے لیے کوئی توبہ نہیں ہوگی لیکن وہ قیامت تک اسے بند بھی نہ کر سکے گا۔''

[1020]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: حَمَلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ شَيْئًا، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّهُ كَائِنٌ بَعْدِي سُلْطَانٌ، فَلَا تُذِلُّوهُ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُذِلَّهُ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ، وَلَيْسَ يُقْبَلُ مِنْهُ تَوْبَةٌ حَتَّى يَسُدَّ ثُلْمَتَهُ الَّتِي ثَلَمَ، وَلَيْسَ بِفَاعِلٍ))

ترجمة الحديث حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''میرے بعد جو بادشاہ ہوں گے تم انہیں ذلیل نہ کرنا۔ جو شخص انہیں ذلیل کرنا چاہے گا۔ وہ اسلام کے کڑے کو اپنی گردن سے اتار پھینکے گا۔ اس پیدا کردہ رخنے کو جب تک بند نہ کر لے گا اس وقت تک اس کے لیے کوئی توبہ نہیں ہوگی لیکن وہ اسے بند نہ کر سکے گا۔''

[١٨٥]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ فَضْلِ تَعْزِيرِ الْأَمِيرِ وَتَوْقِيرِهِ

باب: امیر کی مدد و نصرت اور عزت کرنے کی فضیلت کا بیان

[1021]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، ثنا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، وَابْنُ بُكَيْرٍ، قَالَا: ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَمْسٌ مَنْ فَعَلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا، أَوْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ، أَوْ خَرَجَ غَازِيًا، أَوْ دَخَلَ عَلَى إِمَامِهِ يُرِيدُ تَعْزِيرَهُ وَتَوْقِيرَهُ، أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَسَلِمَ النَّاسُ مِنْهُ وَسَلِمَ مِنَ النَّاسِ.

[1020] ضعيف: سند میں راوی مبہم اور مجہول ہے۔ مسند أحمد: 165/5، رقم: 21460، شعب الإيمان للبيهقي: 6989 وانظر ما سيأتي برقم: 1079.

[1021] حسن: مسند أحمد: 241/5، رقم: 22093، المعجم الكبير للطبراني: 37/20، رقم: 55، الأموال لابن زنجويه: 49.

ترجمة الحديث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے ان پانچ کاموں میں سے کوئی ایک کیا وہ اللہ تعالیٰ پر ضامن ہے: جو کوئی بیمار کی تیمارداری کرے یا جنازے کے ساتھ نکلے یا نمازی بن کر نکلے یا اپنے امام (بادشاہ) پر داخل ہو اور اس کا ارادہ اس کی تقویت اور حوصلہ افزائی اور عزت کرنا ہو۔ یا اپنے گھر میں بیٹھ جائے کہ لوگ اس سے محفوظ رہیں اور وہ لوگوں سے محفوظ رہے۔''

[1022]...... ثنا يَعْقُوبُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ حَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

شرح حکمرانوں کی تعظیم کے ارادے سے آنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں ہے۔ یہ ان مسلمان حکمرانوں کے بارے میں ہے جو خدا ترس، تقویٰ شعار اور پارسا، عوام دوست اور اسلامی تعلیمات کے خوگر ہیں۔ ایسے حکمرانوں کی مدد کرنا، ان کی اطاعت کرنا اور ان کی تعظیم کرنا، ہر مسلمان پر لازم ہے۔ البتہ ظالم و جابر فاسق و فاجر، جھوٹے اور دھوکہ باز حکمرانوں سے کنارہ کشی لازم ہے چنانچہ ترمذی (۲۲۵۹)، احمد (۳/۳۹۹) اور ابن حبان (۲۸۲) میں صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا کی: ''میں تجھے بیوقوف حکمرانوں کی امارت سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔'' انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیسے حکمران ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب ہی میرے بعد جابر حکمران آئیں گے سو جو ان کے پاس گیا، ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ظلم پر ان کی مدد کی تو وہ مجھ سے نہیں اور میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے نیز وہ میرے پاس حوض کوثر پر بھی نہیں آئیں گے اور جو شخص ان پر نہ داخل ہوا۔ نہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور نہ ان کے ظلم پر مدد کی تو یہ لوگ مجھ سے ہیں، میرا ان سے تعلق ہے اور یہ لوگ میرے پاس حوض کوثر پر بھی آئیں گے۔'' آپ نے ایسے حکمرانوں سے دوری اختیار کرنے کے بارے میں مزید فرمایا: ''جو شخص (ظالم و جابر) حکمران کے پاس آیا وہ فتنہ میں ڈال دیا جائے گا اور جو شخص جتنا بادشاہ کے قریب ہوتا ہے اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جاتا ہے۔'' (احمد ۲/ ۳۷۱، ابن عدی، ۱/۱٤) (ابو داؤد، ۲۸٦۰، اسناد حسن)

[1023]...... ثنا أَبُو عُمَيْرٍ، ثنا ضَمْرَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ، حَاجِبِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: جَاءَ أَبُو ذَرٍّ نِصْفَ النَّهَارِ، فَضَرَبَ بَابَ الْخَضْرَاءِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ، مَا جَاءَ بِكَ هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: جِئْتُ أُعَزِّرُ سُلْطَانَ اللّٰهِ.

[1022] حسن: صحيح ابن خزيمة: 1495، صحيح ابن حبان: 372، المستدرك للحاكم: 212/1، رقم: 767.

[1023] ابو یوسف حاجب معاویہ راوی مجہول ہے۔ تفرد به المصنف.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابو یوسف فرماتے ہیں (جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دربان تھے) کہ ایک دن دوپہر کے وقت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور باب الخضراء کو انہوں نے کھٹکھٹایا۔ میں نے کہا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! اس وقت کس لیے تشریف لائے؟ انہوں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کے بادشاہ کی تعظیم کرنے کے لیے آیا ہوں۔

[1024]...... حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا سَلْمُ بْنُ سَعِيدٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((السُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ، فَمَنْ أَكْرَمَهُ أَكْرَمَ اللّٰهَ، وَمَنْ أَهَانَهُ أَهَانَهُ اللّٰهُ))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''بادشاہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہوتا ہے۔ جو شخص بادشاہ کی عزت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی عزت کریں گے اور جو شخص بادشاہ کی توہین کرے اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کریں گے۔''

[1025]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، يَقُولُ: مَنْ أَجَلَّ سُلْطَانَ اللّٰهِ أَجَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے اللہ کے بادشاہ کی عزت کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی عزت کریں گے۔

[١٨٦]......بَابٌ فِي ذِكْرِ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

باب: امیر کی سمع اور اطاعت

امیر کی اطاعت لازم اور ضروری ہے۔ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ﴾ (النساء : ٥٩)

''مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی۔''

اس آیہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ ساتھ حاکم اور امیر کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی جس طرح اللہ اور رسول کی اطاعت لازمی اور ضروری ہے اسی طرح اپنے امیر کی اطاعت

[1024] ضعيف: سلم بن سعید الخولانی راوی مجہول ہے۔ شعب الإيمان للبيهقي: 6988، النصيحة للراعي والرعية للتبريزي، ص: 94.

[1025] ضعيف بهذا اللفظ: تفرد به المصنف وانظر ما تقدم برقم: 1017، 1018.

لازم ہے۔ بلکہ ایک حدیث میں امیر کی اطاعت کو خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اسی طرح جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے گویا میری نافرمانی کی'' (كتاب السنة حديث نمبر ١٠٦٥٠)

لیکن امیر کی اطاعت معروف کاموں میں ہے اور جب امیر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دے نہ اس کی سمع ہے اور نہ ہی اس کی اطاعت ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ .))

''خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہوسکتی۔''

اور اس کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک واقعہ بھی آتا ہے۔ جو صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ چند صحابہ کو ایک امیر کی سرکردگی میں روانہ فرمایا اور سبھی کو حکم دیا کہ تم نے اس کی اطاعت کرنی ہے۔ ایک جگہ پر امیر کسی بات پر ناراض ہو گئے اور ساتھیوں کو انہوں نے ایندھن اکٹھا کرنے کا حکم دیا اور بعد میں آگ جلانے کا حکم دیا۔ جب آگ روشن ہوئی تو امیر نے حکم دیا کہ سبھی لوگ اس میں چھلانگ لگا دیں۔ بعض صحابہ تیار ہوئے جب کہ بعض دیگر صحابہ نے ایسے کرنے سے منع کیا۔ کچھ دیر کے بعد امیر کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: ''اگر تم آگ میں چھلانگ لگا دیتے تو ہمیشہ آگ میں رہتے کیونکہ ((إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ وَلَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ .)) (مسلم)

[1026]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثنا مُدْرِكُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ حَيَّانَ أَبَا النَّضْرِ ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اسْمَعْ وَأَطِعْ ، فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ ، وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ ، وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ ، وَإِنْ أَكَلُوْا مَالَكَ ، وَضَرَبُوا ظَهْرَكَ))

ترجمة الحديث: حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تنگی، آسانی، خوشی و ناخوشی اور ترجیحی سلوک کے باوجود امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا، اگرچہ وہ تیرا مال کھائے اور تیری پیٹھ پر مارے۔''

[1026] صحيح البخارى، كتاب الفتن، باب قول النبى ﷺ "سترون بعدى أموراً"، رقم: 7055، 7056، صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء، رقم: 1709/42 (4771)، صحيح ابن حبان: 4562.

شرح امیر کی سمع و اطاعت: امیر کی اطاعت نہایت لازم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ﴾ (النساء: ٥٩) مومنو! تم اللہ کی رسول کی اور اپنے امراء کی اطاعت کرو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کے ساتھ حاکم اور امیر کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے یعنی جس طرح اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت لازم ہے اس طرح ہر حالت تنگی، خوشی، چاہت، کراہت اور ترجیح کی صورت میں بھی امام کی اطاعت ضروری ہے بلکہ ایک روایت میں تو امیر کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت قرار دیا گیا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی درحقیقت اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ (بخاری ٧١٣٧، مسلم :١٨٣٥) سمع و اطاعت فقط معروف کاموں میں ہے۔ یہ بات ذہن نشین ہو کہ امیر کی اطاعت نیکی کے کاموں میں ہی ہے اگر امیر معصیت کا حکم دے تو اس کی اطاعت سے دستبردار ہونا لازم ہے۔

نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ، مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ.)) ''جب تک مسلمان شخص کو معصیت کا حکم نہ دیا جائے اس پر اس کے محبوب و مکروہ کاموں میں سمع و طاعت ضروری ہے۔ لیکن جب وہ معصیت کا حکم دیا جائے تو سمع اطاعت لازم نہیں ہے۔'' (بخاری:٧١٤٤، ابوداؤد:٢٦٢٦، ترمذی :١٧٠٧ ابن ماجه :٢٨٦٤: مسلم :١٨٣..)

[1027]...... حَدَّثَنَا الْحَوْطِيُّ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((مَنْ عَبَدَ اللَّهَ لا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَآتَى الزَّكَاةَ، وَسَمِعَ وَأَطَاعَ، فَإِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَإِنَّ لَهَا ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ))

ترجمة الحديث ابو راشد الحبرانی سے روایت ہے کہ حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ ان میں کھڑے ہوئے اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بیان فرمائی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور اس نے نماز قائم کی، زکوۃ ادا کی اور امام کی سمع و اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔''

[1027] حسن: مسند أحمد : 325/5، رقم : 22768، مسند البزار : 2704 وتقدم برقم : 968.

[1028]…… ثنا دُحَيْمٌ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ، وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ، وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ، وَأَنْ لا تُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ))

ترجمة الحديث حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے۔ اگر چہ تجھے تنگی ہو یا آسانی ہو، دل چاہتا ہو یا نہ چاہتا ہو اور اگر چہ تیرے خلاف ترجیحی سلوک ہی کیوں نہ ہو اور یہ بھی لازم ہے کہ حکمرانوں کے ساتھ مت جھگڑ۔''

[1029]…… حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَأَنْ لا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ.

ترجمة الحديث حضرت عبادة بن الوليد بن عبادة اپنے باپ سے وہ اپنے دادے سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی سمع واطاعت پر، تنگی اور آسانی میں خوشی و ناخوشی میں اور اگر چہ ہم پر ترجیحی سلوک ہو اور یہ کہ اہل حکومت سے ہم نہ جھگڑیں۔

[1030]…… حَدَّثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1031]…… ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

[1028] **حسن صحيح**: مسند أحمد: 321/5، رقم: 22735، مسند الشاميين للطبراني: 225.

[1029] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء، رقم: 1709/41 (4768)، سنن النسائي: 4154، مصنف ابن أبي شيبة: 464/7، رقم: 37257.

[1030] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء، رقم: (4770)، صحيح أبي عوانة: 7122.

[1031] **حسن صحيح**: سنن النسائي، كتاب البيعة، باب البيعة على القول بالحق، رقم: 4157، سنن ابن ماجه: 2866.

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[1032]...... حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ ، ثنا شُعْبَةُ ، ثنا سَيَّارٌ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[1033]...... حَدَّثَنَا أَبُو شُرَحْبِيلٍ ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَنْ عُبَادَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[1034]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي حَزْمٍ ، ثنا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَنْ عُبَادَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، نَحْوَهُ .

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

شرح: تنگی، آسانی، خوشی، ناخوشی، اور ترجیحی سلوک کے باوجود امیر کی اطاعت ضروری ہے حتی کہ اگر وہ رعایا کی پشت پر کوڑے لگائے اور ان کا مال ہتھیا لے تب بھی اطاعت امیر لازم ہے۔ امیر کی اطاعت کب تک لازم ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے حق میں دعا کرو اور وہ تمہارے حق میں خیر و برکت کی دعا کریں۔ اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہیں جن سے تم نفرت کرتے ہو اور جو تم سے نفرت کرتے ہیں، تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعن طعن کرتے ہیں۔“ راوی نے بیان کیا کہ ہم (صحابہ) نے عرض کیا: کیا اس صورت حال میں ہم ان سے اعلان جنگ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: ”نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے ہیں (اس وقت تک ان سے اعلان جنگ جائز نہیں ہے) خبردار! جس پر کوئی حاکم مقرر ہے اور وہ اسے معصیت کا ارتکاب کرتا دیکھے تو اس کے معصیت کے کاموں کو مکروہ جانے لیکن اس کی اطاعت سے ہرگز ہاتھ نہ کھینچے۔“ (مسلم: ۱۸۵۵)

اس طرح رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ((سَتَكُونُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ ، فَمَنْ عَرَفَ بَرِءَ ،

[1032] صحيح: سنن النسائى، كتاب البيعة، باب البيعة على الأثرة، رقم: 4159، مسند أحمد: 441/3، رقم: 15653، مسند البزار: 2700.

[1033] صحيح لغيره: تقدم برقم: 1026.

[1034] صحيح لغيره: انظر الحديث السابق.

وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: لَا، مَا صَلَّوْا)) ''عنقریب ایسے حکمران ہوں گے، تم جن کے معروف اور منکر کاموں کا کرو گے، سو جس نے معروف کام کی حمایت کی وہ (ان کی برائیوں سے) بری الذمہ ہے، جس نے (برائیوں کا) انکار کیا وہ سالم ہے لیکن جو ان سے راضی ہوا اور (ان کی برائیوں کی پیروی کی) وہ گھاٹے میں ہے'' (اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں۔'' (ان سے لڑنا جائز نہیں ہے۔) (مسلم: ١٨٥٤)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جو حکمران نماز کا اہتمام کرائیں اور خود نمازی ہوں ان کے خلاف بغاوت کرنا، ان سے نزاع کرنا اور ان سے لڑائی کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ جو حکمران واضح کفر کا ارتکاب کریں تو ان کے خلاف بغاوت کرنا، ان کی اطاعت سے ہاتھ کھینچنا اور ان سے منازعت جائز ہے۔ (صحیح بخاری: ٧٠٥٦) اور صحیح مسلم :١٧٠٩) میں آپ کا ارشاد گرامی ہے: إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحاً عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ'' کہ ائمہ المسلمین سے لڑائی جائز نہیں ہے ہاں اگر تم ان کا اعلانیہ کفر دیکھو، جس کے بارے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح ترین دلیل ہے (تو ان سے اعلان بغاوت جائز ہے۔)

کفر بواح کیا ہے: امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ کفر سے مراد معصیت کے کام ہیں اور برہان ہونے کا مطلب ہے کہ وہ ان چیزوں کا کفر کرے جنھیں تم دین کے ضروری احکام خیال کرتے ہو۔ سو حدیث کا مفہوم یہ ہوا کہ جب تک تم انہیں اسلام کے بنیادی ارکان کا انکار کرتے نہ دیکھ لو تب تک نہ ان کی حکمرانی میں تنازع کھڑا کرو اور نہ ان پر اعتراضات کرو۔ لیکن جب تم ان میں کھلا کفر دیکھو تو انہیں روکو اور تم جہاں بھی ہو حق بات کا پرچار کرو۔ البتہ ان کے خلاف خروج اور ان سے لڑائی باجماع المسلمین حرام ہے۔ اگرچہ وہ فاسق و ظالم ہی کیوں نہ ہوں۔ اہل سنت کا اس بات پر اجماع ہے کہ فسق کی وجہ سے حاکم معزول نہیں ہوگا۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ اس کے معزول نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ معزول ہونے سے فتنہ و فساد، خون ریزی اور آپس کی لڑائیوں کا خطرہ ہے اس لیے اس کا باقی رہنا اس کے معزول ہونے سے بہتر ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ کافر حکمران نہیں بن سکتا اور اگر حاکم سے کفر سرزد ہو تو وہ معزول ہو جائے ایسے ہی وہ حاکم بھی معزول ہوں گے جو نہ تو نماز قائم کرتے ہیں اور نہ اس کا اہتمام کرتے ہیں ایسے ہی بدعتی امام بھی معزول ہو جائے گا۔ (نووی: ٢١/ ٢٢٨)

[1035]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ، ثنا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى

[1035] صحيح: مسند أحمد: 318/5، رقم: 22716، مسند الشاشي: 1186.

السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي الْمَكْرَهِ وَالْمَنْشَطِ، وَالْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْأَثَرَةِ عَلَيْنَا، وَأَنْ نُقِيمَ أَلْسِنَتَنَا بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا، وَلَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

ترجمة الحديث: حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سننے اور اطاعت کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی خوشی، ناخوشی، عسر و یسر کے وقت اور ترجیحی سلوک کے باوجود اور یہ کہ ہم اپنی زبانوں سے حق بات کہیں ہم جہاں کہیں بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کے بارے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں۔

شرح: حق بات کی تلقین، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ادائیگی اس امت کا فریضہ خاص ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (آل عمران: ۱۱۰) تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔ یہ آیت عام ہے اور اس حکم میں عام وخاص، شاہ وگدا عوام وحکمران سبھی شامل ہیں لہٰذا حکمران اور امراء بھی کجی اختیار کریں، منکرات کے مرتکب ہوں تو انہیں منکرات سے روکنا اور برائیوں سے باز رکھنا اہل حق کا فرض ہے اور شریعت نے اس کام کو افضل جہاد قرار دیا ہے۔ فرمان نبوی ہے بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔" (الصحیحة: ۴۹۱، اسناد صحیح)

[1036]...... حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا أَخِي زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ، أَنَّ جَدَّهُ أَبَا سَلَامٍ أَخْبَرَهُ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَشْعَرِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَمَرَنِي اللّٰهُ بِهِنَّ: السَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْجَمَاعَةِ، وَالْهِجْرَةِ، وَالْجِهَادِ.

ترجمة الحديث: حضرت حارث الاشعری رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تمہیں پانچ کلمات کا حکم دیتا ہوں۔ جن کا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، وہ یہ ہیں: سننا، اطاعت کرنا، جماعت سے وابستہ رہنا، ہجرت پر قائم رہنا اور جہاد کرنا۔"

شرح: اس تاکیدی حکم میں پانچ چیزیں شامل ہیں: امیر کی سمع وطاعت جو ہر مسلمان پر لازم ہے، جماعت کو لازم پکڑنا، جماعت سے مراد صحابہ کرام، تابعین اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے سلف صالحین کی جماعت ہے۔

ہجرت کا حکم: اس سے مقصود فتح مکہ سے قبل مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت تھی۔ ایسے ہی دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف دارالبدعہ سے دارالسنہ کی طرف اور معصیت سے توبہ کی طرف ہجرت مراد ہے۔

جہاد: اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر جہاد جاری رکھنا، مسلمان امراء اور عوام الناس کا فرض ہے۔

[1036] صحيح: سنن الترمذی، کتاب الأمثال، باب ما جاء فی مثل الصلاة والصيام، رقم: 2863 مطولاً وقال: حسن صحيح غريب، مسند أحمد: 130/4، رقم: 17170، صحيح ابن خزيمة: 1895.

[1037]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَعَظَهُمْ يَوْمًا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً بَعْدَ صَلاةِ الْغَدَاةِ، ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ هَذِهِ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: ((أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ)).

ترجمة الحديث حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دن صبح کی نماز کے بعد بلیغ وعظ فرمایا جس سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل ڈر گئے۔ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو الوداعی وعظ معلوم ہوتا ہے، آپ ہمیں کوئی وصیت اور حکم کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔''

شرح تقویٰ، سمع واطاعت کی آپ ﷺ نے وصیت بھی کی ہے اور ان کے بارے میں آپ نے حکم بھی صادر فرمایا ہے سو بہترین معاشرت، اخروی کامیابی اور بلند درجات کے حصول کے لیے انہیں اپنانا ازحد ضروری ہے۔

[1038]...... ثنا الْحَوْطِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلاءِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْمُطَاعِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی طرح۔

[1039]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی طرح۔

[1040]...... ثنا حُعَيْنُ بْنُ حَسَنٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ

[1037] **صحيح**: سنن الترمذى، كتاب العلم، باب ما جاء فى الأخذ بالسنة واجتناب البدع، رقم: 2676 وقال: حسن صحيح، المعجم الكبير للطبرانى: 246/18، رقم: 618، ومسند الشاميين له: 1180

[1038] **صحيح**: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين، رقم: 42، مسند البزار: 4201، المعجم الكبير للطبرانى: 248/18، رقم: 622.

[1039] **صحيح**: السنة للمروزى: 69، المستخرج لأبى نعيم: 1.

[1040] **صحيح**: سنن أبى داؤد، كتاب السنة، باب فى لزوم السنة، رقم: 4607، مسند أحمد: 126/4، رقم: 17145.

بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو وَحُجْرِ بْنِ حُجْرٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

توجمة الحديث: مذکورہ بالا کی طرح۔

[1041]...... ثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ شَيْبَةَ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْحِمْصِيِّ، عَنْ شَعْوَذٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

توجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[1042]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

توجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[1043]...... حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنِ الْمُهَاصِرِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ. وَ

توجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[1044]...... حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

توجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[1045]...... وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْعِرْبَاضِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[1041] صحيح لغيره: المعجم الكبير للطبراني: 257/18، رقم: 642.

[1042] صحيح لغيره: البدع لمحمد بن وضاح: 54، المعجم الكبير للطبراني: 247/18، رقم: 620.

[1043] صحيح لغيره: المعجم الكبير للطبراني: 248/18، رقم: 623، ومسند الشاميين له: 697.

[1044] صحيح: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين، رقم: 43، مسند أحمد: 126/4، رقم: 17142.

[1045] صحيح لغيره: تاريخ دمشق لابن عساكر: 177/40، والحديث في المعجم الكبير للطبراني: 247/18، رقم: 621، وفيه خالد عن عمر عن العرباض ﷺ......، والمستدرك للحاكم: 96/1، رقم: 330، وفيه خالد عن عبدا الرحمٰن بن عمرو عن العرباض ﷺ.

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[1046]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: قَالَ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدٍ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَمْسًا عَلَى الطَّاعَةِ، وَاثْنَتَيْنِ عَلَى الْمَوَدَّةِ.

ترجمة الحديث: عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے پانچ مرتبہ طاعت پر اور دو مرتبہ موت پر رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔

[1047]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ آمَنَ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَأَدَّى الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، وَسَمِعَ وَأَطَاعَ، فَمَاتَ عَلَى ذَلِكَ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))

ترجمة الحديث: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایمان لانے کے بعد جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور اس نے فرضی نمازیں قائم کیں اور فرضی زکوٰۃ ادا کی اور رمضان کے روزے رکھے اور اس نے سنا اور اطاعت کی اور اسی پر فوت ہوا، اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔“

[1048]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو تَقِيٍّ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ، ثنا الْفُضَيْلُ بْنُ فَضَالَةَ، أَنَّ حَبِيبَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ، أَنَّ الْمِقْدَامَ حَدَّثَهُمْ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَطِيعُوا أُمَرَاءَكُمْ مَهْمَا كَانَ، فَإِنْ أَمَرُوكُمْ بِشَيْءٍ مِمَّا لَمْ آتِكُمْ بِهِ، فَهُوَ عَلَيْهِمْ، وَأَنْتُمْ مِنْهُ بِرَاءٌ، وَإِنْ أَمَرُوكُمْ بِشَيْءٍ مِمَّا جِئْتُكُمْ بِهِ فَإِنَّهُمْ يُؤْجَرُونَ عَلَيْهِ، وَتُؤْجَرُونَ عَلَيْهِ، ذَلِكُمْ بِأَنَّكُمْ إِذَا لَقِيتُمْ رَبَّكُمْ قُلْتُمْ: رَبَّنَا لَا ظُلْمَ. فَيَقُولُ: لَا ظُلْمَ. فَتَقُولُونَ: رَبَّنَا، أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رُسُلًا فَأَطَعْنَاهُمْ، وَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا خُلَفَاءَ فَأَطَعْنَاهُمْ، وَأَمَّرْتَ عَلَيْنَا أُمَرَاءَ

[1046] ضعيف: محمد بن اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے۔ مسند الشاميين للطبرانی: 1634، تاريخ دمشق لابن عساكر: 283/38.

[1047] ضعيف: محمد بن اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے۔ المعجم الكبير للطبرانی: 3443 ومسند الشاميين له: 1666، وله شاهد تقدم برقم: 1027.

[1048] ضعيف: عبد الحمید بن ابراہیم راوی ضعیف ہے نیز اس کا متابع بھی مجہول ہے۔ المعجم الكبير للطبرانی: 278/2، رقم: 658، ومسند الشاميين له: 1873، السنن الكبرىٰ للبيهقي: 158/8، 159، رقم: 16626.

فَأَطَعْنَاهُمْ. فَيَقُولُ: صَدَقْتُمْ، هُوَ عَلَيْهِمْ، وَأَنْتُمْ مِنْهُ بَرَاءٌ.

ترجمة الحديث: حضرت مقدام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے امراء جو بھی ہوں تم ان کی اطاعت کرو۔ اگر تمہیں اس بات کا حکم دیں جو میری شریعت کے خلاف ہو تو اس کا وبال ان پر ہے اور تم اس سے بری ہو اور اگر تمہیں ایسی چیز کا حکم دیں جو میری شریعت کے موافق ہو تو اس پر انہیں بھی اجر ملے گا اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔ یہ اس لیے کہ جب تمہاری اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی اور تم کہو گے: اے رب تعالیٰ! ظلم نہیں ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ بھی فرمائیں گے: ظلم نہیں ہوگا۔ تو لوگ کہیں گے: اے اللہ تعالیٰ! آپ نے ہماری طرف رسول کو بھیجا اور ہم نے ان کی اطاعت کی اور خلفا مقرر کیے تو ان کی بھی اطاعت کرتے رہے اور پھر جو ہم پر امراء مقرر کیے ان کی بھی اطاعت گزاری کرتے رہے تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم سچ کہتے ہو۔ ان پر اس کا وبال ہے اور تم اس سے بری ہو۔''

[1049]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ دُحَيْمٌ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، حَدَّثَنَا الْحَبِيبُ الْأَمِينُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَعْبُدُونَ اللَّهَ لَا تُشْرِكُونَ بِهِ شَيْئًا، وَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَأَنْ تَسْمَعُوا وَتُطِيعُوا))

ترجمة الحديث: ابومسلم الخولانی سے روایت ہے کہ ہمیں عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی جو کہ محبت کے لائق اور امانت دار ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور پانچ نمازیں پڑھو اور یہ کہ سنو اور اطاعت کرو۔''

شرح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کردہ فرائض کی تعمیل کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: ''جو ان فرائض کو بجا لائے گا اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔'' (السنه لا بن ابی عاصم)

[1050]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ النَّصْرِيِّ، عَنْ ثُمَيْلٍ الْأَشْعَرِيِّ - وَكَانَ صَاحِبَ أَبِي الدَّرْدَاءِ - أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُخْبِرًا، فَقَالَ: ((إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ لِعَاصٍ، إِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ نَاكِثٌ بَيْعَتَهُ، لَقِيَهُ وَهُوَ أَجْذَمُ. وَمَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ شِبْرًا مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ خَلَعَ

[1049] ولید بن مسلم کی متابعت مروان بن محمد نے کی ہے۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب کراهة المسألة للناس، رقم: 1043 (2403)، سنن أبی داؤد: 1642، سنن النسائی: 461، سنن ابن ماجه: 2867.

[1050] ضعیف: ثمیل الأشعری راوی مجہول ہے، دوسری سند میں انقطاع ہے۔ مسند الشامیین للطبرانی: 2562، تاریخ دمشق لابن عساکر: 161/11.

رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ. وَمَنْ أَصْبَحَ لَيْسَ عَلَيْهِ أَمِيرُ جَمَاعَةٍ وَلَا لِأَمِيرِ جَمَاعَةٍ عَلَيْهِ طَاعَةٌ، بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً. وَلِوَاءُ الْغَادِرِ عِنْدَ اسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

ترجمة الحديث: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں خبر دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: ''جنت گنہگار کے لیے حلال نہیں ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملا اور وہ اپنی بیعت کو توڑنے والا ہوا، اس کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات اس حال میں ہوگی کہ اس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں گے اور جو کوئی ایک بالشت جان بوجھ کر امام کی اطاعت سے نکل گیا، اس نے اسلام کے کڑے کو اپنی گردن سے اتار دیا اور جس شخص نے صبح کی اور اس پر کسی امیر کی بیعت نہیں تھی اور نہ کسی جماعت کے امیر کی اطاعت کرتا تھا، اللہ تعالیٰ اس کو زمانہ جاہلیت کی موت ماریں گے اور قیامت کے دن ایسے دھوکے باز کی دبر کے پاس جھنڈا لگا ہوگا۔''

[1051]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنِي عَمِّي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْمَعْ وَأَطِعْ، وَإِنْ صَلَّيْتَ وَرَاءَ أَسْوَدَ))

ترجمة الحديث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو سن اور اطاعت کر اگرچہ تو کسی سیاہ رنگ والے کے پیچھے نماز پڑھے۔''

[1052]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ.

ترجمة الحديث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے دوست (محمد ﷺ) نے وصیت کی کہ میں سنوں اور اطاعت کروں۔

شرح: امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ امیر کی سمع وطاعت فرض ہے اگرچہ وہ کم تر نسبت والا ہو حتیٰ کہ وہ سیاہ فام غلام ہو جس کے اعضاء کٹے ہوئے ہوں، اس کی بھی اطاعت واجب ہے۔ غلام کی امارت تب مقصود ہے، جب کوئی حاکم اسے امیر بنا دے یا وہ غلام اپنی طاقت اور اپنے پیروکاروں کے بل بوتے پر علاقے فتح کر لے، البتہ اختیاری صورت میں اسے حاکم بنانا جائز نہیں ہے بلکہ حاکمیت کے لیے حریت شرط ہے۔ (نووی: ۱۲/ ۲۲٤)

[1051] **صحيح لغيره:** مسند البزار: 3894.

[1052] صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب وجوب طاعة الأمراء، رقم: 1837 (4755)، سنن ابن ماجه: 2862، مسند أحمد: 161/5، رقم: 21428، صحيح أبي عوانة: 1526

[1053]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَالْإِسْلَامَ، فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ))

ترجمة الحديث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے جماعت اور اسلام کو چھوڑ دیا اس نے اسلام کے کڑے کو اپنی گردن سے اتار دیا۔''

شرح: جو شخص امیر جماعت کی اطاعت سے نکل جائے یا اسلامی جماعت سے علیحدگی اختیار کر لے تو وہ گمراہ اور ہلاک ہو جاتا ہے اور اس چوپائے کی طرح ہو جاتا ہے جس نے اپنا پٹا کھول لیا ہو تو پھر وہ ہلاکت اور ضائع ہونے سے محفوظ نہیں رہتا۔ (عون المعبود: ۱۳/ ۷۳)

[1054]...... ثنا الْأَنْبَارِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ خَالَفَ الْجَمَاعَةَ))، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی نے جماعت کی مخالفت کی'' اور پھر مذکورہ روایت ذکر کی۔

[1055]...... ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ نُبَاتَةَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْمَعْ وَأَطِعْ لِمَنْ كَانَ عَلَيْكَ))

ترجمة الحديث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو تجھ پر حکمران مقرر ہو یا امیر بنے اس کی بات سن اور اطاعت کر۔''

شرح: ہر عالی و دنی نسب، سفید سیاہ غلام امیر کی اطاعت ضروری ہے اس میں معاشرتی استحکام بھی ہے اور اخروی نجات کا حصول بھی ہے۔

[1056]...... حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ السَّامِعَ الْمُطِيعَ

[1053] حسن: سنن أبی داؤد، كتاب السنة، باب فی قتل الخوارج، رقم: 4758، مسند أحمد: 180/5، رقم: 21561 وتقدم برقم: 892.

[1054] حسن: انظر الحديث السابق.

[1055] صحيح لغيره: المعجم الأوسط للطبرانی: 4369 ومسند الشاميين: 2711.

لا حُجَّةَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ السَّامِعَ الْعَاصِيَ لا حُجَّةَ لَهُ))

توجمة الحديث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سننے والے مطیع و فرمانبردار پر کوئی حجت نہیں ہے۔ اسی طرح سننے والے نافرمان کے لیے کوئی حجت نہیں ہے۔''

شرح قیامت کے دن سامع و مطیع کے خلاف کوئی دلیل نہیں ہوگی امیر کی بات سن کر نافرمانی کرنے والے کے حق میں نہ کوئی دلیل ہوگی اور نہ اسے کوئی عذر فائدہ مند ہوگا۔

[1057]...... ثنا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، حَدِيثَيْنِ: أَحَدُهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَالْآخَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ إِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً))

توجمة الحديث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص فوت ہوا اور اس پر کسی امام (خلیفہ) کی بیعت نہیں تھی (بشرطیکہ خلیفہ موجود ہو) تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

شرح یہ تب ہے جب خلیفۃ المسلمین موجود ہو۔

[1058]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا شَاذَانُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ وَلَا طَاعَةَ عَلَيْهِ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ خَلَعَهَا بَعْدَ عَقْدِهِ إِيَّاهَا، لَقِيَ اللهَ وَلَا حُجَّةَ لَهُ))

توجمة الحديث حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص فوت ہوا اور اس پر کسی کی اطاعت نہیں تھی وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور جس نے بیعت کرنے کے بعد اس کو توڑ دیا اس کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی جب کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔''

[1059]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا رَاشِدُ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى: ((إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ لِعَاصٍ))

[1056] صحيح: مسند أحمد: 96/4، رقم: 16875، المعجم الكبير للطبراني: 366/19، رقم: 861 ومسند الشاميين له: 2157.

[1057] حسن: مسند أحمد: 96/4، رقم: 16876، مسند أبي يعلى: 7375، صحيح ابن حبان: 4573.

[1058] ضعيف: عاصم بن عبید اللہ راوی ضعیف ہے۔ مصنف ابن أبي شيبة: 457/7، رقم: 37200، والحديث في مسند أحمد: 445/3، رقم: 15681.

[1059] ضعيف: راشد بن داؤد الصعانی راوی ضعیف ہے۔ مسند أحمد: 275/5، رقم: 22364، مسند البزار: 4174، المعجم الكبير للطبراني: 1436.

ترجمة الحدیث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال کو یہ حکم دیا کہ لوگوں میں منادی کریں کہ نافرمان کے لیے جنت حلال نہیں ہے۔

[1060]...... حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي أَبُو هَانِءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُسْأَلُ عَنْهُمْ: رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، وَعَصَى إِمَامَهُ، وَمَاتَ عَاصِيًا.

ترجمة الحدیث: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے بھی نہیں: جماعت چھوڑ جانے والا اور اپنے امام کی نافرمانی کرنے والا اور نافرمانی کی حالت میں فوت ہو جانے والا۔''

[1061]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ، أَلَا فَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ، وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ، وَأَطِيعُوا أُمَرَاءَكُمْ، تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ))

ترجمة الحدیث: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی امت ہے، خبردار تم اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرو اور پانچ نمازیں پڑھو اور اپنے مہینے کے روزے رکھو اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے دل کی خوشی سے اور تم اپنے امراء کی اطاعت کرو، تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

شرح: تم فرض نمازیں ادا کرو رمضان کے روزے رکھو، خوشی سے اپنے اموال کی زکوٰۃ دو اور امراء کی اطاعت کرو، اس کے عوض اللہ تعالیٰ تمہیں حتمی طور پر جنت الاٹ کریں گے۔ یہ جنت کے حصول کا آسان ترین نسخہ ہے۔

[1062]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ، وَهُوَ يَقُولُ: ((إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ

[1060] صحيح: مسند أحمد: 19/6، رقم: 23943، الأدب المفرد للبخاری: 590، وتقدم برقم: 900.

[1061] حسن صحيح: سنن الترمذی، كتاب الصلاة، باب منه، رقم: 616، وقال: حسن صحيح، المعجم الكبير للطبرانی: 7535، ومسند الشاميين له: 834، والحديث فی ......

[1062] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء، رقم: 1838 (4760)، سنن النسائی: 4197، سنن ابن ماجه: 2861.

مُجَدَّعٌ، فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ))

ترجمة الحديث حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ خطبہ میں یہ فرما رہے تھے: ''اگر چہ تم پر اس طرح کا حبشی غلام امیر بنایا جائے جس کا ناک کٹا ہوا ہو، تم اس کی بات سنو اور اطاعت کرو، جب تک وہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق چلاتا رہے۔''

[1063]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ الْأَحْمَسِيَّةِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ مُتَلَفِّعًا بِهَا، وَهُوَ يَقُولُ: ((إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ، فَاسْمَعُوا لَهُ مَا أَقَامَ بِكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))

ترجمة الحديث حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا جب کہ آپ ﷺ پر ایک چادر تھی جیسے آپ نے لپیٹ رکھا تھا آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اگر تم پر کوئی حبشی اعضاء کٹا غلام بھی امیر بنا دیا جائے تو اس کی بات سنو اور مانو جب تک وہ کتاب اللہ کو تم میں قائم رکھے۔''

[1064]...... ثنا هُدْبَةُ، ثنا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً))

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اطاعت سے نکل گیا اور اس نے جماعت کو چھوڑ دیا وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

شرح امام کی اطاعت تب تک لازم ہے جب تک وہ کتاب و سنت کو نافذ العمل قرار دے، دوسری احادیث میں وضاحت ہے کہ جب تک وہ نماز قائم رکھے اور تم اس میں واضح کفر نہ دیکھ لو، اس وقت تک اس کی اطاعت لازم ہے۔ اس میں اسلامی سلطنت کا استحکام اور فتنہ و فساد اور باہمی اختلافات کی بیخ کنی مقصود ہے۔

[1065]...... ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَغْرَاءَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ مُجَاهِدٍ، وَمَعَنَا مَيْمُونُ بْنُ أَبِي شَبِيبٍ، وَأَبُو صَالِحٍ، فَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ

[1063] صحيح: سنن الترمذی، كتاب الجهاد، باب ما جاء فی طاعة الإمام، رقم: 1706 وقال: حسن صحيح، مسند أحمد: 402/6، رقم: 27266، مصنف ابن أبی شيبة: 419/6، رقم: 32538.

[1064] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين، رقم: 1848 (4788)، سنن النسائی: 4119، مسند أحمد: 396/2، رقم: 7944.

[1065] صحيح لغيره: علل الدارقطنی: 132/10 تعليقاً، سنن ابن ماجه: 3، مسند أحمد: 252/2، رقم: 7434.

عَصَانِی فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ، وَمَنْ أَطَاعَ الْأَمِیرَ فَقَدْ أَطَاعَنِی، وَمَنْ عَصَی الْأَمِیرَ فَقَدْ عَصَانِی))

ترجمة الحدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

شرح: ایسے لوگوں کی موت جاہلیت کی طرز پر ہوگی کیونکہ دور جاہلیت میں بھی لوگوں کا کوئی امیر نہیں تھا۔

[1066]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ أَطَاعَ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي، وَالْأَمِيرُ مِجَنٌّ))

ترجمة الحدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی۔ اس نے میری نافرمانی کی اور امیر ڈھال ہوتا ہے۔

[1067]...... ثنا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وابْنُ كَاسِبٍ، قَالَا: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي))

ترجمة الحدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کے حکم کو مانا اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کے حکم کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

[1068]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، ثنا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَا زِيَادٌ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ

[1066] صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب وجوب طاعة الأمراء، رقم: 1835 (4751)، سنن النسائی، كتاب الإستعاذة، باب الإستعاذة من فتنة المحيا، رقم: 5512، مسند أحمد: 386/2، رقم: 9015.

[1067] صحيح البخاری، كتاب الأحكام، باب قول الله تعالىٰ (وأطيعوا الله وأطيعوا الرسول)، رقم: 7137، صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء، رقم: 1835 (4749)، مصنف عبد الرزاق: 20279.

أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي))

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی گویا اس نے میری نافرمانی کی۔''

شرح: اولوالامر سے مراد: سلف وخلف میں سے جمہور مفسرین وفقہاء وغیرہ کا قول ہے کہ اولوالامر سے مراد حکمران وامراء ہیں ایک قول کے مطابق اس سے مراد علماء اور ایک دوسرے قول کے مطابق مقصود علماء اور امراء ہیں، نیز جو کہتے ہیں کہ اس سے مراد فقط صحابہ کرام ہیں وہ غلطی پر ہیں امیر کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر کی اطاعت کا حکم دیا ہے، لہٰذا اطاعت لازم قرار پائی ہے۔(نووی ۱۲/ ۲۲۳)

[1069]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا نَسْأَلُكَ عَنْ طَاعَةِ مَنِ اتَّقَى، وَلَكِنْ مَنْ فَعَلَ وَفَعَلَ، فَذَكَرَ الشَّرَّ. فَقَالَ: ((اتَّقُوا اللّٰهَ، وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا))

ترجمة الحديث: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے اس کی اطاعت کا نہیں پوچھتے جو متقی پرہیزگار ہے لیکن ہم تو اس امیر کا پوچھتے ہیں جو ایسے ایسے کام کرے اور شر کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، سنو اور اطاعت کرو۔''

[1070]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، وَالْحُصَيْنُ بْنُ الْبَزَّارِ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْصِنِي. قَالَ: ((اعْبُدِ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكْ

[1068] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب طاعة الأمراء، رقم: 1835 (4750)، سنن النسائی: 4198، مسند أحمد: 511/2، رقم: 10637.

[1069] ضعیف: عثمان بن قیس اور اس کا والد مجہول ہیں تاہم اس کے کئی شوائد ہیں۔ معرفة الصحابة لأبی نعيم: 5863، التاريخ الكبير للبخاری: 43/7، المعجم الكبير للطبرانی: 101/17، رقم: 240.

[1070] حسن: شرح مشكل الآثار للطحاوی: 2658، المستدرك للحاكم: 51/1، رقم: 165، شعب الإيمان للبيهقی: 3690.

بِهِ شَيْئًا، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ، وَآتِ الزَّكَاةَ، وَصُمْ رَمَضَانَ، وَحَجَّ الْبَيْتَ، وَاعْتَمِرْ، وَاسْمَعْ وَأَطِعْ، وَعَلَيْكَ بِالْعَلَانِيَةِ، وَإِيَّاكَ وَالسِّرَّ))

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز پڑھو، زکاۃ ادا کرو، حج اور عمرہ کرو، سنو اور اطاعت کرو، اور اعلانیہ کام کرو اور پوشیدہ کام کرنے سے بچو۔

[1071]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنَا رُزَيْقٌ مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ. وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ)) . قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ، أَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ، فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ، فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا يَنْزِعَنْ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ))

ترجمة الحديث: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے بہترین ائمہ وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں اور تم ان کے لیے دعائیں کرو اور وہ تمہارے لیے دعائیں کریں اور تمہارے شریر ائمہ وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں اور انہیں تم لعنت کرو اور وہ تمہیں لعنت کریں۔'' ہم نے عرض کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ان سے لڑائی نہ لڑیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم رکھیں ہاں البتہ جس شخص پر کوئی والی بنا اور وہ کوئی ایسا کام دیکھتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پائی جاتی ہے تو وہ اس کی معصیت کے کام کو تو ناپسند کرے لیکن اس کی اطاعت سے اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔''

[1072]...... ثنا يَعْقُوبُ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي رُزَيْقٌ مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمِّي عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ. قَالَ ابْنُ جَابِرٍ: فَقُلْتُ لِرُزَيْقٍ: يَا أَبَا الْمِقْدَامِ، بِاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتَ هَذَا

[1071] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب خيار الأئمة وشرارهم، رقم: 1855 (4804)، مسند أحمد 24/6، رقم: 23981، صحيح ابى عوانة: 7186.

[1072] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب خيار الأئمة وشرارهم، رقم: 1855/66 (4805)، سنن الدارمى: 2839، مسند البزار: 2752.

الْحَدِيثَ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ؟ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَحَلَفَ عَلَى ذَلِكَ بِاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت مسلم بن قرظہ کہتے ہیں میں نے اپنے چچا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے یہی روایت ذکر کرتے ہیں۔ ابن جابر نے کہا: میں نے زریق سے کہا اے ابو المقدام! کیا آپ نے یہ حدیث مسلم بن قرظہ سے اور انہوں نے عوف بن مالک سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ تو وہ قبلہ رخ ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہا کہ انہوں یہ حدیث ان سے سنی ہے۔

شرح: بہترین حکمران وہ ہیں جو رعایا سے محبت کرتے ہیں اور رعایا ان سے محبت کرتی ہے چونکہ حکمرانی میں کبر ونخوت کا نشہ ہوتا ہے، لہٰذا اکثر حکمران اپنی رعونت کے سبب رعایا کو بھیڑ بکریاں سمجھتے ہیں اور ان کے حقوق و اموال غصب کر کے اپنی صہوانی ہوس کو تسکین دیتے ہیں، اس سے حکمران طبقے اور عوام میں فاصلے بڑھتے ہیں، جس سے بغض و عناد کینہ اور انتشار پھیلتا ہے۔ پھر دونوں اطراف سے زیادتیاں ہوتی ہیں اور اعتماد کی فضا اُٹھ جاتی ہے جس سے شکوک و شبہات غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں، جو معاشرتی استحکام ملکی تحفظ کے لیے نہایت نقصان دہ ہے اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے حکمران طبقے کو رعایا پر نرمی برتنے کی تلقین کی ہے۔ سو حکمران طبقے کو آپ ﷺ کے حکم کی پاسداری کرنی چاہیے تاکہ ان کے اور عوام کے درمیان اعتماد کی فضا قائم رہے اور عوام اور حکمران ایک دوسرے کی دعاؤں کی تاثیر سے رحمت ایزدی کے مستحق قرار پائیں۔

[1073]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبِي، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، وَكَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، وَعَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ، وَالْمِقْدَامِ، وَأَبِي أُمَامَةَ، وَنَفَرٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَذَا الْأَمْرُ أَلا فِي قَوْمِكَ، فَأَوْصِهِمْ بِنَا. فَقَالَ لِقُرَيْشٍ: ((إِنِّي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ، أَنْ لا تَشُقُّوا عَلَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي))، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: ((إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ، فَأَدُّوا إِلَيْهِمْ طَاعَتَهُمْ، فَإِنَّ الْأَمِيرَ مِثْلُ الْمِجَنِّ يُتَّقَى بِهِ، فَإِنْ أَصْلَحُوا وَأَمَرُوكُمْ بِخَيْرٍ فَلَهُمْ وَلَكُمْ، وَإِنْ أَسَاؤُوا وَأَمَرُوكُمْ بِهِ فَعَلَيْهِمْ وَلَا عَلَيْكُمْ، وَأَنْتُمْ مِنْهُ بُرَاءُ، وَإِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ)). ثُمَّ يَقُولُونَ: إِنَّا سَمِعْنَا الرَّسُولَ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ.

[1073] ضعیف: محمد بن اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے، تاہم ابوداؤد کی مختصر روایت اس کی متابعت کی وجہ سے حسن ہے۔ سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في النهي عن التجسس، رقم: 4889 مختصراً جداً، المعجم الكبير للطبراني: 7515، ومسند الشاميين له: 1645.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت جبیر بن نفیر کثیر بن مرہ، عمرو بن اسود، مقدام، ابو امامہ اور دوسرے کئی فقہاء سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ حکومت و خلافت تو آپ ﷺ کی قوم قریش میں ہی چلے گی اس لیے آپ ہمارے متعلق انہیں کوئی وصیت فرما دیں تو آپ ﷺ نے قریش سے فرمایا: ''میں تمہیں اللہ کی فکر دلا کر کہتا ہوں کہ تم میرے بعد میری امت پر مشقت نہ ڈال دینا'' پھر لوگوں سے فرمایا: ''میرے بعد امراء ہوں گے تم ان کی اطاعت کرنا کیونکہ امیر ڈھال کی طرح ہوتا ہے جس کے ذریعے بچا جاتا ہے، سو اگر وہ اصلاح کریں اور تمہیں خیر کا حکم دیں تو انہیں اور تمہیں دونوں کو فائدہ ہے، اور اگر وہ برے کام کریں اور تمہیں بھی برائی کا حکم دیں تو ان پر ہی گناہ ہے، تم پر نہیں، تم اس سے بری ہو اور امیر اگر لوگوں میں شک وشبہ تلاش کرے گا تو انہیں خراب کر دے گا۔'' پھر وہ تمام لوگ کہنے لگے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بات فرماتے سنا ہے۔

[1074]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: ((أَلَا أَرَاكَ نَائِمًا فِيهِ؟)) . فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ غَلَبَتْنِي عَيْنِي . قَالَ: ((كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهُ؟)) فَقُلْتُ: آتِي أَرْضَ الشَّامِ، الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الْمُبَارَكَةَ . قَالَ: ((كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهُ؟)) قَالَ: مَا أَصْنَعُ، أَضْرِبُ بِسَيْفِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ وَأَقْرَبَ رُشْدًا)) -قَالَهَا مَرَّتَيْنِ- ((تَسْمَعُ وَتُطِيعُ، وَتَنْسَاقُ كَيْفَ سَاقُوكَ))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد مدینہ میں سویا ہوا تھا۔ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ نے اپنا پاؤں مجھے مارا اور فرمایا: ''تو یہاں سویا ہوا ہے۔'' میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میری آنکھیں مجھ پر غالب آ گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس وقت کیا کرے گا جب تو یہاں سے نکال دیا جائے گا۔'' میں نے کہا: میں شام کی مقدس سرزمین میں چلا جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تجھے وہاں سے بھی نکال دیا پھر تو اس وقت کیا کرے گا؟'' میں نے کہا: میں نے کیا کرنا ہے؟ اے رسول اللہ ﷺ! میں اپنی تلوار کے ساتھ ماروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس سے بہتر کام پر تیری رہنمائی نہ کروں جو اس سے رشد کے قریب ترین ہے۔'' (آپ ﷺ نے یہ دو مرتبہ فرمایا) کہ سننا اور اطاعت کرنا اور وہ جہاں بھی لے جائیں ان کے ساتھ چلنا۔

[1074] ضعيف: ابوحرب کا چچا مجہول وغیر معروف ہے۔ مسند أحمد: 156/5، رقم: 21382، صحيح ابن حبان: 6668، تاريخ دمشق لابن عساكر: 146/1.

[1075]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى ابْنِ مُطِيعٍ زَمَانَ الْفِتْنَةِ، وَقَالَ: قَرِّبُوا إِلَى أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وِسَادَةً، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّمَا جِئْتُ لِأُخْبِرَكَ بِكَلِمَتَيْنِ سَمِعْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نَزَعَ يَدَهُ مِنْ طَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُجَّةٌ، وَمَنْ مَاتَ مُفَارِقًا لِلْجَمَاعَةِ فَإِنَّهُ يَمُوتُ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً))

[1075] صحيح: مسند أحمد: 93/2، رقم: 5672، صحيح ابن حبان: 4578، والحديث وصحيح مسلم: 1851 (4793) وتقدم برقم: 91.

ترجمة الحديث حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ابن مطیع کے پاس گئے جب فتنے کا زمانہ تھا۔ اس نے کہا ابوعبدالرحمٰن کے تکیہ قریب کرو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صرف دو باتیں بیان کرنے کے لیے تمہارے پاس آیا ہوں۔ جو دونوں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھیں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جس شخص نے اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیا قیامت کے دن اس کے لیے کوئی حجت نہیں ہوگی اور جو شخص جماعت کو چھوڑ کر مرے تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا۔“

شرح روز قیامت امیر کی اطاعت چھوڑنے والے کے پاس نہ تو کوئی حجت ہوگی اور نہ اس کا کوئی عذر قبول ہوگا جب کہ اطاعت گزار کے پاس اطاعت ہی کافی دلیل ہوگی اور جماعت المسلمین سے علیحدگی اختیار کرنے والا جاہلیت کی موت مرے گا۔“

[1076]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، ثنا مَعْنٌ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث اس حدیث کو امام صاحب کے شیخ یعقوب نے درج ذیل سند سے ذکر کیا ہے۔

[1077]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُونُ أُمَرَاءُ تَلِينُ لَهُمُ الْجُلُودُ، وَلَا تَطْمَئِنُّ إِلَيْهِمِ الْقُلُوبُ، ثُمَّ يَكُونُ أُمَرَاءُ تَشْمَئِزُّ مِنْهُمُ الْقُلُوبُ، وَتَقْشَعِرُّ مِنْهُمُ الْجُلُودُ)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا، مَا أَقَامُوا الصَّلَاةَ))

[1076] صحيح: انظر الحديث السابق.

[1077] ضعيف: ولید راوی مجہول ہے۔ مسند أحمد: 28/3، رقم: 11224، مسند أبي يعلى: 1300، شعب الإيمان للبيهقي: 7100، وانظر ما تقدم برقم: 1071.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ امراء اس طرح کے ہوں گے جن کے لیے چمڑے تو نرم ہوں گے لیکن ان سے دل مطمئن نہیں ہوں گے، پھر ان کے بعد کچھ امراء ہوں گے جن سے دل تنگ ہوں گے اور رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔'' ایک آدمی نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ نماز قائم رکھیں (اس وقت تک لڑائی نہیں کرنی۔)''

[1078]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنِ الْفُرَاتِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا مَاتَ نَبِيٌّ قَامَ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي)). قَالَ رَجُلٌ: فَمَا يَكُونُ بَعْدَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((تَكُونُ خُلَفَاءُ، وَتَكْثُرُ)). قَالَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((أَوْفُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، فَأَدُّوا إِلَيْهِمُ الَّذِي لَهُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَنِ الَّذِي لَكُمْ))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل کی سرداری وسیاست کیا کرتے تھے۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کا قائم مقام بن جاتا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' ایک آدمی نے سوال کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے بعد کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کثرت کے ساتھ خلفاء ہوں گے۔'' اس نے کہا۔ پھر ہمیں کیا حکم ہے۔؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم پہلے کی بیعت پوری کرنا، پھر دوسرے کی، تم ان کے حقوق پورے کرنا اور تمہارے حقوق کے بارے اللہ تعالیٰ خود ان سے سوال کریں گے۔''

شرح بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرام کرتے تھے۔ بنی اسرائیل کی حکومت کی زمام کار انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ تھی وہی بطور حکمران سلطنت کے انتظامی امور چلاتے تھے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ آخری نبی ہیں لہٰذا آپ کے بعد خلافت وامارت کا دور ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق اس امت میں بکثرت خلیفہ ہوں گے اور ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرے خلیفہ کی بیعت ممنوع ہے بلکہ احادیث میں ہے کہ خلیفہ کی موجودگی میں کوئی شخص خلافت کا دعویٰ کرے تو پہلے خلیفہ کی بیعت کو نبھاؤ اور دوسرے مدعی خلافت کی گردن اڑا دو۔

[1079]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْبَزَّارِ، حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنِ ابْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ أَبُو ذَرٍّ إِلَى الرَّبَذَةِ، لَقِيَهُ رَكْبٌ مِنْ أَهْلِ

[1078] صحيح البخاری، كتاب أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بنی اسرائيل، رقم: 3455، صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب بالوفاء ببيعة الخليفة، رقم: 1842 (4773)، صحيح ابن حبان: 6249.

[1079] صحيح: نحوه فی تاريخ دمشق لابن عساكر: 106/62، 107، من طريق آخر وسنده ضعيف، وانظر ما تقدم برقم: 1019.

الْعِرَاقِ، فَقَالُوا: يَا أَبَا ذَرٍّ، قَدْ بَلَغَنَا الَّذِي صُنِعَ بِكَ، فَاعْقِدْ لِوَاءً يَأْتِكَ رِجَالٌ مَا شِئْتَ. قَالَ: مَهْلًا مَهْلًا يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((سَيَكُونُ بَعْدِي سُلْطَانٌ فَأَعِزُّوهُ. مَنِ الْتَمَسَ ذُلَّهُ ثَغَرَ ثُغْرَةً فِي الْإِسْلَامِ، وَلَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ تَوْبَةٌ حَتَّى يُعِيدَهَا كَمَا كَانَتْ))

ترجمة الحديث حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ربذہ کی طرف نکلے تو ان کو اہل عراق کا ایک قافلہ ملا انہوں نے کہا اے ابوذر رضی اللہ عنہ! ہمیں وہ تمام خبریں پہنچ چکی ہیں جو آپ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ آپ اپنا جھنڈا اٹھائیں تو آپ کے پاس جتنے چاہیں آدمی جمع ہو سکتے ہیں (پھر خلفاء کے خلاف تحریک کھڑی ہو گی)۔ انہوں نے کہا: اے اہل اسلام رک جاؤ ٹھہر جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میرے بعد کچھ بادشاہ ہوں گے تم ان کی عزت کرنا اور جو کوئی بادشاہ کو ذلیل کرنا چاہے گا تو وہ اسلام میں رخنہ ڈالے گا۔ اس کی اس وقت تک توبہ قبول نہ ہوگی جب تک کہ وہ اس کو بند کر کے اسے پہلے کی مانند نہ کر دے گا۔

[1080]...... حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ، قَاضِي عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ لِدَيْنٍ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْأَشْعَرِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَمَسَّكُوا بِطَاعَةِ أَئِمَّتِكُمْ، لَا تُخَالِفُوهُمْ، فَإِنَّ طَاعَتَهُمْ طَاعَةُ اللّٰهِ، وَإِنْ مَعْصِيَتَهُمْ مَعْصِيَةُ اللّٰهِ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَحْسَبُهُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعِيدٍ الْأَزْدِيَّ.

[1081] صحيح لغيره: جزء ابن ثرثال: 204 والحديث في صحيح مسلم: 1851 (4793).

ترجمة الحديث حضرت ابولیلیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے ائمہ کی اطاعت کو اپنائے رکھو اور ان کی مخالفت نہ کرنا کیونکہ ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔“

[1081]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ الرَّازِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ مَا كَانَ، أَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَلْقَى لَهُ وِسَادَةً، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنِّي لَمْ أَجِئْكَ لِأَجْلِسَ، وَلَكِنْ جِئْتُكَ لِأُحَدِّثَكَ حَدِيثَيْنِ سَمِعْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ نَكَثَ صَفْقَتَهُ فَلَا حُجَّةَ لَهُ، وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ مُفَارِقٌ لِلْجَمَاعَةِ فَمَوْتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ))

[1080] ضعيف جداً: محمد بن ابی قیس، محمد بن سعید المصلوب کذاب ہے اس کی متابعت ابوعمرو العبسی نے کی ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 374/22، رقم: 936، الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم: 2511.

ترجمة الحديث: نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب عبداللہ بن مطیع کا واقعہ ہوا تو ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عمر تشریف لائے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا تو انہوں نے ان کے لیے تکیہ لگا دیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کے پاس بیٹھنے کے لیے نہیں آیا، میں تو آپ کو دو حدیثیں سنانا چاہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کسی نے بیعت کو توڑ دیا اس کے لیے کوئی حجت نہ ہوگی اور جو شخص اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ جماعت سے جدا ہونے والا ہے تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

[1082]...... قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ. وَهُوَ يَزِيدُ بْنُ أَسْلَمَ أَشْبَهُ.

ترجمة الحديث: امام ابوبکر کہتے ہیں کہ مغیرہ بن عبداللہ نے اس روایت کو ابن عجلان عن زید بن اسلم سے بیان کیا ہے جبکہ یزید اسلم زیادہ درست معلوم ہوتا ہے۔

[1083]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ، ثنا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَيَكُونُ أُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ عَرَفَ بَرِءَ، وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)). قَالُوا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا، مَا صَلَّوْا))

ترجمة الحديث: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب کچھ اس طرح کے امراء ہوں گے جن سے تم کچھ اچھے اور کچھ برے کام دیکھو گے تو جس نے اچھا کام پہچانا تو وہ بری ہو گیا اور جو برائی کا انکار کرے گا تو وہ سلامت رہے گا اور لیکن جو راضی ہو گیا اور اس نے پیروی کی۔'' (وہ نہیں بچے گا) لوگوں نے کہا: کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔''

[1084]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، وبِنْدَارٌ، قَالَا: ثنا غُنْدَرٌ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

ترجمة الحديث: حضرت علقمہ بن وائل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن یزید رضی اللہ عنہ

[1082] صحيح: مسند أحمد: 93/2، رقم: 5676، وتقدم برقم: 1075.

[1083] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب الإنكار على الأمراء، رقم: 1854 (4800)، سنن أبي داؤد: 4761، مسند أحمد: 302/6، رقم: 26577.

[1084] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب في طاعة الأمراء، رقم: 1846 (4782)، سنن الترمذي: 2199، صحيح أبي عوانة: 7152.

نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اے نبی اللہ ﷺ! آپ بتائیں اگر ہم پر امراء مقرر ہو جائیں (پھر باقی حدیث ذکر کی)

شرح ائمہ المسلمین کی سمع و طاعت ہر کلمہ گو شخص پر لازم ہے ان کے ارتکاب پر ان کی اصلاح کی جائے ان کے کار خیر پر تعاون کیا جائے اور جب تک وہ نماز کا اہتمام کرائیں ان کے خلاف خروج جائز ہے، نہ ہی بغاوت کو ہوا دینا جائز ہے۔

[١٨٧]...... بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى الرَّعِيَّةِ مِنَ النُّصْحِ لِوُلَاتِهَا

باب: حکمرانوں سے خیر خواہی کرنا رعایا پر واجب ہے

[1085]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنَّصِيحَةُ لِوُلَاةِ الْأَمْرِ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ.

ترجمة الحديث حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزوں پر مومن کا دل خیانت نہیں کرتا: (۱) اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنا (۲) حکمرانوں سے خیر خواہی کرنا۔''

شرح اور تیسری چیز بعد والی روایات میں آ رہی ہے، یعنی جماعت کو لازمی پکڑنا۔

[1086]...... ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، ثنا عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنَّصِيحَةُ لِوُلَاةِ الْأَمْرِ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تین چیزوں میں کسی مومن کا دل خیانت نہیں کرتا: (۱) اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنا (۲) حکمرانوں کے لیے خیر خواہی کرنا

[1085] حسن: ابن اسحاق نے دوسرے طریق میں سماع کی صراحت کی ہے۔ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الخطبة يوم النحر، رقم: 3056، مسند أحمد: 84/4، رقم: 16738، 16754، سنن الدارمي: 234.

[1086] صحيح لغيره: المعجم الأوسط للطبراني: 5179، معجم أبي يعلى: 219، جامع بيان العلم لإبن عبد البر: 191، والحديث في سنن الترمذي: 2658.

(۳) اور جماعت کو لازم پکڑے رکھنا کیونکہ ان کی دعا سبھی کو گھیر لیتی ہے۔''

[1087]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا شُعْبَةُ، أَنَا عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنَّصِيحَةُ لِوُلَاةِ الْأَمْرِ، وَلُزُومُ الْجَمَاعَةِ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ.

ترجمة الحديث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین خصلتوں کے بارے کسی مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا: (۱) اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنا (۲) حکمرانوں کے لیے خیر خواہی کرنا (۳) جماعت سے منسلک رہنا کیونکہ ان کی دعا سبھی کو گھیرے رکھتی ہے۔''

شرح یہ تین کام ایسے ہیں جو انسان کے اخلاص پر دلالت کرتے ہیں، ان امور میں مومن کا دل آئینے کی طرح شفاف ہونا ضروری ہے کسی بھی معاملے میں کھوٹ نہیں ہونا چاہیے ورنہ اس کے ایمان کے مشکوک ہونے کا اندیشہ ہے۔

[1088]...... ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنَّصِيحَةُ لِوُلَاةِ الْأَمْرِ، وَالِاعْتِصَامُ بِالْجَمَاعَةِ.

ترجمة الحديث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزوں پر کسی مومن کا دل خیانت نہیں کرتا: (۱) اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنا (۲) حکمرانوں کے لیے خیر خواہی کرنا (۳) جماعت سے منسلک رہنا۔''

[1089]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ، وابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الدِّينُ النَّصِيحَةُ)). قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((لِلَّهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ)).

[1087] **صحيح**: سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الهم بالدنيا، رقم: 4105، مسند أحمد: 183/5، رقم: 21590، وتقدم برقم: 94.

[1088] **صحيح لغيره**: المعجم الكبير للطبراني: 82/20، رقم: 155، والمعجم الأوسط له: 6781، حلية الأولياء لأبي نعيم: 308/9.

[1089] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان أن الدين النصيحة، رقم: 55 (196)، سنن أبي داؤد: 4944، سنن النسائي: 4203.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”دین خیر خواہی کا نام ہے۔“ صحابہ نے کہا کس کی خیر خواہی اے رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، مسلمانوں کے حکمرانوں اور عام مسلمانوں سب کے لیے۔“

[1090]...... ثنا دُحَيْمٌ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدِّينُ النَّصِيحَةُ)). قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لِلَّهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ - مِثْلِهِ -، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، أَوِ الْمُؤْمِنِينَ، وَعَامَّتِهِمْ))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دین خیر خواہی کا نام ہے۔“ ہم نے کہا: کس کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے۔“ پھر سابقہ روایت کی طرح بیان کیا۔

[1091]...... ثنا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدِّينُ النَّصِيحَةُ)). قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لِلَّهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، أَوِ الْمُؤْمِنِينَ، وَعَامَّتِهِمْ))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دین خیر خواہی کا نام ہے۔“ لوگوں نے کہا: کس کی خیر خواہی؟ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول اور مسلمانوں کے ائمہ کے لیے یا مومنین کے ائمہ اور ان کے عام لوگوں کے لیے (خیر خواہی ہے)“

[1092]...... ثنا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الدِّينُ النَّصِيحَةُ)) ثَلَاثًا. قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لِلَّهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلِعَامَّتِهِمْ))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دین صرف خیر خواہی کا

[1090] صحيح: المعجم الكبير للطبرانى : 1268، التدوين فى أخبار قزوين للرافعى : 287/2.

[1091] صحيح: المعجم الكبير للطبرانى : 1267، مسند الرويانى : 1512، تعظيم قدر الصلاة للمروزى : 753.

[1092] صحيح لغيره: الكامل بن عدى : 301/1، طبقات المحدثين بأصبهان لأبى الشيخ : 383/3، والحديث فى سنن الترمذى : 1926 وسنن النسائى : 4204.

نام ہے۔'' آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ لوگوں نے کہا: کس کی خیر خواہی یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، اس کی کتاب، مسلمانوں کے حکمرانوں اور عام مسلمانوں کے لیے۔''

[1093]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو الْجَوْزَاءِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الدِّينُ النَّصِيحَةُ: لِلّٰهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلِعَامَّتِهِمْ

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کا نام ہے۔''

[1094]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، وعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الدِّينُ النَّصِيحَةُ)) ثَلَاثًا. قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لِلّٰهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ))

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دین تو خیر خواہی کا نام ہے۔'' (آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا) لوگوں نے دریافت کیا: کس کی خیر خواہی یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کے لیے'' (خیر خواہی ہے)

شرح: اللہ کے لیے نصیحت سے مراد ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کو معبود برحق مانے، اس کے تمام امور اسی کے سپرد کرے، اسی کے سامنے ماتھا ٹیکے، کسی کو اس کا شریک نہ بنائے اور خالص اس کا بندہ بن کر تمام عبادات بجالائے۔

کتاب اللہ کے لیے نصیحت: اس کا مطلب یہ ہے کہ کتاب کو سچا اور منزل من اللہ سمجھے، اس کی تلاوت کا اہتمام کرے اور اس کی تعلیمات کو اپنا شعار بنائے۔

رسول اللہ کے لیے نصیحت: اس سے مقصود رسول ﷺ پر نازل کردہ چیزوں کو سچا ماننا اور اس کے حکم کی تعمیل کرنا، اس کے نقش قدم پر چلنا اور اس کی سنت سے محبت کرنا ہے۔

حکمران کے لیے نصیحت: اس سے مراد یہ ہے کہ حکمرانوں کے لیے ہمیشہ اچھی سوچ رکھے دل میں ان کے لیے کھوٹ نہ رکھے، اچھے کاموں میں ان کی اطاعت اور مدد کرے، ان کے خلاف بغاوت اور خروج نہ کرے، نیز ان کی اصلاح

[1093] شرح مشكل الاثار للطخاوی: 1445، الكامل لإبن عدی: 296/1.

[1094] صحيح: سنن الترمذی، كتاب البر والصلة، باب ما جاء فی النصيحة، رقم: 1926، وقال: حسن صحيح، سنن النسائی: 4205؛ شرح مشكل الآثار للطحاوی: 1440.

کے لیے ہمیشہ حق بات کہتا رہے۔

عامۃ المسلمین کے لیے نصیحت: ان سے ہمیشہ اچھا سلوک کرے، ان کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، ان کے چھوٹوں پر رحم اوران کے بڑوں کی توقیر کرے، انہیں نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

[1095]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عِيسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْمُصَبِّحِ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَأْسُ الدِّينِ النَّصِيحَةُ)) . قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِلّٰهِ، وَلِدِينِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً حَدَّثَنِي بِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

ترجمة الحديث: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''خیرخواہی دین کی بنیاد ہے۔'' لوگوں نے کہا: کس کی خیرخواہی یا رسول اللہ ﷺ ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی، اس کے دین، اس کے رسول، مسلمانوں کے اماموں اور عام مسلمانوں کے لیے خیرخواہی کرنا۔''

[١٨٧ / ١]...... بَابُ: كَيْفَ نَصِيحَةُ الرَّعِيَّةِ لِلْوُلَاةِ؟

باب: عوام حکمرانوں کو کیسے نصیحت کریں؟

[1096]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: قَالَ عِيَاضُ بْنُ غَنْمٍ لِهِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ: أَلَمْ تَسْمَعْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْصَحَ لِذِي سُلْطَانٍ فَلَا يُبْدِهِ عَلَانِيَةً، وَلَكِنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيَخْلُوا بِهِ، فَإِنْ قَبِلَ مِنْهُ فَذَاكَ، وَإِلَّا كَانَ قَدْ أَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ))

ترجمة الحديث: حضرت عیاض بن غنم نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا نہیں کہ جو بادشاہ کو نصیحت کرنا چاہے وہ علانیۃً اسے ظاہر نہ کردے لیکن اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے خلوت میں لے جائے اور اسے نصیحت کرے، اگر وہ نصیحت قبول کرلے گا تو ٹھیک ورنہ اس نے اپنا حق ادا کر دیا؟

[1095] ضعیف: ایوب بن سوید راوی ضعیف ہے۔ المعجم الأوسط للطبرانی: 1184 ومسند الشاميين له: 2923، مسند الرویانی: 657.

[1096] ضعیف: شریح بن عبید کا ان صحابہ کرام سے سماع نہیں ہے۔ الأموال القاسم بن سلام: 113، مسند أحمد 403/3، رقم: 15333.

[1097]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبِي، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: قَالَ جُبَيْرُ بْنُ نُفَيْرٍ، قَالَ عِيَاضُ بْنُ غَنْمٍ لِهِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ: أَوَ لَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْصَحَ لِذِي سُلْطَانٍ فِي أَمْرٍ فَلَا يُبْدِهِ عَلَانِيَةً، وَلَكِنْ لِيَأْخُذْ بِيَدِهِ، فَيَخْلُو بِهِ، فَإِنْ قَبِلَ مِنْهُ فَذَاكَ، وَإِلَّا كَانَ قَدْ أَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ لَهُ))

ترجمة الحديث حضرت عیاض بن غنم نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا نہیں کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو کوئی بادشاہ کو نصیحت کرنا چاہے، وہ علانیہ لوگوں کے سامنے نہ کرے بلکہ وہ اس کے ہاتھ کو پکڑ کر تنہائی میں لے جائے، سواگر وہ قبول کر لے تو ٹھیک وگرنہ اس نے اپنا حق ادا کر دیا۔''

[1098]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ فَضَالَةَ، يَرُدُّهُ إِلَى ابْنِ عَائِذٍ، يَرُدُّهُ ابْنُ عَائِذٍ إِلَى جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ، قَالَ لِهِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ: أَلَمْ تَسْمَعْ يَا هِشَامُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذْ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ نَصِيحَةٌ لِذِي سُلْطَانٍ، فَلْيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَلْيَخْلُو بِهِ، فَإِنْ قَبِلَهَا قَبِلَهَا، وَإِنْ رَدَّهَا كَانَ قَدْ أَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ))

ترجمة الحديث حضرت عیاض بن غنم نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا: ''جس کسی نے بادشاہ کو نصیحت کرنی ہو، وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر تنہائی میں لے جائے اگر وہ اسے قبول کر لے تو ٹھیک وگرنہ اس نے اپنا حق ادا کر دیا؟''

شرح ہر شخص کو اپنا عزت و وقار عزیز ہوتا ہے خصوصاً حکمران اس معاملہ میں زیادہ حساس ہوتا ہے، لہٰذا جس کی اصلاح مقصود ہے اس کے عیوب و نقائص خلوت میں بیان کیے جائیں، اس سے اصلاح زیادہ مؤثر اور زود اثر ہوتی ہے۔

[1097] ضعیف: محمد بن اسماعیل بن عیاش ضعیف ہے اور اس کی متابعت کذاب و متروک نے کی ہے۔ معرفة الصحابة لأبی نعیم: 5425، تاریخ دمشق لإبن عساکر: 266/47.

[1098] ضعیف: عبدالحمید بن ابراہیم راوی مختلط ہے اور اس کا متابع بھی سخت ضعیف ہے۔ مسند الشامیین للطبرانی: 1874، الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم: 876، التاریخ الکبیر للبخاری: 18/7، 19، المستدرک للحاکم: 290/3، رقم: 5269.

[۱۸۷/ ۲]...... بَابُ سُؤَالِ الرَّعِيَّةِ عَمَّا يَجِبُ لِوَالِيهَا عَلَيْهَا

باب: حکمرانوں کے واجبات کے متعلق رعایا سے سوال

[1099]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَكُونُ رَجُلٌ عَلَى قَوْمٍ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقْدُمُهُمْ وَهُمْ يَتْبَعُونَهُ، يُسْأَلُ عَنْهُمْ وَيُسْأَلُونَ عَنْهُ))

ترجمة الحديث: حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص بھی کسی قوم پر حکمران ہوا وہ قیامت کے دن ان کے آگے آگے آئے گا اور وہ سبھی اس کے پیچھے پیچھے ہوں گے۔ اس سے ان کے بارے میں اور ان سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔“

[۱۸۸]...... بَابُ مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الصَّبْرِ عِنْدَمَا يَرَى الْمَرْءُ مِنَ الْأُمُورِ الَّتِي يَفْعَلُهَا الْوُلَاةُ

باب: نبی ﷺ کا حکم کہ آدمی جب حکمرانوں کے (غلط) کام دیکھے تو صبر کرے

[1100]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَلَامٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّبْرُ ضِيَاءٌ))

ترجمة الحديث: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”صبر روشنی ہے۔“

شرح: صبر ضیاء ہے شریعت میں محبوب صبر سے مراد اللہ کی اطاعت پر اور معصیت ترک کرنے پر صبر کرنا ہے، ایسے ہی دنیا میں مصائب و مشکلات پر صبر کرنا یعنی ایسے لائق تحسین صبر کا مالک ہمیشہ بارونق اور ہدایت پر گامزن رہتا ہے ابراہیم خواص رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ صبر سے مقصود کتاب و سنت پر ثابت رہنا ہے۔ ابن عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آزمائش کے وقت حوصلے کا مظاہرہ کرنا صبر ہے۔

[1099] ضعیف: محمد بن اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے نیز سند میں انقطاع ہے۔ المعجم الکبیر للطبرانی: 275/20، رقم: 652.

[1100] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، رقم: 223 (534)، سنن الترمذی: 3517، سنن النسائی: 2439.

[1101]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا الْجَعْدُ أَبُو عُثْمَانَ، ثنا أَبُو رَجَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ))

ترجمة الحديث: حضرت عباس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جوکوئی اپنے امیر سے ناپسندیدہ کام دیکھے اسے صبر کرنا چاہیے۔''

شرح: ائمۃ المسلمین کی زیادتیوں کا خندہ پیشانی سے سامنا کرنا لازم ہے کیونکہ جماعت سے علیحدہ ہو کر فوت ہونے والا جاہلیت کی موت مرے گا۔

[1102]...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَنْصَارَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ، إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي))

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو بلایا اور فرمایا: ''اما بعد! تم میرے بعد بہت سارے ترجیحی سلوک دیکھو گے تم صبر سے کام لینا حتیٰ کہ تمہاری اور میری ملاقات (حوض کوثر پر) ہو۔''

شرح: ترجیح اور ناقدری کی صورت میں بھی صبر لازم ہے اللہ تعالیٰ اس کا آخرت میں مکمل صلہ دیں گے اور بے صبری کا مظاہرہ کرنے سے انسان کے اعمال اکارت جاتے ہیں۔

[1103]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور پھر پہلے والی حدیث ذکر کی۔

[1104]...... حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَيْفَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كُنْتَ

[1001] صحيح البخارى، كتاب الفتن، باب قول النبى ﷺ: "سترون بعدى اموراً"، رقم: 7054، صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين، رقم: 1849 (4790).

[1102] صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب القطائع، رقم: 2376، السنن الكبرىٰ للنسائى: 8287، مسند أحمد: 182/3، رقم: 12885.

[1103] صحيح: الآحاد والمثانى للمصنف: 1803.

فِي قَوْمٍ يَسْتَأْثِرُونَ عَلَيْكَ بِالْفَيْءِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِذًا آخُذُ سَيْفِي فَأُجَالِدُهُمْ حَتَّى أَلْحَقَ بِكَ. قَالَ: ((أَوَ لَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ، تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي))

ترجمة الحديث حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: "اے ابو ذر! تیرا اس قوم میں کیا حال ہوگا جو تجھ پر مال فے کے ساتھ ترجیح دیں گے؟" میں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ میں اپنی تلوار پکڑ کر ان سے لڑوں گا حتیٰ کہ آپ کو مل جاؤں گا۔ (یعنی شہید ہو جاؤں گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمہیں اس چیز کے متعلق خبر نہ دوں جو اس سے بہتر ہے؟ وہ ہے، مجھے ملنے تک صبر کرنا۔"

[1105]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا عَبْثَرٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[١٨٩]...... بَابُ مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْخَارِجِ عَلَى أُمَّتِهِ

باب: امت پر خروج کرنے والے کے متعلق فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

[1106]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ أُمَّتِي وَهُمْ جَمِيعٌ، فَاضْرِبُوا رَأْسَهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ))

ترجمة الحديث حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے میری امت کے درمیان تفریق ڈالی حالانکہ وہ پہلے اکٹھے تھے اس کی گردن اتار دو وہ خواہ کوئی بھی ہو۔"

[1107]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ الصَّائِغُ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي وَهُمْ جَمِيعٌ، فَاقْتُلُوهُ كَائِنًا مَا كَانَ))

[1104] **حسن لغيره:** سنن أبی داؤد، كتاب السنة، باب فی قتل الخوارج، رقم: 4759، مسند أحمد: 179/5، رقم: 21558، مسند البزار: 4057.

[1105] **حسن لغيره:** من واقفت كنيته كنية زوجه، ص: 63.

[1106] **صحيح لغيره:** المعجم الكبير للطبرانی: 488، شرح أصول الاعتقاد للالكائی: 143، والحديث فی سنن النسائی: 4028، وله شاهد صحيح سيأتی برقم: 1108.

[1107] **صحيح لغيره:** انظر الحديث السابق.

ترجمة الحديث: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص میری امت پر خروج کرتا ہے، حالانکہ وہ پہلے بھی اکٹھے تھے تو تم اس کو قتل کر دو، وہ جو بھی ہو۔''

[1108]...... حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا شُعْبَةُ، وَأَبُو عَوَانَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، سَمِعَ عَرْفَجَةَ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّهَا سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهُمْ جَمِيعٌ، فَاضْرِبُوا رَأْسَهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ))

ترجمة الحديث: حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب فتنے فساد اور قتل و غارت ہوگی، پس جو شخص اس امت کے معاملے کو جدا کرنا چاہے، حالانکہ وہ اکٹھے تھے تو اس کی گردن پر تلوار مارو، وہ جو کوئی بھی ہو۔''

فائدہ:...... هَنَاتٌ هَنَةٌ کی جمع ہے جس کا اطلاق ہر چیز پر ہوتا ہے، لیکن یہاں فتنے اور حادثے مقصود ہیں۔ اس حدیث میں ان لوگوں کے خلاف لڑائی کا حکم ہے جو خلیفۃ المسلمین پر خروج کرتے ہیں یا اتحاد المسلمین کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو منع کیا جائے اور اگر وہ باز نہ آئیں تو ان سے لڑائی کی جائے اور اگر اس فتنہ کا دروازہ فتنہ پرور کے قتل ہی سے بند ہوتا ہے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔ ایسے شخص کا خون رائیگاں ہے۔ (نووی: ۱۲ / ۲۴۱)

[۱۹۰]...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ الْخِلَافَةَ فِي قُرَيْشٍ

باب: نبی ﷺ سے مروی ہے کہ خلافت قریش میں ہوگی

قریش عرب کا مشہور قبیلہ ہے۔ القرش والقریش، ایک قسم کی مچھلی ہے جس کو ''کلب البحر'' بھی کہتے ہیں۔ جو پانی کے اندر جانوروں کو اپنے دانت سے تلوار کی طرح کاٹ دیتی ہے۔ (مصباح اللغات)

علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ کہتے ہیں: قریش ایک دریائی جانور ہے جو دوسرے دریائی جانوروں کو کھا لیتا ہے اور ایک عرب قبیلہ کا نام ہے جو مکہ میں رہتا تھا اور عرب کے تمام قبیلوں کا سردار گنا جاتا تھا۔ اس قبیلہ کا جداعلی نضر بن کنانہ تھا۔ آنحضرت ﷺ اس قبیلہ میں سے تھے۔ اس کو قریش اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ سب دوسرے قبیلوں سے زیادہ قوی، طاقتور اور ان پر غالب تھا۔

مجمع البحرین میں ہے کہ قریش کے جداعلیٰ نضر بن کنانہ دریائے ہند میں جہاز پر سوار جا رہے تھے۔ اتنے میں قریش جو ایک بڑا قوی دریائی جانور ہے۔ اس نے جہاز کو توڑنا چاہا۔ نضر نے اس کو مار ڈالا اور اس کا سر کاٹ کر جبل بوقیس پر

[1108] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب حكم من فرق أمر المسلمين، رقم: 1852 (4796)، سنن أبي داود: 4762، سنن النسائي: 4027، مسند الطيالسي: 1320.

لاکر رکھ دیا۔ لوگ اس کو دیکھ کر تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے: نضر نے قریش کو مار ڈالا۔ آخر ان کی اولاد کا نام قریش ہو گیا۔ (لغات الحدیث "ق" ص ٦٥)

قریش میں امارت: خلافت و امارت کے سب سے زیادہ حقدار قریش ہیں خواہ زمانہ جاہلیت ہو یا زمانہ اسلام ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ایسی خوبیاں اور صلاحیتیں ودیعت فرمائی ہیں جس کے ساتھ لوگوں کے معاملات کو سلجھا سکیں۔ اسی لیے علماء کرام کہتے ہیں کہ قریش کے ساتھ خلافت مختص ہے۔ ان کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا شخص اس کا حقدار نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اس بات پر صحابہ کے زمانہ میں اجماع ہو چکا ہے کہ بالفعل سبھی نے قریشی خلفاء کی بیعت کی اور کسی ایک نے بھی اس کا انکار نہ کیا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: خلیفہ کا قریشی ہونا سبھی علماء کا مذہب ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی کے ساتھ "یوم سقیفہ" کو دلیل پکڑی تھی اور کسی ایک نے بھی اس پر انکار نہیں کیا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں علماء کرام نے اس کو اجماعی مسئلہ شمار کیا ہے اور کسی سلف یا خلف سے اس کا خلاف ثابت نہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ سبھی عرب کے لوگ قریش کے منتظر تھے کہ یہ مسلمان ہوتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ وہ زمانہ جاہلیت میں تمام عرب کے سردار، حرم کے نگہبان، اور بیت اللہ کے حجاج کے میزبان ہوتے تھے اور جب مکہ فتح ہوا، لوگ ان کی وجہ سے گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہونا شروع ہوئے اور ان کو دیکھ کر تمام لوگوں نے اسلام کی طرف رخ کیا، لہٰذا یہی لوگ اسلام میں خلافت کے حقدار ہوئے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس بات کو واضح کیا کہ جب تک دنیا باقی رہے گی اگرچہ ان قریش میں سے دو آدمی باقی ہوں تب بھی یہی خلافت کے حقدار ہوں گے اور جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج تک ایسے ہی ہوا۔ قریش سے کسی نے مزاحمت نہیں کی اور ان شاء اللہ قیامت تک ایسے ہی ہوگا۔ بالآخر حضرت مہدی ان کی نسل سے ہوں گے۔ (تلخیص نووی علی مسلم: ٢/ ١١٩)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِيْ هٰذَا الشَّانِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ)) (خلافت کے معاملے میں سبھی لوگ قریش کے تابع ہیں مسلمان، ان میں سے مسلمان کے پیروکار ہیں جب کہ کافر ان میں سے کافر قریش کے تابع ہیں) (مسلم: ٢/ ١١٩)

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنهم اِثْنَانِ.)) "جب تک ان قریش میں سے دو شخص بھی باقی رہیں گے اس وقت تک خلافت انہی میں رہے گی۔" (بخاری: ٢/ ١٠٥٧)

اسی طرح حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے:

((لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ .))

''بارہ قریشی خلفاء تک اسلام عزت کے ساتھ رہے گا۔'' (مسلم ۲/ ۱۱۹)

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث کے تحت امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ جب تک ایک قریشی بھی باقی ہو اس وقت تک کسی شخص کو امامت کا حق حاصل نہیں۔ گویا ان کا خیال ہے کہ یہ خبر امر کے معنی میں ہے۔

[1109]...... ثنا أَبُو صَالِحٍ هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ، ثنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ: كُنَّا نُجَالِسُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ نُذَاكِرُهُ الْفِقْهَ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَكْرٍ: لَتَنْتَهِيَنَّ قُرَيْشٌ ، أَوْ لَيَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هَذَا الْأَمْرَ فِي جُمْهُورٍ مِنْ جَمَاهِيرِ الْعَرَبِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: كَذَبْتَ . سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن ابی الھذیل فرماتے ہیں ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ کر دین کی سمجھ بوجھ کی باتیں کیا کرتے تھے۔ بنو بکر کے ایک شخص نے کہا: قریش باز آ جائیں یا پھر اللہ تعالیٰ خود اس خلافت کو جماہیر عرب میں کر دیں گے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے جھوٹ کہا، میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا آپ فرماتے تھے: ''قیامت تک خلافت قریش میں ہی رہے گی۔''

[1110]...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ ، ثنا أَبِي ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: لَتَنْتَهِيَنَّ قُرَيْشٌ ، أَوْ لَيَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هَذَا الْأَمْرَ فِي جُمْهُورٍ مِنْ جَمَاهِيرِ الْعَرَبِ غَيْرَهَا فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: كَذَبْتَ . سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((قُرَيْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ، إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

ترجمة الحديث: حبیب بن الزبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابی الھذیل رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک شخص نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس کہا: قریش باز آ جائیں ورنہ خود اللہ تعالیٰ اس خلافت کو ان کے علاوہ باقی عرب قبائل میں کر دیں گے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے جھوٹ بولا ہے، میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''قریش لوگوں کے، خیر اور شر میں قیامت تک والی ہوں گے۔''

[1109] **صحيح**: سنن الترمذي، كتاب الفتن، باب ما جاء أن الخلفاء من قريش...... ، رقم : 2227، وقال: حسن غريب صحيح، مسند أحمد : 203/4، رقم : 17808 .

[1110] **صحيح**: انظر الحديث السابق .

شرح خیر اور شر میں قریش والی کیسے؟ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد زمانہ جاہلیت ہے، یعنی جس طرح قریش زمانہ جاہلیت میں سبھی لوگوں کے سردار اور رئیس تھے ایسے ہی مسلمان ہونے کے بعد بھی وہی سبھی کے امیر اور خلیفہ ہوں گے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں اس کی وضاحت یوں فرمائی:

((اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُ هُمْ فِيْ الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُ هُمْ فِيْ الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا .))

''لوگوں کی مثال سونے اور چاندی کی کانوں کی مانند ہے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہ جب اسلام قبول کر لیں گے تو اسی طرح بہترین ثابت ہوں گے، بشرطیکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کر لیں۔''

[1111]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثنا شُعْبَةُ ، مِثْلَهُ

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1112]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى ، ثنا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ ، أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ ، وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ ، أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ ، فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ ، فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا يُحَدِّثُونَ بِأَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ، وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَأُولَئِكُمْ جُهَّالُكُمْ ، وَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ ، لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى وَجْهِهِ ، مَا أَقَامُوا الدِّينَ))

ترجمة الحديث حضرت جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قحطان قبیلے کا ایک بادشاہ ہوگا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ غصے سے کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جس کے وہ اہل ہیں، پھر فرمایا: اما بعد! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں جن کی کتاب وسنت میں کوئی اصل نہیں ہے۔ ایسے لوگ جاہل ہیں تم خواہشات سے بچ کر رہو کیونکہ اس طرح کی خواہشات انہیں خود گمراہ کر دیں گی، میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ''یہ خلافت کا معاملہ قریش میں رہے

[1111] **صحيح:** مسند أحمد : 203/4، رقم : 17808 ، السنة لأبی بكر بن الخلال : 35 .

[1112] **صحيح:** السنن الكبرىٰ للنسائی : 7697، المعجم الكبير للطبرانی : 338/19، رق : 780، والحديث فی صحيح البخاری : 3500 .

گا۔ جو بھی ان کے ساتھ دشمنی کرنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ پھینک دیں گے، یہ اس وقت تک ہے جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے۔''

[1113]...... ثنا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثنا نُعَيْمٌ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[1114]...... ثنا الْحَوْطِيُّ، وهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ))

ترجمة الحديث: حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خلافت قریش میں رہے گی۔''

[1115]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، ثنا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ، عَنْ ذِي مُخْبِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَ هَذَا الْأَمْرُ فِي حِمْيَرَ، فَنَزَعَهُ اللّٰهُ مِنْهُمْ، فَجَعَلَهُ فِي قُرَيْشٍ))

ترجمة الحديث: حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ خلافت کا معاملہ پہلے حمیر قبیلے میں تھا، اللہ تعالیٰ نے ان سے چھین کر اس کو قریش میں رکھ دیا۔''

شرح: یہ یمن کا قبیلہ ہے، جو صنعاء کے مغرب میں حمیر نامی بستی میں آباد تھے۔ (معجم البلدان)

[1116]...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، ثنا هُشَيْمٌ، ثنا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَكُونُ هَذَا الْأَمْرُ بَعْدَكَ؟ قَالَ: ((فِي قَوْمِكِ، مَا

[1113] صحيح: المعجم الكبير للطبراني: 333/19، رقم: 781، والمعجم الأوسط له: 3128، وعلقه البخاري برقم: 7139.

[1114] ضعيف: اسماعیل بن عیاش مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ مسند أحمد: 185/4، رقم: 17654، مسند الشاميين للطبراني: 1626، التاريخ الكبير للبخاري: 593/5، وانظر ما سيأتي برقم: 1124.

[1115] حسن: مسند أحمد: 91/4، رقم: 16827، المعجم الكبير للطبراني: 4227، معرفة الصحابة لأبي نعيم: 2624.

[1116] حسن لغيره: مسند اسحاق: 1806، الفتن لنعيم بن حماد: 257، الأوائل للطبراني: 58، والحديث في مسند أحمد: 91/6، رقم: 24596 وسنده حسن، وسيأتي برقم: 1537.

كَانَ فِيهِمْ خَيْرٌ))

توجمة الحديث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! یہ خلافت کا معاملہ آپ کے بعد کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری قوم میں رہے گا جب تک ان میں خیر رہی۔''

[1117]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِصَامٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْقَارِيِّ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَامِلًا عَلَى مَكَّةَ، فَضَرَبَ رَجُلًا حَلِيفًا لِقُرَيْشٍ، فَجَاءَ أَبُوهُ عَلْقَمَةُ فَجَنَحَ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِهِ فَدَفَعُوهُ، فَغَضِبَ الشَّيْخُ فَجَلَسَ عَلَى بَابِ دَارِهِ. قَالَ ابْنُ الْقَارِيِّ: فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَلَمْ تَرَ مَا صَنَعَ نَافِعُ بْنُ أُمِّ نَافِعٍ، إِنَّهُ ضَرَبَ رَجُلًا فَجَنَحْتُ عَلَيْهِ، فَحَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَضَرَبَهُ، وَقَدْ حَدَّثَنِي كَعْبٌ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ، مَنْ نَاوَأَهُمْ، أَوْ أَرَادَ أَنْ يَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ، تَحَاتَّ كَمَا تَحَاتُّ الْوَرَقُ))

توجمة الحديث: ابن القاری کہتے ہیں: ابن علقمہ مکے کا عامل تھا، اس نے قریش کے ایک حلیف شخص کو مار ڈالا، اس کا باپ علقمہ آیا، اور اس پر جھک گیا (تا کہ اسے بچائے)، امیر نے حکم دیا۔ لوگوں نے اس کو پیچھے ہٹا دیا۔ وہ بوڑھا ناراض ہو گیا اور اس کے گھر کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ ابن القاری کہتے ہیں میں بھی آ گیا اور اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے کہا: تم نے دیکھا نہیں نافع بن ام نافع نے کیا کیا؟ اس نے ایک شخص کو مارا میں اس پر جھکا (تا کہ اسے بچاؤں) لیکن وہ میرے اور اس کے درمیان حائل ہو گیا اور اس نے اس شخص کو مارا حالانکہ مجھے حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ معاملہ قریش میں رہے گا۔ جو شخص انہیں تکلیف پہنچائے یا ان سے اظہار بیزاری کرنے لگے وہ اس طرح جھڑ جائے گا۔ جس طرح درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔''

[1118]...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِقُرَيْشٍ: ((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِيكُمْ، وَأَنْتُمْ وُلَاتُهُ))

توجمة الحديث: حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قریش کو فرمایا: ''یہ خلافت کا معاملہ تم میں رہے گا اور تم اس کے والی رہو گے۔''

[1117] ضعیف: عبد اللہ بن عطاء اللہ اور ابن القاری غیر معروف ہیں۔ تفرد به المصنف.

[1118] مسند أحمد: 118/4، رقم: 17069، المعجم الكبير للطبراني: 262/17، رقم: 722، والمعجم الأوسط له: 8513.

[1119]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِقُرَيْشٍ: ((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لا يَزَالُ فِيكُمْ وَأَنْتُمْ وُلاتُهُ، مَا لَمْ تُحْدِثُوا أَحْدَاثًا، فَإِذَا فَعَلْتُمْ سَلَّطَ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهِ، فَيَلْحَتُوكُمْ كَمَا يُلْحَتُ الْقَضِيبُ))

ترجمة الحديث: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کو فرمایا: ''یہ خلافت کا معاملہ ہمیشہ تم میں رہے گا اور تم ہی اس کے والی ہو۔ جب تک تم نئے کام نہ کرو۔ جب تم اس طرح کے کام کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر بدترین مخلوق کو مسلط کر دیں گے۔ جو تمہیں اس طرح چھیل دیں گے جس طرح چھڑی سے چھلکا اتارا جاتا ہے۔''

[1120]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا الْأَعْمَشُ، ثنا سَهْلٌ أَبُو الْأَسَدِ، عَنْ بُكَيْرٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَخَذَ بِعِضَادَتَيِ الْبَابِ، فَقَالَ: ((الْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ))

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہم ایک انصاری کے گھر میں تھے تو آپ ﷺ نے دروازے کی دونوں دہلیزوں کو پکڑا اور فرمایا: ''ائمہ قریش میں سے ہوں گے۔''

شرح: مسند احمد میں مکمل حدیث اس طرح ہے: الْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا، وَلَكُمْ عَلَيْهِمْ حَقًّا مِثْلَ ذَلِكَ، مَا إِنْ اسْتُرْحِمُوا رَحِمُوا، وَإِنْ عَاهَدُوا وَفَوْا، وَإِنْ حَكَمُوا عَدَلُوا، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْهُمْ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ ''ائمہ قریش سے ہوں گے، بلاشبہ ان کے کچھ حقوق تمہارے ذمہ ہیں اور تمہارے کچھ حقوق ان پر ہیں کہ اگر ان سے رحم کی اپیل کی جائے تو وہ رحم کریں۔ اگر وہ وعدہ کریں تو اس کی پاسداری کریں، اگر فیصلہ کریں تو عدل کریں چنانچہ ان میں سے جو خلیفہ ایسا نہ کرے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔''

[1119] ضعيف: قاسم بن حارث کے نام میں اختلاف ہے جو کہ مجہول ہے۔ مسند أحمد: 274/5، رقم: 22361، مصنف ابن أبی شيبة: 526/7، رقم: 37718، المستدرك للحاكم: 502/4، رقم: 8534.

[1120] صحيح لغيره: السنن الكبرىٰ للنسائی: 5909، مسند أحمد: 183/3، رقم: 12900، 12307، مصنف ابن أبی شيبة: 402/6، رقم: 32388.

[1121]...... ثنا أَبُو بكرٍ ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى بَابٍ فِيهِ نَفَرٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَقَالَ: ((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ))

توجمة الحديث حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک دروازے پر کھڑے ہوئے اور وہاں قریش کے کچھ لوگ بھی تھے اور آپ نے فرمایا: "یہ خلافت کا معاملہ قریش میں رہے گا۔"

[1122]...... حَدَّثَنَا أَبُو بكرٍ ، ثنا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ)) قَالَ عَاصِمٌ: حَدَّثَنِيهِ وَحَرَّكَ أُصْبُعَيْهِ .

توجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ خلافت کا معاملہ ہمیشہ قریش میں رہے گا جب تک ان میں دو شخص بھی باقی ہوں۔" عاصم راوی کہتے ہیں: میرے باپ نے مجھے یہ حدیث بیان کی اور اپنی دو انگلیوں کو حرکت دی۔

[1123]...... ثنا دُحَيْمٌ ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى يَكُونَ عَلَيْهِمِ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً ، كُلُّهُمْ مُجْتَمِعٌ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ)) . فَسَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا لَمْ أَفْهَمْهُ ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا يَقُولُ؟ قَالَ: يَقُولُ: ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ))

توجمة الحديث حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا۔ حتی کہ بارہ خلفاء ہوں گے اور سبھی پر امت متفق ہوگی۔" اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا لیکن اسے اچھی طرح سمجھ نہ سکا۔ میں نے اپنے باپ سے کہا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "وہ سبھی قریش سے ہوں گے۔"

[1121] صحيح لغيره: مسند أحمد : 396/4، رقم : 19541، مصنف ابن أبي شيبة : 402/6، رقم : 32389، مسند البزار : 3069.

[1122] صحيح البخاری، كتاب المناقب، باب مناقب قريش، رقم : 3501، صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب الناس تبع لقريش، رقم : 1830 (4704)، مصنف ابن أبی شيبة : 402/6، رقم : 32391.

[1123] ضعيف: اسماعیل بن أبی خالد مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ سنن أبی داؤد، كتاب المهدی، رقم : 4279، صحيح أبی عوانة : 6995، والحديث فی صحيح مسلم : 1821 (4710) بغير هذا اللفظ .

[1124]...... ثـنـا أَبُـو بَـكْـرٍ ، ثـنـا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، ثنا أَبُو مَرْيَمَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: ((الْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ))

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''خلافت قریش میں رہے گی۔''

[1125]...... حَدَّثَنَـا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا عَفَّانُ ، ثنا سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ ، قَـالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ ، وَأَنَا غُلَامٌ ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ))

ترجمة الحديث: حضرت سیار بن سلامہ فرماتے ہیں میں اپنے باپ کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان دنوں میں ابھی بچہ تھا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''ائمہ قریش میں سے ہوں گے۔''

[1126]...... ثـنـا الْحَسَـنُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثنا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِي مُحَـمَّـدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَالَ ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَزَالُ وَالِيَّ مِنْ قُرَيْشٍ))

ترجمة الحديث: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''حکمران ہمیشہ قریش ہی سے ہوں گے۔''

شرح: یہ مسلمہ امر ہے کہ خلافت ہمیشہ قریش ہی سے ہوگی اور خلیفہ قریشی ہی ہوگا، البتہ سلطنت کے دیگر عہدوں پر غیر قریشی مقرر ہو سکتے ہیں۔

[1127]...... ثـنـا ابْنُ كَاسِبٍ ، ثنا شَيْخٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، يَعْنِي الْكُرَيْزِيَّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِـكْـرِمَةَ بْـنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((نَحْنُ وُلَاةُ هَذَا الْأَمْرِ حَتَّى نَدْفَعَهُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ))

ترجمة الحديث: حضرت عبدالرحمٰن تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یقیناً نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہم اس

[1124] حسن موقوفاً و مرفوعاً: سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل الیمن، رقم: 3936، موقوفاً و مرفوعاً، مصنف ابن أبی شیبة: 403/6، رقم: 32395، مسند أحمد: 364/2، رقم: 8761 مرفوعاً.

[1125] حسن: مسند أحمد: 421/4، رقم: 19782، مسند البزار: 3857.

[1126] صحیح لغیرہ: الآحاد والمثانی للمصنف: 858، المعجم الکبیر للطبرانی: 8134، المستدرك للحاكم: 525/3، رقم: 6233، وله شاهد صحیح تقدم برقم: 1112.

[1127] ضعیف: ہشام بن عبداللہ راوی ضعیف ہے۔ تفرد به المصنف.

معاملے (حکومت وخلافت) کے والی ہیں حتیٰ کہ ہم خود اسے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے سپرد کریں گے۔''

[1128]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الْأَمْرِ، خِيَارُهُمْ لِخِيَارِهِمْ، وَشِرَارُهُمْ تَبَعٌ لِشِرَارِهِمْ))

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس خلافت کے معاملے میں لوگ قریش کے تابع ہیں۔ ان کے بہترین لوگ، بہترین اشخاص کے تابع ہیں جب کہ ان کے شریر لوگ، شریر لوگوں کے تابع ہیں۔''

[1129]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا الْفُضَيْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي عَتَّابٍ، قَالَ: قَامَ مُعَاوِيَةُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الْأَمْرِ، خِيَارُهُمْ تَبَعٌ لِخِيَارِهِمْ، وَشِرَارُهُمْ تَبَعٌ لِشِرَارِهِمْ))

ترجمة الحديث: حضرت زید (بن) ابی عتاب کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس معاملے میں سبھی لوگ قریش کے تابع ہیں ان کے بہترین، بہترین کے اور ان کے بدترین، بدترین لوگوں کے۔''

شرح: لوگ خیر وشر میں قریش کے تابع ہیں اس کا مطلب ہے کہ تمام لوگ جاہلیت اور اسلام میں ان کے تابع ہیں، کیونکہ جاہلیت میں قریش عرب کے رؤسا، حرم کعبہ کے منتظم اور حج بیت اللہ کے مہتم تھے اور عرب ان کے اسلام کے منتظر تھے، سو جب انہوں نے اسلام قبول کیا، اور مکہ فتح ہوا تو تمام جگہوں سے عرب وفود آنے لگے اور لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونا شروع ہوئے، اسی طرح اسلام میں بھی یہ منصب خلافت مستحق ہیں اور اس معاملہ میں لوگ ان کے تابع ہیں۔ (نووی: ۱۲/ ۲۰۰)

[۱۹۱]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ خِلَافَةِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ: أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ، أَئِمَّةِ الْعَدْلِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

باب: عدل کے اماموں، ابوبکر وعمر، عثمان وعلی رضی اللہ عنہم کی خلافت (راشدہ) کا بیان

خلافت راشدہ برحق ہے۔ کوئی مسلمان اس کا انکار نہیں کر سکتا اور تمام سنی مسلمانوں کا عقیدہ ہے: نبی اکرم ﷺ

[1128] حسن صحيح: مسند أحمد: 261/2، رقم: 7556، مصنف ابن أبي شيبة: 402/6، رقم: 32384، والحديث في صحيح مسلم: 1818 (4701).

[1129] صحيح: مسند أحمد: 101/4، رقم: 16927، مصنف ابن أبي شيبة: 402/6، رقم: 32387.

کے بعد سب سے زیادہ خلافت کے حقدار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خلافت کے زیادہ حقدار تھے۔ اب اگر کوئی کہتا ہے: خلافت کے زیادہ حقدار حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے تو اس نے امت کا خلاف کیا اور گویا اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے پر یقین نہیں کرتا۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خلافت کے زیادہ حقدار ہوں اور صحابہ کرام نعوذ باللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیں۔ اسے کوئی عقل سلیم ماننے کے لیے تیار نہیں ہے۔ اب تو اس مسئلے کو چھیڑنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر ہم کسی دوسرے کو حقدار ثابت کرنے کی سعی لا حاصل کرتے ہیں تو اس کے ساتھ کونسا کسی کو خلافت مل جانی ہے؟ ہمیں تو یہ حکم دیا گیا:

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿١٠﴾﴾ (الحشر: ١٠)

''اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

[1130]...... ثنا الْفُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وأَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَا: سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ بَدَأَ رَحْمَةً وَنُبُوَّةً، ثُمَّ خِلَافَةً وَرَحْمَةً))

توجمة الحديث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ دونوں کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''یہ امر رحمت اور نبوت کے ساتھ شروع ہوا ہے، پھر اس کے بعد خلافت اور رحمت ہو جائے گا۔''

[1131]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمِيزَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ))

[1130] ضعيف: لیث بن أبی سلیم راوی ضعیف ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 367 (53/20، رقم: 92)، مسند الطيالسي: 225، شعب الإيمان للبيهقي: 5228.

[1131] حسن لغيره: مسند أحمد: 44/5، رقم: 20445، مصنف ابن أبي شيبة: 176/8، 30482، مسند الطيالسي: 907، وله شاهد سيأتي برقم: 1181.

ترجمة الحدیث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ میزان کے متعلق فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس سے مراد خلافت اور نبوت ہے۔''

شرح: امام احمد نے اس کو مکمل بیان کیا ہے اور مصنف نے انتہائی زیادہ اختصار سے کام لیا ہے۔ مکمل الفاظ یوں ہیں: رسول اللہ ﷺ کو اچھا خواب پسند تھا اور اس کے متعلق آپ سوال کرتے۔ ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟'' ایک شخص نے کہا: میں نے ایک ترازو دیکھا جو آسمان سے لٹکایا گیا تھا۔ آپ کا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا اور آپ ان سے بھاری نکلے، پھر ابوبکر اور عمر کا وزن کیا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھاری نکلے، پھر حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا تو حضرت عمر وزنی نکلے، پھر وہ ترازو اٹھا لیا گیا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ سے اس کی تعبیر پوچھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نبوت کی خلافت ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گے بادشاہت عطا فرمائیں گے۔''

[1132]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خِلَافَةٌ وَنُبُوَّةٌ، ثُمَّ يُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ))

ترجمة الحدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فرمایا: ''خلافت اور نبوت ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گے بادشاہت دیں گے۔''

[1133]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خِلَافَةٌ وَنُبُوَّةٌ)) مِثْلَهُ

ترجمة الحدیث: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''خلافت اور نبوت ہو گی۔'' آگے مذکورہ بالا کی مثل بیان کیا۔

[1134]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ،

[1132] **حسن لغيره**: انظر الحديث السابق.

[1133] **حسن لغيره**: انظر الحديث السابق.

[1134] **ضعيف**: زہری مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ سنن أبي داؤد، كتاب السنة، باب في الخلفاء، رقم: 4636، مسند أحمد: 355/3، رقم: 14821، صحيح ابن حبان: 6913.

وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ، وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ)) قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا: الرَّجُلُ الصَّالِحُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَمَّا ذِكْرُ مَنْ نَوَّطَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ، فَهُمْ وُلَاةُ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ.

ترجمة الحديث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک نیک آدمی کو رات کے وقت خواب میں دکھایا گیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وزن کیا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ وزن کیا گیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ وزن کیا گیا۔'' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے کھڑے ہوئے، ہم نے کہا: نیک آدمی سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں (جنھیں خواب دکھایا گیا) اور جو بعض کو، بعض کے ساتھ وزن کیے جانے کا ذکر ہے، اس سے مراد اس معاملہ کے والی اور خلفاء ہیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو بھیجا تھا۔

[1135]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ، فَوُزِنْتَ فِيهِ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ، فَرَجَحْتَ بِأَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ وُزِنَ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ بِعُمَرَ، ثُمَّ وُزِنَ فِيهِ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ، فَاسْتَأَلَهَا، يَعْنِي تَأَوَّلَهَا، ثُمَّ قَالَ: ((خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ، ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ))

ترجمة الحديث حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! میں نے ایک ترازو دیکھا جو آسمان سے لٹکایا گیا اور آپ کا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو آپ کا وزن زیادہ نکلا، پھر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زیادہ وزن ہوا، پھر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھاری نکلے۔ پھر اس ترازو کو اٹھا لیا گیا۔ اس شخص نے اس کی تاویل پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نبوت کی خلافت ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گے بادشاہت عطا فرمائیں گے۔''

[1136]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1135] **ضعيف**: علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔ سنن أبي داؤد، كتاب السنة، باب في الخلفاء، رقم: 4635، مسند أحمد: 144/5، رقم: 20445، مصنف ابن أبي شيبة: 176/6، رقم: 30482.

[1136] **ضعيف**: انظر الحديث السابق.

[1137]...... ثنـا أَبُو بكْرٍ ، ثنا شَرِيكٌ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا لَهُمْ قَالَ: شَهِدْتُ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ، وَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ((رَأَيْتُ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي الْبَارِحَةَ وُزِنُوا ، فَوَزَنَ أَبُو بكْرٍ ، وَوُزِنَ عُمَرُ فَوَزَنَ)) ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ .

ترجمة الحديث حضرت اسود بن ہلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے بیان کیا کہ میں ایک دن صبح کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا۔ آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''میں نے گذشتہ رات اپنی امت کے کچھ لوگ دیکھے جن کا وزن کیا گیا، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا۔'' (پھر باقی حدیث ذکر کی)

[1138]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: ((رَأَيْتُ آنِفًا ، كَأَنِّي أُعْطِيتُ الْمَقَالِيدَ وَالْمَوَازِينَ . فَأَمَّا الْمَقَالِيدُ فَهِيَ الْمَفَاتِيحُ ، فَوُضِعْتُ فِي كَفَّةٍ ، وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كَفَّةٍ ، فَرَجَحْتُ بِهِمْ ، ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بكْرٍ فَرَجَحَ بِهِمْ ، ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ فَرَجَحَ بِهِمْ ، ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَرَجَحَ ، ثُمَّ رُفِعَتْ)) . فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: فَأَيْنَ نَحْنُ؟ قَالَ: ((أَنْتُمْ حَيْثُ جَعَلْتُمْ أَنْفُسَكُمْ))

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: ''میں نے ابھی دیکھا کہ مجھے مقالید اور ترازو دیے گئے۔ مقالید سے مراد چابیاں ہیں۔ مجھے ایک پلڑے میں ڈالا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں ڈالا گیا۔ لیکن میں ان سب پر بھاری نکلا، پھر ابوبکر کو لایا گیا وہ بھی تمام امت سے وزنی نکلے، پھر عمر کو لایا گیا وہ بھی تمام سے بھاری نکلے، پھر عثمان کو لایا گیا وہ بھی تمام سے بھاری نکلے، پھر اس ترازو کو اٹھا لیا گیا۔'' ایک شخص نے سوال کیا: اور ہم کدھر گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں اپنے نفسوں کو رکھو گے۔''

شرح ان احادیث میں صحابہ کی افضلیت اور خلافت کی بشارت ہے کہ اس امت میں سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، لہٰذا وہ خلافت کے زیادہ حق دار ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ہے، ان کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کا نمبر ہے۔

[1137] ضعیف: شریک قاضی راوی ضعیف ہے۔ مصنف ابن أبي شيبة : 348/6، رقم : 31928 .

[1138] ضعیف: عبیداللہ بن مروان راوی مجہول ہے۔ مسند أحمد : 76/2، رقم : 5469، مصنف ابن أبي شيبة : 176/6، رقم : 30484، مسند عبد بن حميد : 850 .

[1139]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ثنا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَائِشَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی طرح۔

[1140]...... حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّا كُنَّا نَقُولُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ فِي الْخِلَافَةِ

ترجمة الحديث حضرت سالم بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم جانتے ہو کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں کہا کرتے تھے: ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم خلافت کے حق دار ہیں۔

شرح ان بزرگ صحابہ کی خلافت پر عہد رسالت ہی میں مہر ثبت ہو چکی تھی۔

[1141]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: ((يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَتْ مِنَ السَّمَاءِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَانْتَشَطَتْ فَانْتَضَحَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَشْرَبْ))

ترجمة الحديث حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خواب میں دیکھا، گویا ایک ڈول آسمان سے اتارا گیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ڈول کی لکڑی سے پکڑا اور اس سے پانی پیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے ڈول کو لکڑی سے پکڑا اور خوب سیر ہو کر پانی پیا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے بھی خوب سیر ہو کر پانی پیا، پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے لکڑی سے پکڑا لیکن ڈول کا پانی اچھلا اور اس پر چھینٹے پڑے اور وہ پانی نہ پی سکا۔

[1139] ضعيف: انظر الحديث السابق.

[1140] صحيح: المعجم الكبير للطبراني: 13181، مسند البزار: 6083، والحديث فى صحيح البخارى: 3655، سنن أبى داؤد: 4628.

[1141] حسن: سنن أبى داؤد، كتاب السنة، باب فى الخلفاء، رقم: 4637، مسند أحمد: 21/5، رقم: 20242، المعجم الكبير للطبرانى: 6965.

[1142]...... ثنا أَبُو بكرٍ ، حَدَّثَنَا عفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرْمِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، نَحْوَهُ ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا)) .

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1143]...... حَدَّثَنَا سَلَمَةُ ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ بِأَيْدِيهِمْ ، فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ ، وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ، فَأَرَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ بِهِ ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا بِهِ ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ ، فَعَلَا بِهِ ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ ، فَانْقَطَعَ بِهِ ، ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَتَدَعَنِّي فَلَأَعْبُرَهَا . قَالَ: ((اعْبُرْهَا)) . قَالَ: الظُّلَّةُ ، فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ ، وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ: لِينُهُ وَحَلَاوَتُهُ ، وَأَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ ، تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ فَيَعْلُو ، ثُمَّ يَأْخُذُهُ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ، ثُمَّ يَأْخُذُهُ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ ، ثُمَّ يُوصَلُ فَيَعْلُو بِهِ إِلَى السَّمَاءِ .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں نے ایک بدلی دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور میں نے لوگوں کو دیکھا جو اپنے ہاتھوں کے ساتھ گھی اور شہد حاصل کر رہے ہیں۔ بعض تو زیادہ لے رہے ہیں اور بعض تھوڑا لے رہے ہیں اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک تھی۔ اے رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس کو پکڑا اور اس کو لے کر آسمان پر چڑھ گئے، پھر آپ کے بعد ایک دوسرے شخص نے اس کو پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا، پھر ایک تیسرے شخص نے اس کو پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا، پھر ایک چوتھے شخص نے اس کو پکڑا اور وہ رسی ٹوٹ گئی، پھر اسے جوڑا گیا، اور بعد میں وہ شخص بھی چڑھ گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ

[1142] حسن: مصنف ابن أبی شیبة : 179/6 ، رقم : 30491 .

[1143] صحیح: سنن أبی داؤد، کتاب السنة ، باب فی الخلفاء ، رقم : 4632، سنن الترمذی : 2293 وقال : صحیح ، مصنف عبد الرزاق : 20360، والحدیث فی صحیح البخاری : 7000، وصحیح مسلم : 2269 (5928) عن ابن عباس أو أبی هریرة رضی اللہ عنہ .

کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے اس کی تعبیر کرنے دیں، انہوں نے کہا: جو رسی آسمان سے زمین تک ہے وہ حق ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کیا ہے۔ آپ نے اس کو پکڑا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلند کر دیا، پھر آپ کے بعد ایک دوسرا شخص اسے پکڑے گا اور وہ بھی چڑھ جائے گا، پھر ایک تیسرا شخص پکڑے گا، وہ بھی چڑھ جائے گا، پھر ایک چوتھا شخص اس کو پکڑے گا، لیکن وہ رسی ٹوٹ جائے گی پھر اسے جوڑا جائے گا اور بعد میں وہ بھی آسمان کی طرف بلند ہو جائے گا۔

شرح اس حدیث میں دور نبوت اور پہلے دو خلفاء کی خلافت کے استحکام اور خلیفہ ثالث عثمان رضی اللہ عنہ سے خلافت چھیننے اور ان کے قتل کی پیشین گوئی ہے جو حرف بہ حرف سچ ثابت ہوئی۔

[1144]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ، ثنا أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ خَاتَمَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ سِنِينَ يَعْمَلُ بِمِثْلِ عَمَلَيْهِمَا. قَالَ أَنَسٌ: فَبَيْنَمَا هُوَ فِي يَدِ عُثْمَانَ، وَنَحْنُ مَعَهُ بِبِئْرِ أَرِيسٍ، فَقَالَ بِالْخَاتَمِ يُقَلِّبُهُ، فَسَقَطَ مِنْهُ فِي الْبِئْرِ، فَاخْتَلَفْنَا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ نَنْزِعَ، فَمَا قَدَرْنَا عَلَيْهِ

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس رہی اور کچھ سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھی رہی وہ بھی شیخین کی طرح اس کو استعمال میں لاتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ بئر اریس پر بیٹھے تھے اور وہ انگوٹھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی اور وہ اس کو الٹ پلٹ رہے تھے، اچانک وہ اس کنویں میں گر پڑی۔ ہم نے امیر المومنین کے ساتھ مل کر اس کا پانی نکالنا شروع کر دیا لیکن وہ مل نہ سکی۔

[1145]...... ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثنا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، ثنا أَبُو عُبَادَةَ الزُّرَقِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى هَلَكَ، ثُمَّ فِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى هَلَكَ، ثُمَّ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى سَقَطَ مِنْهُ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ.

ترجمة الحديث حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی، پھر جب وہ فوت ہوئے تو حضرت عمر کے ہاتھ میں تھی، جب وہ بھی وفات پا گئے تو پھر

[1144] صحيح البخاری، كتاب اللباس، باب هل يجعل نقش الخاتم ثلاثة، رقم: 5879، شعب الإيمان للبيهقی: 5928.

[1145] **صحيح لغيره**: المعجم الكبير للطبرانی: 6663، التاريخ الكبير للبخاری: 53/9، 54.

حضرت عثمان کے ہاتھ میں تھی حتی کہ ان سے گر گئی۔

شرح بعض علماء بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی انگوٹھی میں ایسے اسرار تھے جیسے سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی میں تھے کیونکہ جب سلیمان علیہ السلام سے انگوٹھی گم ہوگئی تو ان کی بادشاہت ختم ہوگئی تھی اسی طرح جب عثمان رضی اللہ عنہ سے انگوٹھی گم ہوئی تو ان کی خلافت میں رخنہ اندازی ہوئی اور ان کے خلاف خارجیوں نے خروج کیا اور ایسے فتنہ کا آغاز ہوا جو ان کی خلافت کے آخر تک جاری رہا اور ان کے قتل پر منتج ہوا۔ (فتح الباری: ۱۱۰/۴۰۵)

[1146]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي عَوْفٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ رَبِّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ: إِنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: إِنِّي انْطَلَقْتُ أَلْتَمِسُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو ذَرٍّ: وَحَصَيَاتٌ مَوْضُوعَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَهُنَّ فِي يَدِهِ فَسَبَّحْنَ فِي يَدِهِ، ثُمَّ وَضَعَهُنَّ فِي الْأَرْضِ فَسَكَتْنَ، ثُمَّ أَخَذَهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَسَبَّحْنَ فِي يَدِهِ، ثُمَّ أَخَذَهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ فِي الْأَرْضِ فَخَرِسْنَ، ثُمَّ أَخَذَهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ فِي يَدِ عُمَرَ، فَسَبَّحْنَ فِي يَدِهِ، ثُمَّ أَخَذَهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ فِي الْأَرْضِ فَخَرِسْنَ، ثُمَّ أَخَذَهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ فِي يَدِ عُثْمَانَ فَسَبَّحْنَ، ثُمَّ أَخَذَهُنَّ فَوَضَعَهُنَّ فِي الْأَرْضِ فَخَرِسْنَ.

ترجمة الحديث حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے مدینہ کے ایک باغ میں نکلا تو وہاں رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ آئے اور نبی اکرم ﷺ کو سلام کہا، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ کے آگے کچھ کنکریاں رکھی ہوئی تھیں۔ آپ نے انہیں اپنے ہاتھ میں پکڑا تو وہ آپ کے ہاتھ میں تسبیح پکارنے لگیں۔ پھر انہیں زمین پر رکھا تو وہ خاموش ہوگئیں، پھر آپ ﷺ نے انہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھا تو وہ پھر ان کے ہاتھ میں تسبیح پکارنے لگیں، پھر آپ نے انہیں پکڑ کر زمین پر رکھا تو وہ بالکل خاموش ہوگئیں، پھر آپ نے انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھا اور وہ پھر تسبیح کرنے لگیں، پھر آپ نے پکڑ کر انہیں زمین پر رکھا تو وہ بالکل خاموش ہوگئیں، پھر آپ نے انہیں پکڑ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھا۔ وہ تسبیح کرنے لگیں، پھر آپ نے انہیں پکڑ کر زمین پر رکھا تو وہ بالکل خاموش ہوگئیں۔

[1146] **صحيح لغيره**: مسند الشاميين للطبرانی: 1837، التاريخ الكبير للبخاری: 442/8، 443، المتفق والمفترق للخطيب: 1150، وله عدة طرق، وفی المعجم الأوسط للطبرانی: 1244، من طريق آخر و سنده صحيح.

شرح اس میں ان چاروں مقدس ہستیوں کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے۔

[1147]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: قَالَ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ، وَقَالَ: ((أَمْسِكْ عَلِيَّ الْبَابَ))، فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ. فَضُرِبَ الْبَابُ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ. فَقَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)). قَالَ: فَأَذِنْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. فَجَاءَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ. ثُمَّ ضُرِبَ الْبَابُ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: عُمَرُ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا عُمَرُ. قَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)). فَأَذِنْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَجَاءَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ. ثُمَّ ضُرِبَ الْبَابُ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا عُثْمَانُ. قَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، مَعَهَا بَلَاءٌ)). فَأَذِنْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: فَجَاءَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى قُفِّهِ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ.

ترجمة الحديث حضرت نافع بن الحارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ مدینے کے ایک باغ میں داخل ہوئے اور فرمایا: "اس دروازے کی حفاظت کرنا۔" آپ تشریف لائے اور کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی ٹانگیں کنویں میں لٹکا دیں۔ دروازہ کھٹکا، میں نے کہا: کون؟ وہ کہنے لگے: میں ابوبکر ہوں۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "ان کو اجازت دے دیں اور انہیں جنت کی خوش خبری سنا دیں"، میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت دے دی اور انہیں جنت کی خوش خبری سنا دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آ کر منڈیر پر آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ کچھ دیر کے بعد پھر دروازہ کھٹکا، میں نے کہا: کون؟ انہوں نے کہا: میں عمر ہوں، میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اجازت طلب کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "انہیں اجازت دے دیں اور انہیں جنت کی خوشخبری بھی دے دیں۔" میں نے انہیں اجازت دے دی اور انہیں جنت کی خوشخبری سنا دی۔ وہ بھی آ کر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی ٹانگیں کنویں میں لٹکا دیں۔ اس کے بعد پھر دروازہ کھٹکا، میں نے کہا: کون؟ انہوں نے کہا: میں عثمان ہوں، میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے اجازت طلب کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "انہیں اجازت دے دیں اور انہیں جنت کی

[1147] حسن: سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب الرجل یستأذن بالدق، رقم: 5188 مختصراً، السنن الکبریٰ للنسائی: 8077، مصنف ابن أبی شیبة: 364/6، رقم: 32061.

خوشخبری سنا دیں لیکن انہیں کچھ مشکلات پہنچیں گی۔'' میں نے انہیں اجازت دے دی اور انہیں جنت کی خوشخبری سنائی، وہ بھی آئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی ٹانگیں کنویں میں لٹکا دیں۔

[1148]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مَوْلَى لِرِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنِّي لَا أَدْرِي كَمْ قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ، فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي))، وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

ترجمۃ الحدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے معلوم نہیں کہ میں تم میں کتنے سال باقی رہوں گا، تم نے میرے بعد دونوں خلیفوں کی اقتداء کرنی ہے۔'' اور آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔

شرح اس حدیث میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت وامامت کی طرف واضح اشارہ ہے۔

[1149]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ هِلَالٍ مَوْلَى رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمۃ الحدیث مذکورہ بالا کی مثل۔

[۱۹۲]...... بَابٌ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَمَا دَلَّ عَلَيْهَا

خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اس کے دلائل

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ: آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے قدیم رفیق، اسلام کے سب سے پرانے جانثار، محرم اسرار نبوت، ثانی اثنین فی الغار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ، کنیت ابوبکر اور صدیق عتیق لقب ہے۔ والد کا نام ابوقحافہ تھا۔ آپ قریش کی شاخ بنی تمیم سے تعلق رکھتے تھے۔ چھٹی پشت پر آپ کا نسب آنحضرت ﷺ سے مل جاتا ہے۔ آپ کا گھرانہ زمانہ جاہلیت سے ہی نہایت معزز چلا آتا تھا۔ قریش کے نظام سیاسی میں خون بہا کے مال کی امانت داری کا عہدہ آپ ہی کے گھر میں تھا۔ (كنز العمال: ۲/ ۳۱۲)

[1148] **حسن لغيره:** سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب، رقم: 3796 وقال: حسن، سنن ابن ماجه: 97، مسند أحمد: 402/5، رقم: 23276 وفي سنن الترمذی: 3663 من طريق آخر عن ربعي وسنده حسن.

[1149] **حسن لغيره:** التاريخ الكبير للبخاری: 209/8، مسند البزار: 2828.

اسلام سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا شغل تجارت تھا آپ ابتداء ہی سے سلیم الفطرت تھے۔ چنانچہ زمانہ جاہلیت میں بھی آپ کا دامن اخلاق عرب کے عام مفاسد سے بالکل پاک رہا اور اسی زمانہ کے لوگوں پر آپ کا حسن اخلاق، راست بازی اور متانت وسنجیدگی کا سکہ بیٹھا ہوا تھا اور شرفائے مکہ میں آپ بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

آپ تقریباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم عمر تھے۔ طبیعت کی یکسانیت کی وجہ سے بچپن ہی سے دونوں میں گہرے تعلقات وروابط پیدا ہو گئے تھے۔ ان روابط کی وجہ سے دونوں ایک دوسرے کے اخلاق وسیرت سے اچھی طرح واقفیت رکھتے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت سب سے پہلی مرتبہ اسلام کی دعوت دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی شک وشبہ کے اس کی تصدیق کی۔ قبول اسلام کے بعد وہ اسلام کی تبلیغ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست راست بن گئے اور راہ خدا میں جان ومال اور عزت وآبرو نثار کر دی اور میدان جانثاری میں کوئی دوسرا صحابی آپ سے بازی نہ لے جا سکا۔ بعض مواقع پر گھر کا سارا اثاثہ اللہ کی راہ میں دے دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کچھ اہل وعیال کے لیے بھی چھوڑا ہے؟ تو عرض کیا ان کے لیے اللہ اور اس کا رسول کافی ہے۔ (ترمذی، مناقب أبی بکر رضی اللہ عنہ) کسی صحابی کی اسلامی خدمات آپ کے برابر نہیں ہیں۔

ان کی مختصر فہرست یہ ہے: قریش کے سن رسیدہ لوگوں میں سب سے اول اسلام قبول کیا اور مکہ کی پر خطر اور مظلومیت کی زندگی کے ہر مرحلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پشت پناہ رہے۔

تبلیغ اسلام میں آپ کی رفاقت کرتے، جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے ساتھ جاتے اور اپنے جاننے والوں سے آپ کا تعارف کراتے تھے۔ (کنز العمال: ٦/ ٣١٩)

حضرت عثمان، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ اور اساطین اسلام آپ ہی کی کوششوں سے مشرف باسلام ہوئے، کفار کے ظلم وجور کے مقابلہ میں سینہ سپر رہے۔ (بخاری، مالقی النبی واصحابہ من المشرکین)

حضرت بلال، حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہما اور متعدد غلاموں کو جو اسلام کے جرم میں مشرک آقاؤں کے ظلم وجور کا نشانہ تھے، اپنے مال سے آزاد کرایا۔ ہجرت نبوی میں ساتھ رہے۔ ہجرت کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس کی زمین کی قیمت، جو دو یتیموں کی ملکیت تھی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ادا کی، اس طرح مدینہ میں پہلا اللہ کا گھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مدد سے تعمیر ہوا۔ (فتح الباری: ٧/ ١٩٢)

غزوات بدر، احد، بنی مصطلق، حدیبیہ، خیبر، فتح مکہ، حنین وطائف وغیرہ تمام معرکوں میں مجاہدانہ شریک ہوئے اور سب میں نمایاں اور ممتاز خدمات انجام دیں۔ حدیث، سیرت اور طبقات کی کتابوں میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ ٩ھ

میں امارت حج کا منصب تفویض ہوا۔ غرض آغاز اسلام سے لے کر وفات نبوی ﷺ تک ہر مرحلہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کی جانثارانہ رفاقت کی۔ آپ رحمہ اللہ پر ان کی ان قربانیوں کا اتنا اثر تھا کہ فرماتے تھے: جان و مال کے لحاظ سے مجھ پر ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کا احسان نہیں ہے۔ (بخاری فضائل أبی بکر)

اس رفاقت اور خدمات کی بنا پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام کے سب سے بڑے محسن اور اسرار نبوی کے محرم تھے۔ اس لیے وہ قدرتاً خلافت نبوی کے دوسروں سے زیادہ اہل و مستحق تھے اور آنحضرت ﷺ کی حیات ہی میں خاص خاص مواقع پر اس کا شرف انہیں حاصل ہوتا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے مرض الموت میں جب نقل و حرکت کی طاقت آپ میں نہ رہی، اس وقت آپ ﷺ نے سب سے بڑا منصب یعنی مسجد نبوی کی امامت کا شرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ (بخاری: باب اهل العلم والفضل أحق بالإمامة) جو درحقیقت آپ کی جانشینی کی طرف اشارہ تھا لیکن اسلام کا نظام شوریٰ پر ہے۔ اس لیے آپ ﷺ اپنی جانب سے کسی کو اپنا جانشین نامزد کر کے اس کو توڑنا نہ چاہتے تھے۔ اس لیے صراحۃً کسی کو جانشین نامزد نہیں فرمایا اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ کی صحبت اور آپ کی تعلیم نے آپ کے حاشیہ نشینوں میں ایسی صحیح بصیرت اور قوت فیصلہ پیدا کر دی تھی کہ آپ کے بعد اسلامی نظام کے قیام میں کسی غلطی کا امکان باقی نہ رہ گیا تھا۔ اس لیے آپ نے آئندہ کے بارے میں تصریح سے سکوت فرمایا تھا۔ اگرچہ بعض انفرادی واقعات میں کچھ اس طرح کے اشارے ملتے تھے جن سے آپ کی خلافت بلافصل ثابت ہوتی تھی۔

علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اہل سنت کا خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے اختلاف ہے، کیا یہ نص کے ساتھ تھی یا اختیار کے ساتھ؟ حسن بصری رحمہ اللہ اور اہل حدیث کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ آپ کی خلافت نص خفی اور اشارے سے ثابت ہے جب کہ بعض کہتے ہیں کہ آپ کی خلافت نص جلی کے ساتھ ثابت ہوتی ہے۔ اگرچہ اہل حدیث کا ایک گروہ اور معتزلہ اور اشاعرہ کہتے ہیں آپ کی خلافت اختیار سے ثابت ہوئی تھی۔

خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دلائل: بعض ایسی نصوص ملتی ہیں جن سے آپ کی خلافت کی طرف واضح اشارہ ملتا ہے۔

(۱) صحیح بخاری میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ دوبارہ میرے پاس آنا۔ اس نے کہا: اگر میں آؤں اور آپ سے ملاقات نہ ہو سکے؟ یعنی آپ وفات پا جائیں؟ (تو پھر کس کے پاس آؤں؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔" یہ حدیث رقم ۱۱۵۱ میں آ رہی ہے۔

(۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میرے بعد دو شخصوں کی پیروی کرنا یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی۔ (الصحیح ۱۲۳۳)

(۳) صحیحین ہی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت آتی ہے، وہ فرماتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''اپنے باپ اور بھائی کو بلاؤ۔ میں ابوبکر کے بارے ایک تحریر لکھوا دوں۔'' پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے علاوہ کا انکار کریں گے۔'' (الصحیحه : ٦٩٠)

ایک روایت میں ہے: ''تا کہ اس خلافت کے معاملے میں کوئی طمع نہ کرے۔'' اور ایک روایت میں یہ بھی ہے، آپ نے فرمایا: ''میرے لیے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بلاؤ میں ابوبکر کے بارے کتاب لکھ دوں تا کہ کوئی اختلاف نہ کرے۔'' پھر فرمایا: ''معاذ اللہ! کیا مومن ابوبکر کے بارے اختلاف کر سکتے ہیں۔''

(۴) اسی طرح وہ احادیث جن میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جماعت کی امامت کرانے کا کہا گیا تھا۔ جس کے لفظ ہیں: ''مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ (بخاری : ٦٧٨، مسلم : ٩٤٨) اور آپ نے متعدد ایام جماعت کرائی۔

(۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت صحیحین میں آتی ہے، وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''میں نے خواب میں دیکھا گویا میں ایک کنویں پر ہوں۔ جس سے میں نے چند ڈول پانی کھینچا، پھر ابن ابی قحافہ (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے ڈول پکڑا اور انہوں نے ایک دو ڈول پانی نکالا اور ان کے پانی نکالنے میں ذرا ضعف تھا۔ اللہ انہیں بخشے، پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا اور اسے عمر رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا اور میں نے کسی نوجوان کو ان کی طرح ڈول بھرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حتیٰ کہ انہوں نے لوگوں کی پیاس بجھا دی۔ (صحیح حدیث : ١٤٥٧٠)

(٦) صحیح بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ اگر میں کسی کو خلیل بنانا چاہتا تو ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا اور مسجد میں ابوبکر کے دروازے کے علاوہ سبھی کے دروازے بند کر دیے جائیں۔ (متفق علیه)

اسی طرح ترازو والی حدیث اور بعض کے ساتھ لٹکائے جانے والی حدیث پہلے گزر چکی ہیں۔ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ اس کے بعد ان لوگوں کے دلائل ذکر کرتے ہیں جو کہتے ہیں کہ آپ کو باصراحت خلیفہ مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ جن میں سے ایک روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ انہوں نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کرتا ہوں تو مجھ سے بہتر (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے خلیفہ مقرر کیا تھا اور اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کرتا ہوں تو مجھ سے بہتر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہم نے جان لیا کہ آپ کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کریں گے۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک سوال کیا گیا تھا کہ اگر آپ کسی کو خلیفہ مقرر کرتے تو کس کو کرتے؟ ان دو

روایات کا جواب یہ ہے کہ آپ نے تحریراً انہیں خلیفہ مقرر نہ کیا تھا۔ یعنی اگر آپ تحریر فرماتے تو ضرور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہی خلیفہ مقرر کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریر کر دینے کا پروگرام بنایا۔ لیکن بعد میں یہ عہد ترک کر دیا تھا۔ ((یَأْبَی اللّٰہُ وَالْمُسْلِمُوْنَ إِلَّا أَبَابَکْرٍ)) گویا یہ بات صرف عہد سے زیادہ مبالغہ رکھتی ہے۔ کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد اقوال وافعال میں انہیں خلیفہ مقرر کرنے کی طرف راہنمائی فرما دی تھی۔

(ملخص از شرح العقیدہ الطحاویہ، ص: ۴۷۱ تا ۴۷۴)

سقیفہ بنی ساعدہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تجہیز وتکفین سے پہلے ہی منافقین کی سازشوں سے آپ کی جانشینی کا مسئلہ چھڑ گیا اور انصار نے سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر جانشینی کا دعویٰ کر دیا۔ یہ مسئلہ ایسے نازک وقت چھڑا تھا کہ اگر فوراً اس کا تدارک نہ کیا جاتا تو بڑی نازک صورت حال پیدا ہو سکتی تھی اور عجب نہیں کہ آنحضرت کے وصال کے ساتھ ہی اسلام کا شیرازہ درہم برہم ہو جاتا لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بروقت اس کی اطلاع ہوگئی۔ آپ فوراً حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور امین الامت حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لے کر سقیفہ بنی ساعدہ پہنچے۔ یہاں دیکھا تو دوسرا ہی مدعا تھا۔ انصار مدعی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی میں انہیں بھی حصہ ملنا چاہیے اور قریش کے ساتھ ان کی جماعت کا بھی ایک امیر یا نائب الرسول ہونا چاہیے لیکن ایک شخص کے دو جانشین ہونے کے نتائج بالکل ظاہر تھے۔ اس لیے اس صورت کے قبول کرنے کا یہ معنی خود کو اپنے ہاتھوں اسلامی نظام درہم برہم کرنا تھا۔ یہ ہوسکتا تھا کہ تنہا انصاریوں کو ہی یہ منصب مل جاتا لیکن اس میں یہ مشکل تھی کہ اولاً خود قریش، پھر دوسرے عرب قبائل قریش کے علاوہ اور کسی خاندان کے سامنے سر نہیں جھکا سکتے تھے، پھر انصاریوں میں اوس وخزرج دو قبائل جماعتیں موجود تھیں۔ ان میں سے جسے بھی یہ منصب دیا جاتا، دوسرا اسے تسلیم نہ کرتا۔

اس نازک موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نہایت نرمی اور آشتی سے انصار کو سمجھایا اور برمحل تقریر کی کہ مجھے تم لوگوں کے فضائل ومناقب اور تمہاری خدمات اسلامی خدمات سے انکار نہیں، لیکن عرب قریش کے علاوہ اور کسی خاندان کی سیادت تسلیم نہیں کر سکتے۔ پھر مہاجرین اپنے تقدم فی الاسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق کی بنا پر آپ کی جانشینی کے زیادہ مستحق ہیں۔ یہ ابوعبیدہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما موجود ہیں، ان میں سے جس کے ہاتھ پر چاہو بیعت کر لو۔'' یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر فرمایا: آپ ہم سب میں سے بزرگ ہیں۔ ہم سب سے بہتر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے مقرب ہیں۔ اس لیے ہم آپ کے ہاتھوں پر بیعت کرتے ہیں۔ (بخاری ۱/ ۵۱۸)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت ہر جماعت میں ایسی محترم تھی کہ اس انتخاب پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا

تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے ساتھ مسلمان بیعت کے لیے ٹوٹ پڑے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی برمحل تقریر اور بیعت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیش قدمی سے ایک زبردست اختلاف ہوتے ہوتے بچ گیا۔

اس کے بعد دوسرے دن مسجد نبوی میں عام بیعت ہوئی اور ربیع الاول ۱۱ھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ (تاریخ اسلام شاہ معین الدین) اوران کا دور خلافت ۱۱ھ تا ۱۳ھ عرصہ دو سال تک جاری رہا۔

[1150]...... ثنا الصَّقْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ أَبُو بَهْزٍ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كُنْتُ فِي حَائِطٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَدَقَّ الْبَابَ ، فَقَالَ: ((يَا أَنَسُ ، قُمْ فَافْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، وَبَشِّرْهُ بِالْخِلَافَةِ مِنْ بَعْدِي)) . قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أُعْلِمُهُ؟ قَالَ: ((أَعْلِمْهُ)) . قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ: قُلْتُ: أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ وَبِالْخِلَافَةِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک باغ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے انس! کھڑے ہو کر دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری سنا دو اور اسے میرے بعد خلافت کی خوشخبری بھی سنا دو۔'' وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! کیا میں انہیں بتا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں انہیں بتا دیں۔'' وہ کہتے ہیں میں نکلا تو وہ دروازہ کھٹکھٹانے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں کہا: آپ کو جنت کی اور آپ ﷺ کے بعد خلافت کی خوشخبری قبول ہو۔

[1151]...... ثنا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ تُكَلِّمُهُ فِي شَيْءٍ ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أَرَأَيْتَ إِنْ رَجَعْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ ، قَالَ: ((إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ))

[1150] ضعيف جداً او موضوع: صقر بن عبدالرحمٰن راوی کذاب ہے اور اس کا متابع عبدالاعلیٰ بن ابی متروک و متہم بالکذب ہے۔
مسند أبي يعلى: 3958، المعجم الأوسط للطبراني: 5172، دلائل النبوة لأبي نعيم: 488 وسيأتي برقم: 1168، 1170.

[1151] صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب قول النبي ﷺ "لو كنت متخذا خليلا"، رقم: 3659، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه، رقم: 2386 (6179).

﷽تو جمة الحديث﷽ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی۔ جو کسی معاملہ میں آپ ﷺ سے کلام کرنا چاہتی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کو دوبارہ آنے کا فرمایا، اس نے کہا: اگر میں آؤں اور آپ سے ملاقات نہ ہو سکے، یعنی آپ وفات پا جائیں تو آپ نے فرمایا: ''اگر مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آ جانا۔''

[1152]...... حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، ثنا اللَّيْثُ ، ثنا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ جَلَسَ يَوْمًا مَعَ شُفَيٍّ الْأَصْبَحِيِّ ، فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((سَيَكُونُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً ، مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ، لَا يَلْبَثُ بَعْدِي إِلَّا قَلِيلًا))

﷽تو جمة الحديث﷽ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''عنقریب بارہ خلیفے ہوں گے اور ان میں سے ایک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہوں گے جو میرے بعد بہت کم عرصہ زندہ رہ سکیں گے۔''

[1153]...... حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، ثنا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَصَبْتُمُ اسْمَهُ ، عُمَرُ الْفَارُوقُ قَرْنٌ مِنْ حَدِيدٍ أَصَبْتُمُ اسْمَهُ ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ذُو النُّورَيْنِ قُتِلَ مَظْلُومًا ، أُوتِيَ كِفْلَيْنِ مِنَ الرَّحْمَةِ .

﷽تو جمة الحديث﷽ حضرت عقبہ بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے کہا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام تم نے درست تجویز کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوہے کے سینگ ہیں ان کا نام تم نے درست تجویز کیا اور اسی طرح حضرت عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہ جو مظلومانہ شہید کیے گئے انہیں رحمت کے دو حصے ملیں گے۔

شرح ان معزز ہستیوں کی عہد رسالت میں افضیلت کی یہی ترتیب تھی۔ خلافت میں بھی یہی ترتیب رہی سو ان کی نامزدگی میں اچھا انتخاب تھا۔

[1152] ضعيف: عبداللہ بن صالح کاتب اللیث راوی ضعیف ہے۔ الآحاد والمثانی للمصنف : 13، المعجم الكبير للطبرانی : 12، 142، والمعجم الأوسط للطبرانی : 8749،

[1153] صحيح: مصنف ابن أبی شيبة : 363/6، رقم : 32053، المعجم الكبير للطبرانی : 138، الفتن لنعيم بن حماد : 263.

[1154]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ السَّدُوسِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً: أَبُو بَكْرٍ، أَصَبْتُمُ اسْمَهُ، وَعُمَرُ الْفَارُوقُ قَرْنٌ مِنْ حَدِيدٍ أَصَبْتُمُ اسْمَهُ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ذُو النُّورَيْنِ أُوتِيَ كِفْلَيْنِ مِنَ الْأَجْرِ، قُتِلَ مَظْلُومًا، أَصَبْتُمُ اسْمَهُ.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس امت میں بارہ خلیفے ہوں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام تم نے درست تجویز کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نام تم نے درست تجویز کیا، جو لوہے کے سینگ ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام تم نے درست تجویز کیا۔ جو ذوالنورین ہیں اور انہیں دوہرا اجر ملا اور وہ مظلومانہ شہید کیے گئے۔

[1155]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا أَبِي، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا وَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ أَنْ يَؤُمَّ أَبَا بَكْرٍ))

ترجمة الحديث حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! تم میں سے کسی مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ ابوبکر کی امامت کروائے۔''

[1156]...... حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، كُلُّ هَؤُلَاءِ يُخْبِرُهُ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ: ((أَلَا أُرْسِلُ إِلَى ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَابْنِهِ، فَلَا يَطْمَعُ فِي هَذَا الْأَمْرِ طَامِعٌ)). ثُمَّ قَالَ: ((قَدْ يَدْفَعُ اللّٰهُ، وَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِينَ))

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی مرض الموت میں فرمایا تھا: ''کیا میں ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکر) اور ان کے بیٹے کو بلوا نہ بھیجوں تا کہ کوئی طمع کرنے والا طمع نہ کرنے لگے؟'' پھر فرمایا: ''لیکن اللہ تعالیٰ خود اور مومنین کے ذریعے انکار کرتا ہے۔''

[1154] صحيح: مصنف ابن أبی شيبة: 363/6، رقم: 32053، المعجم الكبير للطبرانی: 139.

[1155] ضعيف: عبداللہ بن عبدالعزیز اللیثی راوی ضعیف ومختلط ہے۔ معرفة الصحابة لأبی نعيم: 5341، تاريخ دمشق لابن عساكر: 262/30.

[1156] حسن لغيره: فضائل الخلفاء الراشدين لأبی نعيم: 170، وله شاهد فی صحيح البخاری: 5666.

شرح رسول اللہ ﷺ منصب خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سونپنا چاہتے تھے تاکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد خلافت کے دعویداروں کے لیے حصول خلافت کا دروازہ بند ہو جائے۔ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی نامزدگی کی طرف کھلا اشارہ ہے۔

[1157]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ثنا الْحَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ: بَنَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَسْجِدًا، فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: ((ضَعْ حَجَرًا إِلَى جَنْبِ حَجَرِي))، ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ: ((ضَعْ حَجَرًا إِلَى جَنْبِ حَجَرِ أَبِي بَكْرٍ))، ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ: ((ضَعْ حَجَرَكَ إِلَى جَنْبِ حَجَرِ عُمَرَ))، ثُمَّ قَالَ: ((هَؤُلَاءِ الْخُلَفَاءُ مِنْ بَعْدِي))

ترجمة الحديث حضرت سفینہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مسجد بنائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہا: ''میرے پتھر کے پاس پتھر رکھیں۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا: ''ابوبکر کے پتھر کے پاس آپ بھی پتھر رکھیں۔'' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا: ''آپ عمر کے پتھر کے پاس پتھر رکھیں۔'' پھر فرمایا: ''یہ لوگ میرے بعد خلفاء ہوں گے۔''

[1158]...... حَدَّثَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: قِيلَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا. فَقَالَ: مَا اسْتَخْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَلَكِنْ إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِالنَّاسِ خَيْرًا سَيَجْمَعُهُمْ عَلَى خَيْرِهِمْ كَمَا جَمَعَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ ﷺ عَلَى خَيْرِهِمْ.

ترجمة الحديث حضرت ابووائل شقیق بن سلمہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ ہم پر کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں؟ انہوں نے فرمایا: نہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو خلیفہ مقرر کیا۔ (نہ میں کروں گا) لیکن اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ خیر کا ارادہ کرنا چاہیں گے انہیں اسی طرح بہترین شخص پر جمع فرما دیں گے جس طرح ان کے نبی ﷺ کے بعد ان کے بہترین شخص (حضرت ابوبکر) پر جمع کر دیا تھا۔

[1159]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتِ الْأَنْصَارُ: مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ،

[1157] **شاذ**: حشرج بن نباتہ کو اس روایت میں وہم ہوا ہے۔ مسند الحارث، زوائد: 593، دلائل النبوة للبيهقي: 553/2، المستدرك للحاكم: 13/3، رقم: 4284.

[1158] **ضعيف**: شعیب بن میمون الواسطی راوی ضعیف ہے۔ مسند البزار: 565، المستدرك للحاكم: 79/3، رقم: 4467، دلائل النبوة للبيهقي: 223/7.

فَأَتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَإِيَّاكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ؟

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو انصار نے کہا: ہم میں سے ایک امیر ہوگا اور تم میں سے بھی ایک امیر ہوگا تو ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے: اے انصار کی جماعت! کیا تم جانتے نہیں ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی جماعت کرانے کا حکم دیا تھا؟ اب تم میں سے کس کے نفس کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھ کر جماعت کرائے؟

شرح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس امت کے سب سے افضل انسان تھے، لہٰذا ان کی موجودگی میں خلافت و امارت کے وہی زیادہ لائق تھے۔

[1160]...... ثنا دُحَيْمٌ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَمْعَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ عَادَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُرُوا النَّاسَ فَلْيُصَلُّوا)) . قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ نَاسًا لا أُكَلِّمُهُمْ، فَلَمَّا لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ أَبْغِ مَنْ وَرَاءَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: صَلِّ بِالنَّاسِ. فَخَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَ عُمَرَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى أَطْلَعَ رَأْسَهُ مِنْ وَرَاءِ حُجْرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((لا لا، لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ)) . يَقُولُ ذَلِكَ مُغْضَبًا .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی مرض الموت میں عیادت کی تو آپ نے فرمایا: ''لوگوں کو حکم دیں کہ وہ نماز پڑھیں۔'' وہ کہتے ہیں میں باہر نکلا اور چند لوگوں سے ملا۔ جن سے میں کلام نہیں کرتا تھا۔ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اس کے بعد کسی کو تلاش نہ کیا۔ میں نے کہا: آپ لوگوں کی جماعت کرائیں۔ وہ نکلے تا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ

[1159] حسن: سنن النسائی، کتاب الامامة، باب إمامة أهل العلم والفضل، رقم: 778، مسند أحمد: 21/1، رقم: 133، مصنف ابن أبی شیبة: 118/2، رقم: 7165.

[1160] حسن لغیره: سنن أبی داؤد، کتاب السنة، باب فی استخلاف أبی بکر رضی الله عنه، رقم: 4661، الشریعة للآجری: 1294.

کی آواز سنی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے سے اپنا سر مبارک باہر نکالا اور فرمایا: ”نہیں، نہیں، لوگوں کو صرف ابن ابی قحافہ ہی جماعت کرائیں۔“ اور آپ نے یہ بات غصے سے فرمائی۔

نوٹ: ......امام ابوداود نے یہ لفظ بھی ذکر کیے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اللہ اکبر کہا (جسے رسول اللہ ﷺ نے سنا تھا۔) اور انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے: پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا گیا تو انہوں نے لوگوں کو جماعت کرائی اگرچہ حضرت عمر نے وہ جماعت شروع کروادی تھی۔

[1161]...... حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1162]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1163]...... ثنا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: ((ادْعِي لِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، حَتَّى أَكْتُبَ لِأَبِي بَكْرٍ كِتَابًا لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ أَحَدٌ بَعْدِي)). ثُمَّ قَالَ: ((دَعِيهِ، مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ يَخْتَلِفَ الْمُؤْمِنُونَ فِي أَبِي بَكْرٍ))

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرض الموت میں فرمایا: ”میرے لیے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بلاؤ تا کہ میں ابوبکر کے لیے کتاب لکھ دوں کہ ان کے بارے میں میرے بعد

[1161] حسن: ابن اسحاق اور زہری کے سماع کی صراحت ابوداود وغیرہ کے ہاں۔ سنن أبی داؤد، کتاب السنة، باب فی استخلاف ابی بکر رضی اللہ عنہ، رقم: 4660، مسند أحمد: 322/4، رقم: 18906، المعجم الکبیر للطبرانی: 446.

[1162] حسن: الآحاد والمثانی للمصنف: 606، المعجم الکبیر للطبرانی: 448.

[1163] ضعیف: محمد بن ابان القرشی راوی ضعیف ہے۔ مسند الطیالسی: 1611، طبقات ابن سعد: 180/3، فضائل الصحابة لأبی احمد، زوائد عبد الله: 227، مسند البزار: 225/18، رقم: 234.

کوئی اختلاف نہ کرے۔'' پھر فرمایا: ''رہنے دو! معاذ اللہ کیا مومن ابوبکر کے بارے اختلاف کر سکتے ہیں؟''

[1164]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ، فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) . فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ، وَمَتَى يَقُومُ مَقَامَكَ لا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ . فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ)) . قَالَ: فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .

ترجمة الحديث: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے اور آپ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کرانے کا حکم دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! ابوبکر رقیق القلب ہیں۔ وہ جب آپ کے مصلے پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کی جماعت نہیں کرا سکیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر کو حکم دو وہ لوگوں کو جماعت کرائیں تم تو یوسف والیاں ہو۔'' راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

شرح: اس امامت سے آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ کرنا چاہتے تھے تا کہ آپ ﷺ کی زندگی میں ان کی احادیث خلافت کی دلیل بن جائیں۔

امامت صغریٰ سے امامت کبریٰ پر استدلال: رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرض الموت میں صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امامت صغریٰ کا حقدار ٹھہرایا۔ جس سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف صاف اشارہ پایا جاتا ہے کہ جو شخص امامت صغریٰ کا مستحق ہے وہی امامت کبریٰ کا حقدار ہے اور اس کے ساتھ آپ کی خلافت بلافصل ثابت ہوتی ہے۔

[1165]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْبَاهِلِيُّ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ الْجُمَحِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ الْجُمَحِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ تَعَالَا، أُمِرْتُ أَنْ أُوَاخِيَ بَيْنَكُمَا بِوَحْيٍ أُنْزِلَ مِنَ السَّمَاءِ، فَأَنْتُمَا أَخَوَانِ فِي الدُّنْيَا أَخَوَانِ فِي الْجَنَّةِ، فَلْيُسَلِّمْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَلْيُصَافِحْهُ)) . فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِ عُمَرَ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَكُونُ قَبْلَهُ وَيَمُوتُ قَبْلَهُ))

[1164] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب أهل العلم والفضل أحق بالامامة، رقم: 678، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر، رقم: 420 (948).

[1165] ضعيف: ابوعبداللہ الباھلی اور غیاث بن سفیان کے حالات نہیں ملے۔ المعجم الكبير للطبراني: 5513، الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم: 790.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت سعید بن عامر الجمحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوبکر و عمر! تم دونوں میرے پاس آؤ، مجھے آسمانی وحی کے ساتھ تمہارے درمیان اخوت قائم کرنے کا حکم دیا گیا۔ تم دنیا میں بھی بھائی ہو اور جنت میں بھی بھائی ہو گے۔ تم دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کو سلام کہے اور مصافحہ کرے۔“ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا تو یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے اور آپ نے فرمایا: ”ابوبکر ہی آپ سے پہلے خلیفہ ہوں گے اور آپ سے پہلے فوت ہوں گے۔“

[1166]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: لا، بَلْ نُبَايِعُكَ وَأَنْتَ سَيِّدُنَا، وَخَيْرُنَا، وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: نہیں، ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ ہمارے آقا، ہم سب سے بہترین اور ہم سب میں سے رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہیں۔

[1167]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يَؤُمَّ النَّاسَ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ، وَإِنَّهُ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ، فَأْمُرْ عُمَرَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: فَقَالَ: ((يَؤُمُّ النَّاسَ أَبُو بَكْرٍ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ. فَقَالَتْ لَهُ حَفْصَةُ، فَقَالَ: ((يَؤُمُّ النَّاسَ أَبُو بَكْرٍ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((دَعِينِي مِنْكِ الْيَوْمَ، لِيَؤُمَّ النَّاسَ أَبُو بَكْرٍ))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرض الموت میں فرمایا تھا: ”ابوبکر کو حکم دو لوگوں کی امامت کرائیں۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تم کہو کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں اور جب وہ آپ کے مصلے پر کھڑے ہوں گے، لوگوں کو اپنی آواز نہ سنا سکیں گے، اس لیے آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں کہ وہ جماعت کرائیں۔“ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کے کہنے پر کہہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کی

[1166] صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب، رقم: 3667، 3668، والتاريخ الأوسط له: 134، 135، طبقات ابن سعد: 328/2، 269 مطولا.

[1167] صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، رقم: 679، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استخلاف الإمام، رقم: 418 (943).

امامت صرف ابوبکر کرائیں۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ دوبارہ کہیں۔ حضرت حفصہ نے دوبارہ کہا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ”لوگوں کو امامت ابوبکر کرائیں گے۔“ سہ بارہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ پھر کہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے آج چھوڑ دیجئے۔ لوگوں کی امامت صرف ابوبکر ہی کرائیں گے۔“

شرح تطبیق: پہلے گزر چکا ہے کہ یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خود کہی تھی اور اس میں ہے کہ انہوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے کہیں۔ ان دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے پہلے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا ہو اور بعد میں خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا ہو۔

[۱۹۳]...... بَابُ ذِكْرِ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ: آپ کا نام عمر اور فاروق لقب ہے۔ آپ قریش کی شاخ بنی عدی سے تعلق رکھتے تھے۔ آٹھویں پشت پر آپ کا نسب رسول اللہ ﷺ سے مل جاتا ہے، آپ کا خاندان زمانہ جاہلیت میں ہی ممتاز تھا۔ قریش کے نظام سفارت اور فصل مقدمات کا عہدہ آپ ہی کے خاندان میں تھا۔ (عقد الفريد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسلام سے قبل عرب کے مرغوب فنون، سپہ گری اور خطابت میں بڑی دلچسپی تھی۔ معمولی نوشت و خواند (لکھائی پڑھائی) سے بھی واقف تھے۔ معاش کا ذریعہ تجارت تھا۔ اس کے لیے دور دراز کا سفر کیا۔ ان اسفار کی وجہ سے بہت پختہ کار اور معاملہ فہم بن گئے۔ اس لیے سفارت کا خاندانی عہدہ ان کے متعلق ہوا اور قبائل میں جب کبھی کوئی پیچیدہ مسئلے پیش آ جاتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی سفیر بن کر جاتے تھے اور اپنے فہم و تدبیر سے اس کو حل کرتے تھے۔

(الاشهاب ترجمه عمر)

ظہور اسلام کے وقت عمائد قریش کی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔ اسلام ان کی نگاہ میں سب سے بڑا جرم تھا۔ جس کا مجرم ہر سزا کا مستحق تھا۔ جو شخص نیا مسلمان ہوتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے دشمن ہو جاتے اور اسے امکانی اذیت پہنچانے میں دریغ نہ کرتے لیکن تھے بڑے عالی دماغ اور شکوہ والے، اس لیے آنحضرت ﷺ کو ان کے اسلام کی بڑی آرزو تھی اور آپ ان کے اسلام کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی مناقب عمر) یہ قدرت کا کرشمہ تھا کہ ان کے بہن بھائی اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو وہ آپے سے باہر ہو گئے اور اسی وقت بہنوئی کے یہاں جا کر بہن اور بہنوئی کو مارتے مارتے بے دم کر دیا۔ لیکن ان کی زبان کلمہ حق سے نہ پھری ان کا استقلال دیکھ کر دل نے کہا کہ اس دین میں ضرور کوئی بات ہے۔ چنانچہ بہنوئی سے قرآن سننے کی خواہش کی۔

انہوں نے چند آیتیں سنائیں۔ یہ سحر آفرین آیات سن کر بے اختیار لا الہ الا اللہ پکار اٹھے۔ اس وقت کم وبیش چالیس آدمی مسلمان ہو چکے تھے۔ لیکن اب تک کسی نے اعلانیہ عبادت کرنے کی جرات نہ کی تھی۔ بلکہ بہتیرے تو اسلام کا اظہار بھی نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو دفعتاً حالت تبدیل ہوگئی۔ یہ کسی سے دبنے والے نہ تھے۔ انہوں نے خانہ کعبہ میں جا کر نماز ادا کی آنحضرت ﷺ نے اس جرات پر فاروق کا لقب عطا فرمایا۔ (طبقات ابن سعد)

گو دوسرے غریب مسلمانوں کی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عمائدین قریش نہیں ستاتے تھے۔ پھر بھی جس حد تک ممکن تھا باز نہ رہے اور کئی سال تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی سختیاں جھیلتے رہے اور ہجرت کی اجازت کے بعد انہوں نے ہجرت کی، مکہ چھوڑنے سے پہلے جا کر خانہ کعبہ میں طواف کیا، نماز ادا کی اور مشرکین سے برملا کہا: جس میں جرات ہو باہر میدان میں آئے۔ کسی نے ہمت نہ کی۔ (زرقانی :۱/ ۳۷۱)

ہجرت کے بعد بدر واحد وغیرہ تمام بڑے بڑے معرکوں میں شریک رہے جنگ بدر میں اپنے اعزہ کو اپنے ہاتھوں سے قتل کیا غزوہ تبوک میں آدھا مال خدا کی راہ میں دے دیا۔

غرض قبول اسلام کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح انہوں نے بھی اپنی جان اور اپنا مال اسلام پر نثار کر دیا۔ ان کی جرات وشجاعت اور جانثاری سے اسلام کو بڑی تقویت پہنچی۔ ایثار وقربانی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد انہی کا درجہ تھا۔ ان کی جانثاری وفداکاری اور خدمات اسلامی کی بنا پر ان کو بارگاہ نبوت میں جو تقریب واختصاص حاصل تھا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی صحابی کو نہ تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا۔ تو وہ عمر ہوتے۔ (مستدرك حاكم) آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد سقیفہ بنی ساعدہ کے فتنے کو دبانے میں آپ کی کوشش کو بڑا دخل حاصل تھا۔ آپ ہی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر بیعت کر کے اختلاف کا خاتمہ کیا۔ عہد صدیقی کے جملہ مہمات امور میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خاص مشیر اور دست راست رہے۔ ان کے ان گوناگوں خصائص اور اوصاف کی بنا پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی وفات کے بعد ان کو اپنا جانشین مقرر کر گئے۔

خلافت: گو صحابہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تدبر، ان کی صداقت وحق پرستی اور ان کی اہلیت مسلم تھی لیکن ان کے مزاج کی سختی کی وجہ سے، جو ان کی حق پرستی کا نتیجہ تھی، لوگ کسی قدر ڈرتے تھے۔ چنانچہ خلافت کے لیے ان کے انتخاب کے وقت بعض لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس کا اظہار بھی کیا۔ لیکن انہوں نے ان شبہات کو دور کر کے مطمئن کر دیا اور تمام اکابر صحابہ نے اس انتخاب کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ چنانچہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جمادی الثانی ۱۳ھ میں تخت خلافت پر متمکن ہوئے اور ان کی خلافت کا دورانیہ ۱۳ھ تا ۲۴ھ مطابق ۶۳۴ء تا ۶۴۵ء، عرصہ گیارہ سال پر محیط ہے۔ (تاریخ اسلام)

[1168]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَهْزٍ السَّقْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطٍ لَهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَدَقَّ الْبَابَ، فَقَالَ: ((يَا أَنَسُ، قُمْ فَافْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَبِالْخِلَافَةِ مِنْ بَعْدِ أَبِي بَكْرٍ)). قَالَ: فَخَرَجْتُ، فَإِذَا عُمَرُ، فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ وَبِالْخِلَافَةِ مِنْ بَعْدِ أَبِي بَكْرٍ.

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ میں تھا۔ ایک آدمی آیا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے انس! کھڑے ہو جاؤ۔ دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری سناؤ، اور ابوبکر کے بعد خلافت کی خوشخبری بھی سنا دو۔'' میں نکلا تو دیکھا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے، چنانچہ میں نے ان کو جنت کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت کی خوشخبری سنائی۔

[1169]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ جَلَسَ يَوْمًا مَعَ شُفَيٍّ الْأَصْبَحِيِّ، فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً: أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، لَا يَلْبَثُ بَعْدِي إِلَّا قَلِيلًا، وَصَاحِبُ رَحَا دَارِ الْعَرَبِ، يَعِيشُ حَمِيدًا، وَيَمُوتُ شَهِيدًا. فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ))

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''بارہ خلفاء ہوں گے۔ جن میں سے ابوبکر میرے بعد تھوڑا عرصہ زندہ رہیں گے اور ان کے بعد اہل عرب کی چکی والے خلیفہ بنیں گے۔ جو قابل ستائش زندگی گزاریں گے اور شہادت کی موت مریں گے۔'' ایک شخص نے کہا: وہ کون ہیں اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر بن خطاب۔''

شرح: **اہل سنت کے نزدیک خلیفہ ثانی:** مصنف نے اس عنوان کے تحت دو روایات ذکر کی ہیں اور دونوں ہی ضعف والی ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، خلافت کے زیادہ حقدار نہیں تھے بلکہ مصنف کو جو دو روایتیں پہنچی تھیں انہوں نے ذکر کر دیں اور باقی روایات انہیں ملی نہیں ان سے سکوت اختیار کیا۔

رہا آپ کی خلافت کا مسئلہ تو یہ تمام اہل سنت کے نزدیک متفق علیہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے زیادہ خلافت کے حق دار آپ ہی تھے جیسا کہ صاحب العقیدہ طحاویہ نے کہا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کا خلیفہ ثانی ہونا تمام اہل

[1168] موضوع: مسند أبي يعلى: 3958، وتقدم برقم: 1150.

[1169] ضعيف: عبداللہ بن صالح راوی ضعیف ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 12، والمعجم الأوسط له: 8749، وتقدم برقم: 1152.

سنت کا عقیدہ ہے اور اس پر تمام امت نے اتفاق کیا۔ گویا صحابہ کا اجماع ہے جو ہمارے نزدیک ایک حجت ہے۔ اس کے علاوہ کچھ دیگر دلائل سے بھی آپ کی خلافت کی طرف اشارہ ملتا ہے، مثلاً:

(۱) حضرت محمد بن حنفیہ نے اپنے باپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کس کا مقام اور مرتبہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پھر پوچھا ان کے بعد کس کا؟ انہوں نے فرمایا: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اور وہ کہتے ہیں اب میں ڈرا کہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام نہ لے دیں۔ میں نے فوراً سوال کیا: پھر آپ کا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، میں تو ایک عام مسلمان ہوں۔ (یہ حدیث اسی کتاب میں حدیث نمبر ۱۲۰۴، ۱۲۰۶ اور ۱۲۰۷ کے تحت آرہی ہے، نیز یہ بخاری کی روایت ہے۔)

(۲) اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''اِقْتَدُوْا بِاللَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ: اَبِیْ بَکْرٍ عَمْرَ'' بھی ہے۔ جس کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔ (صحيحة: ۱۲۳۳)

(۳) اسی طرح کنویں سے ڈول نکالنے والی حدیث اور بعض کو بعض کے ساتھ لٹکائے جانے والی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ ان تمام احادیث میں اشارہ ملتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد دوسرا نمبر خلافت کا آپ ہی کا ہے۔

[۱۹۴] ...... بَابٌ فِی ذِکْرِ خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قریش کی مشہور شاخ بنی امیہ سے تھے۔ پانچویں پشت پر آپ کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ بنو امیہ کا خاندان زمانہ جاہلیت سے نہایت معزز مقتدر چلا آتا تھا۔ قریش کے خانوادوں میں بنی ہاشم کے سوا کوئی ان کا مقابل نہ تھا۔ قریش کا مشہور عہدہ عقاب یعنی فوجی نشان کی علمداری انہی میں تھی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مورث اعلیٰ امیہ بن عبدشمس قریش کے بڑے دبدبہ وشکوہ والے رئیس تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہجرت نبوی سے سینتالیس (۴۷) سال قبل پیدا ہوئے۔ معاش کا ذریعہ تجارت تھا اور اس میں اپنی دیانت اور راست بازی سے اس قدر ترقی حاصل کر لی تھی کہ قریش کے دولت مندترین لوگوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ اپنی ثروت وسخاوت کی وجہ سے ''غنی'' کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔

آپ کی عمر چونتیس (۳۴) سال تھی۔ کہ اسلام کا ظہور ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نہایت گہرے تعلقات وروابط تھے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تبلیغ نے انہیں اسلام کی طرف مائل کر لیا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر مشرف باسلام ہوگئے۔ (الاصابہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی منجھلی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا عقد ان کے ساتھ کر دیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خاندان یعنی بنو امیہ اسلام اور مسلمانوں کا نہایت سخت دشمن تھا۔ ان کا غصہ غریب مسلمانوں پر ٹوٹتا تھا۔ خود حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چچا اسلام کے بڑے دشمن تھے۔ انہوں نے اسلام کے جرم میں بھتیجے کو باندھ کر مارا۔ تمام اعزہ نے منہ موڑ لیا۔ کچھ دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کی زیادتیاں برداشت کرتے رہے، پھر اذن ہجرت کے بعد اپنی اہلیہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو لے کر حبشہ چلے گئے اور ہجرت اولیٰ میں اولیت کا شرف حاصل کیا۔ چند سال کے بعد قریش کے اسلام کی غلط خبر پا کر مکہ واپس آئے۔ ان کے دیگر ساتھی تو پھر حبشہ لوٹ گئے مگر یہ مکہ میں مقیم ہو گئے، پھر چند دن کے بعد ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے۔ (ابن سعد: ۳/ ۳۸)

خلافت: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عہد صدیقی اور عہد فاروقی میں مجلس شوریٰ کے رکن تھے اور اپنے مفید مشوروں سے اسلام اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچاتے تھے۔ ان کی خدمات اور سبقت فی الاسلام کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت ان چھ آدمیوں میں جنہیں آپ نے اپنے بعد خلافت کے لیے نامزد کیا تھا، ایک نام آپ کا بھی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تجہیز و تکفین سے فراغت کے بعد آپ کی وصیت کے مطابق حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے ان افراد کو حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں یکجا کیا۔ مگر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ تیسرے دن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انتخاب کی صورت یہ ہے کہ چھ کی تعداد کو کم کر دیا جائے اور جو شخص جسے زیادہ اہل سمجھتا ہو اس کا نام پیش کر دے۔ اس تجویز پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا نام پیش کیا۔ لیکن آپ نے اپنا نام واپس لے لیا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام پیش کیا۔ اس تحریک پر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صرف دو نام رہ گئے ہیں۔ ان دونوں میں سے جو شخص کتاب اللہ، سنت رسول اور سنت شیخین پر عمل کرنے کا عہد کرے گا۔ اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر آپ دونوں حضرات اس کا فیصلہ میرے اوپر چھوڑ دیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ اس پر دونوں راضی ہو گئے۔ ان سے اجازت لینے کے بعد انہوں نے مسجد نبوی میں مسلمانوں کو جمع کر کے ایک مؤثر تقریر فرمائی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ آپ کی بیعت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھایا۔ آپ کے بیعت کرتے ہی ساری خلقت ٹوٹ پڑی۔ عام بیعت کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محرم ۲۴ھ میں مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ (ابن سعد ۳ ۴۳، ۴۴) آپ کی خلافت کا عرصہ ۲۴ھ تا ۳۵ھ ہے۔

[1170]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَهْزٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطٍ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ آتٍ فَدَقَّ الْبَابَ، فَقَالَ لِأَنَسٍ: ((قُمْ، فَافْتَحْ لَهُ،

[1170] موضوع: مسند أبي يعلى: 3958، وتقدم برقم: 1150.

وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، وَبَشِّرْهُ بِالْخِلَافَةِ مِنْ بَعْدِ عُمَرَ، وَأَنَّهُ مَقْتُولٌ)) . قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أُعْلِمُهُ ذَاكَ؟ قَالَ: ((أَعْلِمْهُ)) . فَخَرَجْتُ، فَإِذَا عُثْمَانُ، فَقُلْتُ: أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ وَبِالْخِلَافَةِ مِنْ بَعْدِ عُمَرَ، وَأَنَّكَ مَقْتُولٌ. قَالَ: فَدَخَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ بِمَ؟ فَوَاللهِ مَا تَغَنَّيْتُ، وَلَا تَمَنَّيْتُ، وَلَا مَسَسْتُ فَرْجِي بِيَمِينِي مُنْذُ بَايَعْتُكَ. فَقَالَ: ((هُوَ ذَاكَ يَا عُثْمَانُ))

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک باغ میں تھا۔ ایک آنے والا آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ۔ جا کر دروازہ کھولو اور اسے جنت کی خوشخبری سنا دو اور عمر کے بعد خلافت کی خوشخبری دے دو اور انہیں شہید کیا جائے گا۔" حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! کیا میں اسے بتا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں اسے بتا دو۔" میں وہاں سے نکلا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں کہا: تمہیں جنت کی خوشخبری قبول ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت کی خوشخبری قبول ہو اور آپ کو شہید کر دیا جائے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے رسول اللہ ﷺ! کس لیے؟ واللہ! میں نے نہ کبھی جھوٹ بولا اور نہ تمنا کی اور جب سے میرے ہاتھ نے آپ سے بیعت کی ہے۔ میں نے اس ہاتھ کے ساتھ کبھی شرم گاہ کو نہیں چھوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عثمان! ایسے ہی ہوگا۔"

[1171]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ، عَنْ شُفَيٍّ الْأَصْبَحِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً)) ، فَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى عُثْمَانَ، فَقَالَ: ((وَأَنْتَ سَيَسْأَلُكَ النَّاسُ أَنْ تَخْلَعَ قَمِيصًا كَسَاكَهُ اللهُ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ خَلَعْتَهُ، لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ))

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بارہ خلفاء ہوں گے۔" آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: "تمہیں جو قمیض اللہ تعالیٰ پہنائیں گے لوگ اس کو اتار دینے کا سوال کریں گے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم نے اس کو اتار دیا تو جنت میں داخل نہ ہوسکو گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔"

[1171] ضعيف: عبداللہ بن صالح راوی ضعیف ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 12، وتقدم برقم: 1152.

[1172]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقُلْتُ: بَلَى. قَالَتْ: جَاءَ عُثْمَانُ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ - تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - بِوَجْهِهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((يَا عُثْمَانُ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَعَلَّهُ أَنْ يُقَمِّصَكَ قَمِيصًا، فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ، فَلَا تَخْلَعْهُ))

ترجمة الحديث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: کیا میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث نہ سناؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ ضرور، انہوں نے کہا: ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اے عثمان! ممکن ہے اللہ تعالیٰ تجھے قمیص پہنائیں۔ اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم اسے مت اتارنا۔''

[1173]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا غُنْدَرٌ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِعُثْمَانَ: ((يَا عُثْمَانُ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُقَمِّصَكَ قَمِيصًا، فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ، فَلَا تَخْلَعْهُ)). يَقُولُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

ترجمة الحديث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اے عثمان! اللہ تعالیٰ تجھے قمیص پہنائیں گے۔ اگر لوگ تجھ سے اسے اتار دینے کا مطالبہ کریں تو تم نے اسے اتارنا نہیں ہے۔'' (یہ بات رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی)۔

شرح: رسول اکرم ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو تلقین کی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو خلافت کی ذمہ داری سونپے تو فتنہ گروں کے اصرار پر اس سے سبکدوش نہ ہونا عثمان رضی اللہ عنہ اس حکم پر کار بند رہے حتی کہ ان کا محاصرہ ہو جانے کے بعد بھی وہ خلافت سے معزول نہیں ہوئے حتی کہ آپ کو مظلومانہ شہید کر دیا گیا۔

[1172] صحيح: درست نام عبداللہ بن أبی قیس ہے اور وہ ثقہ ہے۔ سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب، رقم: 3705 وقال: حسن غريب، مسند أحمد: 149/6، رقم: 25162، صحيح ابن حبان: 6915، والحديث فی سنن ابن ماجه: 112.

[1173] صحيح: سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب، رقم: 3705 وقال: حسن غريب، مسند أحمد: 86/6، رقم: 24566.

[1174]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَبِيبًا الرَّحَبِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ، أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَا عُثْمَانَ، فَنَاجَاهُ فَأَطَالَ، وَإِنِّي لَمْ أَفْهَمْ مِنْ قَوْلِهِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهُ: ((وَلَا تَنْزِعَنَّ قَمِيصَ اللهِ الَّذِي قَمَّصَكَ))

ترجمة الحديث: حضرت حبیب الرحبی کہتے ہیں مجھے فلان نے حدیث بیان کی جو اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے کافی طویل سرگوشی کی اور مجھے صرف اتنی بات سمجھ آئی: ''تم وہ قمیص نہ اتارنا جو تمہیں اللہ تعالیٰ پہنائیں گے۔''

[1175]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قِيلَ لِعُثْمَانَ: أَلَا تَخْرُجُ فَتُقَاتِلُ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا، وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو سَهْلَةَ: فَيَرَوْنَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

ترجمة الحديث: حضرت ابو سہلہ (جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ہیں) کہتے ہیں جب یوم الدار ہوا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ کیوں نہیں نکلتے کہ ان بلوائیوں کے ساتھ لڑائی کریں انہوں نے فرمایا: یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا۔ اس لیے میں ان پر صبر کروں گا۔ ابو سہلہ کہتے ہیں: لوگ اسی دن کے متعلق خیال کرتے تھے۔ (کہ یہی وہ دن ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ''لوگوں کے اصرار کے باوجود اللہ کی پہنائی قمیص مت اتارنا۔'')

شرح: عہد سے مراد: عہد سے مراد ہے کہ اگر منافقین اور فتنہ گر خلافت سے معزول کرنا چاہیں تو اس سے سبکدوش نہیں ہونا۔ (تحفۃ الاحوذی: ۱۰/ ۱۴۳)

[1176]...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَهْلَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قِيلَ لِعُثْمَانَ: أَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: قَدْ عَاهَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى عَهْدٍ، سَأَصْبِرُ عَلَيْهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكُنَّا نَرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيْهِ فِيمَا

[1174] ضعيف: سند میں راوی مجہول ہے، نیز محمد بن اسماعیل بن عیاش ضعیف ہے۔ تفرد به المصنف.

[1175] صحيح: اسماعیل کے سماع کی صراحت مسند احمد میں ہے۔ سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب، رقم: 3711 وقال: حسن صحيح، سنن ابن ماجه: 113، مسند أحمد: 58/5، رقم: 24253، 407، مصنف ابن أبي شيبة: 515/7، رقم: 37657.

[1176] صحيح: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب مناقب عثمان رضي الله عنه، رقم: 113، مسند إسحاق: 1776.

يَكُونُ مِنْ أَمْرِهِ.

ترجمة الحديث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب یوم الدار ہوا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ لڑائی کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کر رکھا ہے کہ میں ضرور صبر کروں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہمارا خیال تھا ان کے معاملے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عہد لیا ہے (کہ جو بھی ہو خلافت سے دست بردار نہیں ہونا)

[1177]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطٍ التُّجِيبِيِّ، عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ الْأَزْدِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَجَا مِنْ ثَلَاثٍ فَقَدْ نَجَا)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوا: مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((مَوْتِي، وَالدَّجَّالِ، وَقَتْلِ خَلِيفَةٍ مُصْطَبِرٍ بِالْحَقِّ يُعْطِيهِ))

ترجمة الحديث: حضرت ابن حوالہ الازدی سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو تین چیزوں سے بچ گیا وہ نجات پا گیا۔'' (تین مرتبہ فرمایا)۔ لوگوں نے سوال کیا: اے رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سی تین چیزیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(۱) میری موت (۲) دجال (۳) اور اس خلیفہ کی شہادت جو حق پر ڈٹا ہوا ہوگا، اسے دینے والا ہوگا۔''

شرح: وہ لوگ کس طرح نجات حاصل کر سکتے ہیں جن کے ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کے خون سے رنگین ہیں اور جو عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں بکتے ہیں اور اس وقت سے برپا فتنے میں آج تک ملوث ہیں۔

[1178]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَيْهَمَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: حَجَجْتُ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ لِأَسْأَلَ عَنْهَا، فَقَالَتْ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَنَا النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ. فَقَالَتْ: أَبُو عَمْرَةَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمًا لِعُثْمَانَ: ((إِنْ كَسَاكَ اللَّهُ ثَوْبًا فَأَرَادَ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تَخْلَعَهُ، فَلَا تَخْلَعْهُ)) قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ: غَفَرَ اللَّهُ لَكِ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَفَلَا ذَكَرْتِ هَذَا حِينَ يَخْتَلِفُونَ إِلَيْكِ فَقَالَتْ: نَسِيتُهُ حَتَّى بَلَغَ اللَّهُ فِيهِ أَمْرَهُ.

[1177] حسن: مسند أحمد: 288/5، رقم: 22488، مصنف ابن أبي شيبة: 490/7، رقم: 37475، المستدرك للحاكم: 101/3، رقم: 4548.

[1178] ضعيف: یزید بن ایہم راوی مجہول ہے۔ مسند الشاميين للطبراني: 1030.

ترجمة الحديث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حج کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تا کہ ان سے سوال کروں۔ انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں نعمان بن بشیر ہوں۔ انہوں نے کہا: جن کی کنیت ابو عمرۃ ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تجھے کپڑا پہنائیں اور منافقین اسے اتارنا چاہیں تم نے اس کو اتارنا نہیں ہے۔" حضرت نعمان بن بشیر نے کہا: اے ام المومنین! اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کریں۔ آپ نے اس وقت کیوں نہ بتایا جب لوگ آپ کے پاس آ جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا: میں اس وقت بھول گئی تھی۔ حتی کہ اللہ اس کے متعلق اپنے فیصلے کو پہنچ گیا۔

[1179]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصِبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَا عُثْمَانُ، إِنَّ اللّٰهَ مُقَمِّصُكَ قَمِيصًا، فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ))

ترجمة الحديث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے: "اے عثمان! اللہ تعالیٰ تمہیں قمیص پہنائیں گے۔ اگر منافقین اس کو کھولنے کا ارادہ کریں تو تم اس کو مت کھولنا۔"

[1180]...... وَفِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمة الحديث: اس بارے میں ایک روایت امام زہری رحمہ اللہ سالم سے اور وہ اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں اور وہ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

شرح: عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کرنے والے اور ان کے قاتل خوارج منافقین تھے، جن کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔ وہ اسلامی لبادے میں ایسے راہزن تھے، جنہوں نے عمارت خلافت کو مسمار کر دیا اور اتحاد اسلامی کے بخیے ادھیڑ دیے۔ تب سے آج تک مسلمانوں کا مثالی اتحاد قائم نہیں ہو سکا اور مستقبل قریب میں اس کے آثار ناپید ہیں۔

[١٩٥]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ خِلَافَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی تھے۔ آپ

[1179] صحيح لغيره: تاريخ دمشق لابن عساكر: 19/53، والحديث في مسند أحمد: 86/6، 87، رقم: 24566.

[1180] صحيح لغيره: مسند أبي يعلى: 7045، من طريق ابن عمر عن حفصة رضي الله عنها.

کے خاندان بنی ہاشم کو کعبہ کی تولیت کی وجہ سے سارے عرب میں مذہبی سیادت حاصل تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے کئی چچا تھے۔ لیکن آپ کو جو تعلق خاطر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد ابو طالب کے ساتھ تھا وہ کسی کے ساتھ نہ تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ ہر طرف سے مشرکین مکہ کے نرغہ میں گھرے ہوئے تھے، ابو طالب آپ ﷺ کی حمایت اور پشت پناہی کرتے تھے۔ ان کی بیوی یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بھی آپ پر بڑی شفقت کرتی تھیں۔ اس لیے آپ کو ابو طالب اور ان کی اولاد کے ساتھ خاص انس اور محبت تھی۔

ابو طالب کی مالی حالت اچھی نہ تھی اس لیے رسول اللہ ﷺ نے چچا کا بار ہلکا کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے دامن پرورش میں لے لیا تھا۔ اس طرح ابتداء ہی سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آغوش نبوت میں پرورش پائی۔ اس کا یہ اثر تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اول اول اسلام کی دعوت دی تو سب سے پہلے اسی نوعمر لڑکے نے ''لبیک'' کہا۔ چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابتداء ہی سے تربیت صالحہ ملی تھی، اس لیے زمانہ جاہلیت کی تمام آلودگیوں سے آپ کا دامن محفوظ رہا۔ قبول اسلام کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ وعظ کے جلسوں اور تبلیغ اسلام کے مجمعوں میں ہر وقت آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔ بعثت کے چوتھے سال جب قریبی اعزہ کو عذاب الٰہی سے ڈرانے کا حکم نازل ہوا اور آپ نے اس کی تعمیل کے لیے کوہ صفا پر اپنے خاندان والوں کو جمع کیا اور ان سے فرمایا: ''بنی مطلب! میں تمہارے سامنے دنیا اور آخرت کی بہترین نعمت پیش کرتا ہوں۔ تم میں سے کون میرا ساتھ دے گا اور کون میرا معاون و مددگار بنتا ہے؟'' تو اس کے جواب میں صرف ایک آواز آئی ''اگرچہ میں عمر میں چھوٹا ہوں اور میری ٹانگیں کمزور ہیں۔ تاہم میں آپ کا معاون و مددگار اور قوت بازو بنوں گا۔''

یہ آواز حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ اس سوال کو دہرایا۔ اس کے جواب میں ہر مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہی آواز آئی۔ اس صلہ میں آپ ﷺ نے ان کو یہ اعزاز بخشا کہ تم میرے بھائی ہو۔

مدینے آنے کے بعد ۲ھ میں آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی دامادی کا شرف بخشا۔ اس وقت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مستقل زندگی شروع ہوئی۔ ہجرت مدینہ کے بعد غزوات کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان تمام غزوات: بدر، احد، خندق، بنی قریظہ اور حنین وغیرہ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے بلکہ خیبر تو آپ کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ آنحضرت ﷺ کی آخری خدمت یعنی آپ کے غسل اور تجہیز و تکفین وغیرہ کی سعادت بھی آپ ہی کے حصہ میں آئی۔ الغرض شروع سے آخر تک آپ ﷺ رسول اللہ ﷺ کے دست و بازو رہے۔

آپ سابقہ خلفاء کے دور میں مجلس شوریٰ کے رکن رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خصوصیت کے ساتھ آپ کے مفید مشوروں پر بڑا اعتماد تھا۔ آپ نے اپنے مشوروں سے خلافت اسلامیہ کو بہت فائدہ پہنچایا۔ جب تک بس چلا حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کی حمایت کرتے رہے۔ (تاریخ اسلام)

خلافت: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد تین دن تک مسند خلافت خالی رہی۔ مدینہ میں شور قیامت بپا تھا۔ ہر طرف باغی چھائے ہوئے تھے لیکن خلافت کا انتظام بہر حال ضروری تھا۔ اس وقت اکابر صحابہ میں ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کی ذات ایسی تھی جس پر تمام کا اتفاق ہو سکتا تھا۔ چنانچہ مہاجرین وانصار جن میں حضرت طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما بھی تھے نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ خلیفہ کا انتخاب ضروری ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ اشارہ سمجھ کر جواب دیا کہ مجھ کو اس کی حاجت نہیں۔ جسے تم منتخب کرو گے میں بھی اسے قبول کرلوں گا۔ ان لوگوں نے عرض کیا کہ آپ کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا اس منصب کا مستحق نہیں ہے۔ اس لیے آپ کے علاوہ ہم کسی دوسرے کو منتخب ہی نہیں کر سکتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر عذر کیا کہ امیر ہونے کے مقابلہ میں مجھے وزیر ہونا زیادہ پسند ہے۔ آخر میں لوگوں نے پھر عرض کیا کہ ہم لوگ آپ ہی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ غرض مسلمانوں کے اصرار سے مجبور ہو کر اور ملت اسلامیہ کے مفاد کا لحاظ کر کے آپ نے قبول فرمایا اور مجمع عام میں مسلمانوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس بیعت میں مدینہ کے تمام ممتاز صحابہ شریک تھے۔ بیعت کے بعد ذی الحجہ ۳۵ھ میں آپ نے مسند خلافت پر قدم رکھا۔ (تاریخ اسلام)

آپ کی خلافت کا زمانہ ۳۵ھ تا ۴۰ھ مطابق ۶۵۶ء تا ۶۶۱ء کا ہے۔

[1181]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ مُلْكٌ)) قَالَ سَفِينَةُ: فَخُذْ سَنَتَيْنِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَشْرًا عُمَرُ، وَاثْنَتَيْ عَشْرَةَ عُثْمَانَ، وَسِتًّا عَلِيٌّ رَحِمَهُمُ اللَّهُ.

ترجمة الحديث: حضرت سفینہ ابو عبد الرحمٰن مولیٰ رسول اللہ ﷺ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے:

''خلافت تیس سال ہوگی، پھر اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔'' حضرت سفینہ کہتے ہیں: ''آپ شمار کریں دو سال حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے، دس سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے، بارہ سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اور چھ سال حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے۔

شرح: دور خلافت: میری امت میں خلافت تیس برس ہوگی ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ خلافت علی منہاج النبوۃ تیس سال ہوگی۔ سیوطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: تیس برس کے عرصہ میں چاروں خلفاء اور حسن رضی اللہ عنہ کی

[1181] حسن: مسند أحمد: 220/5، رقم: 21919، صحيح ابن حبان: 6943.

خلافت کے ایام شامل ہیں امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت دس سال پانچ ماہ اور اکیس دن ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا عرصہ چھ دن کم دس سال ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت پانچ سال پر محیط ہے اور حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت کا عرصہ سات ماہ ہے۔ پھر ملوکیت ہوگی۔ امام مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ زمانہ خلافت کے بعد دور ملوکیت ہوگا کیونکہ خلافت کا اسم اس شخص پر صادق آتا ہے جو سنت کا عامل ہے اور سنت کے مخالفین ملوک ہیں وہ خلیفہ نہیں ہو سکتے۔ امام بیہقی نے مدخل میں سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ پہلے بادشاہ معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔

نیز خلافت نبوت سے مراد کامل خلافت ہے۔ (جو منہاج نبوت پر تھی اور وہ پانچ خلفاء پر منحصر ہے۔ یہ اس حدیث کے معارض نہیں ہے جس میں ذکر ہے کہ یہ دین اس وقت تک قائم رہے گا جب تک بارہ خلیفہ برسر اقتدار رہیں گے کیونکہ اس سے مراد مطلق خلافت ہے۔ (تحفة الأحوذي: ٦/ ٣٩٥، ٣٩٦)

[1182]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ شُفَيٍّ الْأَصْبَحِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً)) - فَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ - فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ: إِنَّمَا جَلَسْنَا إِلَيْكَ لِتُذَكِّرَنَا، مَا لَنَا وَمَا لِهَذَا؟ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ تَرَكْتَنِي لَأَخْبَرْتُكُمْ بِمَا قَالَ فِيهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا.

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بارہ خلفاء ہوں گے۔'' جن میں سے آپ نے حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا۔ ایک شخص نے کہا: ہم آپ کے پاس اس لیے بیٹھے ہیں تاکہ ہمیں نصیحت کریں، اس بات سے ہمارا کیا لینا دینا ہے؟ انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تو مجھے چھوڑ دیتا تو میں تمہیں ہر ایک کے بارے میں نبی ﷺ نے جو کہا تھا بیان کر دیتا۔

[1183]...... ثنا سَلَمَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مِينَا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْلَةَ الْجِنِّ نُعِيَتْ إِلَيَّ وَاللَّهِ نَفْسِي)). فَقُلْتُ: يَقُومُ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَسَكَتَ. فَقُلْتُ: يَقُومُ بِالنَّاسِ عُمَرُ؟ فَسَكَتَ. فَقُلْتُ: يَقُومُ بِالنَّاسِ عَلِيٌّ؟ فَقَالَ: ((لَا يَفْعَلُونَ،

[1182] ضعيف: عبداللہ بن صالح راوی ضعیف ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 12، والمعجم الأوسط له: 8749، وتقدم برقم: 1152.

[1183] ضعيف جداً: میناء بن أبي میناء راوی ضعیف و متروک ہے۔ مسند أحمد: 449/1، رقم: 4294، مصنف عبد الرزاق: 20646، المعجم الكبير للطبراني: 9970.

وَلَوْ فَعَلُوا، دَخَلُوا الْجَنَّةَ أَجْمَعِينَ))

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ الجن کو فرمایا: ''واللہ! مجھے اپنی موت کی اطلاع دی گئی ہے۔'' میں نے کہا: ابوبکر لوگوں کو سنبھالیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، میں نے کہا: عمر لوگوں کو سنبھالیں (یعنی ان کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، میں نے کہا: علی لوگوں کو سنبھالیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایسے نہیں کریں گے اور اگر انہوں نے ایسے کیا تو سبھی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

[1184]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، ثنا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ وُلِّيتَ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِي، فَأَخْرِجْ أَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ))

ترجمة الحديث: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تجھے میرے بعد (کبھی) خلافت دی جائے تو اہل نجران کو جزیرہ عرب سے نکال دینا۔''

[1185]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً)) قَالَ: فَحَسَبْنَا، فَوَجَدْنَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ عَلِيًّا لَا يُعَدُّ مِنَ الْخُلَفَاءِ. فَقَالَ: يَا بَنِي بَنِي الزَّرْقَاءِ فَهُوَ أَبْعَدُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَحَدِيثُ سَفِينَةَ ثَابِتٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ. سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ رَوَى عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَالْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، وَحَشْرَجٌ.

ترجمة الحديث: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں خلافت تیس سال تک ہوگی۔'' حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی خلافت کو شمار کیا تو اتنے سال ہی نکلی۔ کسی شخص نے انہیں کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلفاء میں شمار نہیں کیا جائے گا تو انہوں نے فرمایا: اے بیٹا! بنوزرقاء (بنی مروان) ہی زیادہ ابعد ہیں، یعنی ان کو خلفاء میں شمار نہ کیا جائے نہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو۔

[1184] ضعيف: قیس بن ربیع اور اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے۔ مسند أحمد: 87/1، رقم: 661، مصنف عبد الرزاق: 9994، الإبانة لابن بطة: 45.

[1185] حسن: سنن أبي داؤد، كتاب السنة، باب في الخلفاء، رقم: 4647، السنن الكبرىٰ للنسائي: 8099، المعجم الكبير للطبراني: 136.

شرح علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ،خلافت راشدہ ہی میں شامل ہے جس کی کہ وضاحت ہو چکی ہے، البتہ ترمذی میں روایت ہے سفینہ بیان کرتے ہیں کہ بنوامیہ جھوٹے ہیں جو اپنی ملوکیت کو خلافت میں شامل کرتے ہیں۔

وضاحت : ......سنن ابی داود (۴۶۴۶) میں ہے کہ سعید نے سفینہ رضی اللہ عنہ کو کہا کہ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہ تھے۔ انہوں نے کہا: بنوزرقا یعنی بنومروان کے چوتڑوں نے جھوٹ بولا۔

[1186]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَبْدَوَيْهِ، ثنا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنِ التَّمِيمِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ إِلَى عَلِيٍّ سَبْعِينَ عَهْدًا، لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى غَيْرِهِ.

ترجمة الحديث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم یہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ستر عہد لیے تھے جو کسی دوسرے سے نہیں لیے تھے۔

[1187]...... ثنا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، وَأَبُو كَامِلٍ، قَالَا: ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلِيٌّ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي)).

ترجمة الحديث حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں۔''

شرح علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں سے مراد ہے کہ وہ نسب، مصاہرت، محبت اور کئی دیگر اوصاف میں میرے مماثل ہیں آپ ﷺ نے جلیبیب رضی اللہ عنہ کی شان میں فرمایا: ''یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔'' اس کی شرح میں امام نووی بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد دونوں کی اطاعت الٰہی میں یگانگت میں حد درجہ مماثلت ہے۔ (تحفة : ١٠/ ١٤٥)

[1188]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ

[1186] ضعيف: سہل بن عبدویہ راوی مجہول الحال ہے۔ المعجم الصغير للطبرانی : 956، طبقات المحدثين بأصبهان لأبی الشيخ : 262/2، حلية الأوليا، لأبی نعيم : 68/1.

[1187] حسن: سنن الترمذی، كتاب الترمذی، باب مناقب علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، رقم : 3712، وقال: حسن غريب، السنن الكبرىٰ للنسائی : 8090، مسند أحمد : 437/4، رقم : 19928.

[1188] ضعيف و منكر: ابوبلج اس روایت کے بیان کرنے میں منفرد ہے اور محدثین نے اس کو منکر قرار دیا ہے۔ السنن الكبرىٰ للنسائی : 8355، مسند أحمد : 330/1، رقم : 3061 وفضائل الصحابة : 1168.

أَبِی بَلْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِیٍّ: ((أَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ نَبِيًّا، إِنَّهُ لا يَنْبَغِی أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِی فِی كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِی))

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''تو میرے نزدیک اس طرح ہے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام تھے مگر فرق یہ ہے کہ تو نبی نہیں ہے۔ یقیناً میرے لیے اسی طرح جانا مناسب ہے کہ آپ میرے بعد ہر مومن کے لیے میرے جانشین ہوں گے۔''

شرح علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے جانشین تھے۔ جیسے اصلاح امور میں ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے جانشین تھے، البتہ حدیث میں خلافت علی کی طرف اشارہ نہیں ہے کیونکہ دلائل و براہین، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ اول ہونے پر شاہد ہیں۔

[1189]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِیٍّ، وأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنِی الْمُهَاجِرُ بْنُ مِسْمَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ الْجُحْفَةِ، وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِیٍّ، فَخَطَبَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ: إِنِّی وَلِيُّكُمْ . قَالُوا: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَرَفَعَهَا، فَقَالَ: ((هَذَا وَلِيِّی، وَالْمُؤَدِّی عَنِّی))

ترجمة الحديث حضرت عائشہ بنت سعد اپنے باپ سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جحفہ کے دن فرمایا اور آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: ''اے لوگو! میں تمہارا دوست ہوں۔'' تو لوگوں نے کہا: اے رسول اللہ! ﷺ آپ نے سچ فرمایا اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا: ''یہ میرا ولی ہے اور میری طرف سے میرا ادا کرنے والا ہے۔''

[١٩٦]...... بَابٌ فِی فَضْلِ أَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

باب: حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی فضیلت

[1190]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا أَبِی، عَنِ الزُّهْرِیِّ، حَدَّثَنِی

[1189] حسن: السنن الكبرىٰ للنسائی: 8340، شرح مشكل الآثار للطحاوی: 1767.

[1190] صحيح: سنن أبی داؤد، كتاب السنة، باب فی التفضيل، رقم: 4628، صحيح ابن حبان: 7250، المعجم الكبير للطبرانی: 13132، والحديث فی صحيح البخاری: 697.

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَیٌّ: أَفْضَلُ أُمَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَهُ: أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرُ ، ثُمَّ عُثْمَانُ .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ کے بعد امت کے افضل ترین شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

[1191]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ، ثنا أَخِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَیٌّ: إِنَّ أَفْضَلَ أُمَّتِهِ بَعْدَهُ: أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرُ ، ثُمَّ عُثْمَانُ .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں کہا کرتے تھے: امت میں نبی ﷺ کے بعد افضل ترین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

[1192]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَبَا بَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرَ ، ثُمَّ عُثْمَانَ .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں تمام لوگوں کے درمیان میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو افضل قرار دیتے تھے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو۔

[1193]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ، ثنا بَقِيَّةُ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا: أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرُ ، ثُمَّ عُثْمَانُ ، فَيَبْلُغُ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَلَا يُنْكِرُهُ .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کہا

[1191] صحيح لغيره: تاريخ دمشق لابن عساكر : 344/30 .

[1192] صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب فضل أبي بكر بعد النبي ﷺ، رقم :3356، فضائل الصحابة لأحمد، زوائد عبد الله : 53، السنة لأبي بكر بن الخلال : 580 .

[1193] صحيح: مسند أبي يعلى : 5604، ولم يذكر نافع الثالث من الفوائد المنتقاة للحربي : 1 .

کرتے تھے: اس امت کے افضل شخص رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بھی پہنچ جاتی، آپ اس کا انکار نہیں کیا کرتے تھے۔

[1194]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنَا جَسْرُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نُفَضِّلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، ثُمَّ لا نُفَضِّلُ أَحَدًا عَلَى أَحَدٍ.

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فضیلت دیتے تھے۔ ان کے بعد کسی دوسرے کو فضیلت نہیں دیتے تھے۔

[1195]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيٌّ: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَنَسْكُتُ.

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل ترین شمار کیا کرتے تھے اور اس کے بعد ہم سکوت اختیار کرتے تھے۔

شرح: امام ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ صحابہ کو ایک دوسرے پر فضیلت دینے میں لوگوں کا اختلاف ہے ایک گروہ کہتا ہے کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیں گے جب کہ جمہور علماء تفضیل کے قائل ہیں، پھر تفضیل میں اختلاف ہے اہل السنۃ کا عقیدہ ہے کہ سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں خطابیہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو راوندیہ عباس رضی اللہ عنہ اور شیعہ علی رضی اللہ عنہ کو افضل قرار دیتے ہیں۔ اہل سنت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر عمر رضی اللہ عنہ کے افضل ہونے پر متفق ہیں۔ جمہور کے ہاں ان کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ پھر علی رضی اللہ عنہ کا نمبر ہے۔ ابومنصور بغدادی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک اجماع ہے کہ بالترتیب خلفاء اربعہ افضل تر ہیں، پھر عشر مبشرہ، بعدازاں بدری، پھر اہل احد، پھر بیعت رضوان والے، پھر جنہیں عقبتین کی بیعت میں شامل ہونے کا اعزاز ہے، اسی طرح سابقون اولون ہیں جنہوں نے قبلتین کی طرف نمازیں پڑھی ہیں۔ (نووی: ۱۵/۱۴۷)

[1194] **صحيح لغيره:** فضائل الصحابة لأحمد، رواية عبد الله: 62، الكامل لابن عدى: 426/2، المؤلف والمختلف للدارقطني: 453/1.

[1195] **صحيح:** مسند أحمد: 14/2، رقم: 4626، مصنف ابن أبي شيبة: 349/6، رقم: 31936.

[1196]...... ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَيَبْلُغُ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَلا يُنْكِرُهُ عَلَيْنَا.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کہا کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ کے بعد اس امت کے افضل ترین شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں اور بعض اوقات یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچ جاتی اور آپ اس کا انکار نہ کرتے۔

[1197]...... ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، ثُمَّ نَسْكُتُ.

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کہا کرتے تھے: یقیناً اس امت میں سب سے بہتر اس کے نبی کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر ہم خاموش ہو جاتے۔

[1198]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُسَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ زَمَنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ النَّاسِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ.

ترجمة الحديث حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں سے بہترین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

[1199]...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُسَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: النَّبِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَقَدْ أُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لَأَنْ يَكُونَ لِي إِحْدَاهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا: تَزْوِيجُهُ فَاطِمَةَ وَوَلَدَتْ لَهُ، وَغَلْقُ الْأَبْوَابِ، وَالثَّالِثَةُ يَوْمُ خَيْبَرٍ.

[1196] **صحيح**: انظر الحديث السابق.

[1197] **صحيح**: انظر الحديث السابق.

[1198] **صحيح لغيره**: مسند أحمد: 26/2، رقم: 4797، مصنف ابن أبي شيبة: 349/6، رقم: 31935، مسند أبي يعلى: 5601.

[1199] **صحيح لغيره**: مسند أبي يعلى: 5601، فضائل الخلفاء الراشدين لأبي نعيم: 161.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کہا کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، اور تحقیق حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تین خصلتیں ایسی دی گئی ہیں کہ ان میں سے ایک کا بھی مجھے مل جانا اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میرے پاس دنیا اور اس میں موجود سب کچھ ہو: حضرت فاطمہ کے ساتھ شادی کرنا اور ان سے اولاد پیدا ہونا۔ (ان کے دروازے کے بغیر تمام) دروازوں کا بند کرنا اور تیسری چیز ہے خیبر کا دن۔

[۱۹۷]...... بَابُ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ تَفْضِيلِهِ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَإِيمَائِهِ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ثَالِثِهِمْ فِي الْفَضْلِ

باب: شیخین کی تفضیل کے متعلق حضرت علی سے مرویات اور عثمان بن عفان کے فضیلت میں تیسرے نمبر پر ہونے کی طرف علی رضی اللہ عنہ کے اشارے کا بیان

[1200]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَعِيدٍ الْبَرَاءُ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْمَازِنِيُّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى عَرَفْنَا أَنَّ أَفْضَلَنَا بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَمَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى عَرَفْنَا أَنَّ أَفْضَلَنَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَمَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى عَرَفْنَا أَنَّ أَفْضَلَنَا بَعْدَ عُمَرَ رَجُلٌ آخَرُ، لَمْ يُسَمِّهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَعْنِي عُثْمَانَ.

ترجمة الحديث حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابھی تک رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے تھے کہ ہم نے جان لیا تھا کہ آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ ابھی فوت نہیں ہوئے تھے کہ ہم نے پہچان لیا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ افضل ہیں اور اسی طرح ابھی رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے تھے کہ ہم نے پہچان لیا تھا کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد افضل ہیں۔ جس کا انہوں نے نام نہیں لیا۔ امام ابوبکر صاحب کتاب کہتے ہیں: اس سے ان کی مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

[1201]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ،

[1200] **ضعيف جداً:** حماد بن سعید البراء راوی منکر الحدیث ہے۔ من وافق اسمه أبيه للآزدي : 21، تاريخ دمشق لابن عساكر : 375/30، الطيوريات لأبي طاهر المخلص : 80.

[1201] **صحيح لغيره:** مسند أحمد : 106/1، رقم : 836، مصنف ابن أبي شيبة : 351/6، رقم : 31950 والحديث في صحيح البخاري : 3671.

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَیْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّهَا: أَبُو بَکْرٍ، وَبَعْدَ أَبِی بَکْرٍ: عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّیَ لَکُمُ الثَّالِثَ لَفَعَلْتُ.

ترجمة الحديث: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت میں سے افضل ترین شخص نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا بھی نام لے سکتا ہوں۔

[1202]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرٍ، ثنا شَرِیكٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِی جُحَیْفَةَ، عَنْ عَلِیٍّ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[1203]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِی جُحَیْفَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: ((أَلَا أُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّهَا؟)) قَالُوا: بَلَی. قَالَ: أَبُو بَکْرٍ. أَلَا أُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّهَا وَبَعْدَ أَبِی بَکْرٍ؟ قَالُوا: بَلَی. قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. ثُمَّ قَالَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أُخْبِرَکُمْ بِالثَّالِثِ أَخْبَرْتُکُمْ بِهِ

ترجمة الحديث: ابو جحیفہ کہتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس امت کے نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص کا نہ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، فرمایا: ابوبکر، کیا میں تمہیں اس امت کے نبی اور ابوبکر کے بعد اس امت کے بہترین شخص کے متعلق نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، فرمایا: عمر بن الخطاب، پھر فرمایا: اگر میں تیسرے کے متعلق بتانا چاہوں تو تمہیں بتا سکتا ہوں۔

[1204]...... ثنا زِیَادُ بْنُ یَحْیَی بْنِ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مِسْکِینٍ، حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِیَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِی: یَا أَبَتِ، مَنْ خَیْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّهَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَکْرٍ. قُلْتُ: فَمَنْ خَیْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِی بَکْرٍ؟ قَالَ: عُمَرُ. قَالَ: فَمَا مَنَعَنِی أَنْ أَسْأَلَهُ عَنِ الثَّالِثِ إِلَّا خَشْیَةَ أَنْ یَعْدِلَهَا عَنْ نَفْسِهِ.

[1202] صحيح لغيره: مصنف ابن أبی شيبة: 351/6، رقم: 31951، والحديث فی مسند أحمد، زوائد عبد الله: 106/1، رقم: 833.

[1203] حسن صحيح: مسند أحمد زوائد عبد الله: 106/1، رقم: 833، وفضائل الصحابة له: 40، تاريخ علماء أهل مصر، ص 40.

[1204] صحيح: صحيح البخاری، كتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی ﷺ: "لو كنت متخذا خليلا"، رقم: 3671، سنن أبی داؤد: 4629 من طريق آخر.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت محمد ابن حنفیہ فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابا جان! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کا بہترین شخص کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد کون شخص ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ، پھر وہ کہتے ہیں میں نے تیسرے کے متعلق اس لیے نہیں سوال کیا کہ کہیں اپنے نفس کے علاوہ کسی دوسرے کا نام لے لیں گے۔

[1205]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہیں ان کے متعلق خبر نہ دوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے بہترین شخص ہیں؟ وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

[1206]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَامِعٍ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. قَالَ: قُلْتُ: فَأَنْتَ. قَالَ: أَبُوكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت محمد ابن حنفیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے باپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون بہترین شخص ہے؟ انہوں نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے پھر کہا: ان کے بعد کون؟ انہوں نے فرمایا: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ وہ کہتے ہیں: میں نے کہا پھر آپ ہیں؟ انہوں نے کہا: تیرا باپ تو ایک عام مسلمان ہے۔

[1207]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَعْوَرِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ، مَنْ أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا بُنَيَّ: أَبُو بَكْرٍ. قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا بُنَيَّ: عُمَرُ. قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: لَسْتُ هُنَاكَ، ثُمَّ أَنَا بَعْدَ ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، لِي مَا لَهُمْ، وَعَلِيَّ مَا عَلَيْهِمْ.

[1205] صحيح: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فضل عمر رضي الله عنه، رقم: 106، مصنف ابن أبي شيبة: 352/6، رقم: 31963، فضائل الصحابة لأحمد زوائد عبد الله: 439، 580، جزء أبي عروبة الحراني: 45.

[1206] صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب قول النبي ﷺ: لو كنت متخذا خليلاً، رقم: 3671، سنن أبي داؤد: 4269.

[1207] صحيح لغيره: فضائل الصحابة لأحمد، زوائد عبد الله: 430.

ترجمة الحديث: حضرت محمد ابن حنفیہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد محترم سے کہا: اے ابا جان! اکرم ﷺ کے بعد اس امت کا افضل ترین شخص کون ہے؟ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! اے میرے بیٹے! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: پھر کون ہے؟ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! اے میرے بیٹے! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: پھر آپ ہیں اے امیر المومنین!؟ انہوں نے کہا: میں اس قابل نہیں ہوں۔ پھر میں اس کے بعد مسلمانوں میں سے ایک شخص ہوں۔ مجھے وہی کچھ ملے گا جو عام مسلمانوں کو ملے گا اور مجھ پر وہی چیز واجب ہوگی جو ان پر ہوگی۔

[1208]...... ثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقَلُوسِيُّ أَبُو يَعْقُوبَ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ إِنَّا قَوْمٌ أَصَابَتْنَا فِتْنَةُ هَذِهِ الدُّنْيَا.

ترجمة الحديث: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر ہم تو وہ قوم ہیں جو اس دنیا کے فتنوں سے دوچار ہوئے۔

شرح: دیگر روایات میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا ذکر ہے اور ان کے بعد بالاتفاق علی رضی اللہ عنہ ہیں دنیا میں ملوث ہونے کے باوجود ان کی اور عشرہ مبشرہ، اہل بدر اور دیگر صحابہ کی فضیلت مسلّم رہی ہے۔

[1209]...... حَدَّثَنَا أَيُّوبُ الْوَزَّانُ، حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْفٍ، وَأَبِي هَاشِمٍ، عَنْ قَيْسٍ الْخَارِفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، وَكُنَّا خَبَطَتْنَا فِتْنَةٌ، فَهُوَ مَا شَاءَ اللَّهُ.

ترجمة الحديث: حضرت قیس الخارفی فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے: رسول اللہ ﷺ سبقت لے گئے اور دوسرے نمبر پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آتے ہے اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ رہے ہم تو فتنے نے ہمیں دیوانہ کر دیا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ ہی فیصلہ کر سکتا ہے۔

شرح: گھڑ دوڑ کے نمبر: اس حدیث میں جو ترتیب آئی ہے وہ دراصل گھڑ دوڑ کے لیے آتی ہے۔ کیونکہ

[1208] صحيح: فضائل الصحابة لأحمد: 422، معجم ابن الأعرابي: 1101، والحديث في مسند أحمد، زوائد عبد الله: 113/1، رقم: 908.

[1209] حسن: سفیان ثوری کے سماع کی صراحت اور متابعت موجود ہے۔ مسند أحمد: 124/1، رقم: 1020، وفضائل الصحابة له: 241، المستدرك للحاكم: 67/3، رقم: 4426.

''سابق'' اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو گھڑ دوڑ میں پہلے نمبر آئے۔

[1210]...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وُضِعَتْ جَنَازَةُ عُمَرَ، فَقَامَ النَّاسُ يَدْعُونَ وَأَنَا فِيهِمْ، فَوَضَعَ رَجُلٌ يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِيَّ. فَالْتَفَتُّ، فَإِذَا عَلِيٌّ، فَأَوْسَعْتُ لَهُ، فَزَاحَمَ عَلَيْهِ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ بَعْدَكَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَإِنْ كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُكَ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَأَكْثَرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَجِئْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُكَ مَعَهُمَا.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا گیا، لوگ کھڑے ہو کر دعا کرنے لگے، اور میں بھی ان میں تھا، ایک شخص نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کے لیے گنجائش پیدا کی۔ وہ قریب آ کر کہنے لگے: آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا کہ میں تمنا کروں کہ میں اللہ تعالیٰ کو اس جیسے اعمال لے کر ملوں مجھے یہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں ساتھیوں کے ساتھ کر دیں گے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر فرماتے ہوئے سنا تھا: ''میں اور ابوبکر و عمر گئے، میں اور ابوبکر و عمر آئے'' تو مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ان کے ساتھ ہی کر دیں گے۔

شرح اس حدیث میں دلیل ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کا اعتقاد تھا کہ اس وقت عمل کے اعتبار سے عمر رضی اللہ عنہ سے افضل کوئی نہیں ہے۔

صاحبین سے مراد: اس بات کا احتمال کہ وہ معیت سے نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قریب ان کا دفن ہونا مراد لے رہے ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ معیت سے موت کے بعد جنت میں ایک ساتھ داخل ہونا مراد لیتے ہوں، نیز صاحبین سے مراد نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (فتح الباری: ٧/ ٦٢)

[1211]...... حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ وَاقِدٍ الصَّفَّارُ، ثنا أَبِي، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

[1210] صحيح البخاری، كتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، حديث: 3685، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ، رقم: 2389 (6187).

[1211] ضعيف: قتادہ مدلس کے سماع کی صراحت نہیں اور اس کی متابعت بھی صحیح ثابت نہیں۔ شرح أصول الإعتقاد للالكائی: 2575، تاريخ دمشق لابن عساكر: 469/39، والحديث فی فضائل الصحابة لأحمد: 761، 762.

مُطَرِّفٍ، قَالَ: بَعَثَنِي عَلِيٌّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْخَرِيزِ، فَأَسْرَعَ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: أَنَا أَحَقُّ أَنْ أُسْرِعَ إِلَيْكَ؟ قَالَ: أَحُبُّ عُثْمَانَ شَغَلَكَ أَنْ تَأْتِينَا؟، فَلَمَّا عَلِمَ أَنَّ أَصْحَابَهُ لا يَسْمَعُونَ، قَالَ: وَاللهِ، إِنَّهُ كَانَ خَيْرَنَا وَأَوْصَلَنَا.

ترجمة الحديث: حضرت مطرف فرماتے ہیں: مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خریز مقام پر بھیجا اور آپ جلدی جلدی میرے پاس چل کر آئے۔ میں نے کہا: میرا زیادہ حق بنتا تھا کہ میں جلدی سے آپ کے پاس حاضر ہوتا۔ آپ نے فرمایا: کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی محبت نے آپ کو ہمارے پاس آنے سے مشغول رکھا؟ جب انہوں نے دیکھا کہ اس کے ساتھی سنتے ہیں تو فرمایا: واللہ وہ ہم سے بہترین اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔

[1212]...... حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: لَقِيتُ عَلِيًّا يَوْمَ الْجَمَلِ، فَقَالَ لِي: أَحُبُّ عُثْمَانَ يُطَايِلُ؟ فَجَعَلْتُ أَعْتَذِرُ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّكَ إِنْ أَحْبَبْتَهُ فَقَدْ كَانَ خَيْرَنَا وَأَوْصَلَنَا.))

ترجمة الحديث: حضرت مطرف فرماتے ہیں: میں جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے مجھے فرمایا: کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی محبت کی وجہ سے ٹال مٹول کرتا ہے؟ میں عذر بہانے کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا: سن لو اگر تو ان سے محبت کرتا ہے تو وہ ہم میں سے بہترین انسان تھے اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔

[1213]...... ثنا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا بَعْدَ رُجُوعِهِ مِنْ حَرُورَاءَ، فَقَالَ: حَبَسَكَ، أَوْ بَطَّأَكَ عَنَّا حُبُّ عُثْمَانَ. فَاعْتَذَرْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّكَ إِنْ أَحْبَبْتَهُ إِنْ كَانَ لَخَيْرَنَا وَأَوْصَلَنَا.

ترجمة الحديث: حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حروراء سے واپسی پر مجھے ملے اور کہنے لگے: تجھ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی محبت نے روک دیا یا تاخیر پر مجبور کر دیا؟ میں نے عذر بہانہ کیا تو وہ فرمانے لگے: خبردار! اگر تو ان سے محبت کرتا ہے تو وہ ہم میں سے زیادہ بہترین اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔

[1214]...... ثنا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثنا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ.

[1212] ضعيف: قتادہ اور مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ انظر الحديث اللاتي.

[1213] ضعيف: قتادہ مدلس ہے۔ امالی المحاملی: 147، تاریخ دمشق لابن عساكر: 471/39.

[1214] صحيح لغيره: وانظر ما تقدم برقم: 1201.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے افضل ترین شخص حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

[1215]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا أَبِي، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَنِي، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: قَدِمْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْكُوفَةَ، حَيْثُ فَرَغَ مِنْ قِتَالِ أَصْحَابِ الْجَمَلِ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِي، فَأَدْخَلَنِي بَيْتَهُ، فَإِذَا امْرَأَتُهُ وَابْنَتُهُ تَبْكِيَانِ فِي الْحُجْرَةِ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُنَّ؟ وَانْتَهَرَهُنَّ. فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: قُلْنَا: مَا سَمِعْتَ، ذَكَرْنَا عُثْمَانَ، وَذَكَرْنَا قَوْمَهُ وَقَرَابَتَهُ، وَذَكَرْنَا الزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ؟ فَبَكَيْنَا لِذَلِكَ. فَقَالَ: فَأَقْبَلَ إِلَيَّ وَتَرَكَهُنَّ، فَقَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ نَكُونَ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ، إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ [الحجر: 47] ، مَنْ هُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ هُمْ؟.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عبداللہ بن الحارث کہتے ہیں: میں کوفے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل سے فارغ ہو چکے تھے۔ انہوں نے میرے ہاتھ کو پکڑ لیا اور گھر لے آئے۔ وہاں ان کی بیوی اور بیٹی دونوں کمرے میں رو رہی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کیوں روتی ہو اور انہیں ڈانٹا، ان کی بیوی نے کہا: آپ کو معلوم نہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم اور قرابت اور اسی طرح حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو یاد کر کے ہم رو رہی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن حارث کہتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور ان کو چھوڑ دیا اور فرمایا: مجھے امید ہے کہ ہم ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ﴾ (الحجر: ٤٧) ''اور ان کے دلوں میں جو کدورت ہوگی۔ ان کو ہم نکال کر صاف کر دیں گے۔ گویا بھائی بھائی تختوں پر آمنے سامنے ہیں۔'' اگر یہ وہ لوگ نہیں ہیں تو اور دوسرے کون ہو سکتے ہیں۔

شرح اس حدیث کا معنی صحیح ہے کیونکہ اس معنی کی صحیح احادیث اس کی شاہد ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے افضل ہونے پر دال ہیں۔

[1216]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ، يَقُولُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا

[1215] صحيح لغيره: مصنف ابن أبي شيبة: 539/7، رقم: 37795.

[1216] صحيح موقوف: مصنف ابن أبي شيبة: 363/6، رقم: 32052، فضائل الصحابة لأحمد: 771، تفسير ابن جرير: 415/16.

الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ﴾ [الأنبياء: 101] ، عُثْمَانُ مِنْهُمْ .

ترجمة الحديث حضرت محمد بن حاطب کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ خطبہ دے رہے تھے اور فرماتے تھے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ﴾ (الانبیاء: ۱۰۱) ''جن کے لیے ہماری طرف سے پہلے بھلائی مقرر ہو چکی ہے وہ اس جہنم سے دور کیے جائیں گے۔'' ان میں ایک حضرت عثمان بھی ہیں۔

شرح اس روایت میں عثمان رضی اللہ عنہ کے جنتی ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ آیت کے سیاق میں ان لوگوں کو جہنم سے دور قرار دیا گیا جن کی نیکیاں اللہ کے ہاں پہنچ چکی ہیں اور وہ اللہ کی طرف سعادت ابدی یا جنت کے مستحق ٹھہر چکے ہیں۔

[1217]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ: قِيلَ لِأَبِي بَكْرٍ وَلِي: مَعَ أَحَدِكُمَا جِبْرِيلُ ، وَمَعَ الْآخَرِ مِيكَائِيلُ ، وَإِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ ، أَوْ يَقِفُ فِي الصَّفِّ .

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور مجھے کہا گیا: تم میں سے ایک کے ساتھ جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دوسرے کے ساتھ میکائل علیہ السلام ہیں اور اسرافیل علیہ السلام ایک عظیم فرشتہ ہے جو لڑائیوں میں تشریف لے جاتے ہیں یا صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔

شرح جبرئیل واسرافیل کی معیت ابوبکر رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ کی عظمت وفضیلت پر دلالت کرتی ہے۔

[1218]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى ، ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْإِمَارَةِ شَيْئًا ، وَلَكِنْ رَأْيٌ رَأَيْنَاهُ ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ ، فَقَامَ وَاسْتَقَامَ ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ ، فَقَامَ وَاسْتَقَامَ ، ثُمَّ ضَرَبَ الدِّينُ بِجِرَانِهِ ، وَيَعْفُو اللَّهُ عَنْ مَنْ يَشَاءُ ، وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ .

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے امارت کے سلسلہ میں ہم سے کوئی عہد نہیں لیا۔ لیکن ہماری یہ ایک رائے تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے اور انہوں نے اس کا حق ادا کر

[1217] صحيح: مسند أحمد: 147/1، رقم: 1257، مصنف ابن أبي شيبة: 31954، مسند البزار: 729.

[1218] ضعيف: سعید بن عمرو بن عثمان اور اس کا والد مجهول ہیں۔ شرح أصول الاعتقاد للالكائي: 2527، علل الدارقطني: 87/4، والحديث في مسند أحمد: 114/1، رقم: 921.

دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے۔ انہوں نے بھی خلافت کا حق ادا کر دیا۔ پھر دین نے اپنی جڑیں پکڑ لیں اور وہ مضبوط ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہیں معاف کر دیں اور جسے چاہیں عذاب دے دیں۔

[1219]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، ثنا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ حُجَلَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لَا يُفَضِّلُنِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، أَوْ لَا أَجِدُ أَحَدًا يُفَضِّلُنِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، إِلَّا وَجَلَدْتُهُ جَلْدَ حَدِّ الْمُفْتَرِي.

ترجمة الحديث: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کوئی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر فضیلت نہ دے۔ اگر میں نے کسی شخص کو پایا جو مجھے شیخین پر فضیلت دیتا ہوگا تو میں اسے بہتان بازی کی حد لگاؤں گا۔

[1220]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ الْحَنَفِيَّةِ: أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلَامًا؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فِيمَا عَلَا وَسَبَقَ، حَتَّى لَا يُذْكَرَ أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ: كَانَ أَفْضَلُهُمْ إِسْلَامًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمة الحديث: حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ابن حنفیہ سے پوچھا: کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں، میں نے کہا: پھر ان کا مقام اور مرتبہ اس قدر کیوں بڑھ گیا حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے کو کوئی یاد ہی نہیں کرتا؟ انہوں نے کہا: وہ تمام لوگوں سے افضل اسلام والے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے۔

شرح: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سب سے پہلے مسلمان ہونے ہی کا شرف نہیں تھا۔ بلکہ وہ عمر بھر اسلام کے ہر معاملے میں افضل رہے۔

[1221]...... حَدَّثَنَا رِزْقُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، ثنا شَبَابَةُ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قِيلَ لِعَلِيٍّ: اسْتَخْلِفْ. قَالَ: ((مَا اسْتَخْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَسْتَخْلِفُ، وَلَكِنْ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِالنَّاسِ خَيْرًا سَيَجْمَعُهُمْ عَلَى خَيْرِهِمْ كَمَا جَمَعَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ

[1219] ضعيف: ابوعبیدة بن الحکم راوی مجہول ہے۔ فضائل الصحابة لأحمد، زوائد عبد الله: 49، المؤتلف والمختلف للدارقطني: 807/2، المحلىٰ لابن حزم: 252/12.

[1220] صحيح مقطوع: مصنف ابن أبي شيبة: 338/7، رقم: 36595، معرفة الصحابة لأبي نعيم: 77، فضائل الصحابة للدارقطني: 72، من طريق أبي مالك عن سالم بن أبي الجعد أنه سأل......

[1221] ضعيف: شعیب بن میمون الواسطی راوی ضعیف ہے۔ مسند البزار: 565، المستدرك للحاكم: 79/3، رقم: 4467، وتقدم برقم: 1158.

عَلَى خَيْرِهِمْ))

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابو وائل فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ کسی کو اپنا قائم مقام مقرر کر جائیں۔ انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ بنایا تھا کہ میں بھی ایسا کروں؟ لیکن اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ خیر کا ارادہ کریں گے تو انہیں اسی طرح بہترین پر جمع فرما دیں گے جس طرح انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترینؓ پر جمع کر دیا تھا۔

[١٩٨]...... بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل اور مناقب کا بیان

[1222]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكَلَاعِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَسِيرٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِي إِلَى مُلُوكِ الْأَرْضِ، يَدْعُونَهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ كَمَا بَعَثَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ)). قَالُوا: أَفَلَا نَبْعَثُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَهُمَا أَبْلَغُ عَنْكَ؟ قَالَ: ((لَا غِنَى بِي عَنْهُمَا، إِنَّمَا مَنْزِلَتُهُمَا مِنَ الدِّينِ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنَ الْجَسَدِ)).

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا ارادہ بنتا ہے کہ اپنے صحابہ میں سے چند لوگوں کو تمام بادشاہوں کی طرف بھیجوں جو انہیں اسلام کی دعوت دیں جیسا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے حواریوں کو بھیجا تھا۔'' صحابہ نے عرض کیا: آپ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو کیوں نہیں بھیج دیتے؟ جو اس فریضے کو باحسن طریق ادا کر سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا ان کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا کیونکہ جس طرح جسم میں کان اور آنکھیں مرتبہ رکھتی ہیں، دین میں ان کا یہی مقام اور مرتبہ ہے۔

[1223]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ: كَذَبَ. فَقَالَ

[1222] ضعيف: عبداللہ بن بشر الکندی راوی مجہول ہے۔ مسند الشاميين للطبراني: 494، الشريعة للآجري: 1323، وفيه عبد الله بن بشر والحديث من طريق آخر في المعجم الكبير له: 14506.

[1223] صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب قول النبي ﷺ: "لو كنت متخذا خليلاً"، رقم: 3661، شرح مشكل الآثار للطحاوي: 1709، فضائل الصحابة لأحمد، زوائد القطيعي: 502.

أَبُو بَكْرٍ: صَدَقَ، وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي صَاحِبِي؟

ترجمة الحديث: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اچانک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جب مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم نے کہا: یہ جھوٹ کہتا ہے لیکن ابوبکر نے کہا: یہ سچ کہتا ہے اور انہوں نے اپنے نفس اور مال کے ساتھ میری غم خواری کی تو کیا تم میرے ساتھی کو میری وجہ سے چھوڑ دو گے؟''

شرح: ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قربانیوں کی اتنی طویل داستان ہے کہ حیطۂ تحریر میں لانا مشکل ہے۔ ان کی اسلام کے لیے بے شمار خدمات و احسانات ہیں۔ جن میں سے کچھ اس حدیث میں بیان ہیں کہ سب سے پہلے رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے والے آپ تھے اور آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مال و جان میں مکمل اختیار دے رکھا تھا، لہٰذا یہ زیب نہیں دیتا کے ایسی عظیم ہستی کی تنقیص کی جائے یا انہیں اذیت پہنچائی جائے۔ بخاری میں مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی ایذا نہ دی گئی۔

[1224]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُصَفًّى، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَنَا أَمْشِي بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: ((لِمَ تَمْشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ؟ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ خَيْرُ مَنْ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آگے آگے چل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس شخص کے آگے کیوں چلتے ہو جو تم سے بہتر شخص ہے؟ یقیناً ابوبکر ان تمام لوگوں سے بہتر ہیں جن پر سورج طلوع ہوا یا غروب ہوا۔''

[1225]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، ثنا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ. فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا)) .

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں بیان کیا کہ غار والی رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اگر ان میں سے کوئی شخص اپنے قدموں کی طرف دیکھ لے تو وہ ہمیں بھی

[1224] ضعیف: عطاء بن أبی رباح کا سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے لہٰذا سند منقطع ہے۔ فضائل الصحابة لأحمد، زوائد القطيعي: 135، مسند عبد بن حميد: 212، الشريعه للآجري: 1309، 1310.

[1225] صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب المهاجرين وفضلهم، رقم: 3653، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه، رقم: 2381 (6169).

باآسانی دیکھ سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوبکر! تیراان دوشخصوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔''

شرح: اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مدد اور حفاظت کے لحاظ سے ساتھ ہے۔ یہ باری تعالیٰ کے اس فرمان میں داخل ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ﴾ (النحل: ۱۲۸) اور اس میں نبی ﷺ کے اس جیسے پرخطر مقام میں عظیم توکل کا بیان ہے نیز اس میں ابوبکر کے فضائل میں سے سب سے بڑی فضیلت کا بیان ہے۔ ان کی فضیلت کئی اعتبار سے ہے: ایک تو ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔ ان کے علاوہ آپ کا خود کو اسلام کے لیے وقف کرنا، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں اہل، مال اور اپنی سرداری سے سبکدوش ہونا اور نبی ﷺ کی ملازمت اور لوگوں کی دشمنی مول لینا۔ (نووی: ۱۵/ ۱۴۹)

[1226]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خَلِيلِهِ، غَيْرَ أَنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا، لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ہر خلیل کی دوستی سے بری الذمہ ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے۔ اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو صرف ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا۔''

شرح: محبت اور خلت: خلت، محبت کے تمام مراتب میں سے اعلیٰ مرتبہ ہے کیونکہ محبت کے کئی مراتب ہیں: (۱) العلاقة (۲) الارادة (۳) الصبابة (٤) الغرام (٥) المودة (٦) الشغف (۷) العشق (۸) التيمم (۹) التعبد (۱۰) الخلة، تو خلیل ہونا یہ محبت کا سب سے آخری مرتبہ ہے اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوسکتی ہے۔ مخلوق میں سے کوئی اس کا مستحق نہیں ہوسکتا۔ (شرح العقیدہ الطحاویہ ص ۱٦٥)

مال اور صحبت میں سب سے بڑے محسن ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اس کا مفہوم علی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ پر جانی اور مالی جود وسخاوت سب سے زیادہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کی، اس احسان سے احسان جتلانا مراد نہیں ہے کیونکہ وہ اجر کو زائل کردیتا۔

خلت سے مراد: قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ خلت سے مراد افتقار اور کسی کی طرف مکمل کٹ جانا (قلبی لگاؤ) ہے۔ اللہ کا خلیل وہ ہے جو مکمل طور پر اسی کا ہوگیا ہو اور ایک قول کے مطابق خلیل وہ ہے جس نے اپنی تمام حاجت اللہ

[1226] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه، رقم: 2383 (6176)، سنن ابن ماجه، 93، مصنف ابن أبي شيبة: 316/6، رقم: 31720.

تک محدود کرلی ہو۔ ایک قول ہے کہ خلت سے مراد اختصاص ہے اور ایک دوسرے قول کے مطابق خالص محبت ہے اور ابراہیم کو خلیل اس لیے کہا گیا ہے کہ انہوں نے دوستی اور دشمنی صرف اللہ کی خاطر اختیار کی تھی اور ایک قول ہے کہ وہ خلیل اس لیے تھے کہ انہوں نے اچھی عادات اور اخلاق کریمہ کو شیوہ بنایا تھا اور اللہ کی بندے کے لیے خلت اس کی مدد کرنا اور اسے بعد والوں کے لیے امام بنانا ہے۔ (نووی: ۱۰/ ۱۵۰)

محبت کے کئی مراتب ہے اور سب سے اعلیٰ مرتبہ خلت ہے اللہ تعالیٰ نے فقط دو نبیوں کو خلیل بنایا ہے، ابراہیم علیہ السلام اور پیغمبر آخرالزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلیل کا رتبہ بلند ہے یا حبیب کا؟ عوام الناس میں مشہور ہے کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ ہیں یہ قول باطل ہے اور اس کے لیے جو دلیل پیش کی جاتی ہے وہ ضعیف ہے (ترمذی، ضعیف، اس میں زمعہ بن صالح) اور سلمہ بن وہرام ضعیف راوی ہے۔

[1227]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ، فَقَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِي وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ. وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خطبہ میں فرمایا: ''میرے ساتھ حسن سلوک اور اپنے مال قربان کرنے میں سب سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والے ابوبکر ہیں۔ اگر میں نے لوگوں میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا، لیکن اسلام کی اخوت اور محبت باقی ہے۔''

[1228]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْجَدِّ: أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، لَاتَّخَذْتُ خَلِيلًا أَبَابَكْرٍ)).

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں نے امت میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔''

[1227] صحيح البخاری، كتاب الصلاة، باب الخوخة والممر فی المسجد، رقم: 466، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبی بكر الصديق رضی اللہ عنہ، رقم: 2382 (6170).

[1228] صحيح البخاری، كتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی ﷺ: "لو كنت متخذا خليلاً" رقم: 3656، مسند أحمد: 359/1، رقم: 3385، مصنف ابن أبی شيبة: 348/6، رقم: 31924

[1229]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ)) . فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: هَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ.

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا مجھے فائدہ ابوبکر کے مال نے دیا ہے اتنا کسی کے مال نے مجھے نفع نہیں دیا۔'' یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: میں اور میرا مال بھی کچھ اے رسول اللہ ﷺ! آپ کے لیے ہیں۔

[1230]...... حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا نَفَعَنَا مَالٌ مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ)) .

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا ابوبکر کے مال نے مجھے نفع دیا ہے اتنا کسی دوسرے کے مال نے مجھے فائدہ نہیں دیا۔''

[1231]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ عِنْدِي فِي فَضْلٍ يَدٍ فِي الصُّحْبَةِ إِلَّا أَبُوبَكْرٍ)) .

ترجمة الحديث حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر کے علاوہ کسی دوسرے کا صحبت میں کوئی احسان مجھ پر نہیں ہے۔''

[1232]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا أَبُو عَتَّابٍ، ثنا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَأَعْتَقَ

[1229] ضعيف: اعمش مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ السنن الکبریٰ للنسائی: 8056، سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فضل أبي بكر الصديق رضی اللہ عنہ، رقم: 94، مسند أحمد: 253/2، رقم: 7446.

[1230] ضعيف: زہری مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ مسند أبي يعلى: 4418، مسند الحميدي: 252، مسند إسحاق: 761.

[1231] ضعيف: عبداللہ بن عبدالعزیز اللیثی اور اس کا بھائی راوی ضعیف ہیں۔ معرفة الصحابة لأبي نعيم: 5341.

[1232] ضعيف جداً: مختار بن نافع التیمی راوی ضعیف ومنکر الحدیث ہے۔ سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، رقم: 3714 وقال: غريب، مسند البزار: 806، مسند أبي يعلى: 550.

بِلَالًا مِنْ مَالِهِ)) .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائیں۔ انہوں نے مجھے اپنی بیٹی نکاح میں دے دی اور مجھے دارالہجرت کی طرف لے گئے اور بلال کو اپنے مال کے ساتھ آزاد کرایا۔''

[1233]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((عَائِشَةُ)) . قَالَ: قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: ((أَبُو بَكْرٍ)) . قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)) .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! تمام لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ۔'' وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: عورتوں کے متعلق نہیں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر۔ کہا: پھر کون؟ فرمایا: ''ابوعبیدہ بن جراح۔''

شرح ابن حبان میں ان الفاظ سے روایت منقول ہے: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! تمام لوگوں میں سے آپ کو زیادہ محبوب کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ'' سوال کیا گیا: مردوں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر پوچھا گیا: پھر کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمر رضی اللہ عنہ'' سوال ہوا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ''ابوعبیدہ بن جراح۔'' اسی طرح بخاری (۳۶۶۲) مسلم (۲۳۸۴) اور ترمذی (۳۸۸۵) میں بھی دوسرے نمبر پر آپ ﷺ کی پسندیدہ شخصیت عمر رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔

[1234]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ حِينَ مَاتَتْ عَائِشَةُ: أَذْهَبَ عَنْكِ يَا عَائِشَةُ، فَمَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ نَسَمَةٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْكِ. ثُمَّ قَالَتْ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، غَيْرَ أَبِيهَا .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت عائشہ کی وفات ہوئی تو وہ فرمانے لگیں: اے عائشہ! اللہ تجھ سے عذاب دور کرے روئے زمین پر تجھ سے زیادہ کوئی شخص نبی ﷺ کے ہاں زیادہ محبوب

[1233] **صحيح**: مسند أبي يعلى: 7345، فضائل الصحابة لأحمد، زوائد عبد الله: 214، الشريعة للآجري: 1883، والحديث متفق عليه كما سيأتي بعد حديث.

[1234] **ضعيف**: عثمان بن طلحہ راوی مجہول ہے۔ مسند الطيالسي: 1718، حلية الأولياء لأبي نعيم: 44/2، من طريق آخر مرسلا.

نہیں تھا، پھر فرمایا استغفر اللہ حضرت عائشہ کے والد کے سوا۔

[1235]...... ثنا وَهْبَانُ، ثنا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، يَعْنِي الْحَذَّاءَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((عَائِشَةُ)) . قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: ((أَبُوهَا)) . قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ عُمَرُ)) . قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: فَعَدَّ رِجَالًا .

ترجمة الحديث: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ ذات سلاسل کے موقع پر میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا کہ تمام لوگوں میں سے آپ کے ہاں زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ، میں نے کہا مردوں میں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے والد ابوبکر۔ میں نے کہا: پھر کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر ہیں میں نے کہا: پھر کون؟ تو پھر آپ ﷺ نے کئی افراد کے نام لیے۔

شرح اس حدیث میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عائشہ کے بلند پایہ فضائل کی صراحت ہے اور اس میں اہل سنت کے حق میں واضح دلیل ہے کہ تمام صحابہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر عمر رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔ (نووی: ۱۰/ ۱۵۳)

[1236]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَبِي، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((لِمَ؟)) قُلْتُ: أُحِبُّ مَنْ تُحِبُّ. قَالَ: ((عَائِشَةُ)) . قَالَ: لَيْسَ عَنِ النِّسَاءِ أَسْأَلُكَ. قَالَ: ((فَأَبُو بَكْرٍ))

ترجمة الحديث: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں؟ میں نے کہا: جس سے آپ محبت کرتے ہیں میں بھی اس سے محبت کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ ہیں۔ میں نے کہا: عورتوں کے متعلق نہیں پوچھ رہا، فرمایا: تو ابوبکر۔

[1237]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِكُلِّ عَمَلٍ بَابٌ مِنْ

[1235] صحيح البخارى، كتاب المغازى، باب غزوة ذات السلاسل، رقم: 4358، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبى بكر الصديق رضي الله عنه، رقم: 2384 (6177).

[1236] صحيح: سنن الترمذى، كتاب المناقب، باب من فضل عائشة رضي الله عنها، رقم: 3886 وقال: حسن غريب، السنن الكبرىٰ للنسائى: 8052، مصنف ابن أبى شيبة: 352/6، رقم: 31958.

[1237] صحيح البخارى، كتاب الصوم، باب الريان للصائمين، رقم: 1897، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل من ضم الى الصدقة غيرها، رقم: 1027 (2371).

أَبْـوَابِ الْـجَـنَّةِ يُدْعَوْنَ مِنْهُ، وَلِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ))، فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ أَحَدٌ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ. وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر عمل کے لیے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ مخصوص ہوتا ہے۔ جس سے لوگوں کو بلایا جائے گا اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا کسی خوش نصیب کو ان تمام دروازوں سے بھی بلایا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اور مجھے امید ہے ابوبکر تم بھی ان میں سے ہو گے۔''

شرح: اس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان ہے اور اس میں جواز ہے کہ انسان کے سامنے اس کی تعریف کی جا سکتی ہے۔ جب اس کی اعجاب پسندی کا خدشہ نہ ہو۔ (نووی: ۷/ ۱۱۶)

[1238]...... حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُدِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الطَّائِفِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَـنْ عَـائِشَةَ، قَـالَـتْ: فَخَرْتُ بِمَالِ أَبِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ أَلْفَ أَلْفِ وَقِيَّةٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اسْكُتِي يَا عَائِشَةُ، كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ)).

ترجمة الحديث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اپنے باپ کے مال کے متعلق فخر کیا جو زمانہ جاہلیت میں تھا۔ وہ دس لاکھ اوقیہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! خاموش ہو جاؤ۔ میں تمہارے لیے ایسے ہی ہوں جس طرح ام زرع کے لیے ابوزرع تھے۔''

شرح: دراصل اس میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں ذکر ہے کہ گیارہ عورتیں بیٹھ کر اپنے خاوندوں کی باتیں کرنے لگیں۔ ہر ایک نے اپنے شوہر کا وصف بیان کیا لیکن ان میں سے سب سے بہترین ابوزرع تھے۔ جنھوں نے ام زرع کے ساتھ بہت عمدہ سلوک کیا۔ یہ حدیث بخاری و مسلم وغیرہ میں بھی آتی ہے۔

[1239]...... حَـدَّثَـنَـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ حَـرْبٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْـنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَقُلْ شِعْرًا فِي الْإِسْلَامِ قَطُّ حَتَّى مَاتَ، وَأَنَّهُ قَدْ كَانَ حَرَّمَ الْخَمْرَ هُوَ وَعُثْمَانُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

[1238] **ضعيف:** بقول امام ذہبی رحمہ اللہ قاسم بن عبدالواحد کا تفرد ہے۔ سیر اعلام النبلاء، السنن الكبرى للنسائي: 9093، الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم: 3035، فضائل الخلفاء الراشدين لأبي نعيم: 153.

[1239] **ضعيف منكر:** سفیان بن حسین کی زہری سے روایت ضعیف ہے۔ مصنف عبد الرزاق: 20507 مرسلاً.

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زمانہ اسلام میں فوت ہونے تک کوئی شعر نہیں کہے تھے اور انہوں نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں شراب کو اپنے پر حرام کر رکھا تھا۔

فائدہ :...... ابوبکر رضی اللہ عنہ وعثمان کتنے پارسا تھے کہ جاہلیت میں بھی شراب کو ہاتھ نہ لگایا اس میں ان پاکیزہ ہستیوں کی شان اور بلند کردار واضح جھلکتا ہے۔

[1240]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ، وَوَافَقَ ذَلِكَ مَالٌ عِنْدِي، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، قَالَ: فَقَالَ: لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟)) قُلْتُ: مِثْلَهُ. وَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟)) فَقَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ. فَقُلْتُ: لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا.

ترجمة الحديث حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ اتفاق سے میرے پاس ان دنوں کافی مال تھا۔ میں نے کہا: اگر میں کسی دن ابوبکر سے آگے بڑھ سکوں تو آج موقع ہے۔ آج میں آپ سے آگے بڑھ سکتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں: میں نصف مال لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''اے عمر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا کچھ چھوڑ کر آئے ہو؟'' میں نے عرض کیا: اتنا ہی مال، ادھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال لے آئے۔ ان سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''آپ نے گھر والوں کے لیے کیا کچھ چھوڑا؟'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے لیے میں نے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑا ہے۔ میں نے کہا: میں کبھی آپ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

[1241]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا سُدُّوا عَنِّي هَذِهِ الْأَبْوَابَ، إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ))

[1240] **حسن**: سنن أبی داؤد، کتاب الزكاة، باب الرخصة فی ذلك، رقم: 1678، سنن الترمذی: 3675، وقال: حسن صحیح، سنن الدارمی: 1701.

[1241] **صحیح لغیره**: تفرد به المصنف وله شاهد فی صحیح البخاری: 466، وصحیح مسلم: 2382 (6170).

ترجمة الحديث: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر کے دروازے کے علاوہ سبھی کے دروازے بند کر دیے جائیں۔''

[1242]...... حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَرَادَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْجَزَرِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: آخِرُ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ، سُدُّوا الْأَبْوَابَ الشَّارِعَةَ فِي الْمَسْجِدِ، إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ، فَإِنِّي لا أَعْلَمُ امْرَأً أَفْضَلَ عِنْدِي يَدًا فِي الصُّحْبَةِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ)).

ترجمة الحديث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس کے آخر میں فرمایا: ''اے لوگو! ابوبکر کے دروازے کے علاوہ سبھی کے دروازے جو مسجد میں نکلتے ہیں انہیں بند کر دو۔ کیونکہ میں ابوبکر سے بڑھ کر کسی کو نہیں جانتا جس کی صحبت میرے نزدیک ان سے زیادہ اچھی رہی ہو۔

• شرح: ابوبکر رضی اللہ عنہ اس امت کے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد) سب سے افضل انسان ہیں۔

[1243]...... حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ أَصْبَحَ الْيَوْمَ صَائِمًا؟)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أُحَدِّثْ نَفْسِي بِالصَّوْمِ، فَأَصْبَحْتُ مُفْطِرًا. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَكِنِّي حَدَّثْتُ نَفْسِي بِالصَّوْمِ الْبَارِحَةَ، فَأَصْبَحْتُ صَائِمًا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْيَوْمَ عَادَ مَرِيضًا؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّيْنَا ثُمَّ لَمْ نَبْرَحْ، فَكَيْفَ نَعُودُ الْمَرْضَى؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَغَنِي أَنَّ أَخِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ شَاكٍ، فَجَعَلْتُ طَرِيقِي عَلَيْهِ حِينَ خَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ تَصَدَّقَ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْيَوْمَ

[1242] ضعيف جداً بهذا اللفظ: عبداللہ بن عرادۃ اور سلیمان بن أبي داؤد راوی ضعیف ومنکر الحدیث ہیں۔ سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب، رقم: 3678 مختصراً، فضائل الصحابة لأحمد، زوائد القطيعي: 512، من طريق آخر نحوه وسنده ضعيف.

[1243] ضعيف بهذا السياق: مبارک بن فضالہ مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ سنن أبي داؤد، كتاب الزكاة، باب المسألة في المساجد، رقم: 1670 مختصراً، بذكر الصدقة، تاريخ دمشق لابن عساكر: 97/30، اللطائف من وقائق المعارف لأبي موسىٰ المديني: 178، المعجم الكبير للطبراني كما في مجمع الزوائد: 4949، مسند البزار: 2267، والاصل الحديث شاهد في صحيح مسلم: 1028 (2374).

بِصَدَقَةٍ؟)) فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّيْنَا ثُمَّ لَمْ نَبْرَحْ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِسَائِلٍ يَسْأَلُ، فَوَجَدْتُ كِسْرَةَ خُبْزِ شَعِيرٍ فِي يَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَأَخَذْتُهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنْتَ فَأَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ)). فَتَنَفَّسَ عُمَرُ وَقَالَ: أَوَّهْ أَوَّهْ أَوَّهْ أَوَّهْ لِلْجَنَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَةً رَضِيَ بِهَا عُمَرُ. زَعَمَ أَنَّهُ لَمْ يُرِدْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا سَبَقَهُ إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ.

ترجمة الحديث حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اور اپنے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کیا آج تم میں سے کسی نے روزہ رکھا ہے؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے رسول اللہ! ﷺ آج میرا روزے کا پروگرام نہیں تھا، لہٰذا میں نے آج روزہ چھوڑ دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن میں نے گذشتہ رات ہی روزے کی نیت کر رکھی تھی اور آج صبح سے میرا روزہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے رسول اللہ! ﷺ ابھی ہم نماز سے فارغ ہوئے ہیں۔ مریض کی کس وقت عیادت کر سکتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ خبر معلوم ہوئی تھی کہ میرا بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بیمار ہے۔ میں مسجد کی طرف آتے وقت ان کے گھر کے راستے سے آیا ہوں اور ان کی عیادت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''آج کس نے صدقہ کیا ہے؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نماز سے تو ابھی فارغ ہوئے ہیں۔ صدقہ کس وقت کرتے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مسجد میں داخل ہونے لگا تھا کہ ایک سائل نے سوال کیا۔ میں نے عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں ''جو'' کی روٹی کا ٹکڑا دیکھا اور ان سے لے کر میں نے فقیر کو دے دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! تم جنت کے ساتھ خوش ہو جاؤ''، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لمبا سانس لیا اور کہا: واہ! واہ ری جنت! رسول اللہ ﷺ نے ایسا جملہ کہا کہ عمر اس کے ساتھ راضی ہو گئے۔ ان کا خیال تھا۔ وہ جس بھی خیر کا ارادہ کرتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔''

[1244]* .... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ، نِعْمَ الرَّجُلُ))، يُرِيدُ عُمَرَ.

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر کس قدر اچھے آدمی ہیں! ابوعبیدہ بن الجراح کس قدر اچھے آدمی ہیں! اور اسی طرح عمر کس قدر اچھے آدمی ہیں۔''

[1244] صحيح: سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل و زيد بن ثابت رضي الله عنهما، رقم: 3795 وقال: حسن، السنن الكبرىٰ للنسائي: 8173، مسند أحمد: 419/2، رقم: 9431.

شرح ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ان کے ساتھ ان کے علاوہ صحابہ کا بھی ذکر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر، عمر، ابوعبیدہ بن جراح، اسید بن حضیر، ثابت بن قیس بن شماس، معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن جموح کس قدر اچھے لوگ ہیں۔'' رسالت کی زبان سے ان بزرگ ہستیوں کی شان کا بیان ان کی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔

[١٩٩]...... بَابٌ فِي فَضْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان

[1245]...... ثـنـا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا دَاودُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ)) .

ترجمة الحديث حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر پہلے وہ شخص ہیں جن سے حق (اللہ) مصافحہ کرے گا اور وہ پہلے شخص ہیں جن کو وہ سلام کرے گا اور وہی پہلے شخص ہیں جنھیں حق ان کے ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں داخل کر دے گا۔''

[1246]...... ثـنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالُوا: ثنا أَبُو عَتَّابٍ الدَّلَّالُ، ثنا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ التَّمِيمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ، يَقُولُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ مَا لَهُ مِنْ صَدِيقٍ))

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے جو حق بات کہتے ہیں اگرچہ کڑوی ہو اور اسی حق کہنے کی وجہ سے ان کا کوئی دوست نہیں بنتا۔''

[1245] **ضعيف جداً**: داؤد بن عطاء راوی ضعیف ومنکر الحدیث ہے۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فضل عمر رضي الله عنه، رقم: 104، فضائل الصحابة لأحمد، زوائد القطيعي: 630، المعجم الأوسط للطبراني: 4310.

[1246] **ضعيف جداً**: مختار بن نافع راوی ضعیف ومنکر الحدیث ہے۔ سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، رقم: 3714 وقال: غريب، مسند البزار: 806، مسند أبي يعلى: 550.

[1247]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْأَزْهَرِيُّ - مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ -، تنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((جُعِلَ الْحَقُّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ)) .

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمر کے دل اور زبان پر حق جاری کر دیا گیا ہے۔''

[1248]...... حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ، ثنا عَمْرُو بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ غُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ)) .

ترجمة الحديث حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے حق بات کو عمر کے دل اور زبان پر رکھ دیا ہے۔''

[1249]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ غُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ - رَجُلٌ مِنْ أَيْلَةَ -، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ)) .

ترجمة الحديث حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے حق بات کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے۔''

[1250]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى

[1247] **صحيح لغيره**: سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب، رقم: 3682 وقال: حسن صحيح غريب، مسند أحمد: 95/2، رقم: 5697، صحيح ابن حبان: 6895.

[1248] **صحيح لغيره**: فضائل الصحابة لأحمد، زوائد القطيعی: 520، المعجم الكبير للطبرانی: 1077 وسند الشاميين له: 1463.

[1249] **صحيح لغيره**: ابن اسحاق کی متابعت مسند احمد وغیرہ میں ہے۔ سنن أبی داؤد، كتاب الخراج، باب فی تدوين العطار، رقم: 2962، سنن ابن ماجه: 108، مسند أحمد: 165/5، رقم: 21457، 21295.

[1250] **صحيح لغيره**: العمری اور جہم کی متابعت ہے۔ مسند أحمد: 401/2، رقم: 9213، مصنف ابن أبی شيبة: 355/6، رقم: 31986، صحيح ابن حبان: 6889.

لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ))

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے حق بات کو عمر کی زبان اور دل پر رکھ دیا ہے۔''

شرح اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر رضی اللہ عنہ کے قلب ولسان پر رکھ دیا ہے، یعنی ان کے دل وزبان سے حق بات ہی ظاہر ہوتی ہے اور یہ ان کی پیدائشی عادت کی طرح پختہ عادت بن چکی ہے۔ (تحفة الاحوذي: ١٠/ ١١٦)

[1251]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنِّي لَأَحْسَبُ الشَّيْطَانَ يَفْرَقُ مِنْكَ يَا عُمَرُ))

ترجمة الحديث حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! میرے خیال میں شیطان بھی تم سے ڈرتا ہے۔''

شرح شیطان عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر راستہ بدل لیتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا: ''اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب بھی شیطان تجھ کو کسی راستے پر چلتے ہوئے ملتا ہے تو وہ تیرا راستہ چھوڑ کر اور راستے پر چل پڑتا ہے۔ (بخاري: ٣٦٨٣، مسلم: ٢٣٩٦)

اسی طرح وہ فرمان نبوی ﷺ ہے: ''بلاشبہ میں جن وانس کے شیاطین دیکھتا ہوں کہ وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھاگ اٹھتے ہیں۔'' (ترمذي: ٣٦٩١، اسناده حسن)

[1252]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي دِينِ اللّٰهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ))

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ساتھ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر ہیں اور اللہ کے دین میں سب سے زیادہ سخت عمر بن خطاب ہیں۔''

[1251] **حسن:** سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب، رقم: 3690 وقال: حسن صحيح غريب، مسند أحمد: 353/5، رقم: 22989، مصنف ابن أبي شيبة: 356/6، رقم: 31995.

[1252] **صحيح لغيره:** سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل و زيد بن ثابت رضي الله عنهما، رقم: 3790، تاريخ دمشق لابن عساكر: 95/39، وله شاهد صحيح في سنن الترمذي: 3791، وسنن ابن ماجه: 154.

[1253]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا بْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ غَيْرَ فَجِّكَ)).

ترجمة الحديث: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابن الخطاب! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جس راستے پر بھی چلتے ہوئے آپ کو شیطان ملتا ہے وہ اپنا راستہ تبدیل کر لیتا ہے۔“

[1254]...... حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا سَمِعَ الشَّيْطَانُ صَوْتَ عُمَرَ، أَوْ حَسَّ عُمَرَ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَهُ)).

ترجمة الحديث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! شیطان جب بھی عمر کی آواز سنتا ہے یا کسی راستے پر عمر کو چلتا ہوا محسوس کرتا ہے تو وہ راستہ تبدیل کر لیتا ہے۔“

شرح: فج سے مراد کشادہ گزرگاہ ہے اور اس کا اطلاق دو پہاڑوں کے درمیان گھاٹی پر بھی ہوتا ہے۔ اس حدیث کو ظاہر معنی پر محمول کیا جائے گا کہ شیطان جب عمر رضی اللہ عنہ کو کسی راہ پر چلتا دیکھتا ہے تو ان کی ہیبت سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور وہ راستہ چھوڑ دیتا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کی سختی کے خوف سے دوسرے راستے پر چلا جاتا ہے کہ کہیں وہ اسے سختی سے پیش نہ آئیں۔ (نووی: ١٥/ ١٦٤)

[1255]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ،

[1253] صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس و جنوده، رقم: 3294، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضي الله عنه، رقم: 2396 (6202).

[1254] صحيح: انظر الحديث السابق.

[1255] صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، رقم: 3681، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضي الله عنه، رقم: 2391 (6190).

أُتِيتُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي، فَأَعْطَيْتُ فَضْلَةَ عُمَرَ)) . قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الْعِلْمُ، الْعِلْمُ)) .

ترجمة الحدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا۔ خواب میں میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے سیر ہو کر پی لیا تو بقیہ میں نے حضرت عمر کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کیا اس کی کیا تعبیر ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی تعبیر علم ہے، علم ہے۔''

[1256]...... حَدَّثَنَا الْحَوْطِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

ترجمة الحدیث مذکورہ بالا روایت کی مثل۔

شرح دودھ کی تعبیر علم سے اس لیے کی ہے کہ ان دونوں کے کثیر فوائد ہونے میں دونوں مشترک ہیں اور اس لیے کہ دونوں اصلاح کا سبب ہیں چنانچہ دودھ بچوں کی غذا، ان کی نشوونما کا سبب اور اجسام کے لیے باعث قوت ہے۔ نیز علم دنیا و آخرت کی درستگی کا باعث ہے۔ (نووی: ۱۵/ ۱۵۸)

[1257]...... ثنا الْحَوْطِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، فَرَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ، وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، فَمِنْهُمْ مَا يَبْلُغُ الثُّدْيَيْنِ، وَمِنْهُمْ مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ . وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ)) . قَالَ: فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الدِّينُ)) .

ترجمة الحدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں ایک مرتبہ سو رہا تھا اور میں نے لوگوں کو دیکھا جو مجھ پر پیش کیے جا رہے ہیں اور ان پر قمیصیں ہیں، بعض کو تو پستانوں تک قمیص پہنچتی ہے اور بعض کی اس سے بھی کم ہے اور عمر بن الخطاب میرے پاس پیش کیے گئے۔ ان پر اتنی بڑی قمیص تھی کہ وہ اسے گھسیٹ رہے تھے۔'' انہوں نے پوچھا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ نے کیا تعبیر کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین۔''

شرح خواب میں قمیص دیکھنے کی تعبیر دین ہے اور قمیص کو کھینچنے سے مراد ہے کہ اس کی وفات کے بعد اہل اسلام میں اس کے آثار جمیلہ اور اچھے کام باقی رہیں گے جن کی اقتداء کی جائے گی۔ (نووی: ۵/ ۱۵۸)

[1256] صحيح: السنن الكبرىٰ للنسائی : 8069، مسند الشاميين للطبرانی : 1786 .

[1257] صحيح: مسند الشاميين للطبرانی : 1705 ، فضائل الخلفاء الراشدين لأبی نعيم : 52 .

[1258]...... ثنا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، ثنا اللَّيْثُ، ثنا عُقَيْلٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی طرح۔

[1259]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی طرح۔

[1260]...... حَدَّثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا سَلَكَ الشَّيْطَانُ طَرِيقًا يَمُرُّ فِيهِ عُمَرُ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جس راستے سے عمر گزر رہے ہوں، اس پر شیطان بھی نہیں چلتا۔''

[1261]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَدْ كَانَ فِيمَا خَلَا قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ مِنْهُمْ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے جنھیں الہام ہوتا تھا اور اگر میری امت میں سے کوئی محدث ہوتا ہو تو وہ عمر بن خطاب ہیں۔''

شرح: محدثون محدث کی جمع ہے البتہ اس کی تاویل میں اختلاف ہے اکثر علماء بیان کرتے ہیں کہ محدث وہ شخص ہے جو ظن صادق رکھتا ہے اور جس کے دل میں ملائکہ کی طرف سے القاء ہوتا ہے ابو احمد عسکری نے اس قول کو

[1258] صحيح البخاری، كتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنه، رقم: 3691، الإيمان لابن منده: 259.

[1259] صحيح البخاری، كتاب التعبير، باب القميص فی المنام، رقم: 7008، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضی الله عنه، رقم: 2390 (6189).

[1260] **صحيح:** تفرد به المصنف وتقدم شاهده برقم: 1253.

[1261] صحيح البخاری، كتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنه، رقم: 3689، السنن الكبرىٰ للنسائی: 8066، مسند أحمد: 339/2، رقم: 8468.

بالجزم روایت کیا ہے ایک قول یہ ہے کہ محدث وہ ہے جس کی زبان پر غیر ارادی سچ جاری ہو اور ایک قول کے مطابق وہ شخص ہے جس سے بغیر نبوت کے فرشتے گفتگو کریں۔ (فتح الباری: ۷/ ٦٤)

[1262]...... ثنا دُحَيْمٌ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا كَانَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَفِي أُمَّتِهِ مُعَلَّمٌ، أَوْ مُعَلَّمَانِ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ مِنْهُمْ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)).

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے جو بھی نبی ہوا اس کی امت میں سے ایک دو معلم ضرور ہوے تھے۔ اگر میری امت میں سے کوئی ہوسکتا ہے تو وہ عمر بن الخطاب ہیں۔''

[1263]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى عُمَرَ حِينَ طُعِنَ، فَقَالَ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، أَلَيْسَ قَدْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْصُرَ اللَّهُ بِكَ الدِّينَ، وَالْمُسْلِمُونَ مُخْتَفُونَ بِمَكَّةَ، وَكَانَتْ هِجْرَتُكَ فَتْحًا، وَلَمْ تَغِبْ عَنْ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ، وَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب زخمی ہوئے تو ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ دے۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کے لیے دعا نہیں کی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے دین کو عزت بخشیں اور مسلمان مکے میں چھپ کر زندگی گزارتے تھے اور آپ کی ہجرت علانیہ تھی اور جس کسی غزوے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے آپ بھی ان کے ساتھ رہے اور جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو وہ آپ سے راضی تھے؟

[1264]...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ، ثنا عِيسَى بْنُ مَنْصُورٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ الْمَدِينِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَوْ بِالْوَلِيدِ بْنِ

[1262] حسن: المعجم الأوسط للطبرانی: 9137، فضائل الصحابة لأحمد، زوائد القطیعی: 518.

[1263] حسن: مبارک بن فضالہ کے سماع کی صراحت معجم الاوسط میں ہے۔ المعجم الكبير للطبرانی: 10623 والمعجم الأوسط له: 579، وله شاهد فی صحیح البخاری: 3692.

[1264] ضعيف بهذا اللفظ: سلیمان بن ابی سلیمان المدینی کا تعین نہیں ہوسکا۔ والحدیث فی سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، رقم: 3681، بذكر ابی جهل دون الوليد بن المغيرة.

الْمُغِيرَةِ)) . قَالَ: فَجَعَلَ اللّٰهُ الدَّعْوَةَ لِعُمَرَ خَاصَّةً فِي نَفْسِهِ، وَفِي الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فِي ابْنِهِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاللّٰهِ مَا ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَهْلٍ .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! عمر بن خطاب یا ولید بن مغیرہ کے ساتھ اسلام کو عزت دے۔'' وہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں دعا قبول کی اور وہ خود مسلمان ہوئے اور ولید بن مغیرہ کے بارے میں کی گئی دعا قبول ہوئی کہ اس کے بیٹے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: واللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن ابو جہل کا ذکر نہیں کیا تھا۔

[1265]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا رَآهُ فِي نَوْمِهِ وَفِي يَقَظَتِهِ فَهُوَ حَقٌّ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا فِي الْجَنَّةِ، إِذْ رَأَيْتُ فِيهَا دَارًا، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذِهِ الدَّارُ؟ فَقِيلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

ترجمة الحديث: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جنتی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بھی حالت نیند (خواب) میں دیکھا یا بیداری میں دیکھا۔ وہ سبھی کچھ برحق ہے اور ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں: ''میں نے جنت میں ایک گھر دیکھا؟ میں نے سوال کیا: یہ کس کا گھر ہے؟ میرے لیے کہا گیا: یہ عمر بن خطاب کا گھر ہے۔''

[1266]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ. فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هُوَ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ .

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا اور میں نے اس میں سونے کا ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ انہوں نے کہا: قریش کے ایک نوجوان کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے سمجھا کہ یہ میرا محل ہے۔ میں نے دوبارہ سوال کیا: یہ کس کا ہے؟ انہوں نے

[1265] منقطع بهذا السياق: مسند أحمد: 245/5، رقم: 22120، مصنف ابن أبى شيبة: 355/6، رقم: 31990، المعجم الكبير للطبرانى: 149/20، رقم: 309، واصله فى صحيح البخارى كما سيأتى: 272.

[1266] صحيح: سنن الترمذى، كتاب المناقب، باب، رقم: 3688، وقال: حسن صحيح، السنن الكبرىٰ للنسائى. 8073، مصنف ابن أبى شيبة: 355/6، رقم: 31991.

کہا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔"

[1267]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَرَأَيْتُ فِيهَا قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ، فَأَعْجَبَنِي حُسْنُهُ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: لِعُمَرَ. فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ إِلَّا مَا أَعْرِفُ مِنْ غَيْرَتِكَ يَا أَبَا حَفْصٍ. فَبَكَى عُمَرُ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ عَلَيْكَ أَغَارُ

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے سونے کا محل دیکھا۔ مجھے اس کا حسن بہت بھایا۔ میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ مجھے کہا گیا: یہ عمر کا ہے۔ اے ابوحفص! صرف تیری غیرت اندر داخل ہونے سے آڑے آ گئی ورنہ میں اندر داخل ہونا چاہتا تھا۔" یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرط محبت سے رو پڑے اور فرمانے لگے: اے رسول اللہ ﷺ! کیا آپ پر مجھے غیرت آ سکتی ہے؟

[1268]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا وَقَصْرًا، فَسَمِعْتُ صَوْتًا، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: لِعُمَرَ. فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهَا، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ. فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ يُغَارُ عَلَيْكَ.

ترجمة الحديث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں ایک گھر یا محل دیکھا اور میں نے ایک آواز بھی سنی۔ میں نے کہا: یہ کس کا محل ہے؟ مجھے کہا گیا: عمر کا۔ میں اس میں داخل ہونا چاہتا تھا لیکن مجھے آپ کی غیرت یاد آ گئی۔" یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہنے لگے: اے رسول اللہ ﷺ! کیا آپ پر بھی غیرت آ سکتی ہے؟!

[1269]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَرَرْتُ بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ مُشْرِفٍ مُرَبَّعٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ. فَقُلْتُ: أَنَا عَرَبِيٌّ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ

[1267] صحيح: مصنف ابن أبي شيبة: 355/6، رقم: 31992، فوائد تمام: 1702، والحديث متفق عليه وانظر: 1272.

[1268] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضل عمر رضي الله عنه، رقم: 2394 (6198)، السنن الكبرىٰ للنسائي: 8071 والحديث في صحيح البخاري: 3679.

[1269] حسن: سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب، رقم: 2689، وقال: حسن صحيح غريب، مسند أحمد: 354/5، رقم: 22997، مصنف ابن أبي شيبة: 355/6، رقم: 31994.

أُمَّةِ مُحَمَّدٍ. فَقُلْتُ: أَنَا مُحَمَّدٌ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

ترجمة الحديث حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں بلند و بالا اور ایک مربع سونے کے محل کے پاس سے گزرا۔ میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ انہوں نے کہا: عرب کے ایک آدمی کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی عربی ہوں۔ یہ کس کا محل ہے؟ انہوں نے کہا: یہ ایک آدمی کا محل ہے جو امت محمد یہ میں سے ہوگا۔ میں نے کہا: میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں تو پھر یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب کا۔''

[1270]...... حَدَّثَنَا الْحَوْطِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةً تَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا. فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ قَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، عَلَيْكَ أَغَارُ.

ترجمة الحديث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے ایک محل کے کونے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا: یہ کس کا محل ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب کا۔ مجھے آپ کی غیرت یاد آگئی۔ میں پیچھے مڑ کر چل دیا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ وہ یہ سن کر رو پڑے اور عرض کرنے لگے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو! کیا آپ پر میں غیرت کروں گا۔

[1271]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا ابْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1272]...... ثنا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

شرح بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کی شان کے بارے جو خواب دیکھا وہ حق سچ ہے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کیونکہ انبیاء کے خواب وحی ہیں اور امام احمد نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں

[1270] صحيح: السنن الكبرىٰ للنسائی: 8074، مسند الشاميين للطبرانی: 1718، الشريعة للآجری: 1382.

[1271] صحيح: السنن الكبرىٰ للنسائی: 8074، مسند الشاميين للطبرانی: 1720.

[1272] صحيح البخاری، كتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنه، رقم: 3680، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضی الله عنه، رقم: 2395 (6200).

رسول اللہ ﷺ نے خواب و بیداری میں جو دیکھا ہے یقیناً وہ سچ ہے۔(تحفة الاحوذی: ١٠/ ١٢١)

[1273]...... حَدَّثَنَا أَيُّوبُ الْوَزَّانُ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ خَادِمِ الْحَسَنِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللهَ يُبَاهِي بِالنَّاسِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ عَامَّةً، وَإِنَّ اللهَ بَاهَى بِعُمَرَ خَاصَّةً)).

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ عرفہ کے پچھلے پہر تمام لوگوں کے ساتھ فخر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے عمر کے ساتھ خاص طور پر فخر کیا۔''

[1274]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى إِنْ شَاءَ اللهُ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ التَّمَّارُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَخِي مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: أَبُو بَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَئِنْ قُلْتَ قُلْتَ ذَاكَ، لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ)).

ترجمة الحديث حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہترین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم یہ بات کہتے ہو تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا تھا کہ آپ فرماتے تھے: ''سورج کسی ایسے آدمی پر طلوع نہیں ہوا جو عمر سے بہتر ہو۔''

[1275]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي رُزَيْقٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: كَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُذَاكِرُنِي أَمْرَ عُمَرَ وَفَضَائِلَهُ. فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ أَخْبِرْنِي عَنْ فَضَائِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

[1273] ضعيف: ابوسعد راوی مجہول ہے نیز حسن بصری مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ المعجم الأوسط للطبرانی: 6726، تاریخ دمشق لإبن عساكر: 23/16.

[1274] ضعيف: عبداللہ بن داود التمار راوی ضعیف اور عبدالرحمٰن مجہول ہے۔ سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب، رقم: 3684، مسند البزار: 81، المستدرك للحاكم: 90/3، رقم: 4508.

[1275] موضوع: حبیب بن ابی حبیب زریق راوی جھوٹی روایات بیان کرنے والا ہے اور عبداللہ بن عامر الاسلمی ضعیف ہے۔ الشريعه للآجری: 1391، الحجة فی بيان المحجه لقوام السنة: 334، الموضوعات لابن الجوزی: 331/1 وفيه تصحيف.

ترجمة الحديث: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''حضرت جبریل علیہ السلام مجھ سے عمر کے معاملہ میں اور ان کی فضیلت کے بارے میں مذاکرہ کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: اے جبریل! مجھے عمر کے فضائل کے متعلق خبر دیجئے۔'' (پھر لمبی حدیث ذکر کی)

[1276]...... ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْحِجَابِ، وَفِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ، وَفِي أُسَارَى بَدْرٍ.

ترجمة الحديث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تین چیزوں میں اپنے رب سے موافقت کی: (۱) پردے کے سلسلے میں (۲) مقام ابراہیم کے بارے میں (۳) بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔

[1277]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: قُلْتُ: لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: 125]، وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِكَ الْبِرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ، وَبَلَغَنِي بَعْضُ مَا آذَيْنَهُ نِسَاؤُهُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ، فَجَعَلْنَهُ، وَجَعَلْتُ أَسْتَقْرِيهِنَّ وَأُغْلِظُ لَهُنَّ، فَقُلْتُ فِيمَا أَقُولُ: وَاللهِ لَتَنْتَهِينَّ أَوْ لَيُبْدِلَنَّهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ، حَتَّى أَتَيْتُ زَيْنَبَ، فَقَالَتْ: يَا عُمَرُ، مَا كَانَ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ﴾ [التحريم: 5] الْآيَةَ.

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین کاموں میں، میں نے اپنے رب تعالیٰ کی موافقت کی ہے: میں نے کہا: اگر آپ مقام ابراہیم کو مصلیٰ بنا لیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾ (البقرہ: ۱۲۵) ''مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالو۔'' میں نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے پاس نیک اور فاجر سبھی قسم کے لوگ آتے ہیں، اگر آپ امہات المومنین کو پردہ کرنے کا حکم دے دیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے آیات حجاب نازل فرما دیں۔ اسی طرح مجھے یہ بات پہنچی کہ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو پریشان کرتی ہیں۔ میں ان کے پاس گیا اور انہیں خوب ڈانٹ پلانے لگا اور میں نے یہ بھی کہا: واللہ! تم باز

[1276] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضي الله عنه، رقم: 2399 (6206)، صحيح أبي عوانة: 10575، المعجم الأوسط للطبراني: 5896.

[1277] صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب ما جاء في القبلة، رقم: 402، مسند أحمد: 23/1، رقم: 157، سنن الدارمي: 1891.

آ جاؤ۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے بدلے انہیں بہترین بیویاں عطا فرما دیں گے۔ حتیٰ کہ میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا: اے عمر! کیا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کو نہیں سمجھا سکتے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمادیں: ﴿عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓىٕحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا۝﴾ (التحریم: ٥) ''اگر پیغمبر تمہیں طلاق دے دیں تو عجب نہیں کہ ان کا رب تمہارے بدلے ان کو بہتر بیبیاں دے دے.........الخ۔''

شرح: عمر رضی اللہ عنہ کی رب تعالیٰ کے ساتھ چھ احکام میں موافقت ہوئی ہے، یعنی عمر رضی اللہ عنہ نے جو مشورہ دیا اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کو قرآن بنا کر اتار دیا، پانچ احکام تو ان دو روایتوں میں مذکور ہیں اور چھٹی موافقت حرمت شراب کے بارے ہے۔ (تخلیص از نووی: ١٥/ ١٦٥)

[٢٠٠]...... بَابٌ فِي فَضْلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان

[1278]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي حَبِيبَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ الدَّارَ عَلَى عُثْمَانَ، وَهُوَ مَحْصُورٌ، وَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي اخْتِلَافٌ)). فَقَالَ قَائِلٌ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْأَمِيرِ وَأَصْحَابِهِ))، وَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِ عُثْمَانَ.

ترجمة الحديث: حضرت ابوحبیبہ کہتے ہیں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور وہ ان دنوں محصور تھے اور میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''میرے بعد اختلافات ہوں گے۔'' ایک کہنے والے نے کہا: آپ پھر کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم امیر اور اس کے ساتھیوں کا ساتھ دینا۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کندھے پر مارا۔

[1279]...... ثنا أَبُو عُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ شَوْذَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ جَاءَ بِأَلْفِ دِينَارٍ، فَصَبَّهَا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ

[1278] حسن: ابوحبیبہ راوی حسن الحدیث ہے۔ مسند أحمد: 344/2، رقم: 8541، مصنف ابن أبی شیبة: 363/6، رقم: 32049، المعجم الأوسط للطبرانی: 9457.

[1279] حسن: سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب، رقم: 3701 وقال: حسن غریب، مسند أحمد: 63/5، رقم: 20630، المستدرك للحاکم: 102/3، رقم: 4553.

جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُدْخِلُ يَدَهُ فِيهَا تُقَلِّبُهَا وَيَقُولُ: ((مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ، مَا ضَرَّ ابْنَ عَفَّانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے کر آئے اور اسے نبی اکرم ﷺ کی گود میں ڈھیر کر دیا جب رسول اللہ ﷺ نے ''جیش العسرۃ'' کو تیار کیا تھا۔ میں نے دیکھا، رسول اللہ ﷺ ان دیناروں میں اپنے ہاتھوں کو داخل کرتے اور انہیں الٹ پلٹ کر کے فرماتے: ''آج کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں، انہیں اس کا کوئی نقصان نہیں ہوگا، آج کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں، اس کا انہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔''

شرح: یعنی عثمان رضی اللہ عنہ اس کے بعد جو بھی گناہ کریں ان پر کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ ان کے تمام گناہ معاف کر دیے گئے ہیں۔ (تحفة الاحوذی: ۱۰/ ۱۳۳) اس حدیث میں عثمان رضی اللہ عنہ کے جنتی ہونے کی بشارت اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت ہے، نیز جہاد کے لیے چیزیں جمع کرنا مسنون ہے اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے کیونکہ یہ بلندی درجات کا باعث ہے۔

[1280]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثنا سَكَنُ بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ، عَنْ فَرْقَدٍ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَّابٍ السَّلَمِيِّ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَحَثَّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا، ثُمَّ حَثَّ فَقَالَ عُثْمَانُ: عَلَيَّ مِائَةٌ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا، ثُمَّ نَزَلَ مَرْقَاةً مِنَ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ حَثَّ فَقَالَ عُثْمَانُ: عَلَيَّ مِائَةٌ أُخْرَى بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا. قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِيَدِهِ كَالْمُتَعَجِّبِ: ((مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَهَا)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبدالرحمٰن بن خباب السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں ''جیش العسرۃ'' کی مدد کرنے کی ترغیب دلائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سو اونٹ ان کی جھولوں اور پالانوں کے ساتھ میں دیتا ہوں، پھر رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کرنے پر رغبت دلائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اب کی بار بھی کہا: ایک سو اونٹ مزید ان کی جھولوں اور پالانوں سمیت میں دیتا ہوں، پھر رسول اللہ ﷺ منبر کی سیڑھوں سے نیچے اتر پڑے اور سہ بارہ صدقہ کرنے پر رغبت دلائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سو اونٹ بمعہ جھولوں اور پالان

[1280] ضعيف: فرقد ابوطلحہ راوی مجہول ہے۔ سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب، رقم: 3700، وقال: غريب، مسند أحمد زوائد عبد الله: 75/4، رقم: 16696، مسند الطيالسی: 1285.

کے مزید میری طرف سے ہیں۔ صحابی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تعجب سے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ فرماتے اور فرماتے تھے: ''عثمان پر اب کچھ نقصان نہیں اگر وہ اس کے بعد پھر کوئی عمل نہ کریں۔''

شرح: علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ آج کے بعد انہیں کوئی نفلی عبادت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ عبادت تمام نفلی عبادتوں کے واسطے کافی ہوگی، یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اب کوئی برا عمل، جو اس کے بعد کریں گے، کچھ نقصان نہ کرے گا۔ (کیونکہ یہ نیکی ان کی بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوگئی اور بہشت کے سزاوار بن گئے۔ اب اگر بالفرض کوئی خطا بھی ان سے صادر ہو تو وہ معاف ہو جائے گی، اس پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔

(لغات الحديث :"ح":١/ ١١٨)

[1281]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا وَكِيعٌ وَأَبُو الْيَمَانِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَشَدُّ أُمَّتِي حَيَاءً عُثْمَانُ)).

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے سب سے زیادہ حیادار عثمان ہیں۔''

[1282]...... ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ وَعَاصِمٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَصْدَقُ أُمَّتِي حَيَاءً عُثْمَانُ)).

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے سب سے زیادہ حیاء دار عثمان ہیں۔''

[1283]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ أَبُو أَيُّوبَ الْخَطَّابُ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَرْحَمُ أُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ)).

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر ہیں اور سب سے زیادہ حیادار عثمان ہیں۔''

[1281] **صحيح:** سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل و زيد بن ثابت، رقم: 3791، وقال: حسن صحيح، السنن الكبرىٰ للنسائی: 8185، سنن ابن ماجه: 154، بلفظ "أصدقهم حياء عثمان"

[1282] **صحيح** مسند أحمد: 184/3، رقم: 12904، مسند البزار: 6787.

[1283] **صحيح لغيره:** سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل و زيد بن ثابت رضی اللہ عنہ، رقم: 3790، وقال: غريب.

[1284]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو خَالِدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعِيدِ الْمَدِينِيُّ، حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَاضِعًا ثَوْبَهُ بَيْنَ فَخِذَيْهِ، فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَذِنَ لَهُمْ وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ، فَتَجَلَّلَ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ تَحَدَّثُوا ثُمَّ خَرَجُوا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنْتَ لَهُ وَأَنْتَ عَلَى هَيْئَتِكَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنْتَ لَهُ وَأَنْتَ كَهَيْئَتِكَ، ثُمَّ أَسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِكَ فَأَذِنْتَ لَهُمْ وَأَنْتَ عَلَى هَيْئَتِكَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَتَجَلَّلْتَ بِثَوْبِكَ. فَقَالَ: ((أَلَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ)). قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبِي بِنَحْوِهِ.

ترجمة الحديث حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی رانوں کے درمیان اپنا کپڑا رکھا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی، آپ نے انہیں اجازت دے دی اور اسی طرح بیٹھے رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی، (آپ نے انہیں اندر آنے کی اجازت دے دی۔) لیکن اسی طرح بیٹھے رہے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ کی معیت میں اجازت طلب کی، نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ لیکن اسی طرح بیٹھے رہے۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی، آپ نے اپنے کپڑے درست کر لیے، پھر سب صحابہ باتیں کر کے چلے گئے۔ بعد میں میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی۔ آپ نے انہیں اجازت دے دی اور اسی طرح بیٹھے رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی۔ آپ پھر بھی ویسے ہی بیٹھے رہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی۔ آپ نے انہیں بھی اجازت دی اور اسی طرح بیٹھے رہے۔ آخر کیا وجہ ہے؟ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ نے اپنے کپڑے درست کرنے کے بعد اجازت دی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں اس شخص سے شرم نہ کروں، جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟'' ابن جریج راوی کہتے ہیں میرے والد نے بھی ابو خالد کی طرح یہی حدیث بیان کی۔

[1285]...... حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا أَبُو مَعْشَرٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: بَيْنَمَا هِيَ قَاعِدَةٌ وَعَائِشَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[1284] ضعيف: ابو خالد اور عبداللہ بن ابی سعید المدنی راوی مجہول ہیں۔ مسند أحمد: 288/6، رقم: 26466، شرح معاني الآثار للطحاوي: 473/1، رقم: 2716، المعجم الكبير للطبراني: 217/23، رقم: 400.

[1285] ضعيف: ابراہیم بن عمر بن ابان راوی ضعیف ہے۔ المجروحين لابن حبان: 108/1، المعجم الكبير للطبراني: 13253، مسند أبي يعلى كما في المطالب العالية: 3912.

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی یہی حدیث حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ لیکن اس میں وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ وہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔

[1286]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا سَهْلُ أَبُو عَتَّابٍ الدَّلَّالُ، حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ، تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ)).

ترجمة الحديث: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائیں کہ فرشتے بھی ان سے حیا کرتے ہیں۔''

[1287]...... حَدَّثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَائِشَةَ، أَخْبَرَاهُ فِي قِصَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَلَوْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَخَشِيتُ أَنْ لَا يَبْلُغَ حَاجَتَهُ)).

ترجمة الحديث: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قصہ بیان کرتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''عثمان حیا دار شخص ہیں اور اگر میں اسی وقت انہیں اندر آنے کی اجازت دے دیتا تو مجھے ڈر تھا کہیں وہ اپنی حاجت مجھے بیان نہ کر سکتے۔''

شرح: اس حدیث میں عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور فرشتوں کے ہاں ان کی عظمت کا بیان ہے، نیز حیا اچھی صفت ہے جو فرشتوں کے اوصاف میں سے ہے۔ (نووی: ١٥/١٦٨)

[1288]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عُبَادَةَ الزُّرَقِيُّ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَضَرْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَوْمَ حُوصِرَ. قَالَ: إِنَّ النَّاسَ مَوْضِعَ الْجَنَائِزِ، لَوْ أَنَّ حَصَاةً أُلْقِيَتْ مَا سَقَطَتْ إِلَّا عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ، قَالَ: فَرَأَيْتُ عُثْمَانَ أَشْرَفَ مِنَ الْخَوْخَةِ الَّتِي تَلِي مَقَامَ جِبْرِيلَ ﷺ، فَقَالَ: أَفِيكُمْ طَلْحَةُ؟ فَسَكَتُوا.

[1286] ضعيف جداً: مختار بن نافع ضعیف ومنکر الحدیث راوی ہے۔ سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، رقم: 3714، وقال: غریب، مسند البزار: 806، مسند أبی یعلی: 550.

[1287] صحيح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم: 2402 (6210)، مسند أحمد: 71/1، رقم: 514، الادب المفرد للبخاری: 600.

[1288] ضعيف جداً: ابوعبادہ عیسیٰ الزرقی راوی متروک الحدیث ہے۔ مسند أحمد زوائد عبد اللّٰہ: 74/1، رقم: 552، مسند البزار: 374، المستدرك للحاکم: 97/3، رقم: 4537.

فَقَالَ: أَفِيكُمْ طَلْحَةُ؟ فَسَكَتُوا . قَالَ: أَفِيكُمْ طَلْحَةُ؟ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، فَقَالَ عُثْمَانُ: مَا كُنْتُ أَرَى أَنْ تَكُونَ فِي جَمَاعَةِ قَوْمٍ تَسْمَعُ نِدَائِي ثَلَاثًا فَلَا تُجِيبُنِي ، نَشَدْتُكَ اللّٰهَ يَا طَلْحَةَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا ، وَأَنَا وَأَنْتَ مَعَهُ ، لَيْسَ مَعَهُ غَيْرِي وَغَيْرُكَ ، فَقَالَ: ((يَا طَلْحَةُ ، إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقًا مِنْ أُمَّتِهِ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ هَذَا رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ)) . قَالَ: فَقَالَ طَلْحَةُ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ . قَالَ: وَانْصَرَفَ عَنْهُ .

ترجمة الحديث حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ جب ان کا محاصرہ کیا گیا تھا۔ وہ کہتے ہیں: سبھی لوگ جنازے کی جگہ پر تھے۔ اگر ایک کنکری بھی اوپر سے پھینک دی جاتی تو وہ کسی نہ کسی انسان کے سر پر ضرور گرتی۔ وہ کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک روشن دان سے لوگوں کی طرف جھانکا۔ جو مقام جبریل کے ساتھ ہے اور پوچھا: کیا تم میں طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں؟ سبھی خاموش رہے۔ آپ نے دوبارہ پوچھا: کیا تم میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگ پھر خاموش رہے۔ آپ نے تیسری مرتبہ پوچھا: کیا تم میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ہیں؟ یہ سن کر حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں سمجھتا تھا کہ آپ ایک ایسی قوم میں شامل ہو جائیں گے کہ میرے تین دفعہ آواز دینے کے باوجود آپ جواب نہیں دیں گے اے طلحہ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ فلاں، فلاں جگہ تشریف فرما تھے۔ میں اور آپ ان کے ساتھ تھے اور ہمارے علاوہ کوئی تیسرا شخص آپ کے ساتھ نہ تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اے طلحہ! ہر نبی کے لیے اس کی امت میں سے ایک رفیق ہوتا تھا اور یہ عثمان جنت میں میرا رفیق ہوگا۔'' راوی کہتے ہیں: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اللہ کی قسم! آپ سچ فرماتے ہیں۔ بعد میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پیچھے چلے گئے۔

[1289]...... حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْعُثْمَانِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ ، وَرَفِيقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ)) .

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ہر نبی کا کوئی رفیق ہوگا اور میرے رفیق عثمان بن عفان ہوں گے۔''

[1289] ضعيف جداً: عثمان بن خالد العثمان راوی متروک الحدیث ہے۔ سنن ابن ماجه ، المقدمة ، باب فضل عثمان رضي الله عنه ، رقم : 109 ، فضائل الصحابة لأحمد ، رواية عبد الله : 757، الشريعة للآجری : 1480 .

[1290]...... ثنا الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ حَصَرَ عُثْمَانَ، فَأَشْرَفَ فَقَالَ: أَهَا هُنَا طَلْحَةُ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ: ((لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِيَدِ صَاحِبِهِ))، وَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي وَقَالَ: ((هَذَا جَلِيسِي وَوَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))؟ فَقَالَ طَلْحَةُ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ الْحِمْيَرِيُّ: فَقُلْتُ: كَيْفَ أُقَاتِلُ رَجُلًا قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَذَا فِيهِ؟ قَالَ: فَرَجَعَ فِي سَبْعِ مِائَةٍ مِنْ قَوْمِهِ.

ترجمة الحديث: حضرت عبید الحمیری کہتے ہیں میں بھی ان لوگوں میں سے تھا۔ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ آپ نے اوپر سے جھانک کر پوچھا تھا کیا یہاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ سبھی نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں: کیا تمہیں معلوم نہیں، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا تھا: ''تم میں سے ہر شخص دوسرے کے ہاتھ کو پکڑے۔'' آپ ﷺ نے میرے ہاتھ کو پکڑ لیا اور فرمایا: ''یہ دنیا اور آخرت میں میرا ساتھی اور ولی ہوگا۔'' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! سچ ہے۔ حمیری فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اس شخص سے کیسے لڑوں جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ جنت میں ہے پھر حضرت حمیری اپنی قوم کے سات سو افراد کے ساتھ واپس چلے گئے۔

[1291]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، ثنا أَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنَتِهِ الثَّانِيَةِ الَّتِي كَانَتْ عِنْدَ عُثْمَانَ، فَقَالَ: ((أَلَا أَبَا أَيِّمٍ، أَلَا أَخَا أَيِّمٍ، يُزَوِّجُهَا عُثْمَانَ، فَلَوْ كُنَّ عَشْرًا لَزَوَّجْتُهُ، وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنی دوسری بیٹی کے پاس کھڑے ہوئے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی اور فرمانے لگے: ''کیا کوئی بیوہ کا باپ یا بھائی ہے؟ جو اس کی شادی عثمان سے کر دے۔ اگر میری دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے عثمان سے ان کی شادی کر دیتا کیونکہ میں نے آسمانی وحی کے بغیر اس کی شادی نہیں کی تھی۔''

[1290] ضعیف: خارجہ بن مصعب راوی متروک ہے۔ مسند البزار: 959، الإبانة لابن بطة: 26، تاريخ دمشق لابن عساكر: 343/39، الموضوعات لابن الجوزي: 335/1.

[1291] ضعیف جداً: عثمان بن خالد العثمانی راوی متروک ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 436/22، رقم: 1063، معرفة الصحابة لأبي نعيم: 7356 وسيأتي برقم: 1301.

[1292]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ: ((تَهْجِمُونَ عَلَى رَجُلٍ مُعْتَجِرٍ يُبَايِعُ النَّاسَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) . فَهَجَمْنَا عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ يُبَايِعُ النَّاسَ.

ترجمة الحديث: عبداللہ بن حوالہ کہتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ایک پگڑی والے شخص پر ہجوم کرو گے۔ جو جنتی ہوگا اور وہ لوگوں سے بیعت کرے گا۔'' چنانچہ ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر ہجوم کیا۔ جو لوگوں سے بیعت کر رہے تھے۔

شرح: اس میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ ہے اور ان کے جنتی ہونے کی بشارت ہے۔ جو ان کی عظمت کی دلیل ہے۔

[1293]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، قَالَ: اجْتَمَعَ النَّاسُ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَدْ هَمُّوا أَنْ يُبَايِعُوا مُعَاوِيَةَ بَيْعَةً عَلَى مَا اجْتَمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ، وَفِيهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَوَالَةَ، وَكَعْبُ بْنُ مُرَّةَ صَاحِبَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَوَالَةَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي لَسْتُ بِخَطِيبٍ، وَلَوْلَا مَقَالَةٌ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ أَقُمْ. فَأُسْكِتَ النَّاسُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((فِتْنَةٌ يَكُونُ فِيهَا هَذَا عَلَى الْهُدَى، وَمَنِ اتَّبَعَهُ)) . وَقَدْ قَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَدْبَرَ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ حَتَّى أَخَذْتُهُ بِمَنْكِبَيْهِ، فَلَفَتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ وَجْهَهُ، فَقُلْتُ: هَذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: ((هَذَا)) . ثُمَّ قَالَ كَعْبُ بْنُ مُرَّةَ: وَاللّٰهِ لَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا يُصَدِّقُنِي عَلَى هَذِهِ الْمَقَالَةِ، مَا سَبَقَنِي إِلَيْهَا أَحَدٌ، أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

ترجمة الحديث: حضرت ابن جابر کہتے ہیں بیت المقدس میں لوگ جمع ہوئے تا کہ سبھی لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لیں اور ان میں عبداللہ بن حوالہ اور کعب بن مرۃ صحابی رسول بھی تھے۔ عبداللہ بن حوالہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے لوگو! میں کوئی خطیب نہیں ہوں۔ اگر میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کی زبانی نہ سنی ہوتی تو تم میں کھڑا نہ ہوتا۔ سبھی لوگ خاموش ہوگئے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے:

[1292] صحيح: مسند الطيالسى: 1346، المستدرك للحاكم: 98/3، رقم: 4539، الشريعة للآجرى: 1482.

[1293] ضعيف: یحییٰ بن جابر الطائی کی کسی صحابی سے ملاقات نہیں ہے لہٰذا منقطع ہے۔ تاريخ دمشق لابن عساكر: 273/39، 274 نحوه، وانظر: 1295.

''ایک فتنہ ہوگا جس میں یہ شخص ہدایت پر ہوگا۔'' اور اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پیچھے کی طرف جا رہے تھے۔ میں کھڑا ہوا اور میں نے ان کے کندھے کو پکڑا اور ان کے چہرے کو رسول اللہ ﷺ کی طرف موڑا اور میں نے کہا: یہ اے رسول اللہ؟! آپ نے فرمایا: ''یہی۔'' پھر حضرت کعب بن مرۃ رضی اللہ عنہ بھی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: واللہ! اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ کوئی شخص بھی اس بات کی تصدیق کرے گا تو وہ مجھ سے پہلے سبقت نہ لے جاتا، (یعنی میں اس سے پہلے اس بات کو بیان کرتا۔) میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی تھی۔

[1294]...... ثنا هُدْبَةُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِجُبِّ رُومَةَ وَهُوَ يَكْتُبُ النَّاسَ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَوَالَةَ، أَكْتُبُكَ؟)) فَقُلْتُ: مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ، فَجَعَلَ عَلِيٌّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيَّ، فَقَالَ: ((أَكْتُبُكَ؟)) فَقُلْتُ: مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ، فَقَالَ: فَرَأَيْتُ فِي الْكِتَابِ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقُلْتُ: إِنَّهُمَا لَا يُكْتَبَانِ إِلَّا فِي خَيْرٍ، فَقُلْتُ: نَعَمْ فَاكْتُبْنِي قَالَ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَوَالَةَ، كَيْفَ تَصْنَعُ فِي فِتْنَةٍ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ كَأَنَّهَا صَيَاصِي الْبَقَرِ، وَالَّتِي بَعْدَهَا كَنَفْخَةِ أَرْنَبٍ؟)) فَقَالَ: مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ، فَقَالَ لِي: ((اتَّبِعْ هٰذَا، فَإِنَّهُ يَوْمَئِذٍ وَمَنِ اتَّبَعَهُ عَلَى الْحَقِّ)) . قَالَ: فَلَحِقْتُ الرَّجُلَ، فَأَخَذْتُ بِمَنْكِبَيْهِ، فَلَفَتُّهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) . فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن حوالہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جب کہ آپ ''بئر رومہ'' کے پاس تھے اور آپ لوگوں کو (لشکر کے لیے) لکھ رہے تھے۔ آپ نے اپنا سر مبارک میری طرف اٹھایا اور فرمایا: ''اے عبداللہ بن حوالہ! تجھے بھی لکھ دوں۔'' میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! جو چیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ میرے لیے پسند فرمائیں۔ (یعنی اگر چاہیں تو لکھ دیں؟) نبی ﷺ نے اپنا سر میری طرف اٹھایا اور کہنے لگے: ''میں تجھے لکھ دوں؟'' میں نے کہا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پسند کریں اور وہ کہتے ہیں میں نے اس تحریر میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا نام دیکھا۔ میں نے کہا: ان کا نام تو صرف بھلائی میں لکھا جا سکتا ہے، پھر میں نے عرض کیا: ہاں، آپ مجھے بھی لکھ دیں۔ آپ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن حوالہ! تو اس وقت کیا کرے گا۔ جب وہ فتنہ رونما ہوگا۔ جو گائے کے سینگ کی طرح ہوگا اور بعد والا خرگوش کی ران کی طرح ہوگا۔'' انہوں نے کہا: جو کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے

[1294] صحيح: مسند أحمد: 109/4، رقم: 17004، الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم: 2296، معرفة الصحابة لأبی نعيم: 4083.

رسول پسند فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس کی پیروی کرنا کیونکہ اس دن یہ شخص اور اس کے پیروکار سبھی حق پر ہوں گے۔'' وہ کہتے ہیں: میں اس شخص کو پیچھے سے ملا اور اس کے کندھے کو پکڑا اور اس کے چہرے کو رسول اللہ ﷺ کی طرف موڑا اور میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! یہی شخص؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں'' اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

شرح خلافت عثمانیہ میں اٹھنے والا خارجیوں کا فتنہ جس کی لپیٹ میں عثمان رضی اللہ عنہ بھی مظلومانہ شہید کر دیے گئے۔ اس میں عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے پیروکار حق پر تھے اور خارجی گمراہ اور باطل ٹولہ تھا۔

[1295]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُرَّةَ بْنَ كَعْبٍ الْبَهْزِيَّ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بِمَرْجِ صَالُوجَا، يَقُولُ: أَمَا وَاللّٰهِ مَا أَنَا بِخَطِيبٍ، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں میں نے مرۃ بن کعب سے یہی حدیث سنی جب وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مرج صالوجا جگہ پر تھے۔ (اور انہوں نے سابقہ روایت ذکر کی۔)

[1296]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنِي هَرِمُ بْنُ الْحَارِثِ، وَأُسَامَةُ بْنُ خُرَيْمٍ، وَكَانَا يُقَارِبَانِ، فَحَدَّثَانِي حَدِيثًا وَلَا يَشْعُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَّ صَاحِبَهُ حَدَّثَنِيهِ، عَنْ مُرَّةَ الْبَهْزِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: ((كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي فِتْنَةٍ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ كَأَنَّهَا صَيَاصِي الْبَقَرِ؟)) قَالُوا: نَصْنَعُ مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِهٰذَا وَأَصْحَابِهِ)) . فَأَسْرَعْتُ حَتَّى عَطَفْتُ عَلَى الرَّجُلِ، فَقُلْتُ: هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((هٰذَا)) ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

ترجمة الحديث حضرت مرۃ البهزی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ کہا: ''رسول اللہ ﷺ ایک دن مدینے کے راستے میں جا رہے تھے۔ آپ نے پوچھا: ''تم اس فتنے میں کیا کرو گے۔ جو تمام زمین میں گائے کے سینگ کی طرح ہو گا؟'' سبھی نے کہا: اے رسول اللہ! ہم اس وقت کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کو اور اس کے ساتھیوں کو لازم پکڑنا۔'' میں نے جلدی سے اس شخص کی طرف مڑ کر پوچھا: اے اللہ کے نبی! کیا اس شخص کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

[1295] صحيح: عبداللہ بن صالح کی متابعت ہے۔ مسند أحمد: 236/4، رقم: 18067، تاريخ المدينة لابن شيبة: 1103/3، المعجم الكبير للطبراني: 316/20، رقم: 753.

[1296] صحيح: مسند أحمد: 33/5، رقم: 20353، مصنف ابن أبي شيبة: 359/6، رقم: 32024، المعجم الكبير للطبراني: 315/20، رقم: 751، والحديث في سنن الترمذي: 3704.

''ہاں۔'' تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

شرح فتنوں کے دور میں حق پر ہونا کسی شخص کی نجات اور اخروی کامیابی کی دلیل ہے۔

[1297]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی طرح۔

[1298]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ سَعِيدِ الْمِصِّيصِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَتَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ يَوْمَ بَدْرٍ صَبْرًا، ثُمَّ قَالَ: ((لَا يُقْتَلُ بَعْدَ الْيَوْمِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ صَبْرًا، إِلَّا رَجُلٌ قَتَلَ عُثْمَانَ فَاقْتُلُوهُ، فَإِنْ لَا تَفْعَلُوا تُقْتَلُوا قَتْلَ الشَّاةِ)).

ترجمة الحديث: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے بدر کے دن ایک شخص کو باندھ کر قتل کیا، پھر فرمایا: ''آج کے بعد کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔ ہاں، جو شخص عثمان کو شہید کرے گا، تم اسے باندھ کر قتل کرنا اور ایسے نہ کر سکو گے تو بکری کی طرح ذبح کیے جاؤ گے۔

[1299]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ، ثنا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ أَخْرَجُوا النَّبِيَّ ﷺ فَلَا تَكُونُ الْخِلَافَةُ فِيهِمْ أَبَدًا، وَإِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَتَلُوا عُثْمَانَ فَلَا تَكُونُ الْخِلَافَةُ فِيهِمْ أَبَدًا.

[1299] **ضعيف:** سعید بن بشیر راوی ضعیف اور قتادہ مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ الآحاد والمثاني للمصنف: 505، المعجم الكبير للطبراني: 358/19، رقم: 839، ومسند الشاميين له 2731.

ترجمة الحديث: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اہل مکہ نے نبی اکرم ﷺ کو نکالا تھا، لہٰذا ان میں کبھی خلافت نہیں ہو سکتی اور اسی طرح اہل مدینہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے، لہٰذا ان میں بھی کبھی خلافت نہیں ہو سکتی۔

[1297] **صحيح لغيره:** سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فضل عثمان رضي الله عنه، رقم: 111، مسند أحمد: 243/4، رقم: 18129، مصنف ابن أبي شيبة: 360/6، رقم: 32025.

[1298] **ضعيف:** عبداللہ البہی کا سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ مسند البزار: 977، المعجم الأوسط للطبراني: 1653، معرفة الصحابة لأبي نعيم: 2838.

[1300]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحيَى ابْنُ أَخِي حَزْمٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، حَدَّثَتْنِي أُمِّي ، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَعْضَ بَنِيكِ أَرْسَلَنِي إِلَيْكِ يَسْأَلُكِ عَنْ عُثْمَانَ ، فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكْثَرُوا فِيهِ وَشَتَمُوهُ ، قَالَتْ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَهُ وَشَتَمَهُ ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ فِي حِجْرِي يُوحَى إِلَيْهِ كُلَّ الْقُرْآنِ وَيَقُولُ: ((اكْتُبْ يَا عُثَيْمُ)) . فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُنْزِلَهُ هَذِهِ الْمَنْزِلَةَ مِنْ رَسُولِهِ إِلَّا وَهُوَ كَرِيمٌ عَلَيْهِ.

ترجمة الحديث حضرت فاطمہ بنت عبدالرحمٰن کہتی ہیں: مجھے میری ماں نے کہا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور میں نے کہا: مجھے آپ کے بعض بیٹوں نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ وہ آپ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے سوال کرتے ہیں۔ کیونکہ لوگوں نے ان پر بڑی طعن وتشنیع کی ہے اور انہیں گالی دی ہے۔ انہوں نے فرمایا: جو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالی دیتا ہے یا طعن کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت بھیجیں۔ میں نے خود دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پر مکمل قرآن نازل ہوا اور آپ نے اپنا سر مبارک میری گود میں رکھا تھا اور آپ فرماتے تھے: ''اے عثمان! لکھیے۔'' اب ظاہر ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ہاں انہیں یہ مقام اسی لیے عطا کیا تھا کہ وہ اللہ کے ہاں بھی معزز تھے۔

[1301]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: فَدَخَلَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: يَا ابْنَ أَخِي ، أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ ، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ زَوَّجَنِي ابْنَتَيْهِ إِحْدَاهُمَا بَعْدَ الْأُخْرَى ، ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أَبَا أَيِّمٍ ، أَلَا أَخَا أَيِّمٍ يُزَوِّجُهَا عُثْمَانَ ، فَلَوْ كَانَ عِنْدَنَا شَيْءٌ زَوَّجْنَاهُ)) ، وَنَزَلَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ ، فَبَايَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْهِ ، إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ، فَقَالَ: ((هَذِهِ لِي ، وَهَذِهِ لِعُثْمَانَ)) ، فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَطْهَرَ وَأَطْيَبَ مِنْ يَدِي؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ ، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي هَذَا النَّخْلَ ، فَيُقِيمَ بِهِ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ)) ، وَضَمِنَهُ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَخْلًا فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ ، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ جَاعُوا جُوعًا شَدِيدًا ، فَجِئْتُ بِالْأَنْطَاعِ ، فَبَسَطْتُهَا ، ثُمَّ صَبَبْتُ عَلَيْهَا الْحَوَارِيَّ ، ثُمَّ جِئْتُ بِالسَّمْنِ

[1300] ضعيف: فاطمہ بنت عبدالرحمٰن اور اس کی والدہ راویہ مجہولہ ہیں۔ مسند أحمد: 250/6، رقم: 26130، و فضائل الصحابة له: 813.

[1301] ضعيف جداً موضوع: عبدالملک بن ھارون راوی متروک و متہم ہے۔ فضائل عثمان بن عفان رضي الله عنه ، لعبد الله بن احمد: 152 مختصراً.

وَالْعَسَلِ، فَخَلَطْتُهُ بِهِ، وَكَانَ أَوَّلَ خَبِيصٍ أَكَلُوا فِي الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ ظَمِئُوا ظَمَأً شَدِيدًا، فَاحْتَفَرْتُ بِئْرًا، فَأَعْطَيْتُ عَبْدِي النَّفَقَةَ، ثُمَّ تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ، الضَّعِيفُ فِيهَا وَالْقَوِيُّ سَوَاءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ الْمَسِيرَةَ انْقَطَعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ حَتَّى جَاعَ النَّاسُ، فَخَرَجْتُ إِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَوَجَدْتُ خَمْسَةَ عَشَرَ رَاحِلَةً عَلَيْهَا طَعَامٌ، فَاشْتَرَيْتُهَا وَحَبَسْتُ مِنْهَا ثَلَاثَةً، وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِاثْنَتَيْ عَشْرَ رَاحِلَةً، فَدَعَا لِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَبَارَكَ لَكَ فِيمَا أَمْسَكْتَ)). قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ تَعْلَمُ أَنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِأَلْفِ أَصْفَرَ، فَصَبَبْتُهَا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: اسْتَعِنْ بِهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ))؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى جَبَلِ حِرَاءٍ إِذْ رَجَفَ بِنَا، فَضَرَبَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَمِهِ، فَقَالَ: ((اسْكُنْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ)). وَعَلَى الْجَبَلِ يَوْمَئِذٍ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبُوبَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ترجمة الحديث عبدالملک بن ھارون بن عنترہ اپنے باپ اور دادے سے روایت کرتے ہیں، ان کے دادا نے کہا کہ حضرت محمد بن ابی بکر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے۔ ان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بھتیجے! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں۔ کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یکے بعد دیگرے اپنی دولڑکیوں کی شادی میرے ساتھ کی اور فرمایا: ''کوئی بیوہ کا باپ یا بھائی ہے؟ جو اس کی شادی عثمان سے کر دے۔ اگر ہمارے پاس کچھ ہوتا۔ (ہماری کوئی اور بیٹی ہوتی) تو ہم اس سے شادی کر دیتے۔'' اور بیعت رضوان نازل ہوئی اور خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ میری بیعت کی اور فرمایا: ''یہ ہاتھ میرا، اور یہ دوسرا عثمان کا ہے۔'' اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے پاکیزہ اور بہترین تھا؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: کیا تجھے علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''کون شخص ہے جو ان کھجور کے درختوں کو خریدے جس کے ساتھ مسجد کا قبلہ درست کر دے۔'' رسول اللہ ﷺ نے اس کو جنت کی کھجوروں کی ضمانت دی تھی؟ اس نے کہا: ہاں (مجھے معلوم ہے) آپ نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں: کیا تجھے علم ہے کہ اہل مدینہ بہت سخت بھوکے ہوئے، تو میں دسترخوان لے کر آیا اور اسے میں نے بچھا کر اس پر میدہ رکھ دیا، پھر میں گھی اور شہد کو لے آیا اور اس کے ساتھ ملا دیا اور یہ پہلا حلوہ تھا جو انہوں نے اسلام میں کھایا؟ اس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں:

مسلمانوں کوسخت پیاس لگی میں نے کنواں کھود دیا۔ میں نے اپنے غلام کو خرچہ دیا اور اس کنویں کو مسلمانوں پر صدقہ کر دیا۔ جس میں قوی اور ضعیف سبھی برابر تھے؟ اس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، مدینے میں آمدورفت بند ہو گی حتیٰ کہ تمام لوگ بھوکے ہو گئے۔ میں بقیع الغرقد کی طرف نکلا اور میں نے پندرہ سواریاں دیکھیں جن پر کھانا لادا گیا تھا۔ میں نے انہیں خرید لیا اور ان میں سے تین کو روک کر باقی بارہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے میرے لیے دعا کی اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس مال میں برکت کریں جو تم نے دیا اور اس میں بھی جس کو تم نے روک رکھا۔'' ؟ اس نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، کیا تجھے علم ہے کہ میں ایک ہزار دینار رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کی گود میں ڈھیر کر دیا اور میں نے کہا: اس کے ساتھ فائدہ اٹھائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کریں اس سے ان کا کوئی نقصان نہیں ہوگا؟'' اس نے کہا: ہاں، آپ نے کہا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، کیا تجھے علم ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ''کوہ حرا'' پر تھا۔ اچانک پہاڑ حرکت کرنے لگا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا پاؤں مارا اور فرمایا: ''حراء! ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی شخص نہیں ہے۔'' اور اس دن پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ، ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے؟ اس نے کہا: ہاں (یہ بھی سچ ہے۔)

[1302]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَاشِدٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، ثنا عُقْبَةُ بْنُ أُسَيْدٍ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَرَشِيُّ، كِلَاهُمَا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي نَائِلَةُ بِنْتُ فُرَافِصَةَ الْكَلْبِيَّةُ، امْرَأَةُ عُثْمَانَ، قَالَتْ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ صَامَ قَبْلَ الْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ إِفْطَارِهِ سَأَلَهُمُ الْمَاءَ الْعَذْبَ، فَأَبَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوا: دُونَكَ ذَاكَ الرَّكِيُّ. قَالَتْ: وَرَكِيٌّ فِي الدَّارِ تُلْقَى فِيهَا النَّتَنُ. قَالَتْ: فَبَاتَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُفْطِرَ، فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحَرِ، أَتَيْتُ جَارَاتٍ لِي عَلَى أَجَاجِيرَ مُتَوَاصِلَةٍ - تَعْنِي السُّطُوحَ -، سَأَلْتُهُنَّ الْمَاءَ، فَأَعْطَوْنِي كُوزًا مِنْ مَاءٍ، فَلَمَّا جِئْتُ بِهِ نَزَلْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ فِي أَسْفَلِ الدَّرَجَةِ نَائِمًا يَغِطُّ، فَأَيْقَظْتُهُ، قَالَتْ: هَذَا مَاءٌ عَذْبٌ أَتَيْتُكَ بِهِ، قَالَتْ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ يَنْظُرُ إِلَى الْفَجْرِ، فَقَالَ: إِنِّي

[1302] ضعيف: سند میں یحییٰ بن راشد اور اس کے دونوں شیخ مجہول ہیں۔ تلخيص المتشابه في الرسم: 96/1، تاريخ دمشق لابن عساكر: 388/39، مسند ابن منيع كما في المطالب العالية: 4378 والحديث في سنن الترمذي: 3699، 3703، من طريق آخر وبغير هذا السياق.

أَصْبَحْتُ صَائِمًا . فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا أَتَاكَ بِطَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اطَّلَعَ عَلَيَّ مِنْ هَذَا السَّقْفِ وَمَعَهُ دَلْوٌ مِنْ مَاءٍ ، فَقَالَ: ((اشْرَبْ يَا عُثْمَانُ)) . فَشَرِبْتُ حَتَّى رَوِيتُ ، ثُمَّ قَالَ: ((ازْدَدْ)) . فَشَرِبْتُ حَتَّى رَوِيتُ ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَا إِنَّ الْقَوْمَ سَيَكْثُرُونَ عَلَيْكَ ، فَإِنْ قَاتَلْتَهُمْ ظَفِرْتَ ، وَإِنْ تَرَكْتَهُمْ أَفْطَرْتَ عِنْدَنَا)) . فَدَخَلُوا عَلَيْهِ مِنْ يَوْمِهِ فَقَتَلُوهُ .

ترجمة الحديث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے حضرت نائلہ بنت فرافصہ الکلبیہ نے کہا: (جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں:) جب عثمان رضی اللہ عنہ محصور ہو گئے تو شہادت والے دن سے پہلے دن انہوں نے روزہ رکھا جب افطار کرنے کا وقت آیا۔ تو ان سے میٹھا پانی طلب کیا۔ انہوں نے پانی دینے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ کنواں آپ کے پاس ہے اور وہ کنواں گھر میں تھا جس میں گندگی ڈال دی گئی تھی۔ وہ کہتی ہیں: وہ رات آپ نے بغیر افطار کرنے کے گزاری۔ جب صبح کا وقت ہوا۔ میں اپنی ہمسائیوں کے پاس توشہ دان لے کر گئی اور میں نے ان سے پانی کا سوال کیا۔ انہوں نے مجھے پانی کا ایک کوزہ دے دیا۔ جب میں لے کر آئی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نیچے والے حصے میں خراٹے لے کر سو رہے تھے۔ میں نے انہیں بیدار کیا اور کہا: یہ میٹھا پانی میں آپ کے لیے لے کر آئی ہوں۔ وہ کہتی ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فجر کی طرف اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: میں نے صبح سے روزہ رکھا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا: آپ نے روزہ کہاں سے رکھ لیا۔ میں نے کوئی کھانے یا پینے کی چیز آپ کے پاس آتی نہیں دیکھی۔ فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس چھت سے جھانکا اور آپ ﷺ کے ساتھ پانی کا ایک ڈول تھا اور مجھے فرمانے لگے: ''اے عثمان! پی لو۔'' میں نے پی لیا حتیٰ کہ سیر ہو گیا، پھر فرمانے لگے: ''اور پیو۔'' میں نے دوبارہ پیا حتیٰ کہ خوب سیر ہو گیا اور فرمایا: ''بہت لوگ آپ کے خلاف ہو گئے ہیں۔ اگر تم ان سے لڑائی کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے اور اگر تم نے انہیں ویسے ہی چھوڑ دیا تو ہمارے پاس آ کر روزہ افطار کرنا۔'' اس کے بعد وہ بلوائی اسی دن گھر میں داخل ہوئے اور انہوں نے آپ کو شہید کر دیا۔

[1303]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ح ، وثنا أَبُو بَكْرٍ ثنا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ ، عَنِ الْأَحْنَفِ ، قَالَ: قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ ، فَجَاءَ عُثْمَانُ ، فَقِيلَ: هَذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ . فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ ، فَقَالَ: هَا هُنَا عَلِيٌّ؟ قَالُوا: نَعَمْ . قَالَ: هَا هُنَا طَلْحَةُ؟ قَالُوا: نَعَمْ . قَالَ: هَا هُنَا الزُّبَيْرُ؟ قَالُوا: نَعَمْ . قَالَ: هَا هُنَا سَعْدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ . قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)) ، فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَلْفًا ، أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ

أَلْفًا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: قَدِ ابْتَعْتُهُ، فَقَالَ: ((اجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ))؟ فَقَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ. فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَبْتَعْ رُومَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ))، فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا، فَأَتَيْتُ فَقُلْتُ لَهُمْ: قَدِ ابْتَعْتُهَا. فَقَالَ: ((اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ)). قَالَ: فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَقَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ هَؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)) - يَعْنِي جَيْشَ الْعُسْرَةِ -، فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى لَمْ يَفْقِدُوا خِطَامًا وَلَا عِقَالًا؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ، ثَلَاثًا.

ترجمة الحديث حضرت احنف کہتے ہیں: ہم مدینے میں آئے اور ہمارا ارادہ حج کرنے کا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ہمیں کہا گیا: یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے زرد چادر کے ساتھ چہرے پر پردہ کیا ہوا تھا اور وہ پوچھنے لگے: یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: یہاں طلحہ ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے پوچھا: یہاں زبیر ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: یہاں سعد ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں۔ جس کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں؟ کیا تمہیں معلوم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کون شخص ہے جو بنی فلاں کا باڑہ خرید دے؟ اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیں گے۔'' تو میں نے بیس ہزار یا پچیس ہزار کے ساتھ خرید لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے خرید لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو ہماری مسجد میں کر دیں اور اس کا اجر تمہارے لیے ہوگا۔''؟ سبھی نے کہا: اللہ کی قسم! سچ ہے۔ آپ نے ان سے دوبارہ سوال کیا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تمہیں معلوم ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قوم کے چہروں کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''جو شخص ان لوگوں کو تیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیں گے۔'' (یعنی جیش العسرۃ کے موقع پر) میں نے ہی اس لشکر کو تیار کیا تھا حتیٰ کہ ان کی مہاریں اور رسیاں بھی ساتھ دیں؟ سبھی نے کہا: اللہ کی قسم! سچ ہے۔ انہوں نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! گواہ ہو جا۔'' پھر فرمانے لگے: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، کیا تم جانتے ہو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ''جو شخص ''بیر رومہ'' کو خرید کر دے گا، اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیں گے۔'' میں نے اس کنویں کو اتنے، اتنے پیسوں کے ساتھ خریدا تھا۔ میں اسے خرید کر نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو تمام مسلمانوں کے پینے کے لیے (وقف) کر دیں اور اس کا اجر آپ کو ملے گا۔''

[1303] حسن: عمرو بن جاوان راوی حسن الحدیث ہے۔ مسند أحمد: 70/1، رقم: 511، مسند الطيالسي: 82، سنن النسائي، كتاب الجهاد، باب من جهز غازيا، رقم: 3184.

[1304]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ، عَنِ الْأَحْنَفِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1305]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَمْرٍو، وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَا: ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ، ثنا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ يَوْمَ أُصِيبَ عُثْمَانُ، فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا مِنْ فَوْقِ الدَّارِ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى صَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ أَنْشَبَاكُمْ عَلَيَّ، قَالَ: وَاجْتَمَعَ النَّاسُ، قَالَ: فَجِيءَ بِهِمَا كَأَنَّهُمَا جَمَلَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا حِمَارَانِ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بِئْرٌ يُسْتَعْذَبُ إِلَّا رُومَةَ، فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي رُومَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهُ فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ)) ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي، فَلِمَ تَمْنَعُونَنِي أَنْ أُفْطِرَ عَلَيْهَا حَتَّى أُفْطِرَ عَلَى مَاءِ الْبَحْرِ. وَأَنْشُدُكُمُ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ، وَضَاقَ الْمَسْجِدُ عَلَى أَهْلِهِ، فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ بَنِي فُلَانٍ، فَيُوَسِّعَ بِهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ)) ؟ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِي. فَقَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَبِالْإِسْلَامِ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَنَا كُنَّا عَلَى ثَبِيرِ مَكَّةَ فَاهْتَزَّ، فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: ((اسْكُنْ ثَبِيرُ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ)) ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، شَهِدُوا وَاللَّهِ أَنِّي شَهِيدٌ. ثُمَّ دُخِلَ عَلَيْهِ فَقُتِلَ.

ترجمة الحديث ثمامہ بن حزن القشیری کہتے ہیں: جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔ میں ان کے گھر کے پاس موجود تھا۔ آپ نے گھر کے اوپر سے ہم پر جھانکا اور کہنے لگے: اے لوگو! اپنے ان دونوں ساتھیوں کو لاؤ۔ جنھوں نے تمہیں میرے خلاف بھڑکایا ہے اور لوگ بھی اکٹھے ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: ان دونوں کو لایا گیا۔ گویا وہ دونوں اونٹ ہیں یا گدھے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں علم ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور مدینے میں ''رومہ'' کے علاوہ کوئی میٹھا کنواں نہیں تھا۔

[1304] حسن: سنن النسائي، كتاب اللباس، باب وقف المساجد، رقم: 3636، مسند البزار: 291.

[1305] ضعيف بهذا اللفظ: سعید الجریری راوی مختلط ہے۔ نیز اس میں ثبیر پہاڑ کا ذکر ہے۔ سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب، رقم: 3703 وقال: حسن، سنن النسائي: 3638 وانظر الحديث السابق.

آپ ﷺ نے پوچھا: ''کون ہے جو ''رومہ'' کو خرید دے اور اپنا ڈول عام مسلمانوں کی طرح رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں بہترین کنواں عطا فرمائیں گے؟'' سبھی نے کہا: اللہ کی قسم! سچ ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے اس کنویں کو اپنے مال سے خریدا۔ اب تم اس کے پانی سے مجھے روزہ افطار نہیں کرنے دیتے حتیٰ کہ میں مجبور ہو کر سمندر کے پانی کے ساتھ روزہ افطار کرتا ہوں اور میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ جب مسجد نبوی نمازیوں کے لیے تنگ ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون شخص ہے جو آل فلاں کی زمین کا ٹکڑا خرید دے اور اس کے ساتھ مسجد میں وسعت کر دے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اسے جنت کا بہترین ٹکڑا عطا فرمائیں گے؟'' میں نے اس کو اپنے خالص مال سے خریدا تھا؟ سبھی نے کہا: اللہ کی قسم! سچ ہے۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور میں مکہ کے ''ثبیر'' پہاڑ پر تھے اور پہاڑ حرکت کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنا پاؤں مار کر کہا: ''اے ثبیر! ٹھہر جا۔ کیونکہ تجھ پر صرف نبی، صدیق اور دو شہید ہیں؟'' سبھی نے کہا: اللہ کی قسم! سچ ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں نے سنا کہ آپ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: ان سبھی نے گواہی دے دی۔ اللہ کی قسم! میں شہید ہوں گا، پھر وہ بلوائی اندر داخل ہوئے اور انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔

[1306]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُثَنَّى، ثنا هِلَالُ بْنُ حَقٍّ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ يَوْمَ أُصِيبَ عُثْمَانُ، فَاطَّلَعَ عَلَيْهَا اطِّلَاعَةً، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، وَقَالَ: فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِي فَيَكُونُ دَلْوِي فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث ثمامہ بن حزن القشیری فرماتے ہیں: جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے۔ میں ان کے گھر کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے اوپر سے ایک مرتبہ جھانکا اور باقی وہی بات ذکر کی اور فرمایا: میں نے اس کنویں کو اپنے خالص مال سے خریدا اور میرا ڈول عام مسلمانوں کی طرح ہوتا تھا اور باقی وہی روایت ذکر کی۔

[1307]...... سَمِعْتُ الْحُلْوَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ: قَالَ لِي هِلَالُ بْنُ حَقٍّ: لَمْ أَرَ الْجُرَيْرِيَّ فِي أَيَّامٍ قَطُّ أَصْلَحَ مِنْهُ السَّاعَةَ.

ترجمة الحديث یزید بن ہارون کہتے ہیں: مجھے ہلال بن حق نے کہا: میں نے جریری کو اس گھڑی سے اچھی حالت میں کبھی نہیں دیکھا۔

[1306] حسن لغيره: مسند أحمد زوائد عبد الله: 74/1، رقم: 555.

[1307] ہلال بن حق راوی مقبول ہے۔ تفرد به المصنف.

[1308]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ثَوْرٍ، يَقُولُ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُدَيْسٍ الْبَلَوِيُّ، وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ عُثْمَانَ فَقَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَقُلْتُ: إِنَّ فُلَانًا ذَكَرَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ عُثْمَانُ: وَمِنْ أَيْنَ وَقَدِ اخْتَبَأْتُ عِنْدَ اللَّهِ عَشْرًا، إِنِّي لَرَابِعُ الْإِسْلَامِ، وَقَدْ زَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَتَهُ ثُمَّ ابْنَتَهُ، وَبَايَعْتُهُ بِيَدِي هَذِهِ الْيُمْنَى، فَمَا مَسِسْتُ بِهَا ذَكَرِي، وَلَا تَغَنَّيْتُ، وَلَا تَمَنَّيْتُ، وَلَا شَرِبْتُ خَمْرًا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يَشْتَرِي هَذِهِ الْبُقْعَةَ، فَيَزِيدَهَا فِي الْمَسْجِدِ وَلَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ؟)) . فَاشْتَرَيْتُهَا، فَزِدْتُهَا فِي الْمَسْجِدِ.

ترجمة الحديث ابوثور کہتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عدیس البلوی رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بیعت رضوان کرنے والوں میں سے تھے۔ وہ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور کہنے لگے: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر داخل ہوا۔ وہ ان دنوں محصور تھے۔ میں نے کہا: فلاں، فلاں شخص نے ایسی، ایسی باتیں کہی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ میں نے اللہ تعالیٰ کے ہاں دس چیزیں چھپائی ہیں، (یعنی میں نے دس کام کیے ہیں:) میں چوتھا اسلام لانے والا ہوں اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کی، پھر اس کے بعد دوسری بیٹی کی شادی کی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس دائیں ہاتھ کے ساتھ بیعت کی اور جب سے میں نے اس ہاتھ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی ہے۔ اس کے ساتھ کبھی اپنی شرم گاہ کو نہیں چھوا۔ نہ میں نے گانا گایا اور نہ میں نے تمنا کی اور نہ میں نے زمانہ جاہلیت یا اسلام میں کبھی شراب پی اور خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اس زمین کے ٹکڑے کو کون خرید کر دے گا۔ جو اسے مسجد میں وسعت (کر کے داخل) کر دے اور اس کے لیے جنت میں گھر ہوگا؟'' میں نے اسے خود خریدا اور مسجد میں ملا کر دیا تھا۔

[1309]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللَّهِ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ اهْتَزَّ الْجَبَلُ، فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: ((اسْكُنْ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ)) ، وَأَنَا مَعَهُ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللَّهِ

[1308] **ضعيف**: عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ومختلط ہے۔ مصنف ابن أبي شيبة: 364/6، رقم: 32055، مسند البزار: 448، الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم: 1276.

[1309] **صحيح لغيره**: السنن الكبرىٰ للنسائي: 6403، سنن الدارقطني: 352/5، رقم: 4442.

رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُولُ: ((مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً؟)) فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي، فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ: ((هٰذِهِ يَدِي، وَهٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ))؟، فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ يَزِيدُ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ؟))، فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ.

ترجمة الحديث: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور ہو گئے آپ نے لوگوں پر جھانکا اور فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہو جس دن پہاڑ حرکت کرنے لگا، نبی اکرم ﷺ نے اپنی ٹانگ کے ساتھ اس کو مارا اور فرمایا: ''ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق یا شہید ہے؟'' اور میں آپ کے ساتھ تھا۔ کافی لوگوں نے اس کا جواب دیا، پھر آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس نے نبی اکرم ﷺ ﷺ سے سنا ہو جب آپ نے ''جیش عسرۃ'' کو تیار کیا اور فرمایا: ''کون ہے جو ایسا خرچ کرے جو قبول ہوگا؟'' میں نے نصف لشکر کو اپنے مال کے ساتھ تیار کر دیا۔ کافی لوگوں نے ان کا جواب دیا، پھر آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے بیعت رضوان کے دن رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو: ''یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے؟'' کافی لوگوں نے جواب دیا، پھر فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو: ''جو شخص اس مسجد میں اضافہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں گھر دیں گے؟ کافی لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی کہ یہ بات ہم نے سنی ہے۔

شرح: رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے پیشین گوئی کر دی تھی۔ جو ایک بڑی سعادت تھی۔ ایسے ہی ان کے بے شمار فضائل ہیں لشکر تبوک کی تیاری ہے کہ نصف لشکر کو انہوں نے اپنے ذاتی خرچ سے تیار کیا تھا اور جنت کے مستحق ٹھہرے تھے۔ اسی طرح انہیں مسجد نبوی کی توسیع کرنے پر بھی جنت کی بشارت ملی تھی۔ اتنے فضائل، مناقب سے متصف ہستی ہونے کے باوجود بلوائیوں نے ان کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے، ان کے مقدس خون سے اپنے ہاتھ رنگین کر کے اپنی عاقبت کو خراب کر لیا۔

[1310]...... حَدَّثَنَا ابْنُ الْبَزَّارِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا زِيَادُ أَبُو عُمَرَ - وَكَانَ يُقَالُ لَهُ إِنَّهُ مِنَ الْأَبْدَالِ -، عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ جُنْدُبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ: أَيْنَ عُثْمَانُ؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. قَالَ: قُلْتُ: قَتَلَتُهُ؟ قَالَ: ((فِي النَّارِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ)).

[1310] صحيح موقوف: زیاد ابوعمر کی متابعت عبداللہ بن عون نے کی ہے۔ الشريعة للآجري: 1464، مصنف ابن أبي شيبة: 516/7، رقم: 37667، فضائل عثمان لعبد الله بن أحمد: 19.

ترجمة الحديث: حضرت جندب کہتے ہیں: میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: رب کعبہ کی قسم! وہ جنت میں جائیں گے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے دوبارہ پوچھا: تو ان کے قاتلین کہاں ہوں گے؟ انہوں نے جواب دیا: رب کعبہ کی قسم! وہ جہنم میں جائیں گے۔

[1311]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى، ثنا بَشَّارُ بْنُ مُوسَى الْخِفَافُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ - إِمَامُ مَسْجِدِ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ -، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: خَرَجَ عُثْمَانُ مُهَاجِرًا إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَمَعَهُ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا احْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَبَرُهُمْ، فَكَانَ يَخْرُجُ فَيَتَوَكَّفُ عَنْهُمُ الْخَبَرَ. فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَحِبَهُمَا اللّٰهُ، إِنَّ عُثْمَانَ أَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ إِلَى اللّٰهِ بِأَهْلِهِ بَعْدَ لُوطٍ)).

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حبشہ کی سرزمین کی طرف مہاجر بن کر نکلے اور ان کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی بیٹی بھی تھی۔ جب نبی اکرم ﷺ سے ان کی خبر موقوف ہوگئی تو آپ نکلتے اور ان کے متعلق خبر معلوم کرتے۔ آپ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے ان کی خبر بیان کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان کا ساتھی بنے۔ یقیناً عثمان پہلا شخص ہے جو لوط علیہ السلام کے بعد اپنے گھر والوں سمیت ہجرت کر کے گئے ہیں۔''

[1312]...... ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ التَّيْمِيُّ تَيْمُ الرَّبَابِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الطَّحَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُكَ مَا تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَلَى هَذَا؟ قَالَ: ((إِنَّهُ مَا تَرَكْتُ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَلَى هَذَا؟)) قَالَ: ((إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ، فَأَبْغَضَهُ اللّٰهُ))

ترجمة الحديث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تا کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ آپ نے پہلے تو کسی پر جنازہ پڑھنے سے کبھی انکار نہ کیا۔ آخر کیا وجہ ہے؟ (آپ اس کا نماز جنازہ نہیں پڑھتے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص عثمان سے بغض رکھا کرتا تھا، لہٰذا اللہ تعالیٰ بھی اس سے بغض کرتے ہیں۔''

[1311] ضعيف: بشار بن موسیٰ راوی ضعیف ہے اور حسن بن زیاد راوی مجہول ہے۔ المعجم الكبير للطبرانی: 143، معرفة الصحابة لأبی نعيم: 7352، المعرفة والتاريخ للفسوی: 255/3، كما فی تاريخ الاسلام: 106/1.

[1312] موضوع: محمد بن زیاد الطحان راوی کذاب ہے۔ سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب، رقم: 3709، فضائل الخلفاء الراشدين لابی نعيم: 58، الشريعة للآجری: 1474.

[۲۰۱]...... بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان

[1313]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى، وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَا: ثنا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: وَجِعْتُ وَجَعًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَنَامَنِي فِي مَكَانِهِ، وَقَامَ يُصَلِّي، فَأَلْقَى عَلَيَّ طَرَفَ ثَوْبِهِ، فَصَلَّى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ: ((يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، قَدْ بَرِئْتَ فَلَا بَأْسَ عَلَيْكَ، مَا سَأَلْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا سَأَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ، وَلَا سَأَلْتُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَانِيهِ)) ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لِي: ((لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ)) . قَالَ الْقَاضِي: لَا أَعْرِفُ فِي فَضِيلَةِ عَلِيٍّ حَدِيثًا أَفْضَلَ مِنْهُ .

ترجمة الحديث: حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے سخت تکلیف ہوئی اور میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، آپ نے اپنی جگہ مجھے سلا دیا اور خود کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور اپنے کپڑے کا کنارہ مجھ پر ڈال دیا اور جتنا اللہ نے چاہا اتنی دیر تک نماز پڑھتے رہے، پھر فرمایا: ''اے ابن ابی طالب! تم تندرست ہو گئے ہو۔ اب تم پر کوئی تکلیف نہیں آئے گی۔ میں نے جو بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے اتنی ہی تیرے لیے بھی دعا کی ہے، اور میں نے اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی مانگا ہے مجھے سبھی کچھ دیا گیا ہے، البتہ یہ فرمایا کہ تیرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں اس سے بڑھ کر افضل حدیث میں نہیں جانتا۔

[1314]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِنْ قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ، عَلَى أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ؟: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

ترجمة الحديث: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں۔ اگر تم انہیں پڑھو گے تو تمہیں معاف کر دیا جائے گا؟ وہ کلمات یہ ہیں: ''لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ. سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. ''

[1313] ضعيف: یزید بن أبی زیادہ راوی ضعیف ہے۔ السنن الكبرىٰ للنسائى : 8480، المعجم الأوسط للطبرانى : 7917، فضائل الخلفاء الراشدين لأبى نعيم : 80 .

[1314] ضعيف: ابواسحاق مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ السنن الكبرىٰ للنسائى : 7630، مسند أحمد : 158/1، رقم: 1363، مسند البزار : 627، والحديث فى سنن الترمذى : 3504 .

[1315]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَتْ ذُنُوبُكَ ، مَعَ أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ؟: ((لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ، لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ))

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[1316]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، نَحْوَهُ

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[1317]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، ثنا أَبُو شِهَابٍ ، عَنْ نُصَيْرِ بْنِ أَبِي الْأَشْعَثِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَتْ ذُنُوبُكَ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ، مَعَ أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ؟ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ، لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ)) .

ترجمة الحديث: حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جب تم انہیں پڑھو گے تو تمہارے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا اگرچہ گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوئے، وہ کلمات یہ ہیں: ((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۔ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالِمِيْن .))

شرح: امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس عمدہ ترین دعا کا مصائب اور غم وفکر میں خصوصی اہتمام کرنا چاہیے

[1315] ضعیف: ابواسحاق مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ السنن الكبرىٰ للنسائي : 8357، مسند البزار : 705، صحيح ابن حبان : 6928 .

[1316] ضعیف: ابواسحاق مدلس ہے۔ السنن الكبرىٰ للنسائي : 7631، مسند أحمد : 712 وانظر الحديث السابق .

[1317] ضعیف: الشريعة للآجري : 1560 .

اور اس کا ورد کثرت سے کرنا چاہیے۔ امام طبری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سلف صالحین اس دعا کا اہتمام کرتے اور اسے مصائب کی دعا کا نام دیتے تھے لیکن اگر اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ تو ذکر ہے دعا نہیں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس ذکر کے ساتھ دعا کا آغاز کیا جائے پھر جو چاہیے دعائیں کی جائیں۔ (تحفة الاحوذی: ۹/ ۲۷۸) نیز یہ دعا گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے۔

[1318]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ بَسَّامٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ، يَعْنِي ذَا الْقَرْنَيْنِ، رَجُلًا صَالِحًا نَاصَحَ اللَّهَ فَنَصَحَهُ، فَضَرَبَ عَلَى قَرْنِهِ الْأَيْمَنِ فَمَاتَ، فَأَحْيَاهُ اللَّهُ، ثُمَّ ضَرَبَ عَلَى قَرْنِهِ الْأَيْسَرِ فَمَاتَ، فَأَحْيَاهُ اللَّهُ، وَإِنَّ فِيكُمْ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ذوالقرنین نیک آدمی تھا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے خیر خواہی کی تو اللہ نے بھی اس سے خیر خواہی کی۔ ان کی دائیں سینگ پر مارا گیا تو وہ فوت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا، پھر بائیں سینگ پر مارا گیا تو وہ فوت ہو گیا پھر اللہ نے اس کو زندہ کیا اور تم میں بھی اس کی مثل ہے۔

[1319]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يُبْغِضُ عَلِيًّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُحِبُّهُ مُنَافِقٌ)).

ترجمة الحديث حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی مومن علی سے بغض نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی منافق علی سے محبت کرتا ہے۔''

شرح صحیح مسلم (۸۷) میں روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اس ذات کی قسم جس نے بیج کو پھاڑا اور ہر روح کو پیدا فرمایا بلاشبہ نبی ﷺ نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ مومن ہی محبت کرے گا اور مجھ سے منافق ہی نفرت کرے گا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے انتہائی قریبی اور نہایت محبوب تھے اور یہ واضح ہوا کہ علی رضی اللہ عنہ سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض و کینہ رکھنا منافقت ہے۔ البتہ ان کی شان میں غلو کرنا ایسا ہی ہے جیسے عیسائی

[1318] حسن موقوف: مصنف ابن أبی شيبة: 346/6، رقم: 31913، شرح مشكل الآثار للطحاوی: 1865 ب، مسند الشاشی: 620.

[1319] ضعیف: مساور حمیری اور اس کی والدہ دونوں مجہول ہیں۔ سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب، رقم: 3717 ب وقال: حسن غريب، مصنف ابن أبی شيبة: 372/6، رقم: 32114، المعجم الكبير للطبرانی: 374/23، رقم: 885، صفة النفاق لابی نعيم: 75، وله شاهد فی صحيح مسلم: 78 (240) وسيأتی برقم: 1325 وهو يغنی عنه.

عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں غلو کر کے گمراہی کی راہ پر چل پڑے تھے اور راندۂ درگاہ ٹھہرے تھے۔

[1320]...... ثنا أَبُو بكرٍ ، ثنا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَبَشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ ، أَيْنَ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: وَقَفَ عَلَيْنَا فِي مَجْلِسِنَا فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا عَلِيٌّ)) .

ترجمة الحديث: حضرت حبشی جنادۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''علی مجھ سے ہیں اور میں اس سے ہوں اور میری طرف سے صرف علی ہی ادا کر سکتے ہیں۔''

[1321]...... حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ ، ثنا خَالِدٌ ، عَنِ الْأَجْلَحِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: انْتَجَى النَّبِيُّ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ طَالَتْ مُنَاجَاتُكَ لِعَلِيٍّ . قَالَ: ((مَا انْتَجَيْتُهُ ، وَلَكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ)) .

ترجمة الحديث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی۔ لوگوں نے پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ کی سرگوشی کافی لمبی ہوگئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے سرگوشی کی ہے۔''

[1322]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثنا عَفَّانُ ، ثنا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، ثنا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ، ثنا أَبُو الْمِقْدَامِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَزْرَقِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا نَائِمٌ عَلَى مَنَامِهِ ، فَاسْتَسْقَى الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي وَإِيَّاكِ ، يَعْنِي فَاطِمَةَ ، وَهَذَيْنِ وَهَذَا الرَّاقِدَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

ترجمة الحديث: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں بستر پر سو رہا تھا۔ اتنے میں حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما نے پانی طلب کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں، فاطمہ، یہ دونوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) اور یہ سونے والے (حضرت علی رضی اللہ عنہ) قیامت کے دن ایک جگہ ہوں گے۔''

[1320] حسن: شریک کی متابعت اور ابو اسحاق کے سماع کی صراحت موجود ہے۔ سنن الترمذی ، كتاب المناقب ، باب ، رقم : 3719، وقال: حسن صحيح غريب، السنن الكبرىٰ للبيهقي : 8400، 8405، سنن ابن ماجه : 119 .

[1321] ضعیف: ابو الزبیر مدلس کے سماع کی صراحت نہیں، نیز اجلح راوی کی متابعت ہے۔ سنن الترمذی ، كتاب المناقب ، باب ، رقم : 3726 وقال: حسن غريب، مسند أبي يعلى : 2163، الكامل ابن عدى : 138/2 .

[1322] ضعیف: قیس بن ربیع راوی ضعیف و مختلط ہے۔ مسند أحمد : 101/1، رقم : 792، وفضائل الصحابة له : 1183، امالي المحاملي : 188 .

[1323]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوحَى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

ترجمة الحديث حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کی جا رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔

[1324]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أَنَا عَبْدُ اللهِ، وَأَخُو رَسُولِهِ، وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، لا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَذَّابٌ مُفْتَرٍ، وَلَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ.

ترجمة الحديث حضرت عباد بن عبداللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول کا بھائی ہوں اور میں ہی صدیق اکبر ہوں۔ یہ بات میرے بعد جو شخص بھی کہے گا وہ کذاب اور مفتری ہوگا اور میں نے تمام لوگوں سے سات سال قبل نمازیں پڑھی ہیں۔

[1325]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ عَهِدَ إِلَى النَّبِيُّ ﷺ الْأُمِّيُّ: إِنَّهُ لا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا کیا! حضرت محمد ﷺ نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ صرف مومن مجھ سے محبت کرے گا اور مجھ سے صرف منافق بغض رکھے گا۔"

[1326]...... حَدَّثَنَا أَيُّوبُ الْوَزَّانُ، حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ. قَالَ: تَسْأَلُنِي

[1323] **ضعيف**: ابراہیم بن حسن بن حسن راوی مجہول ہے۔ شرح مشكل الآثار للطحاوی: 1067، الضعفاء الكبير للعقيلي: 327/3.

[1324] **ضعيف**: عباد بن عبداللہ الکوفی راوی ضعیف و متروک ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اسے جھوٹ قرار دیا ہے (المیزان)۔ السنن الکبریٰ للنسائی: 8338، سنن ابن ماجه: 120، مصنف ابن أبي شيبة: 368/6، رقم: 32084.

[1325] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الدليل على أن حب الأنصار من الايمان، رقم: 78، 240، سنن الترمذي: 3736، سنن النسائي: 5025.

عَنْ عَلِيٍّ ، فَقَدْ رَأَيْتُ مَكَانَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ سَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ .

ترجمة الحديث: حضرت ابواسحاق السبیعی کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے بارے سوال کیا تو انہوں نے کہا: تم مجھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کرتے ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقام اور مرتبہ دیکھا تھا کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ سبھی کے مسجد کی طرف کھلنے والے دروازے بند کر دیے۔

نوٹ: پہلے صحیح حدیث گزر چکی ہے کہ یہ بات نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے کہی تھی۔ لہٰذا معلوم ہوا یہ روایت مفہوماً بھی صحیح نہیں ہے۔

[1327]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ الرَّقَاشِيُّ الْخَزَّازُ ، ثنا غَسَّانُ بْنُ بُرْزِينَ الطُّهَوِيُّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الرَّقَاشِيِّ ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ: مَا بَالُ أَبِي الْحَسَنِ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ الْقُرَّاءَ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا وَجَدْنَا فِي الْقَتْلَى ذَا الثُّدَيَّةِ ، قَالَ: فَشَهِقَتْ ، أَوْ تَنَفَّسَتْ ثُمَّ قَالَتْ: كَاتِمُ الشَّهَادَةِ مَعَ شَاهِدِ الزُّورِ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَقْتُلُ هَذِهِ الْعِصَابَةَ خَيْرُ أُمَّتِي)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابوسعید الرقاشی کہتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر داخل ہوا انہوں نے کہا: ابوالحسن رضی اللہ عنہ (حضرت علی) کو ہوا کیا کہ اپنے قاری ساتھیوں کو قتل کر رہا ہے؟ وہ کہتے ہیں میں نے کہا: اے ام المومنین! ہم نے مقتولین میں ذا الثدیہ شخص کو بھی پایا ہے؟ وہ رونے لگیں یا انہوں نے لمبی سانس لی، پھر کہنے لگیں: گواہی کو چھپانے والا اور جھوٹی گواہی دینے والا ایک طرح ہوتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''اس جماعت کو میری امت کے بہترین لوگ قتل کریں گے۔''

[1328]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ)) .

[1326] ضعیف: ابواسحاق نے یہ روایت علاء بن عرار اور اس نے العیزار بن حریث سے بیان کی ہے اور اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا ہے۔ ابواسحاق کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي : 3558، المعجم الأوسط للطبراني : 1166 ، والمعجم الكبير له : 13760 ، من طريق أبي إسحاق عن العلاء بن عزار أنه سأل ابن عمر رضی اللہ عنہ وهو الصواب .

[1327] ضعیف: ابوسعید الرقاشی مجہول اور عبداللہ بن قیس الرقاشی ضعیف ہے۔ المعجم الأوسط للطبراني : 7295 .

[1328] صحيح مسلم ، كتاب الزكاة ، رقم : 1064 (2458) ، سنن أبي داؤد : 4667 .

ترجمة الحدیث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمانوں کے اختلاف کے وقت ایک جماعت نمودار ہوگی اور اسے قتل وہ جماعت کرے گی جو حق کے زیادہ قریب ہوگی۔"

[1329]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ قَزْعَةَ بِمَكَّةَ، ثنا عُمَرُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مِسْمَارٍ، مَوْلَى آلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، يَذْكُرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ، قَالَ: لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: مَا لَكَ لا تَخْرُجُ فَتُقَاتِلَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا قَالَ فِيهِ؟ قَالَ: ((يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ)) ثَلاثًا . قَالَ: صَدَقْتَ، وَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُهُ، وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُ الْعُزْلَةَ حَتَّى أَجِدَ سَيْفًا يَقْطَعُ الْكَافِرَ وَيَنْبُو عَنِ الْمُؤْمِنِ .

ترجمة الحدیث حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو کیا ہوا ہے کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لڑتے کیوں نہیں ہیں؟ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے بارے سنا نہیں؟ آپ فرماتے تھے: "میری امت میں ایک جماعت نکلے گی جو دین سے اس طرح نکلیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور انہیں علی بن ابی طالب قتل کریں گے۔" (یہ بات تین مرتبہ کہی) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا۔ واللہ! میں نے بھی آپ ﷺ سے یہی سنا تھا لیکن میں تنہائی کو پسند کرتا ہوں حتی کہ وہ تلوار پاؤں جو کافر کو قتل کرے اور مومن سے اچٹ جائے۔"

[1330]...... حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ، وَأَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((أَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَصَفِيِّي وَأَمِينِي)) .

ترجمة الحدیث حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے بارے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: "اے علی رضی اللہ عنہ! تم تو میرے صفی اور امین ہو"

شرح یہ علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں سے بہت بڑی فضیلت ہے۔

[1329] ضعيف: عمر بن أبي عائشہ راوی مجہول وضعیف ہے، اس روایت کو امام ذہبی رحمہ اللہ نے منکر کہا ہے۔ المعجم الأوسط للطبراني: 3634، فوائد أبي محمد الفاكهي: 119، أمالي ابن بشران: 1044 .

[1330] حسن: السنن الكبرىٰ للنسائي: 8404، مسند البزار: 891 مطولاً، شرح مشكل الآثار للطحاوي: 3083.

[1331]...... حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى تَبُوكَ، خَلَّفَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَتَاهُ بِالْجُرُفِ يَحْمِلُ سِلاحَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُخَلِّفُنِي بَعْدَكَ وَلَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْكَ قَطُّ؟ قَالَ: فَوَلَّى مُدْبِرًا، فَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ، فَرَجَعَ بَعْدَ فِرَاقِهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ إِنَّمَا خَلَّفْتَنِي اسْتِثْقَالًا لِي. فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَتَّى رُؤِيَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدِي؟))

ترجمة الحديث حضرت ابراہیم بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ''جب رسول اللہ ﷺ مدینے سے تبوک کی طرف چلے تو پیچھے حضرت علی بن ابی طالب کو چھوڑا۔ وہ جرف جگہ اپنا اسلحہ لے کر آئے اور عرض کرنے لگے: اے رسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے مجھے پیچھے چھوڑا ہے حالانکہ میں کبھی آپ سے پیچھے نہ رہا تھا؟ وہ واپس لوٹے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کچھ دیر آگے جا کر پھر واپس لوٹے اور کہنے لگے: اے رسول اللہ! ﷺ منافقین خیال کرتے ہیں کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ نے بوجھ سمجھتے ہوئے پیچھے چھوڑا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے حتیٰ کہ ناراضگی آپ کے چہرے سے ظاہر تھی، اور آپ نے فرمایا: ''کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تم میرے نزدیک اس طرح ہو جس طرح حضرت ہارون علیہ السلام کا مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

[1332]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجُرُفِ، لَحِقَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَحْمِلُ سِلاحَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَلَّفْتَنِي وَلَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْكَ فِي غَزْوَةٍ قَبْلَهَا، وَقَدْ أَرْجَفَ بِيَ الْمُنَافِقُونَ، وَزَعَمُوا أَنَّكَ إِنَّمَا خَلَّفْتَنِي أَنَّكَ اسْتَثْقَلْتَنِي. قَالَ سَعْدٌ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَلَا تَرْضَى يَا عَلِيُّ أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدِي؟ فَارْجِعْ فَاخْلُفْنِي

[1331] **ضعيف جداً بهذا اللفظ:** عبدالرحمٰن بن بشیر الدمشقی راوی منکر الحدیث ہے۔ تاہم اصل قصہ صحیح ہے دیکھئے اگلی روایت۔ تفرد به المصنف.

[1332] **حسن:** السنن الكبرىٰ للنسائي: 8384، سيرة ابن هشام: 519/2، 520، مسند سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه للدورقي والحديث متفق عليه.

فِي أَهْلِي وَأَهْلِكَ)) .

ترجمة الحديث: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جرف مقام پر اترے، پیچھے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے ۔ انہوں نے اسلحہ اٹھایا ہوا تھا اور عرض کرنے لگے: اے رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے پیچھے کیوں چھوڑ رہے ہیں؟ حالانکہ اس سے پہلے میں کسی غزوہ میں آپ سے پیچھے نہ رہا۔ ادھر منافقین نے پروپیگنڈہ کر رکھا ہے کہ آپ کو بوجھ سمجھتے ہوئے پیچھے چھوڑا گیا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا، فرمایا: ''اے علی! کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام کا مرتبہ تھا؟ ہاں البتہ میرے بعد نبی نہیں ہوگا۔ آپ واپس لوٹ جائیں اور میرے اہل اور اپنے اہل میں میرے خلیفہ بنیں۔''

[1333]...... حَدَّثَنَا الْأَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثنا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، وَأُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)) .

ترجمة الحديث: حضرت سعد اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میرے نزدیک اس طرح ہو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

[1334]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى غَزْوَةِ تَبُوكَ ، وَخَلَّفَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ: تُخَلِّفُنِي؟ فَقَالَ: ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟))

ترجمة الحديث: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی طرف نکلے اور پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ مجھے پیچھے چھوڑ رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ تم میرے نزدیک ایسے ہو جس طرح حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے؟''

[1335]...... حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ الْمَاجِشُونَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ لِعَلِيٍّ: ((أَنْتَ مِنِّي

[1333] صحيح لغيره: مسند أبي يعلى : 6883، صحيح ابن حبان : 6643، الكامل لابن عدى : 444/7.

[1334] صحيح لغيره: السنن الكبرىٰ للنسائي : 8390، مسند أحمد : 184/1، رقم : 1600، حديث أبي الفضل الزهري : 424.

بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى)) . حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ لِعَلِيٍّ : ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى)) .

ترجمة الحديث حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: "تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام تھے۔"

[1336]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1337]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1338]...... ثنا أَبُو مُوسَى ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1339]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمِّ الْحَكَمِ الثَّقَفِيُّ ، حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1340]...... ثنا ابْنُ كَاسِبٍ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

[1335] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم: 2404 (6217)، السنن الکبریٰ للنسائی: 8084.

[1336] صحیح مسلم: 2404/32 (6220)، سنن الترمذی: 3724.

[1337] صحیح البخاری، کتاب المغازی، رقم: 4416، صحیح مسلم: 2404/31 (6218).

[1338] **صحیح**: السنن الکبریٰ للنسائی: 8385، مسند البزار: 1120.

[1339] **صحیح لغیرہ**: السنن الکبریٰ للنسائی: 8388، مسند البزار: 1200.

[1340] **صحیح**: السنن الکبریٰ للنسائی: 8386، فضائل الصحابہ لأحمد: 1006.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1341]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ذَكَرَ بُرَيْدَةُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ لَمَّا قَدِمَ نَزَلَ بِذِي طُوًى، فَجَاءَ سَعْدٌ، فَأَقْعَدَهُ عَلَى سَرِيرِهِ، فَقَالَ سَعْدٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى)) .

ترجمة الحديث حضرت بریدہ نے ذکر کیا کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ذی طوی جگہ پر آئے، ان کے پاس حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ انہوں نے حضرت سعد کو اپنی چار پائی پر بٹھایا۔ اس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ''تم میرے نزدیک اس طرح ہو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام تھے۔''

[1342]...... حَدَّثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، وَقَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1343]...... ثنا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1344]...... ثنا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، عَنْ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1345]...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[1341] **صحيح**: أصله في السنن الكبرىٰ للنسائي: 8344، والأحاديث المختارة للضياء: 937.

[1342] **صحيح**: مسند أحمد: 177/1، رقم: 1532، مصنف عبد الرزاق: 9745، مسند البزار: 1074.

[1343] **صحيح**: السنن الكبرىٰ للنسائي: 8375، مسند البزار: 1076، مسند سعد بن ابي وقاص للورقي: 100.

[1344] **صحيح لغيره**: السنن الكبرىٰ للنسائي: 8458، فضائل الصحابة لأحمد، زوائد القطيعي: 63، التاريخ الكبير لابن أبي خيثمة: 2819، وسيأتي برقم: 285.

[1345] **صحيح لغيره**: السنن الكبرىٰ للنسائي: 8382، مسند أحمد: 175/1، رقم: 1509.

ترجمۃ الحدیث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1346]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إِلَّا أَنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدِي)) .

ترجمۃ الحدیث حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ حضرت علی کے بارے میں فرماتے تھے: ”آپ میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

[1347]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى)) .

ترجمۃ الحدیث حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم میرے نزدیک ایسے ہو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام تھے۔“

[1348]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ السَّلَمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى)) .

ترجمۃ الحدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم میرے نزدیک اسی طرح ہو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام تھے۔“

[1349]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبٍ ، ثنا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟))

[1346] **صحيح**: السنن الكبرىٰ للنسائی : 8087، مسند أحمد : 438/6، رقم : 27467، مصنف ابن أبی شيبة : 366/6، رقم : 32076.

[1347] **صحيح لغيره**: مصنف ابن أبی شيبة : 366/6، رقم : 32077.

[1348] **صحيح لغيره**: سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب، رقم : 3730 وقال : حسن غريب، مسند أحمد : 338/3، رقم : 14638.

[1349] **صحيح لغيره**: التاريخ الكبير لابن أبی خيثمة : 2829، الغيلا نيات لأبی بكر الشافعیؒ : 128.

ترجمة الحديث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات خوش نہیں کرتی کہ تم میرے نزدیک اسی طرح ہو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام تھے۔"

شرح ان احادیث میں سے علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہے، ان میں نہ تو علی رضی اللہ عنہ کا اپنے غیر سے افضل ہونا ثابت ہوتا ہے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے خلیفہ بلافصل بننے کی دلیل ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ الفاظ تب کہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں انہیں مدینہ میں جانشین مقرر کیا اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ مشبہ بہ۔ ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ نہیں بنے تھے بلکہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ان کی وفات سے چالیس برس قبل فوت ہوگئے تھے۔ تاریخ وواقعات میں یہی بات مشہور ہے۔ (نووی: ١٥/ ١٧٣)

[1350]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الشَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مِهْرَانَ الْخَبَّازُ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَقَامَ رَجُلٌ فَسَبَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَسَبَّ، وَسَبَّ. فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، فَقَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ، أَلَا أَرَى يُسَبُّ عَلِيٌّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا تُغَيِّرُ؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((هُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى))

ترجمة الحديث حضرت عبدالرحمٰن بن بیلمانی کہتے ہیں ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینے لگا اور مسلسل گالی دیتا ہی چلا گیا۔ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے: اے معاویہ! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ وہ آپ کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دے رہا ہے اور آپ اسے کچھ نہیں کہتے۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے: "وہ میرے نزدیک اسی طرح ہیں۔ جس طرح حضرت ہارون علیہ السلام کا مقام ومرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔"

[1351]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ أَبِي بَلْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، لَا يُخْزِيهِ اللَّهُ أَبَدًا)) . قَالَ: فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنِ

[1350] ضعيف: عبدالرحمٰن بن البیلمانی راوی ضعیف ہے۔ فضائل الصحابة لأحمد، زوائد القطيعي: 1143، معرفة الصحابة لأبي نعيم: 549.

[1351] ضعيف: ابوبلج نے اس روایت کو بیان کرنے میں خطاء کی ہے۔ السنن الكبرىٰ للنسائي: 8355، مسند أحمد: 330/1، رقم: 3061، مسند أحمد: 132/3، رقم: 4652، وانظر ما تقدم برقم: 1188.

اسْتَشْرَفَ، قَالَ: فَقَالَ: ((أَيْنَ عَلِيٌّ؟)) قَالَ: فَدَعَاهُ وَهُوَ أَرْمَدُ مَا يَكَادُ أَنْ يُبْصِرَ، فَنَفَثَ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ وَبَعَثَ أَبَا بَكْرٍ بِسُورَةِ التَّوْبَةِ، فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ، فَأَخَذَهَا مِنْهُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَلِيٍّ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ: ((لَا، وَلَكِنْ لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ هُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ)). وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِبَنِي عَمِّهِ: ((أَيُّكُمْ يُوَالِينِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟)) فَأَبَوْا، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَقَالَ: ((أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). قَالَ: وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، وَمَدَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا)). قَالَ: وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ. قَالَ: وَشَرَى بِنَفْسِهِ لَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَامَ مَكَانَهُ، فَجَعَلَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَهُ كَمَا كَانُوا يَرْمُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قَالَ: فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ ذَهَبَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُونٍ، فَبَادَرَ فَاتَّبَعَهُ، فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ. قَالَ: وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ عَلِيًّا وَهُوَ يَتَضَوَّرُ حَتَّى أَصْبَحَ، فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ، فَقَالُوا: كُنَّا نَرْمِي صَاحِبَكَ فَلَا يَتَضَوَّرُ، وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ اسْتَنْكَرْنَا فِي ذَلِكَ. قَالَ: وَخَرَجَ النَّاسُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَخْرُجُ مَعَكَ. قَالَ: ((لَا)). قَالَ: فَبَكَى. قَالَ: ((أَفَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ، وَأَنْتَ خَلِيفَتِي فِي كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي)) وَسُدَّتْ أَبْوَابُ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، فَكَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَهُوَ جُنُبٌ، وَهُوَ طَرِيقُهُ لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ. قَالَ: وَقَالَ: ((مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ)). قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ أَخْبَرَنَا اللّٰهُ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، فَهَلْ حَدَّثَنَا بَعْدُ أَنْ سَخِطَ عَلَيْهِمْ؟

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ محبت کرتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں کبھی ذلیل نہیں کریں گے۔'' راوی کہتے ہیں: لوگوں نے جھانک کر دیکھا (کہ شاید ہمارا نام لیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ''علی کہاں ہیں؟'' آپ نے انہیں بلایا اور انہیں آشوب چشم تھا اور وہ صحیح سے دیکھ نہیں سکتے تھے۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں پھونکا، پھر تین مرتبہ جھنڈے کو حرکت دے کر ان کے سپرد کر دیا اور وہ صفیہ بنت حیی کو لے کر آئے اور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ توبہ دے کر بھیجا۔ آپ نے ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہوں نے ان سے وہ سورت لے

لی۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول کو (میں نے ناراض کیا ہے؟) انہوں نے کہا: نہیں، لیکن اس کو ایک ایسا آدمی لے کر جائے گا۔ جو مجھ سے ہو اور میں اس سے ہوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا زاد بھائیوں سے کہا: ''تم میں سے کون دنیا اور آخرت میں میرا دوست بنے گا؟'' انہوں نے دوست بننے سے انکار کر دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دنیا اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم دنیا اور آخرت میں میرے دوست ہو۔'' راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت علی رضی اللہ عنہم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان پر چادر پھیلائی اور فرمایا: ''اے اللہ تعالیٰ! یہ میرے اہل بیت اور خاص لوگ ہیں، ان سے گندگی کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح پاک کر دے۔'' راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے۔راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کی بازی لگا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پہن کر آپ کی جگہ پر سو گئے۔مشرکین آپ کو دیکھتے رہے اور سمجھتے رہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہے ہیں۔راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے آواز دی: اے نبی اللہ! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو بئر میمون کی طرف چلے گئے ہیں۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فوراً آپ کے پیچھے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں داخل ہو گئے۔راوی کہتے ہیں: مشرکین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے کہ وہ کروٹیں بدل رہے ہیں حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ سے کپڑا ہٹایا۔مشرکین نے کہا: ہم تیرے ساتھی کو دیکھتے تھے کہ وہ کروٹ نہیں بدلتے اور تم بدلتے رہے۔اسی لیے ہمیں یہ بات عجیب معلوم ہوئی۔راوی کہتے ہیں: لوگ غزوہ تبوک کی طرف نکلے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو۔کہ تم میرے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام کے مرتبے پر ہو مگر تم نبی نہیں ہو گے۔ اور تم میرے خلیفہ ہو ہر اس مومن کے لیے جو میرے بعد ہو۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ سبھی کے دروازے بند کر دیے گئے اور وہ حالت جنابت میں مسجد کے اندر داخل ہوتے تھے۔ ان کا یہی راستہ تھا اور اس کے علاوہ ان کا کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کسی کا میں دوست ہوں اس کے علی بھی دوست ہیں۔'' عمرو بن میمون کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید میں خبر دی ہے کہ وہ بیعت رضوان والوں سے خوش ہو گئے تو کیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ناراض ہو گئے ہیں؟

شرح: یہ روایت انتہائی زیادہ کمزور اور باطل ہے، مثلاً اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سورۃ توبہ واپس لینا یہ کسی صحیح حدیث میں نہیں آتا۔ بلکہ ان آیات کو دے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مکہ میں بھیجا گیا تھا اور اسی طرح

ہجرت والا واقعہ بھی توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ جس کی حقیقت یہ نہیں ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دروازہ مسجد کی طرف بند نہ کیا جائے حالانکہ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمائی تھی۔

اور اس روایت کے باطل ہونے کے لیے صرف یہی بات کافی ہے کہ اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاجت جنابت میں مسجد کے اندر آنے کی اجازت دی گئی ہے۔ حالانکہ حالت جنابت میں کوئی بھی شخص مسجد میں ٹھہر نہیں سکتا۔ (واللہ اعلم)

[1352]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ لِي: إِنَّكُمْ تَسُبُّونَ عَلِيًّا. قَالَ: قُلْتُ: قَدْ فَعَلْنَا. قَالَ: لَعَلَّكَ قَدْ سَبَبْتَهُ. فَقُلْتُ: مَعَاذَ اللَّهِ. قَالَ: فَلَا تَسُبَّهُ، فَلَوْ وُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِي مَا سَبَبْتُهُ أَبَدًا بَعْدَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا سَمِعْتُ.

ترجمۃ الحدیث حضرت ابوبکر بن خالد بن عرفطہ کہتے ہیں میں مدینہ میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ آپ نے مجھے کہا: کیا تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دیتے ہو؟ میں نے کہا: ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے پوچھا: کیا تم نے بذات خود بھی انہیں گالی دی ہے؟ میں نے کہا: معاذ اللہ۔ آپ نے فرمایا: انہیں گالی مت دینا اگرچہ میرے سر کی مانگ پر آری رکھ دی جائے تب بھی میں انہیں گالی نہ دوں کیونکہ مجھے خوب معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے متعلق کیا کچھ سنا ہے۔

[۲۰۲]...... بَابُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

باب: جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کے دوست ہیں

[1353]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)).

ترجمۃ الحدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔'' (یعنی جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی محبت رکھے گا۔)

[1352] حسن: ابوبکر بن خالد بن عرفطہ راوی کو ابن حبان اور ضیاء مقدسی نے توثیق کی ہے اور اس کے کئی شواہد ہیں۔ السنن الکبریٰ للنسائی: 8423، مصنف ابن أبی شیبۃ: 373/6، رقم: 33122، مسند أبی یعلی: 777، مسند سعد بن أبی وقاص رضی اللہ عنہ للدورقی: 112.

[1353] صحیح لغیرہ متواتر: السنن الکبریٰ للنسائی: 8088، مسند أحمد: 350/5، رقم: 22961، مصنف ابن أبی شیبۃ: 365/6، رقم: 32065.

شرح امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے اسلام کی محبت مراد ہے۔ جیسے:

﴿ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴾ (محمد: ١١)

”یہ اس لیے کہ جو مومن ہیں ان کا خدا کارساز ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں ہے۔“

[1354]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ))

ترجمۃ الحدیث حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کا میں دوست ہوں اس کے علی بھی دوست ہیں۔“

[1355]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)).

ترجمۃ الحدیث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کا میں دوست ہوں اس کے علی بھی دوست ہیں۔“

[1356]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَشِيطٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ عُمَارَةَ الْوَالِبِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)).

ترجمۃ الحدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب کہ آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے: ”جس شخص کا میں دوست ہوں اس کے علی بھی دوست ہیں۔“

[1357]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ، ثنا رِفَاعَةُ بْنُ إِيَاسٍ الضَّبِّيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِطَلْحَةَ: أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ))؟ قَالَ: نَعَمْ.

[1354] **صحيح**: شریک قاضی کی متابعت یحییٰ بن آدم نے کی ہے۔ مسند أحمد: 419/5، رقم: 23563، مصنف ابن أبی شيبة: 366/6، رقم: 32073، المعجم الكبير للطبرانی: 4052.

[1355] **صحيح لغيره**: مصنف ابن أبی شيبة: 366/6، رقم: 32072، الشريعة للآجری: 1519.

[1356] **صحيح لغيره**: مسند البزار: 6103.

[1357] **صحيح لغيره**: مسند علی رضی اللہ عنہ للنسائی كما فی تهذيب الكمال: 200/9، المستدرك للحاكم: 372/3، رقم: 5594.

﷽ترجمة الحدیث﷽ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب آئے تو ذی طوی جگہ پر اترے۔ان کے پاس حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنی چارپائی پر بٹھایا۔اس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''جس شخص کا میں دوست ہوں اس کے علی بھی دوست ہیں۔''

[1358]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: ذَكَرَ بُرَيْدَةُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ لَمَّا قَدِمَ نَزَلَ بِذِي طُوًى ، فَجَاءَ سَعْدٌ ، فَأَقْعَدَهُ عَلَى سَرِيرِهِ ، فَقَالَ سَعْدٌ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)) .

﷽ترجمة الحدیث﷽ حضرت رفاعہ بن ایاس ضبی اپنے باپ اور دادے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''جس شخص کا میں دوست ہوں اس کے علی بھی دوست ہیں۔'' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں!

[1359]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ: سَمِعْتُ حَبَشِيَّ بْنَ جُنَادَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)) .

﷽ترجمة الحدیث﷽ حبشی بن جنادہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''جس کا میں مولیٰ (دوست) ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔''

[1360]...... حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغَيْلَانِيُّ ، ثنا أَبُو عَامِرٍ ، ثنا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ بِحُفْرَةِ الشَّجَرَةِ بِخُمٍّ ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ ، أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّ اللّٰهَ رَبُّكُمْ؟)) قَالُوا: بَلَى . قَالَ: ((أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟)) قَالُوا: بَلَى . ((وَأَنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ مَوْلَاكُمْ؟)) قَالُوا: بَلَى . قَالَ: ((فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ)) .

﷽ترجمة الحدیث﷽ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خم جگہ پر ایک درخت کے گڑھے پر کھڑے ہوئے اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''اے لوگو! کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے رب تعالیٰ ہیں؟'' سبھی نے کہا: کیوں نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ''کیا تم اس بات کی گواہی

[1358] صحيح: السنن الكبرىٰ للنسائي : 8414 ، الأحاديث المختارة للضياء : 937 .

[1359] حسن: المعجم الكبير للطبراني : 3514 ، معجم الصحابة لابن قانع : 199/1 .

[1360] حسن: شرح مشكل الآثار للطحاوي : 1760 ، الذرية الطاهرة للدولابي : 237 .

نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تمہیں تمہاری جانوں سے زیادہ عزیز ہیں؟'' سبھی نے کہا: کیوں نہیں؟ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تمہارے دوست نہیں ہیں؟'' سبھی نے کہا: کیوں نہیں؟ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا میں دوست ہوں اس کے یہ بھی دوست ہیں۔''

[1361]...... ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)) .

توجمة الحديث حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا میں دوست ہوں اس کے علی بھی دوست ہیں۔''

[1362]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، وَأَبِي هَارُونَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: ((هٰذَا مَوْلَى مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، أَوْ وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ)) .

توجمة الحديث حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: ''یہ اس کا دوست ہے جس کا میں دوست ہوں یا فرمایا یہ ولی ہے اس شخص کا جس کا میں مولیٰ ہوں۔''

[1363]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)) .

توجمة الحديث زید بن ارقم نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا میں مولیٰ (دوست) ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔''

[1364]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)) .

[1361] **صحيح لغيره**: السنن الكبرىٰ للنسائي: 8415، مسند أحمد: 373/4، رقم: 19328، الشريعة للآجري: 1520.

[1362] **صحيح لغيره**: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فضل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، رقم: 116، مسند أحمد: 281/4، رقم: 18479، مصنف ابن أبي شيبة: 272/6، رقم: 32118.

[1363] **صحيح لغيره**: تفرد به المصنف وانظر الحديث اللآتي.

[1364] **صحيح لغيره**: السنن الكبرىٰ للنسائي: 8092، مسند البزار: 4298، المعجم الكبير للطبراني: 4969.

ترجمة الحديث حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا میں دوست ہوں اس کے علی دوست ہیں۔''

شرح امام شافعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس سے اسلام کی محبت مراد ہے اور اس فرمان پر عمر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ اب تم ہر مومن کے دوست ہو چکے ہو۔

[1365]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي الْأَعْمَشَ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَ ذَلِكَ .

ترجمة الحديث مذکورہ روایت کی مثل ابوسعید سے بھی مروی ہے۔

[1366]...... حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُصْعَبٍ ، ثنا فِطْرٌ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟)) قَالُوا: نَعَمْ . قَالَ: ((فَمَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ)) .

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپ فرماتے تھے: ''کیا میں مومنوں سے ان کے نفسوں سے بھی زیادہ قریبی نہیں ہوں؟'' سبھی نے کہا: کیوں نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کا میں دوست ہوں اس کے یہ بھی دوست ہیں۔''

[1367]...... حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)) .

ترجمة الحديث زید بن ارقم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔''

[1368]...... حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ ، ثنا عَاصِمُ بْنُ مِهْجَعٍ ، ثنا يُونُسُ بْنُ أَرْقَمَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَسْتُ أَوْلَى

[1365] صحيح لغيره: المعجم الأوسط للطبرانی : 8434، الشريعة للآجری : 1706، أنساب الأشراف للبلاذری : 50 .

[1366] صحيح لغيره: السنن الكبرىٰ للنسائی : 8424، مسند أحمد : 370/4، رقم : 19302 .

[1367] صحيح لغيره: انظر الحديث السابق .

[1368] حسن لغيره: فضائل الصحابة لأحمد، زوائد القطيعی : 1048، المعجم الكبير للطبرانی : 5068، وله شاهد تقدم برقم : 1361 .

بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟)) قَالُوا: بَلَى. فَقَالَ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)).

ترجمة الحديث حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں تمہاری جانوں سے زیادہ عزیز نہیں ہوں؟'' سبھی نے کہا: کیوں نہیں؟ آپ ﷺ فرمایا: ''جس شخص کا میں دوست ہوں اس کے علی بھی دوست ہیں۔''

[1369]...... حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)).

ترجمة الحديث علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ''جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔''

شرح رسول اللہ ﷺ سے محبت کے دعویٰ میں تب تک کوئی سچا نہیں ہوسکتا جب تک وہ علی رضی اللہ عنہ کو عزیز نہ جانے سو جو لوگ علی رضی اللہ عنہ کی شان میں دشنام طرازی کرتے ہیں انہیں اپنے مقام کی فکر کرنی چاہیے اور نبی اکرم ﷺ کی محبوب ترین شخصیت کے بارے میں اپنے نظریات کو تبدیل کرنا چاہیے۔

[1370]...... ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)).

ترجمة الحديث حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا میں دوست ہوں اس کے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی دوست ہیں۔''

[1371]...... ثنا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ الْكِنْدِيُّ، ثنا زَاذَانُ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا بِالرَّحْبَةِ، فَقَالَ: أَنْشُدُ اللَّهَ امْرَأً سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ لَمَّا قَامَ. فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ، فَقَالَ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)).

[1369] صحيح لغيره: عبد الله في زوائد، مسند أحمد: 118/1، رقم: 950، مسند البزار: 786، والحديث في السنن الكبرىٰ للنسائي: 8419.

[1370] صحيح لغيره: المعجم الكبير للطبراني: 4983، تاريخ دمشق لابن عساكر: 218/42.

[1371] صحيح لغيره: مسند أحمد: 84/1، رقم: 641، وفضائل الصحابة له: 991، معرفة الصحابة لأبي نعيم: 7213.

ترجمة الحديث حضرت زاذان کہتے ہیں: میں ''رحبہ'' مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دلاتا ہوں۔ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ''غدیر خم'' کے دن سنی ہو؟ تیرہ آدمی کھڑے ہوئے اور سبھی نے گواہی دی کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غدیر خم کے دن سنا تھا، آپ فرماتے تھے: ''جس شخص کا میں دوست ہوں اس کے علی بھی دوست ہیں۔''

شرح غدیر خم: یہ ایک مقام ہے۔ جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔ وہاں ایک چشمہ بھی ہے۔ طیبی رحمہ اللہ نے کہا: ''غدیر خم'' جحفہ سے تین میل پر ہے۔ وہاں ایک گڑھا بھی ہے اور کچھ جھاڑیاں بھی ہیں۔ اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ ''غدیر خم'' نہایت بدبودار مقام ہے۔ شیعہ اس حدیث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لیے نص کا مقام دیتے ہیں۔ حالانکہ مولیٰ ایک ایسا لفظ ہے جس کے بہت سے معانی ہیں۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنا منظور ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مہاجرین اور انصار کے سامنے اس معاملہ کو صاف کر دیتے اور آپ کی وفات کے بعد کسی کو مخالفت کی جرات باقی رہتی اور نہ سقیفہ میں مشورہ کے لیے اجتماع ہوتا لیکن اس کے برخلاف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے میں اپنا قائم مقام بنایا۔ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا واضح ثبوت ہے۔

[1372]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا أَبِي، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُهَاجِرَ بْنَ عَمِيرَةَ أَوْ عَمِيرَةَ بْنَ الْمُهَاجِرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، نَاشَدَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ: مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)) ؟ فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فَقَالُوا: سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُهُ.

ترجمة الحديث حضرت عمیرہ بن المہاجر کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو واسطہ دیا کہ اگر کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہو کہ میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ (تو وہ گواہی دے) چنانچہ بارہ آدمی کھڑے ہوئے اور سبھی نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا۔

[1373]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، قَالَ: قَامَ عَلِيٌّ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: أَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا، وَلَا أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ. فَقَامَ سِتَّةٌ مِنْ هَذَا الْجَانِبِ، وَسِتَّةٌ مِنْ هَذَا الْجَانِبِ، فَقَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ))

[1372] صحيح لغيره: جزء علي بن محمد الحميري: 35، المعجم الأوسط للطبراني: 2110، والحديث في السنن الكبرى للنسائي: 8416.

[1373] صحيح بالشواهد: السنن الكبرى للنسائي: 8419، مسند أحمد، زوائد عبد الله: 118/1، رقم: 918.

ترجمة الحدیث: حضرت زید بن یثیع کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اور میں صرف نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کو واسطہ دیتا ہوں جنھوں نے غدیر خم کے نبی ﷺ کی بات سنی ہو۔ چنانچہ چھ شخص ایک کونے سے کھڑے ہوئے اور چھ شخص دوسری جانب سے کھڑے ہوئے اور سبھی نے گواہی دی کہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا میں دوست ہوں اس کے علی بھی دوست ہیں۔''

[1374]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا شَرِيكٌ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ: أَسَمِعْتَ مِنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، يُرِيدُ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ))

ترجمة الحدیث: شریک کہتے ہیں میں نے ابو اسحاق سے کہا: کیا آپ نے یہ زید بن ارقم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، ان کی مراد ''مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ'' والی۔ (مذکورہ) حدیث تھی۔

[1375]..... ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)).

ترجمة الحدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا میں دوست ہوں اس کے علی بھی دوست ہیں۔''

شرح: اس حدیث میں صراحت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ اللہ اور اس کے رسول کے محبوب تھے اور انہیں بھی اللہ اور اس کے رسول سے بے پناہ محبت تھی اور فتح خیبر کا سہرا انہیں بندھوا کر ان کی فضیلت کو تمام صحابہ میں اجاگر کیا۔ یہ ان کی فضیلت کی بے نظیر مثال ہے جس پر جتنا رشک کیا جائے کم ہے۔

[1376]..... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَيُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ)). قَالَ عُمَرُ: فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، وَتَطَاوَلْتُ إِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَلِيُّ))، فَدَفَعَ إِلَيْهِ اللِّوَاءَ.

[1374] انظر الحديث السابق وفيه البراء بن عازب رضي الله عنه دون زيد بن ارقم رضي الله عنه.

[1375] صحيح لغيره: ـ مسند الشاشي: 63، تاريخ دمشق لابن عساكر: 116/42.

[1376] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل على بن أبى طالب رضي الله عنه، رقم: 6222، السنن الكبرىٰ للنسائي: 8350، مسند أحمد: 384/2، رقم: 8990.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں کل اس شخص کو جھنڈا دوں گا جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر ''فتح'' فرمائیں گے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس دن کے علاوہ کبھی امارت کو پسند نہ کیا اور میں نے اس امید میں اپنی گردن بلند کی (کہ کہیں آپ میرا نام لیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے علی!'' اور پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا دے دیا۔

[1377]...... ثنا وَهْبَانُ بْنُ بَقِيَّةَ، ثنا خَالِدٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، مِثْلَهُ.

﴿ترجمة الحديث﴾ مذکورہ بالا کی مثل۔

[1378]...... ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، ثنا أَبِي، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِحِصْنِ خَيْبَرَ، مَاجَ أَهْلُ الْحِصْنِ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ وَفَزِعُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ))، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ)). فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ، تَبَادَرَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَدَعَا عَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ وَأَعْطَاهُ اللِّوَاءَ، فَنَهَزَ بِالنَّاسِ، فَلَقِيَ مَرْحَبًا وَهُوَ يَقُولُ:[البحر الرجز]

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا اللُّيُوثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ
أَطْعَنُ أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ

فَتَلَقَّاهُ عَلِيٌّ، فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ، فَضَرَبَهُ عَلَى هَامَتِهِ ضَرْبَةً سَمِعَ مِنْهَا أَهْلُ الْعَسْكَرِ صَوْتَهُ، وَعَضَّ السَّيْفَ بِالْأَرْضِ، قَالَ: وَمَا تَتَامَّ آخِرُ النَّاسِ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ لِأَوَّلِهِمْ.

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت بریدة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ خیبر کے قلعے کے پاس اترے تو قلعے والے مضطرب ہوگئے اور گھبرا گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر پڑتے ہیں تو ان ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ

[1377] صحيح: مسند البزار: 9054، صحيح أبي عوانة: 10605، انظر الحديث السابق.

[1378] ضعيف: میمون أبي عبداللہ راوی ضعیف ہے۔ السنن الكبرىٰ للنسائي: 8347، مسند أحمد: 358/5، رقم: 23031، مصنف ابن أبي شيبة: 393/7، رقم: 36879.

اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس شخص سے محبت کرتے ہوں گے۔'' جب صبح ہوئی تو اس کے لیے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے بھی جلدی کی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں آشوب چشم تھا۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور انہیں جھنڈا دیا۔ انہوں نے لوگوں کو مارا حتیٰ کہ مرحب کے قریب پہنچ گئے جو کہہ رہا تھا: ''اہلِ خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں۔ ہتھیار پوش بہادر اور تجربہ کار! جب جنگ و پیکار شعلہ زن ہو کبھی میں نیزہ مارتا ہوں اور کبھی تلوار سے وار کرتا ہوں۔'' اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مڈبھیڑ ہوگئی ایک دوسرے سے وار کا تبادلہ ہوا۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی کھوپڑی پر ایک ایسی ضرب ماری جس کی آواز تمام لشکر والوں نے سنی اور تلوار نے زمین کو بھی کاٹ دیا۔ ابھی تک لشکر کا آخری حصہ بھی نہیں پہنچا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے لشکر کے شروع والے حصے کے لیے خیبر کو فتح کر دیا۔

[1379]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ، ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِخَيْبَرَ، قَالَ: ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ)). فَدَعَا عَلِيًّا فَعَقَدَ لَهُ الرَّايَةَ، فَسَارَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَتَلَقَّاهُ مَرْحَبٌ، فَقَتَلَهُ وَفُتِحَ الْحِصْنُ.

ترجمة الحديث حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے پاس اترے تو آپ نے فرمایا: ''میں آج ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس شخص سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح کریں گے۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کے لیے اپنے ہاتھوں سے جھنڈا باندھ کر دیا، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چلے، ان کے سامنے ''مرحب'' آیا، آپ نے اسے قتل کر دیا، اور اس قلعے کو فتح کر لیا۔

[1380]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، ثنا أَبُو الْجَوَّابِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ زُرَيْقٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى)).

[1379] حسن لغيره: مسند الشاميين للطبراني: 2444، والحديث في السنن الكبرىٰ للنسائي: 8346، من طريق آخر وسنده حسن.

[1380] صحيح لغيره: مسند أحمد: 32/3، رقم: 11272، مسند ابن الجعد: 2040.

﴿ترجمة الحدیث﴾ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''تم میرے نزدیک اس طرح ہو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام تھے۔''

[1381]...... ثنا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)).

﴿ترجمة الحدیث﴾ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو میرے ہاں اسی طرح ہے جس طرح موسیٰ کے نزدیک ہارون تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

[1382]...... ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ مَعْنٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شُرَحْبِيلَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: ((أَنْتَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)).

﴿ترجمة الحدیث﴾ حضرت زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''تم میرے نزدیک اسی طرح ہو جس طرح موسیٰ کے نزدیک حضرت ھارون علیہ السلام تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

[1383]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ، قَالَ: أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ أَنَا وَأُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، فَلَقِينَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ: كُونُوا عِرَاقِيِّينَ، كُونُوا عِرَاقِيِّينَ، قَالَ: وَكُنْتُ مِنْ أَقْرَبِ الْقَوْمِ إِلَيْهِ، فَسَأَلَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَيْفَ رَأَيْتُمُوهُ، هَلْ سَمِعْتُمُوهُ يَذْكُرُنِي؟ قُلْنَا: لَا. أَمَّا بِاسْمِكَ فَلَا، وَلَكِنَّا سَمِعْنَاهُ يَقُولُ: اتَّقُوا فِتْنَةَ الْأَخْنَسِ، فَقَالَ: أَسَمَّانِي؟ قُلْنَا: لَا. فَقَالَ: إِنَّ الْخُنْسَ كَثِيرٌ، وَلَكِنْ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ بِالْبَرَاءَةِ، ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا، فَأَخَذَهَا مِنْهُ، فَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ كَابِتًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ((لَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا رَجُلٌ مِنِّي)). قَالَ: وَسُدَّتْ أَبْوَابُ النَّاسِ الَّتِي كَانَتْ تَلِي الْمَسْجِدَ غَيْرَ بَابِ

[1381] صحيح لغيره: امالى ابن بشران: 1521.

[1382] صحيح لغيره: المعجم الكبير للطبرانى: 5146، والحديث فى فضائل الصحابة لأحمد، زوائد عبد الله: 1085، وليس فيه رجل.

[1383] ضعيف: عبداللہ بن الأرقم یا عبداللہ بن الارقم راوی مجہول ہے نیز عبداللہ بن شریک راوی متکلم فیہ ہے۔ الآحاد والمثانى للمصنف: 208، السنن الكبرىٰ للنسائى: 8372.

عَلِيٍّ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ، سَدَدْتَ أَبْوَابَنَا وَتَرَكْتَ بَابَ عَلِيٍّ وَهُوَ أَحْدَثُنَا؟ فَقَالَ: ((إِنِّي لَمْ أُسْكِنْكُمْ، وَلَا سَدَدْتُ أَبْوَابَكُمْ، وَلٰكِنِّي أُمِرْتُ بِذٰلِكَ)) . وَقَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ: ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ)).

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن ارقم کہتے ہیں: میں اور اہل کوفہ کے چند لوگ مدینہ منورہ آئے اور وہاں ہماری ملاقات حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا: تم عراقی بن جاؤ، تم عراقی ہو جاؤ۔ وہ کہتے ہیں: میرا ان سے دوسروں کی بنسبت زیادہ تعلق تھا۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا اور کہا: تم نے انہیں کیسے دیکھا؟ کیا انہوں نے کبھی میرا تذکرہ بھی کیا ہے؟ ہم نے کہا: آپ کا نام لے کر تو نہیں ذکر کرتے، البتہ ہم نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا: تم اخنس کے فتنے سے بچو۔ (یعنی پیچھے رہ جانے والوں کے فتنہ سے) انہوں نے پوچھا: کہ انہوں نے میرا نام لیا تھا؟ ہم نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: پیچھے رہنے والے تو بہت لوگ ہیں لیکن میں ان سے تین باتوں کی وجہ سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا جو تینوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سورہ براءت دے کر بھیجا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ نے بھیجا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق سے وہ براءت والی آیات لے لیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غصے سے واپس مڑے اور کہنے لگے: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (یہ کیا ہو گیا؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری طرف سے وہی ادا کر سکے گا جو مجھ سے ہوگا۔ وہ کہتے ہیں: تمام لوگوں کے دروازے جو مسجد کی طرف کھلتے تھے انہیں بند کر دیا گیا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا گیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وجہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کو کھلا چھوڑا گیا اور ہمارے دروازوں کو بند کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ ہم سے عمر میں چھوٹے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ میں نے تمہیں ٹھہرایا اور نہ میں نے دروازہ بند کیا لیکن مجھے اس کا حکم دیا گیا تھا۔'' اور آپ نے غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا تھا: ''کیا تمہیں یہ بات خوش نہیں کرتی کہ تم میرے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام کے مرتبے پر ہو جو انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

[1384]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ابْنُ الْأُرَيْقِمْ.

ترجمة الحديث یعنی زید بن الحباب نے بھی یہی سند بیان کی ہے لیکن انہوں نے عبداللہ بن ارقم کی جگہ ابن الاریقم نام ذکر کیا ہے۔

[1384] ضعيف: انظر الحديث السابق.

[1385]...... حَدَّثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، وَقَالَ: ذُكِرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، وَعِنْدَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: أَيُذْكَرُ عَلِيٌّ عِنْدَكَ؟ إِنَّ لَهُ لَمَنَاقِبَ أَرْبَعًا، لَأَنْ يَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، وَذَكَرَ حُمْرَ النَّعَمِ، قَوْلُهُ: ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ))، وَقَوْلُهُ: ((بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى))، وَقَوْلُهُ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ))، وَنَسِيَ سُفْيَانُ الرَّابِعَةَ.

ترجمة الحديث: ربیعہ الجرشی کہتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا اور وہاں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برے لفظوں سے یاد کیا جا رہا ہے؟ حالانکہ ان کے چار ایسے مناقب ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک مجھے مل جائے مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے: (۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میں جھنڈا دوں گا (۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا "تم حضرت ھارون علیہ السلام کے مرتبے پر ہو جو ان کا موسیٰ کے ہاں تھا۔" (۳) جس کا میں دوست ہوں (۵) سفیان راوی چوتھی بات بھول گئے۔

شرح: ان اوصاف کا حامل ہر دل عزیز شخص ہونا چاہیے، لیکن اس کے باوجود کچھ کم فہم لوگ علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں اور انہیں سب وشتم کا نشانہ بناتے ہیں جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی پسندیدہ شخصیت ہیں۔ چنانچہ ان کی عزت وتکریم کی جائے اور ان سے محبت کی جائے کیونکہ یہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حصول کا ذریعہ ہے۔

[1386]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، وَأَبُو الرَّبِيعِ، قَالَا: ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ، فَأَتَاهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لَأَنْ يَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ))، ((وَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى))، ((وَلَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ))

ترجمة الحديث: حضرت عبدالرحمٰن بن سابط کہتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک حج کے موقع پر تشریف لائے ان کے پاس حضرت سعد رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ

[1385] حسن لغيره: فضائل الصحابة لأحمد، زوائد القطيعي: 1093، والحديث في السنن الكبرىٰ للنسائي: 8458، وليس فيه ربيعه الجرشي.

[1386] صحيح لغيره: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فضل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، رقم: 121، مصنف ابن أبي شيبة: 366/6، رقم: 32078، والحديث في السنن الكبرىٰ للنسائي: 8343.

کے بارے میں تین خصلتیں سنی ہیں کہ ان میں سے ایک بھی مجھے مل جائے۔ تو مجھے دنیا ومافیھا سے زیادہ بہتر ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''جس کا میں دوست ہوں اور تم میرے نزدیک حضرت ھارون علیہ السلام کے مرتبہ پر ہو جوان کا موسیٰ کے ہاں تھا اور میں جھنڈا دوں گا۔''

[۲۰۳] ...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي فَضْلِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی فضیلت

[1387] ...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ السَّامِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ قَاتِلُ الزُّبَيْرِ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقِيلَ: قَاتِلُ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: لَيَدْخُلَنَّ قَاتِلُ ابْنِ صَفِيَّةَ النَّارَ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيِّي الزُّبَيْرُ)) .

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے قاتل نے اجازت طلب کی۔ کہا گیا: یہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والا ہے۔ آپ نے فرمایا: ابن صفیہ (حضرت زبیر) کو قتل کرنے والا ضرور جہنم میں جائے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے اور میرے حواری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔''

شرح حضرت زبیر رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ ان کا نسب یوں ہے: زبیر بن عوام بن خویلد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔ قصی پر جا کر ان کا نسب رسول اللہ ﷺ سے جا ملتا ہے۔ ان کی والدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی تھی۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ رجب ۳۶ھ میں فوت ہوئے جس سال جنگ جمل ہوئی تھی لیکن یہ لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ (تحفہ الاحوذی: ۱۰/ ۱۶۸)

[1388] ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيِّ الزُّبَيْرُ)) .

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے اور میرے حواری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔''

[1387] حسن: سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب، رقم: 3744، وقال: حسن صحيح، مسند أحمد: 102/1، رقم: 799، مصنف ابن أبی شيبة: 377/6، رقم: 32168.

[1388] حسن: مصنف ابن أبی شيبة: 377/6، رقم: 32168.

[1389]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ ، وَحَوَارِيِّي الزُّبَيْرُ)) .

ترجمة الحديث: جابر بن عبداللہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے اور میرے حواری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔''

شرح: حواری: قتادہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حواری اس شخص کو کہتے ہیں جو خلافت کے لائق ہے اور انہی سے مروی ہے کہ حواری سے مراد زبیر ہے نیز ابن عیینہ کا بیان ہے کہ حواری کا معنی مددگار ہے۔ (فتح الباری: ۷/ ۱۰۲) قاضی عیاض رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حواری کا معنی مددگار اور معاون خاص ہے۔ (نووی: ۱۵/ ۱۸۸)

[1390]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ: ((فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي))

ترجمة الحديث: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں بنوقریظہ کے دن فرمایا تھا: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔''

شرح: اس حدیث میں زبیر رضی اللہ عنہ کی قدر و عظمت پنہاں ہے کیونکہ کوئی شخص کسی پر تب ہی قربان جاتا ہے جب وہ اس کے ہاں عظیم تر یا عزیز تر ہو۔ (تحفة الأحوذی: ۱۰/ ۱۶۸)

[1391]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، وَابْنُ حِسَابٍ ، قَالَا: ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ ، وَحَوَارِيِّي الزُّبَيْرُ وَابْنُ عَمَّتِي)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے اور میرے حواری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں جو میری پھوپھی کے لڑکے ہیں۔''

[1389] صحیح البخاری ، کتاب الجهاد ، باب فضل الطليعة ، رقم : 2846 ، صحيح مسلم ، كتاب الصحابة ، باب من فضائل طلحه والزبير رضي الله عنهما ، رقم : 2415 (6243) ، السنن الكبرىٰ للنسائى : 8155 .

[1390] صحيح: السنن الكبرىٰ للنسائى : 8157 ، مصنف ابن أبى شيبة : 377/6 ، رقم : 2162 .

[1391] صحيح البخارى ، كتاب فضائل أصحاب النبى ﷺ ، باب مناقب الزبير بن العوام رضي الله عنه ، رقم : 3720 ، صحيح مسلم ، كتاب فضائل الصحابة ، باب من فضائل طلحه والزبير رضي الله عنهما ، رقم : 2416 (6245) .

شرح حضرت زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے تھے۔

[1392]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ السَّامِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ، وَاشْتَدَّ الْأَمْرُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَلا رَجُلٌ يَأْتِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ، فَانْطَلَقَ الزُّبَيْرُ، فَجَاءَ بِخَبَرِهِمْ، ثُمَّ اشْتَدَّ الْأَمْرُ فَقَالَ: أَلا رَجُلٌ يَنْطَلِقُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ، فَانْطَلَقَ الزُّبَيْرُ، ثَلاثًا، فَجَاءَ بِخَبَرِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيِّي الزُّبَيْرُ)).

ترجمة الحديث حضرت وہب بن کیسان کہتے ہیں: میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما پر گواہی دیتا ہوں وہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن جب معاملہ سنگین ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کون شخص ہے جو بنوقریظہ کی خبر لے کر آئے؟" حضرت زبیر رضی اللہ عنہ گئے اور ان کی خبر لے آئے، پھر معاملہ سنگین ہوگیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: "کون شخص ہے جو میرے پاس بنوقریظہ کی خبر لے کر آئے؟" حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تین دفعہ ان کی خبر لے کر آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر ہیں۔"

[1393]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فِي يَوْمٍ بَارِدٍ، قَالَ: فَجِئْتُ وَمَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ فِي لِحَافِهِ، قَالَ: فَأَدْخَلَنِي فِي لِحَافِهِ.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے سخت سردی میں کسی کام کے لیے بھیجا۔ میں جب واپس آیا تو آپ اپنی کسی بیوی کے ساتھ لحاف میں تھے۔ آپ نے مجھے اپنے لحاف میں داخل کرلیا۔

[1394]...... ثنا الْحَوْطِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي نُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ الْقَيْنِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي قُحَافَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلاةَ

[1392] صحيح: السنن الكبرىٰ للنسائي: 8792، مسند أحمد: 314/3، رقم: 14375، صحيح أبي عوانة: 6843.

[1393] موضوع: اسحاق بن ادریس الأسواری راوی کذاب ووضاع ہے۔ أخلاق النبي ﷺ لأبي الشيخ: 480، الكامل لابن عدي: 543/1 وعند أبي الشيخ ابن الزبير عن الزبير.

[1394] ضعيف: نمیر اس کا والد اور قحافہ سب راوی مجہول ہیں۔ المعجم الكبير للطبراني: 251، ومسند الشاميين للطبراني: 1241، مسند الشاشي: 53.

الْعِشَاءِ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فَلَمَّا انصرف قَالَ: ((أَيُّكُمْ يَتْبَعُنِي إِلَى وَفْدِ الْجِنِّ اللَّيْلَةَ؟)) فَأَسْكِتَ الْقَوْمُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ مِنهُم أَحَدٌ، قَالَ: فَقَالَ ذَلِكَ ثَلاثًا، فَلَمْ يَتَكَلَّمْ مِنهُم أَحَدٌ، قَالَ: فَمرَّ بِي يَمْشِي فَأَخَذَ بِيَدِي، فَجَعَلْتُ أَمْشِي مَعَهُ وَمَا أَحَدٌ مَشَى حَتَّى حَبَسَ عَنَّا خَيْلَ الْمَدِينَةِ نَخْلُهُ، وَأَفْضَيْنَا إِلَى أَرْضٍ بَرَازٍ، فَإِذَا رِجَالٌ طُوَالٌ كَأَنَّهُمُ الرِّمَاحُ، مُسْتَثْفِرِينَ بِثِيَابِهِمْ مِنْ بَيْنِ أَرْجُلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ غَشِيَتْنِي رِعْدَةٌ شَدِيدَةٌ حَتَّى مَا يُمْسِكُنِي رِجْلَايَ مِنَ الْفَرَقِ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُمْ، خَطَّ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِإِبْهَامِ رِجْلِهِ خَطًّا، فَقَالَ: ((اقْعُدْ فِيهَا، فِي وَسَطِهَا)) . فَلَمَّا جَلَسْتُ فِيهَا ذَهَبَ عَنِّي كُلُّ شَيْءٍ كُنْتُ أَجِدُهُ.

ترجمة الحديث حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز ''مسجد مدینہ'' میں پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جو آج رات جنوں کے وفد کی طرف جائے۔'' کسی نے جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے تین بار پوچھا لیکن کوئی شخص بھی نہ بولا۔ اس کے بعد آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میرا ہاتھ پکڑا، میں آپ کے ساتھ چلنے لگا۔ کوئی دوسرا صحابی آپ کے ساتھ نہیں گیا۔ ہم چلتے رہے حتیٰ کہ مدینہ کے گھوڑوں نے اس کی کھجوریں ہم سے چھپا دیں اور ہم کھلی جگہ تک پہنچ گئے۔ اچانک طویل قامت والے آدمی ہمارے سامنے تھے۔ جو گویا نیزوں کی مانند ہیں اور انہوں نے پاؤں تک لمبے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جب میں نے انہیں دیکھا تو مجھے سخت کپکپی طاری ہوگئی حتیٰ کہ ڈر کی وجہ سے میری ٹانگیں ہل رہی تھیں۔ جب وہ قریب ہوئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاؤں کی انگلی کے ساتھ ایک خط کھینچا اور فرمایا: ''اس کے بیچ میں بیٹھ جاؤ۔'' جب میں اس میں بیٹھ گیا۔ تو سارا خوف وخطرہ جاتا رہا جو میں محسوس کر رہا تھا۔

[1395]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ، ثنا سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا حَفْصُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا شَيْخٌ مِنَ الْمَوْصِلِ، فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ صَحِبَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، قَالَ: فَأَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ بِأَرْضٍ قَفْرٍ، فَقَالَ لِي: اسْتُرْنِي. فَسَتَرْتُهُ، فَحَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ إِلَيْهِ وَهُوَ يَغْتَسِلُ، فَرَأَيْتُهُ مُجَدَّعًا بِالسُّيُوفِ، فَقُلْتُ لَهُ: وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ بِكَ آثَارًا مَا رَأَيْتُهَا بِأَحَدٍ قَطُّ، قَالَ: وَقَدْ رَأَيْتَ ذَاكَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا مِنْهَا جِرَاحَةٌ إِلَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَبِيلِ اللهِ.

[1395] **صحيح لغيره دون القصة:** المعجم الكبير للطبراني: 229، المستدرك للحاكم: 360/3، رقم: 5550، والحديث في سنن الترمذي: 3746، المعجم الأوسط للطبراني: 4529، من طريق و اسناد الطبراني صحيح.

ترجمة الحدیث حضرت حفص بن خالد فرماتے ہیں: ہمارے پاس ''موصل'' سے ایک شیخ آیا اور اس نے مجھے بیان کیا: میں ایک سفر میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ وہ کہتے ہیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ایک بیابان زمین میں جنبی ہوئے اور مجھے کہنے لگے: تم مجھ کو پردہ کرلو۔ میں نے پردہ کرلیا۔ لیکن اچانک غسل کرتے ہوئے اتفاقا دیکھا تو ان کے جسم پر تلواروں کی کٹ کے بہت سارے نشانات ہیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آپ کے جسم پر اتنے نشانات دیکھے ہیں۔ جو کسی انسان کے جسم پر میں نے نہیں دیکھے۔ انہوں نے کہا: کیا آپ نے واقعتا نشانات دیکھے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمانے لگے: خبردار! اللہ کی قسم! یہ سبھی زخم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں لگے ہیں۔

[٢٠٤]...... بَابٌ فِي فَضْلِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ''عشرہ مبشرہ'' میں سے ہیں۔ ان کا لقب ''الخیر'' تھا۔ شجرہ نسب یوں ہے: طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی۔ مرۃ بن کعب پر ان کا نسب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملتا ہے اور عمرو بن کعب پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنگ جمل کے دن ٣٦ھ میں شہید ہوئے اور یہ پہلے شخص تھے جو اس دن شہید ہوئے۔

(تحفة الاحوذی: ١٠/ ١٦٥)

[1396]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَعْمُرُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَئِذٍ: ((أَوْجَبَ طَلْحَةُ))، يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ.

ترجمة الحدیث حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احد کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا: ''طلحہ نے جنت کو اپنے اوپر واجب کرلیا۔''

[1397]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَصَعِدَ فِي أُحُدٍ، فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيَنْهَضَ عَلَى صَخْرَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَبَرَكَ طَلْحَةُ بْنُ

[1396] حسن: سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب طلحه بن عبید الله رضي الله عنه، رقم: 3738، وقال: حسن صحیح غریب، مسند أحمد: 165/1، رقم: 1417، مصنف ابن أبی شیبة: 376/6، رقم: 32160.

[1397] حسن: صحیح ابن حبان: 6979.

عُبَيْدِ اللّٰهِ تَحْتَهُ، فَصَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ظَهْرَهُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الصَّخْرَةِ. قَالَ الزُّبَيْرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَوْجَبَ طَلْحَةُ)).

ترجمة الحديث حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ باہر نکلے۔ آپ احد پہاڑ پر چڑھے۔ رسول اللہ ﷺ ایک چٹان پر چڑھنا چاہتے تھے لیکن اس پر چڑھ نہ سکے۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نیچے بیٹھے اور رسول اللہ ﷺ ان کی پشت پر چڑھ کر اس چٹان کے اوپر بیٹھ گئے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرماتے تھے: ''طلحہ نے جنت کو واجب کر لیا ہے۔''

[1398]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمِّهِ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ مَنِ الَّذِينَ قَضَوْا نَحْبَهُمْ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، قَالَ: فَدَخَلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ، فَقَالَ: ((هَذَا مِنَ الَّذِينَ قَضَوْا نَحْبَهُمْ))

ترجمة الحديث حضرت طلحہ بن یحییٰ اپنے چچا حضرت عیسیٰ بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے ان کے متعلق سوال کیا: جنھوں نے اپنی ذمہ داری کو ادا کیا۔ آپ نے منہ موڑ لیا۔ اس نے دوبارہ پوچھا تب بھی آپ ﷺ نے منہ موڑ لیا۔ اتنے میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ مسجد کے دروازے سے اندر داخل ہوئے اور انہوں نے دو سبز کپڑے زیب تن کر رکھے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص ان میں سے ہیں جنھوں نے اپنی ڈیوٹی پوری کر دی۔''

[1399]...... ذَكَرَ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُوسَى وَعِيسَى ابْنَيْ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِمَا، أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوا لِأَعْرَابِيٍّ جَاءَ يَسْأَلُهُ عَنْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ؟ وَكَانُوا لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَى مَسْأَلَتِهِ، فَسَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، وَإِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ، فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ؟)) قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: ((هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ)).

[1398] حسن: مصنف ابن أبی شیبة: 376/6، رقم: 32159، تفسیر ابن جریر: 63/19 مرسلاً، سنن الترمذی: 3742 موصولاً.

[1399] حسن: سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب طلحه بن عبید الله رضی الله عنه، رقم: 3742، مسند البزار: 943، مسند أبی یعلی: 663.

ترجمة الحدیث: طلحہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ﴿مَّن قَضٰى نَحْبَهُ﴾ (الاحزاب:٢٣) کے متعلق سوال کیا کہ وہ کون شخص ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوال کرنے کی جرات نہیں کرتے تھے۔ آپ نے اس سے اعراض کیا اور اس کا جواب نہ دیا۔ اس نے دوبارہ سوال کیا تب بھی آپ نے اس سے منہ موڑ لیا اتنے میں میں نے مسجد کے دروازے سے جھانکا اور میرے اوپر سبز رنگ کے کپڑے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ﴿مَّن قَضٰى نَحْبَهُ﴾ (الاحزاب: ٢٣) کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟'' اعرابی نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ میں ہوں۔ فرمایا: یہ بھی انہی میں سے ہے جو اپنی ذمہ داری پوری کر چکے۔''

شرح: طلحہ رضی اللہ عنہ ان سرفروشوں میں سے ہوتے ہیں جنہوں نے اپنی نذریں پوری کیں یا راہ خدا میں موت کا ذائقہ چکھا اگرچہ وہ زندہ ہی تھے۔ (تحفة الأحوذي: ١٠/ ١٦٧)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینے کی طرف لوٹے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ لوٹے تو آپ ﷺ منبر پر چڑھے۔ آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور یہ آیت پڑھی: ﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ (الاحزاب: ٢٣) ''ان لوگوں نے اپنا عہد پورا کر دکھایا جو اللہ سے کیا تھا۔'' ایک شخص نے سوال کیا: اے رسول اللہ ﷺ! یہ کون لوگ ہیں؟ اور میں اس وقت دو سبز کپڑے زیب کیے آ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! یہ شخص ان لوگوں میں سے ہے۔''

[1400]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَيُّوبَ بْنِ عِيسَى بْنِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَ وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ [الأحزاب: 23] الْآيَةَ كُلَّهَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَأَقْبَلْتُ وَعَلَيَّ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا مِنْهُمْ)).

ترجمة الحدیث: حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں: میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اپنی ڈیوٹی پوری کر دی جس کا اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہوا تھا۔''

[1400] ضعيف بهذا اللفظ: سلیمان بن ایوب ضعیف اور اس کے باپ اور دادا مجہول ضعیف ہیں۔ المعجم الكبير للطبراني: 217، الأحاديث المختارة للضياء: 819، حلية الأولياء لابی نعيم: 87/1.

[1401]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ مِمَّا عَاهَدَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)).

ترجمة الحديث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''طلحہ نے اپنی ڈیوٹی کا حق ادا کر دیا۔''

[1402]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى عَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ)).

ترجمة الحديث اور آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: جس شخص کو یہ بات خوش لگتی ہے کہ زمین کی سطح پر شہید شخص کو دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ لے۔

[1403]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَيُّوبَ بْنِ عِيسَى بْنِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَآنِي قَالَ: ((سَلَفِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))، وَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ طَلْحَةَ الْخَيْرَ، وَفِي غَزْوَةِ ذَاتِ الْعُسَيْرَةِ طَلْحَةَ الْفَيَّاضَ، وَيَوْمَ حُنَيْنٍ طَلْحَةَ الْجُودَ، وَقَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ)).

ترجمة الحديث حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب مجھے دیکھتے تو فرماتے: ''تم دنیا اور آخرت میں میرے توشہ دان ہو۔'' اور نبی اکرم ﷺ نے احد کے دن میرا نام طلحۃ الخیر (بھلائی والا طلحہ) رکھا اور غزوہ ذات العسیر ۃ میں میرا نام طلحہ الفیاض (سخی) رکھا اور حنین کے دن میرا نام طلحہ الجود (سخی طلحہ) رکھا اور فرمایا: ''جو کسی زمین پر چلتے شہید کو دیکھنا پسند کرتا ہے وہ طلحہ کو دیکھ لے۔''

[1401] **حسن لغيره**: سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه، رقم: 3741، سنن ابن ماجه: 127، المعجم الكبير للطبرانی: 739.

[1402] **حسن لغيره**: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فضل طلحه بن عبيد الله رضي الله عنه، رقم: 126، معجم ابن الأعرابی: 1372.

[1403] **ضعيف**: سند میں راوی مجهول ہیں۔ المعجم الكبير للطبرانی: 197، 215، مفرقاً، المستدرك للحاكم: 374/3، رقم: 5605، الأحاديث المختارة للضياء: 832.

[1404]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَحَرَ جَزُورًا ، وَحَفَرَ بِئْرًا يَوْمَ ذِي قَرَدٍ ، فَأَطْعَمَهُمْ وَسَقَاهُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنْتَ طَلْحَةُ الْفَيَّاضُ)) .

ترجمة الحدیث موسیٰ بن طلحہ سے مروی ہے کہ طلحہ بن عبیداللہ نے ذی قَرَد کے دن اونٹ ذبح کیا، کنواں کھودا، پھر لوگوں کو کھلایا، پلایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو طلحہ الفیاض (سخی) ہے۔“

[1405]...... وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ طَلْحَةَ ، اشْتَرَى بِئْرًا فَتَصَدَّقَ بِهَا ، وَنَحَرَ جَزُورًا فَأَطْعَمَهُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا طَلْحَةُ ، أَنْتَ الْفَيَّاضُ)) . قَالَ: فَسُمِّيَ طَلْحَةَ الْفَيَّاضَ .

ترجمة الحدیث مذکورہ سند سے ہی مروی ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں خرید کر صدقہ کر دیا، ایک اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلا دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے طلحہ! تو فیاض (سخی) ہے۔“ راوی کہتے ہیں: چنانچہ ان کا نام طلحہ الفیاض پڑ گیا۔

[۲۰۵] ...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي فَضْلِ سَعْدٍ

باب: نبی ﷺ سے مروی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حضرت سعد رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: سعد بن ابی وقاص مالک بن وهیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرۃ۔ پانچویں پشت کلاب بن مرۃ میں ان کا سلسلہ نسب رسول اللہ ﷺ کے نسب نامہ سے مل جاتا ہے۔ سعد بن ابی وقاص رشتہ میں آنحضرت ﷺ کے ماموں لگتے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہجرت نبوی سے تقریباً تیس برس قبل مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور سترہ یا انیس برس کی عمر میں مسلمان ہوئے اور آپ سابقین اولین کی مقدس جماعت میں شامل ہیں۔ انہوں نے تقریباً اسی سال عمر پائی اور عتیق جگہ پر ۵۵ھ یا ۵۸ھ میں فوت ہوئے۔

[1406]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُفَدِّي أَحَدًا بِأَبَوَيْهِ إِلَّا سَعْدًا ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((ارْمِ سَعْدُ ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)) .

[1404] **ضعیف:** اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ راوی ضعیف ہے۔ الكامل لابن عدى : 59/8، تاريخ دمشق لابن عساكر : 93/25.

[1405] **ضعیف:** اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ راوی ضعیف ہے۔ أنساب الأشراف للبلاذرى : 118/10 ، 119 .

[1406] صحيح البخارى ، كتاب الجهاد ، باب المجن ، رقم : 2905، صحيح مسلم ، كتاب فضائل الصحابة ، باب فى فضل سعد بن أبى وقاص رضي الله عنه ، رقم : 2411 (6234).

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے لیے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے اپنے والدین کو قربان کرتے ہوں۔ میں نے احد کے دن دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اے سعد! تیر مارو۔ تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔''

[1407]...... ثنا أَبُو بكرٍ ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ ، يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ان کے لیے اپنے والدین کو جمع کیا تھا۔

[1408]...... ثنا أَبُو كَامِلٍ ، ثنا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ارْمِ ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)) .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ تیر ماریے۔ آپ پر میرے ماں، باپ قربان ہوں۔''

شرح اس میں والدین کو صدقے وارنے کا جواز ہے نیز جمہور علماء کا بھی یہی موقف ہے لیکن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حسن بصری رحمہ اللہ اسے مکروہ تصور کرتے ہیں اور بعض علماء مسلمان والدین کو صدقے وارنے کو مکروہ خیال کرتے ہیں جب کہ صحیح بات مطلق جواز کی ہے کیونکہ یہ حقیقت میں خدا کاری نہیں ہے بلکہ یہ کسی شخص کو اپنی محبت اور اس کی قدر و منزلت کو معلوم کروانا ہوتا ہے۔ (تحفة الأحوذي: ١٠/ ١٧٥)

[1409]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ سَدِّدْ رَمْيَتَهُ ، وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ)) .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کی تیر اندازی کو درست کر دے اور اس کی دعا کو قبول فرما۔''

شرح یعنی سعد رضی اللہ عنہ جب بھی دعا کریں اس کی دعا قبول ہو، اس دعا کے سبب سعد رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوات

[1407] صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب (اذ همت طائفتان ان تفشلا)، رقم: 4056، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب في فضل سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، رقم: 2412 (6235).

[1408] **صحيح لغيره:** مسند البزار: 1219، مسند أبي يعلى: 752.

[1409] **حسن:** المستدرك للحاكم: 500/3، رقم: 6122، شرح السنة للبغوي: 3922، والحديث في الأحاديث المختارة للضياء: 1007، وسنده حسن.

کے حوالہ سے معروف تھے۔ (تحفة الأحوذی: ۱۷٤۱۰)

[1410]..... ثنا أبو موسی، ثنا یحیی بن سعید، ثنا إسماعیل، عن قیس، عن سعد، قال: ((إنی لأول رجل رمی بسهم فی سبیل الله))

ترجمة الحدیث: سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا۔

[1411]..... ثنا أبو بكر، ثنا أبو أسامة، حدثنی مسعر، عن سعد بن إبراهيم، عن أبيه، عن سعد، قال: ((رأیت عن یمین رسول الله ﷺ وعن شماله رجلین علیهما ثیاب بیاض ما رأیتهما قبل ولا بعد، یعنی جبریل ومیکائیل))

ترجمة الحدیث: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں جانب دو شخصوں کو دیکھا۔ جنھوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جنھیں میں نے نہ پہلے دیکھا تھا اور نہ ہی بعد میں کبھی دیکھا تھا یعنی حضرت جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام کو دیکھا۔

[1412]..... ثنا أبو بكر، ثنا يزيد بن هارون، عن يحيى بن سعيد، أن عبد الله بن عامر أخبره، أن عائشة كانت تحدث أن رسول الله ﷺ سهر ذات ليلة وهی إلى جنبه، فقلت: ما شأنك يا رسول الله؟ قال: ((ليت رجلا من أمتی صالحا يحرسنی الليلة)) قالت: فبينا نحن كذلك إذ سمعت صوت السلاح، فقال رسول الله ﷺ: ((من هذا؟)) قال: أنا سعد بن مالك. قال: ((ما جاء بك؟)) قال: جئت أحرسك يا رسول الله. قال: فسمعت غطيط رسول الله ﷺ في نومه.

ترجمة الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے اور وہ ان کے پہلو میں تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا:

[1410] صحیح البخاری، كتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب مناقب سعد بن أبی وقاص رضی اللہ عنہ، رقم: 3728، 6453، صحیح مسلم، كتاب الزهد، باب الدنيا سجن المؤمن، رقم: 2966 (7433).

[1411] صحیح البخاری، كتاب اللباس، باب الثياب البيض، رقم: 5826، صحیح مسلم كتاب الفضائل، باب اكرامه ﷺ بقتال الملائكة، رقم: 2306 (6004).

[1412] صحیح البخاری، كتاب الجهاد، باب الحراسة فی الغزو فی سبيل الله، رقم: 2885، صحیح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فی فضل سعد بن أبی وقاص رضی اللہ عنہ، رقم: 2410 (6230).

''کاش میری امت کا کوئی نیک آدمی آج رات میری حفاظت کرتا۔'' کہتے ہیں ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے اسلحہ کی آواز سنی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے؟'' انہوں نے کہا: میں سعد بن مالک ہوں، فرمایا: ''کیوں آئے ہو؟'' کہا: اللہ کے رسول! آپ کی پہرہ داری کرنے کے لیے آیا ہوں۔ کہتے ہیں پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کی خراٹوں کی آواز سنی جب کہ آپ ﷺ نیند میں تھے۔''

شرح اس حدیث میں سعد رضی اللہ عنہ کی فضیلت ظاہر ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ ضرورت کے وقت انسان اپنی مدح سرائی کرسکتا ہے۔ (نووی: ۱۸/ ۱۰۰)

[۲۰۶] ...... بَابٌ فِى فَضْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

باب: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ''عشرۃ مبشرہ'' میں سے ایک ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے: عبدالرحمٰن بن عوف عبد طوف (یا عبد جوف) بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرۃ۔ ان کا نسب کلاب بن مرہ پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل جاتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ولادت کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عام الفیل کے دس سال بعد پیدا ہوئے جب کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے نزدیک آپ عام الفیل سے بارہ سال بعد پیدا ہوئے اور یہ واحد صحابی ہیں جن کے پیچھے نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ۳۲ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے اور ان کے اٹھارہ لڑکے اور ایک لڑکی تھی۔

[1413]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِأَزْوَاجِهِ: ((إِنَّ الَّذِى يَحْنُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِى لَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ، اللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ)) . قَالَ: صَفْوَةُ الشَّرَابِ .

ترجمة الحديث حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں سے کہا: ''وہ شخص جو تم پر میرے بعد نرمی کرے گا۔ وہ سچا اور نیک ہوگا۔ اے اللہ! عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کے ''سلسبیل'' چشمے سے پانی پلا۔'' راوی کہتے ہیں اس سے مراد، صاف پانی ہے۔

[1413] حسن لغيره: مسند أحمد: 299/6، رقم: 26559، المعجم الكبير للطبرانى: 288/23، 636، المستدرك للحاكم: 311/3، رقم: 5357، وانظر الحديث السابق.

[1414]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1415]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، ثنا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لَهُنَّ: ((إِنَّ أَمْرَكُنَّ لِمَا يُهِمُّنِي، فَلَا يَحْنُو عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ)). ثُمَّ يَقُولُ: ((سَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ)).

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم ﷺ ازواج مطہرات کو فرمایا کرتے تھے کہ تمہارا معاملہ مجھے پریشان کرتا ہے۔ تم پر صرف صبر کرنے والے نرمی کریں گے، پھر آپ نے فرمایا: "تیرے باپ کو اللہ تعالیٰ جنت کے "سلبیل" نامی چشمے سے پانی پلائے۔"

[1416]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي مِنْ بَعْدِي)). قَالَ: فَبَاعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ حَدِيقَةً بِأَرْبَعِ مِائَةِ أَلْفٍ، فَقَسَمَهَا فِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے بہترین شخص وہ ہوگا جو میرے بعد میرے اہل کے لیے بہترین ہوگا۔" حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک باغ چار لاکھ کا فروخت کر کے نبی اکرم ﷺ کی بیویوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

[1417]..... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعَلَّى الْجَزَرِيُّ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لِأَصْحَابِ

[1414] حسن لغيره: المعجم الكبير للطبراني: 378/23، رقم: 896.

[1415] حسن: سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب، رقم: 3749، وقال: حسن غريب، مسند أحمد: 77/6، رقم: 24485، صحيح ابن حبان: 6995.

[1416] حسن: قریش بن انس سے یحییٰ بن معین نے بھی روایت بیان کی ہے۔ مسند أبي يعلى: 5924، المستدرك للحاكم: 312/3، رقم: 5359، فوائد تمام: 307.

الشُّورَى: هَلْ لَكُمْ أَنْ أَنْتَفِيَ مِنْهَا وَأَنَا أَخْتَارُ لَكُمْ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: نَعَمْ، أَنَا أَوَّلُ مَنْ أَجَابَ إِلَى ذَلِكَ إِنْ رَضِيَ أَصْحَابِي، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَنْتَ أَمِينٌ فِي السَّمَاءِ أَمِينٌ فِي الْأَرْضِ)).

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اصحاب شوریٰ کو کہا: کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ اس خلافت سے میں دست بردار ہو جاؤں اور تمہارے لیے کسی کو خلیفہ پسند کردوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، میں پہلا شخص ہوں جو اس کو قبول کرتا ہوں۔ اگر میرے دوسرے ساتھی پسند کریں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''تم آسمانوں میں امین ہو اور امین ہو زمین میں۔''

[۲۰۷] ...... بَابٌ فِي جُمَّاعِ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

باب: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں کی فضیلت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ: آپ کا نام عبداللہ بن عثمان تھا اور لقب عتیق تھا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مشہور یہی ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن عثمان تھا۔ بعض کہتے ہیں اسلام سے قبل ان کا نام عبدالکعبہ تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے: عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مرۃ بن کعب پر آپ کا نسب جا ملتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۶۳ سال کی عمر میں ۱۳ھ میں فوت ہوئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی اور عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے: عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزی بن رباع بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب، آپ کی کنیت ابو حفص ہے۔ حرب فجار سے چار سال قبل پیدا ہوئے اور ۲۶ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا اور یکم محرم ۲۴ھ میں ۶۳ سال کی عمر فوت ہوئے۔

[1418]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُمْ كَمَا يَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الطَّالِعَ فِي أُفُقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا)).

[1417] ضعیف جداً: ابو المعلی فرات بن السائب راوی متروک الحدیث ہے۔ مسند البزار: 466، المستدرك للحاكم: 311/2، رقم: 5354، معرفة الصحابة لأبی نعیم: 475.

[1418] حسن: سنن أبی داؤد، کتاب المناقب، باب مناقب أبی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، رقم: 3658، وقال: حسن، سنن ابن ماجه: 96، والحدیث فی سنن أبی داؤد: 3987 وله شاهد حسن عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ فی المعجم الأوسط للطبرانی: 6006.

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً بلند ترین مرتبوں والوں کو ان سے نیچے درجے والے اس طرح دیکھیں گے۔ جیسا کہ بلند ترین ستارے کو آسمان کے افق میں دیکھا جاتا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما ان دونوں میں سے ہیں اور خوب ہیں۔''

[1419]...... حَدَّثَنَا أَيُّوبُ الْوَزَّانُ، ثنا عُرْوَةُ بْنُ مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَرَوْنَ عِلِّيِّينَ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَرَى أَحَدُكُمُ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا)).

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جنت والوں میں سے نچلے درجے والے علیین کو اپنے اوپر اس طرح دیکھیں گے جیسا کہ تم سے کوئی ایک بلند ترین ستارے کو افق میں دیکھتا ہے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں سے ہیں اور کیا خوب ہیں۔''

[1420]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ آخِذًا بِيَدِهِ، وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ آخِذًا بِيَدِهِ، وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَيْهِمَا فَقَالَ: ((هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے دائیں ہاتھ کو پکڑ رکھا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے بائیں ہاتھ کو پکڑ رکھا تھا اور آپ نے ان دونوں پر سہارا لے رکھا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:''قیامت کے دن بھی ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔''

[1421]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، أَخْبَرَنِي أَبُو مُعَاذٍ، عَنْ خَطَّابٍ أَوْ أَبِي خَطَّابٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ: ((هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. وَلَا تُخْبِرْهُمَا)).

[1419] حسن لغيره: المؤتلف والمختلف للدارقطني: 1722/3.

[1420] ضعيف: سعید بن مسلمہ راوی ضعیف ہے۔ سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب، رقم: 3669، وقال: غريب، سنن ابن ماجه: 99، المستدرك للحاكم: 68/3، رقم: 4428.

[1421] حسن لغيره: مصنف ابن أبي شيبة: 350/6، رقم: 31941، تاريخ دمشق لابن عساكر: 172/44، والحديث في سنن الترمذي: 3666 وسنده ضعيف وله شاهد حسن في مسند أحمد، زوائد عبد الله: 80/1، رقم: 602.

ترجمة الحديث: حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''یہ دونوں جنت کے عمر رسیدہ انسانوں کے سردار ہوں گے مگر انبیاء کے نہیں اور تم انہیں مت بتانا۔''

[1422]...... ثنا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ: ((هَذَا سَيِّدُ كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ)).

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: ''یہ نبیوں اور رسولوں کو چھوڑ کر پہلے اور پچھلے عمر رسیدہ جنتی لوگوں کے سردار ہیں۔''

[1423]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ كَثِيرٍ، بَيَّاعِ النَّوَى، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُلَيْلٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا وَقَدْ أُعْطِيَ سَبْعَةَ رُفَقَاءَ نُجَبَاءَ وَوُزَرَاءَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ: حَمْزَةُ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَلِيٌّ.

ترجمة الحديث: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ سے پہلے ہر نبی کے سات رفیق ہوئے تھے جو نجباء اور وزراء ہوا کرتے تھے اور مجھے چودہ دیے گئے ہیں۔ ان میں سے حمزہ، ابوبکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔''

[1424]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((إِنِّي لَا أَدْرِي كَمْ قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ، فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي))، وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

ترجمة الحديث: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ

[1422] حسن لغيره: سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب، رقم: 3664 وقال: حسن غريب، فضائل الصحابة لأحمد، زوائد القطيعی: 129، المعجم الأوسط للطبرانی: 6873.

[1423] ضعيف: کثیر النواء راوی ضعیف ہے۔ سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب، رقم: 3785، وقال: حسن غريب، مسند أحمد: 148/1، رقم: 1263.

[1424] حسن لغيره: سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب، رقم: 3799 ب، سنن ابن ماجه: 97 وتقدم برقم: 1148.

نے ارشاد فرمایا: ''مجھے معلوم نہیں کتنا عرصہ میں تم میں زندہ رہوں۔تم ان دو شخصوں کی پیروی کرنا۔'' اور آپ نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کیا۔

[1425]... ثنا يَعْقُوبُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ هِلَالٍ، مَوْلَى رِبْعِيٍّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1426]... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، ثنا رَبَاحٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمَا بِمِثْلِكُمَا فِي الْمَلَائِكَةِ وَمِثْلِكُمَا فِي الْأَنْبِيَاءِ، أَمَّا مَثَلُكَ أَنْتَ يَا أَبَابَكْرٍ فِي الْمَلَائِكَةِ كَمَثَلِ مِيكَائِيلَ يَنْزِلُ بِالرَّحْمَةِ، وَمَثَلُكَ فِي الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ إِبْرَاهِيمَ إِذَا كَذَّبَهُ قَوْمُهُ وَصَنَعُوا مَا صَنَعُوا فَقَالَ: ﴿فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (ابراهيم: ٣٦) ﴿وَمَثَلُكَ يَا عُمَرُ فِي الْمَلَائِكَةِ كَمَثَلِ جِبْرِيلَ يَنْزِلُ بِالْبَأْسِ وَالشِّدَّةِ وَالنَّقْمَةِ عَلَى أَعْدَاءِ اللَّهِ، وَمَثَلُكَ فِي الْأَنْبِيَاءِ مِثْلُ نُوحٍ إِذْ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا﴾ (نوح: ٢٢)

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ''میں تم دونوں کو تمہاری مثال فرشتوں اور انبیاء میں نہ بتاؤں۔ اے ابوبکر! فرشتوں میں تیری مثال حضرت میکائل علیہ السلام کی ہے جو رحمت لے کر آتا ہے اور انبیاء میں تیری مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ جب ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا اور ان کے ساتھ بہت برا سلوک کیا تو انہوں نے کہا: جو شخص میری پیروی کرے گا وہ مجھ سے ہوگا اور جو شخص میری نافرمانی کرے گا اے اللہ تم غفور و رحیم ہو اور اے عمر! فرشتوں میں تیری مثال حضرت جبریل کی سی ہے۔ جو شدت، سختی اور سزا لے کر اترتا ہے اور آپ کی مثال انبیاء میں حضرت نوح علیہ السلام ہیں جب انہوں نے کہا: ﴿رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا﴾ (نوح: ٢٦) ''اے اللہ! روئے زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی نہ چھوڑ۔''

[1425] حسن لغيره: مسند البزار: 2428 وانظر الحديث السابق.

[1426] ضعيف: سعید بن عجلان راوی ضعیف اور رباح بن أبي معروف متكلم فيه ہے۔ أمثال الحديث لأبي الشيخ: 310، شرح مذاهب أهل السنة لابن شاهين: 152، فضائل الخلفاء الراشدين لأبي نعيم: 98.

[۲۰۸]...... بَابٌ فِي قَوْلِهِ: الْعَشَرَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَتَحَرُّكُ الْجَبَلِ بِهِمْ

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ دس لوگ جنتی ہیں اور پہاڑ کا صحابہ کے ساتھ حرکت کرنا

عشرۂ مبشرۃ: اس سے مراد وہ دس خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن کے لیے نبی اکرم ﷺ کی زبان سے جنتی ہونے کا سرٹیفکیٹ دیا گیا تھا۔ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ ہیں:

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (۳) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (۴) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (۵) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ (۶) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ (۷) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (۸) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (۹) حضرت ابوعبیدۃ بن جراح رضی اللہ عنہ (۱۰) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ۔

[1427]...... ثنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَارُ، ثِقَةٌ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ فُلَانِ بْنِ حَيَّانَ الْقُرَشِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، قَالَ: أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ عَلِيٍّ فَإِنِّي أَحْبَبْتُهُ حُبًّا لَمْ أُحِبَّهُ أَحَدًا قَطُّ. قَالَ: أَحْسَنْتَ أَحْبَبْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ عُثْمَانَ فَإِنِّي أَبْغَضْتُهُ بُغْضًا لَمْ أَبْغَضْهُ أَحَدًا قَطُّ. قَالَ: بِئْسَ مَا صَنَعْتَ، أَبْغَضْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ، قَالَ: تَحَرَّكَ حِرَاءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْكُنْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ)). قَالَ: وَعَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ. قَالَ: وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِالْعَاشِرِ أَخْبَرْتُكُمْ. يَعْنِي نَفْسَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہتے ہیں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے کہا: مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے خبر دیں۔ کیونکہ میں ان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ تم نے بہت اچھا کیا کیونکہ آپ نے ایک جنتی شخص سے محبت کی ہے پھر اس نے کہا کہ مجھے عثمان کے بارے میں بتائیے میں ان سے ایسا بغض رکھتا ہوں کہ ایسا کسی سے بغض نہیں کیا تو انہوں نے فرمایا: تم نے برا کیا تم نے جنتی آدمی کے ساتھ بغض کیا، پھر وہ حدیث بیان کرنے لگے کہ ''حراء'' حرکت کرنے لگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حراء پہاڑ! ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی دوسرا شخص نہیں ہے؟'' حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف

[1427] حسن: السنن الكبرىٰ للنسائي: 8149، 8148، والحديث في سنن أبي داؤد: 4648.

اورحضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہم تھے اور اگر تو چاہتا ہے تو تم کو دسویں شخص کے بارے میں بھی بتا سکتا ہوں، یعنی وہ خود تھے۔

[1428]...... ثنا أَبُو بكرٍ ، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ مَنصُورٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى تِسْعَةٍ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ . قَالَ: قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى حِرَاءٍ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، وَعُثْمَانُ ، وَعَلِيٌّ ، وَطَلْحَةُ ، وَالزُّبَيْرُ ، وَسَعْدٌ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ)) . قُلْتُ: فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا .

۱۴۲۸۔حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نو اشخاص پر گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں شخص پر بھی گواہی دوں تو پھر بھی سچ ہے، عبداللہ بن ظالم کہتے ہیں میں نے کہا: یہ کس لیے؟ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حراء پر تھے اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم بھی پہاڑ پر تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حراء! ٹھہر جا۔ تجھ پر صرف نبی یا صدیق یا شہید ہیں۔'' عبداللہ بن ظالم کہتے ہیں: میں نے کہا: دسواں کون ہے؟ انہوں نے کہا: دسواں شخص میں ہوں۔

[1429]...... حَدَّثَنَا وَهْبَانُ بْنُ بَقِيَّةَ ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ ، قَالَ: لَمَّا بُويِعَ لِمُعَاوِيَةَ بِالْكُوفَةِ أَقَامَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ خُطَبَاءَ يَلْعَنُونَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ ، فَقَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الظَّالِمِ يَأْمُرُ بِلَعْنِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، أَشْهَدُ عَلَى تِسْعَةٍ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ أُبَالِ . قَالَ: قُلْتُ: فَكَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى حِرَاءٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

[1429] حسن: فضائل الصحابة لأحمد: 81، التاريخ الكبير للبخاري: 125/5، مسند الشاشي: 212.

ترجمۃ الحدیث حضرت عبداللہ بن ظالم کہتے ہیں جب کوفہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو حضرت مغیرہ بن شعبہ نے خطباء کو کھڑا کیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر لعنت کر رہے تھے۔ عبداللہ بن ظالم کہتے ہیں: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: کیا آپ اس ظالم شخص کو دیکھتے نہیں۔ یہ ایک جنتی شخص پر لعنت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ میں ان اشخاص پر گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں شخص پر بھی گواہی دے دوں تو مجھے کوئی حرج نہیں

[1428] حسن: سنن أبي داود، كتاب السنة، باب في الخلفاء، رقم: 4648، سنن الترمذي: 3757 وقال: حسن صحيح، سنن ابن ماجه: 134، مسند أحمد: 188/1، رقم: 1638.

ہے۔عبداللہ بن ظالم کہتے ہیں میں نے کہا یہ کس لیے کہہ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ حراء پر تھے۔ (پھر باقی ذکر کی)

[1430]...... ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ خَطَبَ فَنَالَ مِنْ عَلِيٍّ، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ))، ثُمَّ قَالَ: إِنْ شِئْتُمْ أَخْبَرْتُكُمْ مَنِ الْعَاشِرُ، ثُمَّ ذَكَرَ نَفْسَهُ.

ترجمة الحديث: حضرت عبدالرحمٰن بن الاخنس کہتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: ''رسول اللہ (ﷺ) جنت میں ہیں، ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں اور سعد جنتی ہیں۔'' پھر انہوں نے کہا: اگر میں چاہوں تو دسویں کے متعلق بھی خبر دے سکتا ہوں۔ یعنی دسویں وہ خود ہیں۔

[1431]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ ثنا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[1432]...... ثنا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، مِثْلَهُ وَزَادَ: ((وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)).

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل مگر اس میں انہوں نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا اضافہ بھی کیا ہے۔

[1430] **حسن:** سنن أبي داود، كتاب السنة، باب في الخلفاء، رقم: 4649، السنن الكبرىٰ للنسائي: 8153، مسند أحمد: 188/1، رقم: 1637.

[1431] **حسن:** مصنف ابن أبي شيبة: 374/6، رقم: 32130، 32151، وغيرهما مفرقا.

[1432] **حسن:** مسند خليفة بن خياط: 36 ومن طريقه في الآحاد والمثاني للمصنف: 232.

[1433]...... ثنا الحسن بن البزار، ثنا شعيب بن حرب، ثنا شعبة، قال: سمعت الحر بن الصياح، قال: سمعت عبد الرحمن بن الأخنس، يقول: سمعت سعيد بن زيد، يقول: أشهد على رسول الله ﷺ أن تسعة في الجنة، يقول: ((النبي ﷺ في الجنة، وأبو بكر في الجنة، وعمر في الجنة، وعلي في الجنة، وطلحة في الجنة، والزبير في الجنة، وعبد الرحمن بن عوف في الجنة، وسعد في الجنة))، ولو شئت أن أسمي العاشر لسميت.

ترجمة الحديث حضرت عبدالرحمٰن بن اخنس کہتے ہیں: میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ پر نو شخصوں کے جنتی ہونے کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نبی اکرم ﷺ جنتی، ابوبکر جنتی، عمر جنتی، عثمان جنتی، علی جنتی، طلحہ جنتی، زبیر جنتی، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی اور سعد جنتی ہیں۔'' اور اگر میں چاہوں تو دسویں کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

[1434]...... ثنا الحسن بن البزار، ثنا شعيب بن حرب، ثنا شيبان أبو معاوية، ثنا أبو يعفور، عن يزيد بن الحارث، عن سعيد بن زيد، عن النبي ﷺ، نحوه

ترجمة الحديث اسی روایت کو یزید بن الحارث بھی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا کی طرح۔

[1435]...... ثنا أبو موسى وأبو بكر بن خلاد قالا: ثنا يحيى بن سعيد، ثنا صدقة بن المثنى، ثنا رياح بن الحارث، أن المغيرة بن شعبة كان في المسجد الأكبر وعنده أهل الكوفة عن يمينه وعن يساره، فجاء رجل يدعى سعيد بن زيد، فحياه المغيرة بن شعبة، فأجلسه عند رجليه على السرير، فجاء رجل من أهل الكوفة، فاستقبل المغيرة، فسب وسب فقال: يا مغيرة من يسب هذا؟ قال: يسب عليا، قال: يا مغيرة بن شعبة ألا أسمع أصحاب رسول الله ﷺ يسبون عندك فلا تنكر ولا تغير، أنا أشهد على رسول الله ﷺ بما سمعته أذناي ووعاه قلبي، فإني لم أكن أروي عنه كذبا، يسألني إذا لقيته، أنه قال: ((أبو بكر في الجنة، وعمر في الجنة، وعلي في الجنة، وعثمان في الجنة، وطلحة في الجنة، والزبير في الجنة،

[1433] حسن: أنساب الأشراف للبلاذري: 62/10، المحالي المحاملي: 57.

[1434] حسن لغيره: أمالي المحاملي: 58، الشريعة للآجري: 1172.

[1435] صحيح: سنن أبي داؤد، كتاب السنة، باب في الخلفاء، رقم: 4650، السنن الكبرىٰ للنسائي: 8137، سنن ابن ماجه: 133.

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ)) ، وَتَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ لَسَمَّيْتُهُ ، فَفَرِحَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ وَنَاشَدُوهُ: يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ مَنِ التَّاسِعُ؟ قَالَ: أَتَنَاشِدُونِي بِاللّٰهِ ، وَاللّٰهُ أَعْظَمُ أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْعَاشِرُ . ثُمَّ أَتْبَعَ ذَلِكَ يَمِينًا وَشِمَالًا: اللّٰهِ لَمَشْهَدُ رَجُلٍ شَهِدَهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَغْبَرَ فِيهِ وَجْهُهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ وَلَوْ عُمِّرَ عُمْرَ نُوحٍ .

ترجمة الحديث حضرت ریاح بن الحارث کہتے ہیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ''مسجد اکبر'' میں تھے اور ان کے دائیں اور بائیں اہل کوفہ تھے۔ ایک شخص آیا جس کا نام سعید بن زید تھا، حضرت مغیرہ نے ان کو مرحبا کہا اور انہیں اپنی چارپائی پر پاؤں کی جانب بٹھایا۔ ادھر سے ایک کوفی آیا اور اس نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی طرف منہ کر کے گالی دینا شروع کر دی اور وہ گالی دیتا ہی چلا گیا۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کسے گالی دے رہا ہے؟ مغیرہ! اس نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو۔ انہوں نے کہا: اے مغیرہ بن شعبہ! کیا میں نہیں سن رہا کہ صحابہ کرام کو تیرے پاس گالی دی جا رہی ہے؟ اور آپ نہ انکار کرتے ہیں اور نہ ہی روکتے ہیں؟ میں رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کیونکہ ان باتوں کو میرے کانوں نے سنا۔ دل نے یاد کیا اور میں نبی اکرم ﷺ سے جھوٹی روایت نہیں کرتا کہ جب میں آپ ﷺ سے ملوں تو آپ مجھ سے سوال کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر جنتی، عمر جنتی، علی جنتی، عثمان جنتی، طلحہ جنتی، زبیر جنتی، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی، سعد بن مالک جنتی۔'' اور مومنین میں سے نویں شخص بھی جنتی ہیں اور اگر میں چاہوں تو اس کا نام بھی ذکر کر سکتا ہوں۔ اہل مسجد نے آوازیں بلند کیں اور انہیں واسطہ دے کر پوچھنے لگے: اے صحابی رسول! آپ ضرور بتائیں نواں کون ہے؟ انہوں نے کہا: تم مجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتے ہو اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے ہیں۔ مومنین میں سے نواں میں ہوں اور رسول اللہ ﷺ دسویں ہیں۔ پھر انہوں نے دائیں بائیں منہ کر کے کہا۔ میں کہتا ہوں: جو شخص رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا اور آپ کے ساتھ رہ کر اس کا چہرہ خاک آلود ہوا۔ وہ تمہارے عملوں سے کہیں زیادہ افضل ہے۔ اگرچہ تم میں سے کسی کو حضرت نوح علیہ السلام جتنی عمر ہی کیوں نہ مل جائے۔

[1436]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى ، حَدَّثَنِي رِيَاحُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُدْعَى قَيْسَ بْنَ عَلْقَمَةَ ، فَاسْتَقْبَلَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ، فَسَبَّ وَسَبَّ .

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی طرح۔ لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: قیس

[1436] صحيح: مصنف ابن أبي شيبة : 350/6، رقم : 31946.

بن طلحہ نامی ایک کوئی اٹھا اور مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منہ کر کے گالی بکتا چلا گیا۔

[1437]...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى النَّخَعِيُّ عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَمَقَامُ أَقَامَهُ أَحَدُهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُغَبَّرُ فِيهِ وَجْهُهُ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَهُ)) ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ”ان میں سے کسی ایک کا اللہ کے راستے میں کھڑا ہونا جس میں اس کا چہرہ غبار آلود ہو جائے تم میں سے کسی ایک کے عمر بھر کے عملوں سے افضل ہے۔“

[1438]... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ جَدِّهِ رِيَاحٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، بِنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى .

﴿ترجمة الحديث﴾ مذکورہ بالا کی طرح۔

[1439]...... حَدَّثُونَا ، عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ شُرَيْحٍ اللَّخْمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَهُمْ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ)) ، وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ ، فَقَالَ الْقَوْمُ: نُنَاشِدُكَ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَمَا إِذَا نَاشَدْتُمُونِي ، فَأَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ . يَعْنِي نَفْسَهُ .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے قریش کی جماعت میں یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنتی، عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنتی، عثمان رضی اللہ عنہ جنتی، علی رضی اللہ عنہ جنتی، طلحہ رضی اللہ عنہ جنتی، زبیر رضی اللہ عنہ جنتی، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنتی، ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔“ اور دسویں سے خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا: اے ابوالاعور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتے ہیں: دسواں شخص کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر تم مجھے واسطہ دے کر پوچھتے ہو تو ابوالاعور یعنی وہ خود جنتی ہیں۔

[1437] صحيح: مصنف ابن أبي شيبة : 225/4، رقم : 19513، فضائل الصحابة لأحمد زوائد عبد الله : 91 .

[1438] صحيح: انظر الحديث السابق .

[1439] صحيح: سنن الترمذي ، كتاب المناقب ، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه ، رقم : 3748، السنن الكبرىٰ للنسائي : 8139، فضائل الصحابة لأحمد ، زوائد عبد الله : 85 .

[٢٠٩]...... بَابُ تَحَرُّكِ الْجَبَلِ بِهِمْ

باب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ پہاڑ کا حرکت کرنا

[1440]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا، وَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: ((اثْبُتْ أُحُدُ إِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ)).

ترجمة الحديث حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے اور پیچھے سے حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھ آئے۔ تو پہاڑ حرکت کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے پاؤں سے مار کر کہا۔ احد! ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔"

[1441]...... ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا أَبِي، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُحُدًا، وَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اثْبُتْ أُحُدُ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ)).

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے تو ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم نے بھی آپ کی پیروی کی (پہاڑ حرکت کرنے لگا) تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: "احد! ٹھہر جا۔ تجھ پر صرف نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔"

[1442]...... ثنا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، ثنا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: ((اثْبُتْ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ))، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ.

ترجمة الحديث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ "حراء" پر تھے تو وہ پہاڑ

[1440] صحيح البخاری، كتاب فضائل أصحاب النبی رضی اللہ عنہ، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، رقم: 3686، سنن أبی داؤد: 4651، السنن الكبرىٰ للنسائی: 8079.

[1441] صحيح البخاری، كتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم: 3699، سنن الترمذی: 3697.

[1442] صحيح لغيره: مسند الطيالسی: 2097.

حرکت کرنے لگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، تجھ پر نبی صدیق اور دو شہید ہیں۔"

[1443]...... حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، ثنا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، كَانُوا عَلَى حِرَاءٍ، فَرَجَفَ بِهِمْ، أَوْ تَحَرَّكَ بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اثْبُتْ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ))

ترجمة الحديث ابو غلاب ایک صحابی رسول سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ "حراء" پر تھے۔ تو وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "ٹھہر جا! تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔"

[1444]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَتْ بِهِمُ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اهْدَئِي فَمَا عَلَيْكِ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ)).

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ "حراء" پر تھے اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "حراء! ٹھہر جا۔ تجھ پر صرف نبی، صدیق یا شہید ہیں۔"

[1445]...... حَدَّثَنَا ابْنُ عَسَاكِرٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ عَلَى جَبَلٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَ بِهِمُ الْجَبَلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْكُنْ حِرَاءُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ)).

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پہاڑ پر چڑھے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اچانک پہاڑ حرکت کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حراء! ٹھہر جا، تجھ پر صرف نبی، صدیق یا شہید ہیں۔

[1443] صحيح لغيره: الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم: 2902.

[1444] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحه والزبير رضي الله عنهما، رقم: 6247، سنن الترمذي: 3696، السنن الكبرىٰ للنسائي: 8150.

[1445] صحيح لغيره: مسند الشاميين للطبراني: 2032، مسند البزار: 9422.

[1446]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا أَبِي، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ: ((اسْكُنْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ)) . فَكَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ.

توجمة الحديث حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حرا پر تھے تو وہ حرکت کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حراء! ٹھہر جا۔ تجھ پر صرف نبی یا صدیق یا شہید ہیں۔'' اور اس وقت اس پر رسول اللہ ﷺ، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم تھے۔

[1447]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: ارْتَجَّ أُحُدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اسْكُنْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ)) .

توجمة الحديث حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں احد پہاڑ ہلنے لگا اور اس پر نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے احد! ٹھہر جا، تجھ پر صرف نبی، صدیق یا شہید ہیں۔''

[1448]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، وَعَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ شُفَيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَصْحَابِهِ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَالزُّبَيْرُ، وَغَيْرُهُمْ عَلَى جَبَلٍ إِذْ تَحَرَّكَ بِهِمُ الْجَبَلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْكُنْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ)) .

توجمة الحديث عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ پہاڑ پر تھے، آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر، عمر، عثمان اور زبیر رضی اللہ عنہم وغیرہ تھے کہ پہاڑ حرکت کرنے لگا، رسول

[1446] حسن: مسند أحمد: 348/5، رقم: 22936، وفضائل الصحابة له، زوائد القطيعي: 867، فوائد تمام: 881، مسند البزار: 4419.

[1447] صحيح: مسند أحمد: 331/5، رقم: 22811، مسند أبي يعلى: 7518، صحيح ابن حبان: 6492.

[1448] المعجم الأوسط للطبراني: 372، معرفة الصحابه لأبي نعيم: 4181، معجم الصحابة لابن قانع: 136/2.

اللہ ﷺ نے فرمایا: حراء! رک جا، تجھ پر صرف نبی، صدیق یا شہید ہے۔''

[1449]..... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ النَّضْرِ الْخَزَّازُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى حِرَاءٍ، فَتَزَلْزَلَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اثْبُتْ حِرَاءُ، مَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ))، وَعَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ حراء پر تھے۔ تو وہ حرکت کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حراء! رک جا۔ تجھ پر صرف نبی، صدیق یا شہید ہے۔'' اس پر یہ لوگ تھے: ابوبکر وعمر، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم۔

شرح امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں سے ہے، آپ ﷺ کا یہ کہنا کہ حراء پر موجود صحابہ شہید ہوں گے اور تمام شہادت سے سرفراز ہوئے یقیناً عمر رضی اللہ عنہ عثمان، علی طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم مظلوم شہید کیے گئے۔ (تحفة الاحوذی: ۱۰/ ۱۲۸)

[1450]..... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ أَبِي شَمْلَةَ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُولَا، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، يَقُولُ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى صَخْرَةِ حِرَاءٍ وَأَبُو بَكْرٍ، فَتَحَرَّكَتْ، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكَ أَوْ مَا يُحَرِّكُكَ، إِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ؟))، وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ.

ترجمة الحديث حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر حراء کی چٹان پر تھے تو وہ حرکت کرنے لگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کیا ہوا؟ کس لیے حرکت کر رہا ہے؟ تجھ پر صرف نبی، صدیق یا شہید ہیں۔'' اور اس وقت اس پر آپ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم تھے۔

[1449] ضعيف جداً: النضر بن عبدالرحمٰن ابوعمر الخزاز راوی متروک ہے۔ مسند أبي يعلى: 2445، المعجم الكبير للطبراني: 11671، فضائل الصحابة لأحمد زوائد عبد الله: 249.

[1450] حسن لغيره: سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب، رقم: 3703 وقال: حسن، وسنن النسائي: 3638 من طريق آخر.

شرح امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان احادیث میں نبی اکرم ﷺ کے معجزات ہیں کہ آپ نے تمام کے شہید ہونے کی خبر دی۔ ان میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ سبھی لوگ شہید ہوئے۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مظلومانہ شہید کیے گئے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ دادی سباع میں شہید کیے گئے جب کہ وہ لڑائی سے تنہا ہو گئے تھے۔ اسی طرح حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ لڑائی سے جدا ہو گئے اور انہیں ایک تیر نے شہید کر دیا اور یہ بات ثابت ہے جو مظلومانہ قتل کیے جائیں وہ شہید ہوتے ہیں اور ان کا شہید ہونا آخرت کے لحاظ سے ہے اور انہیں شہداء الاعظم کا ثواب ملے گا۔ اگرچہ دنیاوی اعتبار سے انہیں غسل دیا جائے گا۔ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ (بحوالہ تحفه الاحوذی: ١٠/ ١٢٨)

[٢١٠]...... بَابٌ

باب:

[1451]...... حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍوح، وَحَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَنْقِيِّ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حِشٍّ مِنْ حِشَّانِ الْمَدِينَةِ، فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَأَذِنْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَقَرُبَ يَحْمَدُ اللَّهَ حَتَّى جَاءَ فَجَلَسَ، فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ رَفِيعُ الصَّوْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، فَإِذَا عُمَرُ، فَأَذِنْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَقَرُبَ يَحْمَدُ اللَّهَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ خَفِيضُ الصَّوْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ))، فَأَذِنْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى، فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَرُبَ يَحْمَدُ اللَّهَ حَتَّى جَلَسَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: ((أَنْتَ مَعَ أَبِيكَ)).

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینے کے ایک باغ میں تھا۔ ایک آدمی نے اجازت طلب کی۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو اجازت دے دیں اور اسے جنت کی خوشخبری سنا دیں۔'' تو وہ اجازت طلب کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں اندر آنے کی

[1451] ضعيف: قتادہ مدلس کے سماع کی صراحت نہیں دیگر طرق بھی ضعیف ہیں۔ مسند أحمد: 165/2، رقم: 6548، مسند الطيالسي: 2401، صحيح أبي عوانه: 10585.

اجازت دی اور انہیں جنت کی خوشخبری بھی دی۔ وہ اللہ کی تعریف کرتے ہوئے آپ کے قریب آ کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد ایک بلند آواز والے شخص نے اجازت طلب کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اجازت دے دیں اور جنت کی خوشخبری بھی دے دیں۔'' تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں اجازت دی اور جنت کی خوشخبری سنائی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہوئے قریب آئے۔ پھر ایک پست آواز والے شخص نے اجازت طلب کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے آنے کی اجازت دے دیں اور جنت کی خوشخبری بھی دیں لیکن انہیں کچھ آزمائشیں پہنچیں گی۔'' میں نے انہیں اجازت دی، جنت کی خوشخبری سنائی کہ ساتھ کچھ مصائب آئیں گے تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہوئے قریب آ کر بیٹھ گئے۔ عبداللہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کہاں ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اپنے باپ کے ساتھ ہوگا۔''

[1452]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

ترجمة الحديث حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ مدینے کے ایک باغ کی طرف نکلے۔ جب آپ باغ میں داخل ہوئے تو میں دروازے پر بیٹھ گیا۔ (باقی وہی حدیث ہے۔)

[1453]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِي حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِينَةِ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى الْحَائِطِ وَمَعَهُ رَجُلٌ، فَاسْتَفْتَحَ رَجُلٌ الْبَابَ، فَقَالَ: ((افْتَحِ الْبَابَ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَإِذَا هُوَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ، فَاسْتَفْتَحَ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَ: ((اذْهَبْ فَافْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، فَإِذَا هُوَ عُمَرُ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ، فَاسْتَفْتَحَ الْبَابَ فَقَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى شَدِيدَةٍ تُصِيبُهُ))، فَذَهَبْتُ فَفَتَحْتُ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

[1452] صحيح البخاری، كتاب الفتن، باب الفتنة التی تموج كموج البحر، رقم: 7097، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم: 2403 (6214).

[1453] صحيح البخاری، كتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم: 3695، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، رقم: 2403 (6212)، من طريق أبی عثمان به.

ترجمة الحدیث حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینے کے ایک باغ میں تھے اور آپ نے ایک دیوار کی طرف ٹیک لگا رکھی تھی۔ آپ کے ساتھ ایک شخص بھی تھا۔ ایک شخص نے دروازہ کھولنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا: ''دروازہ کھول دیں اور اس کو جنت کی خوشخبری سنا دیں۔'' میں نے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری سنائی۔ تو وہ شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا۔ اس نے اجازت طلب کی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری سنا دو۔'' اور وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اجازت دے دو اور اسے جنت کی بشارت بھی دے دو۔ انہیں کچھ مصائب بھی آئیں گے۔'' میں نے دروازہ کھولا۔ تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

[1454]...... حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيُّ، ثنا مُعْتَمِرٌ، ثنا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحدیث مذکورہ بالا کی طرح۔

[1455]...... حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، ثنا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَائِطًا بِالْمَدِينَةِ، فَتَسَجَّى بِثَوْبِهِ، وَأَغْلَقْتُ الْبَابَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، افْتَحْ لِلضَّارِبِ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)). قَالَ: فَفَتَحْتُ الْبَابَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: أَبْشِرْ بِتَبْشِيرِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: فَحَمِدَ اللَّهَ وَجَلَسَ. قَالَ: ثُمَّ لَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، افْتَحْ عَنِ الضَّارِبِ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، فَفَتَحْتُ، فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: أَبْشِرْ بِتَبْشِيرِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: فَحَمِدَ اللَّهَ وَجَلَسَ. ثُمَّ لَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَلْبَثَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، افْتَحْ عَنِ الضَّارِبِ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، وَسَيَلْقَى بَلَاءً))، فَفَتَحْتُ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: أَبْشِرْ بِتَبْشِيرِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ عَلَى أَنْ قَدِ ابْتَعْتَهَا سَتَلْقَى بَلَاءً، فَحَمِدَ اللَّهَ وَجَلَسَ كَئِيبًا، فَقَالَ لَهُ كَلِمَةً لَمْ يَقُلْهَا لِصَاحِبَيْهِ.

[1454] صحيح لغيره: مسند البزار: 3055، الثقات لابن حبان: 580/5.

[1455] صحيح: مسند البزار: 3052، شرح أصول الإعتقاد للالكائي: 2567.

ترجمة الحديث حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ مدینہ کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ آپ نے کپڑا اوڑھا اور میں نے دروازہ بند کر دیا۔ ایک شخص آیا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! (حضرت ابوموسیٰ اشعری کا نام ہے) دروازہ کھولو اور اس (آنے والے) کو جنت کی خوشخبری سنائیں۔'' میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بشارت کے ساتھ خوش ہو جاؤ اور آپ کو جنت کی خوشخبری ہو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور بیٹھ گئے۔ پھر کچھ دیر ٹھہرے رہے۔ دوبارہ پھر دروازہ کھٹکھٹا۔ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! دروازہ کھولو اور آنے والے شخص کو جنت کی خوش خبری سنا دو۔'' میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں کہا: تم اللہ تعالیٰ اور اس کی رسول کی بشارت کے ساتھ خوش ہو جاؤ۔ آپ کو جنت کی بشارت ہو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور بیٹھ گئے۔ ایک تیسرا شخص آیا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! دروازہ کھولو اور اسے جنت کی خوشخبری سناؤ۔ انہیں مصائب بھی پہنچیں گے۔'' میں نے دروازہ کھولا۔ تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بشارت کے ساتھ خوش ہو جائیے۔ آپ کو جنت کی بشارت ہے۔ لیکن آپ کو کچھ مصائب آئیں گے۔ اس نے بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔ لیکن غمگین ہو کر بیٹھ گئے۔ تو آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جو کلمہ کہا وہ دوسرے دونوں ساتھیوں کو نہیں کہا۔

[1456]...... ثنا أَبُو بكرٍ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى امْرَأَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَرَشَتْ لَهُ صَدْرَ نَخْلٍ، وَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، فَدَخَلَ أَبُو بكرٍ، ثُمَّ قَالَ: ((لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، فَدَخَلَ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: ((لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا))، فَدَخَلَ عَلِيٌّ.

ترجمة الحديث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انصار کی ایک عورت کے پاس گیا۔ اس نے کھجور کی چھڑیاں آپ کے لیے بچھا دیں اور ایک بکری ذبح کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابھی ایک جنتی شخص داخل ہوگا۔'' پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''ابھی ایک جنتی شخص داخل ہوگا۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اب ایک جنتی شخص داخل ہوگا۔'' پھر فرمایا:

[1456] ضعيف: عبداللہ بن محمد بن عقیل راوی ضعیف ہے۔ مسند أحمد: 331/3، رقم: 15162، مصنف ابن أبي شيبة: 351/6، رقم: 31952، مسند الطيالسي: 1779.

"اے اللہ! تم چاہو تو علی ہو سکتے ہیں۔" چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی داخل ہوئے۔

[1457]...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، - قَالَ شُعْبَةُ قَبْلَ أَنْ يَخْلِطَ - قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقُولُ: خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي؟ فَقَالَ: ((أَلَمْ تَرْضَ أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟)) قَالَ: رَضِيتُ.

ترجمة الحديث حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو (جنگ تبوک میں) پیچھے چھوڑا۔ انہوں نے عرض کیا: آپ مجھے پیچھے چھوڑ رہے ہیں؟

[1458]...... ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ قُرَيْعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، فَذَكَرَ مَنَاقِبَهُمَا فِي الْخَيْرِ، وَقَالَ فِي عُثْمَانَ ((جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ)).

ترجمة الحديث حضرت ربیع بن قریع کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ کہ ایک شخص نے ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے ان کے اچھے مناقب بیان کیے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: انہوں نے جیش عسرۃ کو تیار کیا تھا۔

[٢١١]......بَابٌ

باب:

[1459]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا، أَوْ ذَنُوبَيْنِ، فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَاسْتَقَى، فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ، حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِالْعَطَنِ)).

[1457] ضعيف: علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔ مسند أحمد: 175/1، رقم: 1509، الكامل لابن عدى: 340/6، وتقدم برقم: 13042.

[1458] صحيح: الكامل لابن عدى: 465/4، تاريخ دمشق لابن عساكر: 71/39 من طريق آخر.

[1459] صحيح البخاری، كتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، رقم: 3682، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ، رقم: 2393 (6196).

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا۔ گویا ایک کنویں سے ڈول نکال رہا ہوں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے بھی ایک یا دو ڈول نکالے۔ ان کے ڈول نکالنے میں ذرا کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے۔ پھر عمر آئے۔ انہوں نے پانی نکالنا چاہا تو وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا۔ میں نے کسی نوجوان کو نہیں دیکھا جوان کی طرح ڈول نکال کر لوگوں کو سیراب کرتا ہو حتیٰ کہ انہوں نے تمام لوگوں کو سیراب کر دیا۔''

[1460] ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((بَيْنَا أَنَا أَسْقِي عَلَى بِئْرٍ إِذْ جَاءَ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا، أَوْ ذَنُوبَيْنِ فِيهِمَا ضَعْفٌ، وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ، فَنَزَعَ حَتَّى اسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا، وَضَرَبَ النَّاسَ بِعَطَنٍ، فَمَا رَأَيْتُ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ)) .

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواب میں میں ایک کنویں پر پانی نکال رہا تھا۔ اتنے میں ابن ابی قحافہ آئے۔ انہوں نے بھی ایک یا دو ڈول نکالے۔ لیکن ان کے ڈول نکالنے میں ذرا کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کریں۔ پھر عمر آئے۔ انہوں نے ڈول نکالنا چاہے۔ تو وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بہت بڑا ہو گیا حتیٰ کہ انہوں نے لوگوں کی پیاس بجھا دی۔ میں نے کسی نوجوان کو نہیں دیکھا۔ جوان کی طرح لوگوں کو سیراب کرتا ہو۔''

[1461] ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ، فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا، أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَلْيَغْفِرِ اللهُ لَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتِ الدَّلْوُ غَرْبًا، فَأَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسَ بِعَطَنٍ)) .

[1460] حسن صحيح: مسند أحمد: 450/2، رقم: 9820، مصنف ابن أبي شيبة: 353/6، رقم: 31970.

[1461] صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب قول النبي ﷺ، لو كنت متخذا خليلاً، رقم: 3664، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضي الله عنه، رقم: 2392 (6192).

ترجمة الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا۔ گویا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک کنویں سے پانی کے ڈول نکال رہا ہوں۔ میں نے کچھ ڈول نکالے، پھر اس ڈول کو ابوبکر نے پکڑ لیا۔ انہوں نے بھی ایک دو ڈول نکالے۔ لیکن ان میں ذرا کمزوری تھی اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے۔ پھر وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا اور اس کو عمر بن الخطاب نے پکڑ لیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی نوجوان کو نہیں دیکھا جو عمر بن الخطاب کی طرح لوگوں کو سیراب کرتا ہو حتیٰ کہ انہوں نے لوگوں کو سیراب کر دیا۔

[1462]...... ثنا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. وَرَوَاهُ عُقَيْلٌ أَيْضًا.

ترجمة الحدیث: مذکورہ بالا کی طرح۔

[1463]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ، وَخَرَجْتُ فِي أَثَرِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ، فَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَمْ يَأْمُرْنِي فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى قُفِّ الْبِئْرِ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ، فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَوَقَفَ، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ، فَقَالَ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، فَدَخَلَ وَجَلَسَ عَلَى يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ. ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ، فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، فَجَاءَ فَجَلَسَ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَامْتَلَأَ الْقُفُّ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ. ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ، فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ))، فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ

[1462] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضي الله عنه، رقم: 2392 (6193)، السنن الكبرى للنسائي: 7588.

[1463] صحيح البخاري، كتاب الفتن، باب الفتنة التي تموج كموج البحر، رقم: 7097، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان رضي الله عنه، رقم: 2403 (6214)، وتقدم: 1452.

مَجْلِسًا، فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَلَسَ مُقَابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ الْبِئْرِ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: فَأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورَهُمْ: النَّبِيُّ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ.

ترجمة الحديث: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ مدینے کے ایک باغ میں قضائے حاجت کے لیے نکلے۔ میں بھی آپ کے پیچھے چلا گیا۔ جب آپ باغ میں داخل ہو گئے۔ میں دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے کہا: آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان بنوں گا۔ حالانکہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے قضائے حاجت کی۔ پھر آپ کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھالیا اور اپنی دونوں ٹانگوں کو کنویں میں لٹکا دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی میں نے کہا: ابھی ٹھہر جائیں۔ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کرتا ہوں۔ وہ ٹھہر گئے۔ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''انہیں اجازت دے دیں اور انہیں جنت کی خوشخبری سنا دیں۔'' وہ داخل ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کے دائیں طرف جا بیٹھے اور اپنی پنڈلی سے کپڑا ہٹا کر ٹانگو کو کنویں میں لٹکا لیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ میں نے کہا: ٹھہریے حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کرلوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''انہیں اجازت دے دیں اور انہیں جنت کی خوشخبری سنائیں۔ میں نے انہیں بھی اجازت دے دی اور انہیں جنت کی خوشخبری سنائی۔ وہ آئے اور نبی اکرم ﷺ کی بائیں طرف پنڈلی سے کپڑا ہٹا کر بیٹھ گئے اور اپنی ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں۔ اب منڈیر کی وہ جانب بھر گئی تھی اور وہاں کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ انہوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے کہا ٹھہریں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کی اجازت طلب کرلوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''انہیں اجازت دے دیں اور جنت کی خوشخبری دے دیں انہیں کچھ مصائب بھی پہنچیں گے۔'' وہ اندر داخل ہوئے لیکن وہاں بیٹھنے کی جگہ نہیں پائی۔ وہ دوسری جانب آپ کے سامنے آکر بیٹھ گے اور اپنی پنڈلی سے کپڑا ہٹا کر ٹانگوں کو کنویں میں لٹکا لیا۔ حضرت سعید بن المسیب کہتے ہیں میں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں اکٹھی ہوں گی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر علیحدہ ہوگی۔

[1464]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ أَبُو عُمَارَةَ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَمْرِو بْنُ عُثْمَانَ، الَّذِي كَانَ قَاضِيَ الْبَصْرَةِ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبٌ: مَلْعُونٌ مَنْ لَعَنَ كَبِيرَهُ، يَعْنِي أَمِيرَهُ وَوَالِيَهُ.

[1464] ضعيف: ابوعمرو عثمان راوی مجہول ہے۔ تفرد به المصنف.

ترجمة الحدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تورات میں یہ بات لکھی ہوئی تھی۔ وہ شخص ملعون ہے جس نے اپنے کسی بڑے پر لعنت کی یعنی امیر یا والی پر۔''

[1465]...... حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، ثنا خَالِدُ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا عَلَى قَوْمٍ، وَفِي تِلْكَ الْعِصَابَةِ مَنْ هُوَ أَرْضَى لِلّٰهِ مِنْهُ، فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ، وَخَانَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَخَانَ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ)) . وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَشَى إِلَى سُلْطَانِ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ لِيُذِلَّهُ، أَذَلَّ اللّٰهُ رَقَبَتَهُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَعَ مَا ذَخَرَ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ، وَسُلْطَانُ اللّٰهِ كِتَابُهُ وَسُنَنُ نَبِيِّهِ)) .

ترجمة الحدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی قوم پر کسی شخص کو عامل بنایا۔ حالانکہ اس کی جماعت میں اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ آدمی موجود تھے تو اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اللہ اور تمام مسلمانوں سے خیانت کی۔'' اور یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص زمین میں اللہ تعالیٰ کے بادشاہ کی طرف اسے ذلیل کرنے کے لیے جاتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن کو ذلیل کریں گے اور اسے عذاب بھی دیں گے اور اللہ تعالیٰ کا بادشاہ اس کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ہے۔

[1466]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثنا أَبِي، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ، سُدُّوا كُلَّ خَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ)) .

ترجمة الحدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الموت میں اپنے سر پر کپڑا باندھ کر نکلے اور منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: ''اے لوگو! ابوبکر سے بڑھ کر کوئی شخص بھی اپنے نفس اور اپنے مال کے ساتھ مجھ پر زیادہ احسان نہیں رکھتا۔ اگر میں نے لوگوں میں سے کسی کو خلیل

[1465] ضعيف جداً: حسین بن قیس الرحبی راوی متروک ہے، اس کے دیگر طرق بھی ضعیف ہیں۔ المستدرك للحاكم: 92/4، رقم: 7023، المعجم الكبير للطبراني: 1534، السنن الكبرىٰ للبيهقي: 118/10، رقم: 20364.

[1466] صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب الخوخة والممر في المسجد، رقم: 467، السنن الكبرىٰ للنسائي: 8048، مسند أحمد: 270/1، رقم: 2432.

بنانا ہوتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن اسلام کی اخوت افضل ہے۔ ابوبکر کے دروزے کے علاوہ سبھی لوگوں کے دروازوں کو بند کر دیا جائے۔

[1467]...... ثنا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَوَّدَ مَعَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ، وَمَنْ رَوَّعَ مُسْلِمًا بِرِضَاءِ سُلْطَانٍ جِيءَ بِهِ مَعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

ترجمة الحديث رت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کا سردار بنا وہ انہی میں سے ہے اور جس نے بادشاہ کو خوش کرنے کے لیے کسی مسلمان کو ڈرایا تو قیامت کے دن اس کو بھی اس کے ساتھ لے جایا جائے گا۔"

[1468]...... حَدَّثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَسْتُ مَوْلَاكُمْ، أَلَسْتُ خَيْرَكُمْ؟)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَإِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاللَّهُ سَائِلُكُمْ عَنِ اثْنَتَيْنِ: عَنِ الْقُرْآنِ، وَعَنْ عِتْرَتِي.

ترجمة الحديث حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہارا دوست نہیں ہوں؟ کیا میں تم میں سے بہتر نہیں ہوں؟" سبھی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: "میں حوض پر قیامت کے دن تمہارا میر سامان (پیش رو) ہوں گا اور اللہ تعالیٰ تم سے دو چیزوں کے بارے سوال کریں گے۔ (۱) قرآن (۲) میرا خاندان۔"

[۲۱۲]...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي

باب: نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں"

قرن: چالیس برس یا اسی برس کا زمانہ بعض کے نزدیک سو برس کو قرن کہا جاتا ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے: قرن اس امت کو کہتے ہیں جو مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہو اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہا ہو۔

خیر القرون: اس سے مراد صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہ اللہ اور تبع تابعین رحمہ اللہ ان تینوں کا زمانہ ہے۔

(لغات الحديث "ق"، ٥/ ٧٧)

[1467] ضعيف: الحارث بن النعمان راوی ضعیف اور حسن بصری کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ تاريخ بغداد للخطيب: 43/10.

[1468] ضعيف: مطلب بن عبداللہ کا سیدنا جبیر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ تفرد به المصنف.

مجمع البحار میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے قرن سے مراد صحابہ کا قرن ہے، یعنی جب تک ایک صحابی بھی دنیا میں باقی رہا اور وہ ۱۲۰ھ تک ہے، پھر دوسرا قرن جب تک ایک تابعی بھی دنیا میں باقی رہا، یعنی ۱۷۰ھ تک، پھر تیسرا قرن جب تک ایک تبع تابعی بھی باقی رہا، یعنی ۲۲۰ھ تک لیکن صحیح مسلم میں آتا ہے کہ ۱۰۰ھ میں آخری صحابی حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ فوت ہوئے۔

[1469]...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین زمانہ میرا ہے، پھر اس کے بعد والا، پھر اس کے بعد والا، پھر اس کے بعد والا۔''

شرح: خیر القرون قرنی سے مراد تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں: ''ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ'' سے مراد وہ لوگ ہیں جو صحابہ کرام کے قریب ہیں اور ایمان میں ان کے پیروکار یعنی تابعین ہیں اور ''ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ سے مراد تبع تابعین ہیں۔ نیز قرن سے ہر دور کے لوگ مقصود ہیں یا ہر زمانے کے لوگوں کے اعمال کی متوسط مقدار مراد ہے اور ایک قول کے مطابق قرن سے مراد چالیس سال ہے۔ ایک قول کے مطابق اسی اور ایک قول کے مطابق قرن کی مقدار سو سال ہے امام سیوطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ قرن کو کسی مدت کیساتھ منضبط نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے قرن سے مراد صحابہ کرام ہیں جس کی مدت آپ ﷺ کی بعثت سے لے کر آخری صحابی کی وفات تک ایک سو بیس سال پر محیط ہے تابعین کا دور سو سال سے لے کر ایک سو ستر سال پر اور تبع تابعین کا دور اس کے بعد سے دو سو بیس سال تک ہے۔ اخیر دور کے اختتام پر بے تحاشا بدعات کا ظہور ہوا معتزلہ نے اپنی زبانیں کھول لیں۔ فلاسفہ نے سر اٹھایا علماء کو سخت ابتلا میں ڈالا گیا کہ وہ قرآن کو مخلوق کہیں اور حالات بدترین صورت اختیار کر گئے تب سے اب تک دین مسلسل کھٹائی میں جا رہا ہے۔

[1470]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثنا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْن ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین زمانہ میرا ہے،

[1469] صحيح البخاري ، كتاب الرقاق ، باب ما يحذر من زهرة الدنيا ، رقم : 6429، صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة ، باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ، رقم : 2533 (6469) .

[1470] صحيح مسلم ، كتاب فضائل الصحابة ، باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ، رقم : 212-533 (6472) ، السنن الكبرىٰ للنسائي : 5988 .

پھر اس کے بعد والا۔"

[1471]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنْ زَهْدَمِ الْجَرْمِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)).

ترجمة الحديث حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "میری امت کا بہترین زمانہ وہ ہے جس میں میں مبعوث ہوا، پھر اس کے بعد والا، پھر اس کے بعد والا۔"

[1472]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1473]...... ثنا أَبُو الرَّبِيعِ، ثنا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)).

ترجمة الحديث حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بہترین زمانہ میرا ہے پھر بعد والا، پھر اس کے بعد والا۔

[1474]...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1471] صحيح: التاريخ الكبير للبخاری: 188/1، المعجم الكبير للطبرانی: 233/18، رقم: 580، والحديث متفق عليه وانظر الحديث الآتی.

[1472] صحيح البخاری، كتاب الرقاق، باب ما يحذر من زهرة الدنيا، رقم: 6428، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم، رقم: 2535 (6475).

[1473] صحيح لغيره: المعجم الكبير للطبرانی: 234/18، رقم: 583، امالی المطلقة لابن حجر، ص: 56.

[1474] صحيح لغيره: سنن الترمذی، كتاب الفتن، باب ما جاء فی القرن الثالث، رقم: 2221، التاريخ الكبير لابن أبی خيثمة: 3644.

[1475]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا وَكِيعٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، ثنا هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((1473 - خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) .

ترجمة الحديث حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین زمانہ میرا، پھر اس کے بعد والا اور پھر اس کے بعد والا۔''

[1476]...... ثنا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوَلَةَ الْقُشَيْرِيِّ ، عَنْ بُرَيْدَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَيْرُ أُمَّتِي مَنْ هُمْ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَفِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَخْنَسِ ، وَعَمْرِو بْنِ السَّعْدِيِّ .

ترجمة الحديث حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر اس کے بعد والے۔'' امام ابوبکر مصنف فرماتے ہیں: اس بارے یزید بن الاخنس اور عمرو بن السعدی سے بھی روایت آتی ہیں۔

شرح علماء کا اتفاق ہے کہ تمام ادوار سے بہترین دور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دور ہے اور اس سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں ہم پیچھے ذکر کر چکے ہیں کہ جمہور کے نزدیک صحیح مذہب یہ ہے کہ ہر مسلمان جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ساعت حالت ایمان میں دیکھا ہے۔ وہ صحابی ہے اور خیر الناس والی روایت عام ہے جو تمام ادوار کو شامل ہے۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ صحابہ، انبیاء سے افضل ہیں اور نہ صحابیات مریم اور آسیہ وغیرہ ھما سے افضل ہیں۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ قرن سے بیان کیا مراد ہے اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرن سے مراد صحابہ اور ان کے بعد میں آنے والے ان کے بیٹے اور ان کے بعد آنے والے صحابہ کرام کے پوتے ہیں۔ جب کہ صحیح مذہب یہ ہے کہ آپ کے دور سے مراد صحابہ کرام، دوسرے دور سے مراد تابعین اور تیسرے دور سے مراد تبع تابعین ہیں۔ (نووی: ١٦/ ١٤)

[1475] صحيح لغيره: سنن الترمذي، كتاب الفتن، باب ما جاء في القرن الثالث، رقم: 2221 ب، مسند أحمد: 426/4، رقم: 19820، مصنف ابن أبي شيبة: 404/6، رقم: 32410.

[1476] صحيح لغيره: مسند أحمد: 357/5، رقم: 23024، مصنف ابن أبي شيبة: 405/6، رقم: 32414.

[۲۱۳]...... بَابٌ فِی قَوْلِهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ: بُعِثْتُ فِی خَیْرِ قَرْنٍ

باب: فرمان نبوی ﷺ کہ میں بہترین زمانے میں مبعوث کیا گیا ہوں

[1477]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَفَّانُ، ثنا حَمَّادٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ، عَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ)) .

ترجمة الحديث حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ''اس امت کا بہترین زمانہ وہ ہے جس میں مجھے مبعوث کیا گیا۔''

[1478]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبَهِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا مِنْهُمْ، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّالِثُ)) .

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک شخص نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! لوگوں میں سے کون سے بہترین ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میرے زمانے کے لوگ، پھر اس کے بعد والے اور پھر اس کے بعد والے۔''

[1479]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) .

ترجمة الحديث حضرت جعدہ بن ھبیرہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے بہترین زمانہ میرا ہے، پھر اس کے بعد والا، پھر اس کے بعد والا، پھر اس کے بعد والا۔''

[1480]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) .

[1477] صحيح لغيره: مسند الرویانی: 54، حلیة الاولیاء لأبی نعیم: 78/2، وانظر الحديث السابق.

[1478] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم، رقم: 2536 (6478)، مسند أحمد: 156/6، رقم: 25233، مصنف ابن أبی شيبة: 404/6، رقم: 32409.

[1479] حسن: مصنف ابن أبی شيبة: 404/6، رقم: 32408، مسند عبد بن حميد: 383.

[1480] حسن: مسند أحمد: 276/4، رقم: 18428، مصنف ابن أبی شيبة: 404/6، رقم: 32413، مسند البزار: 3245.

ترجمة الحديث حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں میں سے بہترین زمانہ میرا ہے۔''

[1481]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ شَرَاحِيلَ، عَنْ بِلَالِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ أُمَّتِكَ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((أَنَا وَأَقْرَانِي)) . قُلْنَا: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((الْقَرْنُ الثَّانِي)) . قُلْنَا: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((الْقَرْنُ الثَّالِثُ)) .

ترجمة الحديث حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت میں سے بہترین لوگ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور میرے زمانے کے لوگ۔'' ہم نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوسرا قرن۔'' ہم نے کہا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیسرا قرن۔''

[1482]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثنا أَبُو بَحْرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ زَوْجِ بِنْتِ أَبِي جَهْلٍ، عَنْ بِنْتِ أَبِي جَهْلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) .

ترجمة الحديث بنت ابی جہل سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔''

[٢١٤]...... بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [آل عمران: 110]

باب: اس آیت کی تفسیر کا بیان: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ﴾

(آل عمران: ١١٠)

[1483]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [آل عمران: 110]،

[1481] صحيح: ہشام بن عمار کی متابعت ہے۔ شرح معانی الآثار للطحاوی: 151/4، رقم: 6126، وشرح مشكل الآثار له: 2469، المعجم الكبير للطبرانی: 5460.

[1482] صحيح لغيره: المعجم الكبير للطبرانی: 258/24، رقم: 658، الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم: 3169، معرفة الصحابة لأبی نعيم: 7550.

قَالَ: الَّذِينَ هَاجَرُوا مَعَ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ .

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ . . . ﴾ (آل عمران: ۱۱۰) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

شرح: مفسر قرآن شیخ الحدیث مولنا محمد عبدہ الفلاح رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس ''خیر امت'' سے صرف مہاجرین مراد لیتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں بلکہ یہ آیت عام ہے اور تفضیل علی الانبیاء والی حدیث میں ہے۔ وَجُعِلَتْ أُمَّتِيْ خَيْرَ الْأُمَمِ کہ میری امت کو تمام امتوں سے بہتر بنایا گیا ہے اور امت کی یہ فضیلت آیت کی مذکورہ صفات کی وجہ سے ہے۔ ایک امر بالمعروف و نہی عن المنکر یعنی جہاد فی سبیل اللہ دوسری ایمان باللہ یعنی توحید خالص کا عقیدہ، ایمان باللہ میں اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں اور کتابوں پر ایمان لانا بھی داخل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور جو شخص افضل امت میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اس مذکورہ شرط کو پورا کرے۔

(اشرف الحواشی آل عمران: آیت نمبر: ۱۱۰)

[۲۱۵]...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَا تَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَآنِي

باب: فرمان رسول اللہ ﷺ کہ جب تک تم میں ایک صحابی بھی رہا تم خیر سے رہو گے

[1484]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ أَبُو الزُّبُرِ الدِّمَشْقِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ أَسْقَعَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَآنِي وَصَاحَبَنِي ، وَاللهِ لَا تَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي وَصَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِي ، وَاللهِ لَا تَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي وَصَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِي)) .

ترجمة الحديث: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس وقت تک خیر کے ساتھ رہو گے جب تک تم میں وہ شخص موجود رہا جس نے مجھے دیکھا اور میرے ساتھ رہا ہو۔ اللہ کی قسم! تم اس

[1483] حسن: السنن الكبرى للنسائى، رقم: 11006، مسند أحمد: 272/1، رقم: 2463، مصنف ابن أبى شيبة: 398/6، رقم: 32349.

[1484] صحيح: مصنف ابن أبى شيبة: 405/6، رقم: 32417، المعجم الكبير للطبرانى: 85/22، رقم: 207، ومسند الشاميين له: 799.

وقت تک خیر سے رہو گے جب تک تم میں وہ شخص موجود رہا جس نے مجھے دیکھنے والے (صحابی) کو دیکھا اور میرے ساتھ رہنے والے کے ساتھ رہا اور اللہ کی قسم! تم خیر سے رہو گے جب تک تم میں وہ شخص موجود رہا جس نے مجھے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا اور میرے ساتھ رہنے والے کے ساتھ رہنے والے کے ساتھ رہا۔"

[1485]...... ثنا الْحَوْطِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ الْيَحْصِبِيُّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ

ترجمة الحديث مذکورہ بالا کی طرح۔

[٢١٦]...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَنْ يَدْخُلَ النَّارَ مَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا وہ جہنم میں داخل نہیں ہو گا

[1486]...... ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي)).

ترجمة الحديث حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس کے لیے بشارت ہے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔"

[1487]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَنْ تَمَسَّ النَّارُ مُسْلِمًا رَأَى مَنْ رَآنِي)).

ترجمة الحديث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس شخص کو کبھی آگ نہیں چھوئے گی۔ جس نے مجھے دیکھنے والے (صحابی) کے دیکھنے والے کو دیکھا۔"

[1488]...... ثنا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، ثنا نَافِعُ بْنُ صَيْفِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ،

[1485] صحيح: التاريخ الكبير لابن أبى خيثمة: 2561، المعجم الكبير للطبرانى: 85/22، رقم: 207.

[1486] ضعيف: قتادہ اور مدلس کے سماع کی صراحت نہیں، حماد بن الجعد کی متابعت ہے۔ مسند أحمد: 248/5، رقم: 22139، صحيح ابن حبان: 7233، المعجم الكبير للطبرانى: 8009، 8010.

[1487] حسن: سنن الترمذى، كتاب المناقب، باب ما جاء فى فضل من رأى النبى ﷺ، رقم: 3858 وقال: حسن غريب، معرفة الصحابة لأبى نعيم: 38.

عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا يَدْخُلُ النَّارَ مُسْلِمٌ رَآنِي، وَلا رَأَى مَنْ رَآنِي، وَلا رَأَى مَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي)) .

ترجمة الحديث حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مسلمان جس نے مجھے دیکھا وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور نہ وہ جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا اور نہ وہ جس نے مجھے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔"

[1489]..... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي، وَطُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ)) .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس شخص کے لیے خوشخبری ہو جس نے مجھے دیکھا اور میرے ساتھ ایمان لایا۔ ان کے لیے خوشخبری اور اچھا انجام ہو۔"

[1490]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((طُوبَى لِمَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي)) .

ترجمة الحديث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کے لیے خوشخبری ہو میرے دیکھنے والے کو دیکھے۔"

[1491]..... حَدَّثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي، وَطُوبَى لِمَنْ آمَنَ بِي وَلَمْ يَرَنِي)) .

[1488] **ضعيف**: نافع بن صفی اور عبدالرحمن بن عقبہ کے حالات نہیں ملے۔ المعجم الأوسط للطبراني: 1036، والمعجم الكبير له: 357/17، رقم: 983، معرفة الصحابة لأبي نعيم: 5415 .

[1489] **ضعيف**: بقیۃ بن ولید مدلس کے سماع کی صراحت نہیں دیگر طرق بھی ضعیف ہیں۔ الاحاديث المختارة للضياء: 89/9، رقم: 71، وفيه شعبة بدل بقية فعله تصحيف والحديث في المستدرك للحاكم: 86/4، رقم: 6994، المعرفة والتاريخ للفسوي: 351/2 وسنده ضعيف .

[1490] **ضعيف جداً**: ابراہیم بن الفضل ابواسحاق راوی متروک ہے اور ابونضرہ کو امام ذہبی رحمہ اللہ نے مجہول قرار دیا ہے۔ مسند عبد بن حميد: 998، تاريخ واسط لبحشل، ص: 44، تفسير الثعلبي: 147/9 .

[1491] **ضعيف جداً**: طلحہ بن عمرو الحضرمی راوی متروک ہے۔ مسند أبي داؤد الطيالسي: 1956، مسند عبد بن حميد: 767، المجروحين لابن حبان: 489/1 .

ترجمة الحديث: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کے لیے خوشخبری ہو اور اس شخص کے لیے بھی خوشخبری ہو جس نے مجھے دیکھا تو نہیں مگر مجھ پر ایمان لایا۔'' جس نے مجھے دیکھا اور میرے ساتھ ایمان لایا۔

[1492]...... ثنا ابْنُ مُصَفَّى، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طُوبَى لِمَنْ رَآنِي)) . وَفِيهِ كَلَامٌ .

ترجمة الحديث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کے لیے خوشخبری ہو جس نے مجھے دیکھا۔'' (لیکن اس روایت میں کلام ہے)

[٢١٧]......مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أُوصِيكُمْ بِأَصْحَابِي

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی فرمان کہ میں تمہیں اپنے اصحاب کے بارے میں وصیت کرتا ہوں

[1493]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ حَمْزَةَ، ثنا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ فَقَالَ: فِي خُطْبَتِهِ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَا أَحْسِنُوا إِلَى أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) .

ترجمة الحديث: حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور خطبہ میں کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا۔ ''خبردار! میرے صحابہ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ پھر ان کے بعد والوں کے ساتھ۔ پھر ان کے بعد والوں کے ساتھ۔''

[1494]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِبَابِ الْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِينَا كَقِيَامِي فِيكُمْ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) .

ترجمة الحديث: حضرت قبیصہ بن جابر کہتے ہیں۔ ہمیں ''باب الجابیہ'' مقام پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

[1492] ضعيف جداً: سعید بن میسرۃ البکری راوی منکر الحدیث اور متہم ہے۔ مسند أحمد : 155/3، رقم : 12578، مسند أبي يعلى : 3391، عن طريق آخر وسنده ضعيف.

[1493] صحيح: السنن الكبرىٰ للنسائي : 9177، مسند أحمد : 26/1، رقم : 177، صحيح ابن حبان : 6728، والحديث في السنن الكبرىٰ للنسائي : 9178، و سنن الترمذي : 2165 من طريق آخر.

[1494] صحيح لغيره: مصنف ابن أبي شيبة : 404/6، رقم : 32412، شرح مشكل الآثار للطحاوي : 3720.

نے خطبہ دیا اور کہا کہ ہمیں اس طرح رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا: جس طرح میں تم میں کھڑا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم میرے صحابہ کے بارے اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ پھر ان کے بعد والوں کے بارے میں پھر ان کے بعد والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔''

شرح یہ حدیث صحابہ کرام کے حسن انجام پر دلالت کناں ہے۔

[۲۱۸]......بَابٌ فِي ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ: جُعِلَ عُقُوبَةَ أُمَّتِي السَّيْفُ، وَكَفَّارَتَهُمُ الْقَتْلُ

باب: امت محمدیہ کی سزا تلوار میں اور کفارہ قتل میں

[1495]...... ثنا أَبُو يَعْقُوبَ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَارُ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: ((إِنَّهُ سَيَكُونُ فِتَنٌ، فَيَكُونُ فِيهَا وَيَكُونُ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَئِنْ أَدْرَكَنَا ذَلِكَ لَنَهْلِكَنَّ. قَالَ: ((بِحَسْبِهِمُ الْقَتْلُ)).

ترجمة الحديث حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ مسجد میں ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''عنقریب فتنے ہوں گے اور وہ بہت زیادہ ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ! اگر ہم نے یہ فتنے پالیے تو ہم تو ہلاک ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: قتل انہیں کافی ہوگا۔

[1496]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا مِسْعَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَسْبُهُمْ أَوْ بِحَسْبِهِمُ الْقَتْلُ)).

ترجمة الحديث حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے لیے قتل کافی ہے۔''

[1495] حسن صحيح: مسند البزار: 1261، المعجم الكبير للطبراني: 346، والحديث في سنن أبي داؤد: 4277.

[1496] حسن صحيح: مسند أحمد: 189/1، رقم: 1647، مسند البزار: 1262.

[1497]...... ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ، ثنا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بِحَسْبِ أَصْحَابِي الْقَتْلُ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابو مالک اشجعی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھیوں کے لیے قتل کافی ہوگا۔

[٢١٩]...... بَابٌ فِي ذِكْرِ فَضْلِ قُرَيْشٍ وَمَعْرِفَةِ حَقِّهَا، وَفِي ذِكْرِ فَضْلِ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى سَائِرِ قُرَيْشٍ

باب: قریش کی فضیلت اور ان کے حق کی معرفت اور بنو ہاشم کی تمام قریش پر فضیلت

[1498]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ عُبَيْدٍ، ثنا بَهْلُولُ بْنُ الْمُوَرِّقِ الشَّامِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ، مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ لِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَلَبْتُ الْأَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَقَلَبْتُ الْأَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ بَنِي أَبٍ أَفْضَلَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

ترجمة الحديث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے حضرت جرائیل علیہ السلام نے کہا: میں نے زمین کے مشرق ومغرب کو چھان مارا۔ مجھے حضرت محمد ﷺ سے افضل کوئی آدمی نہیں ملا اور میں نے زمین کے مشرق ومغرب کو چھان مارا۔ مجھے بنو ہاشم سے افضل کسی باپ کی اولاد نہ ملی۔"

[1499]...... حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى بَنِي كِنَانَةَ مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ)).

[1497] صحيح: مسند أحمد: 472/3، رقم: 15876، مصنف ابن أبي شيبة: 476/7، رقم: 37354، المعجم الكبير للطبراني: 8196.

[1498] ضعيف: موسیٰ بن عبیدۃ ضعیف اور عمرو بن عبداللہ بن نوفل کے حالات نہیں ملے۔ المعجم الأوسط للطبراني: 6285، دلائل النبوة للبيهقي: 176/1، فضائل الصحابة لأحمد، زوائد القطيعي: 1073.

[1499] صحيح: الآحاد والمثاني للمصنف: 894 وانظر الحديث الآتي.

ترجمة الحدیث حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے بنی اسماعیل میں سے بنو کنانہ کو منتخب کیا اور بنو کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔

شرح امام نووی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں کہ ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ عرب میں کوئی قبیلہ قریش کے ہم پایہ نہیں ہے اور بنو مطلب کے سوا کوئی قبیلہ بنو ہاشم کے ہم پایہ نہیں ہے۔ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی چیز ہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے۔(نووی: ۱۵/ ۳۵)

[1500]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ ح وثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ وَاثِلَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحدیث مذکورہ بالا کی مثل۔

[1501]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ، أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّا نَسْمَعُ مِنْ قَوْمِكَ، حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ مِنْهُمْ: إِنَّمَا مَثَلُ مُحَمَّدٍ مِثْلَ نَخْلَةٍ نَبَتَتْ فِي كِبَاءٍ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ أَنَا؟)) قَالُوا: أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ. قَالَ: ((أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ)). فَمَا سَمِعْنَاهُ انْتَمَى قَبْلَهَا قَطُّ. ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقَهُ، ثُمَّ فَرَقَهُمْ فِرْقَتَيْنِ، فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ الْفِرْقَتَيْنِ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ، فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً، فَأَنَا خَيْرُكُمْ بَيْتًا، وَخَيْرُكُمْ نَفْسًا)).

ترجمة الحدیث حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ انصار نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ہم آپ کی قوم سے عجیب طرح کی باتیں سنتے ہیں حتی کہ ایک کہنے والا کہتا ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال تو اس کھجور کی مانند ہے جو کوڑا کرکٹ میں اگ پڑی؟ (نعوذ باللہ) راوی کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! میں کون ہوں؟'' لوگوں نے کہا: آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں محمد بن عبداللہ بن

[1500] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب فضل نسب النبي ﷺ، رقم: 2276 (5938)، سنن الترمذي: 3605، 3606، مسند أحمد: 107/4، رقم: 16987.

[1501] ضعيف: یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے۔ مسند أحمد: 185/4، رقم: 17517، مصنف ابن أبي شيبة: 303/6، رقم: 31639، المعجم الكبير للطبراني: 286/20، رقم: 676.

عبدالمطلب ہوں۔'' ہم نے اس سے پہلے کبھی آپ کو نسبت بیان کرتے ہوئے نہیں سنا تھا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو جب پیدا کیا تو ان کے دو گروہ بنائے اور مجھے بہترین گروہ میں پیدا کیا، پھر ان کے قبیلے بنائے اور مجھے بہترین قبیلے میں پیدا فرمایا، لہٰذا میں گھرانے اور نفس دونوں کے لحاظ سے تم میں سے بہترین ہوں۔''

شرح: رسول اللہ ﷺ، خاندان قبیلہ، گھر اور ذات کے اعتبار سے تمام انسانوں سے افضل ہیں۔

[1502]..... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَتَّةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ ﴿لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ﴾ [الزخرف: 44]، قَالَ: شَرَفٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ. وَفِي قَوْلِهِ: ﴿كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ﴾ [الأنبياء: 10] قَالَ: شَرَفُكُمْ.

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ﴿لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ﴾ (الزخرف: ٤٤) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ کا شرف اور آپ کی قوم کا شرف مراد ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿كِتَٰبًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ﴾ (الانبیاء: ١٠) کے متعلق فرمایا: ''تمہارا شرف'' مراد ہے۔

[1503]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَتْ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَلَمَّا رَآهُمُ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ، وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ، فَقَالَ: ((إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلَاءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا)).

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ اچانک بنو ہاشم کے کچھ لوگ آئے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا۔ آپ کی آنکھیں پرنم ہوگئیں اور رنگ متغیر ہوگیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ! آج آپ کا چہرہ پریشان سا ہے؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یقیناً ہمارے اہل بیت کے لیے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے بدلے آخرت کو منتخب کر لیا ہے اور میرے اہل بیت میرے بعد بڑی تکالیف، دکھ اور پریشانیاں دیکھیں گے۔''

[1502] ضعيف: سفیان ثوری مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ شعب الإيمان للبيهقي: 1331، ودلائل النبوة للبيهقي: 63/7.

[1503] ضعيف: یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے اور اس کی متابعت بھی ثابت نہیں۔ سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب خروج المهدي، رقم: 4082، مصنف ابن أبي شيبة: 327/7، رقم: 37727، مسند البزار: 1556.

[1504]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: فِيمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي قَرِيبٍ مِنْ مَاءٍ، أَتَى رِجَالٌ لَيْسَ فِيهِمْ إِلَّا قُرَشِيٌّ، قَالَ: ((لا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ صَفْحَةَ وُجُوهِ رِجَالٍ أَحْسَنَ مِنْ وُجُوهِهِمْ)).

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک چشمے کے قریب بیٹھے تھے۔ اتنے میں کچھ آدمی آئے جو سبھی قریشی تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نے ان سے بڑھ کر کسی کے چہرے خوبصورت نہیں دیکھے۔''

[1505]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا أَبِي، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَخِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، قَالَ: غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَعُودُهُ، وَعِنْدَهُ نَفَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ قَدْ أَصْبَحْتُمْ كَأَنَّ وُجُوهَكُمْ صَفَائِحُ الذَّهَبِ)).

ترجمة الحديث حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ کی عیادت کرنے گیا اور آپ کے پاس مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت بیٹھی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اے مہاجرین کی جماعت! تمہارے چہرے سونے کی مانند ہیں۔''

[1506]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، ثنا زَائِدَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ [الشورى: 23] قَالَ: ((أَنْ تَحْفَظُونِي فِي قَرَابَتِي)).

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ﴿إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ﴾ (الشوریٰ: ٢٣) کے متعلق فرمایا کہ اس کا مطلب ہے: تم میری قرابت کی حفاظت کرو گے۔

شرح قبائل قریش اور نبی ﷺ کے درمیان رشتے داری کا تعلق تھا۔ آپ کا مطلب بالکل واضح ہے کہ

[1504] ضعيف: عبید اللہ کا سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں، لہٰذا سند منقطع ہے۔ مسند أحمد: 458/1، رقم: 4380، مسند أبي يعلى: 5024، مسند الشاشي: 869.

[1505] ضعيف جداً: عبداللہ بن عبدالعزیز اللیثی ضعیف ومنکر الحدیث ہے۔ تفرد به المصنف.

[1506] تفسير سعيد بن منصور: 1906، من قول أبي مالك، المعجم الأوسط للطبراني: 2018، من طريق آخر موصولاً وسنده ضعيف، والحديث في صحيح البخاري: 3497، 4818.

میں وعظ اور تبلیغ و دعوت کی کوئی اجرت تم سے نہیں مانگتا البتہ ایک چیز کا سوال ضرور ہے کہ میرے اور تمہارے درمیان جو رشتے داری ہے اس کا لحاظ کرو۔ تم میری دعوت کو نہیں مانتے تو نہ مانو۔ تمہاری مرضی لیکن مجھے نقصان پہنچانے سے تو باز رہو۔ تم میرے دست و باز و نہیں بن سکتے تو رحم وقرابت کے ناطے مجھے ایذا تو نہ پہنچاؤ اور میرے راستے کا روڑہ تو نہ بنو تاکہ میں فریضۂ رسالت تو ادا کرسکوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کے معنی کہے ہیں کہ میرے اور تمہارے درمیان جو قرابت (رشتہ داری) ہے اسے قائم رکھو۔ (صحیح بخاری ، تفسیر سورۃ الشوریٰ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل یقیناً حسب ونسب کے اعتبار سے دنیا کی اشرف ترین آل ہے۔ اس سے محبت اس کی تعظیم و توقیر جزو ایمان ہے۔ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی احادیث میں ان کی تکریم اور حفاظت کی تاکید فرمائی ہے۔ لیکن اس آیت کا کوئی تعلق اس موضوع سے نہیں ہے۔ جیسا کہ شیعہ حضرات کھینچا تانی کر کے اس آیت کو آل محمد کی محبت کے ساتھ جوڑتے ہیں اور پھر آل کو بھی انہوں نے محدود کر دیا ہے حضرت علی و حضرت فاطمہ اور حسین تک محبت کا مفہوم بھی ان کے نزدیک یہ ہے کہ انہیں معصوم اور الوہی صفات سے متصف مانا جائے علاوہ ازیں کفار مکہ سے گھرانے کی محبت کا سوال بطور اجرت تبلیغ نہایت عجیب بات ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع سے فروتر ہے۔ پھر یہ آیت اور سورت مکی ہے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ابھی عقد زواج بھی قائم نہیں ہوا تھا۔ یعنی ابھی وہ گھرانہ معرض وجود میں ہی نہیں آیا تھا۔ جس کی خودساختہ محبت کا اثبات اس آیت سے کیا جاتا ہے۔ (تفسیر احسن البیان)

[۲۲۰]...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللّٰهُ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ جو شخص قریش کو ذلیل کرنا چاہے اسے اللہ تعالیٰ ذلیل کریں گے

[1507]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللّٰهُ)) .

ترجمة الحديث حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قریش کو ذلیل کرنا چاہے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل وخوار کریں گے۔''

[1507] حسن: ابن شہاب کے سماع کی صراحت مسند احمد میں ہے اور باقی سند حسن ہے۔ سنن الترمذی، كتاب المناقب، باب فی فضل الأنصار و قريش، رقم: 3905 وقال: حسن غريب، مسند أحمد: 171/1، رقم: 1473، مسند أبی يعلى: 775.

[1508]...... ثنا أَبُو بكرٍ ، ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[1509]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ مُوسَى يَقُولُ: ثنا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ: قَالَ أَبِي: يَا بُنَيَّ إِنْ وُلِّيتَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَأَكْرِمْ قُرَيْشًا ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَهَانَ قُرَيْشًا أَهَانَهُ اللهُ)) .

ترجمة الحديث: حضرت عمرو بن عثمان کہتے ہیں: میرے باپ نے کہا: اے میرے بیٹے !اگر تمہیں لوگوں کے معاملات کا والی بنایا جائے تو قریش کی عزت کرنا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''جو شخص قریش کو ذلیل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کریں گے۔''

[1510]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ ثنا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ((مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللهُ)) .

ترجمة الحديث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قریش کو ذلیل کرنا چاہے گا، اسے خود اللہ تعالیٰ ذلیل کریں گے۔''

شرح: امام مناوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ فرمان دھمکی اور ڈراوے کے طور پر ہے تاکہ قریش کی ایذا رسائی سے باز رہا جائے ورنہ اللہ تعالیٰ کا حکم جو عدل کے متقاضی وہ یہ ہے کہ وہ محض ارادے پر سزا نہیں دینا۔

(تحفة الاحوذی: ۱۰/ ۹۲۷۹)

[1508] **حسن:** مصنف ابن أبی شيبة : 402/6، رقم : 32392، المستدرك للحاكم : 74/4، رقم : 6957.

[1509] **ضعيف:** عبید اللہ بن عمر بن موسیٰ راوی ضعیف ہے۔ تاہم مرفوع حصہ حسن لغیرہ ہے۔ مسند أحمد : 64/1، رقم : 460، مسند البزار : 373، صحيح ابن حبان : 6269.

[1510] **حسن لغيره:** مسند البزار : 7199، معجم ابن الأعرابی : 1120، المعجم الكبير للطبرانی : 752.

[۲۲۱] ...... بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قُرَيْشٌ أَهْلُ صِدْقٍ وَأَمَانَةٍ

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ قریش اہلِ صدق اور امانت دار ہیں

[1511] ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ قُرَيْشًا أَهْلُ صِدْقٍ وَأَمَانَةٍ، مَنْ بَغَاهُمُ الْعَوَاثِرَ أَكَبَّهُ اللَّهُ لِوَجْهِهِ)).

ترجمة الحديث: اسماعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ اپنے باپ اور دادے سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک قریش صداقت اور امانت والے ہیں۔ جو شخص ان کے ساتھ بدی کرنا چاہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اوندھا منہ کر دیں گے۔''

[۲۲۲] بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِلرَّجُلِ مِنْ قُرَيْشٍ قُوَّةَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ اکیلے قریشی میں دو آدمیوں جتنی قوت ہے

[1512]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لِلْقُرَشِيِّ مِثْلُ قُوَّةِ الرَّجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ)). قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ: مَا عَنَى بِذَلِكَ؟ قَالَ: فِي نُبْلِ الرَّأْيِ.

ترجمة الحديث: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک قریشی میں دو آدمیوں جتنی قوت ہوتا ہے۔'' امام زہری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا: عمدہ رائے کے حوالے سے۔

[1513]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَخِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ

[1511] حسن: سفیان ثوری کی متابعت ہے اور اسماعیل بن عبید راوی حسن الحدیث ہے۔ مسند أحمد: 340/4، رقم: 18993، مصنف ابن أبي شيبة: 402/6، رقم: 32383، الأدب المفرد للبخاري: 75.

[1512] ضعيف: زہری مدلس کے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ مسند أحمد: 81/4، رقم: 16742، مصنف ابن أبي شيبة: 402/6، رقم: 32385، مسند أبي يعلى: 7400.

غَزْوَانَ. وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا وَإِنَّ قُوَّةَ الرَّجُلِ مِنْ قُرَيْشٍ مِثْلُ قُوَّةِ الرَّجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ)).

ترجمة الحديث: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبر دار! ایک قریشی میں باقی آدمیوں میں کی بنسبت دو آدمیوں جتنی قوت ہوتی ہے۔''

[۲۲۳] ...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ خیر اور شر میں سبھی لوگ قریش کے تابع ہیں

[1514]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)).

ترجمة الحديث: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ خیر و شر میں قریش کے تابع ہیں۔''

[1515]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الْأَمْرِ، خِيَارُهُمْ تَبَعٌ لِخِيَارِهِمْ، وَشِرَارُهُمْ تَبَعٌ لِشِرَارِهِمْ)).

ترجمة الحديث: حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس حکومت کے معاملے میں سبھی لوگ قریش کے تابع ہیں۔ ان کے بہترین لوگ بہترین لوگوں کے اور ان کے شریر لوگ شریر لوگوں کے تابع ہیں۔

شرح: ان احادیث میں واضح دلیل ہے کہ خلافت قریش کے ساتھ مختص ہے۔ خلافت کا انعقاد ان کے سوا کسی شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔ اسی پر صحابہ اور مابعد کا اجماع ہے۔ (نووی: ۱۲/ ۱۹۹)

[1516]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَخِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ

[1513] ضعيف: عبداللہ بن عبدالعزیز اللیثی راوی منکر الحدیث ہے۔ تفرد به للمصنف وانظر الحديث السابق.

[1514] صحيح: مصنف ابن أبي شيبة: 402/6، رقم: 32382، مسند أحمد: 379/3، رقم: 15050، والحديث في صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب الناس تبع لقريش، رقم: 1819 (4703) من طريق آخر.

[1515] مصنف ابن أبي شيبة: 402/6، رقم: 32384، مسند أحمد: 2/، رقم: 7556، من هذا الطريق عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ وهو الصواب كما تقدم برقم: 1128.

[1516] ضعيف جداً: تفرد به المصنف- وانظر: 1509.

عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلا وَإِنَّ مُؤْمِنَ النَّاسِ تَبَعٌ لِمُؤْمِنِ قُرَيْشٍ، أَلا وَإِنَّ فَاجِرَهُمْ تَبَعٌ لِفَاجِرِهِمْ)).

ترجمة الحديث حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار مومن لوگ قریشی مومن کے تابع ہیں اور فاجر لوگ، قریشی فاجر کے تابع ہیں۔“

[1517]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قُرَيْشٌ أَئِمَّةُ الْعَرَبِ: أَبْرَارُهَا أَئِمَّةُ أَبْرَارِهَا، وَفُجَّارُهَا أَئِمَّةُ فُجَّارِهَا، وَلِكُلٍّ حَقٌّ فَأَدُّوا إِلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ.

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریش عرب کے سردار ہیں۔ نیکوں کے لیے نیک قریشی سردار ہیں اور فاجر لوگوں کے فاجر قریشی سردار ہیں اور ہر ایک کا حق ہے۔ تم ہر صاحب حق کا، حق ادا کرو۔

[1518]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا قَبِيصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُرَيْشٌ أَئِمَّةُ الْعَرَبِ: أَبْرَارُهَا أَئِمَّةُ أَبْرَارِهَا، وَفُجَّارُهَا أَئِمَّةُ فُجَّارِهَا.

ترجمة الحديث حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریش تمام عرب کے سردار ہیں۔ ان میں سے نیک لوگ، نیکوں کے سردار ہیں اور ان میں سے فاجر لوگ، فاجروں کے سردار ہیں۔

[٢٢٤]...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: تَعَلَّمُوا مِنْ قُرَيْشٍ وَلَا تُعَلِّمُوهَا

باب: قریش سے سیکھو انہیں مت سکھاؤ

[1519]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَعَلَّمُوا مِنْ قُرَيْشٍ وَلَا تُعَلِّمُوهَا)).

ترجمة الحديث حضرت سہل ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم قریش سے سیکھو،

[1517] **اسنادہ حسن موقوفاً و مرفوعاً**: مصنف ابن أبي شيبة: 403/6، رقم: 32394 موقوفاً، مسند البزار: 759، المعجم الأوسط للطبراني: 3521، مرفوعاً.

[1518] **حسن لغيره**: مصنف ابن أبي شيبة: 403/6، رقم: 32393.

[1519] **ضعيف**: ابن شہاب زہری کا سیدنا سہل رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے لہٰذا سند مرسل و منقطع ہے۔ مصنف ابن أبي شيبة: 402/6، رقم: 32386، والحديث في السنن الواردة في الفتن للداني: 206 عن الزهري مرسلاً.

انہیں نہ سکھاؤ۔"

[1520]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا أَبِی، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَعَلَّمُوا مِنْ قُرَيْشٍ وَلا تُعَلِّمُوهَا)).

ترجمة الحديث: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قریش سے سیکھو، انہیں مت سکھلاؤ۔"

[1521]...... ثنا يَعْقُوبُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ أَبِی عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ لا تُعَلِّمُوا قُرَيْشًا وَتَعَلَّمُوا مِنْهَا، فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ))، يَعْنِی قُرَيْشًا.

ترجمة الحديث: حضرت جبیر مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! تم قریش کو نہ سکھاؤ۔ بلکہ تم ان سے سیکھو۔ کیونکہ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں، یعنی قریش۔"

شرح: قریش رائے اور ذہانت کے اعتبار سے دوسرے لوگوں سے فائق ہیں۔ سو ان سے تعلیم حاصل کی جائے اور ان کی عظمت اور خاندانی علم کی بنا پر ان سے سیکھا ہی جائے۔

[1522]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَعَلَّمُوا مِنْ قُرَيْشٍ وَلا تُعَلِّمُوهَا)).

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم قریش سے سیکھو۔ انہیں نہ سکھاؤ۔"

[1520] ضعيف جداً: عبداللہ بن عبدالعزیز اللیثی راوی متروک ومنکر الحدیث ہے۔ تفرد به المصنف.

[1521] ضعيف: مطلب بن عبداللہ کا سیدنا جبیر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے لہٰذا سند منقطع ہے۔ المدخل الى السنن الكبرىٰ للبيهقى: 42 ورواه الحاكم كما فى اتحاف الخسرة للبوصيرى: 6939.

[1522] ضعيف: ابومعشر نجیح بن عبدالرحمٰن راوی ضعیف ومختلط ہے۔ المعجم الكبير للطبرانى كما فى إتحاف الخيرة للبوصيرى: 6939، وجامع المسانيد: 6501.

[1523]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَدِّمُوا قُرَيْشًا وَلَا تَقَدَّمُوهَا)).

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم قریش کو مقدم رکھو، انہیں مؤخر نہ کرو۔“

[1524]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَدِّمُوا قُرَيْشًا وَلَا تَقَدَّمُوهَا)).

ترجمة الحديث: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم قریش کو مقدم کرو ان سے مقدم نہ ہو۔“

[1525]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَدِّمُوا قُرَيْشًا وَلَا تَقَدَّمُوهَا)).

ترجمة الحديث: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم قریش کو آگے رکھو، انہیں پیچھے نہ رہنے دو۔“

[1526]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَقَدَّمُوا قُرَيْشًا فَتَهْلِكُوا، وَلَا تَخَلَّفُوا عَنْهَا فَتَضِلُّوا)).

ترجمة الحديث: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے لوگو! تم قریش کو

[1523] ضعيف: ابومعشر نجیح راوی ضعیف ومختلط ہے۔ المعجم الكبير للطبراني كما في جامع المسانيد لابن كثير: 6501.

[1524] ضعيف جداً: تفرد به المصنف، وانظر: 1020.

[1525] ضعيف: سند مرسل ہے۔ مصنف ابن أبي شيبة: 402/6، رقم: 32386 والحديث في مصنف عبد الرزاق: 19893، المدخل للبيهقي: 38، من طريق الزهري عن أبي بكر بن سليمان بن أبي حثمة مرسلاً وانظر ما تقدم برقم: 1519.

[1526] ضعيف: سند منقطع ہے۔ المدخل للبيهقي: 43.

پیچھے نہ پھینکو۔تم ہلاک ہو جاؤ گے اور ان سے پیچھے نہ ہٹو ورنہ تم گمراہ ہو جاؤ گے۔''

[۲۲۵] ...... بَابٌ فِي فَضْلِ عَالِمِ قُرَيْشٍ

باب: قریش کے عالم کی فضیلت

[1527] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنِ الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ - قَالَ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ - قَالَ: ((لَا تَسُبُّوا قُرَيْشًا، فَإِنَّ عِلْمَ عَالِمِهَا يَمْلَأُ الْأَرْضَ عِلْمًا)) .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم قریش کو مت گالی دو۔ کیونکہ ان کے عالم کا علم تمام زمین کو علم سے بھر دے گا۔

شرح اللہ تعالیٰ کے ہاں قریش کی عزت وتوقیر ہے۔ لہٰذا ان کی عظمت فضیلت کا لحاظ رکھتے ان کی شان میں نازیبا الفاظ بیان نہ کیے جائیں بلکہ ان کے تقدس کی خاطر ان کی عزت افزائی کی جائے۔

[1528]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ اهْدِ قُرَيْشًا، فَإِنَّ عِلْمَ عَالِمِهَا يَمْلَأُ طِبَاقَ الْأَرْضِ)) .

ترجمة الحديث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! قریش کو ہدایت دے۔ کیونکہ ان کے عالم کا علم زمین کی طبقات کو بھر دے گا۔''

[1529]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي حَيَّه، مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الدِّينُ وَاصِبًا مَا بَقِيَ مِنْ قُرَيْشٍ عِشْرُونَ رَجُلًا)) .

[1527] ضعیف جداً: نضر بن حمید راوی متروک ہے۔ المعجم الكبير للطبرانی : 10111، مسند الطیالسی : 307، مسند الشاشی : 5137.

[1528] **ضعیف**: عبدالعزیز بن عبیداللہ بن حمزہ راوی ضعیف ہے۔ مناقب الشافعی للبیهقی : 27/1، تاریخ بغداد للخطیب : 38/2، 39.

[1529] **ضعیف جداً**: ابراہیم بن أبی یحیٰی راوی ضعیف ومنکر الحدیث ہے۔ الفتن لنعیم بن حماد : 1224، مسند البزار : 5186، الضعفاء الكبير للعقيلی : 71/1.

ترجمة الحدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین ہمیشہ درست رہے گا جب تک بیس قریشی بھی باقی رہیں گے۔''

[1530]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَبْعَدَهُ اللهُ كَانَ يُبْغِضُ قُرَيْشًا)).

ترجمة الحدیث حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص قتل ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اسے دفع کرے کیونکہ وہ قریش سے بغض رکھتا تھا۔''

[۲۲۶]...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ کسی قریشی کو باندھ کر نہ قتل کیا جائے گا

[1531]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ)).

ترجمة الحدیث حضرت عبداللہ بن مطیع بن الاسود اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فتح مکہ والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''کسی قریشی کو آج کے بعد باندھ کر نہ قتل کیا جائے۔''

شرح اس کا مفہوم یہ ہے کہ فتح مکہ کے بعد تمام قریشی مسلمان ہو جائیں گے اور ان میں سے کوئی شخص مرتد نہیں ہوگا۔ جیسے آپ کی وفات کے بعد لوگ مرتد ہو گئے تھے اور ان سے لڑائیاں ہوئیں اور انہیں باندھ کر قتل کیا گیا تھا۔ یہ مراد نہیں ہے کہ انہیں ظلماً باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔ اس لیے کہ بلاشبہ قریش پر ایسا وقت گزرا تھا جو سب کو معلوم ہے۔ (نووی: ۱۲/ ۱۳۳)

[1530] ضعيف منقطع: جبیر بن أبی صالح راوی مجہول ہے نیز سند منقطع ہے، اس کے شواہد بھی ضعیف ہیں۔ مصنف ابن أبي شيبة: 403/6، رقم: 32399، مسند البزار: 1183.

[1531] صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب لا يقتل قرشى صبرا بعد الفتح، رقم: 1782 (4627)، مسند أحمد: 412/3، رقم: 15407، مصنف ابن أبي شيبة: 403/6، رقم: 32398.

[٢٢٧]...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْلا أَنْ تَبْطَرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا بِمَا لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ اگر قریش (شک نہ کریں تو میں بتاؤں کہ قریش کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام و مرتبہ ہے؟

[1532]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ ، قَالَ: ارْتَقَى مُعَاوِيَةُ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْلا أَنْ تَبْطَرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا بِمَا لِخِيَارِهَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)) .

ترجمۃ الحدیث حضرت زید بن ابی عتاب کہتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر قریشی تکبر نہ کریں تو میں انہیں خبر دوں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کے بہترین لوگوں کے لیے رکھا ہے۔''

شرح ان احادیث کی رو سے اللہ کے ہاں قریش کا خاص مقام ہے جس سے دیگر لوگ محروم ہیں۔

[1533]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو ، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْلا أَنْ تَبْطَرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِي عِنْدَ اللّٰهِ)) .

ترجمۃ الحدیث حضرت جبیر مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر قریشی تکبر نہ کریں تو انہیں میں ضرور خبر دیتا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لیے مرتبہ و مقام ہے۔''

[1534]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَوْلا أَنْ تَطْغَى قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا بِمَا لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ)) .

[1532] صحيح: عبداللہ بن بشر المدنی جلیس ابن ابی ذئب کو ابن معین وغیرہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔ مسند أحمد : 101/4 ، رقم : 16928 ، مصنف ابن أبی شيبة : 402/6 ، رقم : 32387 ، تعليق التعليق لابن حجر : 482/4 ، وقال : صحيح متصل ورجاله ثقا .

[1533] صحيح لغيره: المدخل للبيهقى : 43 ، مسند الفردوس للديلمى : 8166 .

[1534] صحيح لغيره: مسند اسحاق : 924 ، مسند الحارث ، زوائد : 387 ، والحديث فى مسند أبى يعلى : 2662 .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر قریش سرکشی نہ کریں۔تو میں انہیں ضرور خبر دیتا۔ جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لیے مقام و مرتبہ ہے۔''

[1535]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ قَتَادَةَ الظَّفَرِيَّ وَقَعَ فِي قُرَيْشٍ، فَكَأَنَّهُ نَالَ مِنْهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَهْ يَا قَتَادَةُ لا تَسُبَّنَّ قُرَيْشًا، فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ تَرَى فِيهِمْ رِجَالًا، أَوْ يَأْتِي مِنْهُمْ رِجَالٌ فَتَزْدَرِي عَمَلَكَ مَعَ أَعْمَالِهِمْ، أَوْ فِعْلَكَ مَعَ أَفْعَالِهِمْ، لَوْلا أَنْ تَبْطَرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا بِمَا لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ)) . قَالَ يَزِيدُ: فَسَمِعَنِي حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَسْلَمَ، وَأَنَا أُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، مِثْلَ ذَلِكَ .

﴿ترجمة الحديث﴾ محمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ قتادہ الظفری نے قریش کو برا بھلا کہا اور اس نے ان کی گویا توہین کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے قتادہ! رک جا۔قریش کو گالی نہ دے۔کیونکہ عنقریب تم ان میں ایسے آدمیوں کو دیکھو گے کہ تم اپنے عمل یا فعل کو ان کے عمل کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے۔اگر قریش تکبر نہ کریں تو میں انہیں خبر دیتا جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لیے مقام ہے۔'' راوی کہتے ہیں: حفص بن عبداللہ بن اسلم نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو اس نے کہا: مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے اپنے باپ اور دادا سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

[٢٢٨] ...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ

باب: نبی ﷺ کا فرمان کہ اونٹ پر سوار ہونے والی بہترین عورتیں قریش کی ہیں

[1536]...... ثنا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ النُّمَيْرِيُّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ: أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے

[1535] حسن موصول: سند حسن ہے اور ابو عاصم بن عمر بن قتادہ راوی حسن الحدیث ہے۔ مسند أحمد: 384/6، رقم: 27158، مسند البزار، كشف الأستار: 2787، المعجم الكبير للطبراني: 6/19، رقم: 10.

[1536] صحيح البخاري، كتاب أحاديث الانبياء، باب قوله تعالىٰ (اذ قالت الملائكة يا مريم)، رقم: 3434، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل نساء قريش، رقم: 2527 (6458)، المعجم الأوسط للطبراني: 4211.

سنا: ''اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں قریش کی عورتیں بہترین ہیں، بچے پر زیادہ شفقت کرنے والی اور خاوند کے مال کی زیادہ حفاظت کرنے والی۔''

[1537]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث: مذکورہ بالا کی مثل۔

[1538]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى بَعْلٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ، وَلَوْ عَلِمْتُ أَنَّ مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ رَكِبَتْ بَعِيرًا لَمَا فَضَّلْتُ عَلَيْهَا أَحَدًا)).

ترجمة الحديث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریش کی عورتیں ان میں بہترین ہیں۔ جو اونٹوں پر سواری کرتی ہیں۔ یہ بچے کی نگہداشت بھی زیادہ کرتی ہیں اور خاوند کا بہت زیادہ خیال رکھتی ہیں اور اگر مجھے معلوم ہوتا کہ مریم بنت عمران اونٹ پر سوار ہوئی ہیں تو میں ان پر کسی کو فضیلت نہ دیتا۔''

شرح: اس حدیث میں قریشی عورت کی فضیلت اور درج ذیل خصائل کی فضیلت کا بیان ہے۔: اولاد پر شفقت کرنا ان کی اچھی تربیت کرنا اور جب وہ یتیم ہو جائیں تو ان کی نگہبانی کرنا اسی طرح خاوند کے مال امانت کا خیال رکھنا اور حسن تدبیر سے گھر کا نان ونفقہ چلانا۔ (نووری: ١٦/ ٧٩)

[1539]...... حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِشَبَابِ قُرَيْشٍ: ((احْفَظُوا فُرُوجَكُمْ. أَلَا مَنْ حَفِظَ اللَّهُ لَهُ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ)).

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قریش کے نوجوانوں کو فرمایا: ''تم اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ خبردار! جس کی شرمگاہ کی اللہ حفاظت کرے اس کے لیے جنت ہے۔''

شرح: اس حدیث میں قریشی نوجوانوں کے لیے بالخصوص اور دیگر روایات میں تمام نوجوانوں کے لیے

[1537] صحيح: السنن الكبرىٰ للنسائي: 9085، مسند الشاميين للطبراني: 1728.

[1538] حسن صحيح: مصنف ابن أبي شيبة: 403/6، رقم: 32401، مسند البزار: 7960.

[1539] حسن لغيره: سعید الجریری مختلط ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 12776، والمعجم الأوسط له: 6850، المستدرك للحاكم: 358/4، رقم: 8062، وللحديث شواهد.

بالعموم زنا کاری سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ نیز عفت و پاکدامنی کا انجام جنت ٹھہرا ہے۔

[1540]...... ثنـا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا زاجرُ بْنُ الصَّلْتِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَا شَبَابَ قُرَيْشٍ لا تَزْنُوا، مَنْ سَلِمَ لَهُ شَبَابُهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

ترجمة الحديث حضرت شداد ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے قریش کی جماعت !تم زنا نہ کرو۔ جس نے اپنی جوانی بچالی۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

[۲۲۹] ...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: أَسْرَعُ النَّاسِ فَنَاءً قُرَيْشٌ

باب نبی ﷺ سے مروی ہے کہ قریش سب سے جلد ختم ہو جائیں گے

[1541]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى التَّيْمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمِّهِ عُمَرَ، عَنِ ابْنٍ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يُوجَدَ النَّعْلُ بِالْقُمَامَةِ يُقَالُ: كَأَنَّهَا نَعْلُ قُرَشِيٍّ.

ترجمة الحديث حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات نہیں ختم ہوں گے حتیٰ کہ ''مقامہ'' جگہ پر ایک جوتا پایا جائے گا۔ کہا جائے گا: گویا وہ قریشی کا جوتا ہے۔''

[۲۳۰] ...... بَابُ مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ قَالَ: سَتُفْنِيهِمُ الْمَنَايَا

باب: نبی ﷺ سے مروی فرمان کہ قریش کو عنقریب موت فنا کر دے گی

[1542]...... ثنـا أَبُو الرَّبِيعِ، ثنـا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْعَرَبِ أَسْرَعُ فَنَاءً؟ قَالَ: ((قَوْمُكِ)). قَالَتْ: قُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((يَسْتَجْلِبُهُمُ الْمَوْتُ، وَيَنْفَسُهُمْ عَلَى النَّاسِ)).

ترجمة الحديث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ! عرب میں سے کون

[1540] **ضعيف**: سند میں انقطاع ہے۔ مسند أبي يعلى: 1427.

[1541] **ضعيف**: سند میں راوی مجہول ہیں، اس میں شواہد بھی ضعیف ہیں۔ الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم: 2115، معجم الصحابة لابن قانع: 344/1، المعجم الكبير للطبراني كما في مجمع الزوائد: 12477.

[1542] **حسن لغيره**: مسند اسحاق: 1806، والحديث في مسند أحمد: 90/6، رقم: 90/6، رقم: 24596، بسند حسن.

لوگ سب سے پہلے ختم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''تیری قوم۔'' میں نے کہا: وہ کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں موت کھینچ لے گی اور لوگوں کا حسد کرنا انہیں ختم کردے گا۔''

[۲۳۱] ...... بَابُ ذِكْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِقُرَيْشٍ: أَنْ يَزِيدَهُمْ نَوَالًا

باب: فرمان رسول ﷺ کہ اللہ قریش کو عطیہ زیادہ دے

[1543]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا، فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا)).

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اللہ تو نے قریش کے پہلوں کو سزا دی تو ان کے آخری لوگوں کو بہت زیادہ انعام دے۔''

[1544]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ

ترجمة الحديث: .... مذکورہ بالا کی مثل۔

[1545]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا النَّضْرُ بْنُ حُمَيْدٍ الْكِنْدِيُّ، عَنِ الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - قَالَ: وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ - قَالَ: ((لَا تَسُبُّوا قُرَيْشًا، فَإِنَّ عِلْمَ عَالِمِهَا يَمْلَأُ الْأَرْضَ عِلْمًا. اللَّهُمَّ كَمَا أَذَقْتَ أَوَّلَهَا نَكَالًا، فَأَذِقْ آخِرَهَا نَوَالًا)).

ترجمة الحديث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:''تم قریش کو گالی نہ دو۔ کیونکہ ان کے عالم کا علم تمام روئے زمین کو بھر دے گا۔'' اے اللہ جس طرح تو نے پہلے قریشیوں کو سزا دی تو بعد والوں کو انعام دے۔''

[1543] حسن: اعمش کے سماع کی صراحت مسند احمد میں ہے۔ سنن الترمذی، کتاب المناقب باب فی فضل الأنصار و قریش، رقم: 3908، وقال: حسن صحیح غریب، مسند أحمد: 242/1، رقم: 2170، جزء محمد بن عاصم الثقفی: 31.

[1544] حسن لغیرہ: انظر الحدیث السابق.

[1545] ضعیف جداً: المعجم الکبیر للطبرانی: 10111، مسند الطیالسی: 307 وتقدم برقم: 1522.

[1546]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَذَقْتَ أَوَّلَهُمْ نَكَالًا، فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا)).

ترجمة الحديث ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو نے پہلے قریشیوں کو سزا دی تو ان کے آخری لوگوں کو انعام دے۔

[1547]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَحِبُّوا قُرَيْشًا، فَإِنَّ مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ)).

ترجمة الحديث ......حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریش سے محبت کرو کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اللہ اس سے محبت کرے گا۔''

[1548]...... ثنا يَعْقُوبُ، ثنا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، ثنا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، إِنَّكُمُ الْوُلَاةُ مِنْ بَعْدِي، ﴿وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُم مُسْلِمُونَ، وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا﴾ [آل عمران: 103] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

ترجمة الحديث حضرت کثیر بن عبداللہ اپنے باپ اور دادے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قریش کی جماعت تم میرے بعد والی ہو۔ تمہیں مسلمان ہونے کی حالت میں موت آئے ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا﴾ (آل عمران: ۱۰۳) تم سب مل کر اس کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو۔''

[1549]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ،

[1546] ...... طلحہ بن عمرو المکی راوی متروک الحدیث ہے اس کے شواہد ہیں۔ أخبار مكة للفاكهي: 489، مسند الحارث، زوائد: 387، والحديث في مسند أبي يعلى: 2662.

[1547] ضعيف: عبدالمہیمن بن عباس راوی ضعیف ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 5709، جزء ابن عرفة: 92، شعب الإيمان للبيهقي: 1497.

[1548] ضعيف: کثیر بن عبداللہ المزنی راوی ضعیف ہے۔ مصنف ابن أبي شيبة كما في اتحاف الخيرة للبوصيري: 4146، المعجم الكبير للطبراني: 12/17، رقم: 2، كما في جامع المسانيد: 8420.

[1549] ضعيف: یہ روایت اسماعیل نے مجالد سے روایت کی ہے اور وہ ضعیف ہے نیز اسماعیل مدلس سے سماع کی صراحت نہیں ہے۔ مسند أحمد: 428/3، رقم: 15536، مصنف ابن أبي شيبة: 325/7، رقم: 37717، صحيح ابن حبان: 4585.

عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((انْظُرُوا قُرَيْشًا وَاسْمَعُوا قَوْلَهُمْ، وَذَرُوا فِعْلَهُمْ)) .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم قریش کو دیکھو، اور ان کی بات سنو اور ان کے فعل کو چھوڑ دو۔''

[1550]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فَالْحَقُّ فِي مُضَرَ)) .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جب لوگ کسی مسئلے کے بارے اختلاف کریں۔تو مضر قبیلے کے پاس حق بات ہوگی۔''

[٢٣٢] ...... بَابُ مَا ذُكِرَ فِي لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ

باب: سورۃ قریش کی تفسیر

[1551]...... حَدَّثَنَا أُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ﴿لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ﴾ [قريش: 1] قَالَ: نِعْمَتِي عَلَى قُرَيْشٍ . ﴿إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ﴾ [قريش: 2] ، كَانُوا يَصِيفُونَ بِالطَّائِفِ وَيُشْتُونَ بِمَكَّةَ . ﴿فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ﴾ [قريش: 3] ، قَالَ: الْكَعْبَةُ . ﴿الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ ، وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ﴾ [قريش: 4] ، قَالَ: الْجُذَامُ .

﴿ترجمة الحديث﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ''سورۃ القریش'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ﴾ کا مطلب ہے قریش پر میری نعمتوں کے سبب۔ ﴿اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ﴾ وہ گرمیوں کو طائف جاتے اور سردیوں میں مکہ رہتے۔ ﴿فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ﴾ اس گھر سے مراد ''کعبہ'' ہے ﴿الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ڏ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾ فرمایا: جذام سے۔

[1550] ضعيف: عبداللہ بن المؤمل راوی ضعیف ہے۔ مصنف ابن أبي شيبة : 412/6، رقم : 32487، مسند أبي يعلى : 2519، المعجم الكبير للطبراني : 11418 .

[1551] حسن: السنن الكبرىٰ للنسائي : 11635 ، أخبار اصبهان لأبي نعيم : 358/1، تفسير ابن جرير : 648/24، الأحاديث المختارة للضياء : 125/10، رقم : 126 .

[۲۳۳] ...... بَابٌ فِي فَضَائِلِ أَهْلِ الْبَيْتِ

باب: اہل بیت کے فضائل

اہل بیت: اہل بیت سے مراد وہ ہیں۔ جن پر زکوٰۃ حرام ہے۔ یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی بیویاں بھی اہل بیت میں شامل ہیں جیسا کہ متعدد قرآنی آیات اس کی گواہی دیتی ہیں۔

[1552]...... ثنا ابْنُ كَاسِبٍ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، مَوْلَى بَنِي أَسَدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: أَنْ يُثَبِّتَ قَائِمَكُمْ ، وَيَهْدِيَ ضَالَّكُمْ ، وَأَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ ، وَأَنْ يَجْعَلَكُمْ جُودًا رُحَمَاءَ ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَّ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلَّى وَقَامَ ، ثُمَّ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يُنْقِصُ أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ، دَخَلَ النَّارَ .

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بنی عبدالمطلب! میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں کہ تمہارے کھڑے ہونے والے کو وہ ثابت قدم کرے اور تمہارے گمراہ کو وہ ہدایت دے اور تمہارے جاہل کو وہ تعلیم دے اور تمہیں سخی، مہربان اور محنت کرنے والا بنا دے۔ اگر ایک شخص حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور قیام کرے لیکن وہ اہل بیت کی تنقیص کرنے والا ہو۔ تو وہ جہنم میں جائے گا۔''

[1553]...... ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ، ثنا أَبِي ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ إِلَّا فِي هَذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ ، هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ فِي الْعَرَبِ ، وَأَقْرَبُ فِي الْعَرَبِ مِنَ الْعَرَبِ ، أَلَا لَا تَقَدَّمُوا قُرَيْشًا)) .

ترجمة الحديث حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! یہ خلافت کا معاملہ قریش کے علاوہ کسی دوسرے قبیلے میں نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وہ اوسط العرب ہیں اور تمام عربوں سے، عرب کے وہ

[1552] ضعيف: اسماعیل بن ابی ادریس اور اس کے والد کا تفرد ہے۔ بقول امام احمد رحمہ اللہ یہ روایت منکر ہے۔ المعجم الكبير للطبراني: 11412، المستدرك للحاكم: 148/3، رقم: 4712، جزء أبي عروبة الحراني: 41.

[1553] ضعيف: عبداللہ بن عبدالعزیز اللیثی راوی ضعیف ہے۔ تفرد به المصنف .

زیادہ قریب ہیں۔ خبردار! قریش سے مقدم نہ ہونا۔

[1554]...... ثنا أَبُو بكرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الرُّكَيْنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، يَرْفَعُهُ، قَالَ: إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمُ الْخَلِيفَتَيْنِ بَعْدِي: كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي، إِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

توجمة الحديث: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''میں تم میں اپنے بعد دو نائب چھوڑ چلا ہوں: (۱) کتاب اللہ (۲) میرا خاندان اور یہ دونوں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض کوثر پر اکٹھے آئیں گے۔''

[1555]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الرُّكَيْنِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِي: كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

توجمة الحديث: حضرت زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم میں اپنے بعد دو نائب چھوڑ چلا ہوں: کتاب اللہ اور میرے اہل بیت اور یہ ہرگز جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔''

[1556]...... حَدَّثَنَا أَبُو بكرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ عُقْبَةَ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: يَا زَيْدُ، لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ، رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ، وَغَزَوْتَ مَعَهُ. حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْهُ. قَالَ: قَالَ زَيْدٌ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَخَطَبَنَا بِمَا يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَرَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنْتَظِرُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولٌ مِنْ رَبِّي فَأُجِيبُ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ، فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ، فَاسْتَمْسِكُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَخُذُوا بِهِ، فَرَغَّبَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَحَثَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَهْلُ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي)) ثَلَاثًا.

[1554] ضعيف: شریک قاضی ضعیف ہے۔ مسند أحمد: 181/5، رقم: 21578، مصنف ابن أبي شيبة: 309/6، رقم: 31679 وتقدم برقم: 754.

[1555] ضعيف: المعجم الكبير للطبراني: 4923 وانظر الحديث السابق.

[1556] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، رقم: 2408 (6225)، السنن الكبرىٰ للنسائي: 8119، مسند أحمد: 366/4، رقم: 19265.

ترجمة الحديث حضرت یزید بن حیان کہتے ہیں میں اور حصین بن عقبہ دونوں حضرت زید بن ارقم کے پاس حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ مجلس بھی ہوئی۔ حصین نے انہیں کہا: اے زید! اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت دی کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ سے احادیث کو سنا اور آپ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے آپ نے جو کچھ آپ ﷺ سے سنا تھا اس میں سے ہمیں بھی کچھ سنائیں تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مکہ و مدینہ کے بیچ خم نامی پانی کے پاس کھڑے ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا اس میں فرمایا: ''اے لوگو! مجھے انتظار ہے کہ میرے رب کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اسے قبول کرلوں (یعنی موت آ جائے) میں تمہارے اندر دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جاؤں گا ایک اللہ کی کتاب ہے اس میں ہدایت اور نور ہے تم اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لینا پھر آپ ﷺ نے کتاب اللہ کا شوق دلایا پھر فرمایا: ''اور دوسری اہل بیت ہیں اور میں تمہیں اہل بیت کے بارے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دلاتا ہوں۔'' آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔

[1557]...... ثنا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ)) ، نَحْوَهُ .

ترجمة الحديث حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ آگے مذکورہ بالا کی طرح بیان کیا۔

فوائد: ...... علماء بیان کرتے ہیں کہ کتاب اللہ اور اہل بیت کو ان کی عظمت شان کی بدولت ثقلین کہا گیا ہے اور ایک قول ہے کہ ان پر عمل مشکل ہے اس لیے انہیں ثقلین کا نام دیا گیا ہے۔ اہل بیت کون ہیں؟ اہل بیت میں وہ تمام مساوات شامل ہیں جن پر صدقہ و خیرات یعنی زکوۃ حرام ہے اور ہمارے نزدیک وہ بنو ہاشم اور بنو مطلب پر حرام ہے نیز آپ کی بیویاں بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔ (نووی: ۱۵/۱۷۹)

[1558]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي: الثَّقَلَيْنِ ، وَأَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابَ اللَّهِ ، حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي ، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ .

[1557] صحيح لغيره: المعجم الكبير للطبرانی : 5025، تلخيص المتشابه فی الرسم للخطيب : 690/2.

[1558] ضعيف: عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے۔ مسند أحمد : 59/3، رقم : 11561، مسند أبی يعلی : 1140، المعجم الكبير للطبرانی : 2678.

ترجمة الحديث: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اے لوگو! میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑ چلا ہوں۔ اگر تم انہیں تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے۔ جن میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے: (۱) کتاب اللہ وہ اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لمبی کی گئی ہے۔ (۲) میرا اہل بیت خاندان ہے اور یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض کوثر پر اکٹھے آئیں گے۔“

[1559] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللَّهِ، حَبْلٌ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

ترجمة الحديث: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں جو بھاری ہیں ایک اللہ کی کتاب وہ اللہ کی رسی ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان لٹکائی گئی ہے اور دوسرا میرے اہل بیت اور یہ دونوں چیزیں جدا نہیں ہوں گی حتی کہ حوض پر میرے پاس آئیں گی۔“

[1560] حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ كَانَ بِغَدِيرِ خُمٍّ، قَالَ: كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَأَجَبْتُ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابَ اللَّهِ، وَعِتْرَتِي، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَإِنَّ اللَّهَ مَوْلَايَ، وَأَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: ((مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ)). فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: مَا كَانَ فِي الرِّكَابِ إِلَّا قَدْ سَمِعَهُ بِأُذُنَيْهِ وَرَآهُ بِعَيْنَيْهِ. قَالَ الْأَعْمَشُ: فَحَدَّثَنَا عَطِيَّةُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، بِمِثْلِ ذَلِكَ.

ترجمة الحديث: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس آئے اور ”غدیر خم“ مقام پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: ”ممکن ہے میرے رب کی طرف سے بلاوا آ جائے اور میں اسے قبول

[1559] ضعیف: عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے۔ مصنف ابن أبی شيبة: 133/6، رقم: 30081، مسند أبی یعلی: 1027.

[1560] صحيح: سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب أهل بيت النبی ﷺ، رقم: 3788 وقال: حسن غريب، شرح مشكل الآثار للطحاوی: 1765، المعجم الكبير للطبرانی (4969) وانظر ما تقدم (1556) وحديث أبی سعيد الخدری رضي الله عنه تقدم: 15538.

کرلوں اور میں تم میں دو چیزوں کو چھوڑ چلا ہوں۔ جن میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ کتاب اللہ اور میرا خاندان۔ تم دیکھنا کس طرح ان دونوں میں میرے بعد خلیفہ بنتے ہو اور یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے حتی کہ حوض پر میرے پاس اکٹھے آئیں گے اور یقیناً اللہ تعالیٰ میرے مولی ہیں اور میں مومنوں کا دوست ہوں۔'' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''جس کسی کا میں دوست ہوں۔ اس کے علی بھی دوست ہیں۔'' حضرت ابوالطفیل نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی تھی؟ انہوں نے کہا: قافلے میں سبھی لوگوں نے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اعمش راوی کہتے ہیں: ہمیں یہی حدیث عطیہ نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔

[1561]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلٌ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمة الحديث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اس کے لائق ہے پھر فرمایا: ''اے لوگو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑ چلا ہوں جس کو اگر تم تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ ہے کتاب اللہ عزوجل۔''

[1562]...... حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ النضرى، وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

ترجمة الحديث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا کی مثل حدیث مروی ہے۔

[1563]...... حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغَيْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللّٰهِ، سَبَبُهُ بِيَدِ اللّٰهِ، وَسَبَبُهُ بِأَيْدِيكُمْ، وَأَهْلَ بَيْتِي.

[1561] صحيح لغيره: مسند عبد بن حميد: 858، مسند الروياني: 1416، الضعفاء الكبير للعقيلي: 250/2.

[1562] حسن: السنة للمروزي: 68، الضعفاء الكبير للعقيلي: 250/2، المستدرك للحاكم: 93/1، رقم: 318.

[1563] حسن: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ شرح مشكل الآثار للطحاوی: 1760، الذرية الطاهرة للدولابی: 237، مسند إسحاق كما فی المطالب العالية: 3943.

ترجمة الحدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑ چلا ہوں جن کو تم اگر پکڑے رکھو گے۔تو کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے: (۱) کتاب اللہ۔اس کی رسی کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔(۲) میرے اہل بیت''

[1564] قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: سَأَلْت عَنِ السُّنَّةِ مَا هِيَ؟ وَالسُّنَّةُ اسْمٌ جَامِعٌ لِمَعَانٍ كَثِيرَةٍ فِي الْأَحْكَامِ وَغَيْرِ ذَلِكَ. وَمِمَّا اتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى أَنْ نَسَبُوهُ إِلَى السُّنَّةِ الْقَوْلُ بِإِثْبَاتِ الْقَدَرِ، وَأَنَّ الِاسْتِطَاعَةَ مَعَ الْفِعْلِ لِلْفِعْلِ، وَالْإِيمَانُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، وَحُلْوِهِ وَمُرِّهِ. وَكُلُّ طَاعَةٍ مَعَ مُطِيعٍ فَبِتَوْفِيقِ اللَّهِ لَهُ، وَكُلُّ مَعْصِيَةٍ مِنْ عَاصٍ فَبِخِذْلَانِ اللَّهِ السَّابِقِ مِنْهُ وَلَهُ، وَالسَّعِيدُ مَنْ سَبَقَتْ لَهُ السَّعَادَةُ، وَالشَّقِيُّ مَنْ سَبَقَتْ لَهُ الشَّقَاوَةُ، وَالْأَشْيَاءُ غَيْرُ خَارِجَةٍ مِنْ مَشِيئَةِ اللَّهِ وَإِرَادَتِهِ، وَأَفْعَالُ الْعِبَادِ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فِعْلٌ لَهُمْ خَلْقٌ لِخَالِقِهِمْ. وَالْقُرْآنُ كَلَامُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَكَلَّمَ اللَّهُ بِهِ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ، وَمَنْ قَالَ: مَخْلُوقٌ، مِمَّنْ قَامَتْ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ فَكَافِرٌ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ، وَمَنْ قَالَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقُومَ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ. وَالْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، وَإِثْبَاتُ رُؤْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرَاهُ أَوْلِيَاؤُهُ فِي الْآخِرَةِ نَظَرَ عِيَانٍ كَمَا جَاءَتِ الْأَخْبَارُ. وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَفْضَلُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَهُ، وَهُوَ الْخَلِيفَةُ خِلَافَةَ النُّبُوَّةِ، بُويِعَ يَوْمَ بُويِعَ وَهُوَ أَفْضَلُهُمْ وَهُوَ أَحَقُّهُمْ بِهَا، ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَعْدَهُ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ، ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بَعْدَهُ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ، ثُمَّ عَلِيٌّ بَعْدَهُ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ، رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا. وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَعْلَمُهُمْ عِنْدِي بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَفْضَلُهُمْ وَأَزْهَدُهُمْ وَأَشْجَعُهُمْ وَأَسْخَاهُمْ. وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى ذَلِكَ قَوْلُهُ فِي أَهْلِ الرِّدَّةِ، وَقَدْ نَازَلَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمْ بَعْضًا فَأَبَى إِلَّا كُلَّ مَا أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَوْ يُقَاتِلَهُمْ، وَرَأَى أَنَّ الْكُفْرَ بِبَعْضِ التَّنْزِيلِ يُحِلُّ دِمَاءَهُمْ فَعَزَمَ عَلَى قِتَالِهِمْ فَعَلِمَ أَنَّهُ الْحَقُّ. وَمِنْ شَجَاعَتِهِ كَوْنُهُ مَعَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْغَارِ وَهِجْرَتُهُ مَعَهُ مُعَرِّضًا نَفْسَهُ لِقُرَيْشٍ وَسَائِرِ الْعَرَبِ مَعَ قَصْدِ الْمُشْرِكِينَ وَطَلَبِهِمْ لَهُ، وَمَا بَذَلُوا فِيهِ مِنَ الرَّغَائِبِ، ثُمَّ مَا ظَهَرَ فِي رَأْيِهِ وَنُبْلِهِ وَسَخَائِهِ أَنْ كَانَ مَالُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَرْبَعِينَ أَلْفَ أُوقِيَّةٍ فَفَرَّقَ كُلَّهُ فِي الْإِسْلَامِ. وَمِنْ زُهْدِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَدَبَ إِلَى الصَّدَقَةِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِجَمِيعِ مَالِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ: اللَّهَ وَرَسُولَهُ. وَلَمْ يَفْعَلْ هَذَا أَحَدٌ مِنْهُمْ. وَقَالَ فِي قِصَّةِ الْكِتَابِ الَّذِي أَرَادَ

النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ: يَأْبَى اللهُ وَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِينَ. وَسَمَّاهُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ الصِّدِّيقَ، وَبُويِعَ وَاتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى بَيْعَتِهِ، وَعَلِمُوا أَنَّ الصَّلاحَ فِيهَا فَسَمَّوْهُ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ وَخَاطَبُوهُ بِهَا. ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ عَلَى مِثْلِ سَبِيلِ أَبِي بَكْرٍ، وَمَا وَصَفْنَا بِهِ مَعَ شِدَّتِهِ وَاسْتِقَامَتِهِ وَسِيَاسَتِهِ. وَمِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ لِعُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ: إِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَأَلَّفُكُمَا وَالْإِسْلَامُ قَلِيلٌ، وَقَدْ أَغْنَى اللهُ عَنْكُمَا. وَذِكْرُ سِيَرِ عُمَرَ وَسِيَاسَتِهِ كَثُرٌ. ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مِنْ أَعْلَمِهِمْ وَأَشْجَعِهِمْ وَأَسْخَاهُمْ وَأَجْوَدِهِمْ جُودًا. وَمِنْ عِلْمِهِ أَنَّ عَلِيًّا وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ، رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا، أَشَارَا فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى أَمَةِ حَاطِبٍ، فَرَأَى عُمَرُ ذَلِكَ مَعَهُمْ. قَالَ: يَا أَبَا عَمْرٍو، وَمَا تَقُولُ؟ قَالَ: لا أَرَى عَلَيْهَا حَدًّا، لِأَنَّهَا تَسْتَهِلُّ بِهِ، وَإِنَّمَا الْحَدُّ عَلَى مَنْ عَلِمَهُ. فَقَالَ عُمَرُ بَعْدَ أَنْ فَهِمَ ذَلِكَ عَنْهُ: صَدَقْتَ وَاللهِ، إِنَّمَا الْحَدُّ عَلَى مَنْ عَلِمَهُ. وَتَزَوَّجَ ابْنَتَيِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَجْتَمِعْ ذَلِكَ لِأَحَدٍ قَطُّ. ثُمَّ أَذْهَنُهُمْ ذِهْنًا، وَأَظْهَرُهُمْ عِبَادَةً، حَفِظَ الْقُرْآنَ عَلَى كِبَرِ سِنِّهِ فِي قِلَّةِ مُدَّةٍ، فَكَانَ يَقُومُ بِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ. وَمِنْ سَخَائِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَدَبَ إِلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَجَاءَ بِأَلْفِ دِينَارٍ، ثُمَّ أَلْفٍ، ثُمَّ أَلْفٍ، ثُمَّ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ بِأَجْمَعِ جِهَازِهِمْ. ثُمَّ عَلِيٌّ، رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ، مِثْلُ ذَلِكَ فِي كَمَالِهِ وَزُهْدِهِ وَعِلْمِهِ وَسَخَائِهِ. وَمِنْ زُهْدِهِ أَنَّهُ اشْتَغَلَ فِي سَنَةٍ أَرْبَعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ فَفَرَّقَهَا، وَقَمِيصُهُ كَرَابِيسُ سُنْبُلَانِيٌّ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: بَلَغَتْ صَدَقَةُ مَالِي أَرْبَعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ. وَمِنْ فَضَائِلِهِ الَّتِي أَبَانَهُ اللهُ بِهَا تَزْوِيجُهُ بِفَاطِمَةَ، وَوَلَدُهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا، وَحَمْلُهُ بَابَ خَيْبَرَ، وَقَتْلُهُ مَرْحَبًا، وَأَشْيَاءُ يَكْثُرُ ذِكْرُهَا. ثُمَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الشُّورَى فَضَائِلُ يَكْثُرُ ذِكْرُهَا.

وَمِمَّا قَدْ يُنْسَبُ إِلَى السُّنَّةِ، وَذَلِكَ عِنْدِي إِيمَانٌ، نَحْوَ عَذَابِ الْقَبْرِ. وَمُنْكَرٍ وَنَكِيرٌ، وَالشَّفَاعَةُ، وَالْحَوْضُ، وَالْمِيزَانُ، وَحُبُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَمَعْرِفَةُ فَضَائِلِهِمْ وَتَرْكُ سَبِّهِمْ وَالطَّعْنِ عَلَيْهِمْ وَوِلَايَتِهِمْ، وَالصَّلَاةُ عَلَى مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ، وَالتَّرَحُّمُ عَلَى مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا وَالرَّجَاءُ لِلْمُذْنِبِينَ، وَتَرْكُ الْوَعِيدِ، وَرَدُّ الْعِبَادِ إِلَى مَشِيئَةِ اللهِ، وَالْخُرُوجُ مِنَ النَّارِ يُخْرِجُ اللهُ مَنْ يَشَاءُ مِنْهَا بِرَحْمَتِهِ، وَالصَّلَاةُ خَلْفَ كُلِّ أَمِيرٍ جَائِرٍ، وَالصَّلَاةُ فِي جَمَاعَةٍ، وَالْغَزْوُ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَالتَّعَاوُنُ.

[1564] حديث ما أبقيت لأهلك: حسن: سنن أبى داؤد، كتاب الزكاة، باب الرخصة فى ذلك، رقم: 1678، سنن الترمذى: 3675 وتقدم برقم: 1240.

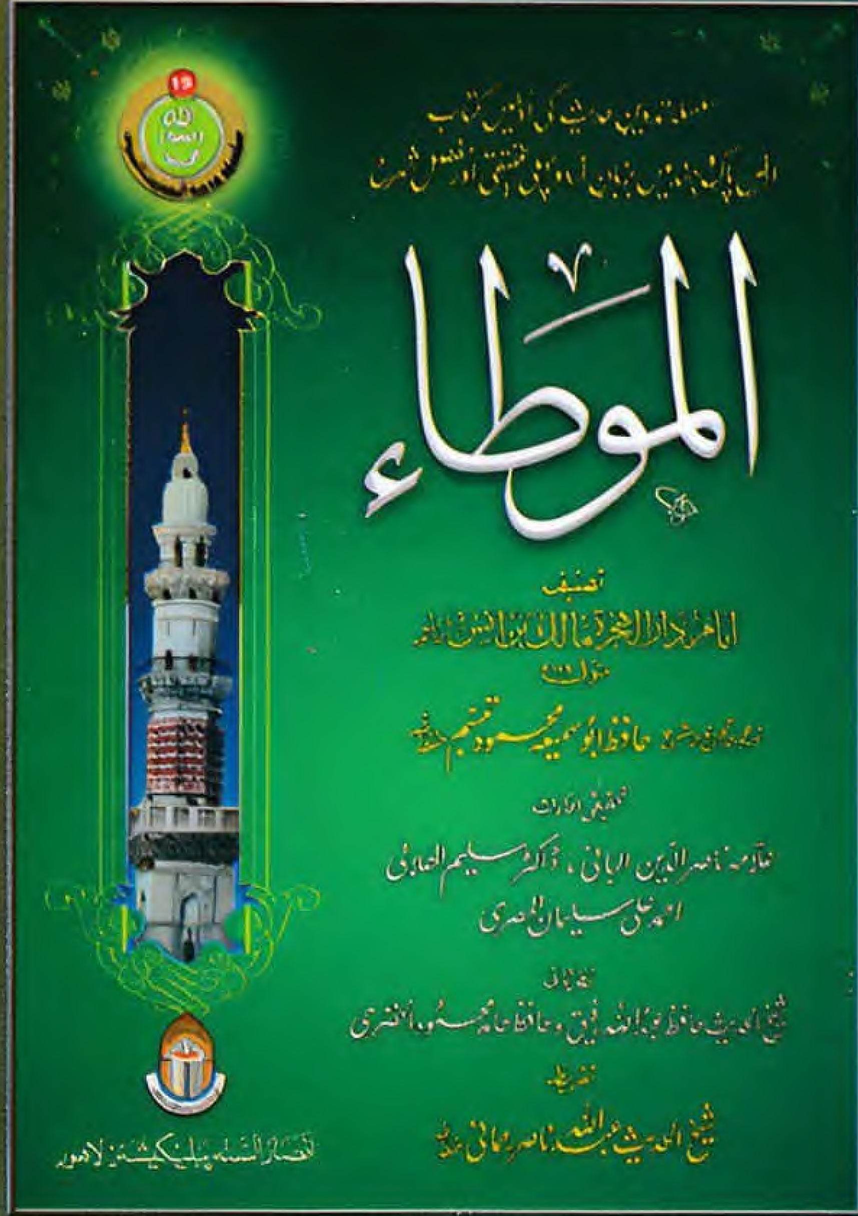
ترجمة الحديث: حضرت امام ابوبکر بن ابی عاصم رحمہ اللہ : اس کتاب کے مولف کہتے ہیں: تو نے پوچھا ہے کہ سنت کیا ہے؟ سنت احکام وغیرہ میں بہت سے معانی کے لیے ایک جامع لفظ ہے۔ جس چیز کے سنت ہونے پر اہل علم کا اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ تقدیر کو تسلیم کیا جائے اور آدمی کے لیے کام کرنے کے ساتھ ساتھ، اس کام کرنے کی استطاعت بھی ہوتی ہے اور ایسے ہی اچھی، بری اور میٹھی کڑوی تقدیر پر ایمان لانا اور اطاعت گزار کی ہر اطاعت اور فرمانبراری اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ ہوتی ہے اور نافرمان کی نافرمانی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے سابقہ رسوائی کی وجہ سے ہوتی ہے اور سعادت مند وہ شخص ہے جس کے لیے پہلے سے سعادت مندی لکھی جا چکی ہو اور بد بخت وہ ہے جس کے لیے پہلے بد بختی لکھی جا چکی ہے اور کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادے سے خارج نہیں ہے اور انسانوں کے اچھے اور برے فعل، وہ انسانوں کے فعل ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کلام ہے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے گفتگو فرمائی ہے اور وہ مخلوق نہیں ہے۔ جس شخص نے اس قرآن مجید کو مخلوق کہا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر حجت قائم ہو چکی ہے اور اس کے پاس دلائل پہنچ چکے ہیں۔ تو وہ اللہ عزوجل کے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور جس نے دلائل ثابت ہونے سے پہلے اسے مخلوق کہہ دیا۔ تو اس کا کوئی مواخذہ نہیں ہوگا اور ایمان قول وعمل کا نام ہے۔ جس میں کمی وبیشی ہوتی رہتی ہے۔ (اور اس بات کا قائل ہونا) اللہ تعالیٰ کی رویت ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اولیاء اسے بالکل اپنے سامنے آنکھوں کے ساتھ آخرت میں دیکھیں گے جیسا کہ احادیث میں اس کی صراحت آتی ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام میں سے سب سے زیادہ افضل اور وہی آپ کے بعد خلافت کے زیادہ حق دار تھے۔ جس دن ان کی خلافت کی بیعت کی گئی وہی افضل اور اس کے حقدار تھے۔ اسی طرح ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقام ہے۔ پھر اسی طرح ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ہے اور پھر اسی طرح ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقام ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں میرے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بڑے عالم، زاہد، بہادر اور سب سے زیادہ سخی تھے۔ اس کی دلیل مرتدین کے بارے میں ان کا موقف ہے۔ حالانکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سے تکرار کیا اور مشورہ دیا کہ آپ ان مرتدین سے ان کا بعض اسلام قبول کرلیں۔ مگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے تمام واجب کردہ فرائض کے علاوہ اسلام قبول کرنے سے انکار کیا اور اگر وہ یہ نہیں کرتے تو لڑائی کے لیے تیار ہو جائیں ان کی رائے میں بعض قرآن مجید کا انکار کرنا ان کے خون کو جائز کر دیتا ہے اور انہوں نے مرتدین سے جنگ کا عزم کر لیا۔ صحابہ کو یہ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حق پر تھے اور ان کی بہادری کا ثبوت غار میں اور ہجرت میں اپنے آپ کو قریش اور سارے عربوں کے سامنے خطرہ میں ڈالتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہنا تھا۔ جب کہ مشرکین آپ کی طلب و جستجو میں تھے اور آپ کو پکڑنے پر انعامات مقرر کر رکھے تھے۔ پھر وہ دلیل جو آپ کی رائے، شرافت اور سخاوت میں

ظاہر ہوئی یعنی زمانہ جاہلیت میں آپ کا مال چالیس ہزار اوقیہ (سولہ لاکھ درھم) تھا۔ جسے اسلام میں آپ نے اسلام کی خاطر تقسیم کر دیا۔ آپ کے زھد کا ثبوت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کی ترغیب دلائی۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا تمام مال نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: گھر والوں کے لیے کیا کچھ چھوڑا؟'' عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول گھر میں چھوڑ کر آیا ہوں) اور یہ کام دوسرے کسی صحابی نے نہیں کیا اور اس تحریر کے واقعے میں جب آپ ﷺ نے لکھنے کا ارادہ کیا لیکن بعد میں فرمایا: ''اللہ تعالیٰ انکار کریں گے اور مومنین دفاع کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے صدیق کا لقب آپ کو آسمانوں سے دیا۔ جب آپ کی بیعت کی گئی تو سب مسلمان متفق تھے اور سب نے سمجھا اچھائی اسی میں ہے، لہٰذا انہوں نے آپ کو خلیفہ رسول کا لقب دیا اور اسی لقب کے ساتھ صحابہ آپ سے مخاطب ہوتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی سختی، استقامت اور سیاست کے ساتھ ساتھ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح اعلی اوصاف کے مالک تھے۔ اس کی صرف ایک مثال ہی کافی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اقرع اور عیینہ کو کہا: رسول اللہ ﷺ تمہاری تالیف قلبی فرمایا کرتے تھے۔ جب کہ اسلام قلیل تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو تم سے مستغنی کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں سے زیادہ عالم، بہادر اور بہت سخاوت کے مالک تھے۔ آپ کے علم کا اندازہ اس ایک واقعہ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو) حاطب کی لونڈی پر حد نافذ کرنے کا کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس کی طرف مائل ہوئے۔ لیکن حضرت عثمان سے پوچھا: اے ابوعمرو! تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں اس پر حد نہیں ہے۔ کیونکہ یہ اسے حلال جانتی ہے اور حد تو اس پر ہوتی ہے جو اس کو جرم جانتا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو سمجھنے کے بعد فرمایا آپ نے سچ کہا: حد اسی پر ہے جو اس کو جانتا ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی دو صاحبزادیوں کے ساتھ شادی کی اور یہ منقبت کسی دوسرے صحابی کے حصے میں نہیں آئی۔ پھر آپ صحابہ میں سے بہت ذہین اور بہت عبادت گزار تھے۔ کبرسنی کے باوجود بہت قلیل مدت میں قرآن مجید حفظ کیا اور آپ ایک ہی رات میں مکمل قرآن مجید پڑھ لیتے تھے۔ آپ کی سخاوت کے لیے یہی ایک واقعہ کافی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے ''جیش عسرۃ'' کی تیاری کی طرف توجہ دلائی تو آپ ایک ہزار دینار، پھر ایک ہزار دینار اور پھر ایک ہزار دینار لائے اور پھر اس لشکر کو تمام طرح سے تیار کر دیا۔ پھر انہی کی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زہد، علم اور سخاوت میں مقام اور مرتبہ ہے اور آپ کے لیے زہد کی یہی دلیل کافی ہے کہ آپ نے ایک سال میں چالیس ہزار دینار کمائے اور انہیں بانٹ دیا اور ان کے ساتھ کرابیس وسنبلانی اعلیٰ قسم کی قمیص بھی تقسیم کر دیں۔ محمد بن کعب القرظی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میرے مال کی زکوٰۃ چالیس ہزار تک ہے۔ آپ کے فضائل ومناقب جن سے

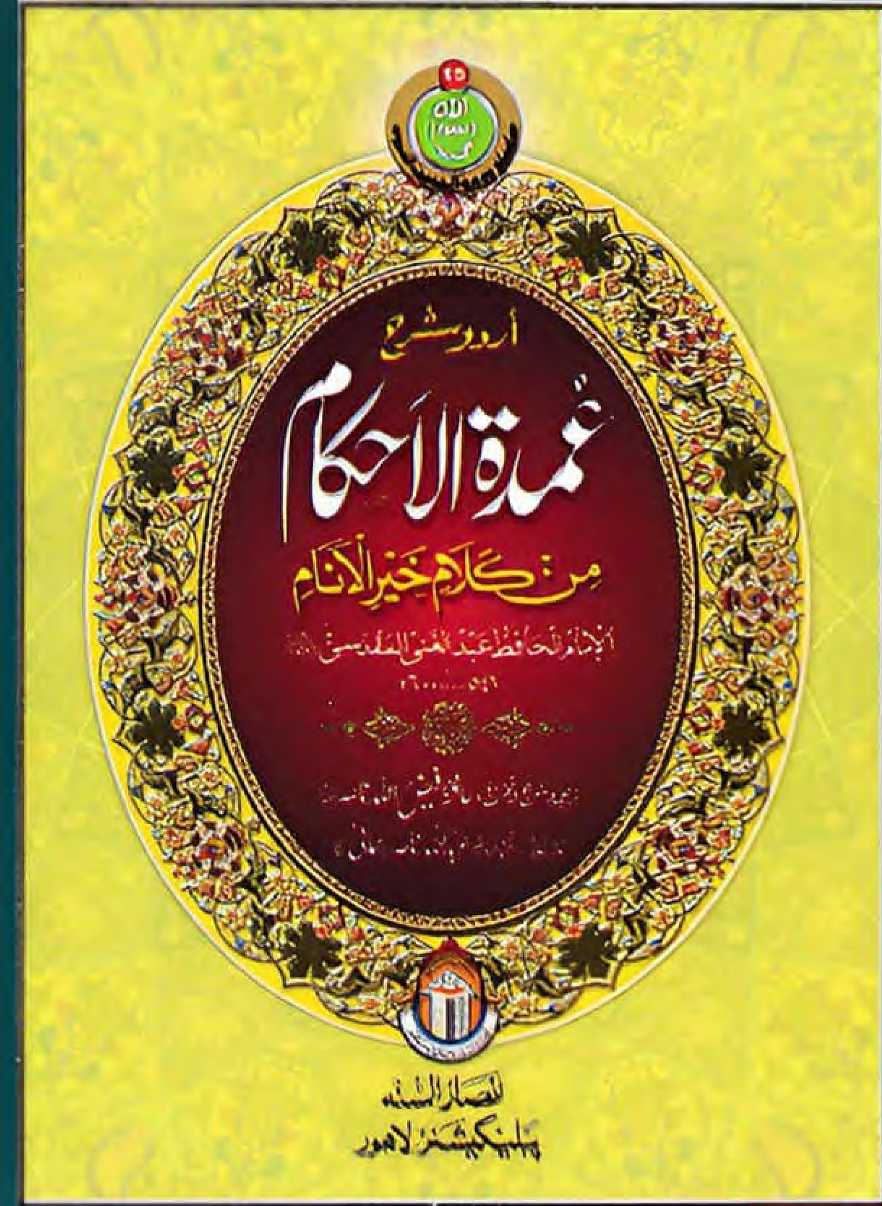
آپ کی شہرت کو دوام حاصل ہوا۔ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی ہونا، اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کا آپ کے پاس پیدا ہونا، خیبر کے دروازے کو اکھاڑنا، مرحب کو قتل کرنا اور دیگر بہت سی چیزیں ہیں۔ جن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح باقی اصحاب شوریٰ کے بھی بہت سے فضائل و مناقب ہیں جو سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں بکثرت موجود ہے۔ اور بعض ایسی چیزیں جن کو بسا اوقات سنت کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے حالانکہ وہ میرے نزدیک ایمانیات میں سے ہیں، مثلاً: عذاب قبر، منکر و نکیر، شفاعت، حوض اور میزان کا ہونا۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت، ان کے فضائل کی معرفت، انہیں گالی نہ دینا، اور ان پر طعن و تشنیع نہ کرنا، سبھی کچھ اس میں داخل ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام سے محبت کرنا، جو اہل توحید میں سے فوت ہو جائے اس کی نماز جنازہ پڑھنا گنہگار کے لیے رحمت کی دعا اور بخشش کی امید، اور وعید کو چھوڑ دینا، اور بندوں کو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے سپرد کرنا، اسی طرح جہنم سے نکلنا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے، اپنی رحمت کے ساتھ جہنم سے باہر نکال دے۔ ایسے ہی ہر امیر کے پیچھے نماز پڑھنا اگر چہ وہ ظالم ہی کیوں نہ ہو اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اور ہر امیر کے ہمراہ جنگ کرنا، امر بالمعروف کرنا، نہی عن المنکر کرنا اور ایک دوسرے سے تعاون کرنا یہ سبھی چیزیں سنت کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔

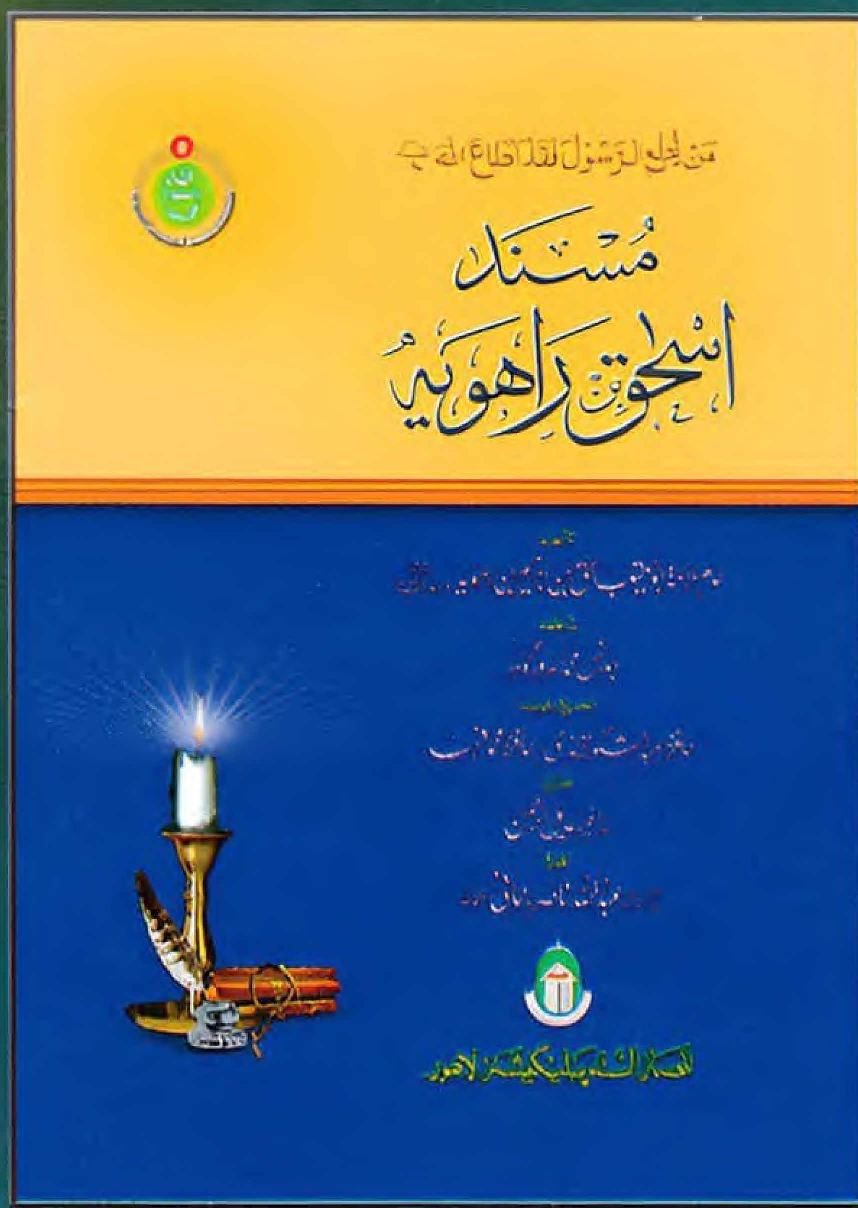
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

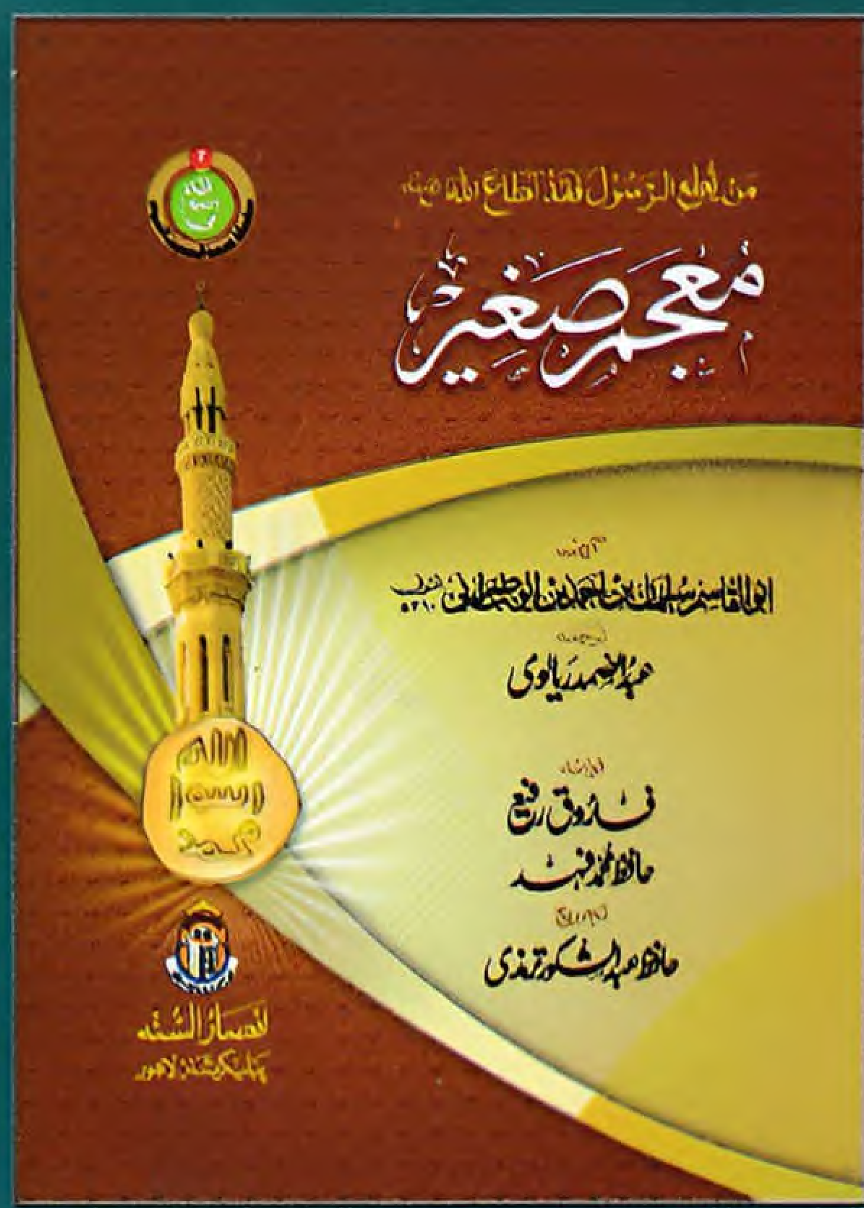


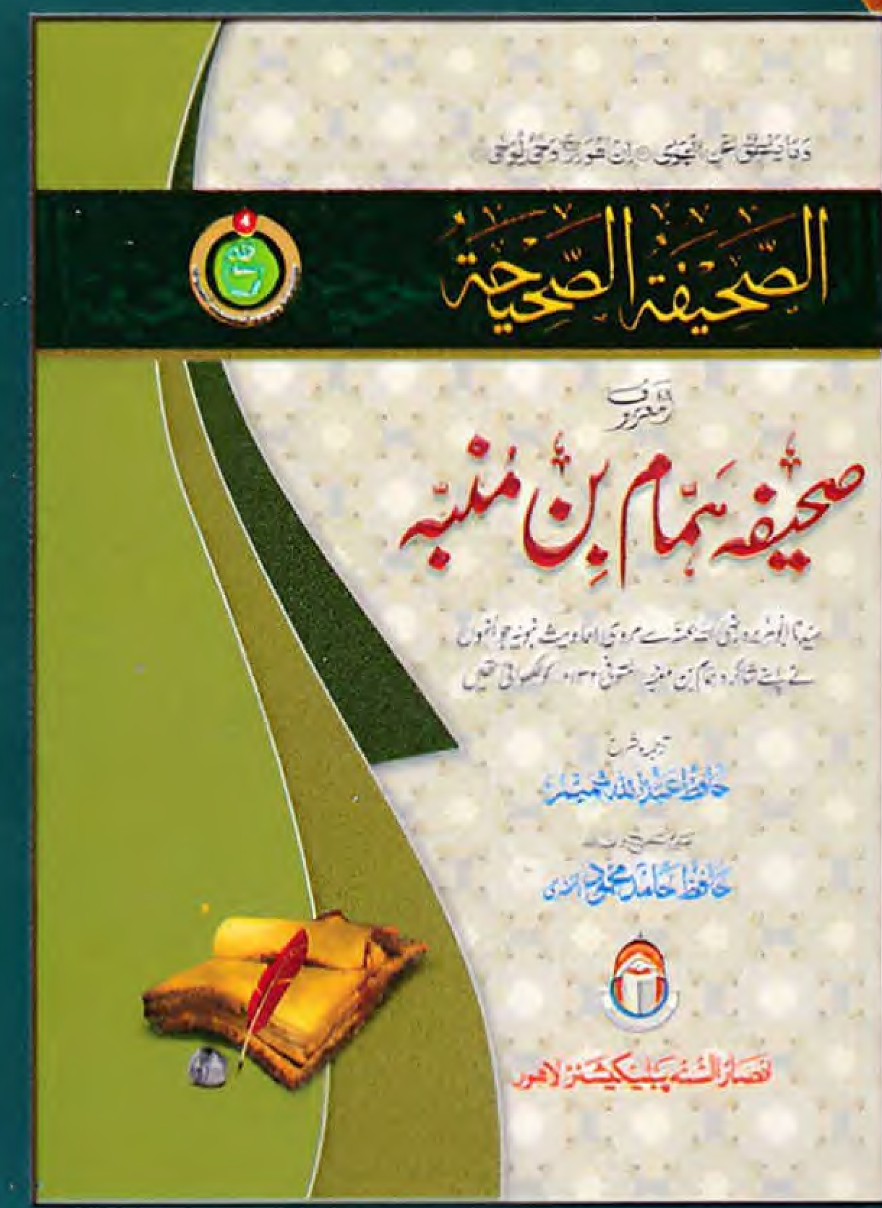


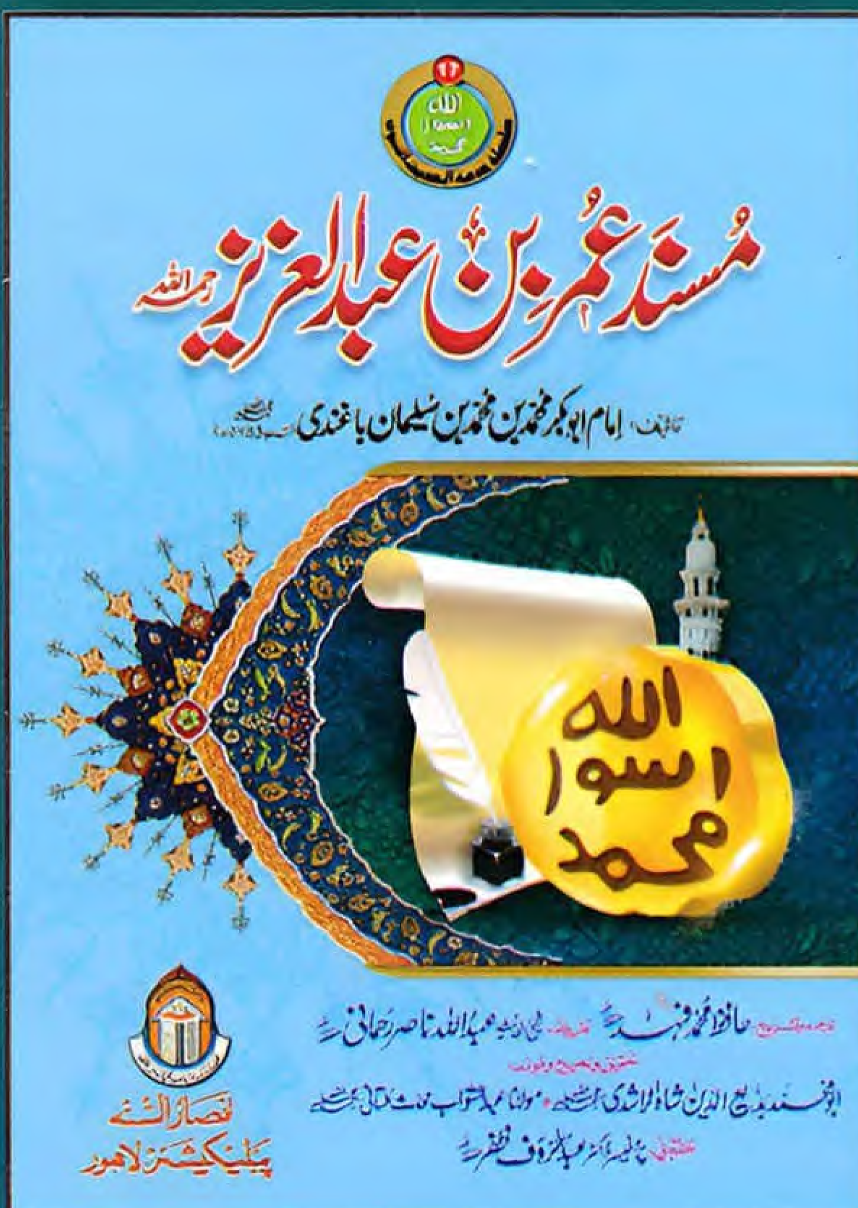


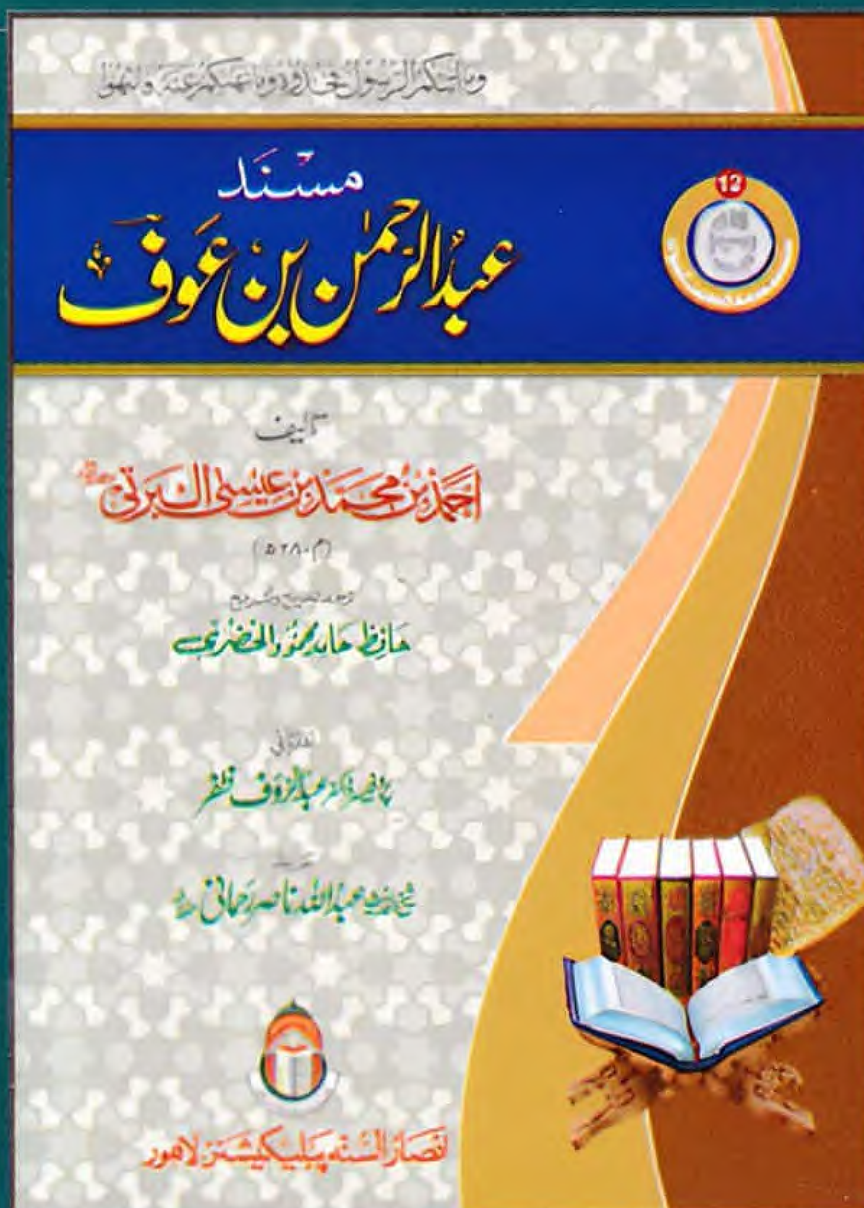


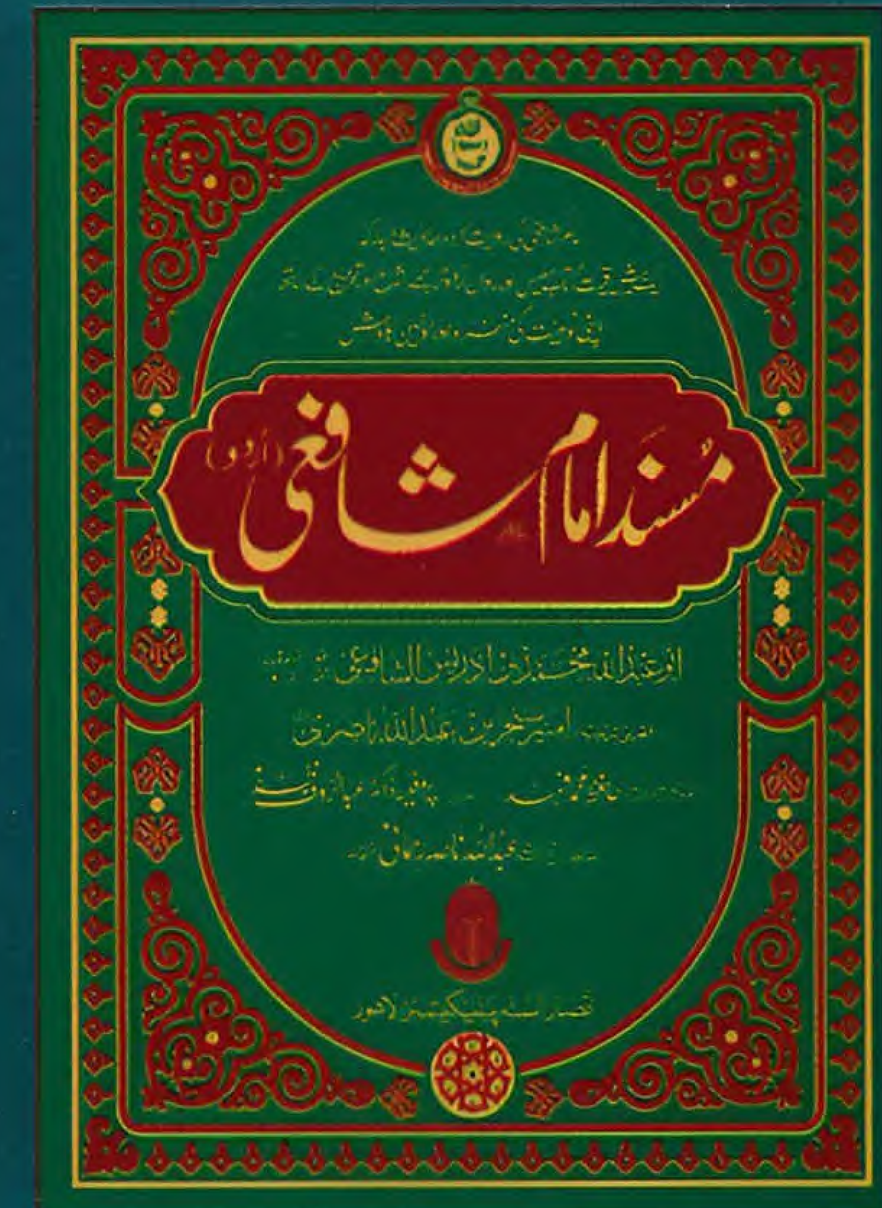












Designed By عبدالواسع 0307-4122161

اسلامی اکادمی

الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587